فہرست مقدمات فوجداری

فہرست مضامین ردیف وار

فہرست مقدمات نظائر مکمل فوجداری سلسلہ بمبئی بابت سنہ ۱۸۸۴ء

فہرست مضامین ردیف وار

تمام شد

مطبع نظائر قانون ہند فتحگڑھ میں باہتمام منشی [illegible] شایع ہوئی

فہرست

جلد ۱۱

سلسلہ بمبئی

فہرست مقدمات فوجداری	صفحہ	فہرست مضامین ردیف وار	صفحہ
بمعاملہ اننت رام راجچندر ٹوئلی کر	۱۸	اجازت۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ	
بمعاملہ بالکرشن امرت بہاتان	۲۰	۱۸۸۲ء دفعہ ۱۶۹۔ عہدہ دار پولیس	
بمعاملہ درخواست مہاداجی سداشیو تلک .	۱۱	بموجب دفعہ ۱۶۹ عمل کرنا بعدہ استغاثہ	
ملکہ قیصر ہند بنام نرسنگ دیوشواجی	۶	بابت دینے جھوٹی شہادت کے روبرو	
——— بنام منگیش جیواجی	۱۲	عہدہ دار پولیس کے بیان جو حسب دفعہ	
——— بنام بیرمان نکایا .	۲۸	۱۶۱ قلمبند کیا گیا ہو۔ شہادت . .	۲۶
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام [illegible] ساہو .	۱	احتمال معقول امن خلایق میں تشویش [illegible]	
——— بنام لکمن [illegible] .	۳	پولیس کی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری	
——— بنام بھیما [illegible] بھیل .	۲۴	ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۴۴ . .	۲۰
——— بنام اسمٰعیل ولد قادرو	۲۶	اختیار عدالت ضلع نسبت [illegible]	
		گئے ایسے مقدمات میں جن میں [illegible]	
		[illegible] کیا جاتا ہے	۱۸
		اختیار [illegible] کا [illegible]	

تمام شد

مثله بمبئی جلد ۱۲

فہرست مقدمات فوجداری

فہرست مضامین ردیف وار

فہرست مقدمات فوجداری

فہرست مضامین ردیف وار

سلسلہ بمبئی

فہرست مقدمات فوجداری

فہرست مضامین ردیف وار

فہرست مقدمات فوجداری

فہرست مضامین ردیف وار

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ نگرانی فوجداری

۲۴ اگست ۱۸۸۲ء
صفحہ ۲۷ انڈین لا رپورٹ

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نانابھائی ہرداس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جیٹھمل جیراج

ایکٹ اشٹامپ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۹ء دفعات ۶۴ و ۶۹ - انکار رسید دینے سے منظوری صاحب کلکٹر کی قبل استغاثہ کے ضرور ہے - اختیار سماعت کا نہونا -

استغاثہ کسی جرم کا جسکا ارتکاب برعکس دفعہ ۶۴ - ایکٹ اشٹامپ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۹ء کیا جاوے تاوقتیکہ پہلے سے منظوری صاحب کلکٹر کی حسب دفعہ ۶۹ - ایکٹ مذکور کے نہو دائر نہین ہو سکتا -

یہ درخواست بغرض استعمال اختیار ہائیکورٹ کے جو عدالت موصوف کو صیغہ نگرانی مین حاصل ہین پیش کیگئی مسمی چنی لال مارواری اور ملزم جیٹھمل نے شراکت مین ایک کارخانہ جاری کیا بعدہ توڑی کارخانہ مذکور کے حسابات بند کئے گئے اور چنی لال نے مبلغ ۶۱۲ روپیہ ادا کئے اور رسید طلب کی رسید دینے سے ملزم نے انکار کیا اسپر چنی لال نے ایک استغاثہ بمقابلہ ملزم کے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم شیوگانون ضلع ناسک کے پیش کیا تحقیقات کے وقت ملزم نے یہ بیان کیا کہ مینے رسید روپیہ کی بطور ادا ے جزو رقم مبلغ ۶۱۲ کے جو حسب بیان اوسکے چنی لال کے واجب تہی دینی منظور کی مجسٹریٹ کی یہ رائے ہوئی کہ رسید بغرض اقرار رقم مبلغ ۶۱۲ کے بہرحال دینی لازم تہی اور ہرگاہ ملزم نے اوسکے دینے سے انکار کیا لہذا نامبردہ مرتکب جرم مندرجہ دفعہ ۶۴ - ایکٹ اشٹامپ نمبر ۱ - سنہ ۱۸۷۹ء

* درخواست نگرانی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء

۱۸۹۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جیٹھہ مل جیراج

کا ہوا چنانچہ مجسٹریٹ نے یہہ حکم سزا صادر کیا کہ ملزم مبلغ صـ۵ جرمانہ ادا کرے اور بصورت نہ ادا کرنے جرمانہ کے ایک ماہ قید سخت رہے۔

ملزم نے مجسٹریٹ ضلع تاگر کے یہاں اپیل کیا حاکم ممدوح نے اپیل کو بہ تحریرات ذیل نامنظور کیا جس جرم کا استغاثہ کیا گیا ہے صریحاً (بروے شہادت تحریری) ارتکاب اوسکا ہوا لیکن ایک بیضابطگی کا واقع ہونا نسبت اس امر کے پایا جاتا ہے کہ تاوقتیکہ منظوری صاحب کلکٹر کی نسبت درخواست استغاثہ فوجداری کے حاصل نہین کی گئی درخواست استغاثہ مستغیث کے لینے سے انکار نہین کیا گیا تاہم یہہ نہین معلوم ہوتا کہ ملزم کو اوسکی جوابدہی مین کسی قسم کا ضرر اس بیضابطگی سے پہونچا + + + + تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا بحال کیئے جاتے ہین اور درخواست اپیل کی نامنظور کیجاتی ہے مجسٹریٹ ماتحت مجوزہ تجویز ثبوت جرم آیندہ حسب منشاء دفعہ ۶۹۔ ایکٹ اسٹامپ ۱۸۷۹ء کے عملدرآمد کرین۔"

ملزم نے درخواست نگرانی کی ہائیکورٹ مین گذرانی۔

گنشیام نیلکنٹھہ نادکرنی منجانب سایل۔ کارروائیات مجسٹریٹ ماتحت کی ابتدا سے ناجایز ہین واسطے استغاثہ فوجداری کرنے کے نسبت کسی شخص کے جس نے جرم مندرجہ دفعہ ۶۴۔ ایکٹ اسٹامپ کا ارتکاب کیا ہو پہلے سے منظوری صاحب کلکٹر کی حسب تحریر دفعہ ۶۹۔ کے ضرور ہے۔

ویسٹ صاحب جسٹس ۔ اختیار سماعت مجسٹریٹ کا مقدمہ ہذا مین اوپر منظوری استغاثہ کے منجانب صاحب کلکٹر کے منحصر تھا پس یہ ضرور تھا کہ مسل تجویز ثبوت جرم مین ثبوت منظوری مذکور کا ہونا چاہئے مسل مین کوئی منظوری تحریری نہین ہے اور نہ کوئی یادداشت منظوری کی بھی نسبت استغاثہ کے ہے لہذا تجویز ثبوت جرم بہ شکل استغاثہ کے منسوخ ہونی چاہئے کیونکہ تجویز بلا اختیار کے عمل مین آئی جرمانہ واپس دیا جاوے۔

تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوئی۔

صیغہ فوجداری

۱۱ اگست ۱۸۹۵ء
صفوۃ الدین لاء رپورٹ
۸۳

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس
بمعاملہ درخواست **شیخ فخر الدین** *

۱۸۸۴ء
بمعاملہ درخواست
شیخ فخر الدین

اختیار سماعت - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۸۸ - معنی الفاظ مجسٹریٹ ضلع کے - استغاثہ منجانب زوجہ بمقابلہ اپنے شوہر بابت نان و نفقہ کے -

ایک استغاثہ حسب دفعہ ۴۸۸ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) داخل اختیار سماعت اوس مجسٹریٹ کے ہے جو استغاثہ مذکور کے لینے کا مجاز ہو اور جسکے اختیار سماعت کی حدود ضلع کے اندر شوہر یا پدر بتاریخ استغاثہ مذکور فی الواقع سکونت رکہتا ہو -

الفاظ مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ حصہ ضلع یا مجسٹریٹ درجہ اول موقوعہ دفعہ ۴۸۸ سے مراد اوس خاص ضلع کے مجسٹریٹ سے ہے جسمین وہ شخص جسکے مقابلہ مین استغاثہ مذکور کیا جاوے رہتا ہو -

سایل کی زوجہ حسین بی بی نے بمقابلہ نامبردہ کے ایک استغاثہ واسطے نان و نفقہ کے روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مقام کرملا واقع ضلع شولاپور کے داخل کیا ایک سمن سایل پر جاری ہوا کہ استغاثہ کی جوابدہی بمقام کرملا کرے سمن پانے پر سایل نے ایک درخواست بتاریخ ۸ جولائی ۱۸۸۴ء بعدالت العالیہ ہائیکورٹ بدین استدعا گذرانی کہ استغاثہ کی نسبت بعدالت پریسیڈنسی مجسٹریٹ مقام بمبئی کے منتقل ہونے کا حکم صادر کیا جاوے -

اپنے بیان حلفی مین سایل نے منجملہ دیگر امور کے یہہ بیان کیا کہ نامبردہ نے اپنی زوجہ یعنی مستغیثہ کے ساتھہ ۱۸۸۱ء مین شادی کی اور اوسکے ساتھہ مئی ۱۸۸۲ء تک بخوشی و خورمی رہا اور اوسکی زوجہ کو برضامندی سایل کے زوجہ مذکور کا پدر کرملا کو لے گیا اور اوسی وقت پر پدر مذکور نے بعد دو ماہ کے زوجہ کو واپس بہجدینے کا وعدہ کیا تہا بعد انقضاے دو ماہ کے نامبردہ نے دو مرتبہ اوسکے باپ کو اوسکے واپس بہیجنے کے لئے لکہا مگر شخص آخر الذکر نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور جواب مین یہہ لکہا کہ سایل کے پاس وہ ہرگز واپس نہ آئے گی اور اگر سایل چاہے تو دوسری زوجہ کر لیوے اور اوس نے دسمبر ۱۸۸۳ء مین دوسری زوجہ کر لی بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۸۴ء اوس نے اپنی زوجہ کے پدر کے پاس سے ایک چٹہی پائی جسمین اوسکو لکہا تہا کہ اگر وہ اپنی زوجہ کو واپس چاہے تو اوس سے معقول طور پر سلوک کرنے کی ضمانت دیوے اور کل اخراجات جو بغرض اوسکے خورد و نوش بایام اوسکے اپنے باپ کے یہان رہنے کے پڑے ہین ادا کرے اور بغرض سایل کی رنجدہی کے ایک استغاثہ بمقابلہ نامبردہ کے اوسکی زوجہ نے بترغیب پدر اپنے کے

سنہ ۱۸۸۴ء
معاملہ درخواست
شیخ فخرالدین

داخل کیا اوس نے بیان کیا کہ اگر کارروائیات کا کرلا مین جاری رہنا روا رکہا جایگا تو نامبردہ اپنے گواہان کی شہادت سے جو بمبئی مین رہتے ہین محروم ہو جایگا اور قریب عرصہ دس سال سے وہ بمبئی مین رہتا ہے اوس نے یہہ گذارش کی کہ عدالت واقع کرلا کو استغاثہ تجویز کرنے کا اختیار نہین ہے اور مقدمہ کی نسبت بعدالت پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی منتقل کئے جانے کا حکم صادر ہونا چاہئے۔

بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۸۴ء ایک حکم بنام مستغیث بدین ہدایت صادر ہوا کہ وہ بابت کی وجہ ظاہر کرے کہ استغاثہ کیون بمبئی کو منتقل نہ کیا جاوے۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ نے وجہ ظاہر کی۔

آنریبل وی این منڈلیک منجانب سرکار۔ مجسٹریٹ مقام کرلا بوجہ مجسٹریٹ درجہ اول ہونے کے مقدمہ کی تجویز کرنے کا اختیار رکہتا ہے مقدمہ بمقام کرلا یعنی اوس جگہہ جہان کہ مستغیثہ سکونت رکہتی ہے تجویز ہونا چاہئے نہ کہ اوس جگہہ جہان شوہر سکونت رکہتا ہے۔ معاملہ درخواست ڈبلیو بی تا مڈ (۱) ملاحظہ طلب۔

شام راؤ مانک ریلی منجانب سایل۔ مجسٹریٹ کرلا کو استغاثہ مذکور کے لینے کا اختیار حاصل نہین ہے استغاثہ بمقام بمبئی جہان کہ سایل رہتا ہے داخل ہونا چاہئے زوجہ یا بچہ کی پرورش سے تغافل کرنا بموجب مجموعہ کے ایک جرم ہے اور بموجب دفعہ ۱۷۷ کے وہ اوس جگہہ قابل تجویز ہے جہان کہ جرم مذکور کا ارتکاب کیا جائے بعض فرض منجانب شوہر بمقام بمبئی واقع ہوا۔

شوہر یا پدر کے لئے یہہ ایک سختی ہوگی کہ کسی جگہہ جہان زوجہ اپنا استغاثہ بمقابلہ اوسکے رجوع کرنا چاہے جانے پر مجبور کیا جاے۔

ویسٹ صاحب جسٹس ۔ یہہ ایک درخواست بغرض انتقال ایک استغاثہ از عدالت مجسٹریٹ درجہ اول مقام کرلا واقع ضلع شولاپور بیجاپور بعدالت یکے از پریذیڈنسی مجسٹریان کے ہے جسکو زوجہ سایل نے بمقابلہ نامبردہ کے بابت نان ونفقہ حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری دائر کیا تہا۔

بیان حلفی مدخلہ سایل سے واضح ہوتا ہے کہ نامبردہ بمبئی کا باشندہ ہے

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۵ صفحہ ۲۲۷۔

سنہ ۱۸۶۶ء
بمعاملہ حرمت بی
شیخ فخر الدین

اوسکے بعد زیادہ از دس سال اپنی زوجہ یعنی فریق مخالف کے ساتھہ رہا نامبردہ نے اوسکو اپنے والدین کے یہان بمقام کربلا سنہ ۱۸۶۲ء مین جانیکی اجازت دی اور اوسوقت سے وہ بمبئی کو واپس نہین آئی ہے۔

اس عدالت سے فریق مخالف (یعنی زوجہ) کے نام ایک حکم نائی سائی بدین ہدایت عطا کیا گیا تہا کہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کارروائیات مقدمہ جو روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مقام کربلا عمل مین آئین بوجہ بلا اختیار عمل مین آنے کے کیون منسوخ نہ کیجائین اور اگر اختیار سماعت کا ہونا تجویز کیا جاوے تو تحقیقات بعدالت پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمقام بمبئی کیون منتقل نہ کیجاوے حکم مذکور کی نسبت وکلاے فریقین اور وکیل سرکار نے جسکو اطلاعنامہ دیا گیا تہا بصراحت تمام بحث کی ہے۔

بحث اہم جو ہمکو تجویز کرنی ہے یہہ ہے کہ آیا مجسٹریٹ درجہ اول مقام کربلا کو اوس استغاثہ کی سماعت کرنیکا اختیار جو مشارٌ الیہ کے یہان حسین بی نے بمقابلہ اپنے شوہر شیخ فخر الدین ایک باشندہ شہر بمبئی کے کیا ہے حاصل ہے یا نہین۔

انگلستان مین ذمہ داری والدین یا بچون کی نسبت پرورش کرنے اپنے بچون یا والدین کے ملکہ ایلزبتہہ کے عہد سے ازروے قانون منظور کی گئی ہے اسٹیٹیوٹ سنہ ۴۳ جلوس ایلزبتہہ باب ۲ دفعہ ۷ مین یہہ حکم ہے کہ ہر غریب و بڈہے و اندہے و لنگڑے و کمزور شخص ناقابل محنت کے باپ و دادا و بچان کو جو کافی استطاعت رکہتے ہون لازم ہے کہ اپنے ہی اخراجات سے ہر ایسے غریب شخص کی اوس طریقہ سے اور موافق اوس شرح کے دستگیری اور پرورش کرین جیسا کہ جسٹسان آف پیس اوس حصہ ملک کے جہان کہ ایسے کافی اشخاص یا اونمین سے اکثر سکونت رکہتے ہون اپنے عام سہ ماہی سشن مین تشخیص کرین اور درصورت عدم تعمیل کے اونمین سے ہر ایک کو بیس شلنگ بابت ہر ماہ کے جسمین وے قاصر رہین جرمانہ کے طور پر دینا ہوگا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ ازروے اسٹیٹیوٹ مذکور کے باپ و دادا وغیرہ کو ضرور ہے کہ ایسے رشتہ دارون کی جو خود اپنی مدد نہ کر سکتے ہون دستگیری و پرورش کرین اور درصورت قصور کے فرض مذکور کو وے جسٹسان جنکو شخص پابند پر اختیار مختص المقام حاصل ہونا فذ کر سکتے تہے۔

۱۸۸۶ء معاملہ درخواست شیخ فخر الدین

بعدہ کتنے ہی اسٹیٹیوٹ بابت اوسی مضمون کے صادر ہوئے اسٹیٹیوٹ ۵۹ سنہ جلوس جارج سوم ضمن ۱۲ دفعہ ۲۶ کی روسے جسٹسان آف دی پیس کو چھوٹے سشن مین نسبت والدین وغیرہ بجانب غریب رشتہ داران یا اشخاص کے اوسی دادرسی کا حکم صادر کرنے کا اختیار دیا گیا جیسا کہ جسٹسان کو اپنے عام سہ ماہی دورہ مین بموجب اسٹیٹیوٹ معہود ورہ ایلزبتھ کے صادر کرنے کا اختیار دیا گیا تہا اور اختیار سماعت جسٹسان کا چھوٹے مقدمات دورہ مین ایک مختص رقبہ اراضی کے اندر جو مثل یہان کے ضلع کے ہے محدود کیا گیا تہا۔

پہر اسٹیٹیوٹ ۴ و ۵ سنہ جلوس ولیم چہارم باب ۷۶ صادر ہوئے جسکی دفعہ ۷۸ مین یہ حکم تہا کہ رقوم جو رشتہ داران اشخاص غریب سے بموجب اسٹیٹیوٹ عہد ایلزبتھ کے واجب الادا ہون وہ بمقابلہ ہر شخص کے جسپر وہ تشخیص یا لگائی گئی ہون جسٹسان آف دی پیس اوسیطرح وصول کر سکتے ہین جیسے کہ تاوانات اور ضبطی بموجب احکام اسٹیٹیوٹ مجریہ عہد ولیم کے قابل وصول ہین بمقدمہ رکیس بنام ریو (۱) یہ تجویز ہوئی تہی کہ حکم واسطے دادرسی کے اوس حصہ ملک کے جسٹسان کو صادر کرنا چاہئے جہان کہ وہ شخص جو اپنے رشتہ دار یا غریب شخص کو پرورش کرنے کا ذمہ دار رہتا ہو اور اگر ایک بچہ جسکی پرورش مطلوب ہے مڈل سیکس کی کونٹی مین رہتا ہو اور وہان کے علاقہ مین پرورش پاتا ہو اور وہ شخص جو اوسکو پرورش کرنے کا پابند ہے سفک کی کونٹی مین سکونت رکہتا ہو تو صرف جسٹسان کونٹی آخر الذکر کے حکم ضروری صادر کر سکتے ہین۔

ازروے اسٹیٹیوٹ سنہ جلوس جیمس اول باب ۴ دفعہ ۲ کے ایک چارہ کار بمقابلہ بالارادہ چہوڑ دینے اطفال کے منجانب اونکے والدین کے جو محنت کر سکتے ہون اور اوس ذریعہ سے اپنے عیال و اطفال کی پرورش کر سکتے ہون مہیا کیا گیا اور جسٹسان اوس حصہ ملک کو جسمین وے سکونت رکہتے ہون یہہ اختیار دیا گیا کہ اشخاص تغافل شعارون کو مثل اشد دغابازون اور بدمعاشون کے تصور کرین اور اونکے ساتہہ عمل مثل اشخاص مذکور کے موافق قانون کے کرین ازروے گلبرٹ صاحب کے ایکٹ (اسٹیٹیوٹ ۲۲ سنہ جلوس جارج سوم باب ۸۳ دفعہ ۳۱) کے احکام بغرض ماخوذی اشخاص کاہل کے جو اپنے عیال و اطفال کی خبرگیری سے تغافل کرین صادر ہوئے لیکن اونیز استغاثہ کرنے کا اختیار اون مختلف بستیون اور شہرون اور مقامات کے محافظان غربا کو دیا گیا جہان کہ مجرم یا تغافل کرنے والے سکونت رکہتے تہے

(۱) رپورٹ بولسٹر وڈس صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۴۴۔

[illegible]
بمعاملہ درخواست
شیخ فخرالدین

اور اونکی تجویز کرنے کے واسطے جسٹسان مجاز تھے جو مقامات مذکور پر اختیار مختص المقام رکھتے ہوں۔ اسی قسم کے مضامین کی نسبت از روے اسٹیٹوٹ سنہ جلوس نمبر ۲۔ باب ۳۳ فیصلے صادر کئے گئے بہ لحاظ اس بحث کے کہ اختیار مختص المقام کی تجویز از روے سکونت زوجہ ایک ایسے مقام کے ہوتی ہے جہان کہ وہ برضامندی اپنے شوہر کے گئی یہہ قابل تذکرہ ہے کہ ایک مقدمہ (ریکس بنام فلنٹش (۱) مین جو اسٹیٹوٹ مذکور کی تعبیر پر منحصر تھا بلی صاحب جسٹس نے یہہ راے ظاہر کی۔ یہہ مقدمہ بہت صاف ہے از روے اس اسٹیٹوٹ کے اگر کوئی شخص اپنے عیال و اطفال مین سے کسی کو جنکو کہ وہ قانوناً پرورش کرنے کا ذمہ دار ہے پرورش کرنے سے انکار کرے تو وہ حسب قانون فوجداری مستلزم سزا ہے ذمہ داری مذکور ثابت ہونی چاہئے اور وہ بحالت ایک ایسی زوجہ کے ثابت نہین ہوتی جس نے اپنے شوہر کو چھوڑکر زنا کاری اختیار کی ہو۔

لارڈ کیمبل صاحب نے بروقت صادر کرنے تجویز ایک مقدمہ مین (فلینگین بنام اورسیران آف لیبٹش وریتھہ (۲) جو حسب اسٹیٹوٹ سنہ ۲۰ و ۲۱ جلوس وکٹوریا باب ۴۳۔ استصواباً مرسل کیا گیا تھا حسب ذیل راے ظاہر کی۔ اب بحث روبرو ہمارے یہہ ہے کہ آیا از روے واقعات کے جس طور پر کہ بیان کئے گئے ہین شوہر جس نے اپنی زوجہ کے لئے وجہ معاش مقرر کرنے کا اقرار کیا ہے اور اقرار مذکور سے انحراف کیا ہے اور ساتھہ ہی اسکے اوس سے درخواست کی ہے کہ اگر اوسکے ساتھہ رہے کہ اس سے وہ انکار کرتی ہے مجرم جرم زوجہ مذکور کی پرورش کرنے سے بالارادہ انکار کرنے کا ہے یا نہین میری راے مین اوس نے کسی جرم کا ارتکاب نہین کیا ہے۔

قوانین مشتہر مجدو دیگر نے اختیار سماعت جسٹسان اندر ایک خاص رقبہ اراضی کے ساتھہ جس قدر کہ اون اشخاص سے جنپر وے احکام واسطے نان ونفقہ کے صادر کر سکتے ہین ایکٹ ترمیم قانون غربا سنہ ۸ و ۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۰ (۱) مقابلہ کیا جا سکتا ہے جسکی رو سے ایک غیر صحیح النسب کی مادر کو اختیار دیا گیا ہے کہ واسطے صدور سمن بنام پدر مجازی ایک بچہ کے اس بنا پر درخواست کرے کہ نامبردہ نے بچہ کو پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کیا اور اختیار مذکور وہ اوس حصہ ملک مین جسمین وہ سکونت رکھتی ہے بلا لحاظ اوس علاقہ کے جسمین نامبردہ رہتا ہو عمل مین لا سکتی ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ٹامسن (۳) اس

(۱) رپورٹ بریوال وایلڈ رسن صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۷۷۔

(۲) لا جرنل مقدمات مجسٹریان جلد ۲۶ صفحہ ۶۴ مقابلہ کرو مقدمہ ٹامسن بنام ہلا مندرجہ لا رپورٹ کوئنیس بنچ جلد ۵ صفحہ ۱۵۱۔

(۳) لا رپورٹ کوئنیس بنچ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳۔

معاملہ درخواست شیخ فخرالدین

معاملہ مین مفید ہے مگر یہہ قابل تذکرہ ہے کہ اختیار ازروے قانون مابعد کو بوجوہ خاص بطور ایک صورت خاص کے دیاگیا تہا حالانکہ اختیار جسٹسان کا دیگر اسی طرح کے معاملات مین بہ لحاظ مقامات سکونت اون اشخاص کے جنکے مقابلہ مین کسی حکم سخت کی استدعا کیجاے بالکل مختص المقام ہے۔

حالت قانون مروجہ انگلستان جسکا تحریرات بالا مین حوالہ دیاگیا واضعان قانون ملک ہند کو بوقت صدور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ضرور معلوم ہوگی دفعہ ۱۲ مجموعہ مذکور پر لحاظ کرنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اختیار ارضی مجسٹریٹان ماتحت کا جسمین مجسٹریٹان درجہ اول داخل ہین بہ نسبت مجسٹریٹ ضلع کے کہ جسکا اختیار ارضی اوس رقبہ سے جسکو ایک ضلع کہتے ہین باہر نہین پہونچتا کمتر وسیع قسم کا ہے اور بجز اوس صورت کے کہ کوئی صریح قانون خلاف اسکے ہو یہہ کافی طور پر صاف معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہہ منشا نہ تہا کہ کوئی مجسٹریٹ بیرون حدود اوس رقبہ سے جو ضلع کہلاتا ہے جسمین کہ لوکل گورنمنٹ نے مشار الیہ کو مقرر کیا ہے اختیار عمل مین لاوے بعدہ بحوالہ اس باب کے جسمین ذکر اختیار سماعت عدالتہاے فوجداری کا بالعموم ہے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۷۷ مین ایک اصول اصلی بدین مضمون قرار پایا ہے کہ اختیار ایک عدالت کا بغرض سماعت تحقیقات و تجویز کسی جرم کے جیسی کہ اوسکی تعریف ازروے دفعہ ۴ مجموعہ مذکور کے ہوئی ہے اوس مقام کی روسے تجویز کیا جاتا ہے کہ جہان جرم مذکور کا ارتکاب ہوا ہو۔

یہہ حجت کی گئی ہے کہ فرض سے شوہر کا انحراف کرنا بلکہ عدول کرنا حکم مصدورہ مجسٹریٹ مجاز مشعر اداے نان و نفقہ اوسکی زوجہ کے بہی داخل جرم نہین ہے مگر ازروے اون آئین ہا کے جنکا مین نے حوالہ دیا ہے ایک حکم مصدورہ جسٹسان کی جو واسطے ادا کرنے نان و نفقہ بموجب آئین ہاے مذکورہ کے ہو خلاف ورزی کرنا ایک جرم ہے۔

عورت کا یہہ فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتہہ سکونت رکہے اور یہہ اوسکا استحقاق لازمی ہے کہ اوسکے مکان مین اوس سے نان و نفقہ پاوے جرم جیسی کہ اوسکی تعریف مجموعہ مذکور مین ہوئی ہے ہر ایسا فعل یا ترک فعل ہے جو کسی قانون نافذ الوقت کی روسے قابل سزا قرار پایا ہو اور یہہ بوجہ شوہر کے اوس فرض کا انحراف جو مجسٹریٹ کے حکم کی روسے قرار دیا گیا ہو یا حکم مذکور سے عدول کرنا ایک جرم کہا جاسکتا ہے کیونکہ اوسکے ساتہہ تاوا

سنہ ۱۸۹۳ء بمعاملہ درخواست شیخ فخر الدین

لگا ہوتا ہے لہذا اول حکم نامہ کی استدعا مشعر اس ہدایت کے کہ شوہر اپنی زوجہ کو نان و نفقہ دیوے اوس ضلع مین ہونی چاہئیے جسمین کہ وہ ذمہ داری جسکے انحراف سے بعد صدور حکم مجسٹریٹ مجاز کے جرم پیدا ہوتا ہے قانوناً پوری ہونی چاہئیے یعنی اوس ضلع مین جسمین شوہر سکونت رکھتا ہے۔

عبارت دفعہ ۴۸۸ سے ہی جسکے بموجب مجسٹریٹ کرملا کا اختیار سماعت فرض کرلینا معلوم ہوتا ہے جبکہ اوسپر بخوبی غور کیا جاے تو تائید اس راے کی ہوتی ہے الفاظ مجسٹریٹ ضلع سے مراد کسی دوسرے مجسٹریٹ ضلع سے سواے مجسٹریٹ اوس خاص ضلع کے نہین ہوسکتی جسمین وہ شخص جسکے مقابلہ مین استغاثہ ہوا ہے سکونت رکھتا ہو چونکہ الفاظ مذکور کا یہہ مطلب ہے لہذا اوسکے معنی کی بصورت دیگر الفاظ ذیل کے یعنی "پریسیڈنسی مجسٹریٹ و مجسٹریٹ حصہ ضلع و مجسٹریٹ درجہ اول" اونکے وسعت ہونی لازم ہے وے حالات جنکا شوہر کے لئے بجواب استغاثہ اپنی زوجہ کے ثابت کرنا ضرور ہو نا مبردہ کی جاے سکونت پر بہ نسبت اوسکی زوجہ کی جاے سکونت کے زیادہ تر معلوم ہوتے ہین اور نامبردہ کی جاے سکونت سے ایک مقام بفاصلہ صد ہا میل پر معہ اپنے ثبوت کے جانے کی سخت تکلیف ایک قوی وجہ اس بات کی ہے کہ اختیار سماعت ایسے استغاثہ کا اون مجسٹریٹان پر جو اختیار ارضی اوس جگہہ جہان شوہر رہتا ہے رکھتے ہون کیون محدود کیا جاے۔

خیالات مذکورہ بالا سے یہہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مقدمات نان و نفقہ مین اختیار سماعت صرف اوس ضلع مین عمل مین آنا چاہئیے جسمین وہ شخص جسپر کوئی حکم قطعی جو کارروائیات مین صادر ہو اثر کریگا بروقت استغاثہ کئے جانے کے سکونت رکھتا ہو اگر کوئی دوسری تعبیر قانون مذکور کی ہوگی تو منشاے واضعان قانون کا زایل ہو جایگا۔

مقدمہ الہ آباد (بمعاملہ درخواست ڈبلیو. بی. ٹاڈ (۱)) محولہ وکیل سرکار بموجب دفعہ ۵۳۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء کے ہوا تھا رپورٹ سے یہ واضح نہین ہوتا کہ خیالات مذکورہ بالا روبروے ذیعلم جج کے جس نے مقدمہ کی تجویز کی پیش ہوئے تھے یا اوسکے ذہن مین موجود تھے خاص بناے فیصلہ مذکور کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ معاملہ استغاثہ جو اوسکے روبرو پیش تھا جرم نہ تھا مگر ہم ذیعلم جج کے ساتھہ اتفاق کرنے پر مایل نہین ہین نتایج قایم کرنے اوس راے کے جو اوس مقدمہ مین قایم کی گئی اشد خراب ہون گے اس طور پر ہر بدمزاج عورت اپنے شوہر کی زندگی کو

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۵ صفحہ ۲۲۴۔

ایک مقام سے دوسرے مقام پر بالارادہ جانے اور بذریعہ متواتر استغاثات کے جو سب شاید یکسان نامعقول ہون اوسکو اپنے پیچھے گھسیٹنے سے خراب کردے گی۔ (۱۸۹۵ء درخواست ... شیخ فخرالدین)

اگر اس مقدمہ مین مستغیثہ اپنے شوہر کا مکان چھوڑکر با جازت یا برضامندی اوسکے اپنے والدین کے یہان چلی گئی تو اوسکے ذریعہ سے وہ مناسب اختیار سماعت اپنے استغاثہ کا اون علاقہ سے جسمین اوسکا شوہر رہتا ہے ہٹا نہین سکتی اگر شوہر مذکور اوسکو ایک خاص مقام پر جو اوس ضلع مین نہ ہو جسمین وہ سکونت رکھتا ہے پرورش کرنے پر رضامند بھی ہوا ہو تو بھی وہ ہمیشہ ایسا کرنے کا پابند نہین ہے وہ اوسکو پھر بلا سکتا ہے اوسکا واپس آنیکا فرض ہے ایسی صورتونمین مقتضائے عقل یہہ ہے کہ اختیار سماعت کسی اور جگہہ ہو لیکن بمقام سکونت شوہر اور مجموعہ مذکور کی کئی دفعات پر لحاظ کرنے سے ہمارے نزدیک یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

بنظر تمامی حالات کے واضعان قانون کی عام سہولت اور مصلحت پر غور کرنے سے ہم تجویز کرتے ہین کہ استغاثہ بموجب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ مذکور کے صرف اوس ضلع مین ہو سکتا ہے جسمین کہ شوہر یا باپ کی سکونت ہو۔

ہم مجسٹریٹ کربلا کی کارروائی کو منسوخ کرتے ہین اور یہ بات مدعی پر چھوڑتے ہین کہ وہ اپنا استغاثہ اگر اوسکو مشورہ دیا جاوے بعدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ مقام بمبئی کے کرے۔

کارروائیات منسوخ ہوئین۔

صیغہ نگرانی فوجداری

بہ اجلاس ولیسٹ صاحب جسٹس و نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس

ملکہ قیصرہ ہند بنام پیریا گوپال[۱]

(۲۵ ستمبر ۱۸۸۴ء انڈین لا رپورٹ ... ۱۰۰)

اختیار سماعت مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ درجہ اول سے اعلیٰ ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۷ معنی لفظ ادنیٰ کے۔ حکم مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۴۳۶۔ واسطے سپردگی ایسے شخص کے جسکو مجسٹریٹ درجہ اول نے حسب دفعہ ۲۰۹ رہا کیا۔ جو ایسی سپردگی کا خلاف اختیار۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول بہ نسبت عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ادنیٰ اور اوسکے ماتحت ہے

[۱] استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۲۵ ۔ ۱۸۸۴ء۔

سنہ ۱۸۸۴ء ملکہ قیصر ہند بنام پریا گوپال

دفعہ ۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین صریحاً یہ حکم ہے کہ تمام مجسٹریٹ خواہ کسی درجہ کے ہون مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہون گے۔

مجسٹریٹ ضلع بہ نسبت تمام دیگر مجسٹریٹون کے بابت عاملانہ و نیز عدالتانہ خدمات کے اعلیٰ ہے۔

درحالیکہ مجسٹریٹ درجہ اول نے حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ایسے شخص کو رہا کیا جسپر الزام ایسے جرم کا لگایا گیا تہا جو صرف قابل تجویز عدالت سشن تہا اور مجسٹریٹ ضلع نے یہ حکم دیا کہ وہ حسب دفعہ ۴۳۶ عدالت سشن کے سپرد کیا جاوے اور وہ سپرد کیا گیا لیکن عدالت سشن نے مقدمہ حسب دفعہ ۲۱۵ واسطے صدور احکام ہائیکورٹ کے ارسال کیا۔

تجویز ہوئی کہ حکم مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۴۳۶ خلاف اختیار نہین تہا اور سپردگی بموجب حکم مذکور صحیح تہی اور حسب دفعہ ۲۱۵ منسوخ نہین ہو سکتی تہی۔

لفظ ادنیٰ مستعملہ مجموعہ سے یہ مراد ہے کہ قانوناً غیر مجاز تجویز یا عمل مین لانے اختیارات مساوی کا ہو اعلاوہ بریں ماتحتی مفہوم ہوتی ہے لفظ ماتحتی کے معنی درجہ مین ادنیٰ ہوتا ہے۔

نوبین کرسٹو بنام رسک لال (۱) و ملکہ قیصر ہند بنام نواب جان (۲) سے اختلاف کیا گیا۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) واسطے صدور احکام ہائیکورٹ کے ایچ پارسن صاحب سشن جج تہانہ نے ارسال کیا۔

پریا ملزم پر الزام جرم زنا بالجبر لگایا گیا اور مجسٹریٹ درجہ اول مقام تہانہ کے روبرو واسطے تجویز کے پیش ہوا مجسٹریٹ نے ملزم کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے رہا کیا مجسٹریٹ ضلع مقام مذکور نے کاغذات اور کارروائیات مقدمہ طلب کین اور حکم دیا کہ عدالت سشن مقام تہانہ کو سپرد کیا جاوے۔

سشن جج کو اس امر مین شبہہ ہوا کہ آیا سپردگی جائز ہے یا نہین پس مقدمہ کو حسب دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے صدور احکام ہائیکورٹ کے ارسال کیا۔

حاکم موصوف نے استصواب مین حسب ذیل لکھا۔

حسب احکام دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مین سپردگی پریا ولد گوپال کو واسطے صدور احکام ہائیکورٹ کے ارسال کرتا ہون واضح ہو گا کہ یہ پاندکور کو ابتداءً مجسٹریٹ

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸ ۴۴ (۲) ایضاً صفحہ ۱۵۱۔

ملکہ قیصر ہند بنام پریاگوپال ۱۸۸۴ء

درجہ اول نے رہا کیا اور مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۴۳۵ مسل طلب کرکے حسب دفعہ ۴۳۶ حکم سپرد کئے جانے کا صادر کیا لہذا وہ امر جسکی نسبت مین استصواب کرتا ہون اور جسکی بابت مین آرائے حکام طلب کرتا ہون یہہ ہے کہ کیا کارروائیات مجسٹریٹ ضلع جائز ہین اور وہ جسکی نسبت حاکم موصوف نے السطر حیر حکم دیا صحیح ہے؟"

کلکتہ ہائیکورٹ نے دو موقعون پر جواب اس امر کا نفی مین دیا ہے دیکھو مقدمات نوبین کرشٹو بنام رسک لال (۱) ملکہ قیصر ہند بنام نواب جان (۲) مجھکو کوئی مقدمہ رپورٹ شدہ نسبت امر مذکور کے ایسا معلوم نہین ہوتا ہے جسکا فیصلہ کسی اور ہائی کورٹ نے کیا ہو گو مقدمات استصواب منجانب مجسٹریٹ ضلع کو جو مشعر ترسیل مسل مجسٹریٹ درجہ اول کے تھے بلا حجت حکام ممدوح نے منظور کیا دیکھو مقدمات قیصر ہند بنام جانکی (۳) قیصر ہند بنام بھگوان (۴) ملکہ قیصر ہند بنام جوتی راج ناک (۵) میونسپل کمشنران بنگلور بنام جے اے ڈیوس (۶) ملکہ معظمہ بنام غلام حسین (۷) ملکہ معظمہ بنام جگر ساہو (۸) بمعاملہ درخواست دین محمد (۹) ملکہ قیصر ہند بنام حسنو (۱۰) نسبت حکم مجسٹریٹ انکے بربنائے نہ ہونے اختیار کے عذر نہین کیا گیا؟"

منجانب ملزم خواہ منجانب مدعی کوئی حاضر نہین ہوا۔

ولیسٹ صاحب جسٹس - جس امر پر کہ ہمکو غور کرنا ہے یہہ ہے کہ آیا مجسٹریٹ ضلع کو یہہ اختیار تہا یا نہین کہ اون کارروائیات کو طلب کرے جو مجسٹریٹ درجہ اول نے اسکے ضلع مین کین جواب اسکا تجویز اس امر پر منحصر ہے کہ آیا عدالت مجسٹریٹ (درجہ اول) حسب مراد دفعہ ۴۳۵ - مجموعہ کے بہ نسبت عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ادنی ہے یا نہین۔

واضح ہوتا ہے کہ امر مذکور کا فیصلہ عدالت ہذا سے نہین ہوا ہے گو واسطے غرض منظور کرنے استغاثہ حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ ۱۸۶۱ء کے جو واسطے غرض ہذا کے مطابق دفعہ ۱۹۵ ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ء کے ہے مجسٹریٹ ضلع بہ نسبت مجسٹریٹ درجہ اول کے اعلی تصور کیا گیا تہا۔

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۸ (۲) ایضاً صفحہ ۱۵۵ -

(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۸- (۴) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۷۹-

(۵) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۸- (۶) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۵

(۷) ایضاً صفحہ ۷۱- (۸) ایضاً صفحہ ۱۰۵-

(۹) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۶- (۱۰) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۷-

سنہ ۱۸۸۴ع ملکہ قیصرہ ہند بنام پریا گوپال

قیصرہ ہند بنام پدم نابہہ بائی (۱)۔

مگر ہائیکورٹ کلکتہ نے حال مین یہ تجویز کی ہے کہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول بہ مقابلہ عدالت مجسٹریٹ ضلع ایسی ادنی نہین ہے کہ حاکم آخرالذکر کو یہہ اختیار ہو کہ وہ کارروائیات جو حاکم اول الذکر نے کی ہون طلب کرے اور حکم حسب دفعہ ۴۳۶ یا ۴۳۴ مجموعہ کے صادر کرے تو مین کرشتو بنام رسک لال (۲) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام نواب جان (۳) وہ راے بربناے ایسے وجوہ کے جنمین سے بعض رپورٹ مقدمات محولہ سے ظاہر نہین ہوتے ہین کہ اون حکام ذیعلم نے جنہون نے فیصلہ مقدمات کا کیا لحاظ کیا ہے ہمارے پسند خاطر نہین ہے۔

دفعہ ۱۷ مجموعہ مین صریحاً یہہ حکم ہے کہ تمام صاحبان مجسٹریٹ خواہ وہ کسی درجہ کے ہون مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہون گے اور بلحاظ بعض دیگر احکام مجموعہ کے واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نہ صرف نسبت اوسکی خدمات عاملانہ کے بلکہ عدالتانہ کے بہی اعلی ہے ہمکو جایز ہے کہ بطریق تمثیل ذکر اون اختیارات کا جو از روے مجموعہ مجسٹریٹ ضلع کو بذریعہ دفعہ ۳۵۰۔ بابت منسوخ کرنے ایسے حکم سزا کے جو مجسٹریٹ درجہ اول نے بنظر بعض حالات کے قلمبند کیا ہو اور طلب کرنے مسل و کارروائیات حسب دفعہ ۴۳۵۔ اور سماعت اپیل حسب دفعہ ۴۰۶۔ بنا راضی حکم مصدورہ مجسٹریٹ درجہ اول اور منتقل کرنے اور واپس لینے اپیلون کے حسب دفعہ ۴۰۷۔ اور سماعت اپیل بنا راضی احکام مصدورہ حسب دفعہ ۵۱۴۔ یا اوسکی نظر ثانی کرنے کے دفعہ ۵۱۵۔ دیا گیا ہے یہہ احکام مطابق اس حکم دفعہ ۱۷ کے ہے کہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول ماتحت عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ہے چونکہ وہ ماتحت ہے لہذا لخواہ مخواہ ادنی ہے لیکن وہ اسوجہ سے بہی ادنی ہے کہ وہ قانوناً مجاز قابض ہونے یا عمل مین لانے اختیارات مساوی اختیارات عدالت آخرالذکر کے اکثر امور مین نہین ہے ممکن ہے کہ ادنی ہونا بلا ماتحتی کے بہی ہو لیکن ماتحتی بلا ادنی ہونے کے نہین ہوسکتی کیونکہ ماتحت کے معنی درجہ مین ادنی ہوتا ہے۔

اگر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول عدالت مجسٹریٹ ضلع سے بوجہ اپنے ادنی یا کم وسیع اختیار ہونے کے ادنی نہین ہے تو ہمارے نزدیک وہ عدالت سشن سے بہی ادنی نہین ہوسکتی ہے جس کے ماتحت ہونا از روے دفعہ ۱۷ بسختی محدود کیا گیا ہے اور اگر وہ ادنی نہین ہے تو

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۸۔ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸۔

(۳) ایضاً صفحہ ۳۵۵

کوئی اختیار نظر ثانی کا نہیں ہے اور نتیجہ یہہ ہوگا کہ کسی عدالت موقع کو اختیار یا حکومت کارروائیات مجسٹریٹ درجہ اول پر سوائے بطریق اپیل ایسے مقدمات مین جنمین اپیل ہوسکتا ہے اور فریق مظلوم اپیل کرنا چاہے حاصل نہوگی ہم یہہ فرض نہین کرسکتے ہین کہ واضعان قانون کا یہہ منشا رہا کہ ایسا نتیجہ ہو ہمارے نزدیک اگر واضعان قانون کا یہہ منشا ہوتا کہ عدالتہائے مجسٹریٹ درجہ اول کی نظر ثانی عدالت مجسٹریٹ ضلع نہ کرین تو واضعان قانون یہہ امر بعبارت صریح لکھدیتے ہمارے نزدیک لفظ صفت ادنی محض بغرض بچنے کے استعمال لفظ ماتحت سے بوجہ قیود خاص لفظ آخرالذکر کے جو عدالت سشن کو مانع نگرانی کرنے نسبت بعض ایسے مقدمات کے جو اوسکی ماتحتی کے باہر پیدا ہوتی ہون اور جنکی جانچ باینہمہ صحیح طور پر بغرض حکم حسب دفعہ ۴۳۶ - ۴۳۵ و ۴۳۷ - یا استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ کیجاسکتی ہے استعمال کیا گیا ہے یہہ مناسب نہین ہے کہ ہائی کورٹ عموماً حکم سپردگی صادر کیا کرے لازم ہے کہ اختیار عدالت موصوف نسبت تجویز کسی مقدمہ کے اوسکی نوبت آخیر بصیغہ اپیل یا نظر ثانی بالکل بلا قید ہو مقدمات بمبئی عموماً اور نہ کسی طرح خصوصاً متعلق مقدمات نظر ثانی و استصواب بابت کارروائیات صاحبان مجسٹریٹ درجہ دوم و سوم کے ہین - دیکھو مقدمات قیصر ہند بنام بھگوان (۱) ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جوتی راج ناک (۲) بموجب عملدرآمد دیگر ممالک سوائے بنگال کے مجسٹریٹ ضلع کو اعلیٰ تصور کیا گیا ہے مقدمہ حال مین حکم مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۴۳۶ بیرون اختیار حاکم موصوف تصور نہین کیا جاسکتا اور سپردگی جو مجسٹریٹ درجہ اول نے بتعمیل حکم مذکور کی ہے منسوخ نہین ہوسکتی -

ملکہ معظمہ قیصر ہند ۱۸۸۳ء بنام پرسیا غوپال

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب و نانابہائی ہریداس صاحب جٹسان

ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
تریبھون مانک چند وغیرہ +

۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء

صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۳۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۵۱۷ و ۵۲۳ - شہادت ملکیت - ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۲۵ - قابل قبول ہونا اوس اقبال کا جو روبرو عہدہ دار پولیس کے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۹ - (۲) ایضاً جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ -

+ استصواب فوجداری نمبر ۱۲۱ - بابت ۱۸۸۵ء -

۱۸۸۴ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ترہبون مانکچند

کیا جاوے دیگر اغراض کے لئے علاوہ اقبال کے۔

بیانات جو روبرو پولیس کے اشخاص ملزم نسبت ملکیت اوس جایداد کے جو شے متنازعہ کارروائیات مخالف نامہ دیگان کے ہو کرین اگرچہ وے بمقابلہ اونکے بطور شہادت کے وقت تجویز اوس جرم کے جسکا الزام اونپر لگایا جاوے قابل قبول کے نہین ہین مگر بیانات مذکورہ بہ لحاظ ملکیت جایداد کے اوس تحقیقات مین جو مجسٹریٹ حسب دفعہ ۵۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) کرے قابل مقبولی کے ہین۔

جو حکم کہ بعد ہو جانے تحقیقات معرفت عدالت فوجداری نسبت واپسی جایداد حسب دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے صادر ہو وہ نسبت صریح حق قبضہ کے قطعی ہے جبکہ حکم حسب دفعہ ۵۲۳ کے صادر کیا جانا چاہیئے کہ مجسٹریٹ عند التحقیقات کے شہادت مذکورہ پر جہانتک کہ موجود ہو عمل کرے اور حکم قبضہ دلانے جایداد کے اوس شخص کو کہ جسکو وہ مستحق سمجھے صادر کرے لس سے کسی شخص کا حق ختم نہین ہو جاتا اصل مالک کو اختیار ہے کہ کارروائی بمقابلہ قابض اشیاء کے یا واسطے ہرجہ بابت تصرف بیجا کے کرے۔

ہائیکورٹ نے اوس حکم مین جو مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے واسطے حوالگی جایداد کے صادر کیا تھا دست اندازی کرنے سے انکار کیا جس صورت مین کہ حکم مذکور مجسٹریٹ نے محض بلحاظ ثبوت اقبال کے صادر کیا جو ملزم نے روبرو پولیس کے کیا تھا کہ مال مذکور مالک مجوزہ کے پاس سے چرایا گیا تھا۔

یہہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے منجانب ای ایم ایچ فلٹن صاحب قایم مقام سشن جج سورت کے کیا گیا۔

استصواب واسطے اغراض رپورٹ کے حسب ذیل ہے۔

(۱) چند زیورات مالیتی مبلغ للعہ ازان مسمی بابو بھائی مانک چند کے چوری گئے عرصہ دراز تک کچھ سراغ نہ لگا لیکن آخرکار تین شخص یعنی ترہبون مانک چند برادر بابو بھائی دہرگوون پرانو دنگنداس کشنداس گرفتار کئے گئے ان تینون شخصون کی نسبت تجویز ثبوت جرم بددیانتی سے لینے مال مسروقہ کی صادر ہوئی لیکن بطبق اپیل حضور سکفرسن صاحب کے ترہبون مانکچند و دہرگوون رہا ہوئے۔

(۲) اس امر مین بحث نہین ہے کہ ترہبون مانکچند کے پاس ایک زیور جسکو جلبنی کنٹھی کہتے ہین

تہا اوسکو اوس نے معرفت کسی سونی کے گلوا کر ایک سونے کی تسلاخ بنوائی تہی اس تسلاخ کو ترہون مانک چند نے معرفت ترہون کشنداس کے پرشوتم رکہوا تہہ کے پاس کہ جسکے پاس پولیس نے اوسکو پایا تہا رہن رکہوا لیا تہا۔

(۳) مبلغ ۱۸ معہ نقد ہرگوون پرنوکے پاس سے برآمد ہوئے کہ جسکی نسبت روبرو پولیس کے یہ بیان کرنا ظاہر کیا ہے کہ یہہ روپیہ بذریعہ رہن چند زیورات کے جو نگنداس نے بابو بہائی کے چرائے تہے لائے ہین نگنداس کی نسبت تجویز ثبوت جرم لینے ان زیورات کی صادر ہوئی اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم اپیل سے بحال رہی۔

(۴)۔ جب ترہون مانک چند و ہرگوون کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ تسلاخ سونے کی جو پرشوتم کے یہان سے ملی اور مبلغ ۱۸ معہ جو ہرگوون کے پاس سے برآمد ہوئے بابو بہائی مستغیث کو دیدئے جاوین مگر وقت فیصلہ اپیل کے سشن جج نے کوئی حکم اونکی نسبت صادر نہین کیا۔

(۵) برطبق اسکے مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۵۲۳ کے اشتہارات جاری کئے اور بعد چہ مہینے کے شہادت پیش کردہ اشخاص مختلف متعلقہ کی لی اور ۳۰ جون کو یہہ حکم دیا کہ روپیہ اور تسلاخ سونے کی بابو بہائی کے حوالہ کیجاوے مگر ظاہر ہے کہ حاکم موصوف نے خود اسکے خاص حکم کا اجرا تا فیصلہ درخواست ہرگوون و پرشوتم کے جو اس باب مین گذری تہین ملتوی رکہا۔

(۶) بعد جانچنے کارروائیات کے مجہکو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شہادت اس امر کی کہ بابو بہائی مالک جایداد کا تہا بجز بیانات ہرگوون و ترہون مانک چند کے جو روبرو پولیس کے کئے گئے تہے نہین ہے مجسٹریٹ کی رائے ہے کہ یہہ کل بیانات نسبت ان کارروائیات کے شہادت مین قابل مقبولی کے ہین لیکن مجہکو مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق نہین ہے کیشولال کا بیان ہے کہ ہرگوون نے پنچایت اور پولیس مین بیان کیا کہ مجہکو مبلغ ۱۸ معہ بذریعہ رہن کرنے پاس نگنداس کے بعض زیورات کے جو بابو بہائی کے چوری گئے تہے ملے ہین بالغرض ثابت کرنے اس امر کے کہ کل بیان جو خلاف ہرگوون کے کسی کارروائی مین جو کچہہ کہ ہو مجہکو مخالف احکام دفعہ ۲۵۔ و دفعہ ۲۶۔ ایکٹ شہادت کے معلوم ہوتے ہین بلاشبہہ حسب دفعہ ۲۷۔ کے یہہ بیان ہرگوون کا کہ نامبردہ نے زیورات کو نگنداس کے پاس رہن کیا قابل مقبولی کے ہے کیونکہ زیورات بوجہ اس بیان کے پائے گئے لیکن اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ زیورات بابو بہائی کے تہے یا انکہ وہ چوری گئے تہے

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
تریہون مانک چند

یا بابت اونکے مبلغ ماہر ہرگووِن کو ملے تھے۔

(۷) بعد اسکے نسبت شالِ ضائع ہونے کے پرشوتم کے یہان رہن کی گئی واضح ہے کہ اگر اقبال جو روبرو پولیس کے کیاجاے وہ قابل مقبولی کے بہی ایسی کارروائی ممکن کہ جیسی یہہ ہے ہوتا ہم کوئی بیان جو ہرگووِن نے کیا بمقابلہ پرشوتم کے ثابت نہین ہوسکتا یہ صرف سمعی بات ہے نسبت بیانات تریہون مانک چند کے اگر وے بطور اقبالات بمقابلہ پرشوتم کے استعمال کئے جائین (جو کہ مشتبہ معلوم ہوتے ہین) تو وہ کچھہ وقعت نہین رکھتے ہین کیونکہ نامبردہ نے پولیس کے روبرو بہی کبہی تسلیم نہین کیا کہ جلبنی گنتی بابوبہائی کی تہی نامبردہ برابر یہہ اصرار کرتا تہا کہ وہ خوداوسکی تہی۔

(۸) بنظر ان حالات کے چونکہ میری راے مین کوئی ثبوت قانونی مشعر اس امر کے نہین ہے کہ جو نقد یا شال خسوے کی ازان بابوبہائی کی تہی لہذا میری دانست مین حکم صاحب مجسٹریٹ کا منسوخ ہونا چاہئے اور یہہ حکم صادر ہونا چاہئے کہ مال اوس شخص کے حوالہ کیا جاے کہ جسکے پاس سے وہ برآمد ہوا حکم مجسٹریٹ کا بالکل مناقض احکام رہائی تریہون وہرگووِن مصدورہ عدالت ہذا کے ہے اور صرف اوس صورت مین بحال رہ سکتا ہے کہ ثبوت خلاف ضابطہ ملکیت کا حسب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے قابل قبول کے ہو۔

نگنداس تلسی داس منجانب پرشوتم رگہوناتہہ وہرگووِن سیانو۔ ایسا حکم کہ جو اون بیانات پر مبنی ہے کہ جو روبرو عہدہ داران پولیس کے کئے گئے غلط ہے بیانات مذکور از قسم اقبالات کے تہے اور اس صورت مین بیانات مذکور خلاف ملزمان کے مستعمل نہین ہوسکتے حکم مجسٹریٹ نسبت بازیافت مال کے چونکہ بعد رہائی کے صادر ہوا غلط ہے۔

گوکل داس کاہنداس منجانب بابوبہائی۔ تحقیقات اگرچہ عدالت فوجداری مین کیجاے مگر بطور تحقیقات عدالت دیوانی کے متصور ہونی چاہئے اور اقبالات قابل مقبولی کے شہادت مین ہین حسب احکام ایکٹ شہادت کے ایسی شہادت قابل مقبولی کے ہے اور دفعہ ۲۵ کی رو سے وہ خارج نہین ہے ایکٹ شہادت کی رو سے اقبالات اور اقرارات مین فرق رکہا گیا ہے جس شخص نے اقبال کیا ہے وہ شخص ملزم نہین ہوسکتا اور اقرار بعد ازان اقبال نہین رہتا وہ صرف اقرار ہے اور اسی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ اقبال مندرجہ دفعہ ۲۵۔ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ ۱۸۷۲ء سے وہی مراد ہے جو دفعہ ۲۴ مین اوس اقبال سے ہے کہ جو کسی شخص ملزم نے کیا ہو اور متعلق

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ترہبون ناتھ چند

اوسکا ثابت کرنا کسی جرم کا ہے جو بمقابلہ نامبردہ کے قایم کیا جاے اسغرض کیلئے ایسا اقبال قابل نا مقبولی کے ہوسکتا ہے کہ جو باوجود اسکے اغراض کے لئے بطور اقرار مقتضیہ دفعہ ۱۸ کے بمقابلہ اوس شخص کے قابل قبول ہے جس نے اوسکو (دفعہ ۱۲) بحیثیت قایم مقام حقیت کے کیا ہو یعنی جسکی نسبت نا نعہ یا تحقیقات علالتی اور فیصلہ ہو جبکہ تحقیقات عمل مین آئی اور عدالت تجویز نے حکم حسب دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے صادر کیا اور اوس سے فوراً حق قبضہ کا مختتم ہو جاتا ہے درحالیکہ مثل مقدمہ ہذا کے حکم حسب دفعہ ۵۲۲ کے ہونا چاہئیے مجسٹریٹ کو وقت تحقیقات کے ایسی شہادت پر عمل کرنا چاہئیے کہ جو موجود ہو اور حکم واسطے حوالگی مال کے کسی شخص کو جسکو وہ مستحق سمجھے صادر کرنا چاہئیے اس سے کسی شخص کا حق ختم نہین ہوجاتا اصل مالک کو اختیار ہے کہ شخص قابض اشیا کے مقابلہ مین کارروائی کرے یا ہرجہ مثلاً بابت تصرف بیجا کے طلب کرے پس اس عدالت کو ضرور نہین معلوم ہوتا کہ دست اندازی کرے دیکھو مقدمہ ملکہ بنام ذیلپ (۱) جسمین ملزم رہا ہوا ہے مگر اپنی نالش ہوسومہ عہدہ دار پولیس مین ناکامیاب رہا جس نے ایک انگوٹھی تا فیصل ہونے درخواست نامبردہ نسبت ہدایت تصفیہ اوسکے حسب اسٹیٹوٹ سنہ ۲۳ جلوس وکٹوریا باب ۱۷ دفعہ ۲۹ کے رکھ لی تھی مقدمہ ڈوو بنام چاپلیڈ (۲) قابل ملاحظہ ہے۔

ان مقدمات سے ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ کو حکم ایسی شہادت پر صادر کرنا چاہئیے کہ جو موجود ہو اور حکم مذکور جو نسبت حوالگی اور قبضہ کے صادر ہو جایز ہے اوس سے اصل مالک اپنے دعوی سے محروم نہین ہوتا کہ جو بابت پیش کرنے اپنے حق کے عدالت دیوانی مین وہ رکھتا ہو مجموعہ ضابطہ فوجداری مین احکام اس بارہ مین ایسے صاف نہین ہین کہ جیسے آئین ہمارے انگلستان مین ہین لیکن اصول مسئلہ ایک ہی ہے اور نتایج یکسان پیدا ہوتے ہین۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گنگا رام سنت رام*

۲۹ اکتوبر ۱۸۸۱ع

نظائر مندرجہ لاریپورٹ ۱۲۵

سرقہ۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) دفعہ ۳۷۸۔ انتقال جایداد خلاف مرضی خریدار

(۱) لاریپورٹ ایکسچیکر ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۲۴۳۔ (۲) لاریپورٹ ایکسچیکر ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۱۷۱۔

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۳۳ بابت سنہ ۱۸۸۱ع۔

سنہ ۱۸۷۲ء
ملک متوسط بمقدمہ
بنام
گنگا رام سنت رام

اسم فرضی جایداد مذکور کے۔ ظاہراً حق یا نمایش حق نسبت جایداد کے۔
واسطے قایم کرنے سرقہ کے یہی کافی ہے کہ خلاف مرضی اوس شخص کے جس کے قبضہ مین وہ ہو اور وہ ظاہرا
مستحق ہو یا نمایش استحقاق جایداد مذکور کی یہی رکہتا ہو منتقل کیجاے۔
مقدمہ کیپ بنام اسکاٹ (۱) کی تعلیم کی گئی۔
یہہ استصواب حسب دفعہ ۲۹۶۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) کے ای ہاسکنگ صاحب
سشن جج خاندیش واقع دہولیہ نے کیا ہے۔
استصواب حسب ذیل بیان کیا گیا۔
گنگا رام ولد سنت رام لوہار ملزم مسمی گرجو مستغیث کا قرضدار مبلغ سہ کا تہا اور جب گنگا رام موجود نہ تہا اوسکی
زوجہ دہوندہی نے ۱۱ جولائی ۱۸۷۲ء کو حسب ہدایت گنگا رام کے بابت مبلغ [illegible] قرضہ کے اوسکے اوزار کام کرنے کے
فروخت کئے جب گنگا رام واپس آیا اوس نے خلاف مرضی زوجہ مستغیث کے اوزاروں کو واپس لے لیا کیونکہ
۱۵ اگست ۱۸۷۲ء کو خود مستغیث موجود نہ تہا۔
مجسٹریٹ درجہ اول راؤ بہادر بابو پرشوتم نے دم ماہ مذکور کو گنگا رام پر تجویز ثبوت جرم سرقہ کی صادر کی
اور یہہ حکم سزا دیا کہ وہ مبلغ [illegible] جرمانہ ادا کرے اور ہدایت کی کہ اوزار گرجو مستغیث کے حوالہ کئے جاوین۔
میری یہہ راے ہے کہ یہ ثابت نہین ہے کہ گنگا رام نے اوزاروں کے لینے مین بددیانتی سے عمل کرنیکا
قصد کیا یہ مسلم ہے کہ اوزار مملوکہ نامبردہ اوسوقت تک تہے کہ جب تک وہ مستغیث کو معرفت زوجہ گنگا رام کے
نہین دئے گئے تہے کوئی شہادت نہین ہے کہ گنگا رام نے اپنی زوجہ کو اوزار حوالہ گرجو کے کرنے کے لئے اجازت
دی تہی طریقہ واپس لینے اوزار سے گنگا رام کے یہہ خلاف قیاس ہے کہ اوس نے یہہ کہا تہا کہ اوزار مذکور ادا
اوسکے جزو قرضہ مین دئے جایئن منجانب سرکار یہ ثابت نہین ہوا کہ گنگا رام نے اپنے حق اوزاروں سے
دست برداری کی تہی اوزار مذکور کے لینے سے بلا رضامندی مستغیث کے جرم سرقہ کا قائم نہین ہوتا۔
مستغیث نے دہوندہی زوجہ گنگا رام سے ایک رسید اس مضمون کی اپنے نام لکہا لی کہ مطابق کہنے
اپنے شوہر کے مین نے گرجو کو اپنے شوہر کے کام کرنے کا اوزار العوض ادائے جزو قرضہ یافتنی گرجو کے
دیدئے ہین اس امر سے کہ یہہ دستاویز دہوندہی سے مستغیث نے لکہا لی در حالیکہ اوسکو رسید مسماۃ کے
حوالہ کرنی چاہئے تہی اور دستاویز مین یہہ امر لکہا گیا کہ دہوندہی نے حسب اجازت اپنے شوہر کے عمل کیا ہے
اصلی ہونے استغاثہ مین نسبت دہوندہی سے ملنے اوزاروں کے اشتباہ قوی پیدا ہوتا ہے۔

(۱) لا رپورٹ کوینس بنچ جلد ۵ صفحہ ۶۹ ء صفحہ ۲۲۷۔

ان وجوہ سے میری رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم منسوخ ہو جرمانہ واپس دیا جاوے اور اوزار گنگارام کے حوالے کیے جاویں کوئی شخص منجانب ملزم کے یا منجانب سرکار کے حاضر نہیں ہوا۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گنگارام سنت رام ۱۸۷۵ء

ویسٹ صاحب جسٹس - ممکن ہے قیدی گنگارام کو یہ منصب ہو کہ اوزار گرچہ سے لے کیونکہ لیکن شخص آخرالذکر بذریعہ استحقاق ظاہری کے قابض تھا یا بہرحال بذریعہ اظہار ایسے استحقاق کے کہ جو صریحاً فریب دہ نہ تھا واضح ہو کہ بمقابلہ ملاشی استحقاق کے بھی جو کوئی شخص مظلوم ہو قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے گا دیکھو مقدمہ کیپ بنام اسکاٹ (۱) مندرجہ مقدمہ دیرجیون داس بنام محمد علیخان (۲) تجویز ثبوت جرم بہ لحاظ اس شہادت کے کہ مجسٹریٹ نے لی مناسب ہے اسلئے میں سشن جج کو بھی اطلاع دونگا

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس

بمعاملہ درخواست **موسی اسمعیل** وغیرہ *

۲۲ نومبر ۱۸۷۵ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۶۴

اختیار سماعت - سشن جج - جائنٹ سشن جج - مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۷ - و ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعات ۹ و ۱۹ و ۱ و باب ۳۲ - رہائی بحکم مجسٹریٹ - اختیار جائنٹ سشن جج نسبت ہدایت سپردگی -

جائنٹ سشن جج اختیارات سشن جج عطیہ باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء کے عمل میں نہیں لا سکتا۔

چنانچہ جب ایک مجسٹریٹ نے بعض اشخاص ملزم کو رہا کیا اور جائنٹ سشن جج نے بعد ازاں حسب درخواست مستغیث انکی سپردگی کا بعدالت سشن جج حکم دیا ہائیکورٹ نے کارروائیات جائنٹ سشن جج منسوخ کیں اور یہ امر با اختیار سشن جج ضلع کے چھوڑا کہ اگر ثبوت مناسب ہو تو حکم سپردگی صادر کرے یا درخواست کو اور طور پر جیسا مناسب سمجھے طے کرے۔

یہ درخواست بصیغہ نگرانی ہائی کورٹ کے واسطے منسوخی حکم سپردگی مصدرہ ایس ٹی مجاکر صاحب جائنٹ سشن جج مقام بروچ کے تھی۔

(۱) لا رپورٹ کوئنس بنچ جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ صفحہ ۲۷۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۱۵

* درخواست نگرانی فوجداری نمبر ۲۵۱ - ۱۸۷۵ء

سنہ ۱۸۹۱ء
بمعاملہ درخواست موسی اسمعیل

سایلان موسی اسمعیل اور دیگر پانچ اشخاص پر الزام ہونے شریک ایک مجمع خلاف قانون اور بلوہ کرنے کا اور زید اُوسکے مسمی آصف اسمعیل کی ہلاکت کے باعث ہونے کا لگایا گیا مجسٹریٹ درجہ اول مقام بروچ نے بوقت تجویز بعد لینے کل شہادت کے جو بجانب مستغیث پیش ہوئی سایلان کو اس بنا پر رہا کیا کہ شہادت مذکور قابل اعتبار کے نہین ہے۔

بعد رہائی کے بیوہ آصف متوفی نے جائینٹ سشن جج مقام بروچ (مسٹر تھاکر) سے منسوخی حکم رہائی کی استدعا کی چونکہ مسٹر ٹھاکر کی یہ راے ہوئی کہ جس طور پر کہ مقدمہ تھا کوئی حکم سپردگی کا صادر نہین ہوسکتا تھا لہذا حاکم موصوف نے مجسٹریٹ ضلع کو یہہ ہدایت کی کہ نسبت رودادکے تحقیقات مزید جیسا کہ مجسٹریٹ مذکور کو مناسب معلوم ہو حسب دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے کرے لیکن مجسٹریٹ نے بجاے تحقیقات مزید کرنے کے جیسی کہ ہدایت تھی صاحب سشن جج کو اطلاع دی کہ وہ مجاز نہ تھے کہ اس قسم کی تحقیقات کا حکم دین مسٹر ٹھاکر نے اسپر اپنا حکم اول منسوخ کیا اور سایلان کو سپرد سشن کئے جانے کی ہدایت کی سایلان نے بعد ازان درخواست دی کہ حکم سپردگی ۱۵ روز تک ملتوی رہے مسٹر ٹھاکر نے اونکی درخواست بہ تحریرات ذیل منظور کی۔

ایک امر اہم جسپر یہان بحث کی گئی ہے یہہ ہے کہ مجھکو کوئی اختیار تبدیل یا نظرثانی کرنے اپنے حکم ابتدائی کا جسکے بموجب مجسٹریٹ ضلع کو تحقیقات مزید کرنیکی حسب دفعہ ۴۳۷ کے ہدایت کی گئی تھی اور بعد اسکے یہ ہدایت کرنیکا کہ سایلان کو حسب دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سپرد کرین نہین ہے لیکن بعد ملاحظہ دفعہ ۳۶۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جسکا مجھکو حوالہ دیا گیا ہے میری صاف یہ راے ہے کہ وہ مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے۔

دوسرا امر یہہ ہے کہ ایک اطلاعنامہ جدید بنام سایلان حسب دفعہ ۴۳۶ کے جاری ہونا چاہیے تھا لیکن جب ایک اطلاعنامہ اونکے نام بموجب اس دفعہ کے جاری ہوچکا تو دوسرا اطلاعنامہ میری راے مین فضول ہے۔

سایلان کی مزید بران یہہ درخواست ہے کہ مین اپنے حکم سپردگی کو ملتوی رکھون تاکہ وے ہائی کورٹ سے رجوع لاوین مجھکو یقین نہین ہے کہ مین ایسا حکم صادر کرسکتا ہون لیکن چونکہ میری یہہ خواہش ہے کہ مین سایلان کو ہرطرح پر ایسا موقع مناسب دون کہ وہ جیسی کہ اون کو صلاح دیجاے تدبیر کرین لہذا مین نے اونکو ۱۵ روز کی مہلت اس معاملہ مین ہائی کورٹ مین

درخواست دینے کے لئے دی ہے۔ | بمعاملہ ۱۸۸۵ء موسلی اسمعیل

میں اس موقع پر یہہ بیان کرتا ہون کہ جب مین نے اول مجسٹریٹ ضلع کو اس مقدمہ مین تحقیقات مزید کرنے کی حسب دفعہ ۴۳۶ کے ہدایت کی تہی مین نے یہہ خیال کیا تہا کہ وہ اندرین حالات کسی اور مجسٹریٹ کو تحقیقات کے لئے پسند کرین گے اگر وہ خود نہ کرنا چاہین لیکن بعد پہونچنے کاغذات اور چٹھی کے منجانب اوس مجسٹریٹ کے جس نے اسمقدمہ کی تحقیقات ابتدا مین کی تہی مین نے یہہ نتیجہ اخذ کیا تہا کہ اگر مقدمات سشن مین طلب کئے جائینگے تو اوس مجسٹریٹ کا جسکو ممکن ہے کہ تحقیقات مزید کرنا پڑے اور خود سایلان کا وقت بچے گا مگر مین خوش ہون کہ فریقین کا ارادہ ہائیکورٹ کو درخواست دینے کا ہے اور وہ دقتین جو مجھکو اسمقدمہ مین پیش آئین دور ہو جائینگی چنانچہ سایلان نے ہائیکورٹ کو درخواست دی اور منسوخی حکم کی منجملہ اور وجوہ کے ان وجوہ پر درخواست کی
(۱) جائینٹ سشن جج کو بعد اسکے کہ اونہون نے صریحا یہہ تجویز کی کہ جس طور پر کہ مقدمہ ہے کوئی حکم سپردگی سایلان کا نہین ہونا چاہئے اور نہ ہو سکتا ہے بعد ازان ہدایت سپردگی کی اوسی شہادت پر نہ کرنی چاہئے تہی۔
(۲) جج موصوف کو کوئی اختیار حکم تحقیقات مزید کے صادر کرنے کا اور بعد صادر کرنے کے اپنے حکم کی نظر ثانی کرنے کا نہ تہا۔
(۳) جج موصوف کو کوئی اختیار حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہدایت سپردگی سایلان کا نہ تہا
(۴) جج ممدوح کو چاہئے تہا کہ سایلان کو موقع اسوجہ کے ظاہر کرنے کا دیتے کہ وہ عدالت سشن کے سپرد کیون نہ کئے جائین ؟
۲۰ نومبر ۱۸۸۴ء کو ایک حکم طلبی کاغذات مکاررروائیات کا صادر ہوا۔
درخواست پر بحث کی گئی۔
مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سایلان - جائینٹ سشن جج مجاز صادر کرنے حکم سپردگی و سمقدمہ کے جو مجسٹریٹ نے رہا کیا تہا نہ تہے اختیار جائینٹ سشن جج کا اوس کام پر محدود ہے کہ جو سشن جج اونکے پاس منتقل کرین بموجب دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے اختیار جائینٹ سشن جج کا ان مقدمات پر جو اونکے یہان منتقل کئے جاوین صریحا محدود کیا گیا ہے اور دفعہ ۹ مجموعہ حال (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) سے جسمین ذکر تقرر جائینٹ سشن جج کا ہے اور کوئی امر خلاف ظاہر نہین ہوتا دفعہ ۱۹۳ مجموعہ حال سے اس حجت کی تائید ہوتی ہے صرف سشن جج

حکم سپردگی شخص رہا شدہ کا دیسکتا ہے سشن جج کو یہ اختیار بموجب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ سابق کے حاصل تھا اور وہ اونکو اب بھی حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ جدید کے حاصل ہے بمقدمہ شو نند وانو تیو بنام رنگ لال (۱) یہہ تجویز ہوئی تھی کہ جائنٹ سشن جج حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ۱۸۷۲ع کے کارروائی نہیں کرسکتا اور وہ دفعہ مطابق دفعہ ۴۳۶ مجموعہ حال کے ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قوانین کا یہہ منشا ہے کہ صرف ایک ہی سشن جج ہو پس حکم سشن جج بلا اختیار تھا اور منسوخ ہونا چاہئے۔

پانڈورنگ بلونت (قایم مقام گورنمنٹ پلیڈر) منجانب سرکار
گوکل داس کاہنداس بجانب مستغیث۔

دفعہ ۵۳۲ - مجموعہ حال (۱۸۸۲ع) مقدمہ ہذا سے متعلق ہے اور ہائی کورٹ حکم جائنٹ سشن جج میں دست اندازی نہیں کرسکتی جائنٹ سشن جج کے اوسیقدر اختیارات وسیع ہیں جیسے کہ سشن جج کے دفعہ ۹ میں لفظ اختیار کی تعبیر یہہ ہونی چاہئے کہ جائنٹ سشن جج کو اختیار دیا گیا نہ یہہ کہ اختیار محدود دیا گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو دفعہ ۱۷ مجموعہ میں بصراحت حکم ہوتا کہ جائنٹ سشن جج مثل سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے تابع سشن جج کے ہے بغرض اس امر کے کہ جائنٹ سشن جج اوس کام کی نسبت عمل کریگا جو اوسکے پاس سشن جج منتقل کریں جائنٹ سشن جج کو کل اختیارات سشن جج حاصل ہیں۔

ولسٹ صاحب جسٹس - بموجب ایکٹ ۱۹ ۱۸۴۵ع کے جسکے بموجب اول گورنمنٹ کو اختیار مقرر کرنے جائنٹ سشن جج کا دیا گیا جائنٹ سشن جج کو کل اختیارات عدالت سشن دئے گئے لیکن یہہ بھی حکم تھا کہ وے ان اختیارات کو صرف اوس کام میں استعمال کریں جو سشن جج اونکے سپرد کریں یہہ ایکٹ ۱۸۶۱ع تک نافذ رہا اور اوسوقت وہ از روے ایکٹ ۱۰ مصدرہ سال مذکور کے منسوخ کیا گیا ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۷ میں بابت تقرر جائنٹ سشن جج کے حکم تھا دفعہ مذکور میں یہہ تحریر ہے کہ جائنٹ سشن جج کل اختیارات عدالت سشن کا استعمال کرینگے لیکن صرف اون مقدمات کی تجویز کرینگے کہ جنکی لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے یا جو سشن جج قسمت واسطے تجویز کے اونکے سپرد کرے صرف انہیں الفاظ پر یہہ بحث کیجا سکتی ہے کہ یہہ منشا تھا کہ اختیارات جائنٹ سشن جج صرف نسبت تجویز مقدمات کے محدود کئے جائیں نہ کسی اور معاملات

(۱) کلکتہ و بمبئی رپورٹ نظائر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۲۱-

مین جنمین انکو خواہش استعمال اختیارات عدالت سشن کی ہو منشا ہدایت سپردگی مین یا استصواب کرنے مین۔ مگر دفعہ ۹ سے ظاہر ہے کہ یہہ واقعی منشا نہ تہا کیونکہ دفعہ مذکور مین اسی قسم کے الفاظ نسبت اسسٹنٹ جج کے استعمال کئے گئے تہے اور صریحاً یہہ مطلب نہ تہا کہ اسسٹنٹ جج کو اختیار قسم نگرانی کا اور مجسٹریٹ ضلع کے یا اختیار اپیل کا دیا جاے یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جو احکام دفعہ ۷ ایکٹ ۱۸۷۱ء کے دفعات ۹ و ۱۵۹ ایکٹ ۱۸۸۲ء مین تقسیم کئے گئے ہین اوسسے کوئی فرق مطلب مین نہین آیا ہے پس حسب ایکٹ آخر الذکر کے جائنٹ سشن جج اختیارات سشن جج حسب باب ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے اوسی طرح عمل مین نہین لاسکتا کہ جسطرح ازروے ایکٹ اول الذکر کے استعمال مین نہین لاسکتا تہا پس ضرور ہے کہ ہم کارروائیات منسوخ کرین اور یہہ امر باختیار سشن جج قسمت مذکور کے چہوڑین کہ اگر مقدمہ مناسب طور پر ثابت ہو تو حکم سپردگی صادر کرین یا کوئی اور ہدایت نسبت فیصلہ درخواست کے کرین کہ جیسی قرین انصاف اور مناسب معلوم ہو۔

کارروائیات منسوخ کی گئین۔

صیغہ فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جج و نانا بہائی ہریداس صاحب جج

بمعاملہ درخواست **بسایا** وغیرہ *

۱۸۸۲ء معاملہ درخواست موسی اسمعیل

۲۲ دسمبر ۱۸۸۲ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۷۲

اختیار سماعت۔ حاکم عدالت۔ طرفداری۔ اختیار سماعت مجسٹریٹ کا جبکہ مستغیث اوسکا ملازم ذاتی ہو۔ جواز تجویز ثبوت جرم و حکم سزا جو مجسٹریٹ مذکور نے ایسے مقدمہ مین صادر کیا ہو صرف اس امر سے کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ آقا مستغیث کا ہے مجسٹریٹ اپنے اختیار سے محروم نہین ہوتا اگرچہ یہ مناسب ہے کہ ایسا استغاثہ پیش کسی دوسرے مجسٹریٹ کے کیا جاے

۹ ستمبر ۱۸۸۲ء کو بروقت تحقیقات سرسری باجلاس جے ہرن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلادگی کے سائلان پر الزام جرم مسمی شید کو ضرر پہونچانیکا لگایا گیا نامبردگان پر تجویز ثبوت جرم مذکور کی صادر ہوئی اور حکم سزاے جرمانہ یا بحالت عدم ادائے قید سخت کا صادر ہوا صاحب مجسٹریٹ نے مزید براں حسب دفعہ ۱۰۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ

* درخواست نظر ثانی نمبر ۲۵۵۔ ۱۸۸۲ء۔

۱۸۸۴ء
معاملہ درخواست
نسبابہ

(۱۸۸۲ء) کے حکم دیا کہ سایلان سے مچلکہ تعدادی ایک نفر معین کا واسطے ایکسال کے بغرض حفظ امن لیا جاوے۔

سایلان نے درخواست حال ہائیکورٹ میں پیش کی اور بہ استدعا منسوخی حکم سزا و حکم مذکورہ بالا منجملہ اور امور کے بیان کیا کہ مستغیث ذاتی ملازم مجسٹریٹ صادر کنندہ حکم سزا کا تہا اور یہہ عرض کیا کہ اسوجہ سے مجسٹریٹ مذکور کو مقدمہ کی تجویز نہ کرنی چاہئے تہی۔

شام راؤ وکیل منجانب سایلان۔ مجسٹریٹ جس نے تجویز ثبوت جرم کی مستغیث سے تعلق آقا و نوکر کا رکھتا تہا اور اوسکو خود مقدمہ کی تجویز نہ کرنی چاہئے تہی بلکہ اوسکو مقدمہ کسی اور مجسٹریٹ کے سپرد کرنا چاہئے تہا دیکھو مقدمہ اوڈیبنام کارپوریشن شہر کلکتہ (۱) جب کبھی حاکم عدالت فیصل کنندہ کو صریح یا غیر صریح تعلق اون فریقین مقدمہ سے ہو تو وہ حاکم لایق فیصلہ کرنیکے نہیں ہے مقدمہ ڈایمس بنام پروپرائٹرس آف دی گرانڈ جنکشن کنال (۲) ملاحظہ طلب۔ یہہ امر کہ یہی منشا واضعان قوانین کا تہا اون قواعد کے ملاحظہ سے اخذ ہوگا جو واسطے انتخاب اہل جوری کے مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء میں مندرج ہیں جنکے بموجب اشخاص جو واسطہ آقا و ملازم کا رکھتے ہیں ناقابل قرار دئے گئے ہیں بدلیل قوی تر آقا ایسے معاملہ میں حاکم عدالت نہیں ہو سکتا کہ جسمیں اوسکا ملازم مستغیث ہو مجسٹریٹ نے سایلان پر خاصکر باعتبار راستگوئی اپنے ملازم یعنی مستغیث کے جرم ثابت تجویز کیا ہے اور یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ غیر طرفدار تہا پس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا صادرہ مجسٹریٹ ناقص ہیں۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ ہماری یہہ راے نہیں ہے کہ مجسٹریٹ اپنے اختیار سے اسوجہ سے محروم ہوگیا کہ مستغیث اوسکا ملازم تہا جسکا صرف اپنی ہی بابت استغاثہ تہا اگرچہ ایسے مقدمہ میں عموماً یہہ مناسب ہوگا کہ حاکم مستغیث کو دوسرے مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہونے کی ہدایت کرے پس ہم درخواست کو نامنظور کرتے ہیں۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس

۲۷ نومبر ۱۸۸۴ء
صفحہ کتاب انڈین لا
۶۴

قیصر ہند بنام شیخ راجو *

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲۔ (۲) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۳ صفحہ ۷۹۲۔

* نگرانی فوجداری نمبر ۲۴۷۔ ۱۸۸۴ء۔

۱۸۸۵ع قیصر ہند بنام شیخ راجو

نقصان مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع دفعہ ۴۲۶ - ایکٹ مداخلت بیجا مویشیان نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ع دفعہ ۱ - مویشی جو فصل کا نقصان کرے - ذمہ داری مالک کی -

مالک کسی مویشی کا جو کسی اور کی اراضی پر آوارہ ہو جاے اور اوس اراضی کی فصل کا نقصان کرے بجز اسکے کہ وہ دانستہ اراضی مذکور پر مویشی کو پہونچا دے ارتکاب جرم نقصان رسانی کا حسب دفعہ ۴۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہین کرتا ہے -

ملزم کی ایک گاے تہی جو باغ سرکاری متعلقہ بنگلہ صاحب کلکٹر مقام دہولیہ مین چلی گئی اور فصل جوار کا جو اوسمین بوئی ہوئی تہی بقدر مبلغ صہ ؍ کے نقصان کیا چنانچہ ملزم پر جرم نقصان رسانی کا الزام لگایا گیا اور اوسکی تجویز باجلاس مجسٹریٹ درجہ دوم مقام دہولیہ کی گئی اور حاکم مذکور نے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم اس بنا پر صادر فرمائی کہ ملزم نے باوجود اسکے کہ اوسکو بخوبی علم تہا کہ اوسکی گاے فصل کا نقصان کیا کرتی تہی اوسکو آوارہ پہرنے دیا اور نقصان مذکورہ بالا کرایا چنانچہ مجسٹریٹ مذکور نے ملزم پر حکم ادای جرمانہ مبلغ سے کا اور بحالت عدم ادا کے قید محض ۲۰ یوم کا صادر کیا -

منجانب سرکار یا ملزم کے کوئی حاضر نہین ہوا -

ویسٹ صاحب جسٹس - اس مقدمہ مین کوئی شہادت یا تجویز اس امر کی نہین ہے کہ شیخ راجو نے دیدہ و دانستہ گاے کو اندر احاطہ کے کر دیا اور اس طور پر فصل کا نقصان کرایا اس قسم کا کوئی دیدہ و دانستہ فعل کرنا واسطے قایم ہونے جرم حسب دفعہ ۴۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے ضرور ہے واسطے خفیف جرم غفلت کے حفاظت جانورین جو کسی شخص کی اراضی مین آوارہ ہو جو اوسکا مالک نہین ہے ایکٹ مداخلت بیجا مویشیان نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ع دفعہ ۱ مین احکام درج ہین عدالت تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتی ہے اور یہہ اجازت دیتی ہے کہ ملزم کے ساتہ اگر مناسب خیال کیا جاے حسب ایکٹ آخر الذکر کے کارروائی کیجاے -

تجویز ثبوت جرم منسوخ کی گئی -

صیغہ نگرانی فوجداری

۴ فروری ۱۸۸۵ع نظائر انڈین لا ریورٹ ۶۲۹

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ڈبلیو ویڈربرن صاحب جسٹس

قیصر ہند بنام پرشوتم کالا

٭ استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ع -

۱۸۸۵ء
قیصر ہند
بنام
پرشوتم کالا

ازالہ حیثیت عرفی۔ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۹۹ مستثنیٰ ۹۔ نیک نیتی عدم موجودگی عداوت۔ الزام گواہون کے سکہلانے کا۔

ملزم ایک مقدمہ دیوانی کی منجانب اپنے شریک کے پیروی کرتا تہا بوقت سماعت مقدمہ کے ملزم نے جج ماتحت کو اطلاع دی کہ مستغیث گواہون کو سکہلا رہا ہے اور استدعا کی کہ مستغیث عدالت مین بٹہلایا جاے چنانچہ جج ماتحت نے مستغیث کو عدالت مین بیٹہنے کا حکم دیا بعد اسکے مستغیث نے روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے الزام پر یہہ استغاثہ کیا کہ ملزم نے جرم ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کیا مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم ثابت قرار دیا اور مبلغ ۵؎ جرمانہ کئے اور یا بحالت عدم ادا کے ایکماہ قید محض کا حکم دیا ملزم نے سشن جج تہانہ کے حضور مین یہہ درخواست کی کہ مسل اوسکے مقدمہ کی طلب کیجاے اور اگر حاکم موصوف کی راے مین مناسب معلوم ہو تو ہائیکورٹ سے استصواب کیا جاے سشن جج نے مسل طلب کرکے اوسکو ملاحظہ کیا اور انکی یہہ راے ہوئی کہ کیا عداوت یا بدنیتی ملزم کی اوس الزام کے لگانے مین معلوم نہین ہوتی لہذا مقدمہ ملزم کا داخل استثنار ۹ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے اور ملزم نے کوئی جرم نہین کیا چنانچہ حاکم موصوف نے مقدمہ حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہائیکورٹ کو ارسال کیا۔

تجویز ہوئی کہ راے سشن جج کی صحیح ہے چنانچہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے گئے۔

استصواب منجانب ایچ پارسنس صاحب سشن جج مقام تہانہ حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء)۔

حاکم موصوف نے استصواب کو حسب ذیل تحریر کیا۔

پرشوتم کالا ٹہاکر پر بتاریخ ۸ دسمبر ۱۸۸۴ء اجلاس سی ایم تہتہہ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ضلع تہانہ سے جرم ازالہ حیثیت عرفی کا حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے ثابت قرار پایا اور مبلغ ۵؎ جرمانہ کا یا بحالت عدم ادا قید محض ایکماہ کا حکم صادر ہوا۔

یہہ درخواست حسب باب ۳۴ مجموعہ مذکور کے کی گئی ہے اور یہہ استدعا کیگئی کہ عدالت مسل طلب کرے اور اگر اوسکو مناسب معلوم ہو تو حسب دفعہ ۴۳۸۔ ہائیکورٹ کو رپورٹ کرے مقدمہ طلب کیا گیا مین نے اب وکیل سایل کی گفتگو سنی اور مسل کا ملاحظہ کیا اور چونکہ میری راے مین تجویز صاحب مجسٹریٹ خلاف قانون ہے لہذا مین ہائیکورٹ کو اسمقدمہ مین رپورٹ کرتا ہون۔

مجسٹریٹ نے سایل پر جرم ازالہ حیثیت عرفی ثابت قرار دیا اور حکم سزاے جرمانہ مبلغ ۵؎ کا اوسپر صادر کیا مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے کہ اظہار گواہان مستغیث سے قطعاً ثابت ہے کہ قیدی نے روبرو جج ماتحت کے

سنہ ۱۸۸۴ء
قیصرہند بنام پرشوتم کالا

یہہ بیان کیا کہ مستغیث گواہون کو سکہلا رہا ہے اور شہادت مقدمہ کی بنا رہا ہے اور اوسکو یہ اجازت نہو کہ دیگر گواہون کے ساتہہ بیٹہا رہے او قیدی کے اس بیان کی وجہ سے جج ماتحت نے مستغیث کو اپنی عدالت کے اندر بلایا اور اوسکو اوسوقت تک بیٹہا رکہا کہ مقدمہ کی سماعت ختم ہوئی بعض گواہان جنکا منجانب مستغیث اظہار لیا گیا شریف او معزز اور مستند ہین اور عدالت اونکی بات کا کلیتاً یقین کرتی ہے بجانب ملزم اس امر کے ثابت کرنے کی بہی کوشش نہین کی گئی کہ کیون انکی بات باور نہ کیجائے مجسٹریٹ نے یہہ تجویز ہماری دانست مین کلیتاً خلاف روئداد کے کی ہے گواہ نمبر ا کچہہ نہین جانتا میری مراد یہہ ہے کہ وہ سایل کو نہین پہچانتا گواہ نمبر ۲ کہتا ہے کہ سایل نے جج ماتحت سے یہہ کہا کہ مستغیث مدعا علیہ کی طرف کی شہادت کو بنا رہا ہے یہہ الفاظ مجسٹریٹ کے نہین ہین اور چونکہ گواہ نوکری سرکار سے موقوف کیا گیا وہ اون معزز گواہون مین سے نہین ہو سکتا جنکا ذکر کیا گیا ہے گواہ نمبر ۴ بیان کرتا ہے کہ بعد اسکے کہ عدالت نے گواہون کو دو تین کا حکم دیا ملزم نے عدالت کو اطلاع دی کہ مستغیث جو گواہون مین بیٹہا ہوا ہے وہ اون سے علیحدہ بٹہایا جائے کیونکہ مبادا اون گواہون کو سکہلا دے اور بوجہ اوس تحریک کے جو گواہ نے کی مستغیث کو اندر عدالت کے بیٹہنے کا حکم ہوا پس اس گواہ سے تائید تجویز مجسٹریٹ کی نہین ہوتی گواہ نمبر ۶ ایک اور وکیل ہے وہ وہی بیان کرتا ہے جو گواہ نمبر ۴ نے بیان کیا یعنی سایل نے عدالت سے التجا کی کہ مستغیث کو گواہان مین بیٹہنے کی اجازت نہ دیجائے مبادا وہ گواہون کو سکہلائے گواہان نمبر ۸ و ۹ کچہہ اس سے زیادہ بیان نہین کرتے وہ بیان کرتے ہین کہ سایل نے جج ماتحت سے کہا کہ مستغیث گواہون کے پاس ہے اور اونکو سکہلا رہا ہے یا اونکو سکہلاویگا اور اسکو اونکے ساتہہ بیٹہنے کی اجازت نہ دیجائے اس امر کی تجویز کی مجکو کچہہ ضرورت نہین ہے کہ آیا یہہ گواہ معزز ہین یا نہین یہی شہادت منجانب مستغیث ہے اور میری رائے مین کسیطرح پر اوس سے تائید تجویز مجسٹریٹ کی نہین ہوتی شہادت مدعا علیہ کو مجسٹریٹ نے کلیتاً نظر انداز کیا ہے مجہکو نسبت گواہان نمبر ۱۳ و ۱۴ کے کچہہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اونکا بیان صحیح ہو یا نہو لیکن اگر صحیح ہو تو اوس سے کامل تائید بیان سایل کی ہوتی ہے گواہ نمبر ۱۵ خود جج ماتحت ہے اوسکی شہادت کا جو نسبت اس امر کے ہے مجسٹریٹ نے کچہہ ذکر نہین کیا ہے لیکن مین یہہ قیاس کرتا ہون کہ مسٹر بتہہ مجسٹریٹ یہہ تسلیم کرینگے کہ حاکم موصوف کسیقدر معزز ہے اور جو کچہہ کہ خود اوسکی عدالت مین واقع ہوا اوسکی نسبت کسیقدر اعتبار کرنا چاہئے اونکی شہادت سے ہرآئینہ تائید بیان مستغیث کی نہین ہوتی وہ اور امور متعلق واقعات ہین جنکا مین ذکر قبل اسکے کرنا چاہتا ہون کہ قانون متعلقہ مقدمہ کی نسبت بحث کرون اول یہہ ہے کہ مجسٹریٹ یہہ تحریر کرتے ہین کہ ایام مستغیث پر جرم سرقہ ثابت قرار پایا تہا مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے اور باوجود مجرم قرار پانے کے

۱۸۸۴ء
قیصر بنام
پرشوتم کالا

وہ نیک نام ہے دوسرا پہلو یہ ہے کہ خود ملزم اس امر سے منکر ہے کہ اوسکو مقدمہ سے تعلق ہے اور جج ماتحت بہی یہہ صاف بیان کرتے ہین کہ ملزم کو مقدمہ سے کچہہ تعلق نہین ہے واضح ہو کہ جواب ملزم (نمبر ۲) کے دیکہنے سے میری دانست مین یہہ دشوار معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے انکار اخذ کیا جاے جسکا مجسٹریٹ نے ذکر کیا ہے اوس سے یہہ سوال نہین کیا گیا کہ آیا اوسکو مقدمہ سے کچہہ تعلق ہے یا نہین مین اوسکے جواب کی جو ایک طویل بلکہ حد سے زیادہ طویل سوال کا دیا گیا ہے یہہ تعبیر کرتا ہون کہ اوس نے یہہ کہا کہ مجکو اس معاملہ سے تعلق نہین ہے یعنی مستغیث کے ازالہ حیثیت عرفی سے مجھکو نہین معلوم ہوتا کہ جج ماتحت بطور امر واقعی اپنے خود حکم سے یہہ بیان کرتا ہے کہ سایل کو کچہہ تعلق مقدمہ سے تہا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ گواہ نمبر ۲ کا یہہ بیان تہا کہ سایل کو مقدمہ سے تعلق نہین ہے گواہ نمبر ۳ - بہی یہی بیان کرتا ہے بجز اوسکے گواہ نمبر ۱ - جو بنسبت ان دونون آدمیون کے حالات مقدمہ سے بہتر واقفیت رکہتا ہے کہتا ہے کہ سایل مقدمہ دیوانی مین مدعا علیہ کا شریک تہا اور مدعا علیہ نے اوسکو اپنی طرف سے مقدمہ کی پیروی کے لیے بہیجا تہا۔

اب مین قانون متعلقہ مقدمہ کی نسبت بحث کرونگا اور میری دانست مین اس بارہ مین مجسٹریٹ نے غلطی عظیم کی ہے اور مین اونہین واقعات کو فرض کرونگا جو خود مجسٹریٹ نے ثابت قرار دیے ہین معلوم ہوتا ہے کہ جج ماتحت نے یہہ حکم دیا تہا کہ گواہ عدالت سے باہر جاوین اور تاوقتیکہ اونکا اظہار نہ لیا جاوے علیحدہ بیٹہین مستغیث مقدمہ ہذا گو وہ گواہ نہ تہا گواہون کے ساتہہ گیا اور اونکے ساتہہ بیٹہا اور اون سے باتین کرنے لگا اسوجہ سے سایل نے اس امر کی اطلاع عدالت کو کی اور عدالت سے یہہ استدعا کی کہ ممانعت کیجاوے ایسا نہو کہ وہ گواہون کو سکہلاوے اس بات کی وجہ سے اوسپر جرم ازالہ حیثیت عرفی کا ثابت قرار دیا گیا میری دانست مین اس اطلاع مین کوئی بات ازالہ حیثیت عرفی کی نہین ہے لیکن اگر کچہہ ہو تو میری دانست مین استثنا نمبر ۹ دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند صریحاً اس مقدمہ سے متعلق ہے اور میری یہہ راے ہے کہ سایل نے ارتکاب کسی جرم کا نہین کیا یہہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ نامبردہ نے عداوتاً عمل کیا اور واقعات سے ظاہر ہے کہ وہ نیک نیتی سے واسطے فایدہ اپنے شریک کے جو اوس نالش مین مدعا علیہ تہا عمل کرتا تہا۔

بہ نسبت دیگر اتہام (بلکہ شہادت گزرنی) منجانب ملزم - جو الزام کہ شخص ملزم نے لگایا وہ نیک نیتی سے بلا کسی عداوت کے لگایا جیسا کہ صاحب سشن جج نے تجویز کیا ہے بغرض استحفاظ حق اپنے شریک کے اوسکو اس قسم کا الزام لگانا جایز تہا کیونکہ شریک نے واسطے نگرانی مقدمہ کے اوسکو

مرتکب ہوا تہا پس ملزم کا مقدمہ داخل منشاے استثناے ۹ دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند کے ہے۔

قیصر ہند سنہ ۱۸۸۶ء بنام پرشوتم تکارام

نانابہائی ہرداس صاحب جسٹس ہم اوس راے سے اتفاق کرتے ہین جو سشن جج نے قایم کی ہے اور یہہ حکم دیتے ہین کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیے جاوین۔

تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوئی۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہرداس صاحب جسٹس و ڈیڈبرن صاحب جسٹس

بمعاملہ درخواست **راجا بابا کہوجی** *

۵ فروری سنہ ۱۸۸۶ء انڈین لا رپورٹ ۲۴

ایکٹ میونسپلٹی (بمبئی) نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء دفعات ۶۶ و ۴۳۔ ترکاری کا مکان کے اوٹے پر فروخت کرنا۔ اختیار میونسپلٹی ایسی فروخت کے روکنے کا۔ بازار۔ مقام کی تعریف۔ اوٹا مکان کا۔ لفظ مقام مین جیسی کہ اوسکی تعریف دفعہ ۴۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۶۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین ہوئی ہے مکان یا اوٹا مکان کا داخل نہین ہے۔

فروخت کرنا ترکاری کا مکان کے اوٹے پر استعمال کرنا اوس اوٹے کا بطور بازار کے حسب دفعہ ۶۶ کے نہین ہے۔

چنانچہ ایک شخص کی نسبت جو ترکاری اپنے مکان کے اوٹے پر بیچتا تہا یہہ **تجویز ہوئی**۔ کہ اوس نے کوئی جرم حسب دفعہ ۶۶۔ ایکٹ میونسپلٹی (بمبئی) نمبر ۶۔ سنہ ۱۸۷۳ء کے از روے ایسی فروخت کے نہین کیا۔

میونسپلٹی تہانہ نے ایک حکم بدین مضمون مشتہر کیا کہ کوئی مقام سواے بازار میونسپلٹی کے بغرض فروخت ترکاری کے استعمال نہ کیا جاے سایل نے خلاف حکم مذکور کے ترکاری واسطے فروخت کے اپنے مکان کے اوٹا پر رکہی۔

برطبق استغاثہ سکرٹری میونسپلٹی کے سایل پر روبرو مجسٹریٹ درجہ سوم مقام تہانہ کے حسب دفعہ ۶۶۔ ایکٹ میونسپلٹی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء الزام لگایا گیا اور اوسپر مبلغ ۲ جرمانہ کیے گئے۔ سایل نے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت مین اپیل کیا مگر اونہون نے تجویز ثبوت جرم اور

* درخواست صیغہ نگرانی فوجداری نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۴ء۔

بعدالت ۵ جون ۱۸۸۵ء
درخواست باجا پابا کہوجی

حکم سزا کو بحال رکہا۔

بعد اسکے سایل نے درخواست حال ہائیکورٹ مین بصیغہ نگرانی پیش کی اور یہہ استدعا کی کہ مسل وکارروائیات اوسکے مقدمہ کی طلب کیجاوین اور تجویز ثبوت جرم فسوخ کیجاوے چنانچہ مسل طلب کی گئی۔

مادہوراؤ سمناجی آپٹے (بمعیت گنگارام بی ریلی) منجانب سایل حسب دفعہ ۶۶۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۶ء کے میونسپلٹی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کسی شخص کو خود اپنے گہر مین ترکاری بیچنے سے منع کرے لفظ مقام سے جیسی کہ اوسکی تعریف ایکٹ مین کیگئی ہے وہ مقام مراد ہے جو میونسپلٹی کی ملکیت ہو یا جسکی نسبت یا جسکے اوپر اوسکو حق یا اختیار ہو لفظ مارکٹ (جاے خرید و فروخت) کی ایکٹ مذکور مین تعریف نہین کیگئی ہے مگر لفظ بازار مین جیسے کہ اوسکی تعریف دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور مین کیگئی ہے وہ داخل ہے کوئی مقام اوسوقت جاے خرید و فروخت مین داخل ہوسکتا ہے کہ جب اوس جگہہ چند دکانین ہون اور ایک سے زیادہ آدمی کی آمد و رفت ہو اس مقدمہ مین سایل نے خود اپنا مکان واسطے فروخت ترکاری کے استعمال کیا اگر اور شخصون نے آس پاس کے اوٹہاون کو استعمال کیا تو وہ اسباب کا جواب دہ نہین ہے بمقدمہ میر آف میکلس فیلڈ بنام چیپمن (۱) یہہ تجویز ہوئی تہی کہ بازار کے ٹہیکہ سے بنفسہ کوئی ایسا استحقاق ٹہیکہ دار کو حاصل نہین ہوجاتا کہ جس سے وہ لوگونکو اپنی خاص کلکوٹہریون مین اشیاے قابل فروخت کا بیچنا منع کرے نیز دیکہو مقدمات میر آف بیڈفرڈ بنام بیٹ (۲) گولڈاسمڈ بنام گریٹ ایسٹرن ریلوے کمپنی (۳) و میر آف منچسٹر بنام لائنیس (۴)۔

نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس۔ وہ الفاظ جو دفعہ ۶۶۔ ایکٹ مذکور مین بلحاظ مقدمہ ہذا نہایت اہم معلوم ہوتے ہین یہہ ہین۔ کوئی مقام بطور بازار کے استعمال نہین کیاجاویگا (۵)

---

(۱) رپورٹ میس و ویلزبی صاحبان جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۔ (۲) لا رپورٹ ایکسچیکر ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۲۹۲۔

(۳) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۸ (۴) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۷۔

(۵) دفعہ ۶۶ فقرہ ۱۔ جائز ہے کہ میونسپلٹی یہہ ہدایت کرے کہ کوئی مقام بطور بازار کے واسطے فروخت جانوران و گوشت و مچہلی و ترکاری کے جو آدمیون کے کہانے کے لئے ہون یا بطور مسلخ کے استعمال نہ کیاجاے باستثناے بازار یا عام مسلخون کے جو میونسپلٹی نے تعمیر کرائے ہون یا جاری کئے ہون یا ایسے مکانات یا مسلخون کے جنکی بابت لیسنس تحریری میونسپلٹی نے دیا ہو اور جائز ہے کہ میونسپلٹی حسب اقتضاے اپنی راے کے وقتاً فوقتاً ایسے لیسنس یا تو عموماً یا خاص صورتونمین عطا کرے یا بند یا واپس لے

ضمن ۲۔ جو کوئی شخص خلاف حکم مذکور یا بلا لیسنس قسم متذکرہ بالا کسی ایسے جانور یا شئے کو فروخت کرے یا فروخت کے لئے رکہے یا کسی مقام کو بطور مسلخ کے استعمال کرے وہ مستوجب ان تاوانات کا ہوگا جو بعد اسکے مذکور ہین۔

۱۸۸۵ء — بمقدمہ درخواست — راجا بابا کہوجی

لفظ مقام مین جیسی کہ اوسکی تعریف دفعہ ۳ ایکٹ مذکور مین کی گئی ہے مکان یا اوٹا داخل نہین ہے ایک اور جزو دفعہ متعلقہ تعریفات مین لفظ اراضی مین عمارت داخل کی گئی ہے اور لفظ بازار مین متعدد دکانین داخل کی گئین ہین لفظ عمارت کی بہی تعریف کی گئی ہے اگر یہہ لفظ دفعہ ۶۶ مین استعمال کیا جاتا تو اوسمین اوٹا یا ہر شخص کے مکان کا داخل ہوتا لیکن یہہ لفظ دفعہ مذکور مین واقع نہین ہوتا۔

دوسرا امر واسطے غور کے یہہ ہے کہ آیا اوٹا بطور بازار کے حسب معنی دفعہ ۶۶ کے استعمال کیا گیا ہے یا نہین امر واقع یہہ ہے کہ سایل ترکاری اوٹے پر بیچتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ اوٹا بطور دوکان کے نہ بطور بازار کے استعمال کیا گیا۔

اگرچہ صاحب مجسٹریٹ نے یہہ ذکر کیا ہے کہ دیگر اشخاص بہی ترکاری نزدیک دوکان سایل کے اوٹون پر فروخت کرتے ہین مگر یہہ امر ثابت نہین ہے کہ سایل کو اون لوگون سے کچہہ تعلق ہے وہ صرف اپنے فعل کا جوابدہ ہے ہمکو یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ سایل نے اپنے مکان کے اوٹا کو بطور بازار کے واسطے فروخت ترکاری کے استعمال کیا فروخت کرنا ترکاری کا اپنے مکان کے اوٹے پر کہ یہی صرف سایل نے کیا ہے ہماری دانست مین کوئی جرم حسب دفعہ ۶۶ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۶ء کے نہین معلوم ہوتا پس ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین جرمانہ جو وصول کر لیا گیا ہے واپس دیا جاوے۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے گئے۔

صیغہ ابتدائی فوجداری

اجلاس کامل

۱۸۸۴ء — ۲۷ نومبر لغایت ۲۹ نومبر — [illegible] ہین لا رپورٹ ۲۸۸

باجلاس سر چارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس و بیلی صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام اے مارٹن و مرتضی علی

اختیار سماعت۔ عملدرامد ضابطہ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اون کارروائیات سے متعلق ہے جو عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نواب صاحب بہادر نظام مین کیجاوین۔ منظوری کارروائیات کی بہ منظوری ما بعد بے اثر ہے۔ بضابطہ سپردگی جو ہائی کورٹ نے منظور کی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹ و ۵۳۲۔ اختیار عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے بعبارت عمل مین لانے سپردگی کے ہائیکورٹ کو۔ الزامات جو ایڈوکیٹ جنرل نے لگائے۔ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء ضمن ۲۴۔ رعایاے برطانیہ اہل یوروپ۔

۱۸۸۳ء ملکہ قیصرہ بنام اے مارٹن او مرتضی علی

احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) عدالت جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نوابصاحب بہادر نظام موسومہ سکندرآباد سے متعلق ہیں۔

درحالیکہ بعد تحقیقات مجسٹریٹ ایک رعیت برٹانیہ اہل یوروپ کو جو حسب مراد دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) سرکاری ملازم تہا جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نوابصاحب بہادر نظام نے واسطے تجویز کے ہائیکورٹ بمبئی مین بلا حاصل کرنے کسی منظوری ماقبل بحکم دفعہ مذکور کے سپرد کیا **تجویز ہوئی** کہ کارروائیات بیضابطہ وبلا اختیار تہین اسلئے منظوری کا لحاظ حاصل کیئے بغیر تہی لیکن یہ بہی **تجویز ہوئی** کہ احکام دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہین اور اوس حاکم کو جو ہائیکورٹ کے سشن فوجداری مین اجلاس فرماتہا حسب اقتضاے رائے اپنے اختیار رہا کہ سپردگی کو بندیرا کرے اور تجویز قیدی کی شروع کرے۔

از **سارجنٹ صاحب چیف جسٹس**۔ عدالت جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک جناب نوابصاحب بہادر نظام تمام معاملات فوجداری متعلقہ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ مین ہائیکورٹ بمبئی کے ماتحت ہے۔

از **بیلی صاحب جسٹس**۔ عدالت جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نوابصاحب بہادر نظام حسب مراد ضمن ۲۴ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء تابع نگرانی ہائیکورٹ بمبئی کے نہین ہے اور تجویز اوس قیدی کی جسکو عدالت اول الذکر نے واسطے تجویز ہائیکورٹ کے سپرد کیا ہو بابت اون الزامات کے جو ایڈوکیٹ جنرل نے بموجب ضمن مذکور لگائے ہون عمل مین نہین آسکتی۔

دونون قیدی مقدمہ ہذا ریلوے سرکار نوابصاحب بہادر نظام مین جسکا صدر دفتر سکندرآباد مین ہے ملازم تہے قیدی اول اینڈرو مارٹن ایک رعیت برٹانیہ اہل یوروپ کے عہدہ دار مہتم صیغہ انجنیری ولوکوموٹو ریلوے مذکور کا تہا اور مرتضی علی چیف کلرک صیغہ انجنیری کا تہا ۲۰ ستمبر ۱۸۸۲ء کو بعد تحقیقات دونون قیدی واسطے تجویز کے حسب دفعہ ۲۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) ہائیکورٹ بمبئی مین منجانب کرنیل اے ایف ڈ والیس صاحب جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نوابصاحب بہادر نظام سپرد کئے گئے جو الزامات کہ نسبت مارٹن کے جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ نے قایم کئے تہے حسب ذیل ہین۔ (۱) جعلسازی یا اعانت جعلسازی بذریعہ کرنے یا کرانے فرضی پیمایش کام کے جو ریلوے سے لیکیا گیا (مجموعہ تعزیرات ہند دفعات ۴۶۵ و ۴۶۸ و ۱۰۹) (۲) خیانت مجرمانہ بذریعہ ادا کرنے بیجا و زیادہ روپیہ کے ٹہیکہ دار کو بابت اوس کام کے جو ریلوے مذکور پر کیا گیا (مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۰۹) (۳) قبول کرنا نا بہ الاحتفاظ ناجایز کا ٹہیکہ دار مذکور سے (مجموعہ

ملکہ قیصرہ ہند ۱۸۸۴ء بنام اے مارٹن و مرتضی علی

تعزیرات ہند دفعہ ۱۰۱)۔

مرتضی علی پر الزامات ذیل لگائے گئے (۱) جلسازی یا اعانت جلسازی بذریعہ جاری کرنے بعض احکام مصنوعی ادائے زر کے بابت ایسے کام کے جو ریلوے مذکور پر کیا گیا (مجموعہ تعزیرات ہند دفعات ۴۶۴ و ۱۰۹) (۲) قبول کرنا بلا احتیاط ناجائز کا (مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۱۶۱)۔

مارٹن حسب مراد دفعہ ۱۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) سرکاری ملازم تہا اور بموجب احکام دفعہ مذکور کے اوسپر استغاثہ کرنے کے لئے منظوری گورنمنٹ ہند ضروری تہی واضح ہوتا ہے کہ منظوری اوسوقت تک کے بعد تک حاصل نہین کی گئی کہ مارٹن ہائیکورٹ مین واسطے تجویز کے سپرد ہوا منظوری مذکور چٹہی گورنمنٹ ہند موسومہ رزیڈنٹ حیدرآباد مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۴ء مین مندرج تہی۔

اظہارات گواہان جو روبرو مکینیل ڈابس صاحب کے مقام ... رآباد مین لئے گئے حسب ضابطہ کراون آفس بمبئی مین ارسال کئے گئے اور بربنائے اونکے الزامات مزید بمقابلہ دونون قیدیان کے لگائے گئے جنکی بابت منظوری گورنمنٹ مذکور سے بذریعہ تار کے ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء کو حاصل کی گئی الزامات نسبت قیدیان کے ... کیطرف سے اور منجانب ایڈوکیٹ جنرل حسب ضمن ۲۴۔ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کے بہی قایم کئے گئے اور یہہ حجت کی گئی کہ اونکی بابت قیدیان کی تجویز ہائیکورٹ سے بلا منظوری گورنمنٹ ہند کے ہو سکتی ہے۔

قیدی روبرو بیلی صاحب جسٹس کے ۲۶ نومبر ۱۸۸۴ء کو پیش کئے گئے مارٹن نے یہہ دعوی کیا کہ اوسکی تجویز بعد مخلوط جوری کے حسب دفعہ ۴۵۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کی جاے بر طبق اسکے مرتضی علی نے یہہ دعوی کیا کہ حسب دفعہ ۴۵۲۔ اوسکی تجویز علیحدہ کیجاے چنانچہ اس مضمون کا حکم صادر ہوا بعد ازان مارٹن واسطے تجویز کے نسبت الزامات مندرجہ صدر کے حاضر لایا گیا بوقت متحقق ہونے اس امر کے کہ حسب بیان صدر منظوری گورنمنٹ ہند بابت استغاثہ بنام مارٹن اوسوقت تک حاصل نہین کی گئی تہی کہ وہ ہائیکورٹ مین سپرد کیا گیا ... حاکم عالیمقام نے تجویز مقدمہ ملتوی کی اور امر مندرجہ ذیل واسطے غور اجلاس کامل کے حسب دفعہ ۲۵ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء باقی رکہا۔

(۱) آیا بلحاظ اس امر کے کہ منظوری گورنمنٹ ہند کی واسطے استغاثہ بنام قیدی مارٹن کے جو گورنمنٹ ہند کا سرکاری ملازم ہے اوسوقت تک نہین دی گئی تہی کہ کارروائیات روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ مقام سکندرآباد کے ختم نہین ہوئین بلکہ بعد اسکے دی گئی کہ اینڈرو مارٹن کی سپردگی واسطے تجویز کے ہائیکورٹ بمبئی مین ہو گئی عدالت ہذا کو اب یہہ اختیار ہے یا نہین کہ تجویز قیدی مارٹن مذکور کی خواہ

سنہ ۱۸۸۴ء ملکہ قیصرہ ہند بنام اے مارٹن مرتضی علی

بابت اون الزامات کے جو کلارک آف دی کراؤن نے ترتیب دئے اور ترمیم کئے خواہ بابت اون الزامات کے جو بابت
جنرل نے ۵ نومبر ۱۸۸۳ء کو بعد اسکے پیش کیے کہ گورنر جنرل اجلاس کونسل نے بذریعہ چٹھی مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۳ء منجانب
انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ تعلقات سرکاری بنام رزیڈنٹ حیدرآباد مندرجہ ذیل نمبر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۳ء منظوری عطا کی
(۲) آیا عدالت ہذا کو بلحاظ اون حالات کے جو وقوع مین آئے ہین یہہ اختیار ہے یا نہین جو تجویز
مرتضی علی قیدی کی عمل مین لاوے اور اگر اختیار نہین ہے تو آیا عدالت ہذا یہہ ہدایت کر سکتی ہے یا نہین
کہ کوئی اور کارروائی نسبت اوسکے کی جاوے اور اگر کیجاوے تو کیا۔

امور صدر کی نسبت ۲۸ نومبر ۱۸۸۳ء کو روبرو اجلاس کامل کے بحث ہوئی۔

کرک پٹرک منجانب گورنمنٹ حاضر ہوا۔

جارڈین منجانب قیدی اے مارٹن۔

لیتھم منجانب قیدی مرتضی علی۔

جارڈین۔ قیدی مارٹن سرکاری ملازم ہے بعد تحقیقات مجسٹریٹ مقام سکندرآباد کے نامبردہ واسطے
تجویز کے عدالت ہذا مین ۲۰ ستمبر ۱۸۸۳ء کو سپرد ہوا کوئی منظوری ۱۲ نومبر ۱۸۸۳ء تک حاصل نہین کی گئی حسب
دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کارروائیات عدالت بے اختیار نے کین اور سپردگی
ناجائز ہے مجسٹریٹ کو اختیار سماعت حاصل نہین تھا۔

[بیلی صاحب جسٹس۔ کیا مجموعہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ سکندرآباد سے متعلق ہے]۔

واضح ہوتا ہے کہ جب محکمہ جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے ۱۸۶۴ء مین قائم ہوا چند قواعد واسطے ہدایت
اوس عہدہ دار کے جو عہدہ مذکورہ پر ہو گورنمنٹ ہند نے منظور فرماکر جاری کئے (۱) بذریعہ قاعدہ ۳ کے عہدہ دار
موصوف کو یہہ ہدایت ہوئی کہ تابمقدور اصول قواعد مجموعہ ضابطہ فوجداری پر عمل کرے نیز دیکھو ایکٹ جو انگریزی مجرمان
(۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعات ۴ لغایت ۸۔ ایکٹ متضمن انضباط احکام بغرض تجویز اون جرایم کے جنکا ارتکاب برٹش انڈیا
سے باہر کے مقامات مین ہوا اور بعض جو انگریزی مجرمان ناہین دیسی ریاستون کے ایکٹ نمبر (۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء) دفعہ ۸۔
مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۸۸۔ احکام دفعہ ۱۹۱ متعلق ہین اور سپردگی ناجائز ہے منظوری
مابعد ناکافی ہے ملکہ معظمہ بنام رامائن گوپال (۲)

(۱) قواعد مجوزہ مذات بہ ریزیڈنسی حیدرآباد سے پیش کئے گئے اور بیان کیا گیا کہ قواعد مذکور جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے
حیدرآباد کے پاس بذریعہ چٹھی نمبر ۴۰۳۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۸۶۴ء بھیجے گئے ہین اور وہ گورنمنٹ ہند سے منظور ہوئے تھے جسکی
اطلاع بذریعہ چٹھی فارن سکرٹری نمبر ۱۵۵ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۶۴ء دی گئی تھی۔ (۲) رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷۔

سرکار قیصر ہند بنام اے مارشل و مرتضی علی

قیدیان کی نسبت تجویز بابت اون الزامات کے بھی جو ایڈوکیٹ جنرل نے لگائے ہین نہین ہو سکتی ہے ضمن ۲۴ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء متعلق نہین ہے عدالت مقام سکندرآباد زیر نگرانی ہائیکورٹ نہین ہے بلکہ زیر نگرانی رزیڈنٹ حیدرآباد کے ہے (قواعد ملاحظہ طلب۔

دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ع) متعلق نہین ہے معلوم نہین ہوتا کہ مجسٹریٹ نے استعمال ایسے اختیارات کا کیا جو باضابطہ عطا کیے گئے ہون مجسٹریٹ کو بالکل اختیار نہین تھا یہ دفعہ صرف اوس صورتین متعلق ہوتی ہے جب [illegible] کورٹ ہدایت تحقیقات جدید کی کر سکتی ہے عدالت موصوف اس مقدمہ مین ایسا نہین کر سکتی [illegible] مقدمہ قیصر ہند بنام جگن ناتھ (۱) او مجموعہ ضابطہ فوجداری پرنسپ صاحب صفحہ ۴۸۸ (طبع [illegible] [illegible] الہ دیا)۔

نتیجہ منجانب مرتضی علی۔ عدالت ہذا کو اختیار تجویز نسبت ہندوستانی قیدی کے صرف اوس صورتین حاصل ہے کہ تجویز شتر عمل مین آئے دیکھو دفعات ۲۱۴ و ۲۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) اوسکی نسبت حکم تجویز علیحدہ کا عطا ہوا ہے اور اب اوسکی تجویز یہان نہین ہو سکتی ہے علاوہ برین اگر کارروائیا بمقابلہ مارشل اسوجہ سے منسوخ کیجاوین کہ وہ ناجائز ہین تو مرتضی علی عدالت ہذا مین واسطے تجویز کے بیجا طور پر سپرد کیا گیا ہے۔

کرک پیٹرک منجانب ثبوت منظوری حسب دفعہ ۱۹۷ صرف واسطے کارروائیات بمقابلہ مارشل کے ضرور ہے اسکی ضرورت واسطے کارروائیات کے بمقابلہ مرتضی علی کے نہین ہے ہم یہہ حجت کرتے ہین (۱) کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) مجریہ برٹش انڈیا عدالت سکندرآباد سے متعلق ہے دیکھو ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۹۔ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء دفعات ۲ و ۸ و ۱۰ اسٹیٹوٹ ۲۳ و ۹ جلوس وکٹوریا باب ۳۱ دفعہ ۲۔ اشتہار گورنمنٹ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۴ء نمبر ۱۲۰۳ (۱) و اشتہار نمبر ۱۴۹ (ی) (۳) و (۲)۔ منظوری حاصلہ کافی ہے گو قبل آغاز کارروائیات کے حاصل نہین کی گئی دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام جیون واسدیو جسکا حوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام پریسرام کیشو (۳) مین دیا گیا ہے دیکھو مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء) دفعہ ۶۶ او ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء دفعہ ۴۶۶ و ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۳۲ - (۲) اگر کارروائیا روبرو مجسٹریٹ بوجہ نہ حاصل کرنے منظوری کے بے ضابطہ ہی تہین تو عدالت ہذا سپردگی کو منظور اور قیدی کی تجویز کر سکتی ہے دیکھو دفعہ ۵۳۲ مجموعہ یا (۳) جائز ہے کہ اوسکی تجویز بر بنا اون الزامات کے ج

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۵۰۔ (۲) دیکھو گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء صفحہ ۴۴۴ و دیکھو نوٹ دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء [illegible] ہندرسن صاحبان۔
(۳) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۷ صفحہ ۱۱۔ (۴) دیکھو گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء صفحہ ۲۸۶۔ اور دیکھو نوٹ دفعہ ۵۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء مطبوعہ اگینو و ہندرسن صاحبان۔

سنہ ۱۸۸۴ء
ملکہ معظمہ بنام
اے ما رشیج
مرتضی علی

ایڈوکیٹ جنرل نے حسب ضمن ۲۴ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء لگائے ہین جس کے واسطے منظوری کی ضرورت نہین ہے کی جاسے دیکھو دفعہ ۱۹۴ مجموعہ مذکور۔

نسبت مرتضی علی کے اوسکی تجویز عدالت ہذا بہرحال کرسکتی ہے نامبردہ نے حکم واسطے کئے جانے تجویز علیحدہ کے حاصل کیا ہے اوسکا مقدمہ اباتہن کے مقدمہ سے بالکل علیحدہ ہے دیکھو دفعہ ۲۳۶ مجموعہ مذکور۔

عدالت نے غور فرمایا۔

۲۹ نومبر **سارجنٹ صاحب چیف جسٹس**۔ ہمارے روبرو یہہ بحث پیش ہے کہ آیا وہ حاکم جو ہائی کورٹ کے سشن فوجداری مین اب اجلاس فرماہے تجویز مین دو قیدیان کی کرسکتا ہے جنکو عدالت ہذا مین مجسٹریٹ سکندرآباد نے سپرد کیا ہے قیدیان مذکورین سے ایک مسلماً رعیت برٹانیہ اہل یورپ اور سرکاری ملازم ہے اور اس امر سے انکار نہین کیا گیا ہے کہ احکام دفعہ ۱۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ایکٹ ۱۸۸۲ء) اوسکے مقدمہ سے متعلق ہونگے اوس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ جب سرکاری ملازم بحیثیت سرکاری ملازم کے الزام کسی جرم کا لگایا جاسے تو کوئی عدالت جرم مذکور کی سماعت بلا منظوری ماقبل گورنمنٹ کے نہین کرسے گی ثابت صحیح ہوتا ہے کہ تحقیقات مجسٹریٹی جو روبرو کرنیل ... وابسر ہوئی بلا حاصل کرنے ایسی منظوری ماقبل کے کی گئی نتیجہ اوس تحقیقات کا یہہ ہوا کہ سپردگی قیدیان کی واسطے تجویز کے ۲۷ ستمبر کو عمل مین آئی منظوری گورنمنٹ جو شہادت مین پیش کی گئی ہے مورخہ ۱۲ نومبر ہے یعنی تخمیناً دو مہینے بعد ختم ہونے کارروائیات روبرو مجسٹریٹ کے اور بحث یہہ ہے کہ آیا ان حالات مین سپردگی قیدیان کی عدالت ہذا مین ایسی بے ضابطہ تھی کہ عدالت کو تجویز مقدمہ کرنی ممنوع ہو۔

اول امر تصفیہ طلب جو پیدا ہوتا ہے یہہ ہے کہ آیا مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے مقام سکندرآباد سے متعلق ہے یا نہین اور بغرض فیصل کرنے امر مذکور کے یہہ ضرور ہے کہ اوس ذریعہ پر غور کیا جاسے جس سے عہدہ دار مذکور نے اپنا اختیار حاصل کیا واضح ہوتا ہے کہ عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے مقام سکندرآباد ۱۸۶۹ء مین قایم ہوئی اور روسے احکام دفعہ ۴ ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۲ء گورنر جنرل اجلاس کونسل کو اختیار دیا گیا ہے کہ کسی رعیت برٹانیہ اہل یورپ کو کسی ملک یا مقام بیرون حدود برٹش انڈیا مین جسٹس آف دی پیس مقرر کرے اور اوسمین یہہ حکم ہے کہ ایسے ہر جسٹس آف دی پیس کو وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے جو ایسے صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول کو جو جسٹس آف دی پیس اور رعایاے برٹانیہ اہل یورپ ہین ... کسی قانون نافذ الوقت واقع برٹش انڈیا کے متعلق ضابطہ فوجداری کے عطا کئے گئے ہین اور دفعہ مین یہہ بھی حکم ہے کہ

ملکہ ایمپریس ہند ۱۸۸۴ء بنام ایسے مارین و مرتضیٰ علی

گورنر جنرل اجلاس کونسل یہہ حکم دیسکتے ہین کہ کونسی ایسی عدالت ہین جنکو رعایائے برٹانیہ اہل یوروپ پر اختیار سماعت حاصل ہو وہ جسٹس آف دی پیس واسطے تجویز کے سپردگی عمل مین لاویگا یہہ استعمال اون اختیارات کے کرنل ڈابس جنہون نے قیدیان کو سپرد کیا ہے جو ڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے واقع ملک نوابصاحب بہادر نظام مقرر کیا گیا اور اب اوس عہدہ پر مامور ہے۔

اب ہمکو وہ تعلق متحقق کرنا ہے جو جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے ہائی کورٹ ہذا سے رکھتا ہے ازروے اسٹیٹیوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۴ گورنر جنرل اجلاس کونسل کو یہہ اختیار دیا گیا تہا کہ حدود علاقہ عدالت ہاے ہائیکورٹ واقع برٹش انڈیا تبدیل کرے (حاکم عالیمقام نے دفعہ مذکور پڑہی) اور باستعمال اختیار مذکور گورنر جنرل نے بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۴ء (۱) نمبر ۱۰۷۱ (ہی) یہہ حکم دیا کہ اختیار سماعت فوجداری صیغہ ابتدائی و صیغہ اپیل نسبت رعایاے برٹانیہ اہل یورپ ملکہ معظمہ کے جو عیسائی ہون اور باشندہ ریاست ہاے ہندوستانی و ممالک متذکرہ حکم مذکور ہون ہائیکورٹ بمبئی عمل مین لائے اور حیدرآباد جسمین کرنیل ڈابس کی عدالت ہے ایک اون ممالک مین سے ہے جنکا ذکر اشتہار مذکور مین ہے بذریعہ ایک اور اشتہار مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۷۴ء نمبر ۱۷۹ (۲) کے گورنر جنرل اجلاس کونسل نے یہہ حکم دیا کہ تمام صاحبان جسٹس آف دی پیس اندر ممالک مصرحہ اشتہار سابق واسطے تجویز کے اون عدالتہاے ہائی کورٹ مین سپردگی عمل مین لاوین جنکو اختیار سماعت بموجب اشتہار مذکور حاصل ہو اور وہ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ عیسائی ہون جنکی نسبت ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء مین یہہ حکم ہے کہ ہائی کورٹ مین سپرد کیے جاوین۔

نسبت اوس قانون کے جو عدالت مذکور سے متعلق ہے دفعہ ۸ - ایکٹ حوالگی مجرمان ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء مین اور نیز دفعہ ۸ - ایکٹ حوالگی مجرمان ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء مین یہہ حکم ہے کہ قانون متعلق جرایم و ضابطہ فوجداری نافذ الوقت برٹش انڈیا مع ترمیمات منجانب گورنر جنرل اجلاس کونسل بابت ضابطہ تمام رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ سے جو ایسے ممالک مین رہتے ہون جنسے رابطہ اتحاد ہے و تمام رعایاے ہندوستانی ملکہ معظمہ سے جو کسی مقام بیرون برٹش انڈیا مین ہو۔

پس معاملہ اسطرح ہے کہ کرنیل ڈابس جسٹس آف دی پیس ہین اور بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۶ - ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء مشار الیہ کو تمام اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول کے حاصل ہین بموجب

(۱) دیکھو نوٹ دفعہ ۴۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء مطبوعہ انگلش و ہندستانی مصنفہ صاحبان گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء صفحہ ۴۸۵ - (۲) گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء صفحہ ۴۸۶ دیکھو مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء انگلش و ہندستانی صاحبان

نوٹ متعلقہ دفعہ ۴۵۸-

سنہ ۱۸۸۴ء
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
ایے مارٹن و
مرتضی علی

اشتہار گورنر جنرل اجلاس کونسل سے جسکا مین نے حوالہ دیا ہے مشار الیہ کو اختیار عدالت ہذا مین
سپرد کرنیکا حاصل ہے اور ہائی کورٹ کو بذریعہ ایک اوسی قسم کے اشتہار کے اختیار سماعت فوجداری
صیغہ ابتدائی و اپیل رعایائے برٹانیہ اہل یوروپ پر اوس ضلع مین جسمین عدالت مابہ البحث واقع ہے
عطا کیا گیا ہے اور آخر ا بذریعہ ایکٹ ہائے جرایم بیرون ملک غیر مصدرہ ۱۸۷۹ء و ۱۸۷۹ء کے رعایائے برٹانیہ
اہل یوروپ سے وہ قانون فوجداری متعلقہ ضابطہ جو برٹش انڈیا مین نافذ ہے متعلق کیا گیا ہے میری
یہہ رائے ہے کہ تاثیران چند اکٹھا سے اشتہارات کی یہہ ہے کہ عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے
واقع ملک نواب صاحب بہادر نظام تمام معاملات فوجداری متعلقہ رعایائے برٹانیہ اہل یوروپ مین ماتحت
ہائی کورٹ ہے اور ہائیکورٹ ہذا کو لازم ہے کہ ایسے مقدمات کی نسبت اوسیطرح پر تجویز کرے کہ گویا
وہ مقدمات برٹش انڈیا مین پیدا ہوسکے۔

بعلاوہ ازین ہم امر متعلقہ تاثیر نہ حاصل کئے جانے منظوری ماقبل پر بابت کارروائیات موسومہ قیدیان
کے اوسی طرح پر غور کر سکتے ہین گویا یہہ کارروائیات روبرو کسی مجسٹریٹ برٹش انڈیا کے وقوع مین آئین
عبارت دفعہ ۱۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ا) سنہ ۱۸۸۲ء نسبت ضرورت منظوری ماقبل کے ایسی
قوی ہے کہ میری رائے مین اگر ایسی منظوری حاصل نہین کی گئی ہے تو اختیار سماعت حاصل نہین
اور میرے نزدیک کرنیل ڈالبس کو اختیار سپرد کرنے مقدمہ ہذا کا حاصل نہین تہا مگر از روے دفعہ ۵۳۲
مجموعہ کے ہائیکورٹ کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر عدالت موصوف کے نزدیک سپردگی بے ضابطہ سے
ملزم کو نقصان نہ پہونچا ہو تو اوسکو منظور کرکے تجویز عمل مین لائے بجز اسکے کہ قبل سپردگی کے نسبت
اختیار سماعت مجسٹریٹ کے عذر کیا گیا ہو کہ جو صورت مقدمہ ہذا مین نہین ہے میری یہہ رائے ہے کہ سپردگی
مقدمہ ہذا ایک سپردگی بیضابطہ ہے لیکن اوس حاکم کو جو عدالت سشن فوجداری مین اجلاس فرماتے ہے
اور جسکے روبرو قیدیان سپرد کئے گئے ہین حسب الحکام دفعہ ۵۳۲ مجموعہ کے حسب اقتضاے
اپنی رائے کے یہہ اختیار حاصل ہے کہ سپردگی کو منظور کرے اور تجویز عمل مین لائے۔

بیلی صاحب جسٹس اوس امر کے فیصل کرنے مین جو اب ہمارے روبرو پیش ہے ہمکو اول
تقرر و اختیار اوس عدالت کا متحقق کرنا چاہئے جس نے قیدیان کو واسطے تجویز کے سپرد کیا ہے اور اوس تعلق
کو جو عدالت موصوف کو عدالت ہائیکورٹ بمبئی سے ہے واضح ہوتا ہے کہ وہ عدالت جسکا حاکم جوڈیشیل
سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے واقع ملک نواب صاحب بہادر نظام ہے سنہ ۱۸۶۴ء مین مقرر کی گئی تہی اور سنہ
مذکور مین ایک سلسلہ قواعد واسطے ہدایت عدالت موصوف کے گورنمنٹ ہند نے منضبط فرماکر منظور کیا

ان قواعد مین سے قاعدہ اول مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اختیار سماعت جو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے کا تمام اشخاص پر خواہ وہ رعایا برٹانیہ اہل یوروپ و ہندوستانی ہون یا نہ ہون اور ریلوے ہاے واقع ملک نواب صاحب بہادر نظام مین ملازم ہون اور تمام ملازمان وغیرہ سے جو اونکے ملازم ہون حاوی ہوگا اور حاکم موصوف سماعت ایسے جرایم کی جنکا ارتکاب ہون کیا ہو اور وہ اون الزامات کی جو اونپر لگائے گئے ہون بابت معاملات قابل سماعت مجسٹریٹ کے کرینگے قاعدہ دوم مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اوسکو کمیشن جسٹس آف دی پیس ہونیکا سوپریم کورٹ بمبئی سے حاصل ہے اور پیشگاہ گورنر جنرل سے اختیارات کامل مجسٹریٹ کے اوسکو عطا کئے جاتے ہین ازروے اسٹیٹوٹ ۳۳ سنہ جلوس جارج سوم باب ۴۲ و دفعہ ۱۔ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ جو مرتکب جرایم کے ریاست ہاے ہندوستانی مین ہون تابع اختیار سماعت عدالتہاے سوپریم کورٹ کے قرار دئے گئے دفعہ سوم اسٹیٹوٹ ۲۸ و ۲۹ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ کے ذریعہ سے گورنر جنرل اجلاس کونسل کو یہہ اختیار دیا گیا کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ حکم کے کسی ہائیکورٹ واقع ہند کو یہہ اختیار و اجازت دین کہ استعمال کل یا کسی جزو اپنے اختیار سماعت و اقتدارات کا اندر کسی ایسے حصہ حضور ملکہ معظمہ کی قلمرو واقع ہند کے عمل مین لانے جو اندر حدود اوس پریزیڈنسی کے جس کے لئے ہائی کورٹ مذکور مقرر کی گئی تہی داخل نہہ ہو جیسا کہ گورنر جنرل اجلاس کونسل وقتاً فوقتاً تجویز کرین اور استعمال کسی ایسے اختیار سماعت کا نسبت ملکہ معظمہ کی رعایا سے عیسائی کے جو اندر ملک ایسے والیان ملک و ریاستہاے ہندوستانی کے سکونت رکہتے ہون جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکہتے ہین کرین جیسا کہ گورنر جنرل ممدوح با اجلاس کونسل بطریقہ مسبوق الذکر وقتاً فوقتاً تجویز کرین بہ تعمیل اون اختیارات کے جو جناب ممدوح کو بذریعہ اسٹیٹوٹ مذکور دئے گئے تہے گورنر جنرل اجلاس کونسل نے ایک اشتہار مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۶۷ء (۱) جاری کیا جسکے ذریعہ سے ہائیکورٹ بمبئی کو اختیار سماعت فوجداری صیغہ ابتدائی و اپیل نسبت ملکہ معظمہ کی رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ کے جو عیسائی ہون او ممالک ہندوستانی و قلمرو ہاے ریاستہاے مندرجہ فہرست منسلکہ اشتہار مذکور مین رہتے ہون دیا اور اوس فہرست مین حیدرآباد کے اضلاع مفوضہ و نیز حیدرآباد بہ استثناے اضلاع مفوضہ مندرج پائے جاتے ہین اور بذریعہ ایک اشتہار بعد کے بذریعہ استعمال اون اختیارات کے جو جناب ممدوح کو بذریعہ دفعہ ۴ ۔ ایکٹ حوالگی مجرمان ۱۸۷۲ء

(۱) دیکہو مجموعہ ضابطہ فوجداری مولفہ الکینو و سنڈرسن صاحبان صفحہ ۴۴۳ نوٹ متعلقہ دفعہ ۵۸ اور دیکہو گزٹ آف انڈیا ۱۸۶۷ء صفحہ ۸۰۸۔

۱۸۸۵ء
انصاف مسٹر ...
بنام مسٹر
اے ہارٹن و
مرتضی علی

سنہ ۱۸۸۹ع
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
اے مارٹن وغیرہ
مرتضی علی

کے دئے گئے تھے جناب گورنر جنرل اجلاس کونسل نے یہہ ہدایت کی کہ تمام صاحبان جسٹس آف دی پیس اندر ممالک ہائے قلمرو ہائے ورپاستہائے مصرحہ اشتہار ماسبق کے اون عدالتہائے ہائیکورٹ مین جنکو ازروئے اشتہار مذکور اختیار سماعت حاصل ہو ایسی رعایائے برٹانیہ اہل یوروپ کو جنکا ہائیکورٹ مین سپرد کرنا ازروئے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع (مجموعہ ضابطہ فوجداری جو اوس وقت مین برٹش انڈیا مین جاری تھا) محکوم ہے سپرد کرین لہذا یہ صاف ظاہر ہے کہ جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے کو یہ اختیار حاصل ہے کہ قیدیان کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ بمبئی مین سپرد کرین اور عدالت ہذا کو انکی تجویز کا اختیار حاصل ہے۔

لیکن ایک اور امر پر غور کرنا چاہئے یعنی وہ کونسا قانون ہے جسکی عدل گستری جوڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہائے کو کرنی چاہئے اور جسکا حاکم موصوف کو اپنی کارروائی مین پابند ہونا چاہئے مقدمہ حال مین بحث یہہ ہے کہ آیا کارروائیات جو مجسٹریٹ کے روبرو ہوئین بوجہ نہ تعمیل ہونے احکام دفعہ ۱۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے جو اب برٹش انڈیا مین جاری ہے ناجائز ہین لہذا ہمکو یہہ تجویز کرنی ہے کہ آیا مجموعہ ہذا اوس عدالت سے متعلق ہے یا نہین جو ممالک نواب صاحب بہادر نظام مین واقع ہے۔

دفعہ ۸۔ ایکٹ جرائم مجریان ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ع مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ قانون متعلق جرائم ضابطہ فوجداری جو اوس وقت برٹش انڈیا مین جاری ہو ملحوظی اوس اشتہار (ترمیم) کے جسکی گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل وقتاً فوقتاً ہدایت فرماوین درباب ضابطہ کے تمام رعایائے برٹانیہ اہل یوروپ و ہندوستانی سے ممالک ہندوستانی مین متعلق ہوگا ایکٹ مذکور بذریعہ ایکٹ جرائم مجریان ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ع کے منسوخ ہو گیا ہے لیکن دفعہ ۸۔ اس ایکٹ آخر الذکر کی بمضمون مذکور ہے اصول ان ایکٹون کا جدید نہین ہے اسٹوری صاحب جسٹس نے یہ تحریر فرمایا ہے (۱) ہر قوم اتبک اس بات کو صاف سمجھتی رہی ہے کہ اوسکو یہہ استحقاق حاصل ہے کہ اپنے ملک کی پیدا ہوئی رعایا پر ہر جگہہ حکومت کرے اور پابند رکھے اور بدینوجہ یہہ سمجھتی رہی ہے کہ اوسکے قوانین رعایا سے ہمیشہ اور ہر جگہہ متعلق ہوتے ہین اور وہ ہمیشہ اور ہر جگہہ اوسکے پابند ہین یہہ عموماً بطور نتیجہ اوس چیز کے پیش کیا جاتا ہے جو اطاعت اصلی نامزد کیجاتی ہے یعنی اطاعت اوس ملک کی گورنمنٹ کی جہان وہ شخص پیدا ہوا ہے لہذا بلحاظ اون اسناد کے جنکا مین نے ذکر کیا ہے ہمکو یہہ تجویز کرنی چاہئے کہ واسطے جملہ اغراض کے خواہ نسبت اوس جرم کے جسکا الزام لگایا گیا ہے یا بابت

(۱) کانفلکٹ آف لاء مولفہ اسٹوری صاحب فقرہ ۲۱۔

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام اے مارٹن مرتضی علی

اوس ضابطہ کے جسکی پیروی کیجاے گی وہ قانون جو مقدمہ قیدی مارٹن سے متعلق ہے وہ قانون ہے جو اوس صورت مین متعلق ہوتا کہ وہ پریزیڈنسی بمبئی مین رہتا ہوتا۔

مجموعہ ضابطہ ہاے فوجداری اسطرحپر ترتیب دئے گئے ہین کہ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ کو فائدہ اوس قانون کا نسبت جرایم و ضابطہ دونون کے حاصل ہو جسکی عملگستری عدالتہاے ہائی کورٹ واقع برٹش انڈیا کرتی ہین دفعہ ۷۹ مجموعہ ۱۸۶۲ء کے ذریعہ سے اونکو یہ استحقاق عطا کیا گیا کہ ہائی کورٹ مین بنا برامنی تجویز ثبوت جرم مصدرہ مجسٹریٹ مجاز کے اپیل کرین اور بذریعہ دفعہ ۸۰ مجموعہ مذکور اونکو یہہ اختیار دیا گیا کہ اگر کوئی شخص اونکو بیگر رکہے تو ہائی کورٹ مین درخواست دین (حاکم عالی مقام نے دفعہ مذکور پڑہی) مجموعہ حال (۱۸۹۲ء) دفعات ۴۰۸ و ۴۱۲ و ۴۵۶ کے ذریعہ سے رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ کے لئے وہی استحقاقات قایم رکہے گئے ہین جو اونکو از روے مجموعہ ۱۸۶۲ء کے حاصل تہے اور آخراً دفعہ ۴۶۳ مین بعبارت عام یہہ حکم ہے کہ کارروائیات فوجداری بمقابلہ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ روبرو عدالت سشن و ہائی کورٹ کے بجز اسکے کہ اونہین بصریح حکم ہو مطابق احکام مجموعہ مذکور کے کی جائینگی میرے نزدیک یہہ صاف ظاہر ہے کہ واضعان قانون کا یہہ منشا ہے کہ رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ کو ممالک ریاستہاے ہندوستانی مین سکونت رکہتے ہون بطرحپر تابع اوسی قانون کے ہون جسکے تابع رعایاے برٹانیہ اہل یوروپ کان متصل کسی پریزیڈنسی ہوتے ہین

پس درحالیکہ یہہ صورت ہے ہم اوس امر پر متوجہ ہوتے ہین جو مبنا نب مارٹن قیدی کے پیش کیا گیا ہے یعنی آیا جو کارروائیات بمقابلہ اوسکے روبرو جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے کی گئی ہین وہ بموجب دفعہ ۱۹۷ مجموعہ کے جائز ہین اور آیا عدالت ہذا اوسکی نسبت تجویز عمل مین لاسکتی ہے قبل بنائے جانے مجموعہ حال کے جو ایکٹ کہ عدالت ہذا سے متعلق تہا مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۵ء تہا اور وہ دفعہ جسکے بموجب منظوری ایسے مقدمات مین جیسا مقدمہ حال ہے ضروری تہی دفعہ ۱۴۲ تہی دفعہ مذکور مین صریحاً یہہ حکم ہے کہ لازم ہے کہ منظوری مذکور قبل شروع ہونے کارروائیات کے دیجاے "دفعہ ۱۹۷ مجموعہ حال مین گورنمنٹ کی منظوری" ماقبل کے واسطے حکم ہے مجھکو کوئی فرق عبارت مستعملہ دونون دفعات مین نہین معلوم ہوتا ہے اور مجھکو مجموعہ بالعفو ۱۸۸۲ء مین کوئی اظہار اسباب کا نہین معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہہ منشا تہا کہ سختی اوس قاعدہ کو جو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۵ء مین صریحاً قرار دیا گیا تہا کم کرین اسمقدمہ مین گورنمنٹ کی منظوری" ماقبل دائر کیجانے کارروائیات کے بمقابلہ مارٹن حاصل نہین کی گئی تہی وہ ۲۷ ستمبر کو توقت ختم ہونے

سنہ ۱۸۶۸ء علاقہ فوجداری بنام ایسے ماریشن او مرتضیٰ علی

اون کارروائیات سے جو کرنیل ڈابس صاحب کے روبرو ہوئین اور بہت عرصہ تک ہوتی رہین سپرد کیا گیا منظوری ۱۲ نومبر تک حاصل نہین کی گئی تھی اور میری یہہ راے ہے کہ ان حالات مین تمام کارروائیات جو بمقابلہ اوسکے ہوئین ناجایز و بلا اختیار تھین مقدمہ گیہن بنام لیمفٹ (۱) جس کا حوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام راماین گوپال (۲) مین دیا گیا ہے ایک سند قوی بہ ثبوت اس امر کے ہے کہ جو منظوری بعد کو حاصل کیجاے وہ کارروائیات خلاف قانون کو بحال نہین کر سکتی ہے۔

مگر منجانب ثبوت دفعہ ۵۳۲ مجموعہ پر استدلال ہے یہہ دفعہ مطابق دفعہ ۲۵ ایکٹ ۱۸۵۸ء کے ہے جسکی عبارت قریب قریب وہی ہے غالباً شروع دفعہ ۵۳۲ اون مجسٹریٹون سے متعلق ہے جنکا ذکر دفعات ۳۶ و ۳۷ مین ہے لیکن میرے نزدیک دفعہ مذکور کی تاثیر صرف اونہین مجسٹریٹون پر محدود نہین ہے میری راے مین وہ متعدمنہا سے متعلق ہے اور بموجب اوسکے احکام کے جایز ہے کہ وہ حاکم جو ہائی کورٹ کے سشن فوجداری مین اجلاس کرے اگر حاکم موصوف کے نزدیک سپردگی سے قیدی کو نقصان نہ پہونچا ہو تو سپردگی کو منظور کرے۔

بغرض رفع کرنے اوس دقت کے جو نہ ہونے منظوری ماقبل گورنمنٹ سے بابت کارروائیات روبروے مجسٹریٹ کے پیدا ہوتی ہے کونسل ثبوت نے چند الزامات نسبت قیدی ہارٹن کے ہر طرح مشابہ اون الزامات کے جو کلارک آفندی کر اون نے قایم کیے تھے مرتب کیے اور اونکی بابت منظوری ایڈوکیٹ جنرل حاصل کیگئی ہے اور یہہ حجت کیگئی ہے کہ قیدی کی تجویز بنا پر ان الزامات کے حسب ضمن ۲۴ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کے عمل مین آسکتی ہے وہ ضمن حسب ذیل ہے (حاکم عالی مقام نے ضمن مذکور پڑھی) واضح ہو کہ بموجب ضمن مذکور ایڈوکیٹ جنرل الزامات صرف نسبت اون اشخاص کے جو اندر علاقہ ایسی عدالت کے جو اب تابع نگرانی ہائیکورٹ ہے" سکونت رکھتے ہون لگا سکتے ہین میرے نزدیک عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے متعامہ سکندرآباد تابع نگرانی عدالت ہذا کے نہین ہے اون قواعد سے جنکا حوالہ دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے واسطے ہدایت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ کے مشتہر کیے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ رزیڈنٹ مقام حیدرآباد وہ حاکم ہے جو استعمال اختیار نگرانی کا عدالت موصوف کی نسبت کرتا ہے اور میرے نزدیک یہہ صاف ظاہر ہے کہ صرف نسبت رعایاے برٹانیہ اہل یورپ کے جو روبرو جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ کے لائے جایئن عدالت ہذا کو کوئی اختیار حاصل ہے سواے اوس صورت کے کہ مثل مقدمہ ہذا کے قیدیان ہندوستانی واسطے تجویز کے حسب دفعہ ۲۱۴ مجموعہ کے

(۱) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۳ صفحہ ۲۰ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۷

سپرد کیے جائیں لہذا میری یہہ راے ہے کہ قیدی مذکور کی نسبت تجویز بربناے اون الزامات کے جو ایڈوکیٹ جنرل نے لگائے ہین نہین ہو سکتی ہے۔ | ملکہ قیصرہ ہند بنام اے مارٹن و مرتضی علی

اسکاٹ صاحب جسٹس - مجکو اتفاق ہے۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - نتیجہ یہہ ہے کہ تجویز مارٹن قیدی کی کیجا سکتی ہے اگر حاکم اجلاس کنندہ یہہ تصور کرے کہ ملزم کو اوس بے ضابطگی کی وجہ سے جو عمل مین آئی ہے نقصان نہین پہونچا ہے اگر حاکم موصوف یہہ تجویز کرے کہ قیدی نمبر ا کی نسبت تجویز کی جاے تو مرتضی علی قیدی دوم کی نسبت بہی تجویز کیجاے لیکن اگر سپردگی مارٹن کی منسوخ کیجاے تو سپردگی مرتضی علی کی بہی منسوخ کیجاے۔

اٹرنیان منجانب ثبوت - مسٹران لٹل و استھیفرز یرروسکاسن۔

اٹرنیان منجانب مارٹن قیدی - مسٹران بین و گلبرٹ دسیانی۔

اٹرنیان منجانب مرتضی علی قیدی - مسٹران ٹوبن دروٹن۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سرچارلس سارجنٹ صاحب نائٹ چیف جسٹس و بیلی صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ڈبلو ڈی ایڈورڈس و ایف سی ورنر * | ۳۰ جون ۱۸۸۵ء انڈین لاء رپورٹ ۳۳۳

اختیار سماعت ہائیکورٹ۔ رعایاے برطانیہ اہل یورپ ریاستہاے ہندوستانی مین۔ قانون متعلقہ رعایاے برطانیہ ساکنان ریاستہاے ہندوستانی۔ عدالتہاے کینٹون منٹ مجسٹریٹ مقام سکندرآباد۔ اختیار ہائیکورٹ کا منتقل کرنے ایسے مقدمہ کا واسطے تجویز کے جو عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مین دایر ہو۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دفعہ ۵۲۶ - ایکٹ نمبر ۱۱ ۱۸۷۹ء مجموعہ دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۹ء کی رو سے (جو ہم مضمون دفعہ ۸ - ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۹ء کے ہے کہ جواب منسوخ ہو گیا ہے) قانون مجریہ برٹش انڈیا متعلقہ جرایم اور ضابطہ فوجداری کل رعایاے برطانیہ سے خواہ اہل یورپ ہون یا ہندوستانی جو ریاستہاے ہندوستانی مین کہ جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکہتی ہین رہتی ہون متعلق کیا گیا ہے پس مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) معہ اون ترمیمات کے جو بذریعہ ایکٹ ۳ ۱۸۸۴ء کے کی گئی ہین بموجب دفعہ مذکور متعلق رعایاے برطانیہ مذکور سے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا اہل یورپ۔

* درخواست فوجداری نمبر ۱۶۷ ۱۸۸۵ء۔

۱۸۸۴ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ڈبلیو ڈی ایڈورڈس
ہیف سی فرنر

ہرگاہ ہائیکورٹ بمبئی کو از روے اشتہار گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نمبر ۱۰۷ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۶۷ء کے اختیار سماعت مقدمات فوجداری صیغہ ابتدائی و اپیل کا نسبت رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے جو عیسائی ہوں از منجملہ دیگر مقامات کے بمقام سکندرآباد دیا ہوا احاطہ بمبئی سے اور اندر علاقہ نظام الملک حیدرآباد کے رہتے ہیں دیا گیا ہے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد بحیثیت مجسٹریٹ ضلع بمعاملات فوجداری متعلقہ رعایاے برطانیہ اہل یوروپ مذہب عیسائی ساکنان حیدرآباد کے حسب منشاے دفعہ ۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء جس طرحپر کہ وہ بذریعہ دفعہ ۱۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے ترمیم کی گئی ہے ماتحت ہائیکورٹ کے ہے اور بوجہ اختیار صیغہ اپیل کے جو اسطرحپر ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے یہہ اختیار ہائیکورٹ کو حاصل ہے کہ مقدمہ فوجداری جو عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مین دایر ہو خود ہائیکورٹ کو یا کسی عدالت فوجداری کو جسکو اختیار مساوی یا اعلی حاصل ہو منتقل کرے۔

ہائیکورٹ نے بذریعہ ایک حکم حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے یہہ مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد سے ہائیکورٹ کو واسطے تجویز کے اس بنا پر کہ سکندرآباد میں بذریعہ جوری کے تجویز کرنیکا کوئی سامان نہ تہا منتقل کیا۔

یہہ درخواست حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے جسطرحپر کہ وہ بذریعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے ترمیم ہوا ہے پیش ہوئی۔

سایلان نے یہہ بیان کیا کہ وے رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ہین اور بمقام چدرگہاٹ اندر علاقہ نظام الملک حیدرآباد کے مگر حدود رزیڈنسی بازار واقع سکندرآباد سے کہ جہان کیپٹن تہارن کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد کا اجلاس ہوتا ہے اور وہ کچہہ اختیارات فوجداری عمل مین لاتے ہین باہر رہتے ہین نہ کسی بازار برٹش انڈیا کی حدود سے باہر ہے اور سایلان از روے اشتہار گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نمبر ۱۰۷ (۱) مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۶۷ء کے جو بتعمیل اون اختیارات کے جو بذریعہ اسٹیٹوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ کے دیے گئے ہین جاری ہوا تہا[۱] اختیار فوجداری ہائیکورٹ بمبئی صیغہ ابتدائی و اپیل کے ہین سایلان نے یہہ بہی بیان کیا کہ ۱۲ مئی ۱۸۸۵ء کو ایک شخص میجر نیول کماندار افواج ملکی نظام الملک نے عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مین استغاثہ پیش کیا اور سایلان پر یہہ الزام قایم کیا کہ وہ بوجہ چہاپنے ایک عبارت کے اخبار موسومہ دی ڈیلی گراف مورخہ ۸ مئی ۱۸۸۵ء جو سکندرآباد مین چہپتا ہے اور جسکے سایلان مالک و مہتمم چہاپنے و شائع کرنے والے

(۱) دیکہو گزٹ آف انڈیا ۱۸۶۷ء صفحہ ۳ بہم دیکہو مجموعہ ضابطہ فوجداری مطبوعہ پرنسپ صاحب ۱۸۸۲ء طبع ششم صفحہ ۴۳۸۔

مین مرتکب اون جرایم کے ہوئے جنکی سزا دفعات ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین مندرج ہے اگزیکٹیو کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مذکور نے حکم اسامیان پر وارنٹ جاری ہونیکا دیا اور اوسکی تعمیل کرائی سائلان بذریعہ وارنٹ مذکور کے گرفتار ہوکر از خود حاضر ہوئے مگر عذر کیا اور بعدہ ضمانت پر رہا کئے گئے ۱۲ جون ۱۸۸۵ء کو سائلان مجسٹریٹ مذکور کے روبرو حاضر ہوئے تھے اور باضابطہ نسبت اوسکے اختیار کے اعتراض کیا تھا اور یہہ بھی حجت کی تھی کہ اگر یہہ تجویز کیجاوے کہ مجسٹریٹ مذکور کو اختیار حاصل تھا تو اونکی نسبت بطور رعایائے برطانیہ اہل یوروپ کے عمل ہونا چاہئے اور بذریعہ جوری تجویز ہونی چاہئے اور اونکو موقع ہائی کورٹ بمبئی سے اس درخواست کے کرنیکا دینا چاہئے کہ مقدمہ اوس عدالت مین یا کسی دیگر عدالت مین کہ جسکا حکم دیا جاوے اس بنا پر منتقل کیا جاوے کہ عدالت مجسٹریٹ مذکور مین تجویز بلا طرفداری نہین ہوسکتی مجسٹریٹ مذکور نے یہہ تجویز کی کہ اوسکو اختیار سائلان کی نسبت تجویز کرنیکا حاصل تھا اور سائلان مستحق اسکے نہ تھے کہ بذریعہ جوری کے اونکی نسبت تجویز عمل مین آوے کیونکہ احکام ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء حدود چھاونی سکندرآباد سے متعلق نہین کئے گئے گو مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) متعلق کیا گیا ہے اور یہہ حکم دیا کہ مقدمہ مین کارروائی کیجاوے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو حسب حکم مجموعہ ضابطہ فوجداری مذکور اختیار مجسٹریٹ ضلع حاصل ہے اور وہ اوسکو استعمال کرتا ہے سائلان نے یہہ عرض کیا تھا کہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء جو ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ہے متعلق عدالت مجسٹریٹ مذکور سے ہے اور یہہ دعوی کیا تھا کہ اونکی نسبت تجویز بذریعہ جوری عمل مین آوے اور یہہ استدعا کی تھی کہ اونکو موقع ہائی کورٹ مین اپنا عذر پیش کرنیکا دیا جاوے اور بالآخر مجسٹریٹ نے مقدمہ کو اسغرض سے ملتوی رکھا۔

درخواست مین بعد تحریر اون حالات کے جنسے مقدمہ پیدا ہوا تھا عبارت ذیل مندرج تھی۔

"سائلان کو یہہ صلاح دیگئی ہے کہ بنظر بحالات مقدمہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو اختیار سماعت الزامات مذکور کا حاصل نہ تھا صرف اس عدالت عالیہ کو اختیار فوجداری صیغہ ابتدائی نسبت سائلان کے حاصل ہے دفعات مجموعہ تعزیرات مذکور مقدمہ سائلان سے متعلق نہین ہین اور اگر مجسٹریٹ مذکور کو مقدمہ مذکور مین اختیار سماعت حاصل ہو تو تجویز مقدمہ کی بذریعہ جوری کے ہونی چاہئے اور سائلان یہہ بھی عرض کرتے ہین کہ مقدمہ مذکور عدالت مجسٹریٹ مذکور سے اس عدالت عالیہ کو منتقل کیا جاوے اس بنا پر کہ اوسمین نازک امور قانونی نہایت دقت طلب داخل ہین"

پس سائلان حسب ذیل استدعا کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
بلٹوو مینی ٹیلمز ایڈیشن
اینسی ورنر

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ڈبلیو ڈی ایڈورڈس
ایف سی ورنر

(۱) یہہ عدالت عالیہ کاغذات و کارروائیات مذکور طلب فرماوے اور فیصلہ و حکم کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مذکور مقام سکندرآباد کا جسکی رو سے یہہ ہدایت کیگئی ہے کہ کارروائی مقدمہ کی روبرو مجسٹریٹ مذکور کے عمل مین آوے منسوخ کیا جاوے کیونکہ مجسٹریٹ مذکور کو کوئی اختیار تجویز کرنیکا نسبت سایلان کے بابت الزامات مذکور کے نہین ہے (۲) اگر عدالت عالیہ ہذا یہہ تجویز کرے کہ مجسٹریٹ مذکور کو اختیار تجویز کرنیکا نسبت سایلان کے بابت الزامات مذکور کے ہے تو عدالت عالیہ ہذا مقدمہ مذکور اپنے یہان منتقل ہونے اور تجویز کئے جانیکا حکم صادر فرماوے (۳) اگر عدالت عالیہ ہذا یہہ تجویز کرے کہ مجسٹریٹ مذکور کو اختیار تجویز کرنے کا نسبت سایلان کے بابت الزام مذکور کے ہے اور مقدمہ مذکور کے حسب گذارش بالا منتقل کئے جانیکا حکم صادر کرنے سے انکار کرے تو عدالت عالیہ ہذا حسب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری جس طرح پر کہ وہ بذریعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے ترمیم کیا گیا ہے حکم مجسٹریٹ مذکور جسکی رو سے سایلان کی نسبت بطور رعایا برٹانیہ اہل یوروپ کے عمل کرنے سے انکار کیا گیا ہے منسوخ فرماوے اور یہہ حکم صادر فرماوے کہ سایلان کی نسبت تجویز روبرو جوری کے حسب حکم مجموعہ مذکور عمل مین آوے (۴) عدالت عالیہ ہذا ایسے احکام مزید یا دیگر مقدمہ مین صادر فرماوے جو بغرض انفصال مقدمہ کے ضروری ہون۔

میکفرسن و امیڈرسن منجانب سایلان۔

انوریسلی و دیسکاجی طرفثانی۔

میکفرسن۔ سایلان عیسائی رعایا برطانیہ اہل یوروپ ہین اور اسی واسطے اس حکم کے مستدعی ہین کہ وہ مقدمہ جواب بمقابلہ اونکے بعدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد دایر ہے کہ جو بیرون حدود برٹش انڈیا اور اندر علاقہ نظام الملک حیدرآباد کے واقع ہے واسطے تجویز کے اس ہائی کورٹ مین منتقل کیا جاوے۔

سایلان پر حسب مجموعہ تعزیرات یہہ الزام لگایا گیا ہے کہ اونہون نے اندر چھاونی سکندرآباد کے اخبار ڈی ٹیلیگراف مین کہ جسکے وے مالکان چھاپنے و شایع کرنیوالے ہین عبارت ہتک آمیز چھاپی نامبردگان چند رگھات سواد شہر حیدرآباد مین حدود چھاونی سکندرآباد سے باہر رہتے ہین۔

ہماری درخواست بموجب ضمن (الف) دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اور بموجب ضمن (۵) دفعہ ۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے ہے بحث اول یہہ ہے کہ آیا اس ہائی کورٹ کو اختیار سماعت کرنے اس درخواست کا ہے یا نہین اور یہہ بحث اس امر پر منحصر ہے کہ آیا عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ جسمین کہ مقدمہ دایر ہے اس ہائی کورٹ کے ماتحت ہے یا نہین۔

کنٹونمنٹ مجسٹریٹ (کپتان تھارنٹن) بذریعہ اشتہار گورنمنٹ کے جسٹس آف دی پیس مقرر کیا گیا تھا اختیار ایسے تقرر کرنے کا باہر حدود برٹش انڈیا کے گورنر جنرل با جلاس کونسل کو بذریعہ دفعہ ۱

ایکٹ ۱۲ ۱۸۷۹ء کے دیا گیا ہے اور از روے اوس دفعہ کے جسٹس آف دی پیس کو جو اس طرح پر مقرر کیا جاے اون مقدمات مین جو بمقابلہ رعایاے برطانیہ اہل یوروپ کے ہون وہ جملہ اختیارات حاصل ہین جو بذریعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹان درجہ اول جو جسٹس آف دی پیس اور رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ہین عطا کیے گے ہین سا یلان بلما گر رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان ریاست نظام ہین اور بذریعہ دفعہ ۸ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء کے قانون برٹش انڈیا نسبت جرایم اور نیز نسبت ضابطہ فوجداری کے اونسے متعلق کیا گیا ہے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مارٹن (۱) مین پیلی صاحب جسٹس نے یہہ فرمایا تہا کہ واضعان قانون کا صاف یہہ منشا ہے کہ رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان ریاست ہاے ہندوستانی ہر طرح پر تابع اوسی قانون کے ہون کہ جسکے تابع رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان مفصل ہر احاطہ واقع ہند کی ہین۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند ۱۸۸۵ء بنام ایڈورڈ لی ایڈورڈس و ایف سی ڈرنڈ

[اسسٹنٹ صاحب چیف جسٹس — دفعہ ۸ ایکٹ ۲۱ بابت ۱۸۷۹ء کی رو سے وہی قانون رعایاے ہندوستانی ملکہ معظمہ باشندگان ہند سے بہی جو حدود برٹش انڈیا سے باہر ہون متعلق کیا گیا ہے پس ظاہر ہوگا کہ اگر ہائیکورٹ اختیار صیغہ نگرانی ایک قسم رعایا پر استعمال کرے تو اوسکو دوسری پر بہی استعمال کرنا لازم ہے ان یہہ بات اسی طرح ہے بذریعہ اشتہار گورنمنٹ مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۸۴ء کے ایکٹ کنٹونمنٹ (نمبر ۱۸۶۴ء) سکندرآباد سے متعلق کیا گیا ہے اور بذریعہ فقرہ ۳ (ب) اشتہار مذکور کے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو اختیارات مجسٹریٹ ضلع جنکی تصریح مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ہے دئے گئے ہین پس کپتان تہارن ٹن مجسٹریٹ ضلع اور جسٹس آف دی پیس ہے اور ہائیکورٹ اوسپر وہ سب اختیار استعمال کرسکتی ہے جو وہ کسی مجسٹریٹ ضلع اور جسٹس آف دی پیس پر برٹش انڈیا مین کرسکتی ہے۔

از روے دو اشتہارات گورنمنٹ نمبر ۲۰۳ و ۱۷۰۸ (دی) مجریہ حسب اسٹیٹوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ و مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۴ء (۲) کے ہائی کورٹ بمبئی کو اختیار فوجداری صیغہ ابتدائی و اپیل نسبت رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان ریاست حیدرآباد کے حاصل ہے اختیار صیغہ نگرانی اختیار صیغہ اپیل مین جو اسطرح پر ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے شامل ہے فقرہ ۲۰ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء بہی ملاحظہ طلب ہے ایسی عدالت کو جسکو اختیار حاصل ہو اختیار انتقال حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ مذکور ضرور حاصل ہوگا عدالت مجسٹریٹ ماتحت ہائی کورٹ کے ہے۔

دوسری بحث یہہ ہے کہ آیا ملزمان مستحق اسکے ہین کہ اونکی نسبت تجویز بذریعہ جوری عمل مین آوے مجسٹریٹ

(۱) صفحہ ۲۸۸ جلد ہذا دیکہو صفحہ ۲۹۸۔ (۲) دیکہو گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۴ء صفحات ۴۸۴ و ۴۸۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) نوٹ متعلقہ دفعہ ۴۵۰۔ مطبوعہ پرنسپ صاحب۔

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ڈبلوڈی ایڈورڈس
والیف سی ورنر

نے بذریعہ جوری کے تجویز کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے ہماری یہہ حجت ہے کہ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) اور ایکٹ ۳ ۱۸۸۴ء کے ہمکو استحقاق دعوی جوری کا ہے۔

انڈرسن بجانب مذکور۔ اختیار صیغہ ابتدائی و اپیل عدالت ہائیکورٹ کا جو بذریعہ اشتہار گورنمنٹ حیدرآباد سے متعلق کیا گیا اختیار ہائی کورٹ کا حسب فرمان شاہی ۱۸۶۵ء تھا اور لوس اختیار مین اختیار منتقل کرنیکا داخل ہے دیکھو فقرہ ۲۹ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء۔

[بیلی صاحب جسٹس نے اسٹیٹیوٹ ۳۷ جلوس جارج سوم باب ۱۴۲ دفعہ ۱۰ کا حوالہ دیا]

انورسلی منجانب فریق مخالف۔ اختیار صیغہ ابتدائی و اپیل عدالت ہذا مین جو حیدرآباد سے متعلق کیا گیا ہے اختیار استصواب و نگرانی کا یا اختیار منتقل کرنے مقدمہ کا داخل نہین ہے اختیارات آخرالذکر اختیارات اول الذکر سے بالکل مختلف ہین اور اونکا ذکر فرمان شاہی ۱۸۶۵ء مین علحدہ کیا گیا ہے دیکھو فقرات ۲۸ و ۲۹ فقرات ۲۹ و ۳۰ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت اپیل خواہ مخواہ عدالت استصواب و نگرانی نہین ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) سے بہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ اختیارات جداگانہ ہین۔

اسٹیٹیوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ و اسٹیٹیوٹ ۳۷ جلوس جارج سوم باب ۱۴۲ کے ذریعہ سے اختیار اوپر اشخاص کے دیا گیا ہے اور نہ اوپر عدالتون کے۔

[بیلی صاحب جسٹس۔ اپیل کے ضرور یہہ معنی ہین کہ اپیل کسی عدالت سے ہو]۔

یہہ نہین واضح ہوتا ہے کہ کن عدالتون سے مراد تہی لیکن تسلیم کرنا ہوگا کہ اسٹیٹیوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ کی رو سے گورنر جنرل بذریعہ اشتہار ہائی کورٹ کو اپنا اختیار بمقام حیدرآباد استعمال کرنیکا اختیار دے سکتے ہین اشتہار مستدلہ صرف عیسائیون سے متعلق ہے اور یہہ نہین پایا جاتا ہے کہ سائلان عیسائی ہین مگر بفرض اسکے کہ وے عیسائی ہین اور اشتہار بمطابقت اسٹیٹیوٹ مذکور کے ہے اثر اشتہار مذکور کا صرف یہہ ہے کہ ہائی کورٹ بمقام سکندرآباد وہ اختیارات استعمال کرسکے جو اوسکو بذریعہ فقرات ۲۲ و ۲۷ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء کے دئے گئے ہین اور نہ وہ اختیارات جو بذریعہ فقرات ۲۸ و ۲۹ کے دئے گئے ہین علاوہ برین اختیار طلب کرنے کارروائیات کا جب تک کہ کوئی تجویز عمل مین نہ آئی ہو استعمال نہین کیا جاسکتا۔

دفعہ ۸۔ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء کی رو سے صرف مجسٹریٹان ریاست ہاے ہندوستانی کو مقدمات رعایاے برطانیہ اہل یوروپ مین مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضابطہ فوجداری سے متعلق کرنے کا اختیار دیا گیا ہے مگر کسی عدالت کو اختیار اوپر اون مجسٹریٹون کے نہین دیا گیا واضعان قانون ہند اختیار ہائی کورٹ کو بڑہا نہین سکتے

بذریعہ اسٹیٹوٹ ۲۸و۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ کے گورنر جنرل کو اجازت بذریعہ اشتہار کے اختیار دینے کی دیگئی تہی بذریعہ قانون موضوعہ واضعان قانون ہند کے اختیار نہیں دیا جاسکتا

مسٹر میکفرسن نے جواب دیا۔ عدالت یہہ فرض کرے گی کہ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء جائز اور نافذ ہے دفعہ ۸ ایکٹ مذکور کی رو سے دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) متعلق کی گئی ہے اور نیز اشتہار ۱۸۷۴ء کے ذریعے سے فقرہ ۲۹ فرمان شاہی متعلق کیا گیا ہے۔

عدالت نے غور کرنا چاہا۔

۲۹ جون۔ **سارجنٹ صاحب چیف جسٹس**۔ یہہ درخواست منجانب دواشخاص کے ہے جو اپنے تیئن رعایائے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان چدرگہاٹ اندر علاقہ نظام ظاہر کرتے ہین اور یہہ استدعا کرتے ہین کہ مقدمہ فوجداری جو بمقابلہ اونکے بابت توہین تحریری عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مقام سکندرآباد مین دایر ہوا ہے اس عدالت مین حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مرمیمہ بذریعہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے منتقل کیا جاوے واسطے تصفیہ اس بحث کے ٹہیک ٹہیک تحقیق کرنا اختیار اون عدالتون کا جو گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل نے اندر علاقہ نظام قایم کی ہین اور نیز اوس اختیار کا جو اس ہائیکورٹ کو اون عدالتون پر حاصل ہے ضروری ہے۔

اول مین ایکٹ متعلقہ اختیار ریاستہائے غیر و جالگی مجریان نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء کا ذکر کرتا ہون غرض اوس ایکٹ سے جیسا کہ دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے اون شکوک کے رفع کرنے کی تہی جو نسبت اس امر کے پیدا ہوئے تہے کہ استعمال اقتدار و اختیار منجانب گورنر جنرل بیرون حدود برٹش انڈیا اور تعلق اوسکا کہانتک تابع اور منحصر اوپر قوانین برٹش انڈیا کے تہا از روے دفعہ ۴ کے گورنر جنرل ہر قسم کا اقتدار یا اختیار جو اونکو حاصل ہو کسی ملک یا مقام مین باہر برٹش انڈیا کے استعمال کرسکتے ہین اور کسی ملازم برٹش گورنمنٹ کو اوس طور پر یا اوس حد تک دیسکتے ہین جو گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل وقتاً فوقتاً مناسب سمجہین اور از روے دفعہ ۸ ایکٹ مذکور کے یہہ حکم ہے کہ قانون متعلقہ جرایم اور ضابطہ فوجداری کہ جو برٹش انڈیا مین بابت ضابطہ وغیرہ کے رایج ہو کل رعایاے برطانیہ ساکن ریاستہاے ہندوستانی سے خواہ وہ اہل یوروپ ہون یا ہندوستانی متعلق ہے۔

سنہ ۱۸۷۴ء مین بذریعہ اشتہار گورنر جنرل باجلاس کونسل (۱) کے جو تعمیل اون اختیارات کے جاری کیا گیا تہا جو اونکو از روے اسٹیٹوٹ ۲۸و۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ کے حاصل ہین یہہ ہدایت کیگئی

(۱) دیکہو گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۷۴ء صفحہ ۴۹۸و۴۹۹ و مجموعہ ضابطہ فوجداری مطبوعہ ریسب صاحب (طبع ششم) صفحہ ۴۲۸

سنہ ۱۸۸۷ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
ڈبلیو ڈی ایڈیورڈز
الف سی بدرجہ

کہ اختیار صیغہ ابتدائی واپیل اوپر رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان اون ریاستون کے جنکا اسٹیٹیوٹ مذکور مین ذکر ہے عدالت ہاے ہائیکورٹ استعمال کرین اور نسبت رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکن حیدراباد کے کہ جہان سابلان رہتے ہین بالخصوص اس ہائی کورٹ کو اختیار دیا گیا ایکٹ متعلقہ اختیار ریاست ہاے غیر سنہ ۱۸۷۴ء بذریعہ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء کے منسوخ کیا گیا لیکن اوسکے احکام متعلقہ رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکنان ریاستہاے ہندوستانی بدستور قایم رہے اور دفعہ ۸ ایکٹ سنہ ۱۸۷۹ء مین وہی حکم ہے کہ قانون مجریہ برٹش انڈیا متعلقہ جرایم و ضابطہ فوجداری رعایاے برطانیہ اہل یوروپ سے جو ملک ہند مین اون راجاؤن اور ریاستون کے علاوہ مین رہتے ہون جو ملکہ معظمہ سے ارتباط اتحاد رکہتے ہین متعلق ہو پس بعد صدور ایکٹ مذکور کے حسب سابق قانون متعلقہ جرایم و ضابطہ فوجداری بابت رعایاے برطانیہ اہل یوروپ ساکن ریاست ہاے ہندوستانی کہ جسپر وہ عدالتین عمل کرین جو اختیارات عطیہ گورنر جنرل استعمال کرتی ہون وہ قانون ہوگا کہ جو اوسوقت برٹش انڈیا مین رایج ہو۔

بذریعہ صدور ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے کچہہ ترمیمات بابت رعایاے برطانیہ اہل یوروپ کے مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء مین کی گئین اور ظاہرا اس نظر سے کہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو وہ اختیارات نہ دیے جاوین جو بذریعہ ایکٹ مذکور کے مجسٹریٹ ضلع کو نسبت رعایاے برطانیہ اہل یوروپ کے دئے گئے تہے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو حال مین اوپر رعایاے برطانیہ اہل یوروپ کے اختیارات مجسٹریٹ ضلع کے دئے گئے ہین اور اس سے پہلے جیسا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے وہ جسٹس آف دی پیس اور مجسٹریٹ با اختیارات درجہ اول تہا۔

پس بحث اول واسطے تصفیہ کے یہ ہے کہ آیا جو اختیار صیغہ ابتدائی و اپیل اس عدالت کو از روے اشتہار سنہ ۱۸۶۷ء کے حاصل ہے آسمین اختیار کسی مقدمہ کے اپنے یہان منتقل کرنے کا داخل ہے یا نہین یہہ بیان کیا گیا کہ وہ اختیار ایک اختیار خاص ہے اور اختیار صیغہ ابتدائی یا صیغہ اپیل سے متعلق نہین ہے بذریعہ فقرہ ۲۲ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کے وہ صیغہ ابتدائی مین صرف ایسے اشخاص کی نسبت تجویز کرنے سے متعلق رکہا گیا ہے جو عدالت کے روبرو حسب ضابطہ قانون حاضر کئے جاوین اور صیغہ اپیل مین وہ بذریعہ فقرہ ۲۷ کے عدالتون کے احکام کے اپیلون کی تجویز کرنے سے ایسے مقدمات مین متعلق رکہا گیا ہے جنکا اپیل از روے کسی قانون مجریہ کے ہو سکتا ہو اور اختیار منتقل کرنے کا جو بذریعہ فقرہ ۲۹ کے دیا گیا ہے انہین سے کسی صیغہ کے اختیار کے ساتہہ شامل نہین کیا گیا مگر یہہ امر قابل تحریر ہے کہ

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ڈبلوڈی ہائیڈ ڈوس
ایف سی وزیر

کہ از روے دفعہ ۱۵ اوس ایکٹ کے (اسٹیٹوٹ ۲۴ و ۲۵ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴) جسکی روسے عدالتہا ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر قایم کی گئی ہین اختیار ایک عدالت سے کسی دیگر مساوی الاختیار یا اعلی عدالت مین منتقل کرنیکا اوپر جملہ عدالتون کے دیاجانا مقصود تہا جو عدالتہاے ہائی کورٹ کے اختیار صیغہ اپیل کے تابع ہون کیونکہ وہ ظاہرا ایک امر لازمی متعلقہ نگرانی ہائی کورٹ اوپر عدالتہاے مذکورہ کے ہے لیکن بہرحال ہماری یہہ راے ہے کہ بلحاظ دفعہ ۸ ایکٹ متعلقہ اختیار ریاست ہاے غیر نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء کے کہ وہ بتاریخ اشتہار مذکور نافذ تہا ہمکو یہی مناسب ہے کہ منشا گورنر جنرل باجلاس کونسل کو بذریعہ تجویز کرنے اس امر کے اثر پذیر کرین کہ ہائیکورٹ کے اختیار صیغہ اپیل مین حسب بخواے اشتہار مذکور کل اختیارات داخل تہے جو ہائی کورٹ کو ۱۸۸۴ء مین اوپر اون عدالتہاے واقع ہند کے کہ جنکا اپیل اوسمین ہوتا تہا حاصل تہے کہ جنمین بلاشک اختیار منتقل کرنیکا جو بذریعہ دفعہ ۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۷۲ء کے دیاگیا تہا اوپر عدالتہاے مذکورہ کے کہ وہ ماتحت اوسکے تہین داخل تہا اور یہہ اختیار دفعہ ۵۲۶ مجموعہ حال مین زیادہ تر تفصیل و صراحت کے ساتہہ اب بہی قایم ہے پس واضح ہو کہ عدالت ہذا عدالت اپیل واسطے فیصلہ جات کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے ہے جو وہ بحیثیت جسٹس آف دی پیس بہ اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول یا بہ حیثیت مجسٹریٹ ضلع مقدمات رعایاے برطانیہ اہل یورپ مین صادر کرے جیسا کہ دفعہ ۴۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ضمن ب سے ظاہر ہوتا ہے جسکی روسے رعیت برطانیہ اہل یورپ کو یہہ اختیار دیاگیا ہے کہ بناراضی تجویز ثبوت جرم مصدرہ مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ ضلع کے ہائی کورٹ مین اپیل کرے پس میری یہہ راے ہے کہ اس عدالت کو بمعاملہ رعیت برطانیہ اہل یورپ یہہ اختیار حاصل ہے کہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے یہان سے جو بہ حیثیت جسٹس آف دی پیس مجسٹریٹ درجہ اول یا بحیثیت مجسٹریٹ ضلع باختیارات مزید جو اوسکو بذریعہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۴ء کے دیے گئے ہین عمل کرتا ہو اپنے یہان مقدمہ منتقل کرے اور میری دانست مین اسمین کسی کو شبہہ نہین ہو سکتا کہ ایسا اختیار ہائی کورٹ کو حاصل ہونا بہت ہی ضروری ہے۔

بیلی صاحب جسٹس۔ میری بالکل یہی راے ہے اور مین چیف جسٹس صاحب سے کلیتاً اتفاق کرتا ہون۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ مین چیف جسٹس صاحب کی راے سے کلیتاً اتفاق کرتا ہون لیکن یہہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور یہہ مفید ہوگا کہ بتائید ہمارے فیصلہ کے دلائل مزید جمع کیے جاوین لہذا مین اوس تجویز پر لیاقت مین جو ابہی صادر کیگئی چند تحریرات مزید شامل کرتا ہون اختیار منتقل کرنے مقدمات کا عدالت ادنی سے قبل تجویز کے اوس صورت مین کہ اختیار سماعت زاید

۵ شششاء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ڈبلیو ڈبلیو ای لیڈرڈ الیف سی ورز

استعمال کیا گیا ہو یا اختیار سماعت مین غلطی ہوئی ہو یا کوئی اور وجہ جایز موجود ہو سپریم کورٹ سابق کو بذریعہ اوسکے چارٹر یعنی فرمان شاہی (دفعہ ۱) کے دیا گیا تہا کہ جسکی روسے اوس عدالت کو اختیار واقتدار عدالت کنگس بنچ کا حاصل تہا یہہ اختیار واسطے مناسب عدل گستری کے اوسقدر ضروری سمجہا گیا ہے کہ کل عدالتہاے کلنیز یعنی ممالک نوآباد کو دیا گیا ہے اور یہہ تجویز ہوئی ہے کہ کسی ایسے فقرہ مندرجہ کسی اسٹیٹوٹ کی وجہ سے بہی کہ جسکے ذریعہ سے اختیار ساقط کیا گیا ہو اختیار مذکور عدالت اعلی کا بحالت کسی نقص صریح اختیار سماعت عدالت ماتحت کے قطعاً جاتا نہین رہتا کالونیل بنک آف اسٹریلیا بنام ویلن (۱) اختیار مذکور بذریعہ دفعہ ۱۵- چارٹر ایکٹ ہائی کورٹ (اسٹیٹوٹ سنہ ۲۴ و ۲۵- جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴) کے صریحاً قایم رکہا گیا تہا اور بذریعہ اوس دفعہ کے ایک اختیار عام نگرانی کا جسمین انتقال شامل ہے بالفاظ صریح ہائی کورٹ کو اوپر جملہ عدالتون کے جو اوسکے اختیار صیغہ اپیل کے تابع ہون دیا گیا تہا اب یہہ بحث باقی رہتی ہے کہ آیا وہ مقدمہ حال سے متعلق ہے از روے اسٹیٹوٹ سنہ ۲۸ جلوس وکٹوریا باب ۱۵- دفعہ ۳- کے تجویز کرنا اوس اختیار کا جو اوپر رعایاے برطانیہ مذہب عیسائی ساکنان ریاست ہندوستانی مثل حیدرآباد کے استعمال کیا جاے باختیار گورنر جنرل باجلاس کونسل رکہا گیا ہے نواب گورنر جنرل بہادر بے شک کوئی خاص اختیار محدود جو وہ مناسب سمجہین قایم کر سکتے تہے مگر بذریعہ اشتہار سنہ ۱۸۷۴ء (۲) کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے عدالت ہائی کورٹ بمبئی کو اختیار صیغہ ابتدائی واپیل اوپر رعایاے برطانیہ مذہب عیسائی ساکن حیدرآباد کے عطا کیا۔

اثناے تقریر مین یہہ شبہہ پیدا کیا گیا کہ آیا الفاظ اختیار صیغہ اپیل مین جو اس مقام پر استعمال ہوے ہین اختیار انتقال از قسم نگرانی داخل تہا میری راے مین بہ لحاظ نوعیت فایدہ بخش اختیار مذکور کے اور اس امر کے کہ نظائر تائید اوسکے پائے جاتے ہین ایسے شبہہ کا تصفیہ بذریعہ قایم کرنے معنی محدود کے درحالیکہ معنی وسیع تر معقول طور پر قایم ہو سکتے ہون نہین کرنا چاہیئے اگر واضعان قانون (بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل) کا منشا یہہ ہوتا کہ اختیار ہائی کورٹ کا جو اوسکو بحیثیت عدالت اپیل بذریعہ دفعہ ۱۵ فرمان شاہی ہائی کورٹ کے دیا گیا تہا محدود کیا جاوے تو مین یہہ خیال کرتا ہون کہ وہ منشا باضابطہ صریح طور پر ظاہر کیا جاتا واضعان قانون کا یہہ منشا نہین ہو سکتا کہ ایسے الفاظ سے کہ

(۱) مور رپورٹ پریوی کونسل جلد ۵ صفحہ ۴۴۳- (۲) دیکہو گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۷۴ء صفحہ ۴۸۴ و ۵۸۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری مطبوعہ پرنس صاحب طبع ششم صفحہ ۴۴۲-

کہ جنکی تعبیر مستند بمعنی وسیع تر ہو چکی ہے اختیار خاص و محدود اخذ کیا جاوے اور مین یہہ بھی تحریر کرتا ہون کہ ایک حال کا فیصلہ اجلاس کامل تائید اس رائے کے ہے شیونا تہا جی بنام جوما کاشی ناتہہ (۱) عدالت نے اپنی تجویز مین یہہ فرمایا۔ "اختیار نگرانی جو قریب قریب ضروری واسطے تصور سپریم کورٹ کے ہے سوائے اسکے سپریم کورٹ سے علٰحدہ نہین کیا جاسکتا کہ نہایت صریح اور مخصوص احکام قانونی ہون" یہہ امر بھی بطور دلیل مزید قابل تحریر ہے کہ اگر ہائی کورٹ اس اختیار کو استعمال نہ کرے کہ جو واسطے انسداد بے عدل گستری کے قریب قریب ایسا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بغیر اوسکے چل نہین سکتا کوئی اور عدالت ایسی موجود نہین ہے جو اوسکو استعمال کرے مثلاً فرض کرو کہ عدالت ہذا یہہ تجویز کرے کہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۴ء رعایائے برطانیہ ساکنان حیدرآباد سے متعلق ہے اور عدالت ادنیٰ واقع حیدرآباد اوس تعلق کو منظور نہ کرے اوس حالت مین اگر ہائی کورٹ کو اختیار انتقال حاصل نہو تو رعیت برٹانیہ کو وہان قبل اسکے کہ وہ اپنا حق قانونی نسبت تجویز بذریعہ جوری کے حاصل کرسکے روبرو ایسی عدالت کے جسکو اختیار سماعت حاصل نہین ہے اپنی نسبت تجویز عمل مین آنا منظور کرنا پڑے گا اور اپیل مین وہ فیصلہ منسوخ ہوگا اور مقدمہ واسطے تجویز جدید کے واپس کرنا پڑے گا۔

مین ایک اور دلیل بھی تحریر کرتا ہون دیباچہ کسی ایکٹ کا بطور کلید واسطے اوسکے سمجھنے کے کہلاتا ہے اور بغرض تحقیق کرنے مخوا یا حد کسی اسٹیٹوٹ کے دیباچہ کا دیکھنا مناسب ہے واضح ہو کہ ایکٹ متعلقہ اختیار ریاست ہائے غیر سنہ ۱۸۷۹ء کے دیباچہ مین بعد بیان کرنے اس امر کے کہ گورنر جنرل نے بذریعہ صلح اختیار و اقتدار باہر حدود برٹش انڈیا کے حاصل کیا ہے غرض ایکٹ مذکور کی یہہ تحریر کی گئی ہے کہ شکوک نسبت اس امر کے کہ کہانتک یہہ اختیار و اقتدار تابع اور منحصر اوپر قوانین برٹش انڈیا کے ہے اس دیباچہ کی مدد سے دفعہ ۵ کے پڑہنے سے یہہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تصفیہ جملہ امور متعلقہ اختیار کا بمعاملہ رعایائے برطانیہ ساکنان ریاست ہائے ہندوستانی کے بموجب مجموعہ ضابطہ ہند کے ہونا چاہئے اس دفعہ سے نسبت اوس بحث کے جس کا ہمکو تصفیہ کرنا ہے جو کچہہ شک باقی ہو وہ سب رفع ہوجاتا ہے اور میری یہہ رائے ہے کہ اگرچہ اشتہار سنہ ۱۸۶۲ء مین نسبت اوس معنی کے جو الفاظ اختیار سماعت اپیل کے قایم کرنے مقصود تھے کچہہ ذکر نہین ہے تاہم وہ معنی جو فرمان شاہی ہائیکورٹ مین الفاظ مذکور کے قایم کئے گئے ہین اختیار کرنے چاہئین۔

چیف جسٹس صاحب ذیلیلم کی تجویز مین جس سے حسب مذکورہ بالا مجھکو پورا اتفاق ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۶۲۔

سنہ ۱۸۹۵ء
ملاحظہ فیصلہ بنام
ڈبلیو ڈی یدورڈس
والیف سی ورنر

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
ڈبلیو ڈی ایڈورڈس
وا ایف سی رڈ

اور کچھہ مجھکو بڑہانا نہین ہے۔

یکم جولائی ۱۸۸۵ء سیکفرسن۔ چونکہ بحث متعلقہ اختیار بحق میرے فیصل ہوگئی اب مین یہ درخواست کرتا ہون کہ مقدمہ اس عدالت مین منتقل کیا جاوے یا یہہ حکم صادر کیا جاوے کہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ مقدمہ کو واسطے تجویز کے اس عدالت کے سپرد کرے مین کہتا ہون کہ اوس عدالت مین تجویز واجبی اور بلا طرفداری نہین ہوسکتی اور دوم بغرض انصاف یہہ امر مناسب ہے کہ مقدمہ کی یہان تجویز عمل مین آوے کیپٹن تہارن ٹن مجسٹریٹ ضلع ہین اور وہ اپنی اوس حیثیت کو دور نہین کرسکتے بلکہ وہ محض ایک مجسٹریٹ درجہ اول ہین پس لازم ہے کہ مقدمہ کی تجویز بذریعہ جوری عمل مین آوے اور سکندرآباد مین جوری قایم کرنے کا کوئی سامان نہین ہے بفرض لسکے کہ سکندرآباد مین رعایاے برطانیہ اہل یوروپ موجود ہین اسمین شبہہ ہوسکتا ہے کہ آیا اونپر جوری مین حاضر ہونے کے حکم کی تعمیل لازمی ہے کیونکہ وے حدود برٹش انڈیا سے باہر ہین کپتین تہارن ٹن نے پہلے کسی مقدمہ کی جو جوری کے سامنے پیش ہو تجویز نہین کی لہذا یہہ قرین مصلحت نہین ہے کہ وہ اس مقدمہ کی تجویز کرین چونکہ اسمقدمہ سے سکندرآباد کے لوگون کو بہت تعلق ہوگیا ہے لہٰذا غالب نہین ہے کہ وہان ایسے اشخاص واسطے جوری کے مل سکین جنکو کچھہ تعلق نہ ہو۔

انورریٹی۔ اگر فی الحال کوئی سامان جوری کے قایم کرنے کا نہین ہے تو ایک ہفتہ کے اندر وہ قایم ہوسکتی ہے سکندرآباد مین بہت سے باشندگان اہل یوروپ ہین اور اونمین سے اول اسسٹنٹ رزیڈنٹ جو سشن جج ہے بدد کسی عہدہ دار کے جسکو رزیڈنٹ مقرر کرے فہرست اشخاص جوری کی طیار کرنے اور جوری مناسب طلب کرنے کی تدبیر کرسکتا ہے ممکن ہے کہ اسمقدمہ سے وہان کے لوگون کے دلمین بہت اثر پیدا ہوا ہو لیکن یہہ بات کسیطرح پر ثابت نہین ہوتی کہ وہ اثر خلاف ملزمان کے ہے اور یہی صرف ایک وجہ واسطے انتقال کے ہوسکتی ہے

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ ہماری دانست مین درخواست سایلان کی جو واسطے اوٹھا لینے مقدمہ کے عدالت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سے اس عدالت مین ہے منظور ہونی چاہیے گو ہمکو اس امر کے خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اگر تجویز مقدمہ کی سکندرآباد مین عمل مین آوے تو وہ واجبی اور بلا طرفداری نہ ہوگی اگر تجویز بذریعہ جوری عمل مین آوے تو البتہ جوری یا اشخاص فوجی نہ ہونگے کہ جو قانوناً جوری مین حاضر ہونے سے بری ہین وہان بہت سے اہل یوروپ ہین جو فوج سے متعلق نہین ہین اور اونمین سے جوری بنائی جاسکتی ہے اور کوئی وجہ

ملکہ معظمہ قیصر ہند ۱۸۸۵ء
بنام
ڈبلو مکر بلو دہ ایڈورڈگس
ای ایف سی ورنر

اس امر کے فرض کرنے کی نہین ہے کہ ایسی جوری کسیطرحپر ہیجرنیول کے حق مین پہلے سے مایل ہوگی بلکہ غالبًا وہ لوگ باعتبار درجہ اوسی جماعت کے ہونگے کہ جنمین سایلان ہین پس اگر سکندرآباد مین بذریعہ جوری کے تجویز عمل مین آنیکا سامان موجود ہو تو کوئی وجہ مقدمہ کے منتقل کرنے کی نہوگی مگر واضح ہوتا ہے کہ کوئی ایسا سامان موجود نہین ہے سایلان نے سکندرآباد اس امر کا حال دریافت کرنے کے لئے تار بہیجا اور یہہ جواب آیا ہے کہ وہان کوئی سامان نہین ہے طرفثانی نے کوئی شہادت خلاف اسکے پیش نہین کی اور نہ کوئی وجہ اس امر کے فرض کرنیکے لئے پیش کی ہین کہ سکندرآباد مین جوری طلب کیجا سکتی ہے قبل ایکٹ ۱۸۸۴ء کے سکندرآباد مین بذریعہ جوری کے تجویز ہونیکی کوئی ضرورت نہ تہی اور ہمکو اس امر مین شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ ابتک کوئی فہرست ایسی نہین ہے کہ جسمین سے جوری طلب کیجاوے پس ہماری یہہ راے ہے کہ مقدمہ عدالت ہائی کورٹ بمبئی مین خوامخواہ اوٹہالینا ضروری ہے

ہم یہہ ہدایت کرتے ہین کہ حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری جسطرحپر کہ اوسکی ترمیم بذریعہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۴ء کے کی گئی ہے ایک حکم باین ہدایت بہیجا جاوے کہ گورنمنٹ مجسٹریٹ مقدمہ بتاریخ ۹ ماہ حال اس عدالت کے سپرد کرے تاکہ جس روز فریقین روبرو اوسکے حاضر ہونگے اور کل کاغذات متعلقہ مقدمہ یہان ارسال کرے۔

مطابق اسکے حکم ہوا۔

اٹرنیان منجانب مستغیث ۔ مسٹر میکفرسن و مسٹر ایجلو۔
اٹرنیان منجانب سایلان (ملزمان) مسٹر جیفرسن و مسٹر سوبہائی شنکر و مسٹر دین شا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و مسٹر ڈبلو ویڈربرن صاحب جسٹس

استصواب منجانب سشن جج سورت

۱۱ فروری ۱۸۸۵ء

جائنٹ جج ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۹۳ ضمن ۲ ۔ درخواستین حسب باب ۳۱ کے سشن جج کا یہہ اختیار کہ وہ جائنٹ سشن جج کو ہدایت تصفیہ کرنے درخواستہای مذکور کی بطور مقدمات منتقلہ کے کرے۔

نظیر ... ۳۵۱

درخواستین جو بموجب باب ۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے پیش ہون جائنٹ سشن جج کے پاس بموجب دفعہ ۱۹۳ ضمن ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہین بہیجی جاسکتین کہ جس سے

۱۸۸۵ء
استصواب اختیارات سشن جج

جائنٹ سشن جج کے واسطے اونکا تصفیہ کرنا جائز ہوجاوے کیونکہ جائنٹ سشن جج کے واسطے سخت ممانعت استعمال کرنیکی کسی اختیار کی منجملہ اختیارات حسب باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے اور دفعہ ۱۹۳ ضمن ۲ مین ذکر صرف ایسے مقدمات کا ہے جو واسطے تجویز کے ہون۔

یہہ مقدمہ واسطے رائے و حکم ہائیکورٹ کے اے ایچ انون صاحب قایم مقام سشن جج سورت نے تحریر کیا۔

حاکم موصوف نے مقدمہ کو اپنی چٹھی نمبر ۱۸۷ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۵ء مین حسب ذیل تحریر کیا۔

ا۔ بلحاظ حکمنامہ ہائیکورٹ نمبر ۱۸۱۳ مورخہ ۲۲۔ دسمبر ۱۸۸۴ء کے مین حسب ذیل گذارش کرتا ہون

۲۔ بموجب نظیر ہائیکورٹ متذکرہ حکمنامہ مذکور کے جائنٹ سشن جج بروچ نے میرے پاس واسطے تصفیہ کے ۶ درخواستین متعلق ایسے مقدمات کے جنکا فیصلہ ضلع بروچ مجسٹریٹون نے کیا تہا اور وہ درخواستین بموجب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے حاکم موصوف نے کی تہین ارسال کین یہ درخواستین اونکے یہان قبل اسکے کہ نظیر ہائیکورٹ کی (۱) اونکے پاس پہونچی گذری تہین بتاریخ ۱۷ ماہ حال مین نے وہ درخواستین بہ تحریر حکم ذیل اونکے پاس واپس کین "

۳۔ جائنٹ سشن جج کو بموجب نظیر حال عدالت ہائیکورٹ بمعاملہ درخواست موسی اسمعیل (۲) کے یہہ اختیار نہین پایا جاتا کہ یہہ درخواستین اور اسی قسم کی اور درخواستین بموجب باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش ہون سماعت کرین جبتک کہ سشن جج اونکو حاکم موصوف کے پاس ارسال نہ کرین چنانچہ ایسا ہی اب کیا جاتا ہے۔

۴۔ مسٹر ٹہاکر نے بتاریخ ۲۰۔ ماہ حال درخواستہاے مذکور ساتہہ اپنی چٹھی نمبر ۶۲ کے جو حسب ذیل ہے پہر ارسال کین۔

۵۔ مین کاغذات (یعنی درخواستون) مندرجہ حاشیہ کی رسید کا اقرار کرتا ہون اور یہہ تحریر کرتا ہون کہ مجھکو اس امر مین نہایت سخت شبہہ ہے کہ آیا مجھکو اختیار اونکا تصفیہ کرنیکا ہے کیونکہ ہائیکورٹ نے صاف یہہ تجویز کی ہے کہ جائنٹ سشن جج اختیارات سشن جج باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے استعمال نہین کرسکتا۔

(۱) دیکہو صفحہ ۱۶۴ جلد ہذا۔

استصواب ۱۸۸۵ء
سشن جج سورت

۶۔ معنی اس تجویز کے یہہ ہین کہ مین حسب باب ۳۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جو متعلق استصواب ونگرانی کے ہے کارروائی کرنے سے قطعاً ممنوع ہون اور اسکی تائید فقرہ مابعد سے ہوتی ہے جسمین ہائی کورٹ نے صریحاً خود سشن جج کو اون درخواست کا تصفیہ کرنے کی ہدایت کی ہے کہ جسکے متعلق یہہ نظیر صادر ہوئی ہے پس اوس حالت مین بھی کہ آپ ایسی درخواستین میرے پاس ارسال کرین مین کہان دست اندازی کر سکتا ہون۔

۷۔ مین یہہ بھی تحریر کرتا ہون کہ اوس اشتہار مین جسکی رو سے مین جائنٹ سشن جج مقرر ہوا ہون (نمبر ۱۳۹۶۔ مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۶۴۔ گورنمنٹ گزٹ بمبئی) مجھکو ہدایت تجویز کرنے اون مقدمات واپیلون کی جو سشن جج قسمت سورت واسطے تجویز کے اوسکے سپرد کرے تھے اور میری رائے مین لفظ مقدمات کے یہہ معنی نہین سمجھے جا سکتے کہ اوسمین اس قسم کی درخواستین جیسی کہ آپ نے میرے پاس واپس کی ہین داخل ہین اور لفظ تجویز کرے بھی اون سے غیر متعلق ہوگا۔

۸۔ باین وجوہ مین کاغذات مذکور کو بہیر ارسال کرتا ہون اور درحالیکہ آپ مجھسے اتفاق نہ کرین یہہ التماس کرتا ہون کہ آپ یہہ معاملہ عدالت اعلی کے روبرو پیش کرین کہ جس سے یہ امر صاف طور پر ہمیشہ کے لئے طے ہو جاوے۔

۹۔ اندرین حالات مین یہہ التماس کرتا ہون کہ آپ مجھکو حکام عالی مقام کے حکم سے نسبت اس امر کے معزز فرماوین کہ آیا مسٹر ٹہاکر کا ان درخواستون اور اسی قسم کی درخواستون کی سماعت کرنے سے بطور ایسے مقدمات کے جو سشن جج قسمت حسب ضمن ۲۔ دفعہ ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۸۲ء) کے واسطے تجویز کے اونکے سپرد کرے انکار کرنا جائز ہے۔

نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس۔ اگر درخواستہائے متذکرہ فقرہ ۲۔ چٹھی قائم مقام سشن جج نمبر ۱۸۷۔ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۵ء واسطے استعمال اختیار سشن جج حسب باب ۳۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۸۲ء) کے ہوتی تو ہماری رائے مین مسٹر ٹہاکر کی رائے قانونی درست ہے دفعہ ۱۹۳ ضمن ۲۔ صرف اون مقدمات سے متعلق ہے جو واسطے تجویز کے سپرد جائنٹ سشن جج کے کئے جاوین۔

صیغہ نگرانی فوجداری

۱۶ اپریل ۱۸۸۵ء
صفحہ کتاب
انڈین لا رپورٹ
۴۵۶

باجلاس نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس وسٹر ڈبلو ویڈر برن صاحب بیرونٹ جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام **پسلنجی برجورجی** *

آبکاری - ایکٹ آبکاری بمبی نمبرہ بابت ۱۸۷۸ء دفعات ۴۳ و ۵۳ - قبضہ آلات کشید شراب

محض قبضہ آلات کشید شراب کا بلا لیسنس کے جرم نہین ہے جو حسب دفعہ ۴۳ - ایکٹ آبکاری (بمبی) نمبر ۵ ۱۸۷۸ء کے قابل سزا ہو -

یہ بات محض اونہین صورتون مین ہوتی ہے کہ جب ایسے قبضہ کی بابت وجوہات قابل اطمینان نہین ظاہر کیجاتی ہین کہ بموجب دفعہ ۵۳ کے تا وقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ کیا جاے یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ اوس شخص نے جس کے قبضہ مین آلات مذکور ہین ارتکاب جرم متذکرہ دفعہ ۴۳ کا کیا

یہہ ایک درخواست بغرض استعمال اختیار نگرانی عدالت ہائیکورٹ کے حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے تہی -

ملزم کی نسبت راجارام پریانند مجسٹریٹ درجہ دوم مقام بلسار نے بابت اس جرم کے کہ اوس نے آلات کشید بغرض طیاری شراب اپنے قبضہ مین رکہے بموجب دفعہ ۴۳ - ایکٹ بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم سزا اداے مبلغ ۵ جرمانہ و در صورت عدم اداے ایکماہ قید سخت کا صادر کیا اور آلات مذکور صاحب کلکٹر کے پاس بغرض نیلام بہیجدئے گئے -

مجسٹریٹ نے بربناے اقبال ملزم کے جسکی تائید دیگر شہادت داخلہ مقدمہ سے ہوئی یہ تجویز کیا کہ ملزم ایک موضع مین جو ریاست ہندوستانی دہرم پور مین واقع ہے آبکار شراب کا تہا یہ کہ اوس نے موضع مذکور مین اپنی دوکان بند کر دی تہی اور آلات کشید اپنے خاص گانو مین جو قلمرو برطانیہ مین واقع ہے لے آیا تہا کہ جہان کے پولیس پٹیل کو اوس نے اپنی اس کارروائی کی اطلاع کر دی تہی اور یہ کہ وہ اونکو بغرض فروخت بلسار لیجانا چاہتا تہا اور یہ کہ پولیس اوسکے مکان پر آئی اور اوسکے آلات کو اس بنا پر لے گئی کہ چونکہ اوسکے پاس کوئی لیسنس نہ تہا لہذا آلات مذکورہ اوس کے قبضہ مین بطور ناجائز تہے -

* درخواست صیغہ نگرانی نمبر ۴۵ ۱۸۸۵ء -

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نانا تنبھی برجورجی

ڈبلو۔ ۲
۱۷۱/۱

بربناے اس تجویز کے مجسٹریٹ درجہ دوم نے اور مجسٹریٹ درجہ اول نے بصیغہ اپیل ملزم کو مجرم حسب دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ آبکاری کے تجویز کیا۔

ملزم نے بنا بر منسوخی اپنی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے عدالت ہائی کورٹ مین درخواست گذرانی مانک شاہ جہانگیر شاہ طالع یارخان ۔ منجانب کے اپیل ۔ کوئی شخص تاوقتیکہ وہ حسب دفعہ ۵۳ اپنے قبضہ کی وجہ بیان کرنے سے قاصر رہے نسبت بلا لیسنس مقابضت آلات کشید شراب کے قابل سزا نہین ہے ہر دو صاحبان مجسٹریٹ نے اس تجویز کرنے مین کہ محض قبضہ بلالیسنس کے کافی تہا غلطی کی کسی امر کو داخل جرم کرنے کے لئے موجودگی کسی جزو بدنیتی کی ضرور ہے اور بمقدمہ ہذا کوئی کسی قسم کا ایسا جزو موجود نہ تہا۔

نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس ۔ یہہ واضح ہوتا ہے کہ ملزم تنبھی برجورجی ریاست ہندوستانی دہرم پور مین آبکار شراب تہا ۔ چونکہ میعاد اوس لیسنس کی جو پیشہ مذکور کے کرنے کے واسطے تہا منقضی ہوگئی تہی ملزم نے اپنے آلات مسی کو جو اوسکی تجارت مین مستعمل ہوتے تہے دہرم پور سے منتقل کیا اور اونکو فروخت کی غرض سے ملسار لئے جاتا تہا راستہ مین اوس نے پولیس پٹیل مقام کو سم کو جو ایک موضع قلمرو برطانیہ مین واقع ہے اس بات کی اطلاع کردی کہ اوسکے پاس اس قسم کے آلات ہین اور وہ اونکو فروخت کرنے کے لئے جاتا تہا اس بیان مین ملزم کی تائید پولیس پٹیل گواہ نمبرہ (بہگوان کالا) نے کی اور مسل مین کوئی شہادت واسطے ثبوت اس امر کے موجود نہین ہے کہ یہ بیان جہوٹا ہے اگر بیان مذکور صحیح ہے تو ملزم نے اپنے قبضہ آلات مذکور کی بابت وجوہ قابل اطمینان ظاہر کردئے اور وہ قیاس جو حسب دفعہ ۵۳ ۔ ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ ۔ ۱۸۷۸ء کے اور صورت مین پیدا ہوتا پیدا نہین ہوتا ہے ہر دو عدالتہاے ماتحت نے اس کیفیت پر لحاظ نہین کیا ہے اور ہمکو یہہ واضح نہین ہوتا کہ محض قبضہ بلا لیسنس اس قسم کے آلات کا ایک جرم حسب دفعہ ۴۳ ۔ قابل سزا ہے یہہ محض اوس صورت مین ہوتا ہے کہ جب قبضہ کی نسبت وجوہ قابل اطمینان بیان نہین کیجاتی ہین کہ بموجب دفعہ ۵۳ تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت ہو یہہ قیاس کرلیا جاتا ہے کہ ملزم نے ارتکاب جرم متذکرہ دفعہ ۴۳ کا کیا۔

پس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے جاتے ہین اور زرجرمانہ اگر وصول کرلیا گیا ہو ملزم کو واپس دیا جاے مانک شاہ جہانگیر شاہ طالع یارخان ۔ مین عدالت سے یہہ استدعا کرتا ہون کہ حکم واپسی آلات مذکور کا جو کلکٹر کے قبضہ مین ہین صادر فرمایا جاوے۔

نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس - ہمکو اسکی بابت کوئی حکم دینے کی ضرورت نہین جب تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوگئی تو ملزم کو اوسکے آلات یا اوسکی قیمت بلا شبہہ ملے گی۔

سنہ ۱۸۸۵ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
لیلشنجی برجورجی

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و مسٹر ڈبلو ویڈر برن صاحب بیرونٹ جسٹس

سنہ ۱۸۸۵ع
۱۸ جون
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۴۷۸

گورنمنٹ احاطہ بمبئی اپیلانٹ بنام دودیام بن بساپا رسپانڈنٹ *

اسلحہ - قبضہ اسلحہ - تعلقہ باوامی - ایکٹ اسلحہ ہند نمبر ۱۱ - سنہ ۱۸۷۸ع دفعات ۱۵ و ۱۹ - ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ع دفعہ ۳۲ ضمن ہاے ۱ و ۲ -

ضمن ۲ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ۳۱ - سنہ ۱۸۶۰ع - متعلقہ طیاری و آمد و فروخت اسلحہ تعلقہ باوامی کالکٹری کلاوگی سے بوقت نفاذ ایکٹ اسلحہ ہند نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ع کے متعلق نہ تہی اور اشتہار گورنمنٹ بمبئی نمبر ۱۱۱۲ مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۷۹ع جسمین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ احکام ایکٹ ۳۱ - سنہ ۱۸۶۰ع جس طور پر کہ وہ بموجب ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۰ع کے ترمیم کئے گئے ہین منجملہ دیگر مقامات کے باوامی مین نافذ ہین بموجب ضمن ۱ - دفعہ ۳۲ - ایکٹ ۳۱ - سنہ ۱۸۶۰ع کے کوئی حکم مشعر لیے جانے ہتہیارون کے نہین ہے لہذا بحالت عدم موجودگی کسی اشتہار کے حسب دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ع کے جسکی رو سے بمنظوری ماقبل نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے احکام دفعہ مذکور باوامی سے متعلق کئے گئے ہون قبضہ ہتہیاران بلا لیسنس کا تعلقہ مذکور مین بموجب دفعہ ۱۹ - کے قابل سزا نہین ہے۔

اپیل ہذا ایک اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بموجب دفعہ ۴۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع بناراضی حکم ای میک کالم صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلادگی کے تہی جو مشعر برأت دودیام بن بساپا کے جرم قبضہ مین رکہنے ہتہیارون بلا لیسنس بمقام تعلقہ باوامی حسب دفعہ ۱۹ - ایکٹ اسلحہ ہند نمبر ۱۱ - سنہ ۱۸۷۸ع سے تہا۔

مسٹر میک کالم نے وجوہ بابت بریت ملزم کے حسب ذیل بیان کئے تہے۔

مجھکو واضح نہین ہوتا کہ اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۱۱۲ - مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۷۹ع مندرجہ صفحہ ۱۷۸ - گورنمنٹ گزٹ بمبئی قبضہ تلوار ہاے یا خنجر ہاے کو داخل دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۱ - سنہ ۱۸۷۸ع کرتا ہے۔ دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ع صرف اون مقامات سے متعلق ہے جنمین دفعہ ۳۲ - ضمن ۲ - ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ع نافذ تہی جن سے کہ گورنمنٹ نے اس دفعہ کو بالخصوص متعلق کیا تہا الفاظ دفعہ ہذا میری

* اپیل فوجداری نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ع

راے مین دفعہ ۱۵ سے متعلق ہین اور مجہکو یہہ دریافت نہین ہوتا کہ دفعہ مذکور کبہی کسی تعلقہ موقوعہ ضلع ہذا سے بالخصوص متعلق کی گئی تہی۔

گورنمنٹ احاطہ بمبئی بنام دودیا ۱۸۸۵ء

"اگر دفعہ حسب مذکورہ بالا متعلق نہین کیگئی ہے تو وہ محض اون مقامات سے متعلق ہے کہ جنمین بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۸ء کے دفعہ ۲ ضمن ۲۔ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء نافذ تہی اور دفعہ ۳ ضمن ۲۔ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء محض اون مقامات مین نافذ تہی جنمین حکم بناپر تلاش عام ہتہیارون کے بموجب ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۷ء کے صادر کیا گیا تہا۔

مین خیال کرتا ہون کہ قبل اسکے کہ مین بموجب دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۸ء کے کسی مقدمہ کی سماعت کرون میرے نزدیک مجہکو اپنا یہہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ یا تو یہہ کہ دفعہ ۱۵ بالخصوص اوس مقام سے متعلق کی گئی ہے جہان تلوار برآمد ہوئی یا یہہ کہ دفعہ ۳۔ ضمن ۲۔ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۷۸ء نافذ تہی کہ جس تاریخ کو ایکٹ ۱۱ ۱۸۷۸ء نافذ ہوا تہا اور چونکہ ضمن و دفعہ مذکور محض اون مقامات سے متعلق تہین جنمین حکم واسطے تلاش عام ہتہیارون کے صادر ہو چکا ہو مجہکو اس بات کا اطمینان کرنا چاہئے کہ اس قسم کا حکم قبل نفاذ ایکٹ ۳۱۔ سنہ ۱۸۶۰ء کے صادر کیا گیا تہا اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۱۱ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۷۸ء مین یہہ مشتہر کیا گیا ہے کہ ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء بتاریخ مذکور نافذ تہا مگر میری راے مین ایسے اشتہار سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ تلاش عام اسلحہ قبل تاریخ نفاذ ایکٹ ۳۱۔ سنہ ۱۸۶۰ء کے عمل مین آئی تہی میری دانست مین مجہکو قبل اسکے کہ مین مقدمہ کی حسب دفعہ ۱۵ سماعت کرون یا تو ایسا اشتہار ملنا چاہئے جس سے دفعہ مذکور اون تعلقہ ہاے سے جنکا معاملہ میرے روبرو پیش ہے بالخصوص متعلق کی گئی ہو یا وہ حکم یا نقل مصدقہ اوسکی ملنی چاہئے جو واسطے تلاش عام اسلحہ کے تعلقہ ہاے مذکور مین صادر ہوا ہو۔

اصول قانونی یہہ ہے کہ قوانین تعزیری کی تاویل بہ سختی ہونی چاہئے اور مین نہین خیال کرتا کہ مجہکو بوجہ اسکے کہ گورنمنٹ نے بیان کیا ہے کہ ایکٹ ۳۱۔ سنہ ۱۸۶۰ء ۱۸۷۸ء مین نافذ تہا یہہ فرض کر لینا قرین انصاف ہوگا کہ حکم تلاش عام اسلحہ قبل نفاذ ایکٹ ۹ ۱۸۷۸ء کے صادر ہو چکا تہا۔

راؤ صاحب وی این منڈلیک وکیل سرکار منجانب اپیلانٹ۔ بحث یہہ ہے کہ آیا دفعہ ۱۵۔ ایکٹ اسلحہ ہند نمبر ۱۱ ۱۸۷۸ء باداحی مین نافذ ہے یا نہین کسی اشتہار گورنمنٹ کا بموجب دفعہ مذکور کے صادر ہونا معلوم نہین ہوتا نہ مجہکو کوئی خاص احکام گورنمنٹ کے ایسے دستیاب ہوئے جنکی رو سے تعلقہ مذکور سے ہتہیار لے لئے گئے ہون یا جنکی رو سے تلاش اسلحہ کی ہدایت کیگئی ہو

گورنمنٹ بمبئی بنام ددوبام ۱۸۸۵ء

اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ تعلقہ بادامی ایک ایسا مقام ہے جس سے دفعہ ۳۲ ضمن ۲ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء کے متعلق تہی مین اوس بیان پر جو اشتہار نمبر ۱۱۸۱ مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۸۰ء مین مندرج ہے جسمین بادامی کا ذکر ہے استدلال کرتا ہون بموجب سرکلر حکم گورنمنٹ مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۸۵۸ء کے صاحب مجسٹریٹ ضلع بلگام کو جسمین او سوقت بادامی واقع تہا اختیار تمیزی اسبات کا دیا گیا تہا کہ اپنے ضلع کے ہتھیار لے لے یہہ واضح نہین ہوتا کہ آیا ضلع مذکور یا اوسکے کسی جز و مین سے کبہی واقعی ہتھیار لے لئے گئے تہے۔

منجانب ملزم کوئی حاضر نہین ہوا۔

عدالت نے غور فرمایا۔

۱۸ جون۔ **وڈربرن صاحب جسٹس**۔ مقدمہ ہذا مین گورنمنٹ بمبئی بنارضی ایک حکم برات کے اپیل کرتی ہے جو مسٹر مینک کالم مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلادگی نے بمقدمہ ددوبام بن بسا یا صادر کیا تہا جسپر بموجب دفعہ ۱۹ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء کے الزام اپنے قبضہ مین رکہنے ایک تلوار کا خلاف احکام دفعہ ۱۵ ایکٹ مذکور کے لگایا گیا تہا قبضہ تلوار سے ملزم کو انکار نہین ہے مگر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر مینک کالم کی رائے مین اس قسم کا قبضہ اندر حدود تعلقہ بادامی کے جہان ملزم سکونت رکہتا ہے اور کہ جہان جرم مظنونہ کا ارتکاب ہوا تہا داخل جرم نہین ہے۔

امتناع قبضہ اسلحہ بموجب دفعہ ۱۵ کے مقامات ذیل سے متعلق ہے۔

(۱) ہر مقام جس سے بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء کے دفعہ ۳۲ ضمن ۲ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء متعلق تہی اور۔

(۲) ہر مقام جس سے کہ لوکل گورنمنٹ بمنظوری ماقبل نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری مقامی کے دفعہ مذکور کو بالخصوص متعلق کرے۔

یہہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ اشتہار بموجب صورت دوم کے صادر کیا گیا ہے لہذا امر قابل تجویز یہہ ہے کہ آیا بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء کے دفعہ ۳۲ ضمن ۲ تعلقہ بادامی سے متعلق تہی یا نہین بلاحظہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ قبضہ اسلحہ کا بموجب دفعہ مذکور کے مقامات ذیل مین ناجائز قرار دیا گیا ہے

(الف) ہر مقام مین جسمین ایگزیکیوٹو گورنمنٹ پریزیڈنسی نے بموجب ضمن اول کے حکم لے لئے جانے اسلحہ کا صادر کیا ہے ایسا حکم (دیکہو ضمن ۵) گزٹ سرکاری مین مشتہر کیا جاوے گا اور

(ب) ہر مقام مین جسمین کہ حکم بنا بر تلاش عام اسلحہ صادر ہوا ہے اور بموجب ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۷ء کے

ہنوز نافذ ہے اس قسم کی تلاش کا بموجب دفعہ ۲۴۔ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۷ء کے اختیار دیا گیا ہے جسمین یہہ حکم ہے کہ ایگزیکٹیو گورنمنٹ کسی احاطہ کو جائز ہے کہ یہہ حکم دے کہ کسی ضلع یا مقام مندرجہ حکم مذکور مین بذریعہ کسکی عہدہ دار یا اشخاص متذکرہ حکم مذکور کے تلاش عام اسلحہ عمل مین آوے۔

دفعات ہذا کو یکجا پڑہنے سے یہہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ دفعہ ۳۱ ضمن ۲ کی نسبت کسی مخصوص معنی مین تعلقہ بادامی سے متعلق ہونا صرف اوس صورت مین کہا جا سکتا ہے کہ منجملہ شرائط ذیل کے ایک یا دوسری پوری ہوتی ہو یعنی یا تو (الف) کوئی حکم نسبت لے لینے ہتہیاران کے حسب ضابطہ مشتہر کیا گیا ہو یا (ب) تلاش عام اسلحہ کا حکم دیا گیا ہو اور اس قسم کے حکم مین ہر دو صورت تعلقہ بادامی مین تذکرہ خاص ہو۔ کیا اس قسم کا کوئی حکم موجود ہے نسبت اس امر کے وکیل ذیعلم سرکار نے ہمکو ایک اشتہار مندرجہ گورنمنٹ گزٹ بمبئی ۱۲۱ا مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۸۶ء کا حوالہ دیا ہے اس اشتہار مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ احکام ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء (متعلقہ طیاری و آمد و فروخت اسلحہ و سامان جنگی و نسبت انتظام حق رکہنے و استعمال کرنے اشیاء مذکور کے و متعلق عطاء اختیار لے لینے ہتہیاران کے بعض صورتون مین) جس طور پر کہ وہ بموجب ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۶ء کے ترمیم ہوا ہے بعض مقامات و اضلاع مخصوصہ مین منجملہ جنکے تعلقہ بادامی بیان کیا گیا ہے نافذ ہین۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ کس دفعہ کے بموجب اور کس غرض سے اشتہار مذکور قریب تین ہفتہ قبل صادر ہونے ایکٹ اسلحہ جدید (نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء) کے مشتہر کیا گیا تہا کوئی بات موجود نہین ہے۔ وکیل ذیعلم سرکار ہماری نسبت اس امر کے رہنمائی نہین کر سکتے اور اشتہار مذکور جہانتک کہ اوس فقرہ کو جو اوسمین سے اوپر نقل کیا گیا علاقہ ہے ہمکو بلے اثر معلوم ہوتا ہے کیونکہ بموجب دفعات ۵۴ و ۵۵ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء کے ایکٹ مذکور سنہ ۱۸۶۰ء سے کل برٹش انڈیا مین نافذ ہوا اور (بہ ترمیمات خفیف) بذریعہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۶ء کے اوس وقت تک نافذ رہا کہ جب وہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء کے منسوخ کیا گیا۔ لہذا ایکٹ مذکور کا بعض مقامات مخصوصہ مین نافذ ہونا بیان کرنا فضول تہا۔ اوسکا مقصد و مراد جو کچھہ ہو اشتہار مذکور کی یہہ تاویل نہین کیجا سکتی کہ وہ ایک حکم مشتہرہ لے لینے اسلحہ کے بموجب دفعہ ۲ ضمن ۱۔ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء کے تہا۔ اسمین شبہہ نہین کہ اوسمین بطور تمہید تذکرہ اختیار لے لینے اسلحہ کا بعض صورتون مین کیا گیا ہے مگر اوس سے مراد صادر کرنے کسی حکم خاص سے نہین ہے کہ جسکے بغیر چہین لینا اسلحہ کا عمل مین نہین آسکتا مزید برآن ہمکو ایک سرکلر مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۸۵۷ء کا حوالہ دیا گیا ہے جو مشعر انتقال بعض اختیارات متعلق لے لینے اسلحہ کے منجانب چیف سکریٹری گورنمنٹ بنام مجسٹریٹ بلگام ہے کہ جس ضلع مین

۱۸۹۵ع [illegible]
دزدیا لمبر
[illegible]

۱۸۸۵ع کورٹ … بمبئی بنام وودیا …

تعلقہ بادامی اوسوقت داخل تہا اگر سرکار مذکور بطور حکم بنابر تلاش عالم اسلوہ بموجب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۷ع متصور نہین ہوسکتا کیونکہ ایکٹ مذکور تا اا ستمبر صادر نہین ہوا تہا یعنی سرکار کے جاری ہونے سے زاید از یکماہ بعد تک۔ پس یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۳۲۔ ضمن ۴۔ ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ع بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ع کے تعلقہ بادامی سے متعلق نہ تہی۔

آنریبل ریٹو صاحب موصوف نے بنابر تلاش احکام از قسم محولہ بالا کے مہلت لی مگر احکام مذکور ہمکو نہ دکہلا سکے پس ہماری یہہ راے ہے کہ اپیلانٹ نے یہہ ثابت نہین کیا ہے کہ وہ راے جو مجسٹریٹ درجہ اول نے قایم کی ہے نادرست ہے اور ہم اپیل ہذا کو نامنظور کرتے ہین۔

اپیل ڈسمس ہوا۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

۱۸۸۵ع … انڈین لاء رپورٹ … ۵۵۶

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ڈبلو ویڈربرن صاحب بیرونیٹ جسٹس

بمعاملہ درخواست لمبدا اکو یا

ایکٹ آبکاری بمبئی نمبرہ سنہ ۱۸۷۸ع دفعات ۳۴۔ ضمن ۵ و ۴۳ مہوراکے پہول کا قبضہ میں رکہنا۔ ذمہ داری فروشندہ پہول کی اوس حالت مین کہ خریدار اوسکا استعمال ناجایز ازروے تقطیر شراب پہول مذکور سے کرے۔ بارثبوت۔

محض قبضہ مہوا کے پہول کا کوئی جرم حسب دفعہ ۴۳۔ ایکٹ آبکاری نمبرہ سنہ ۱۸۷۸ع کے نہین ہے جبتک کہ قبضہ پہول مذکور کا واسطے اغراض کشید شراب کے منجانب مدعی ثابت کیا جاے اور نہ فروشندہ پہول مذکور کا مرتکب جرم ہین قابل مواخذہ ایسی صورت مین ہے کہ کوئی استعمال ناجایز پہول کا بعد اسکے کہ وہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا ہو کیا جاے۔

یہہ درخواست واسطے منسوخی حکم ثبوت جرم و سزا مصدرہ راو بہادر لیمیہ رام مجسٹریٹ درجہ اول مقام سورت کے ہے۔

سایل فروشندہ پہول مہوا کا ہے اور اوس نے اثناے اپنے کاروبار مین کسیقدر پہول خوشحال داجی راپا کے ہاتہہ فروخت کیا اور اوس نے اوسکی شراب کشید کی اور بعد تجویز کے اوس جرم کی بابت سزا پائی بمطابق تحقیقات منجانب چیف پولیس کانسٹبل نسبت اس امر کے کہ

شخص سے خوشحال نے یہہ پہول لیاتہا نامبردہ نے سایل کا پتہ بتلایا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سایل کی خانہ تلاشی کی اور مکان مین چند من پہول مہوا کا نکلا سایل پر حسب دفعہ ۴۳ - ایکٹ آبکاری (بمبئی) نمبر ۵ ۱۸۷۸ء جرم قبضہ مین رہنے پہول مہوا کا بغرض ناجایز کشید کے قایم کیا گیا اور جرم ثابت قرار پاکر مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت سے سزاے جرمانہ ۲۵ کی گئی ناراض اس فیصلہ کے سایل نے اپیل روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مقام سورت کے کیا اور حاکم موصوف نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال رکہا۔

سایل نے درخواست حال عدالت ہائیکورٹ مین بصیغہ نظرثانی گذرانی۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سایل۔ محض قبضہ مین رکہنا پہول مہوا کا کوئی جرم حسب دفعہ ۴۳ ضمن (و) ایکٹ آبکاری کے نہین ہے بجز اسکے کہ قبضہ مذکور بغرض کشید شراب کے پہول سے ہو اس امر کا صاف طور پر ثابت کرنا مستغیث کا کام تہا کہ قبضہ سایل بغرض مذکور تہا یہہ امر مسلمہ ہے کہ سایل فروشندہ پہول ہے اور اسوجہ سے اوس کے قبضہ کی وجہ قابل اطمینان ثابت ہے۔

آنریبل وی این منڈلیک منجانب سرکار۔ حسب دفعہ ۵۳ - ایکٹ آبکاری کے یہہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ پہول مہوا کا قبضہ مین ہونا بغرض کشید شراب کے ہے اور اس امر کے ثابت کرنیکا بار کہ پہول قبضہ مین نیک نیتی سے ہے اوس شخص پر ہوتا ہے جس کے قبضہ مین وہ ہو۔

نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس۔ متعلقات فوجداری مین جرم حسب دفعہ ۴۳ - ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء کے ہون بلاشبہہ حسب دفعہ ۵۳ - ایکٹ مذکور کے یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص کہ جسکے قبضہ مین ایسی اشیا پائی جاوین جو معمولی طور پر شراب کے بنانے مین استعمال کیجاتی ہین اور ان اشیا بغرض بنانے شراب کے قابض تہا (دفعہ ۴۳ ضمن و) لیکن اس قسم کا قیاس حسب دفعہ مذکور صرف اوسی صورت مین پیدا ہوتا کہ ملزم پہول کے اپنے قبضہ مین رکہنے کی وجہ قابل اطمینان نہ بتلا سکے۔

اسمقدمہ مین تجویز عدالت اپیل سے واضح ہوتا ہے کہ ملزم مہوا کے پہول کا فروشندہ ہے اور صرف یہہ امر اوسکے خلاف ثابت ہوا ہے کہ اوس نے مہوا کا پہول خوشحال داجی راے کے ہاتہہ فروخت کیا جس نے اوسکا استعمال ناجایز کیا یہہ بیان نہین ہوا ہے کہ نامبردہ نے پہول مذکور کو بغرض کشید شراب کے استعمال کیا چونکہ وہ فروشندہ ہے لہذا اوسکے قبضہ مین مہوا کے

بہول کا بطریق کاروبار ہونا قابل اطمینان ثابت ہے پس یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس مقدمہ مین حسب دفعہ ۵۳ کوئی قیاس پیدا ہوتا ہے اور چونکہ کوئی ایسا قیاس پیدا نہین ہوتا لہذا یہہ امر ذمہ مستغیث کے ہے کہ یہہ ثابت کرے کہ ملزم پہول مورا کا اپنے قبضہ مین بغرض بنانے شراب کے رکہتا تہا چنانچہ مستغیث اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر رہا۔ (بمعاملہ درخواست لداکریا)

ٹہیکہ دار شراب کے ملازم کی اس شہادت سے کہ ناجائز کشید تعلقہ بلسار مین موجود ہے مجسٹریٹ نے یہہ قیاس کیا کہ ملزم مقدمہ ہذا پہول مورا کا اپنے قبضہ مین اس ارادہ سے رکہتا تہا کہ اوسکو خود ناجائز کشید شراب مین استعمال کرے یا دیگر اشخاص جو اوس سے خرید کرین استعمال کرین ہم اس دلیل کو قبول نہین کر سکتے یہہ بہی ظاہر ہے کہ ملزم مواخذہ دار بابت اوس استعمال کے نہین ہو سکتا جو خریداران مال نے بعد اسکے کہ وہ اوسکے اختیار سے نکل گیا کیا۔

یہہ بیان مندرجہ تجویز مجسٹریٹ کہ مورا کا پہول اوس ضلعہ مین آدمی یا جانور نہین کہاتے ہین خلاف بیان حلفی گواہ نمبر ۲۳۔ (چہوٹا لال وسنداس) کے ہے۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے جاتے ہین جرمانہ اگر وصول کیا گیا ہو واپس دیا جائیگا۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے گئے۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

اجلاس نانابہائی ہرداس صاحب جسٹس و مسٹر ڈبلیو ڈیڈربرن صاحب بیرونٹ جسٹس

بمعاملہ درخواست رکہاجی *

(۶ جولائی ۱۸۸۵ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۵۵۸)

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۵۲ و ۳۲۵ و ۳۵۲۔ قواعد یا احکام عاملانہ مصدرہ گورنمنٹ مطبوعہ کتاب ریونیو ہینڈ بک مولفہ مسٹر نیرن۔ گاڑیونکا واسطے استعمال عہدہ داران سرکاری کے پکڑنا کہان تک جائز ہے۔

قواعد یا احکام عاملانہ مصدرہ گورنمنٹ مطبوعہ صفحات ۲۶ و ۲۷ کتاب ریونیو ہینڈ بک مولفہ مسٹر نیرن مثل قانون کے اثر نہین رکہتے اور جو کوئی عہدہ دار سرکاری بمتابعت اونکے عمل کرتا ہے اگر اوسکا فعل دیگر طرح پر ناجائز ہو اوسکی نسبت یہہ تصور نہین کیا جا سکتا کہ وہ بجا آوری فرائض منصبی مین بحیثیت ملازم سرکاری عمل کرتا ہے ایک سپاہی سیمنال نے جو کہ گوجریا

(۱۸ جولائی ۱۸۸۵ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۵۶۸)

+ جنگلات نے واسطے پکڑنے چند گاڑیون کے واسطے اپنے استعمال کے تا۔ بیرونی تبدیلات۔ دروازہ جدید کا

* درخواست نظر ثانی نمبر ا سنہ ۱۸۸۵ء

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ بنام رکھاجی ... الہ آباد

کہ ملزم نے اوسپر حملہ کیا اور گاڑی کے گرفتار کرنے سے روکا ایک مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو حسب دفعہ ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) بجرم حملہ آوری اور مزاحمت کرنیکا ساتھہ عہدہ دار سرکاری کے بجا آوری اوسکی خدمات منصبی مین قرار دیا اور ملزم پر حکم سزا ۲۱ یوم کی قید سخت کا صادر کیا۔

تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند کے منسوخ ہونی چاہیے جس جرم کا کہ شہادت سے ملزم کا مرتکب ہونا پایا جاتا ہے وہ محض حملہ حسب دفعہ ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے تہا۔

یہہ درخواست نظر ثانی واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا مصدورہ اے ایل کیمپل مجسٹریٹ درجہ اول مقام شعلہ پور کے ہے۔

عہدہ دار بندوبست جنگل شعلہ پور نے محی الدین ایک سپاہی صیغہ مال کو واسطے پکڑنے ۱۵ گاڑیوں کے اپنے استعمال کے لئے متعین کیا سایل مالک ایک گاڑی کا تہا اور اوس نے محی الدین کو گاڑی کے پکڑنے سے روکا برطبق استغاثہ کے جو محی الدین نے مجسٹریٹ درجہ اول مقام شعلہ پور کے روبرو پیش کیا سایل پر حسب دفعہ ۳۵۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے الزام محی الدین پر اس نیت سے حملہ کرنے کا کہ اوسکو بجا آوری اوسکی خدمت منصبی سے بحیثیت ملازم سرکار کے روکے قایم کیا گیا اور اوسپر یہہ جرم ثابت قرار دیا گیا اور حکم سزا ۲۱ یوم کی قید سخت کا صادر کیا گیا۔

سایل نے یہہ درخواست ہائی کورٹ مین بصیغہ نظر ثانی فوجداری پیش کی اور وہ واسطے سماعت کے ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء کو پیش ہوئی اوس وقت پر کوئی منجانب سرکار حاضر نہین ہوا۔

گھنشام نیلکنٹھ نادکرنی منجانب سایل۔ یہہ نہین تصور کیا جا سکتا کہ محی الدین بتعمیل اپنی خدمات منصبی کو بحیثیت ملازم سرکار بوقت پکڑنے سایل کی گاڑی کے عمل مین لاتا تہا اوسکو کوئی منصب پکڑنے کا نہ تہا پس تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۵۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے خلاف قانون ہے کوئی حملہ منجانب سایل بغرض محفوظ رکھنے اپنے مال کے پکڑے جانے سے عمل مین نہین آیا۔

نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس۔ عدالت کی دانست مین اس مقدمہ مین صرف چپراسی بجا آوری اپنی خدمت منصبی مین بحیثیت ملازم سرکار عمل نہین کرتا تہا بلکہ ظاہرا خلاف دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے عمل کرتا تہا اور اس وجہ سے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۵۳ مجموعہ تعزیرات ہند نسبت ملزم کے منسوخ ہونی چاہیئے بجز اسکے کہ قواعد مندرجہ صفحہ ۲۶ و ۲۷ کتاب ہینڈ بک مولفہ بیزن صاحب (طبع سوم) اثر قانونی رکہتے ہون اور کارروائی جایز طور پر مطابق اونکے عمل مین آئی ہو اطلاع وکیل سرکار کو دیجاوے تاکہ وکیل سرکار یہہ تحقیق کر سکے کہ بموجب کس

شنہ ۱۸۸۵ء
بمقابلہ درخواست رکھا جی

قانون ہے تو اعد مذکورہ بالا ملیا رکئے گئے مثل اوسکا سوائی وکیل مذکور کو ملاحظہ کرائی جاوے۔
چنانچہ یہ بات وقوع مین آئی اور وکیل سرکار عدالت مین حاضر ہونے کی ہدایت حاصل کرکے
۶ جولائی سنہ ۱۸۸۵ء کو حاضر ہوا۔

آنریبل بی این ۔۔۔ منجانب سرکار۔ سپاہی گاڑی کو اپنے خاص استعمال کے لئے نہین پکڑتا تہا بلکہ بموجب حکم عہدہ دار بندوبست کے ایسا کرتا تہا قواعد یا احکام عاملانہ جو بصفحات ۲۶ و ۲۷۔ کتاب ریونیو ہینڈبک مولفہ مسٹر نیرن کے طبع ہوئی ہین اونکی روسے اسطرحپر گاڑی کا گرفتار کرنا جائز ہے پس سپاہی اپنی خدمت منصبی کو بحیثیت ملازم سرکاری کے انجام دیتا تہا اور یہاں لے اوسپر حملہ کیا اگر احکام عاملانہ مثل قانون کے نہ تصور کئے جاوین تو تجویز ثبوت جرم بابت حملہ کے قائم رہنی چاہئے۔

نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس۔ بعد سماعت تقریر وکیل سرکار کے ہماری یہہ رائے ہے کہ قواعد یا احکام عاملانہ گورنمنٹ کے جو بصفحات ۲۶ و ۲۷۔ کتاب ریونیو ہینڈبک مولفہ نیرن صاحب طبع ہوئے ہین مثل قانون کے اثر نہین رکھتے پس وہ سپاہی جو خود مطابق اپنی شہادت کے عہدہ دار بندوبست جنگل کی طرفسے واسطے پکڑنے ۱۵ گاڑیون کے واسطے استعمال عہدہ دار موصوف کے تعینات کیا گیا تہا اپنی خدمت منصبی کا کام بحیثیت ملازم سرکار اوس وقت نہین کرتا تہا جب اوسنے ملزم کی گاڑی کو پکڑا پس تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۵۳۔ تعزیرات ہند کے منسوخ ہونی چاہئے جس جرم کا کہ ازروئے شہادت ملزم مرتکب ہوا وہ محض حملہ حسب دفعہ ۳۵۲ تعزیرات ہند کے تہا اور ہماری دانست مین نظر بحالات چند روپیہ کا جرمانہ کافی ہوتا لیکن چونکہ وہ ایک ہفتہ تک قید رہ چکا ہے لہذا ہم بقیہ جز اوسکی سزا کو معاف کرتے ہین اور وہ فوراً رہا ہو ہمکو تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ اول نے اوس امر کو جائز تصور کیا جسکی صراحتاً ازروئے دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند کے ممانعت ہے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و مسٹر بلو وڈ بیڈ ربرن صاحب بیرونٹ جسٹس

شنہ ۱۸۸۵ء
۸ جولائی
دیکھو انڈین لا رپورٹ
صفحہ ۵۶۸

قیصر ہند بنام گوجریا +

ایکٹ میونسپلٹی بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۲ء دفعات ۳۳ و ۴۷۔ بیرونی تبدیلات۔ دروازہ جدید کا

قیصر ہند بنام گوجریا ۱۸۸۴ء

کسی عمارت مین بلا اطلاع میونسپلٹی کے بنانا۔

نیا بیرونی دروازہ کہولنا بیرونی تبدیل اوس عمارت کی ہے جسمین دروازہ بنایا گیا ہو اور اس قسم کا فعل بلا دینے اطلاع میونسپلٹی کے حسب مراد دفعہ ۳۳ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء کے کرنا ایک جرم کا ہے جسکی سزا دفعہ ۴۸ ایکٹ مذکور مین مندرج ہے۔

تجویز ضمنی جس حالت مین کہ ایسا فعل باعث کسی شخص کی تکلیف کا ہو تو خفیف برائے نام جرمانہ سزا کافی ہے

یہہ استصواب ایچ ای ونٹر صاحب مجسٹریٹ ضلع احمد نگر نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے کیا۔

یہہ استصواب واسطے اغراض رپورٹ ہذا کے حسب ذیل تحریر ہوا۔

"اپریل گذشتہ مین ایک شخص گوجریا ولد ناجی نے بلا حصول اجازت میونسپلٹی کے ایک چوکہٹ جانب غرب اپنے مکان موقوعہ دلوی گلی شہر سنگم نیر کے لگائی اور اوس دروازہ کو استعمال کرنے لگا استغاثہ بنام گوجریا کے میونسپل انسپکٹر نے کیا"

"راؤ صاحب رامچندر باباجی نیچے مجسٹریٹ درجہ دوم نے جس نے تجویز مقدمہ کی حسب دفعات ۳۳ و ۴۸ ایکٹ میونسپلٹی ضلع بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء کی ملزم کی نسبت حکم سزا ادا کرنے ۲ر جرمانہ کا صادر کیا"

"الفاظ مستعملہ دفعہ ۳۳ ایکٹ مذکور یہہ ہین کہ کسی موجودہ عمارت کو باہر سے تبدیل کرنا یا اوسمین اضافہ کرنا اور یہہ لفظ میری دانست مین محض بنانے ایک نئے دروازہ سے متعلق نہین ہین اور یہہ فعل بہ نفسہ ایسا نہین ہے کہ جس سے احتمال تکلیف اون اشخاص کا ہو جو شارع عام کو استعمال کرین"

جرمانہ ادا ہوگیا حاکم موصوف کی یہہ رائے تہی کہ کارروائی منسوخ ہونی چاہئے اور جرمانہ واپس دیا جاوے۔

کوئی شخص منجانب ملزم یا سرکار کے حاضر نہین ہوا۔

نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس ۔ مجسٹریٹ ضلع کو اطلاع دیجاوے کہ نئے بیرونی دروازہ کا کہولنا ایک تبدیل بیرونی عمارت کی ہے جسمین دروازہ لگایا گیا اور اس قسم کا فعل بلا دینے اطلاع میونسپلٹی کے حسب مراد دفعہ ۳۳ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء کے کرنا ایک جرم کا ہے جسکی سزا دفعہ ۴۸ ایکٹ مذکور مین مندرج ہے لیکن چونکہ اوس فعل کی نسبت جسکی اسمقدمہ مین شکایت ہے یہہ نہین بیان کیا گیا کہ اوس سے کوئی تکلیف کسی شخص کو ہوئی لہذا ہم حکم سزا کو کم کر کے جرمانہ برائے نام صرف ۱ قایم رکہتے ہین جو کچہہ کہ جرمانہ بیشتر وصول ہو چکا ہے اوسقدر کہ گہٹا کر وہ اب رکہا گیا ہے اوسمین جو فرق ہے وہ ملزم کو واپس ملے

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ڈبلیو ویڈربرن صاحب بیرونیٹ جسٹس

۲۸ اپریل ۱۸۸۵ء صفحہ انڈین لا ۹۴

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کیسان باپو

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۱۷۴ ۔ سمن ۔ عدول حکمی ۔

جو شخص کہ تعمیل سمن حاضری و جوابدہی کسی جرم فوجداری کے مجسٹریٹ کی عدالت مین حاضر ہو مگر اوسوقت پر کہ جو سمن مین بیان کیا گیا ہو مجسٹریٹ کو موجود نپاکر بلا انتظار تا وقت مناسب کے چلا جاے مجرم جرم مندرجہ دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کا ہے ۔

یہ درخواست واسطے اختیار نگرانی ہائیکورٹ کے ہے

مجسٹریٹ درجہ دوم مقام تلودا موقوعہ ضلع خاندیش نے ملزم کے نام جو کنسٹبل پولیس کا تہا ایک سمن واسطے حاضری نامبردہ کے اپنی عدالت مین وقت ۱۰ بجے ۲ مئی ۱۸۸۵ء کو اور واسطے جوابدہی ایک جرم فوجداری کے جاری کیا اوس روز مجسٹریٹ کو اوسکے افسر اعلیٰ نے کسی کام سرکاری کے کرنے کا حکم دیا تہا اور وہ بہی عدالت مین ۱۱ بجے تک

٭ درخواست صیغہ فوجداری نمبر ۴۳ ۱۸۸۵ء

نہین آیا ملزم سے عدالت مین ۱۰ بجے حاضر ہو کر او مجسٹریٹ کو نپا کر ایک اطلاعنامہ متعلق عدالت مین مجسٹریٹ کو یہ لکھکر کہ مین حاضر ہوا تہا اور مین جاتا ہون لگا دیا اور عدالت سے اپنے آنے کے دو تین منٹ بعد چلا گیا مسٹر جے ڈیوڈسن مجسٹریٹ (درجہ اول) مقام دہولیا نے ملزم کو حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم قرار دیا اور تین ماہ قید سخت کا حکم صادر کیا برطبق اپیل کے حضور سشن جج خاندیش کے ثبوت جرم اور حکم سزا بحال رکہا گیا

بعدہ ملزم نے ہائی کورٹ مین واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے درخواست گذرانی

راجی آپا جی کہارے منجانب ملزم سمن اس مقدمہ کا حسب دفعہ ۶۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے جاری ہوا تہا اور مطابق نمونہ نمبر ۱ مندرجہ ضمیمہ ۵ ایکٹ مذکور کے تہا سمن مین یہ لکہا تہا کہ حاضر ہونا ملزم کا واسطے جوابدہی عدم تعمیل حکم مقتضیہ ایکٹ پولیس صوبہ بمبئی ایکٹ ۱۸۶۷ء کے ضرور ہے اور یہ کہ ملزم کو اصالتاً روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم تلوداکے ۱۰ بجے ۲ مئی ۱۸۸۸ء کو حاضر ہونا چاہیے اوسکو سمین قاصر ہونا چاہیے امین و سمن موسومہ گواہ مین جو حسب دفعہ ۹۰ و ۲۵۲ ایکٹ مذکور کے جاری کیا جاے ایک فرق اصلی ہے دیکہو نمونہ نمبر ۱ ضمیمہ ۵ نمونہ آخر الذکر مین حکم ہوتا ہے کہ گواہ عدالت سے بلا اجازت عدالت کے نچلا جاے اگر ایسا شخص ملزم اوسوقت حاضر ہو کہ جو اوسکے سمن مین لکہا ہو آتا اور ہنوز عدالت موجود نہ ہو تو جایز ہے کہ وہ چلا جاے وہ اس بات پر مجبور نہین ہے کہ حاکم کے آنے تک انتظار کرے

[نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سدرلینڈ (۱) کا حوالہ دیا۔

مقدمہ مذکور مین سمن موسومہ گواہ نہ موسومہ شخص ملزم تہا]۔

نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس سائل کی نسبت جو کنسٹبل پولیس کا مسٹر ڈیوڈسن مجسٹریٹ درجہ اول مقام دہولیا نے حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم ثابت قرار دیا اور تین ماہ قید سخت کا حکم صادر کیا سشن جج خاندیش نے صیغہ اپیل مین تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال رکہا اور سائل اب مستدعی منسوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کا ہائی کورٹ سے باستعمال اختیار نظر ثانی ہائی کورٹ کے ہے۔

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳ نگرانی فوجداری

۱۸۸۸ء
مقدمہ قیصرۂ ہند
بنام
ان بابو

۱۸۸۰ء ملکہ معظمہ بنام کیسان

یہ دریافت ہو چکا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم تلود انے معمولی نمونہ کا سمن بشعر حاضری ملزم کے اپنے اجلاس مین بتعین وقت ۱۰ بجے ۲ مئی ۱۸۸۰ء جاری کیا اور ملزم مکان عدالت مجسٹریٹ مین ٹھیک ۱۰ بجے بروز معین حاضر ہوا اور جب اوسنے دیکھا کہ مجسٹریٹ موجود نہین ہے تو وہ مکان عدالت سے دو یا تین منٹ بعد چلا گیا اور ایک اطلاعنامہ لگا دیا کہ مجسٹریٹ کو معلوم ہو کہ وہ عدالت مین حاضر ہوا تھا اور اسوجہ سے کہ مجسٹریٹ موجود نہین تھا چلا گیا

بلحاظ ان واقعات کے مسٹر راجی آپا جی کھارے نے منجانب سائل کے یہ بحث کی کہ چونکہ سمن مین سائل کو کچھ عرصہ تک ٹھہرنے اور بلا اجازت مجسٹریٹ کے نجانے کا کوئی حکم نہین تھا لہذا سائل پر پابندی اس امر کی نہی جسقدر دہ یا دس سے زیادہ عرصہ تک عدالت مین ٹھہرا رہتا

میری دانست مین حجت سائل کی درست نہین ہے اور مجکو کوئی وجہ وسته انداز کی تجویز ثبوت جرم مین نہین معلوم ہوتی یہ سچ ہے کہ سمن مین یہ نہین لکھا تہا کہ کب تک سائل عدالت مین ٹھہرا رہتا لیکن اوسمین یہ لکھا تہا کہ سمن کی کیا غرض تہی یعنی یہ کہ سائل کو ایک جرم فوجداری کی جوابدہی کرنی تھی اور ضرورت حاضری کی اوسوقت تک رفع نہین ہوتی تہی جب تک اوس جرم کا جواب ندیا جاتا میرے نزدیک نامبردہ کو لازم تہا کہ عرصہ مناسب تک عدالت مین منتظر رہتا اور ہماری دانست مین اوسکا صرف دو یا تین منٹ تک ٹہرنا داخل تعمیل حکم نہ تہا مجسٹریٹ اسصورت مین اوسوقت سرکاری کام کی وجہ سے موجود نہ تہا دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سد ریلینڈ (۱) مگر یہ امید تہی کہ تہوڑی دیر بعد عدالت مین آویگا اور دریافت کیا کہ سائل پہلے سے ایک اطلاعنامہ دیوار مکان عدالت پر لگا کر چلا گیا ہے بنظر ان حالات کے ہم تجویز ثبوت جرم کو بحال رکھتے ہین مگر یہ تصور کرتے ہین کہ جسقدر قید کا ابتک وہ متحمل ہو چکا ہے وہ جرم کی سزا کافی ہے چنانچہ ہم باقی حکم سزا کو معاف کرتے ہین جرمانہ بقدر مناسب زیادہ ترصحیح حکم سزا ہوتا مطابق اسکے حکم صادر کیا گیا

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ڈبلیو ویڈربرن صاحب بیرونیٹ جسٹس

۱۸۸۰ء ۱۰ اگست صفحہ انڈین لا رپورٹ ۹۹

بمعاملہ درخواست بالکرشن سالکرام ٭

ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء دفعہ ۲۔ ٹہیکہ دار شکمی کی ذمہ داری نسبت خلاف ورزی معاہدہ کام کے جسکی بابت پیشگی لیکر وعدہ انجام کا کیا گیا تہا۔ کاریگر۔

٭ درخواست نظر ثانی مقدمہ فوجداری نمبر ۱۰۲ ۱۸۸۰ء (۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۰ نگرانی فوجداری۔

سائل کی نسبت جسنے بطور ٹہیکہ دار شکمی کے ایک کام کرنے کا اقرار کیا تہا اور جسکی بابت زر پیشگی لیا تہا مگر وہ خود کام نہین کرتا تہا مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء کے بجرم عہد شکنی معاہدہ کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور بصورت عدم تعمیل تکمیل معاہدہ کے ایک مہینے کی قید کا حکم دیا۔

تجویز ہوئی کہ نامبردہ اہل حرفہ کاریگر یا مزدور حسب مراد دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء کے نہین ہے چنانچہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کئے گئے۔

بوقت ایک تحقیقات سرسری کے جو ۱۳ جون ۱۸۸۵ء کو روبرو اے ایچ بلنکٹ صاحب مجسٹریٹ شہر پونا کے ہوئی تھی سائل پر جو ٹہیکہ دار شکمی ماتحت مسمی بہیکن جی چاند بہائی کے تہا برطبق استغاثہ منجانب بہیکن جی کے الزام جرم چہوڑ دینے کام کا جسکے لئے پہلے سے پیشگی سائل کو دیگئی تہی لگایا گیا اور حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء کے جرم ثابت قرار دیا گیا اور حکم سزا ایک مہینے قید سخت کا بصورت نہ انجام دینے کام معہودہ کے اندر ۱۵ روز کے تاریخ حکم مجسٹریٹ سے صادر ہوا۔

سائل نے یہ درخواست ہائیکورٹ مین بصیغہ اختیار نگرانی ہائیکورٹ اس مضمون سے گذرانی کہ حکم مجسٹریٹ کا خلاف قانون کے ہے کیونکہ سائل اہل حرفہ یا کاریگر یا مزدور حسب مراد ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء کے نہین ہے اور یہ استدعا کی کہ حکم مذکور منسوخ کیا جاوے اور تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیئے جاوین۔

گنگا رام ریلے منجانب سائل مجسٹریٹ کا حکم غلط ہے کیونکہ سائل ٹہیکہ دار شکمی ہے اور نہ ایسا شخص ہے کہ جسنے خود کام کیا ہو لہذا وہ مواخذہ دار حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۳ ۱۸۵۹ء کے نہین قرار پا سکتا مجسٹریٹ کو اختیار نہین تہا کہ تجویز سائل کی حسب ایکٹ مذکور کے کرتے دیکہو مقدمہ جلبی بنام سبو بلی (۱) و مقدمہ امیر خان ولد ہمت خان (۲)۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۰۰۔
(۲) حکم صیغہ فوجداری (مقام بمبئی) مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۸۲ء

صیغہ نظر ثانی فوجداری

اگست ۱۸۹۸ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۹۷۰

باجلاس نانابھائی ہریداس صاحب جسٹس و ڈبلیو ویڈربرن صاحب بیرونیٹ جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منچرجی کاوس جی شاپورجی

چٹھی ڈالنا چٹھی ڈالنا ملک غیر کا۔ اشتہار۔ اخبار مشتہر کرنے والا۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۲۹۴-الف -

الفاظ کسی ایسی چٹھی ڈالنے مندرجہ فقرہ دوم دفعہ ۲۹۴-الف مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء سے مراد کسی ایسی چٹھی ڈالنے سے ہے جسکی اجازت سرکار سے نہین ہے اور اوسمین چٹھی ڈالنا ملک غیر کا داخل ہے -

لفظ مشتہر کرنے والے مندرجہ فقرہ مذکورہ بالا مین وہ شخص بھی داخل ہے جو کوئی تجویز چٹھی ڈالنے کی بھیجے اور نیز مالک اخبار کا جو اوس تجویز کو بطور اشتہار کے چھاپے -

مالک بمبئی کے اخبار کا جس نے ایک اشتہار اپنے کاغذ مین متعلقہ چٹھی ڈالنے مقام میلبورن کا چھاپا تھا حسب دفعہ ۲۹۴-الف مجموعہ تعزیرات ہند کے مستوجب سزا قرار دیا گیا -

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے منجانب پی رین صاحب مجسٹریٹ پریزیڈنسی بمبئی کے کیا گیا استصواب بعبارت ذیل ہے -

مین تعظیم کے ساتھہ واسطے راے ہائی کورٹ کے ایک امر قانونی جو ایک مقدمہ متدائرہ میرے اجلاس مین سماعت کے وقت پیدا ہوا ارسال کرتا ہون مقدمہ مذکور مین مسٹر منچرجی کاوس جی شاپورجی پر جرم مشتہر کرنے کا سیتہ نامی ایک گجراتی ہفتہ وار اخبار مین ایک اشتہار متعلقہ چٹھی ڈالنے تعدادی ۱۰۰۰ پونڈ کا متعلق میلبورن کپ ریس کے کہ یہ امر خلاف احکام دفعہ ۲۹۴-الف مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے قائم کیا گیا -

اس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ جو شخص کوئی دفتر یا مکان بغرض ایسی چٹھی ڈالنے کے رکھے جسکی اجازت سرکار سے نہین ہے یا جو شخص کہ کوئی تجویز نسبت ادا کرنے کسی رقم

یا حوالہ کرے کسی مال یا کرے موقوف کرے کسی امر کے واسطے فائدہ کسی شخص کے کسی وقت
یا اتفاق متعلقہ یا قابل استعمال نکالنے کسی حصہ شمار یا ہندسہ کسی ایسے قرعہ کے چھاپے
سزایاب ہوگا الخ یعنی مطابق میری راے قانونی کے یہ افعال داخل جرم حسب
مراد دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہونگے جبکہ وقوع اونکا برٹش انڈیا مین ہوا ہو۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منچرجی کاوسجی شاپورجی

لیکن بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ آیا اوس صورت مین کہ چٹھی ڈالنا برٹش انڈیا مین کیا جائے
جیسی کہ اس مقدمہ مین صورت ہے تو آیا وہ داخل تعریف اوس چٹھی ڈالنے کے جسکی
بابت گورنمنٹ سے اجازت نہ ہو ہے یا نہین۔

اور مزید بران آیا مشتہر کرنا حسب منشاے دفعہ ۲۹۴- الف کے منجانب اوس
شخص کے ہونا چاہیئے کہ جسنے اشتہار دیا ہو۔

ملزم نے مشتہر کرنے اپنے اشتہار کا سینہ سپر مین عہد کیا ہے۔

مسٹر لیتھم (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب سرکار بحث اول یہ ہے کہ آیا چٹھی ڈالنا
متعلقہ آسٹریلیا داخل دفعہ ۲۹۴- الف کے ہے یا نہین دردوم یہ ہے کہ بموجب فقرہ دوم
دفعہ مذکور کے مشتہر کرنیوالا ایسے اشتہار کا اخبار بمبئی مین جسمین تجویز کسی شخص ساکن آسٹریلیا
کی نسبت کسی رقم یا حوالہ کرنے کسی مال کے کسی وقوع یا اتفاق پر جو متعلق یا متوسط نکالنے
کسی ٹکٹ یا قرعہ یا عدد یا ہندسہ کسی قرعہ اندازی کے ہو مستوجب سزا ہے یا نہین میری گزارش
یہ ہے کہ چٹھی ڈالنا جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ مذکور مین ہے وہ قرعہ اندازی ہے جسکا ذکر
فقرہ اول مین ہے یعنی ایسی قرعہ اندازی کہ جسکی اجازت گورنمنٹ سے نہوا اور یہ امر
غیر اہم ہے کہ کہان وہ قرعہ ڈالا جائیگا اس امر سے کوئی فرق نہین آتا کہ قرعہ کا
ڈالنا اندر یا باہر برٹش انڈیا کے عمل مین آویگا اگر واضعان قانون کا یہ منشا ہوتا کہ بلحاظ
مقام کے کوئی قید قائم کی جاے تو الفاظ برٹش انڈیا داخل کیے جاتے اگر تعبیر دفعہ مذکور
کی اس طور پر کی جاے کہ گویا الفاظ برٹش انڈیا کے دفعہ مین داخل ہین تو وضع کرنا
قانون جدید کا واسطے رفع کرنے اوس فساد کے جسکا بند کرنا دفعہ مذکور مین مقصود ہے
ضروری ہوتا فساد وہ شخص کرتا ہے کہ جو ایسی تجویز مشتہر کرتا ہے کوئی تعریف لفظ مشتہر کرنے
واسطے مجموعہ تعزیرات ہند مین نہین ہے مگر مسٹر جے ڈیمین نے اپنی شرح دفعہ ۲۹۹
مین اسکی تشریح اسطرح پر کی ہے کہ اوسمین وہ شخص داخل ہے کہ جو اشتہار باعث ازدیاد حیثیت

۱۸۶۵ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
منچرجی کاوس
شاپورجی

عرفی کا واسطے مشتہر کرنے کے کسی اخبار مین بھیجتا ہے اور اسیطرح پر کہ جیسا مالک اخبار کا ہے نسبت امر مذکور کے کوئی نظیر بجز مقدمہ انگلستان کنگ بنام اسمتھ (۱) کے موجود نہین ہے وین شاہ سیٹن جی کا نگا منجانب ملزم - دفعہ ۲۹۴ - الف مجموعہ تعزیرات ہند بغرض سہولت بجاے ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۴۴ء کے جو منسوخ ہوگیا ہے داخل قانون کی گئی ہے اول دفعہ ایکٹ مذکور مین یہ حکم تھا کہ ممالک ماتحت گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی مین جملہ قرعہ اندازی جنکی اجازت سرکار سے نہین ہے تاریخ ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۴۴ء سے مضر باعث تکلیف عام و جملہ اشخاص و خلاف قانون متصور ہونگی اور اس تحریر کی رو سے ایسی قرار دیجاتی ہین اور ممالک قلمرو تحت گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی دفعہ ۲۹۴ الف مین مکرر داخل نہین کیے گئے بلکہ شمار داضعان قانون کا سزا دہی سے بابت اون قرعہ اندازیون سے کے جو برٹش انڈیا مین بلا اجازت گورنمنٹ کے کیجاوین دفعہ ۲۹۴ - الف کی اسلیے یہ تعبیر کرنی چاہیے کہ اوس کی رو سے امتناع صرف اون قرعہ اندازیون کا ہے جو ایسے مقامات مین ہوون کہ جنسے تجویز متعلق ہے مشتہر کرنے والا کسی تجویز کا اخبار بمبئی مین حسب فقرہ دوم دفعہ ۲۹۴ - الف کے جسمین الفاظ پروپوزل بجاے پروپوزل فار موقوعہ دفعہ سہ ایکٹ نمبر ۵ عرف کے مستوجب سزا نہین ہے الفاظ اول الذکر سے ذمہ داری ذاتی مقصود ہے اور ارادہ واضعان قانون کا نسبت سزا دینے صرف تجویز کرنے والے کے ظاہر ہوتا ہے اور نہ نسبت اوس شخص کے جسنے اوس تجویز کو اخبار مین مشتہر کیا ہو ایکٹ ہاے قرعہ اندازی انگلستان خصوصاً اسٹیٹوٹ نمبر ۶ و ۷ جلوس ولیم چہارم باب ۶۶ مین بابت ممانعت قرعہ اندازی ملک غیر کے بہت سخت اور صریح الفاظ مندرج ہین بصورت نہ ہونے ایسی عبارت سخت کے دفعہ ۲۹۴ - الف مجموعہ تعزیرات مین اوسکی تعبیر اس طور پر کرنی چاہیے کہ گویا واضعان قانون نے ممانعت قرعہ اندازی کی صرف برٹش انڈیا مین کی ہے

نانابھائی ہریداس صاحب جسٹس

فقرہ اول دفعہ ۲۹۴ الف مجموعہ تعزیرات ہند کا اسطرح پر ہے جو شخص کوئی دفتر یا مکان بغرض ایسی چٹھی ڈالنے کے رکھے جسکی اجازت سرکار سے نہین ہے اوسکو سزا دیجائیگی ...... مقدمہ حال

(۱) ٹرم رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۱۴

۱۸۸۶ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سنجر جی کوانرجی شاپورجی

داخل اوس دفعہ کے نہین ہوتا ہے کیونکہ یہ نہین بیان کیا گیا ہے کہ ملزم کا کوئی فقرہ یا مکان ایسے کام کے لیے تہا نامبردہ پر الزام حسب فقرہ دوم دفعہ مذکور کے لگایا گیا جسمین یہ تحریر ہے اور جو شخص کوئی تجویز واسطے ادا کسی روپیہ کے یا حوالہ کرنے کسی مال کے یا مشتہر کرنے یا نکر نے کسی امر کے واسطے فائدہ کسی شخص کے کسی وقت یا اتفاق کے جو متعلق نکالنے کسی ٹکٹ قرعہ شمار یا ہندسہ مندرجہ کسی قرعہ کے ہو طبع کرے اوسکو سزا دیجائیگی اس امر کے فیصل کرنے مین کہ مجسٹریٹ کے اول سوال کا کیا جواب دینا چاہیے ہمکو یہ تصفیہ کرنا لازم ہے کہ الفاظ کسی ایسی قرعہ اندازی مندرجہ اس فقرہ سے کیا مراد ہے دونون فقرون کا مطلب دونو ایک ساتھہ پڑہ کر بلحاظ تعبیر حسب قواعد زبان کے ہماری دانست مین معلوم ہوتا ہے کوئی قرعہ اندازی جسکی اجازت گورنمنٹ سے نہ ہو یہ امر مطلقاً اہم نہین ہے کہ کس مقام پر قرعہ اندازی عمل مین آئی برٹش انڈیا مین یا اوس سے باہر اگر وہ ایسی ہے جسکی اجازت گورنمنٹ سے نہین ہے تو جو شخص کہ کوئی ایسی تجویز مشتہر کرتا ہے کہ جو داخل اوسکے منشا کے ہے وہ مستوجب سزا حسب فقرہ دوم دفعہ مذکور کے ہو جاتا ہے پس یہ جواب ہمارا نسبت سوال اول کے ہوگا۔

بغرض جواب دینے سوال دوم کے ہمکو یہ تصفیہ کرنا ضرور ہے کہ معنی لفظ مشتہر کرنا کے جو اس دفعہ مین ہے کیا ہین لفظ مذکور کی کوئی تعریف مجموعہ تعزیرات ہند مین ہمکو نہین ملتی پس ہمکو لفظ مذکور کے معمولی معنی لینے چاہیئن اس طور پر اونکے معنی قائم کرنے سے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر زید بکر مالک اخبار کے پاس کوئی اشتہار واسطے مشتہر کرنے کے بہیجے تو بکر مستوجب سزا اوسی طرح پر بابت مشتہر کرنے کے ہے جس طرح پر زید نسبت اس امر کے ہم سند لارڈ کینن صاحب چیف جسٹس کی مقدمہ کننگ بنام سمتہہ (۱) پاسکتے ہین اور اوسکا حوالہ ہم مجسٹریٹ کو دیتے ہین مسٹر ڈین شاہ نے یہ حجت منجانب ملزم کے کی کہ دفعہ مذکور کے ایسے معنی سمجھنے چاہیئن کہ وہ کسی صورت مین مالک اخبار یا اوس شخص پر جو کسی اخبار مین مشتہر کرے جبکہ وہ قرعہ اندازی ملک غیر کی ہو مؤثر نہین ہے مگر ایسی تعبیر کرنے سے قریب قریب کلیتاً مقصد قانون کا فوت ہوگا ہر قرعہ اندازی یا تو باجازت گورنمنٹ ہوگی یا بلا اجازت ہوگی دفعہ مذکور قرعہ اندازی ۸۱

(۱) ٹرم رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۱۴

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ بنام منچرجی کوا شاپورجی

اجازتی سے متعلق نہیں ہے بلکہ مقصود اسکا یہ ہے کہ عوام الناس اثر اوس قرعہ اندازی سے محفوظ رہیں کہ جسکی اجازت ندیگئی ہو (اول) اس طرح پر کہ دفتر یا مقام قرعہ اندازی کے قائم کرنے کی ممانعت ہے (دوم) مشتہر کرنے کسی اشتہار کی جو قرعہ اندازی سے متعلق ہو بعد امتناع اول کے کسی دفتر کا برٹش انڈیا میں بغرض ڈالنے چٹھی کے جسکی اجازت گورنمنٹ سے نہیں ہے قائم رکھنا بہت کچھ ممکن ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ کہ تابع ہمارے قانون کے نہیں ہیں وہ کان بغرض مذکور برٹش انڈیا کے باہر مگر ہمین قریب ہمارے خود ملک کے کھولنے کی تدبیر کریں مثلاً مقام نوساری یا دمن میں اور وہان سے اشتہارات کل ایسے اخبارات کو جنکا کثرت سے اجرا تمام برٹش انڈیا میں ہے بھیجیں ایسی صورت میں اگر دفعہ مذکور کی تعبیر کم وسعت کیجاے اور یہ کہا جاے کہ وہ صرف اون قرعہ اندازیوں سے متعلق ہے جو برٹش انڈیا میں کیجاتی ہیں تو مقصود دوسری ممانعت کا یعنی اس فساد کا رفع کرنا کہ باشندگان برٹش انڈیا کو بذریعہ ایسے اشتہارات کے ترغیب ہو قریب قریب کل اگر کلیتاً نہیں زائل ہو جائیگا عبارت دفعہ مذکور کی اسقدر وسیع ہے کہ اوسمین قرعہ اندازی ملک غیر داخل ہو سکتی ہے اور ہم کوئی وجہ اس امر کے قیاس کرنے کی نہیں پاتے کہ واضعان قانون کا یہ منشا تھا کہ اشتہارات متعلقہ قرعہ اندازی مذکور کو اثر دفعہ ۲۹۴ - الف مجموعہ تعزیرات ہند سے خارج کریں ہم نسبت خرچہ اس استصواب کے کوئی حکم نہیں دیتے ہیں - مجسٹریٹ کو مطابق اسکے اطلاع دیجاوے

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس نانابھائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ڈبلیو ویڈربرن صاحب پرنسپل جسٹس

۶ ستمبر ۱۸۸۶ء صفحہ انڈین لاءرپورٹ ۱۲۴

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام رامجی ساجابا راؤ *

الزام علی سبیل البدل - بیانات مخالف - الزام علی سبیل البدل و مختلف جرائم کا بموجب دو مختلف دفعات مجموعہ تعزیرات کے - جھوٹی اطلاع ملازم سرکاری کو - جھوٹی شہادت - مجموعہ تعزیرات ہند (نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۱۸۲ و ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۲۵ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۷ - ۵۰۲ - ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء

شخص ملزم پر مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے الزامات علی سبیل البدل حسب ذیل قایم کیئے

---

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۸۶ء

۱۸۸۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
منجی امجی ساجابا راؤ

میں ڈبلیو ڈبلیو ڈر و مجسٹریٹ درجہ اول بذریعہ اس تحریر کے تم را امجی ساجابا راؤ پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہون۔ تم نے بتاریخ ۳ اکتوبر ۱۸۷۹ء یا قریب اسکے بمقام نند ریاڑہ یہ بیان کیا کہ تم نے دیکھنو دہمن اور مہادو لکشمن کو لکڑی ٹیک جنگل ہی سے نارائن رامچند عہدہ دار مہتمم جنگل کے پاس لیجاتے دیکھا تھا اور ۱۳ فروری ۱۸۸۰ء کو تم نے حلفا روبروے مجسٹریٹ درجہ اول بمقام مین کے وقت تجویز اشخاص مذکور یہ بیان کیا کہ تم نے یہ نہین دیکھا کہ وہ لکڑی کہان سے لائے تھے اور اسطرحپر تم نے ارتکاب ایک ایسے جرم کا کیا کہ جو حسب دفعہ ۲۰۰ یا دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہے اور جو قابل سماعت سیشن ہے اور مین بذریعہ اس تحریر کے حکم دیتا ہون کہ تم را امجی ساجابا راؤ کی نسبت تجویز عدالت مذکور مین بنسبت جرم مذکور کے عمل مین آوے۔

وقت تجویز کے ملزم نے ان دو بیانات مین سے اول بیان کو صحیح ظاہر کیا اور دوسرے بیان کے کرنے سے انکار کیا مجسٹریٹ یہ نہین دریافت کر سکا کہ کون سا بیان اُنمین سے غلط تھا اور ملزم کی نسبت جرم علی سبیل البدل یا تو حسب دفعہ ۲۰۰ یا حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ثابت تجویز کیا۔

تجویز ہوئی کہ الزام قانونا ناجائز تھا کیونکہ وہ ایک الزام علی سبیل البدل ایسی شکل سے قائم کیا گیا تھا کہ جسکی ممانعت از روے دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہے کہ جس مین یہ ہدایت ہے کہ ہر جرم جداگانہ کی بابت جسکا کسی شخص پر الزام لگایا جاوے فرد قرارداد جرم علیحدہ ہو اور نہ ملزم کی نسبت بربنا ایک ایسے فرد قرارداد جرم کے تجویز ہو سکتی تھی کہ جو علی سبیل البدل حسب نمونہ شمیمہ پنجم ۲۸ (۲) مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے تحریر کی گئی ہو کیونکہ از روے واقعات مظہرہ کوئی طریقہ ایسا نہین تھا کہ جس سے ادسپر ایک جرم جداگانہ بربناے خود کردہ بیانات متناقض کے قائم ہو سکے ملزم پر بوجہ بیانات مخالف کے الزام حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات کا بھی [illegible] کے ساتھ قائم نہین ہو سکتا تھا کیونکہ اسنے صرف ایک اظہار دیا تھا کہ جسمین اختلافات نہین تھے اور اسیطرح سے ادسپر الزام حسب دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات کے بھی قائم نہین ہو سکتا تھا کیونکہ اوسنے صرف ایک دفعہ اطلاع ملازم سرکاری کو دی تھی۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ بلحاظ دفعات ۲۲۵ و ۲۳۲ و ۵۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) [illegible] ملزم کی نسبت کہ جسپر بربنا ایسی قرارداد جرم کے جرم ثابت تجویز ہوا ہو یہ قرار دینا لازم ہوگا کہ اوسکو اپنی جوابدہی مین کچھ [illegible] تجویز جرم اور حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین۔

[illegible] ایسے الزامات کے جو مبنی اوپر بیانات مخالفہ مفروضہ کے ہون ہر قسم کا قیاس تا بحدیکہ اس [illegible] کے اون بیانات کی مطابقت ممکن ہے کرنا چاہیے۔

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
راجی ساجا بارا
۱۲۵

بموجب دفعہ ۷۲ ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء کے مہتمم جنگل ایک ملازم سرکاری حسب منشائے مجموعۂ تعزیرات ہند کے ہے اور ایسی اطلاع جھوٹی جو اوسکو بہ نیت مندرجۂ دفعہ ۱۸۲ مجموعۂ تعزیرات ہند دیجاوے حسب دفعہ مذکور قابل سزا ہے خواہ وہ اطلاع خود مخبر نے دی ہو یا بجواب اون سوالات کے جو عہدہ دار مذکور نے اوس سے کئے ہون دی گئی ہو۔

یہ استمداد حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ای جے پارنس صاحب سشن جج تھانہ نے واسطے حکم ہائیکورٹ کے کیا سشن جج نے یہ تحریر کیا۔ اس مقدمہ مین مجسٹریٹ درجہ اول مسٹر وڈروف ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم علی سبیل البدل یا تو بابت دینے جھوٹی اطلاع کے عہدہ دار مہتمم جنگل مقام بین کو (دفعہ ۱۸۲ مجموعۂ تعزیرات ہند) یا بابت دینے جھوٹی شہادت کے روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مین کے (دفعہ ۱۹۳) صادر کی ہے مجکو واضح ہوتا ہے کہ تجویز ثبوت جرم ناجائز ہے کیونکہ اطلاع نہین دیگئی تھی یعنی مہتمم جنگل کو اپنی طرف سے نہین دیگئی تھی بلکہ وقت اثنائے تحقیقات مین حاصل کی گئی تھی کہ اوس تحقیقات کے بیانات کی شکل سے واضح ہوتا ہے کہ مہتمم جنگل مجاز کرنیکا نہ تھا کیونکہ یہ نہین ثابت کیا گیا کہ اوسکو اختیارات دفعہ ۷۱ (د) ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء حاصل ہے ۳۰ جون سنہ ۱۸۸۵ء کو کہ اوس روز کسی طرف سے کوئی حاضر نہین ہوا ہائیکورٹ نے حکم ذیل صادر کیا۔

حسب دفعہ ۷۲ ایکٹ جنگلات نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء مہتمم جنگل ایک ملازم سرکاری حسب منشائے مجموعۂ تعزیرات ہند کے ہے اور اطلاع جھوٹی جو اوسکو بہ نیت مندرجۂ دفعہ ۱۸۲ مجموعۂ مذکور دیجاوے حسب دفعہ مذکور قابل سزا ہے خواہ وہ اطلاع مخبر نے خود اپنی طرف سے دی ہو یا بجواب اون سوالات کے جو عہدہ دار مذکور نے اوس سے کئے ہون دی گئی ہو پس عدالت کی رائے مین وہ وجہ کہ جسکی بنا پر سشن جج منسوخی تجویز ثبوت جرم کی اس مقدمہ مین چاہتے ہین ایک وجہ معقول نہین ہے مگر مقدمہ کو دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے ایک ایسا ضابطہ اختیار کیا ہے کہ جسکی وجہ سے یہ غور کرنا ضروری ہے مجسٹریٹ نے صریحًا بخلاف دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے دو الزامات علی سبیل البدل ایسے حالات مین شامل کئے ہین کہ جو دفعات ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ مین داخل نہین ہوتے یہ امر کہ آیا بلحاظ دفعہ ۷۲ مجموعۂ تعزیرات ہند (نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ایسا ہو سکتا ہے یا نہین ایک ایسی بحث ہے

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام محمد ہمایون شاہ

کہ جسکی نسبت ہم قبل تصفیہ کرنے کے تقریر سننا چاہتے ہین ٭

مقام راو دھل بطور رفیق عدالت منجانب ملزم - اصل قاعدہ بابت شمال جرائم دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) مین مندرج ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر جرم جداگانہ کی بابت جسکا کسی شخص پر الزام لگایا جاوے فرد قرارداد جرم علیحدہ ہونی چاہیئے اور ایسے ہر الزام کی تجویز بھی بجز چند صورتون ... کے جداگانہ ہونی چاہیئے ضمیمہ پنجم باب ۲۸ (۴ الزین) ایک نمونہ بموجب اس دفعہ کے واسطے الزامات علی سبیل البدل کے مندرج ہے دفعہ ۲۳۳ اور نمونہ مندرجہ مجموعہ ہذا مطابق دفعہ ۲۵۴ مجموعہ سابق (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) اور نمونہ مندرجہ ضمیمہ سوم کے ہین مقدمہ ملکہ معظمہ بنام محمد ہمایون شاہ (۱) دفعہ آخر الذکر پر مبنی ہے اس فیصلہ کو قاعدہ معقول قبول کرکے اس امر سے اور کچھ زیادہ نہین کہا جاسکتا کہ تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء اوس حالت مین جائز ہوگی کہ وہ دو بیانات قطعاً مختلف بیانات کے ہون جو ایک کارروائی عدالتی مین کیئے گئے ہون اوس حالت مین کہ الزامات بموجب مختلف دفعات مجموعہ تعزیرات کے ہون یا بیانات باہم متناقض نہون تجویز ثبوت جرم جائز نہوگی تجاویز کوچ صاحب چیف جسٹس و دیگر حکام سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے مقدمہ حال مین ایک الزام حسب دفعہ ۱۸۱ کے اور دوسرا حسب دفعہ ۱۹۳ کے ہے لہذا جس حالت مین کہ مجسٹریٹ تحقیق نہ کرسکے کہ کونسا جھوٹھا ہے تجویز ثبوت جرم نہین ہوسکتی دفعہ ۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کو ساتھ دفعہ ۳۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے پڑھنا چاہیئے ان دفعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجویزات صاف تجویز ہوجانے چاہیئین ملزم کو اوسکی جوابدہی مین نقصان پہونچا ہے لہذا تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہوجانے چاہیئین حکم مندرجہ دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) مین ذکر غلطی ضابطہ کا ہے اور نہ واقعی غلطی قانونی کا جیسی کہ اس مقدمہ مین ہوئی ہے علاوہ برین وہ دو بیانات جنکا اس مقدمہ مین الزام لگایا گیا ہے قطعاً مختلف نہین ہین ہر قسم کا قیاس جو تائید مطابقت دو بیانات کے ہوسکتا ہو کرنا چاہیئے - ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گھولیٹ (۲) -

دی این منڈلیک وکیل سرکار منجانب سرکار - مقدمہ محولہ آخر مین ہائیکورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا ہے کہ الزام حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) مین یہ ظاہر کرنا ضروری نہین ہے کہ دو بیانات مختلف مین سے کونسا بیان غلط ہے بلکہ واسطے جائز ہونے تجویز ثبوت جرم اور ...

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۲ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۴

۱۸۸۳ء ملکہ معظمہ بنام راجی ساجا باراو

شہادت کاذبہ کے یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ شخص ملزم نے ایک بیان بحلف ایک وقت مین اور ایک صریحاً مختلف بیان دوسرے وقت مین کیا۔ چونکہ دفعہ ۲۳۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء کے ہم مضمون دفعہ ۴۵۴ ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۷۲ ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء کے ہے یہ حکم ہے کہ عدالت جب اس امر مین شبہہ ہو کہ جرم ملزم کا دو دفعات مجموعہ تعزیرات مین سے کس مین داخل ہے تو تجویز علی سبیل البدل صادر کرے۔

(نانا بہائی ہریداس) صاحب جسٹس ۔ ہمین یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ دونون واقعات جنکی بنا پر قائم ہوا ہو اول صاف طور پر تجویز ہو جانے چاہیئن اس مقدمہ مین مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہین کیا کہ اون دو بیانات مین سے جنکا الزام لگایا گیا ہے کونسا غلط ہے مجموعہ مین صریحاً ایک نمونہ واسطے الزامات علی سبیل البدل کے تحریر کیا گیا ہے اور چونکہ ضمیمہ ۵ - ۲۸ (۴) اور دفعہ ۴۵۳ مین صادر ہونے تجویز علی سبیل البدل کا حکم ہے اگر کوئی فرد قرارداد جرم واسطے کرنے تجویز نسبت کسی شخص کے بربنائے اوسکے جائز ہو تو یہ نتیجہ خواہ مخواہ نکلتا ہے کہ وہ ایک ایسی جائز فرد قرارداد جرم ہے کہ جسکی بنا پر شخص مذکور کی نسبت تجویز ثبوت جرم لیجاوے ملکہ معظمہ بنام محمد ہمایون شاہ (۱) دفعہ ۵۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) مین عدالت کو اس امر کی ممانعت ہے کہ کسی عدالت مجاز کی تجویز کو بربنائے کسی غلطی یا بینیابطگی فرد قرارداد جرم کے منسوخ کرے۔

ویدربرن صاحب جسٹس ۔ اس مقدمہ مین ملزم کی نسبت مجسٹریٹ درجہ اول نے بربنائے فرد قرارداد جرم کے جو بالفاظ ذیل تھی تجویز کی اور جرم ثابت قرار دیا ۔ مین ڈبلیو ڈبلیو ڈر و مجسٹریٹ درجہ اول بذریعہ اس تحریر کے تم راجی ساجا باراو پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہون ۔ تم نے بتاریخ ۳ اکتوبر ۱۸۸۲ء یا قریب اوسکے بمقام نندر بار یہ بیان کیا کہ تم نے وشنو داس اور مہادو لکشمن کو لکڑی ساگوان جنگل گورنمنٹ سے نارائن رامچندر عہدہ دار مہتمم جنگل کے پاس لیجاتے دیکھا تھا اور ۱۳ فروری ۱۸۸۳ء کو تم نے حاکم و برد مجسٹریٹ درجہ اول مقام ... کے وقت تجویز اشخاص مذکور یہ بیان کیا کہ تم نے یہ نہین دیکھا کہ وہ لکڑی کہان سے لائے تھے اور اسطرح پر تم نے ارتکاب ایک ایسے جرم کا کیا کہ جو حسب دفعہ ۱۹۲ یا دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) قابل سزا ہے اور جو قابل سماعت میرے ہے اور مین بذریعہ اس تحریر کے یہ حکم دیتا ہون کہ تم راجی ساجا باراو کی نسبت تجویز عدالت مذکور مین نسبت

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۴ -

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیو ... بھی ساجا ... راؤ

جرم مذکور کے عمل مین ادسے شیہ مقدمہ اس امر کی تجویز کے لئے ملتوی رکھا گیا تھا کہ آیا بربنائے ایک فرد قرارداد جرم علی سبیل البدل کے جو اسطرح پر مرتب کی گئی تھی ملزم کی نسبت قانوناً تجویز ہو سکتی تھی اور جرم ثابت قرار دیا جاسکتا تھا یا نہین مسٹر شام راؤ وٹھل کی تقریر جو بطور رفیق عدالت حاضر ہوئے ملزم کی طرف سے سنی گئی اور وکیل سرکار نے تائید تجویز ثبوت جرم کے حاضر ہوئے

الزامات و تجاویز ثبوت جرم علی سبیل البدل بابت بیانات مختلف کے نسبت فیصلہ جلاس کامل مقدمہ ملکہ معظمہ بنام محمد ہمایون شاہ (۱) مین بخوبی بحث کی گئی ہے اور اس مین اکثر کل مقدمات نے یہ تجویز کیا تھا کہ تجویز ثبوت جرم بربنائے ایسی فرد قرارداد جرم کے جو ٹھیک بموجب نمونہ نمبر ۲۸ ضمیمہ جدول نمبر ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء کے تحریر ہوئی ہو جائز ہے بادی النظر مین یہ فیصلہ بتائید فرد قرارداد جرم علی سبیل البدل کے معلوم ہوتا ہے لیکن اون تجاویز کے دیکھنے سے جو تحریر کی گئی تہین یہ واضح ہوتا ہے کہ جس قاعدہ کی تقلید کرنی چاہیئے وہ صرف قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲۳۳ ہے جس مین یہ ہدایت ہے کہ ہر جرم جداگانہ کی بابت جسکا کسی شخص پر الزام لگایا جاوے فرد قرارداد جرم علیحدہ ہونا چاہیے اور ہر الزام کی تجویز بھی جداگانہ ہونی چاہیئے۔ اور مستثنیات جرم وہی ہین جو دفعات ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ مین بیان کیئے گئے ہین کہ جو مقدمہ سے متعلق نہین ہین یہ سچ ہے کہ عدالت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ فرد قرارداد جرم بموجب اوس نمونہ کے تحریر ہوتی ہے جو ضمیمہ ۵ ۲۸-۲ (۴) مین مندرج ہے اور اس نمونہ کو ضمیمہ مذکور مین و زیر عنوان مقدمہ مندرجہ رپورٹ مین باین الفاظ لکھا ہے کہ فرد قرارداد جرم جسمین دو یا زیادہ الزام ہون گے لیکن یہ بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کلکتہ نے اس امر پر غور نہین کیا تھا کہ یہ فرد قرار جرم درحقیقت ایسی تھی کہ جسمین دو یا زیادہ الزام تھے یا وہ اصل مستثنی قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲۳۳ کے تھی اس امر کی نسبت کوچ صاحب چیف جسٹس نے یہ تجویز کیا ہے (دیکھو صفحہ ۳۵۴) کہ اس امر پر لحاظ کرنا ضروری ہے کہ فرد قرارداد جرم مین یہ نہین بیان کیا گیا ہے کہ بیان ۲۴ جنوری ۱۸۸۸ء کو ملزم جھوٹا جانتا تھا یا باور کرتا تھا یا سچ نہین باور کرتا تھا اور نہ اوسمین یہ بیان کیا گیا کہ بیان ۱۳ فروری ۱۸۸۸ء کو جھوٹا جانتا تھا یا باور کرتا تھا یا سچ نہین باور کرتا تھا اوسمین صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ اون دو بیانات مین سے جو اوسمین مندرج ہین ایک کو ملزم جھوٹا جانتا تھا یا باور کرتا تھا یا سچ نہین باور کرتا تھا ملزم پر فی الواقع بذریعہ نمونہ مندرجہ ضمیمہ کے صرف ایک جرم جداگانہ کا الزام حسب فحوائے دفعہ ۲۳۳ کے لگایا گیا تھا اور ثبوت جرم کا اس نتیجہ منطقی پر منحصر تھا کہ اگر ملزم دو بیانات مخالف ایسے کرے کہ جنمین مطابقت نہو سکے

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۴

۱۸۸۲ء
بمقدمہ قیصرۂ ہند
بنام
رنجہوڑ ساکر بابا

تو یہ نہین ہوسکتا کہ اوسنے بلا اذن ایک جہوٹا بیان سکے ایسا کیا ہو بستندیشہ کی طرف سے یہ ازام لگا یا
جاسکتا تہا کہ ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو دعنوری مین جہوٹی شہادت دی اور عدالت سیشن کے روبرو فروری مین جہوٹی شہادت
دی ہاں ان دو الزامات مین سے ایک یا دونو نکو ثابت کرنیکی کوشش کی جاسکتی تہی لیکن (یہ الفاظ مارس صاحب جج صاحب
جبشسان کے ہین) یہ طریقہ اختیار نہین کیا گیا زیادہ تر آسان طریقہ جسکی اجازت قانون مین ہے یعنی ایسی فرد قرارداد
جرم کے مرتب کرنیکا اختیار کیا گیا جسمین دو بیانات مخالف اس قسم کے مندرج ہون کہ جب دونون ملا کر دیکھے جائین تو
جرم خاص عمدًا ایسے جہوٹی شہادت کا ظاہر ہو۔

نتائج مذکورہ بالا کو مقدمہ حال سے متعلق کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فرد قرارداد جرم جس طرح جب
الرد تحریر کی گئی ہے مطابق احکام دفعہ ۲۳۳ نہین ہے اور نہ وہ اس طرح پر ترمیم کیجا سکتی تہی کہ شکل نمونہ مندرجہ کے
ہو جاسے کیونکہ ازروے واقعات منظورہ کے کوئی طریقہ ایسا ممکن نہ تہا کہ جس سے ملزم پر ایک جرم جداگانہ
ثابت ہو خود کرنے بیانات متناقض کے قائم ہوتے ملزم پر بوجہ بیانات مخالف کے الزام حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ
تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کا دیا جاسکتا تہ قائم نہین ہوسکتا تہا کیونکہ اوسنے صرف ایک اظہار دیا تہا جسمین
اختلافات نہین ہین اسیطرح سے اوسپر الزام حسب دفعہ ۱۸۰ بہی قائم نہین ہوسکتا تہا کیونکہ اوسنے صرف
ایک دفعہ اطلاع ملازم سرکاری کو دی تہی پس رہی یہ بات کہ الزام قانونًا ناجائز ہے کیونکہ وہ ایک الزام
علی سبیل البدل ایسی شکل سے قائم کیا گیا ہے کہ جسکی دفعہ ۲۳۳ مجموعہ کی رو سے ممانعت ہے۔

دوسری بحث یہ ہے کہ آیا بلحاظ دفعات ۲۲۵ و ۲۳۲ و ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع)
کے یہ قرار دینا چاہیے کہ بوجہ غلطی فرد قرارداد جرم مذکورہ بالا کے ملزم کو اپنی جوابدہی مین ہرج ہوگا ہوا
ہمکو واضح ہوتا ہے کہ اوسکو ہرج ہوگا ہوا کیونکہ اگر فرد قرارداد جرم صحیح طور پر مرتب کیجاتی تو اوس سے
نسبت دو الزامات کے حسب مندرجہ تمثیل (د) دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع)
کے جواب طلب کیا جاتا یعنی ایک تو حسب دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) اور دوسرے
حسب دفعہ ۱۹۳ اوس صورت مین وہ خواہ مخواہ دونون الزامات کی نسبت انکار کرتا اور ضمانتہ ساقط ہوتا
کیونکہ یہ ثابت نہ ہوسکتا کہ کونسی رپورٹ نسبت واقعات کے صحیح ہے بوجہ غلط ترتیب فرد قرارداد
جرم کے ملزم ایک جال لاینحل منطقی مین پہنس گیا کہ یہ الفاظ جسٹس صاحب مشیر کے مقدمہ متذکرہ بالا
مین ہین اوسنے گہبرا کر خواہ مخواہ تہوڑی خرابی کو پسند کیا اور یہ تسلیم کیا دیکھو اظہار ملزم نمبر ۲ کہ بیان
دوم صحیح تہا اور اس طرح اوسنے اپنے تئین مستوجب سزاے قید چہماہ کا حسب دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کے بمقابلہ سزاے سات برس حسب دفعہ ۱۹۳ کے بہتر سمجہکر کیا اندرین حالات ہماری راے

سنہ ۱۸۸۸ء
۔۔ بنام
۔۔ ساجابارا و

ہین یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ اوسکو اپنی جوابدہی مین ہوکا ہوا اور چونکہ (دیکھو دفعہ ۲۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء) یہ واضح ہوتا ہے کہ واقعات مقدمہ کے ایسے ہین کہ کوئی الزام جائز طور پر ملزم پر بابت واقعہ متنبہ کے نہین لگایا جا سکتا تہا لہذا تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین علاوہ برین بلحاظ ۔۔۔ اس مقدمہ خاص کے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ہر خلاف بیانی قائم کیا جا سکتا تو بھی وہ دو بیانات جو ملزم نے کئے ہین ایسے نہین ہین کہ جنسے تجویز ثبوت جرم جائز ہو سکتی بیان اول جو ۔۔۔ جنگل کے روبرو کیا گیا بموجب ترجمہ مترجم عدالت کے حسب ذیل ہے۔ دو شخص و شخص مکا ۔۔۔ تہا و ملزم جنگل گوہی سے آتے تہے اور ہر ایک اپنے سر پر ایک لکڑی ٹہنک کی لیئے ہوئے تہا۔ دوسرا بیان ۔۔۔ مجسٹریٹ کے کیا گیا یہ تہا کہ ملزم نے یہ نہین دیکہا کہ وے کہان سے لکڑی لائے تہے لیکن یہ دونون بیانات ایسے نہین ہین کہ جو مطابق نہ ہو سکین کیونکہ ممکن ہے کہ ملزم نے دو لوگ شخصون کو جنگل گوہی سے آتے ہوئے اور لیئے سر پر کہان سے جاتے ہوئے دیکہا ہو لیکن اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ اوسنے اونکو اوسوقت بہی دیکہا کہ جب وے شخصون نے اول لکڑیان اپنے سر پر رکہین ۔۔ اوسی اصل جگہہ سے کہ جہان لکڑی کہی تہی چلے و شخصون کو سڑک پر جنگل گوہی سے لکڑی لے جاتے ہوئے دیکہا اوس حالت مین بخوبی ہو سکتا ہے کہ اوس مقام سے کہ جہان سے وے لکڑی لاتے تہے مطلق واقفیت نہو بلحاظ اس کے مقدمہ ۔۔ مجسٹریٹ کی توجہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ۔۔۔ کی طرف مائل کرنی چاہئے جسمین یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ ایسے الزامات مین جبکہ دو بیانات مخالف مفروضہ کے ہون ہر قسم کا قیاس تائید اس امر کے کہ اون بیانات کی مطابقت ممکن ۔۔۔ کرنا چاہئے

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کیئے گئے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

سنہ ۱۸۸۵ء
۔۔۔ ۱۳۱

اجلاس ۔۔۔ نانابہائی ہریداس ۔۔۔ جسٹس ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دوراب جی ہرمز جی

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۴۴ تحقیقات ۔ تحقیقات ۔۔۔ تحقیقات جدید ۔ اختیار ۔ اطلاع مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ ماتحت

جب ایک مجسٹریٹ ماتحت نے ایک مستغاثہ کو دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء کے قاعدہ ۔۔ ہو ۔۔ تو مجسٹریٹ ضلع کو حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ کے یہ اختیار حاصل ہے کہ ۔۔۔

۱۸۸۸ء ملکہ معظمہ قیصرہ

مجسٹریٹ کو جو اوسکے ماتحت ہو تحقیقات مزید نسبت استغاثہ خارج شدہ کے یا مقدمہ شخص ملزم رہا شدہ کے
کرنے کی ہدایت کرے گو کوئی شہادت مزید دربارہ ہونی ہو یا بیان موجود ہو اور شہادت لیا گیا ہو

الفاظ "تحقیقات مزید" مندرجہ دفعہ ۴۳۷ سے صرف ایسی تحقیقات جو بربنائے ثبوت مزید یا شہادت
مزید یا زائد کے کیجاوے مراد نہیں ہے۔

قبل کرنے ہدایت تحقیقات مزید کے بموجب دفعہ ۴۳۷ کے مجسٹریٹ ضلع کو لازم نہیں ہے
کہ اوس شخص کو جو رہا کیا گیا ہو یا جسکے مقابلہ میں استغاثہ خارج کیا گیا ہو اطلاع دے
جب کوئی حکم مشعر ہدایت ایسی تحقیقات کے صادر کیا جاوے تو مجسٹریٹ ماتحت کو جسکو ہدایت کیجاوے
اختیار سماعت حاصل ہے اور اوسکا تعمیل کرنا اوسکو لازمی ہے۔

ایسا حکم جب تک کہ باضابطہ طور پر منسوخ یا مسترد نہ کیا جاوے نافذ رہتا ہے۔

فرق مابین اختیارات مجسٹریٹ ضلع حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۷۲ء) و حال
(ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) کے ظاہر کیا گیا۔

مقدمہ قیصر ہند بنام گودا (۱) کی توضیح کی گئی۔

مقدمہ چنڈی چرن بٹاچارجی بنام محیند ربنرجی (۲) کی نسبت رائے ظاہر کی گئی۔

مقدمات جیون کسور بنام شب نرائن (۳) و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام جیسنو (۴) و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام امیر خان (۵) کی نسبت رائے ظاہر کی گئی و شبہہ ظاہر کیا گیا۔

یہ مقدمہ حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) کے جی ڈبلیو ڈل صاحب مجسٹریٹ ضلع
تھانہ نے واسطے حکم ہائی کورٹ کے ارسال کیا مجسٹریٹ موصوف نے حالات حسب ذیل تحریر کیے۔

۱۔ ملزم مقدمہ ہذا پر حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ ایکٹ ریلوے نمبر ۴ بابت ۱۸۷۹ء روبرو راؤ صاحب سیتا رام [illegible]
مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلیان کے استغاثہ کیا گیا مدعی کے گواہان نے یہ ظاہر کیا کہ [illegible]
ملزم ڈرائیور یعنی چلانے والا ایک مال گاڑی کا [illegible] ڈویژن جی آئی پی ریلوے پر ۱۴ مارچ
۱۸۸۶ء کو تھا اوس گاڑی کا وقت [illegible] چھوڑنے کا ۵۳ منٹ بعد ۹ بجے رات کے تھا اور کلیان
پہنچنے کا ۵۵ منٹ بعد ۱۰ بجے کے اوسی رات کو تھا ڈرائیور مذکور ٹھٹ والہ اسٹیشن پر بعد ۱۱ کے ۴ منٹ
پہنچا تنگ کلیان ساڑھے ۱۱ بجے رات کو بجائے ۵۵ منٹ اوپر ۱۰ بجے کے پہنچا پس ڈرا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۶ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد [illegible] صفحہ [illegible] (۳) انڈین لا رپورٹ [illegible]
جلد [illegible] صفحہ ۳۴۲ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ [illegible] (۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد [illegible]

کے اپنا انجن بہت تیز چلایا کیونکہ معمولی وقت مال گاڑیوں کے واسطے درمیان ٹھالہ اور کلیان کے
جو مقرر تھا ۵۰ منٹ تھا اور کلیان آنے پر نمبر ۵۶ اپ گوڈس ٹرین اسٹیشن پر کھڑی تھی اور حسب
قواعد باضابطہ طور پر بذریعہ دو سیمیفور یعنی نشانات خطرہ کے محفوظ کی گئی تھی ملزم نے نشانات
مذکور کا خیال نہ کر کے اپنی گاڑی نمبر ۴ کلیان اسٹیشن میں فی گھنٹہ ۱۵ سے ۲۰ میل تک کی تیزی کی
ہانک دی اور اس طرح پر اوسکی گاڑی اور مال گاڑی نمبر ۵۶ اپ لڑ گئی جس سے اوس گاڑی کے
پیچھے کا بریک شکست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اوسی ٹرین کی دو دیگر گاڑیوں کو نقصان پہنچا

۲ مضمون مندرجہ صدر خلاصہ بیان مدعی کا ہے اگر اوس شہادت سے جو تائید بیانات
مذکور کے پیش کی گئی واقعات حسب کوائف صدر ثابت ہوئے تو ظاہر ہے کہ ملزم نے ارتکاب
اون جرائم کا جو حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ ایکٹ ریلوے نمبر ۹ ۱۸۹۰ء کے قابل سزا ہیں اولاً بذریعہ انجام
دینے اپنے کام کے بطریق نامناسب و ثانیاً بذریعہ خطرہ میں ڈالنے حفاظت اشخاص کے جس وقت کہ وہ اپنا کام
انجام دے رہا تھا بذریعہ عمل کرنے خلاف قواعد کے اور ایک فعل بے محابا اور غفلت سے کیا۔

۳ مجسٹریٹ درجہ اول نے بعد سماعت کرنے شہادت مدعی یعنے اظہار ملزم کے بوجوہ مندرجہ
اپنے حکم ۹ مئی ۱۸۹۰ء کے ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے رہا کیا۔

۴ حسب درخواست عہدہ داران ریلوے میں نے مثل مقدمہ کو حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے طلب کیا اور بعد دیکھنے شہادت کے مجکو یہ اطمینان ہوا کہ نظر بحالات حکم
رہائی ناجائز تھا اور شہادت بصورت نہ ہونے اوسکی تردید کے واسطے تائید الزام حسب دفعہ ۲۶ ایکٹ
ریلوے نمبر ۹ ۱۸۹۰ء کے کافی تھی لہذا میں نے حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور بوجوہ مندرجہ
اپنے روبکار و حکم ۴ جولائی ۱۸۹۰ء کے یہ ہدایت کی کہ نسبت استغاثہ کے تحقیقات مزید
کیجاوے اور مقدمہ کو بغرض مذکور حسب دفعہ ۵۲۸ مجموعہ مذکور مسٹر ایچ ڈبلیو بیک نل مجسٹریٹ
درجہ اول کے یہاں منتقل کیا۔

۵ چنانچہ مسٹر بیک نل نے اس ہدایت کے پہنچنے پر حسب دفعہ ۴۳۴ ایکدن واسطے تحقیقات
مزید کے مقرر کیا اور حکمنامجات بغرض حاضری ملزم و گواہان کے جاری کیئے مقدمہ
کے پیش ہونے پر یہ اعتراض کیا گیا کہ مسٹر بیک نل کو بوجوہ ذیل مندرجہ تجویز حاکم موصوف
مورخہ ۴ جولائی ۱۸۹۰ء اختیار سماعت حاصل نہ تھا اولاً یہ کہ قبل حکم مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۴۳۶ کے
ملزم پر تعمیل اطلاعنامہ کی بایں مضمون نہ ہوا وجہ اسباب کی ظاہر کرے کہ ایسا حکم کیوں نہ صادر

جشنلمہ ملکہ معظمہ قید بنام دو ابجو

ہونا چاہیے نہین ہوئی تھی اور ثانیاً یہ کہ جب ملزم بعد تحقیقات کامل روبرو عدالت مجاز کے رہا ہوچکا تھا تو مستحق فائدہ اوس رہائی کا تہا جب تک کہ کوئی شہادت مزید ظاہر نہ ہو۔

۶ نسبت عذر اول کے مسٹر بایل نے یہ تجویز کی کہ کوئی اطلاعنامہ ملزم کے نام جاری نہین ہوا تہا تائید اس عذر کے نظیر ہائی کورٹ الہ آباد مقدمہ قیصر ہند بنام جسنو (۱) و چند ملی جرن بنام چارجی بنام آیم چندر بنرجی (۲) کا حوالہ دیا گیا

۷ نسبت عذر دوم کے بہی مسٹر بایل نے یہ تجویز کی کہ پوری تحقیقات مجسٹریٹ مجاز کے روبرو ہوچکی تھی اس عذر کی تائید بذریعہ نظیر ہائی کورٹ کلکتہ مقدمہ جیون کرشنو رای بنام شب چند داس (۳) کی گئی

۸ بربنائے وجوہات مذکورہ بالا کے مجسٹریٹ درجہ اول نے یہ تجویز کی کہ اوسکو اختیار مقدمہ مین کارروائی کرنے کا یا تعمیل حکم مجسٹریٹ ضلع کی کرنے کا بموجب دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲) کے حاصل نہ تھا چنانچہ مجسٹریٹ موصوف نے ملزم کو رہا کیا اور مقدمہ کو واسطے ایسی کارروائی مزید کے جو ضروری سمجھی جاوے ارسال کیا۔

۹ میری رائے یہ ہے کہ حکم رہائی حسب دفعہ ۲۵۳ مصدرہ راو صاحب میتیا رام امود اس وجہ سے نامناسب تہا کہ جو شہادت اونہون نے تحریر کی تہی اوس سے بادی النظر مین ثبوت قوی اوس جرم یا جرائم کا جو اوسپر لگائے گئے تہے خلاف اوسکے ظاہر ہوتا تہا پس ملزم کی نسبت تجویز کرنی چاہیے تہی اوسکو رہا نہین کرنا چاہیے تہا۔

۱۰ میری دانست مین بنظر حکم حسب دفعہ ۴۳۷ مشعر ہدایت تحقیقات مزید کے مسٹر بایل کی بہی تجویز غلط تہی کہ اونکو اختیار سماعت حاصل نہ تہا نظائر محولہ جنپر استدلال کرنا مسٹر بایل کا قیاس کرتا ہے بیشک بتائید ان عذرات کے ہین اول یہ کہ اطلاعنامہ وجہ ظاہر کرنے کا ملزم کے نام جاری کرنا ضروری تہا اور دوم یہ کہ تحقیقات مزید حسب دفعہ ۴۳۷ سے مراد تحقیقات بربنائے شہادت مزید سے ہے اور نہ سماعت ثانی سے در اصل بربنائے اوسی شہادت کے لیکن مجکو یہ نہین معلوم ہوتا کہ ہائی کورٹ بمبئی نے کسی نظیر تحریر شدہ مین یہی معنی دفعہ ۴۳۷ کے اون دونون امور مین سے کسی امر کی نسبت قائم کیے ہون اور مجکو یہ واضح ہوتا ہے کہ مسٹر بایل کے ۔ اسلئے صحیح طریقہ ان حالات مین یہ ہوتا کہ عذرات پیش شدہ کو تحریر کرے اور کارروائی مزید ایسی تاریخ کو

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۰ – (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ –

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۴

ملتوی رکھے کہ اوس درمیان مین ملزم کو یہ موقع حاصل ہوتا کہ اوس حکم کو جو مین نے حسب دفعہ ۴۳۷ صادر کیا تھا ہائی کورٹ سے اگر وہ بیضابطہ تھا منسوخ کرانے کی تدبیر کرتا۔

۱۱- اندرین حالات یہ واضح ہوتا ہے کہ میرے لئے صحیح طریقہ اب یہ ہے کہ کاغذات و اثبات مقدمہ ابتدائی کو اور کارروائیات مزید کو جو بوجہ میرے حکم حسب دفعہ ۴۳۷ کے کی گئین واسطے حکم ہائی کورٹ کے ارسال کرون۔

۱۲- اگر ہائی کورٹ کی یہ رائے ہو کہ وہ شہادت جو مقدمہ مین تحریر کی گئی تھی بحالت دعوی اوسکی تردید کے واسطے قائم رکھنے الزام حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ ایکٹ ریلوے نمبر ۹ بابت ۱۸۹۰ع کے کافی تھی میری یہ درخواست ہے کہ حکم رہائی مصدرہ راؤ صاحب سیتارام دامودر حسب دفعہ ۲۵۳ منسوخ کیا جاوے اور تحقیقات مزید کے کرنے کی ہدایت کیجاوے۔

اندرین بجانب ملزم مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم کا باین ہدایت کہ مجسٹریٹ ماتحت دوبارہ اول مسٹر گلیل تحقیقات مزید کرے حاصل تھا۔ ملکہ معظمہ بنام گوودا (۱) کے مقدمہ مین حسب منشا دفعہ ۴۳۷ کے ہوا تھا اگر وہ مقدمہ قاعدہ صحیح حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق کے ہے تو بہ نسبت اوس کے ایک ایسا قاعدہ حسب دفعہ ۴۳۷ حال کے ہے کیونکہ اوس مقدمہ مین پوری و کامل تحقیقات ہو چکی تھی اگر وہ صحیح قاعدہ نہ ہو تو وہ مجوزہ جیسا کہ اصحاب جسٹس نے مقدمہ محولہ بالا مین ظاہر کیا ہے لازم آویگا یعنی مجسٹریٹ ضلع اگر اوسکو حکم رہائی مصدرہ ایک مجسٹریٹ ماتحت اطمینان نہ ہو تو مقدمہ کو واسطے تحقیقات جدید کے اپنے ہر مجسٹریٹ ماتحت کے سپرد کیے بعد دیگرے کر سکیگا اور اگر ہر تحقیقات کا نتیجہ یہ ہو کہ ملزم رہا کیا جاوے تو مجسٹریٹ ضلع بالآخر خود اوس مقدمہ کی تجویز کریگا میری حجت کی تائید مقدمات چندر کی چرن بھٹاچارجی بنام ہیم چندر بنرجی (۲) و جیون کرسٹو رائے بنام رشب چند داس (۳) و ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام جنو (۴) و ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام رامریدی (۵) و ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام امیر خان (۶) سے ہوتی ہے بغرض اسکے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۵-
(۲) ایضاً سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷-
(۳) ایضاً " " صفحہ ۱۰۲۷-
(۴) ایضاً سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۰-
(۵) ایضاً سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹۶-
(۶) ایضاً " " صفحہ ۳۲۶

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام نشو ابجی ہرزجی

۱۸۸۱ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دودا بھائی ہرمز

مذکور کا تھا تو بحالات مقدمہ ہذا اوسکو وہ حکم صادر نہین کرنا چاہیئے تھا ایک مقدمہ غیر رپورٹ شدہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دوندی بوگرین جسکو وسیٹ صاحب و نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹسان نے ۱۲ دسمبر ۱۸۷۸ء کو فیصل کیا تھا اور جو نقشہ نظائر فوجداری ہائی کورٹ بمبئی ۱۸۷۸ء مین مندرج ہے تجویز کیا گیا تھا کہ جب مجسٹریٹ تجویز کنندہ کی یہ رائے قرار پاوے کہ کوئی مقدمہ بادی النظر مین ملزم پر ثابت نہین ہوا تو ہائی کورٹ اوسکو حکم نہین دیسکتی کہ بربناے اتفاقات نتیجہ مختلف قائم کرے مزید برآن حکم مجسٹریٹ ضلع بمقدمہ ہذا ایکطرفہ بلا جاری کرنے اطلاعنامہ بنام ملزم کے صادر ہوا تھا دفعہ ۲۹۷ مجموعہ کی تعبیر دفعات ۴۳۶ و ۴۳۹ کی مدد سے کرنی چاہیئے اور ایسی تعبیر کرنی چاہیئے کہ جس سے مجسٹریٹ ضلع ایک حکم ضرر ملزم بلا اوسکو اطلاع دینے کے صادر کرنے سے ممنوع ہو الفاظ تحقیقات مندرجہ دفعہ ۴۳۷ سے ایسی تحقیقات جو بربناے ثبوت مزید یا شہادت مزید یا زائد کیجاوے مراد ہے وہی الفاظ دفعہ ۲۳۴ ضمن (الف) مین ہین الفاظ تحقیقات جدیدہ دفعہ ۴۳۶ مین واقع ہوئے ہین مگر وہ دفعہ ایسے مقدمات سے متعلق ہے جو تنہا قابل تجویز عدالت سشن کے ہین اور عبارت اوسکی ناقص معلوم ہوتی ہے دی این منڈلیک وکیل سرکار بجانب سرکار۔ مقدمہ قیصر ہند بنام گودا یادا (۱) بموجب مجموعہ سابق کے ہوا تھا دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ۱۸۸۲ء کی رو سے زیادہ تر وسیع اختیارات مجسٹریٹ ضلع کو دیے گئے ہین جسکی رو سے مجسٹریٹ ضلع حکم تحقیقات مزید کا نسبت مقدمہ کسی شخص ملزم کے جو رہا کیا گیا ہو کر سکتا ہے دیگر مقدمات محولہ متعلق نسبت اختیار مجسٹریٹ ضلع سے نہین ہین مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پریاگ پال (۲) مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ مجسٹریٹ درجہ اول حسب معنی دفعہ ۴۳۵ ماتحت مجسٹریٹ ضلع کے ہے دفعہ ۴۳۷ کی رو سے ملزم کو اطلاع دینا ضروری نہین ہے واضعان قانون نے احکام اطلاع دینے کا دفعات ۴۳۶ و ۴۳۹ مین درج کیا ہے اور دفعہ ۴۳۷ مین اوسکے ترک کرنے سے صاف یہ واضح ہوتا ہے کہ منشا اونکا یہ تھا کہ ضرورت اوسکی نسمجھی جاوے ایک بات کا بیان کرنا بمنزلہ دوسری بات کے خارج کرنے کے ہے مجسٹریٹ ضلع کا منشا اپنا حکم صادر کرنے سے صرف یہ ہوگا کہ کوئی تحقیقات مزید واقعی مطابق قانون ہے کی جاوے دفعہ ۴ مجموعہ مین تعریف تحقیقات کی یہ لکھی ہے کہ اون ہر تحقیقات جو ایک مجسٹریٹ یا عدالت بموجب مجموعہ کے کرے داخل ہے۔

نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس یہ استصواب ہم سے ۲۵ جولائی گذشتہ کو مجسٹریٹ ضلع تہانہ نے بحالات ذیل کیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۳۵۔ (۲) ایضاً ایضاً جلد ۹ صفحہ ۱۰۰۔

مطبوعہ الہ آباد ۱۸۹۱ء
بنام
شیو راب جی برزرجی

ملزم پر جی آئی پی ریلوے کمپنی نے روبرو راؤ صاحب سیتارام داموددر مجسٹریٹ درجہ اول کلیان کے حسب دفعات ۲۹ و ۳۲ ایکٹ ریلوے (نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء) کے نالش کی۔

مجسٹریٹ نے بعد سماعت کرنے شہادت مدعی کے اور اظہار لینے ملزم کے بتاریخ ۸ مئی گذشتہ حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے بوجوہ مندرجہ اپنے حکم تحریر کے ملزم مذکور کو رہا کیا۔ اوس حکم سے عہدہ داران ریلوے راضی نہیں ہوئے اور اونہوں نے مجسٹریٹ ضلع کو یہ تحریک کی کہ مقدمہ کو طلب کر کے دیکھیں مجسٹریٹ ضلع نے ایسا کیا اور نتیجہ اوسکے دیکھنے مثل کا یہ ہوا کہ اونکو یہ یقین ہوا کہ حکم رہائی معدرہ ۸ مئی ایک حکم نامناسب تھا مجسٹریٹ کی یہ رائے ہوئی کہ شہادت بحالت نہ تردید ہونے اوسکے واسطے تائید الزام حسب دفعہ ۱۲۲ ایکٹ ریلوے (نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء) کے کافی تھی چنانچہ مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اور اون وجوہ سے جو اوسنے اپنے حکم ۴ جولائی گذشتہ میں تحریر کیں ہدایت تحقیقات مزید کی کی اور مقدمہ کو اوس غرض کے لیئے ایک اور مجسٹریٹ درجہ اول مسٹر بگنیل کے پاس حسب دفعہ ۵۲۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے منتقل کیا۔

اس حکم کے پہنچنے پر مسٹر بگنیل نے ایکدن (۱۷ جولائی) واسطے کرنے تحقیقات جدید کے مقرر کیا اور حکمنامجات واسطے حاضری گواہان ملزم کے جاری کیے۔

بروز معینہ مسٹر بگنیل کے سامنے مقدمہ پیش ہوا ریلوے کمپنی کی طرف سے کوئی حاضر نہیں ہوا مگر ملزم کی طرف سے مسٹر اندرسن حاضر ہوئے اور بعد سماعت کرنے اون تقریرات کے جو ملزم کی طرف سے کی گئیں مسٹر بگنیل کی یہ رائے ہوئی کہ اونکو اختیار تعمیل کرنے حکم مجسٹریٹ ضلع مشعر ہدایت تحقیقات مزید مذکور کا حاصل نہ تھا کیونکہ وہ حکم بموجب اونکی رائے کے اون وجوہ سے جو اونہوں نے تحریر کیں قانونًا جائز نہ تھا پس ملزم پھر رہا کیا گیا اور مسٹر بگنیل نے مقدمہ مجسٹریٹ ضلع کے پاس واسطے ایسی کارروائی کے جو مجسٹریٹ ضلع کو مناسب معلوم ہو واپس کیا مسٹر بگنیل نے اسطرحپر ایک حکم صریح مجسٹریٹ ضلع کی تعمیل کرنے سے انکار کیا اس انکار کی وجوہ جو اونہوں نے تحریر کی ہین ہم ابھی غور کرینگے۔

بحالات مذکورہ بالا مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے یہ استصواب ہمسے اس غرض سے کیا ہے کہ ہم حسب دفعہ ۴۳۹ کے اس مقدمہ میں جو کچھ مناسب سمجھیں صادر کرین۔

۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
دوراب جی کیہر

چونکہ یہ مقدمہ بمقابلہ ملزم حسب درخواست عہدہ داران ریلوے پہر دیکہا گیا اور اسوجہ سے ملزم کی گرفتاری دوبارہ ہوئی ہم نے یہ مناسب سمجہا کہ عہدہ داران ریلوے کو اس استصواب کی اطلاع دین تا کہ اگر وے کچہہ کہنا چاہتے ہون تو اونکو موقع ہمارے روبرو حاضر ہونیکا ملے چنانچہ ہم نے اطلاعنامہ اونکے پاس بہیجا اور ایک اطلاعنامہ وکیل سرکار کے پاس بہیجا عہدہ داران ریلوے نے حاضر نہ ہونا پسند کیا وکیل سرکار تائید استصواب کے حاضر ہوا۔

اب ہمکو یہ واضح ہوتا ہے کہ اس استصواب مین ہمکو امور ذیل کا تصفیہ کرنا ہے۔

(۱) آیا مسٹر سکینل کو تعمیل حکم مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۴ جولائی گذشتہ کا اختیار حاصل تہا یا نہین

(۲) آیا مجسٹریٹ ضلع کو ایسا حکم صادر کرنیکا اختیار تہا یا نہین اور۔

(۳) اب اون حالات مین جو اثنا ے تقریر مین اون سے ظاہر کئے گئے یا اوربطور مقدمہ مین ظاہر ہون کیا حکم صادر کرنا چاہیئے

ہماری تجویز نسبت بحث اول سے ظاہر ہے کہ اوپر تجویز بحث دوم کے منحصر ہے کیونکہ اگر مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم تحقیقات مزید کا تہا تو مسٹر سکینل کو اوس حکم کی تکمیل کرنیکا نہ صرف اختیار ہی حاصل تہا بلکہ اونپر تعمیل اوسکی لازمی تہی گوراپا اونکی نسبت وجہ بیت حکم مذکور کے جا ہے جو کچہہ ہو پس ہمنے یہ ہدایت کی کہ اول اوسی امر کی نسبت بحث کیجاوے۔

بتائید اپنی اس حجت کے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم مذکور کا نہتا مسٹر اینڈرسن نے مقدمہ قیصر ہند بنام گوداپا (۱) کا حوالہ دیا ہے بعد اس مقدمہ کے مقدمہ قیصر ہند بنام ہرگوبند تاتہو (۲) مین بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۱ء اجلاس کامل ہوا تہا پس جہانتک کہ وہ مقدمہ اس مقدمہ سے متعلق ہوتا ہے ہمپر با جلاس ڈیوزن بنچ تقلید اوسکی لازمی ہے اب ہمکو یہ دیکہنا چاہیئے کہ اگر وہ مقدمہ ہمارے مقدمہ سے متعلق ہے تو کس قدر ہے بادی النظر مین ہمکو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سربسر متعلق ہے اور اسلیئے وہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکے مطابق اس مقدمہ کا فیصلہ ہونا چاہیئے لیکن اوس مقدمہ کے واقعات کا اس مقدمہ کے واقعات سے باہتیاط مقابلہ کرنے سے اور اوسی طرح جیسا احکام مجموعات ضابطہ فوجداری سابق و حال کا مقابلہ کرنے سے ہماری یہ رائے قرار پائی ہے کہ وہ مقدمہ اسسے کچہہ بہی تعلق نہین ہے اوس مقدمہ مین مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو حسب

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۰۔

(۲) غیر رپورٹ شدہ۔

۱۸۸۸ء
مقدمہ قیصر ہند
بنام
رواب جی ہرمزجی

دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے رہا کیا تہا اور حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ
مذکور اوس مقدمہ کو مجسٹریٹ ضلع نے طلب کیا تہا اور مجسٹریٹ ضلع نے چونکہ اونکو اون وجوہ پر اطمینان
نہوا جو واسطے حکم رہائی کے تحریر کی گئی تہین لہذا مسل کو ایک اور مجسٹریٹ درجہ اول کے
پاس بہیجا + + + + اور ہدایت از سر نو تجویز کرنے مقدمہ کی ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا کہ دفعہ
۲۹۶ مجموعہ مین جسکی روسے مجسٹریٹ ضلع کو بعض مقدمات مین جنمین مجسٹریٹ ماتحت نے حکم رہائی صادر
کیا ہو اختیار دست اندازی کا دیا گیا تہا صورت رہائی حسب دفعہ ۲۱۵ کہ جو اوس مقدمہ مین
تہی داخل نہ تہی اور اسوجہ سے اوس خاص صورت مین جو دفعہ ۲۱۵ مین داخل تہی مجسٹریٹ ضلع
مجاز اوس حکم کے صادر کرنے کا نہتا کہ جو اوسنے صادر کیا پس ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا کہ طریقہ مناسب
جو مجسٹریٹ ضلع کو اختیار کرنا چاہیئے یہ ہے کہ مقدمہ کو واسطے حکم ہائیکورٹ کے ارسال کرے
کہ جو اوس معاملہ مین حسب دفعہ ۲۹۷ مجموعہ کے کارروائی کر سکتی تہی اس تجویز کے صاف طور پر
سمجہنے کے لئے یہ مناسب ہے کہ احکام مختلف دفعات مجموعہ ضابطہ فوجداری پر جو اوسوقت نافذ
تہا غور کیا جاوے دفعہ ۲۱۵ مین جو جزو باب ۲۱ کا تہا کہ جسمین ذکر تجویز مقدمات وارنٹ کا
اجلاس صاحبان مجسٹریٹ سے تہا یہ ہدایت تہی کہ اگر مجسٹریٹ بعد لینے اظہار مستغیث اور
گواہان ثبوت اور بعد اظہار لینے ملزم کے یہ تجویز کرے کہ کوئی جرم شخص ملزم پر ثابت نہین ہوا تو
وہ اوسکو رہا کرے دفعہ ۲۹۵ کی روسے مجسٹریٹ ضلع مسل کو نسبت مطابق قانون ہونے
کسی حکم سزایا اور حکم مصدرہ عدالت ماتحت کے اپنا اطمینان کرنے کے لئے طلب کر سکتا تہا
دفعہ ۲۹۶ کی روسے اوسکو اختیار مقدمات کی رپورٹ کرنیکا واسطے صدور حکم ہائیکورٹ کے
دیا گیا تہا اور اوس دفعہ کی روسے اوسکو یہ اختیار بہی دیا گیا تہا کہ جب ایک شخص ملزم ناجائز طور
پر رہا کیا گیا ہو اور مقدمہ ایک مقدمہ سشن ہو تو یہ ہدایت کرے کہ شخص ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے
اور یہ بہی اختیار اوسکو دفعہ مذکور کی روسے دیا گیا تہا کہ اگر شہادت سے یہ واضح ہو کہ کسی اور جرم کا
ارتکاب شخص ملزم نے کیا ہے تو عدالت ماتحت کو نسبت اوس جرم کے تحقیقات کرنے کی ہدایت
کرے میلول صاحب جسٹس نے مقدمہ متذکرہ مین بعد غور کرنے اوپر احکام دفعہ ۲۹۶ کے
یہ تحریر کیا ہے بموجب معمولی قواعد تعبیر کے اس حکم صریح سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صورتہائے
دیگر مین علاوہ اون صورتون کے جنکی تصریح دفعہ ۲۹۶ مین کی گئی ہے مجسٹریٹ ضلع حکم
تحقیقات جدید کا جبکہ ایک مجسٹریٹ ماتحت کے یہان رہائی ہوئی ہو صادر نہین کر سکتا ہے

سنہ ۱۸۸۵ع
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
دوراب جی ہرمزجی

صورت کہ اونکے سامنے پیش تھی وہ اوس دفعہ مین مندرج نہتی ۔

اب ہم دفعات ہم مضمون مجموعہ ضابطہ فوجداری حال پر غور کرتے ہین دفعہ ۲۵۳ فقرہ ۱ (فقرہ ۲ اوس بحث سے متعلق نہین ہے جو ہمارے روبرو پیش ہے) درا صل مطابق دفعہ ۲۱۵ مجموعہ سابق کے ہے اور اسی دفعہ (۲۵۳) کی روسے ملزم مقدمہ ہذا رہا کیا گیا تہا دفعہ ۴۳۵ فقرہ ۱ مجموعہ حال ہم مضمون دفعہ ۲۹۵ مجموعہ سابق کے ہے اور اوسکی روسے مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار ہے کہ کاغذات کو اس غرض سے طلب کرے کہ اوسکو اس بات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزا یا اور حکم کسی عدالت ماتحت نے صادر کیا ہو صحیح اور مطابق قانون اور انصاف کے ہے یا نہین اس سے حیطہ تحقیقات مجسٹریٹ ضلع کی توسیع ہو جاتی ہے دفعہ ۴۳۶ ہم مضمون دفعہ ۲۹۶ مجموعہ سابق کے ہے دفعہ ۴۳۷ ہم مضمون دفعہ ۲۹۷ مجموعہ سابق کے ہے اور ان دو دفعات کے احکام کا مقابلہ کرنے سے یہ صاف ظاہر ہوگا کہ کون سے اختیارات جو مجموعہ سابق کی روسے مجسٹریٹ ضلع کو حاصل تہے بعد اوسکی تنسیخ کے جب مجموعہ جدید اوسکو دیئے گئے ہین دفعہ ۲۹۷ کی روسے مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار تہا کہ وہ اپنے کسی مجسٹریٹ ماتحت کو ہدایت کرے کہ وہ تحقیقات نسبت کسی ایسے استغاثہ کے کرے جو دفعہ ۱۴۷ کے مطابق خارج ہو گیا ہو کہ جس دفعہ مین ذکر صرف خارج ہونے استغاثون کا قبل جاری ہونے کسی حکمنامہ کے واسطے حاضری ملزم کے تہا اور وہ دفعہ مجموعہ حال کی دفعہ ۲۰۳ مین پہر قائم کی گئی ہے واضح ہو کہ دفعہ ۴۳۷ مجموعہ حال پر جسکے بموجب مجسٹریٹ ضلع نے اپنے حکم ۴ جولائی گذشتہ کے صادر کرنے مین عمل کیا ہے یہ حکم ہے کہ دفعہ ۴۳۵ کے مطابق یا اور طور پر کسی مثل کے معائنہ کرنے کے وقت + + + + مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ خود یا اپنے کسی مجسٹریٹ ماتحت کو ہدایت کرے کہ وہ تحقیقات مزید نسبت کسی ایسے استغاثہ کے کرے جو دفعہ ۲۰۳ کے مطابق خارج ہو گیا ہو (یہانتک اختیار دونون دفعات کے بموجب ایک ہی ہے) یا (دیکھو یہ اختیار جدید مجسٹریٹ ضلع کو دیا گیا ہے جو اوسکو بموجب مجموعہ سابق کے کہ جسکی نسبت مقدمہ محولہ مین میلول صاحب جسٹس بحث کرتے تہے حاصل نہتا) نسبت مقدمہ کسی شخص ملزم کے جس نے رہائی پائی ہو۔

اس حکم جدید مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال کی روسے صریحاً مجسٹریٹ ضلع کو ہر کسی شخص ملزم کی رہائی مین جو مجسٹریٹ ماتحت نے کی ہو دست اندازی کا اختیار ہے خواہ

وہ مقدمہ قابل تجویز عدالت سشن کے ہوا ور حکم رہائی حسب دفعہ ۲۰۹ صادر ہوا ہو یا قابل تجویز مجسٹریٹ کے ہوا ور حکم حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعے کے صادر ہوا ہو جب مجسٹریٹ ضلع نے اوسی چیز کے کرنے کا حکم دیا کہ جسکا حکم دینے کا اوسکو اختیار مجموعہ مین دیا گیا ہے اور خود الفاظ مجموعہ مین دیا تو یہ نہین کہا جاسکتا کہ اوسکو اختیار اوس چیز کے حکم دینے کا نتھا۔

بتائید اوسی حجت یعنی عدم اختیار مجسٹریٹ ضلع نسبت صدور حکم کے دلائل مزید ہمارے روبرو پیش کی گئین جو مبنی اوپر مقدمات جنڈی چرن بھٹاچارجی بنام ہیم چندر بنرجی (۱) و جیون کرسٹو رائے بنام شب چندر داس (۲) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جسنو (۳) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ارم ریڈی (۴) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام امیر خان (۵) کے ہین مگر یہ دلائل جنکا ذکر ہم آیندہ اون مقدمات کے ذکر مین کرینگے ہمکو خلاف صحت یا واجبیت حکم مجسٹریٹ ضلع کے معلوم ہوتی ہین کہ جسمین او مجسٹریٹ ضلع کے اختیار صدور حکم مذکور مین فرق ہے یہ دونون چیزین صاف تمیز ہین ممکن ہے کہ مجسٹریٹ کو بلا شبہہ اختیار سزا دینے کا بابت ایک خاص جرم کے حاصل ہو مثلاً بابت سرقہ کے مگر وہ ایک صورت خاص مین قانون کو غلط طور پر متعلق کرے یا شہادت پیش شدہ کو غلط طور پر سمجھے اور بربنائے اوس تعلق غلط یا غلط فہمی کے جرم ثابت تجویز کرے یا برات کا حکم دے ایسی صورت مین اوسکا فیصلہ غلط و غیر صحیح یا ناواجب ہے اور عدالت اپیل یا عدالت نگرانی جب اوس سے درخواست کی جاوے اوس فیصلہ کو اوس بنا پر اگر اوسکو اطمینان اوسکی نسبت ہو منسوخ کریگی مقدمہ حال مین ملزم نے کوئی کوشش عدالت اعلی سے حکم مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۴ جولائی کے منسوخ کرانے کی بربنائے اوسکے غلط یا ناواجب ہونے کے نہین کی اور اسوجہ سے وہ ہنوز غیر منسوخ شدہ اور کامل طور پر نافذ ہے۔

ایسی صورت مین ہماری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے اوس حکم کا تھا

(۱) انڈین لار پورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴
(۲) ایضاً ایضاً صفحہ ۱۰۲۰
(۳) سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۷
(۴) سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۶
(۵) " " صفحہ ۲۳۶

ملکہ معظمہ قیصرہ بنام دوراب جی ۱۸۸۵ء

جو اوسنے ۲ جولائی کو صادر کیا اور مسٹر بکنل کو اختیار اوسکی تعمیل کرنیکا تھا ہماری یہ بھی رائے ہے کہ بوجہ ہونے ایک عدالت ماتحت کے مسٹر بکنل کو مجسٹریٹ ضلع کے حکم کی واجبیت کی نسبت اعتراض کرنا جائز نہ تھا اور اگر اونکو کوئی شبہہ اس امر مین تھا تو چاہیئے تھا کہ ملزم کو یہ ہدایت کرتے کہ ہائی کورٹ مین درخواست اوسکی منسوخی کے لیئے گذرانین اور اس غرض کے لیئے اوسکو مہلت دیتے اور تحقیقات مزید تا معلوم ہونے نتیجہ ایسی درخواست کے ملتوی رکھتے بجائے اختیار کرنے اس طریقہ کے مسٹر بکنل نے ناجائز طور پر ایک اختیار کے استعمال کرنسے جو قانوناً اونکو حاصل تھا انکار کیا پس ہمکو لازم ہے کہ مسٹر بکنل کے حکم ۱۰ جولائی کو منسوخ کرین۔

اب ہم مختصراً اون دلائل کی نسبت تجویز کرتے ہین جو حکم مجسٹریٹ ضلع کی واجبیت سے خلاف پیش کی گئین ہین اور اون مقدمات پر جنسے تائید اون دلائل کے استدلال ہوا ہے غور کرتے ہین یہ عذر کیا گیا ہے کہ بالفرض اگر مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم ۲ جولائی کا ہو تو بھی اون حالات مین جو اس مقدمہ مین ظاہر ہوتے ہین اونکو وہ حکم صادر نہین کرنا چاہیئے تھا تائید اس بحث کے چند مقدمات کا حوالہ ہمارے روبرو دیا گیا ہے اول مقدمہ محولہ جیکا چرن بھٹاچارج بنام ہیم چند بنرجی (۱) کا اوس مقدمہ مین استغاثہ ڈسمس ہو گیا تھا اور ملزم کو ڈپٹی مجسٹریٹ سریرام پور نے رہا کیا تھا سشن جج ہگلی نے بر طبق درخواست مستغیث یہ تصور کیا کہ تحقیقات عدالتی نسبت استغاثہ سائل کے نہایت سرسری طور پر ہوئی سشن جج نے یہ تصور کیا کہ وہ مقدمہ جھوٹے استغاثہ کا نہ تھا بلکہ درحقیقت بنیاد واسطے استغاثہ کے موجود تھی سشن جج نے یہ بھی تجویز کیا کہ ڈپٹی مجسٹریٹ نے جس طرح پر شہادت تحریر کی وہ بالکل گویا عدالت کے کام کی ہنسی کی ہے اندرین حالات سشن جج نے یہ پایا جاتا ہے کہ بموجب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) کے عمل کرکے ایک اور مجسٹریٹ شاہان چند اس مجسٹریٹ درجہ دوم کو یہ ہدایت کی کہ اس مقدمہ مین تحقیقات مزید کرے یہ حکم یکطرفہ بلا اطلاع ملزم کے صادر ہوا اور پھر ملزم نے اوسکی منسوخی کے لیئے ہائی کورٹ مین درخواست دی وہ حکم چند وجوہ سے کہ جنپر ہم ابھی غور کرینگے منسوخ کیا گیا اس مقام پر یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ جو کارروائی ملزم نے اوس مقدمہ مین اختیار کی وہ صحیح تھی ملزم مقدمہ ہذا نے ہائی کورٹ مین درخواست نہین دی اور بظاہر درحاصل حکم مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۲ جولائی کو تسلیم کیا پس وہ حکم ہنوز غیر منسوخ شدہ اور جاری اور سکا ہے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷

ہائی کورٹ نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے حکم سشن جج کو جسکے ذریعہ سے مجسٹریٹ درجہ دوم کو ہدایت کرنے تحقیقات مزید کی کی گئی تھی منسوخ کیا وہ حکم تین وجوہ جداگانہ پر مبنی ہے کہ جنمین سے ایک ہمکو واسطے اوسکی تائید کے کافی معلوم ہوتی ہے گو دیگر وجوہ پر بھی عدالت نے استدلال کیا ہے وجہ مذکور یہ ہے کہ بموجب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ع) کے سشن جج مجاز اسکا تھا کہ ایک خاص مجسٹریٹ ماتحت کو نامزد کرکے ہدایت تحقیقات کی کرے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر سشن جج مجاز ایسا کرنے کا نہیں ہے تو مجسٹریٹ ضلع جیسی کہ صورت اس مقدمہ میں ہے بدرجہ اولی مجاز اسکا نہیں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر مشکل پر تاثیر اس دلیل کی ہوئی ہے لیکن ایسی دلیل بلحاظ الفاظ صریح دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ع) کے صریحاً ناقابل پذیرائی ہے چنانچہ فیلڈ صاحب جسٹس نے اوس مقدمہ مین اپنی تجویز مین یہ تحریر کیا ہے۔ "واضعان قانون کا یہ منشا ہرگز پایا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نسبت تجویز منتخب کرنے کسی اپنے مجسٹریٹ ماتحت کے اختیار تمیزی استعمال کرے اور یہ اختیار معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کو حاصل ہے اور نہ سشن جج کو اگر یہ وجہ معقول ہے جیسا کہ ہم اوسکی نسبت تصور کرنے پر مائل ہین تو صرف یہی وجہ واسطے تائید اوس حکم کے جو حکام ذی علم نے اوس مقدمہ مین صادر کیا کافی ہے اور دیگر دو وجوہ جو اونہون نے تحریر کی ہین کچھ بہت ضروری واسطے فیصلہ اوس مقدمہ خاص کے جو اونکے روبرو پیش تھا نہ تھین تاہم وے ایسی وجوہ ہین کہ جنسے بعض دیگر حکام نے اتفاق کیا ہے اور چونکہ اس مقدمہ مین ہمارے روبرو اونپر اصرار کیا گیا ہے لہذا ہم اونکی نسبت کچھ تحریر کرینگے وجوہ مذکور مین سے ایک وجہ یعنی عدم اطلاع ملزم کی نسبت کہ اس مقدمہ مین اوسپر بطور اعتراض نسبت حکم مجسٹریٹ ضلع کے استدلال کیا گیا ہے وکیل ذیعلم جو منجانب ملزم حاضر تھا ہمکو کوئی بات دفعہ ۴۳۶ مین یا کسی دیگر جزو مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ایسی نشان نہین دے سکا کہ جسکی وجہ سے قبل صادر کرنے حکم حسب دفعہ مذکور کے ملزم کو اطلاع دینا ضروری ہو بیشک یہ ایک اصول عام قانون فوجداری کا ہے کہ کوئی حکم مضر ملزم کے بلا اسکے کہ اوسکو موقع اپنا بیان کرنے کا دیا جاوے صادر نہین ہونا چاہیے اور مجموعہ مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو مانع دینے ایسی اطلاع کا ہو یہانتک بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر مجسٹریٹ ضلع قبل صادر کرنے اوس حکم کے جو اوسنے صادر کیا اس مقدمہ مین ایسی اطلاع ملزم کو دیتا تو بہتر ہوتا ہم خود ایسی اطلاع دیتے ہین اور ہم اس امر پر غور کرینگے کہ آیا

نظیر ... بنام ... سہراب جی ...

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
دوراب جی ہرمز

ایک قاعدہ بنا کر عدالتہاے ماتحت میں اس مضمون کا نہیں بھیجنا چاہیئے کہ وے بھی اسی طرح پر عمل کرین لیکن ہم بحالت نہ ہونے کسی ایسے حکم کے مجموعہ مین اور بحالت نہ ہونے اور کسی قاعدہ کے نسبت اس معاملہ کے یہ تجویز نہیں کر سکتے کہ ایسی اطلاع قبل اسکے کہ مجسٹریٹ نے حکم صادر کیا قطعی اور قطعی معاملہ اطلاع دینے کا اور اصول متذکرۂ بالا ظاہر ہے کہ وقت وضع کرنے دفعہ ۳۴۴ کے واضعان قانون کے خیال سے باہر نہ تہا دفعہ ۴۳۹ مین حکم صریح ایسی اطلاع کے دیئے جانے کا جبکہ شخص ملزم جو ناجائز طور پر ایک ایسے مقدمہ مین جو تنہا قابل تجویز عدالت سشن کے ہو رہا کیا گیا ہو واسطے تجویز کے سپرد سشن کیا جاوے (۱) لیکن کوئی ایسا حکم جبکہ کوئی اور کارروائی بمقابلہ ملزم کے بموجب اوسی دفعہ کے کیجاوے نہیں ہے (۲) پہر دفعہ ۴۳۶ مین کہ جسکی روسے مجسٹریٹ ضلع نے عمل کیا کوئی ایسا حکم نہیں ہے اور دفعہ ۴۳۹ مین ایسا حکم موجود ہے (۳) اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جب اطلاع دینے کی ضرورت سمجھی گئی واضعان قانون نے اوسکے واسطے حکم صریح درج کیا اور ہمکو یہ خوف ہے کہ اگر ہم یہ تجویز کرین کہ بموجب دفعہ ۴۳۶ کے قبل اسکے کہ مجسٹریٹ ضلع نے اپنا حکم اس مقدمہ مین صادر کیا ایسی اطلاع دینی ضروری تھی اور حکم اوسکا بوجہ نہ دیئے جانے ایسی اطلاع کے ناجائز تہا تو ہم بجاے اسکے کہ قانون موجودہ کو قرار دین ایک قانون جدید قائم کرینگے اس سلسلہ مین ہم احکام دفعہ ۴۴۴ مجموعہ کا بھی ذکر کرینگے جسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی عدالت اپنے اختیارات نظر ثانی نافذ کرتی ہو کہ جو مجسٹریٹ ضلع جب اوسنے حکم اس مقدمہ مین صادر کیا کرتا تہا تو کوئی فریق مستحق سماعت کا نہوگا کہ عدالت کے روبرو اصالتاً یا وکالتاً عذرات پیش کرے یہ نہیں واضح ہوتا کہ یہ راے نسبت اس معاملہ کے عدالت ہائی کورٹ کلکتہ کے روبرو مقدمہ مذکورہ بالا مین یا عدالت ہائی کورٹ الہ آباد کے روبرو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام جھنو (۴) مین پیش کی گئی تہی -

اب ہم کسی قدر زیادہ تر مشکل بحث پر جو نسبت معنی الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ ۴۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ہے غور کرتے ہین ہمارے روبرو یہ عذر کیا گیا

(۱) فقرہ شرطیہ (الف)

(۲) فقرہ شرطیہ (ب)

(۳) فقرہ ۲

(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶۷ -

جیسا کہ مسٹر میکلین کے روبرو کیا گیا تھا کہ حکم مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قانوناً جائز تھا کیونکہ تحقیقات کامل ایک مجسٹریٹ مجاز کر چکا تھا اور کوئی شہادت مزید ظاہر نہیں ہوئی اور اوسی مقدمہ کلکتہ پر بتائید اس حجت کے استدلال کیا گیا ہے اوس مقدمہ مین مسٹر صاحب جسٹس معنی الفاظ تحقیقات مزید کے یہ سمجھتے ہین کہ ایسی تحقیقات جو بربنائے شہادت مزید کیجاوے اور فیلڈ صاحب جسٹس یہ معنی سمجھتے ہین کہ ایسی تحقیقات جو بربنائے رو داد مزید یا شہادت مزید کی جاوے اور ایک مقدمہ کلکتہ جیون کرسٹو رائے بنام شب چندر رائے(۱) مین چیف و دیگر حکام ذی علم ٹاٹنہیم صاحب و نارس صاحب جسٹسان یہ تجویز کرتے ہین کہ قانون مین تحقیقات مزید کی اجازت صرف اوسی حالت مین ہے کہ پوری تحقیقات نہوئی ہوا اور اوس حالت مین کہ شہادت مزید ظاہر ہو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جنو(۲) کا بھی در اصل وہی مضمون ہے اور وہی مضمون مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام امیر خان (۳) کا ہے اگرچہ حکام ذی علم نے اوس مقدمہ مین یہ تحریر کیا ہے کہ جب حکم تحقیقات مزید کی جو ابتداً بوجوہ ناکافی جاری ہوا ہو بانیا بطور پر تعمیل ہو جاوے اور شہادت مزید موجود ہو تو حکام موصوف اپنا یہ فرض سمجھتے ہین کہ کارروائی کو قبول اوس حکم کے بحال رکھین۔

اب ہم بعض دفعات مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف پھر اس امر کے دریافت کرنے کے لیے متوجہ ہوتے ہین کہ آیا یہی صحیح تعبیر دفعہ ۴۳۷ کی ہے ہماری دانست مین جیسا کہ ٹرنر صاحب چیف جسٹس نے مقدمہ مدراس متذکرہ بالا مین تحریر کیا ہے دفعات ۴۳۵ تا ۴۳۹ کو اس بارہ مین ایک ساتھ پڑھنا لازم ہے دفعہ ۴۳۵ کی روسے جیسا کہ اوپر تحریر ہو چکا ہے مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار ہے کہ کسی مقدمہ کی مسل کو کسی عدالت ماتحت سے اس غرض سے طلب کرے کہ اوسکو اس بات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزایا اور حکم ہوا ہو صحیح اور مطابق قانون اور انصاف کے ہے یا نہین" یہ الفاظ اسقدر وسیع ہین کہ اون مین ایک تجویز واقعاتی جو نحصر اوپر سمجھنے وقعت اوس شہادت کے ہو جو عدالت ماتحت نے قلمبند کی ہو داخل ہوتی ہے اگر مسل طلب شدہ کے دیکھنے سے اوسکو یہ اطمینان ہو کہ وہ تجویز صحیح ہے یعنی شہادت صحیح طور پر سمجھی گئی ہے تو وہ

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مرجی و دیگر ۱۸۸۳ء

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۷۔
(۲) ایضاً سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۷۔
(۳) ایضاً سلسلہ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۳۶۔

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہند بنام دوراب جی ہرمز

بمحض مسل کو یہ فرض کرکے کہ کوئی وجہ دست اندازی کی نہین ہے واپس کریگا لیکن اگر وہ مسل کے دیکھنے سے اوسکو یہ اطمینان ہو کہ تجویز غیر صحیح ہے یعنی شہادت صحیح طور پر نہین سمجھی گئی اور ملزم مجسٹریٹ ضلع کی دانست مین عدالت ماتحت کی غلط فہمی شہادت پر ناجائز طور پر رہا کیا گیا ہے تو اوسکو کیا کرنا چاہیئے ہم یہ فرض کرینگے کہ مسل کے طلب کرنے مین اوسنے خود اپنی رائے پر اور نہ حسب درخواست مستغیث عمل کیا ہے ممکن ہے کہ تنہا قابل تجویز عدالت سشن کے ہو یا قابل تجویز مجسٹریٹ کے ہو اگر مقدمہ قابل تجویز تنہا عدالت سشن کے ہو تو مجسٹریٹ ضلع کو بموجب دفعہ ۴۳۶ کے یہ اختیار رہے کہ ملزم کی نسبت واسطے تجویز کے سپرد سشن کیے جانے کا حکم صادر کرے اور ہر دیگر صورت رہائی ناجائز مین دفعہ ۴۳۷ کی رو سے اوسکو یہ اختیار ہے کہ تحقیقات مزید کی ہدایت کرے۔

دفعہ مذکور مین یہ نہین کہا ہے کہ وہ ایسا صرف اوسی حالت مین کر سکتا ہے کہ جب یہ عذر ہو کہ شہادت مزید موجود ہے یا جبکہ شہادت مزید ظاہر ہو جیسا کہ عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے قرار دیا ہے اور اوس صورت مین جو ہم نے فرض کی ہے کوئی ایسا عذر یا ظاہر کرنا شہادت کا منجانب کسی شخص کے نہین ہو سکتا یہ شاید مناسب ہو کہ مجسٹریٹ ضلع کے نہایت وسیع اختیارات مین کوئی اس قسم کی قید لگائی جاوے لیکن ہمکو یہ اختیار نہین ہے کہ دفعہ مین کوئی ایسی قید داخل کرین جبکہ واضعان قانون نے اوسکو نسبت کسی شخص ملزم کے جسنے رہائی پائی ہو صریحاً اختیار کرنے یا صادر کرنے حکم تحقیقات مزید کا دیا ہے اور اوس اختیار کے استعمال مین کوئی اس قسم کی شرط نہین لگائی ہے دفعات ۴۳۵ و ۴۳۷ کے ایک ساتھ پڑھنے سے یہ واضح ہوگا کہ صورتہاے رہائی ناجائز مین جو عدالتہاے ماتحت سے کی گئی ہو اختیار مجسٹریٹ ضلع کا دست اندازی کرنیکا مساوی اختیار خود ہائی کورٹ کے ہے اور اگر کوئی ایسی شرط ہائی کورٹ کے استعمال اختیار مذکور مین نہین لگائی جا سکتی تو یہ خیال مین آنا مشکل ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کے استعمال اختیار مذکور مین کس طرح پر لگائی جا سکتی ہے جب ایسے مقدمات ہائی کورٹ کے روبرو واسطے تجویز کے حسب دفعہ ۴۳۹ کے پیش ہون تو ہائی کورٹ باستعمال اختیارات عدالت اپیل حسب دفعہ ۴۲۳ تجویز کو بدل دے سکتی ہے یا کسی حکم کو جو حکم اثبات جرم یا حکم سزا ہو تبدیل یا منسوخ کر سکتی ہے اور ایسا کرنے مین ممکن ہے کہ اوسکو شہادت موجودہ مسل کے سمجھنے مین اختلاف کرنا پڑے یا وہ تحقیقات مزید کی ہدایت کر سکتی ہے یا بموجب دفعہ ۴۲۸ کے یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ شہادت مزید لیجاوے جس سے ظاہر ہے کہ بلا شہادت مزید کے تحقیقات مزید

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام دوراب جی ہرمز جی

ممکن ہے مزید بران دفعات ۴۳۵ و ۴۳۷ (د) مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیقات مزید بلا شہادت مزید کے ہوسکتی ہے یہ سچ ہے کہ دفعات ۴۳۵ و ۴۳۷ ایک اور قسم کے مقدمات سے متعلق ہین مگر اس سے اس بحث مین کچھہ فرق نہین آتا اگر واضعان قانون نے یہ خیال کیا تہا کہ تحقیقات مزید بلا شہادت مزید کے ہوسکتی ہے جیسا کہ دفعات ۴۳۵ و ۴۳۷ سے پایا جاتا ہے تو یہ دلیل کہ الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ ۴۳۷ سے خواہ مخواہ شہادت مزید مفہوم ہوتی ہے ساقط ہوتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک مجسٹریٹ ماتحت نے ایک ملزم کو بلا غور کرنے اوپر بعض امور کے جو متعلق اوسکے جرم یا صفائی کے ہین رہا کیا تو کیا مجسٹریٹ ضلع در حالیکہ اوسکو حکم رہائی کی ناواجبیت کی نسبت اطمینان ہوجاوے اون امور کا فیصلہ خود نہین کرسکتا یا یہ حکم نہین دیسکتا کہ مجسٹریٹ ماتحت مذکور بربناے شہادت موجودہ مسل کے اونکا فیصلہ کرے اور فیصلہ جدید بموجب اپنی تجویز امور مذکورہ کے بحق یا خلاف ملزم کے صادر کرے دفعہ مذکور مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے وہ ایسا کرنے سے ممنوع ہوجاوے۔ اگر ہم یہ فرض کرین کہ تحقیقات مزید سے خواہ مخواہ شہادت مزید مفہوم ہوتی ہے تو ہمکو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ شہادت مزید اکثر اظہار اونہین گواہان کا نسبت اونہین امور کے یا امور مزید کے ہوتے ہین فی الواقع ویسی ہی ظاہر ہوتی ہے جیسی کہ نئے گواہان کا اظہار لینے سے پس ممکن ہے کہ تحقیقات مزید بربناے اوسی شہادت کے اوسی طرح ہوسکتی ہے جیسی کہ بربناے شہادت مزید کے خواہ وہ اونہین گواہان سے یا نئے گواہان سے ظاہر ہو۔

مقدمہ مدراس متذکرۂ بالا مین ٹرنر صاحب چیف جسٹس نے یہ تحریر کیا ہے (صفحہ ۳۰۹ جلد ۲) جو نے ظاہرا الفاظ تحقیقات مزید کی نسبت یہ تصور کیا ہے کہ معنی اونکے اور الفاظ تحقیقات جدید کے واحد ہین + + + + + یہ معنی صریح اون الفاظ کے نہین" ہین چیف جسٹس صاحب موصوف نے دفعہ ۴۳۶ کا حوالہ دیا ہے جسمین یہ حکم ہے کہ ایسے مقدمہ مین جو صرف عدالت سشن سے تجویز ہونے کے لائق ہو اگر کوئی شخص ملزم بیجا طور پر رہا کیا جاوے تو مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ بجاے حکم دینے تحقیقات جدید کے شخص ملزم کی نسبت یہ حکم صادر کرے کہ وہ تجویز کے لیے سپرد کیا جاوے" اس دفعہ سے صریحاً تحقیقات جدید کی ہدایت کرنیکا اختیار مفہوم ہوتا ہے اور بجز اوس صورت کے کہ الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ مابعد (۴۳۷) برابر تحقیقات جدید کے ہون یا اونمین تحقیقات جدید داخل ہو کوئی دوسری دفعہ اس باب مین ایسی نہین معلوم ہوتی کہ جسکی رو سے ایسا اختیار مجسٹریٹ ضلع کو

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دوراب جی ہرزجی

دیا گیا ہو اور یہ امر ایسا ہے کہ جسکا جیف جسٹس صاحب ذی علم کے خیال مین گذرنا پایا نہین جاتا اب ایک اور امر بھی ایسا ہے کہ جو کسی قدر متعلق اوس بحث کے ہے جو ہمارے روبرو پیش ہے اگر کسی شخص ملزم کو کسی مجسٹریٹ نے رہا کیا ہو تو وہ حکم بمنزلہ برادت کے حسب دفعہ ۴۰۳ کے نہین ہے پس اگر مستغیث دوسرا استغاثہ دوسرے مجسٹریٹ کے یہان اوسی معاملہ کی نسبت پیش کرے تو کوئی امر ایسا نہین ہے جو مانع تحقیقات کا نسبت اوس استغاثہ کے ہو دیکھو مقدمہ امپراطریس بنام ایسا (۱) نواب سنگہ بنام کوکل سنگہ (۲) سرکار بنام دیوما دسوم شنکھر (۳) ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دہونڈی بوگر (۴) -

ان وجوہ سے منجملہ دیگر وجوہ کے جیسا کہ اسوقت ہمکو معلوم ہوتا ہے ہم اس تجویز کے کرنے پر آمادہ نہین ہین کہ حکم مجسٹریٹ ضلع جو اس مقدمہ مین صادر ہوا تہا قانوناً جائز نہ تہا گو کوئی شہادت مزید نہ بھی دریافت ہوئی ہو لیکن اس امر کی نسبت کوئی نہایت قطعی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ بفرض اسکے بھی کہ شہادت مزید تحقیقات مزید ہو سکنے کے لئے اس مقدمہ مین ضروری تھی مسل سے ہمکو واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کے حکم ۴ جولائی کے پہنچنے پر مسٹر بیگنل نے یہ حکم دیا کہ ایک نقشہ موقع واردات کا تیار کیا جاوے اور گواہان طلب کئے جنکی نسبت یہ خیال کیا گیا تہا کہ وہ واقعات مقدمہ سے واقف تھے اگر مسٹر بیگنل اوس نقشہ کے لئے جسمین وہ تمام حال کہ جو وہ جاننا چاہتے تھے مندرج ہوتا انتظار کرتے اور اون گواہون کا بھی اظہار لیتے تو اونکے روبرو شہادت مزید موجود ہوتی کہ جسکی بنا پر ممکن تہا کہ اونکی رائے اوس رائے سے مختلف ہوتی جو راؤ صاحب سیتا رام نے قائم کی تہی پس یہ نہین واضح ہوتا کہ اس مقدمہ مین کوئی گنجایش واسطے تحقیقات مزید کے نہ تہی اور یہ بات اور ہے کہ نتیجہ اوسکا کیا ہوتا ممکن ہے کہ بعد اوس تحقیقات کے مسٹر بیگنل کی وہی رائے ہوتی جو راؤ صاحب سیتا رام دامودر کی ہوئی تہی اور اوس حالت مین کوئی امر مانع اسکا نہ تہا کہ ملزم پہر رہا کیا جاتا ایسی صورت مین او چونکہ جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر چکے ہین مجسٹریٹ ضلع کا حکم ہنوز نافذ ہے ہمارے واسطے تصفیہ اس امر کا باقی ہے کہ ہم اوس مقصود پر کیا حکم صادر کرنا چاہئے غالباً مجسٹریٹ ضلع اگر اون سے عہدہ داران ریلوے نے درخواست خاص طور کی ہوتی تو اس مقدمہ

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۴ صفحہ ۴۱ -

(۲) ایضاً ایضاً جلد ۴ صفحہ ۷ -

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۴ -

(۴) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی تجاویز فوجداری مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۷۶ع

۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام دوراب جی کہرمزجی

مطلقاً نہ دیکھتے واضح ہوگا کہ ابتداءً عہدہ داران ریاست راؤ صاحب سیتارام کے حکم رہائی سے ناراض تھے لیکن اب یہ ظاہر ہے کہ اوس حکم سے خوشی اوپر اوس شہادت کے ہے جو حاکم موصوف کے روبرو پیش تھی اور جس طرح پر کہ اونہون نے اوسکو سمجھا تھا راضی ہین کیونکہ نہ تو وے مسٹر بیگل کے روبرو حاضر ہوئے اور نہ ہمارے روبرو بعد اطلاع کے حاضر ہوئے اور اس سے یقیناً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی خواہش بمقابلہ ملزم کے کچھہ اور کارروائی کرنے کی نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ کل شہادت کا ذکر راؤ صاحب سیتارام نے اپنی تجویز مورخہ [illegible] مین کسی قدر صراحت کے ساتھہ کیا ہے بعض گواہان پر اونہون نے اسوجہ سے اعتبار نہین کیا کہ وہ اپنے تئین نشانہ ہونے سے بچانے کے لیے ملزم کو مجرم ثابت کرنا چاہتے تھے دیگر گواہان کی شہادت کو اونہون نے بہت ہی کم وقعت دی سبب یا کچھہ وقعت نہین دی اسوجہ سے کہ [illegible] ان معاملات کی نسبت بقلی [illegible] اونہون سے اظہار دیا [illegible] سے قائم کرنے کے لائق [illegible] اور یہ بھی تجویز کیا ہے کہ بعض گواہان نے شہادت مشتبہہ پیدا کرکے کتاب [illegible] مین [illegible] راؤ صاحب سیتارام نے بیانات گواہان مین تناقض و اختلافات بھی ظاہر کیے ہین اور بیان ملزم پر اعتبار کیا ہے اونکی تائید حسب تحریر حاکم موصوف ایک گواہ ثبوت کی شہادت سے [illegible] معاملہ سے کچھہ تعلق تھا ہوتی تھی اس طرح پر بعد غور کرنے اوپر کل شہادت مستغیث کے اور اوپر طرز اون گواہان کے جو اوسکے روبرو حاضر تھے حاکم موصوف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ شہادت بمقابلہ ملزم کے اسقدر قوی نہین ہے کہ اوس سے ثبوت صفائی کا طلب کیا جاوے ہمنے مسٹر [illegible] کی تقریر نسبت اوس شہادت کے نہین سنی ہے اور اسوجہ سے ہم کوئی راے نسبت اس امر کے ظاہر نہین کرسکتے کہ آیا راؤ صاحب سیتارام کی راے نسبت اوس شہادت کے صحیح ہے یا غلط ہے لیکن یہ پایا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے نتیجہ خلاف اوسکے قائم کیا ہے مگر ہمین مجسٹریٹ ضلع کو ملزم کی طرف سے بحث نسبت شہادت کے سننے کا موقع حاصل نہ تھا اور یہ بخوبی ممکن ہے کہ اگر وہ موقع اونکو حاصل ہوتا تو شاید اونکی بھی وہی راے ہوتی جو راؤ صاحب سیتارام کی ہوئی تھی یہ مقدمہ کسی قدر پیچیدہ ہے اور اوسمین شہادت مین اختلاف ہے ہماری دانست مین جناب مجسٹریٹ ضلع کو چاہیے کہ ملزم کو موقع تقریر کا تائید حکم رہائی کے دین اگر بعد ایسا کرنے کے مجسٹریٹ ضلع کی راے مین وہ حکم صحیح پایا جاوے ویا اگر مجسٹریٹ ضلع کو ملزم کی نسبت کارروائی مزید کرنا غیر ضروری یا نامناسب معلوم ہو تو مجسٹریٹ ضلع مجاز اسکے ہین کہ اپنا حکم بہ بحالی کا منسوخ کرین

مطابق اسکے حکم ہوا۔

یکم اکتوبر ۱۸۸۲ع
[illegible] انڈین لا رپورٹ
۱۰۴

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ولیم ویڈر برن صاحب بیرونیٹ جسٹس

بمقدمہ راجہ ولد حسین

ضمانت واسطے نیک چلن رہنے کے مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ع) دفعات ۱۱۰ و ۱۱۸ – تجویزات ثبوت جرم سابق

منشا کسی شخص سے نیک چلن رہنے کے لئے ضمانت لینے کا صرف یہ ہے کہ آئندہ وہ نیک چلن رہے [illegible] ثبوت جرم سابق سے جسکی بابت شخص مذکور کو سزا ملی ہو احکام دفعات ۱۱۰ و ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ع) [illegible] نہیں ہوتی اور یہ بیجا ہے کہ ان احکام کا استعمال کیا جاوے کہ اوس سزا مین جو جرم سابق کی بابت دی گئی ہو [illegible] کیا جاوے

یہ استصواب جے ای جانسٹن صاحب سشن جج دھاروار نے کیا تھا جنہون نے حالات مقدمہ تحریر فرمائے فوجداری کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا کہ ملزم کو چار مرتبہ حسب دفعات ۴۱۱ و ۴۵۷ و ۳۸۰ و ۳۴۴ سزا ملی تھی اور بموجب دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ع) کے اجلاس صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے اوسکو حکم دیا کہ وہ اس بات کی وجہ ظاہر کرے کہ کیون اوسکو ضمانت واسطے نیک چلن رہنے کے نہ دینی چاہیے موجب دفعہ ۱۱۰ کے اوسکو ہدایت اون ضامنون کے دینے کی کی گئی جنکے دینے کا اوسنے اقرار کرلیا تھا اور جو وہ [illegible] مین تھا اور اخیر حکم سزا کا تحمل ہو رہا تھا وہ سزا اوس دن ختم ہوئی کہ جب حکم صادر ہوا جن ضامنون کا نام اوسنے دیا تھا اونہون نے انکار کیا اسلئے حکم ہوا کہ ملزم ہر سال مین معہ ہیاہ قید سخت کے رکھا جاوے مقدمات ناراس لوگی دا، و تیسرے مقدمہ بنام نواب [illegible] سے ظاہر ہوگا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا یہ منشا نہیں ہے کہ اوس صورت مین کہ جب ملزم اپنی سزا پوری بھگت چکا ہو اوسسے ضمانت واسطے نیک چلن رہنے کے طلب کیجاوے کارروائی حال [illegible] صاحب مجسٹریٹ فوجداری کی اس رپورٹ پر عمل کیا ہے کہ ملزم کی نسبت کئی مرتبہ سابق [illegible] احکام اثبات جرم صادر ہوئے ہین

ہائیکورٹ مین [illegible] یا سرکار کے کوئی حاضر نہ آیا –

از عدالت – [illegible] سشن جج نے بتایا ہے عدالتہائے ہائیکورٹ سے بہ بار بار تجویز ہوا ہے کہ نیک چلن رہنے کے واسطے ضمانت لینے کا صرف یہ منشا ہے کہ آیندہ چال چلن اچھا رہے ان احکام کو اس طریقے سے استعمال کرنا کہ اوس سزا مین جو بابت جرائم سابق کے ہو اضافہ کیا جاوے بیجا ہے دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ع) کی یہ منشا ہے کہ کوئی ایسی اطلاع ہو جس سے عادتاً خراب چلن [illegible] ثابت ہو کہ جسکے مقابلہ مین کارروائی کی گئی ہو بموجب دفعہ ۱۱۰ کے مثل مقدمات قابل اجرا کے ادارت کی

[illegible] استصوابات صیغہ فوجداری [illegible] فوجداری [illegible] انڈین لا رپورٹ [illegible]

تحقیقات کرنی چاہیئے اور نسبت دفعہ ۱۱۸ اس اطلاع کے شہادت لینی چاہیئے اور بموجب دفعہ ۱۱۸ کے مجسٹریٹ کو
تجویز کرنے کے وجوہ ظاہر کرنے چاہئیں کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ضمانت لینا ضروری ہے ملزم پر یہ بھی چاہنا
چاہیئے کہ اوسکے وسائل اور اوسکا ارادہ دیانت داری کے ساتھہ اپنی معاش پیدا کرنیکا کیا ہے اور اوسکو
سزا نہیں ملنی چاہیئے بجز اس صورت کے کہ یہ ثابت ہو جاوے کہ کوئی معقول امید اوسکے آیندہ نیک چلن رہنے کی
نہیں ہے محض تحریر تجویزات ثبوت جرم سابق سے جسکی بابت کوئی شخص سزا پا چکا ہو ان احکام کی تعمیل پوری نہیں ہوتی
چونکہ کارروائیات مجسٹریٹ سے قانون کے احکام متذکرہ بالا کی تعمیل نہیں ہوتی لہذا حکم شعر
قید کرنے راجہ ولد حسین کے منسوخ ہونا چاہیئے۔

اجلاس کامل

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سرچارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس و نانا بہائی ہرداس صاحب
جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس و سرولیم ویڈربرن صاحب بیرونیٹ جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند

بنام

سی پی فاکس

اختیار نگرانی۔ تجویز نظر ثانی ہائی کورٹ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۳۹، ۴۳۰، ۴۳۴
ڈویژن بنچ ہائیکورٹ کو بموجب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے کوئی اختیار نظر ثانی کرنے
اپنی تجویز کا نہیں ہے جو مقدمہ فوجداری بین صیغہ نگرانی صادر ہوئی ہو
مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام درگا چرن (۱) کی تقلید کی گئی۔

سی پی فاکس ملزم کی نسبت ایفاینل چارلس مجسٹریٹ درجہ اول دہاروار نے بموجب دفعہ ۲۵ ایکٹ ریلوے
نمبر ۹ ۱۸۹۰ء کے بخلاف ورزی قاعدہ نمبر ۷ مجملہ قواعد ریلوے جرم ثابت تجویز کیا لیکن اپنے فیصلے میں غفلت لال مین نہین
لیگیا اور اسوجہ سے باعث ہلاکت ایک شخص گنگارام کا اور ضرر پہونچانے دو دیگر اشخاص کا ہوا ملزم پر یہ حکم سزا صادر
ہوا کہ وہ ۵۰ جرمانہ ادا کرے یا بصورت عدم ادا کے ایک ماہ قید محض مین رہے۔
ہائی کورٹ نے کاغذات مقدمہ فوجداری ملاحظہ کرنے پر مسل کارروائیات مقدمہ طلب کیں اور شخص ملزم کو
ہدایت کی کہ اسکی وجہ ظاہر کرے کہ کیوں وہ حکم سزا جو اوسکی نسبت صادر کیا گیا نہ بڑھا دیا جاوے چونکہ ملزم نہ بذات
خود اور نہ بذریعہ وکیل کے حاضر ہوا لہذا ہائی کورٹ (نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس و ویڈربرن صاحب
جسٹس) نے بتاریخ ۲۷ اگست ۱۸۹۶ء حکم حسب ذیل صادر کیا

* صیغہ نگرانی فوجداری نمبر ۲۰ ۱۸۹۶ء
(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۷۲

۱۸۸۰ء مقدمہ راجہ ولد حسین

مقدمہ ملکہ معظمہ ... اکتوبر ۱۸۹۶ء
۱۰۶

ملکہ معظمہ قیصرہ بنام سی پی فاکس

ہم نے مسل سرکار دو انیات کو اس امر پر غور کرنے کے لئے طلب کیا ہے کہ آیا وہ سزا جو ملزم کی نسبت صادر
کی گئی ہے اوس جرم کے لیے کافی ہے جسکا ارتکاب ملزم کے ثابت ہونا تجویز ہوئے ہیں جیسا کہ مجسٹریٹ نے جس
حکم اثبات جرم کا صادر کیا ہے تحریر کیا ہے نسبت واقعات کے کوئی شبہہ نہیں ہے اور ملزم نے مجرم ہونا
تسلیم کیا ہے اوسکے لائسنس لینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ریل گاڑی سے ٹکر لگ گیا جس سے ایک شخص گنگا رام
جو بیٹھے پر تھا مر گیا اور کچھ ضرر دوسرے اشخاص کو پہونچا ملزم تسلیم کرتا ہے کہ اوسکو ایک نقل اون قواعد
کی جو ریلوے کمپنی نے بنانے تھے ملی تھی ایک نقل اون قواعد کی اس مقدمہ مین شامل مسل کی گئی ہے
مقدمہ مین از روے قاعدہ - منجملہ قواعد کے جنکی ملزم نے تعمیل نہیں کی یہ حکم ہے کہ جب کوئی ٹھیلہ
لائن کو پہنچا ہو تو ٹھہرایا - لائن سرخ لالٹین کھانی چاہیے چونکہ ایسا قاعدہ ہے لہذا اوسکی عدم تعمیل
کی جانے تھی اگرچہ ملزم نے خیال کیا ہو کہ اوس وقت ریل کی سڑک پر کسی گاڑی کے ہونیکا موقع تھا تاہم وہ
لازم تھا کہ لائن لالٹین لیتا جاتا ملزم کی بابت اس مین پچاس روپیہ جرمانہ ہمکو بالکل غیر کافی معلوم ہوتا ہے
اور ہماری رائے مین کچھ میعاد قید کی عائد ہونی چاہیے لیکن نسبت میعاد قید کے ہم اس امر پر غور کرتے ہین کہ یہ
ریل سڑک ابھی تک تعمیر ہو رہی تھی اور ابھی تک تجارت کے لئے نہیں کھولی گئی تھی پس بلحاظ عوام مین خطرہ واقع
نہیں ہوا تھا لہذا بغرض فائدہ عام کے بہت سخت سزا کی ضرورت نہیں ہے اسلیئے ہم یہ ہدایت کرتے ہین کہ
ملزم کو ایک مہینہ کی قید محض علاوہ اوس جرمانہ کے موجود ہ مشتہر اداکرکیا جاتا ہے ۔

برنس نے بصلاح ایف ایس ۔ ۔ ۔ ۱۸۸۱ کو عدالت سے درخواست واسطے نظر ثانی تجویز کو
منسوخ حکم اثبات جرم و سزا کے اسبنا پر کی کہ وہ قاعدہ جسکی نسبت یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ملزم نے اوسکی
تعمیل نہیں کی ایسا تھا کہ بموجب قانون منظور نہیں ہوا تھا اور ناجائز تھا لہذا دونون سزا یعنی تبدیلی
و اضافہ شدہ یکسان ناجائز ہین ۔

چونکہ عدالت کو نسبت اپنے اختیار نظر ثانی اپنے فیصلہ کے شبہہ معلوم ہوا لہذا اوسنے امر ذیل کی
بابت اجلاس کامل سے استصواب کیا ۔

آیا ڈویژن بنچ ہائیکورٹ کو بموجب دفعہ ۲۶۹ یا ۲۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲) کے
یا اور کسی بنا پر یہ اختیار ہے یا نہیں کہ خود اپنے فیصلہ کو مقدمہ فوجداری مین تبدیل کرے یا اوسکی نظر ثانی کرے

برنس و آنریبل ۔ ۔ ۔ ایف ایس ۔ ۔ ۔ نے مقدمہ سمجھایا ۔ ۔ ۔ اجلاس کامل کے حاضر آئے

برنس - ابتدائی تجویز ثبوت جرم ناجائز ہے کیونکہ وہ ایسے قواعد پر مبنی ہے جنکو گورنمنٹ نے منظور
نہیں کیا ہے جیسا کہ ایکٹ مین حکم ہے لہذا سزا کا بڑھانا بھی ناجائز ہے عدالت کو خود اختیار اپنے فیصلہ

۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام بی فاکس

کی نظر ثانی کرنے کا حاصل ہے بغرض اس بات کے کہ اصل حکم سزا نا جائز ہو یہ صریحاً بیجا ہے کہ عدالت اول ایک ناجائز بات کی مرتکب ہو اور بعد ازان یہ قرار کرے کہ وہ اوسکے رفع کرنے کے ناقابل ہے عدالتہائے انگلستان اپنے احکام سزا کی نظر ثانی کر سکتی ہین مقدمہ لنگ بنام ویڈنگٹن (۱) دا آرکیبالڈ صاحب کی کتاب متعلقہ سوال جواب فوجداری صفحہ ۱۹۰۔ ایام سشن بطور ایک دن کے سمجھا جاتا ہے اور عدالت حکم سزا کو کسی وقت زمانہ سشن مین تبدیل کر سکتی ہے ۔

مین یہ کہتا ہون کہ بموجب مجموعات ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۲ء کے عدالت کو اختیار نگرانی عدالتہائے ماتحت پر حاصل ہے دفعہ ۴۰۴ ۔ ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۲۹۷ ۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء و دفعہ ایکٹ ۱۸۸۲ء جو مطابق ان دفعات کے ہے دفعہ ۴۳۹ ہے ان احکام کا مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مجموعات سابق کی غرض یہ منشا تھی کہ نگرانی کارروائیات عدالتہائے ماتحت کی لیجائے مگر دفعہ ۴۳۹ مین الفاظ عدالتہائے ماتحت چہوڑ دیئے گئے ہین اور اسطورسے ازروئے اوس دفعہ کے ہائیکورٹ کا اختیار نظر ثانی بذریعہ شامل کرنے کارروائیات خود اوسکے ججون کے یا اجلاسون کے بڑہ گیا ہے اس اختیار کی نسبت صرف وہ قید لگائی گئی ہے جو فقرہ اخیر دفعہ ۴۳۹ مین بیان کی گئی ہے جسمین یہ تحریر ہے کہ اس دفعہ کی کوئی عبارت اوس تحریر سے متعلق نہین ہے جو دفعہ ۲۷۳ کے مطابق فرد قرارداد جرم پر لکہی جا اور نہ اس دفعہ کی روسے ہائیکورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تجویز برائت ملزم کے بدلے مین تجویز اثبات جرم قائم کرے اس بحث کی تائید حکم دفعہ ۳۶۹ سے ہوتی ہے جسمین یہ لکھا ہے کہ کسی عدالت کو باستثنا ہائیکورٹ کے اختیار نہین ہے کہ جب حکم کتبہ اپنی تجویز پر دستخط کر چکے تو اوسمین کچہہ تبدیل یا نظر ثانی کرے الا اوس طور پر جسکا ذکر دفعہ ۳۹۵ مین ہوا ہے یا واسطے تصحیح غلطی کتابت کے ۔

مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ ازروئے دفعہ کے اختیار کارروائیات نظر ثانی کی نگرانی ذریعہ سے حاصل ہے ازروئے اس دفعہ کے ہائیکورٹ کو اختیار نظر ثانی کرنیکا اون مقدمات مین حاصل ہے جو روبرو صاحبان مجسٹریٹ پریزیڈنسی کے پیش ہون اور کسی جج ہائیکورٹ نے جو مقدمات سشن کی تجویز کرتا ہو بسبب تبدیلی یا ملتوی برر رکہے ہون اور دیگر مقدمات جنکا اوسکو علم ہوا اس دفعہ سے وہ الفاظ جنسے اختیار کی نسبت کارروائیات عدالتہائے ماتحت کے محدود تہا خارج کر دیئے گئے اور ایک ایسا فقرہ داخل کیا گیا جو اگر یہ منشا نہ تہا کہ اختیار نظر ثانی ہائیکورٹ سے متعلق ہوگا غیر قابل توضیح ہے مندرجہ دفعہ ہذا کی دفعہ ۴۳۹ کی مراد مسٹر جسٹس صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام درگا چرن (۲) صحیح طور پر تعبیر

(۱) رپورٹ ایسٹ صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ ۔

کی ہے قید مندرجہ دفعہ ۲۹۹ نسبت اون امور کے جو حکام ہائی کورٹ نے حسب دفعہ ۴۲۳ کے ملتوی رکھے ہون
ازروے الفاظ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جائز نہین ہے یہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ واضعان قانون کا
یہ منشا ہوگا کہ ہائی کورٹ اگر اوسکا یہ اطمینان ہو جاے کہ بوجہ وکیل کی غلطی کے یا اسوجہ سے کہ خود اوسنے
کارروائیات مین کسی امر واقعہ متعلقہ پر لحاظ نہین کیا عدالت کی تجویز غلط ہو گئی ہے اور نا انصافی ہوئی
ہے تو اپنی تجویز کی اصلاح نکرسکے۔

[سار جنٹ صاحب چیف جسٹس - وہ فریق جسکی حق تلفی ہوئی ہو اس حق
کے عمل مین لائے جانے کے لیے ہے]۔

گورنمنٹ معاف کر سکتی ہے لیکن حکم ثبوت جرم کو منسوخ نہین کر سکتی علاوہ برین ایسی صورتین
خیال مین آ سکتی ہین کہ جنمین دست اندازی منجانب سرکار قطعی غیر ممکن ہوگی جس صورت مین کہ واقعات
بالکل بیان نہ کیے گئے ہون یا غلط بیان کیے گئے ہون تو عدالت کو اختیار اپنی کارروائیات کی نظر ثانی
کرنیکا ہونا چاہیے ورنہ بعض صورتون مین جواد مخواہ یہ نتیجہ ہوگا کہ نا انصافی ہو عدالت کلکتہ اس اختیار کو مقدمہ
گورنمنٹ بنگال بنام میر سرور رجان (۱) عمل مین لائی تھی ہائی کورٹ الہ آباد نے مقدمہ قیصر ہند بنام سر گھنشام (۲)
یہ تجویز کی کہ اجلاس کامل اس عدالت کا اوس صورت مین کہ جب عدالت اس امر کی تجویز کرتی ہو کہ آیا وہ حکم
سزا جو عدالت مین واسطے بحالی کے ارسال کیا گیا ہو بحال ہونا چاہیے یا نہین ازروے حکم ڈویژن بنچ
کے اس امر پر غور کرنے سے ممنوع نہین ہو سکتا کہ آیا ملزم کو عدالت بمانے مجرم ثابت تجویز کیا تھا مقدمہ
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام درگا داس چٹرجی (۳) مین ونیٹ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی تھی کہ ہر عدالت کو یہ
استحقاق ذاتی حاصل ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ اوسکا اختیار بیجا طور پر استعمال نہین کیا گیا ہے اور اوسکو
یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنے حکم کو بنظر انصاف کے منسوخ کردے۔

[سار جنٹ صاحب چیف جسٹس - ۵۱ ایک مقدمہ دیوانی تھا]۔

الوز پر تی منجانب فریق مذکور دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۸۸۲ء) مین یہ حکم ہے کہ جب
عدالت ہائی کورٹ کسی مقدمہ مین اپیل صادر فرمائے عدالت موصوف کو لازم ہوگا کہ اپنے فیصلہ یا حکم کو بذریعہ
سارٹیفکٹ کے عدالت ماتحت مین بھیجدے اور پھر ایسے احکام صادر کریگی کہ جو مطابق اوس فیصلہ کے ہون جسکی
نسبت سارٹیفکٹ بھیجا گیا ہے یہ احکام جدید جب تک ہائی کورٹ کے ... پیش ہون تو قابل نظر ثانی
کے ہین بہت سے مقدمات ہائی کورٹ بعد ملاحظہ کاغذات کے مقدمہ کی نسبت فیصلہ کرتی ہے عموماً

(۱) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ تجویزات عدالتی صفحہ ۳۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱۸
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۳

مشتہرہ اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... سی پی فالکر

فریقین نہ اصالتاً حاضر آتے ہین اور نہ وکالتاً اور کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے مگر عدالت کوئی امر فرو گذاشت کرے اور کل کاغذات کے ملاحظہ کر نیکا دعوی نہ کرے اور فیصلہ غلط کرے تو عدالت اپنے فیصلہ کی نظر ثانی کرنے سے ممنوع ہے۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - وہ امر جسکی نسبت اجلاس کامل سے استصواب کیا گیا ہے یہ ہے کہ آیا نانا بہائی ہرید اس صاحب جسٹس و سر ولیم ویڈر برن صاحب جسٹس اوس حکم کی جو مشار الیہم صادر کرچکے تہے بطور عدالت نظر ثانی حسب دفعہ ۲۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۸۸۲ء) کے نظر ثانی کرسکتے تہے قبل دفعہ مذکور پر غور کرنے کے اس امر پر غور کرنا اچہا ہوگا کہ صدور ایکٹ کو کے پیشتر قانون کی کیا حالت تھی واضح ہو کہ بموجب ایکٹ ۱۸۶۹ء کے کوئی نظر ثانی کسی ایسے حکم کی نہین ہوتی تہی جو ہائی کورٹ نے معاملہ فوجداری مین صادر کیا ہو فیصلہ و بحث مقدمہ اجلاس کامل کلکتہ یعنی ملکہ معظمہ بنام گودا الی را وت مین اس امر کی بابت ہمیشہ مختتم سمجہے گئے ہین -

یہ نہین کہا گیا ہے کہ عبارت ایکٹ ۱۸۸۲ء مین کوئی ایسا تبدل ہوا ہے جس سے کوئی مختلف نتیجہ اخذ ہوتا ہو -

لیکن یہ کہا گیا ہے کہ بہ اعتبار دفعات ۲۹۹ و ۴۳۰ - ایکٹ ۱۸۸۲ء سے اخذ ہوتا ہے جو ترمیم شدہ صورتین دفعات ۴۶۴ و ۲۹۰ - ایکٹ ۱۸۷۲ء کی ہین از روئے دفعہ ۲۹۹ کے اختیار نظر ثانی کہینے کی وجہ کافی طور پر یہ تصور کرنے سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ نسبت اوس اختیار نظر ثانی کے ہے جو ہائی کورٹ کو از روے دفعہ ۴۳۴ کے دیگئی ہے مستثنیٰ مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۲۹۹ سے جو نسبت ایسی تحریرکے ہے جو ایسے جج نے جو مقدمات سشن کرتا ہو حسب دفعہ ۲۰۳ کے کی ہو بلا شک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ خود ہائی کورٹ کی ایسی کارروائیات ہون جنکو وہ بموجب دفعہ مذکور کے نظر ثانی کرسکتی ہے اصلی صورت چاہے جو کچہ ہو لیکن میری راے مین دفعہ مذکور بلا الفاظ صریح کے ایسے حکم نظر ثانی سے متعلق نہین کیجاسکتی کہ جو خود بموجب دفعہ مذکور کے صادر کیا گیا ہو یہ راے مطابق اوس راے کے ہے جو ہائی کورٹ الہ آباد نے بہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام درگا چرن (۲) ظاہر کی ہے اگر کوئی غلطی اوس حکم مین ہوگئی ہو کہ جسکی نظر ثانی کی استدعا ہے تو مناسب طریقہ یہ ہوگا کہ گورنمنٹ کو درخواست دیجاے جو بلا شک اگر اوسکو یہ یقین ہوجاے کہ غلطی واقع ہوئی ہے اپنے اس استحقاق کو عمل مین لاویگی کہ اوس حکم سزا کو جو صادر ہوا منسوخ کردے -

(۱) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۱ تجویزات فوجداری (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۲

ماہ ۱۸۸۶ء
قیصر ہند
نام
بی فاکس

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سی پی فاگو

چنانچہ اوسی روز ڈویژن بنچ نے سوال نامنظور کردیا۔ سوال نامنظور کیا گیا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابھائی ہریداس صاحب جسٹس و سر ولیم ویڈربرن صاحب بیرنٹ جسٹس

۲۸ اکتوبر ۱۸۸۵ء صفحہ کتاب ۱۰۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گستادجی برجورجی

آبکاری - تجویز از سر نو - اختیار سماعت - برائت - ایکٹ بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء دفعہ ۴ ضمن ۵ - و دفعہ ۵۶ - مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعات ۱ و ۴۰۳ - قانون خاص

وہ اختیار سماعت جو از روے مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے عطا ہوا ہے کسی خاص اختیار سماعت یا اقتدار پر موثر نہ ہوگا جو از روے کسی ایسے قانون کے دیا گیا ہو جو اوسوقت نافذ ہو کہ جب مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذ ہوا۔

چونکہ کل جرائم بخلاف ورزی قانون آبکاری (ایکٹ بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء) قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ دوم کے ہین (دفعہ ۴ ضمن ۵ و دفعہ ۵۶) لہذا وہ شخص جسکی تجویز بعلت کسی ایسے جرم کے کسی مجسٹریٹ نے کی ہو اور اوسکو بری کردیا ہو بموجب اس بات کا نہین ہے کہ اوسکی تجویز دوبارہ بعلت اوسی جرم کے کیجاے دفعہ (۴۰۳) الا اوس صورت مین کہ برات کو ہائیکورٹ نے بطریق اپیل یا بطور نگرانی منسوخ کردیا ہو۔

یہ درخواست ہائیکورٹ مین اسلئے کی گئی تھی کہ اختیار نظر ثانی حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے عمل مین لایا جاوے۔

۲۴ مئی ۱۸۸۵ء کو دو اشخاص پر مقدمہ حسب دفعہ ۴۳ (ب) ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء کے روبرو دسومن صاحب مجسٹریٹ (درجہ دوم) بمقام علی باغ بعلت لیجانے پانچ پانچ گلن تاڑی کے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بخلاف ورزی دفعہ ۱۷ ایکٹ مذکور کے قائم ہوا تھا چار گیلن فی کس سے زیادہ مقدار ہے جسکے لیجانے کی اجازت از روے اشتہار گورنمنٹ جو بموجب دفعہ مذکور کے جاری ہوا تھا ہے اثناے تجویز مین نامبردگان نے بیان کیا کہ اونہوں نے تاڑی گستادجی برجورجی سائل سے جو لیسنس یافتہ فروشندہ تاڑی ہے خرید کی تھی بر طبق اسکے مجسٹریٹ نے اوسکو طلب کیا لیکن اوسکو بری کردیا اون اشخاص کو جنپر مقدمہ قائم کیا گیا تھا مجسٹریٹ درجہ دوم نے مجرم قرار دیا اور اونہون نے ذریعہ جب

۱۸۸۰ع
سرکار قیصرہ ہند
بنام گستادجی برجورجی

مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو اپیل کیا اثنا سماعت مین اونکے اپیل کے ڈریو صاحب کو معلوم ہوا کہ سومن صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم کو حسب دفعہ ۱۹۱ (ح) ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ع کے خاص اپنی مرضی سے مقدمات کی سماعت کا اختیار نہین تہا لہذا انکی تجویز و برات گستادجی برجورجی کی بکلی ناجائز تھی بعدہ ڈریو صاحب نے گستادجی برجورجی کی تجویز بعلت فروخت کرنے اوس سے زیادہ مقدار تاڑی کے کہ جسکی اوسکو ازروے اپنے لیسنس کے اجازت تہی یعنی ۵ گیلن بجاے ۴ گیلن کے کی اور اوسکو مجرم قرار دیکر اوسکو یہ سزا دی کہ ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کرے یا بصورت عدم ادا جرمانہ اوسکو دس دن کی قید محض بموجب دفعہ ۴۳ (ز) ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ ۱۸۷۸ء کے ہو۔

بنا بر ناراضی اس حکم ثبوت جرم و سزا کے گستادجی برجورجی نے ہائی کورٹ مین درخواست گذرانی
مانکشاہ جہانگیر شاہ و طالع یار خان منجانب سائل۔ ڈریو صاحب کا حکم اثبات جرم بیجا ہے سومن صاحب کو جو مجسٹریٹ درجہ دوم مین اختیار کل جرائم کی تجویز کرنے کا بموجب قانون آبکاری دفعہ ۵۵ ضمن ۵ و دفعہ ۵۶ ایکٹ بمبئی ۵ ۱۸۷۸ع کے بلا لحاظ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ع) کے تہا جسکی دفعہ ۱ کی یہ عبارت ہے کہ در صورت نہ ہونے کسی اور حکم خاص خلاف اسکے کوئی عبارت اس ایکٹ کی کسی قانون خاص مختص المقام نافذ الوقت پر یا کسی حاکم اختیار ساعت یا اختیار یا کسی خاص طریقہ کارروائی پر جو کسی قانون نافذ الحال کی رو سے عطا یا مقرر ہوا ہو موثر نہوگی دفعہ ۳۰۵ (ک) مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ حال سے تعلق نہین ہے کیونکہ برات جو سومن صاحب نے کی تہی ایسی نہی کہ جو عدالت مجاز نے کی تھی ایسی برات بجز اپیل منجانب سرکار کے منسوخ نہین ہو سکتی قیصرہ بنام میابخی احمد (۱) حسب دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سائل مستحق ہے کہ یہ عذر کرے کہ بوجہ اوسکی برات کی اوسکی نسبت تجویز از سر نو نہین ہو سکتی چونکہ برات مذکور نافذ ہے لہذا حکم اثبات جرم و سزا نا جائز ہین
نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس حسب دفعہ ۵۵ ضمن ۵۔ و دفعہ ۵۶ ایکٹ بمبئی ۵ ۱۸۷۸ء کے سومن صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم کو اس جرم کی تجویز کرنیکا اختیار تھا صاحب ممدوح نے سائل کو بری کر دیا اور حکم برات چونکہ اوسکا اپیل سرکار نے نہین کیا اب تک نافذ ہے چونکہ ایسی صورت ہے لہذا مجسٹریٹ درجہ اول (ڈریو صاحب) صرف اسوجہ سے کہ عدالت مجاز سماعت نے قیاساً کوئی بے ضابطگی کی ہے اوسکی تجویز از سر نو بعلت اوسی جرم کے بلا لحاظ برات سابق کے جو عدالت مجاز سماعت نے کی ہو نہین کر سکتا دیکھو دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱

۱۸۸۶ع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گستاد جی بہاؤ

(ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع)

لہذا حکم اثبات جرم منسوخ اور جرمانہ اگر وصول کرلیا گیا ہو تو واپس کیا جاسے ۔
حکم ثبوت جرم منسوخ کیا گیا ۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و مسٹر ولیم ویڈربرن صاحب بیرسٹ جسٹس

۱۸۸۶ع ۱۸ اکتوبر صفحہ کتاب انگریزی ۱۰۳

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام جگن ناتھ بھیکاجی بھاؤ

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) دفعہ ۴۳۰ ۔ ضرر ۔ نالی ۔

جس صورت مین شہادت سے یہ معلوم ہو اکہ مستغیث تنہا مالک ایک نالی کا ہے اور ملزم کو کسی قسم کا استحقاق اوسکی نسبت دعوی کرنیکا نہین ہے تو اس امر کی نسبت کہ ملزم نے پانی نسکے پہونچنے مین کمی کی بغیر اظہار استحقاق کے ایسا کیا ہو یہ تجویز ہوئی کہ وہ محض ایک نقصان جز یہ ہے اور ارتکاب کرا دفعہ ۴۳۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے نقصان رسانی ہے ۔

مقدمہ رام کرشن چیٹی بنام پلانی مانڈی کوڈ امبر (۱) کی تقلید کی گئی ۔

یہ استصواب بموجب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے ارامی کینڈی صاحب مجسٹریٹ ضلع رتناگری نے کیا تھا ۔

ملزم پر روبرو کے ڈی ہیسیمن صاحب مجسٹریٹ (درجہ اول) بمقام رتناگری کے یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اوس نے ذخیرہ پانی کو جو زراعت کے واسطے تھا بذریعہ پانی کو اوس نالی سے پھیر دینے کے جسکی نسبت یہ بیان ہے کہ اوسکو مستغیث نے تعمیر کرایا اور وہ تنہا اوسکی ملکیت ہے کم کر دیا ملزم نے یہ بحث کی کہ نالی اوسکی اور مستغیث کی ملکیت مشترکہ تھی اور اوسکا ایک جزو اوسکی (ملزم کی) اراضی مین [illegible] ہے اور اوسکو یہ استحقاق حاصل ہے کہ نالی کو بغرض اپنے درختان کے پانی دینے کے استعمال کرے ۔

مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ ملزم کی بحث بالکل بے بنیاد ہے اوسکو کوئی دعوی نسبت نالی کے نہین ہے اور ملکیت نالی بلا شرکت غیرے مستغیث کی ہے لہذا صاحب ممدوح نے ملزم پر حکم ثبوت جرم بموجب دفعہ ۴۳۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے صادر کیا اور یہ حکم صادر کیا کہ ملزم دس روپیہ جرمانہ ادا کرے ۔

مجسٹریٹ ضلع کی یہ رائے ہوئی کہ ایسی عدم موجودگی [illegible] شہادت ثبت کے اور بلا شرائط کے ملزم نے مستغیث کو اجازت دی نالی کے لیجانے کی اوسکی یعنی (ملزم کی) اراضیات مین ہو کر دی تھی ملزم موجب دفعہ ۴۳۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کے اوس

* استصواب فوجداری نمبر ۱۸۵ سنہ ۱۸۸۶ع (۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۲

فعل کے کرنیکا جسکی نسبت اوسنے یہ خیال کیا کہ اوسکو وس فعل کے کرنیکا خاص اپنی اضیات پر استحقاق حاصل ہے تاوقتیکہ مستغیث ڈگری کسی عدالت دیوانی کو یا کوئی عطیہ جو ملزم سے حاصل ہوا ہو یا شامل جو اوسکے ساتھہ ہوا ہو اور جسکی رو سے مستغیث کو بلا شرکت غیرے استحقاق نالی کے استعمال کرنیکا حاصل پیش کرے مجرم قرار نہین دیا جاسکتا۔

ہائیکورٹ مین منجانب ملزم یا سرکار کے کوئی حاضر نہین آیا۔

از عدالت معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ کی رائے بعد غور شہادت پر غور کرنے کے یہ تہی کہ مستغیث مالک بلا شرکت غیرے اوس نالی کا تہا جو ملزم نے بند کر دی تہی اور شخص آخر الذکر کو کسی قسم کا استحقاق اوسکی نسبت کوئی دعوی کرنیکا نہ تہا اگر مجسٹریٹ کی رائے نسبت مقدمہ کے صحیح ہے اور واسطے اغراض اس استصواب کے ہماری دانست مین اسکو تسلیم کرنا چاہیئے تو کوئی دعوی جو ملزم نے کیا ہو بہ نیک نیتی نہین ہوسکتا پیش کرنا کسی دعوی کا ایسی صورت مین صرف ایک نقصان مزید ہوگا

رام کرشن چیٹی بنام پلانی پانڈی کوڈا ایر (۱)۔

اثبات جرم و سزا ہماری دانست مین بحال رہنی چاہیئن۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس سر ولیم وڈبرن صاحب سرٹ جسٹس

۱۸ اکتوبر ۱۸۸۵ء مجموعہ کتاب انگریزی

ملکہ معظمہ قیصر ہند

بنام

ہری لکشمن

شہادت۔گواہ۔ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۴۸۔مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۱۷۹۔

بموجب دفعہ ۱۴۸ قانون شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء کے جج کو اختیار ہے کہ گواہ سے سوالات غیر متعلقہ پوچہے بشرطیکہ وہ بغرض حصول شہادت نسبت واقعات متعلقہ کے ایسے سوالات کرے لیکن اگر وہ اس نظر سے سوالات پوچہے کہ گواہ کی نسبت کارروائیات فوجداری کیجائین تو گواہ پر یہ لازم نہین ہے کہ اونکا جواب دے اور بموجب دفعہ ۱۷۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے اوسکو بعلت جواب نہ دینے اون سوالات کے سزا نہین ملسکتی۔

یہ درخواست ہائیکورٹ مین واسطے عمل مین لانے اوسکے اختیارات نظر ثانی کے بموجب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے گذرانی گئی تہی۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ ٭ سوال فوجداری نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۵ء

سنہ ۱۸۸۵ء ملکہ قیصر ہند بنام بہیکاجی بہاؤ

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ہری لکشمن

ہری لکشمن دہکاری سائل کو راؤ صاحب بہارام مور لشیر جیوڈیشل جج ماتحت بہادر نے ایک جرم کا حسب دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے قرار دیا اور بموجب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اوسکی نسبت یہ حکم سزا صادر کیا کہ وہ للعہ جرمانہ ادا کرے اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ایک ماہ کی اوسکو قید محض ہو۔

ہری لکشمن نے ایک ڈگری بنام نارائن بہادر وغیرہ کے حاصل کر کے جج ماتحت کو درخواست اجرائی ڈگری کی مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا کہ اونہون نے ڈگری کا ایفا کر دیا اور ایک رسید پیش کی جو ہری لکشمن کی دی ہوئی معلوم ہوتی تھی بر طبق اسکے جج ماتحت نے ہری لکشمن سے دریافت کیا کہ آیا رسید اوسکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہے لیکن گو وہ انکار کرنے کے نتائج سے آگاہ کر دیا گیا تھا اوسنے سوال کا جواب دینے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سوال نہین پوچھا جا سکتا اور نہ اوسپر اوس سوال کا جواب دینا لازم ہے بعد ازان جج ماتحت نے اوسکی تجویز کی اور حسب مذکور سزا دی۔

بر طبق اپیل روبرو سشن جج مقام تہانا کے حکم ثبوت جرم و سزا بحال رکھی گئین۔

بذریعہ اپیل جی خیر منجانب سائل سیشن جج ماتحت کو کوئی اختیار نہ تہا کہ گواہ سے سوالات بغرض اوسپر الزام لگانے کے پوچھتے۔ گواہ پر یہ لازم نہ تہا کہ ایسے سوالات کے جواب دیتا۔

نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس حسب دفعہ ۱۶۵۔ قانون شہادت ہند ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کے جائز ہے کہ جج کوئی سوال جو نسبت امر غیر متعلقہ کے چاہے پوچھے بشرطیکہ وہ بغرض دریافت کرنے یا حاصل کرنے ثبوت مناسب نسبت امور متعلقہ کے ایسا کرے۔

مقدمہ حال مین خود جج ماتحت کی کارروائیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سوال نہ اوس غرض سے جو اوپر بیان کی گئی بلکہ اس غرض سے پوچھا گیا تہا کہ گواہ کی نسبت کارروائیات فوجداری کیجائین لہذا وہ عذر جو گواہ نے اوس سوال کے جواب دینے کی بابت کیا تہا جو غیر متعلق معلوم ہوتا ہے ایک معقول عذر تہا اور اوسپر قانونًا یہ لازم نہ تہا کہ اوسکا جواب دیتا۔

لہذا حکم اثبات جرم اور سزا منسوخ ہونی چاہیئن اور جرمانہ واپس ہونا چاہیئے۔

حکم ثبوت جرم منسوخ کیا گیا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈن صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام **عبداللطیف ولد عبدالرحمن**

اختیار - اختیار عدالتہاے واقع برٹش انڈیا بنسبت اون جرائم کے جنکا ارتکاب برٹش انڈیا سے باہر ہوا ہو - راجکوٹ - برٹش انڈیا - ایسٹیچوٹ ۲۱ و ۲۲ سنہ جلوس کٹوریا باب ۶۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) دفعات ۴۱۱ و ۴۱۰ و ۴ -

سوال اسٹیشن مقام راجکوٹ جزو برٹش انڈیا حسب منشاے ایسٹیچوٹ مجریہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۶۵ کے نہین ہے -

جس صورت مین ملزم جو تابع ایک ہندوستانی ریاست کا تھا ارتکاب سرقہ کا بمقام سول اسٹیشن راجکوٹ کے ہوا اور بمقام تھانہ مال مسروقہ اوسکے قبضہ مین ملا -

تجویز ہوئی کہ چونکہ جرم کا ارتکاب برٹش انڈیا مین نہین ہوا اور ملزم تابع ایک ہندوستانی ریاست کے تھا لہذا عدالت سشن مقام تھانہ کو بموجب دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے کوئی اختیار ملزم کی بنسبت تجویز کرنیکا بعلت سرقہ کے نہ تھا لیکن عدالت سشن اس بات کی مجاز تھی کہ اوسکی نسبت تجویز جرم بددیانتی سے مال مسروقہ کے رکھنے کی حسب دفعہ ۴۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند جسکی ترمیم بموجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۹۸ع کے ہوئی ہے کرتی -

ملزم ایک رعیت ریاست جنجیرہ کا ہے نامبردہ پر یہ جرم لگایا گیا ہے کہ اوسنے بمقام راجکوٹ ارتکاب سرقہ کا نسبت مال کے کیا جسمین زیورات طلائی و نقرئی و نقد روپیہ شامل تھا اور جسکی قیمت مجموعی الصماعہ روپیہ تھی اور جو ملکیت محمد یوسف ولد شیخ احمد کی تھی اور جو لوٹ کا حامی تھا کہ جب وہ اوسکی ملازمت مین بطور ملازم رنج کے تھا مال مسروقہ ملزم کے قبضہ مین بمقام تھانہ ملا لہذا وہ عدالت سشن تھانہ کے سپرد واسطے تجویز کے کیا گیا تھا اور خود اوسکے اقبال پر اوسپر بموجب دفعہ ۳۸۱ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے جرم سرقہ کا ثابت تجویز ہوا اور حکم سزاے پانچ سال قید سخت کا اوسکی نسبت صادر کیا گیا -

نظر ثانی فوجداری نمبر ۲۲۳ سنہ ۱۸۹۸ع

نمبر ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ع — حوالہ کتاب انگریزی

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
عبداللطیف
ولد عبدالرحیم

ہائی کورٹ نے اپنے اختیارات نظرثانی کو عمل مین لاکر مسل کو اور کارروائیات مقدمہ کو طلب کیا منجانب فریقین کوئی حاضر نہین آیا۔

جارڈن صاحب جسٹس ۔ اس مقدمہ مین سشن جج ذیعلم نے یہ تجویز کی ہے کہ اوسکو اختیار ملزم کی نسبت تجویز کرنے کا جو باشندہ ہندوستانی ریاست جنجیرہ کا ہے بعلت سرقہ کے حسب دفعہ ۴۰۸ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے حاصل تھا کیونکہ سرقہ مذکور قلمرو سرکار مین بمقام راجکوٹ وقوع مین آیا تھا اور راغلباً مسروقہ چور کے قبضہ مین ایسے بمقام پر تھین جو اندر حدود اختیار اس عدالت سشن جج تھانہ کے لیگئے ہے جب قیدی نے اپنے تئین اوس جرم کا جو حسب دفعہ ۳۸۱ ۔ اوسپر قائم کیا گیا تہا مجرم قبول کیا تو اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم کی گئی اور اوسپر حکم سزا صادر کیا گیا۔

کارروائیات مجسٹریٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجکوٹ سے مراد اوس مقام سرکاری واقع کاٹھیاوار سے ہے جو متصل اوسی نام کے شہر کے ہے ہمکو نہین معلوم کہ وضعان قانون نے کسی طرح سرکاری مقام راجکوٹ کو بطور جز و برٹش انڈیا کے تسلیم کیا ہے نہ ہمکو اس عدالت کی کوئی نظیر قانونی اس مضمون کی معلوم ہے بخلاف اسکے عدالت ہائے پولٹیکل اجنبیہ مقام کاٹھیاوار کو بذریعہ اشتہار نمبر ۴۹۹ مورخہ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ء فارین ڈپارٹمنٹ (جو بصفحہ ۱۲۸۰ گورنمنٹ گزٹ بمبئی مورخہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۳ء مین طبع ہوا تھا) گورنر جنرل باجلاس کونسل نے بغرض دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء) تسلیم کیا تھا جو متعلق اون عدالتہائے دیوانی کے ہے جو گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے قلمرو کسی والی ملک غیر یا ریاست غیر مین قائم کیے ہون ایک دوسرے اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۳۸۰۷ مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۷۸ء مین (جو پرنسپ صاحب کی شرح متعلقہ دفعہ ۵۰۸ اونکی مجموعہ ضابطہ فوجداری طبع ہشتم مین چھپا ہے) بالعمل درآمد اون اختیارات کے جو بموجب باب ۵ ا دفعہ ۳ ۔ ایکٹ مجریہ سنہ ۲۸ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے عطا ہوئے (جسکی رو سے گورنمنٹ ہند کو یہ اختیار رہے کہ عدالتہائے ہائی کورٹ کو یہ اختیار دے کہ اپنا اختیار سماعت نسبت اون عیسائیون کے عمل مین لاوے جو کہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کے تابع ہین اور جو قلمرو کسی ایسے والیان مین یا ریاستہائے ہند مین رہتے ہین کہ درمیان جنکے اور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے اتحاد ہے) ریاستہائے کاٹھیاوار کا بطور اون ریاستون کے ذکر ہے کہ جو داخل ریاست و قلمرو و ملک والیان ہندوستانی کے ہین جنکی نسبت حکم مذکور صادر کیا گیا ہے۔

وہ اراضی جسپر سرکاری مقام راجکوٹ قائم ہوا ہے داخل اقرارنامہ باہمی ٹھاکر راجکوٹ و پولیٹکل

ایجنٹ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۸۶۳ء مطبوعہ نمبر ۷ سند ہاے مجموعہ ایچیسن صاحب جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ طبع ۱۸۷۶ء کے ہے بموجب اس اقرار نامہ کے یہ اراضی ۲ ولم کے لیے عہدہ داران گورنمنٹ بمبئی کو اغراض سے دی گئی کہ گورنمنٹ بمبئی کو خاص اپنی اراضی واقع راجکوٹ سول اسٹیشن قائم کرنے مین ، دسلے گورنمنٹ نے منجملہ اوس محصول کے جو ہندوستانی ریاست سے واجب الادا تھا مبلغ اتصا . سالانہ مجرا کر دیے تھے دفعہ ۲ امین یہ بھی شرط ہے کہ اگر کبھی گورنمنٹ مقام مذکور کو چھوڑ دے تو اراضی ریاست راجکوٹ کو واپس دیجانی چاہیئے اور اوسوقت سے مجرائی موقوف کر دیجا ے دیگر شرائط بابت تحصیل محصول و حد اختیار و دیگر امور کے ہین جملہ دفعات اس اقرار نامہ پر غور کرنے کے بعد ہماری یہ راے ہے کہ اقرار نامۂ مذکور اراضی کی بادشاہی سے متعلق نہین ہے اگرچہ مختلف طور پر وہ آمین ا اراضی کے استعمال کی نسبت شرائط ہین اور خاص اختیارات اور حد اختیارات عہدہ داران پولیٹکل گورنمنٹ کو اوسکی رو سے عطا کیے گئے ہین یہ اختیار اور اختیارات جنکو عہدہ داران صیغہ پولیٹکل ایجنسی استعمال کرین ہماری دانست مین ایسے ہین جنسے ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء یعنی ایکٹ متعلق قانون اختیارات اندر ریاست غیر اور اختیار باز گرفت مجرمان متعلق ہے۔

ان وجوہ سے ہماری یہ راے ہے کہ سول اسٹیشن راجکوٹ حسب مراد اسٹیٹوٹ ۲۲ جلوس وکٹوریہ باب ۱۰۶ اجزو برٹش انڈیا نہین ہے اور چونکہ ملزم رعیت ریاست جنجیرہ ہے لہذا عدالت سشن مقام تھانہ کو کچھ اختیار اوسکی نسبت تجویز سرقہ کرنیکا حاصل نہ تھا اس بنا پر ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین بموجب دفعہ ۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ ۱۸۶۰ء) جسطرح کہ اوسکی ترمیم ایکٹ نمبر ۱۸۸۲ء سے ہوئی ہے تعریف مال مسروقہ مین ایسا مال جو برٹش انڈیا کے باہر چورایا گیا ہو داخل ہے لہذا ملزم پر وہ جرم قائم کیا جا سکتا تھا جو بموجب دفعہ ۴۱۱ قابل سزا ہے۔

اب ہم یہ حکم صادر کرتے ہین کہ عدالت سشن نامبردہ کی نسبت جرم مرقومہ بدنیتی سے رکھنے مال کی کرے بلحاظ تجویز ثبوت جرم سابق کی بہی تصریح فرد قرارداد جرم مین کی جاے۔
تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ اور الزام مرقومہ کی نسبت مکرر تجویز ہونیکا حکم دیا گیا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈن صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

ڈالا جیوا ؛

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
عبداللطیف والد
عبدالرحمن

۱۸۸۶ء دسمبر
صفحہ ۱۹۰ انڈین لا رپورٹس

۱۸۸۶ء

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام ڈالا جیوا ۱۸۸۵ء

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء دفعات ۱۹۵ و ۳۳۷ و ۳۳۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) دفعات ۱۹۳ و ۴۷۵ - اجازت شہادت ملزم کی جسکو بیجا طور پر معاف کیا ہو۔

ان مقدمات میں جو اوس قسم کے ہوں جنکی نسبت دفعہ ۳۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) میں مراد ہے مجسٹریٹ جو تحقیقات ابتدائی کرتا ہو جاز اس بات کا نہیں کہ ملزم سے وعدہ معافی سزا کا کرے یا بطور گواہ اوسکا اظہار لے - وہ بیانات جو ملزم دوران لینے اظہار کے بحیثیت گواہ کرے جنکی نسبت بعد ازان اونسے انکار کیا گیا ہو بمقابلہ اوسکے استعمال نہیں کئے جا سکتے اور اونکے سبب سے اوسپر مقدمہ بعلت دینے جھوٹی شہادت کے بموجب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند سنہ ۱۸۶۰ء کے قائم ہو سکتا ہے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام ہمنتا (۱) تقلید کی گئی

جس صورت میں ملزم سے وعدہ معافی سزا بموجب دفعہ ۳۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیا جاوے اور ملزم حلفاً کوئی بیان کرے جس سے وہ عدالتانہ کارروائی مابعد میں انکار کرے تو اجازت مقدمہ بعلت جھوٹی شہادت دینے کے قائم کرنے کے لیئے ایک یا دوسرے جرم کی بابت ضرور ہے۔

مقدمہ بالاجی سیتارام (۲) کی تقلید کی گئی۔

ایسی اجازت صرف قبل کہ بعد شروع ہونے مقدمہ کے دیجا سکتی ہے -

یہ اپیل بجانب سرکار بنا راضی حکم رہائی صادرہ اے شیو صاحب اسسٹنٹ سشن جج احمد آباد کے ہوا تہا واقعات مقدمہ کافی طور پر اسسٹنٹ سشن جج کی تجویز ذیل میں مندرج ہیں -

ملزم پر جرم جھوٹی شہادت دینے کا بموجب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے بمدارج میں لگایا گیا ہے قریب دو برس کے ہوئے جب ایک ڈاکہ پڑا تہا اور ملزم حال ایک شخص نمبر ۱ دن اشخاص کے تہا جو گرفتار کیئے گئے تہے بوقت تجویز مقدمہ اوس سے وعدہ معافی کا کیا گیا اور اوسنے شہادت دی اور شہادت میں اوسنے بیان کیا کہ ایک شخص بیتا لیلا ارتکاب جرم میں شامل تہا حال میں بیتا گرفتار کیا گیا ہے اور اوسکی تجویز عمل میں آئی ہے اور ملزم حال کا اظہار بہیر طور گواہ کے لیا گیا ہے اس مرتبہ اوسنے اس بات سے انکار کیا ہے کہ بیتا کی ڈکیتی میں کچہہ شرکت تہی چونکہ ان بیانات میں سے ایک بیان غلط ہونا چاہیئے لہذا اسمیں کچہہ نہیں کہ اوسنے اول مرتبہ یا دوسرے مرتبہ جھوٹی شہادت دی مگر وکیل ملزم نے یہ عذر کیا کہ چونکہ اجازت ہائی کورٹ جو بموجب فقرہ اخیر دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ضرور تہی حاصل نہیں کی گئی لہذا یہ استغاثہ ساقط ہونا چاہیئے اور ایسی ہی صورت معلوم ہوتی ہے -

چنانچہ میںنے اسیسران کو یہ ہدایت کی کہ وہ بیہ رائے نسبت عدم مجرمیت کے دیں اور باتفاق اونکے میں

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ - (۲) لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ

یہ تجویز کرتا ہون کہ ڈ‍ولاچیوا ملزم مجرم جرم جھوٹی شہادت دینے کا جو حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے قابل سزا نہین ہے اور اوسکو مین بری کرتا ہون اور یہ ہدایت کرتا ہون کہ وہ رہا کیا جاے"۔

۱۸۸۲ء
نظم قیصر ہند
شام
لالا سیوا

بنا راضی اس براءت کے منجانب گورنمنٹ ہائی کورٹ مین اپیل ہوا۔

پانڈورنگ بلبہدر قائم مقام وکیل سرکار منجانب سرکار۔

منجانب ملزم کوئی حاضر نہین آیا۔

پانڈورنگ بلبہدر۔ حکم براءت غلط ہے ملزم صریحًا یا تو اول مرتبہ جب اوسکا اظہار بطور شخص مقبل و مخبر کے ہوا تھا یا اس مرتبہ مجرم جھوٹی شہادت دینے کا ہے صریحًا منجملہ دونون بیانات کے ایک غلط ہے اگر اوسکا اول بیان غلط ہے تو بلاشک اجازت ہائی کورٹ کی ضرور ہے اگر اجازت قبل تجویز مقدمہ کے حاصل نہین کی گئی تو اوس سے کل کارروائیات ناقص نہین ہوجاتین یہ نقص تجویز کو کچھ عرصہ تک ملتوی کر دینے سے اور ہائی کورٹ کو درخواست واسطے اجازت کے دینے سے رفع ہو سکتا تھا وکیل سرکار نے عدالت ماتحت مین درخواست التوا کی اس غرض سے دی تھی لیکن وہ منظور نہوئی اگر ملزم کا بیان اس مرتبہ غلط ہے تو خود وہ مرتکب مجسٹریٹ نے جسکے روبرو اظہار ہوا تھا دائر کیا اجازت کی حد تک پہنچتا ہے اور کوئی اجازت مزید ضرور نہین۔ مقدمہ امیری پرشاد بنام شام لال (۱)

برڈووڈ صاحب جسٹس۔ اصل استغاثہ بمقابلہ ملزم اور اوسکے معاونان کے ۱۸۸۱ء مین کیا گیا تھا آیا استغاثہ نسبت ڈکیتی کے تھا یا محض مداخلت بیجا بخانہ وقت شب کے]۔

مسل مقدمہ سے ٹھیک نوعیت استغاثہ کی معلوم نہین ہوتی۔

برڈووڈ صاحب جسٹس۔ ہم یہ فرض نہین کر سکتے کہ استغاثہ بابت ڈکیتی کے تھا اگر مقدمہ ایسا نہین تھا جو محض لائق تجویز عدالت سشن کے ہو تو مجسٹریٹ کو کوئی اختیار وعدہ معافی ۱۸۸۲ء مین کا نہ تھا دیکھو دفعہ ۳۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء ہند) ملزم کا بیان سابق بمقابلہ اوسکے استعمال نہین کیا جا سکتا]۔

برڈووڈ صاحب جسٹس۔ اشخاص ملزمان پر جو زیر تجویز ہین ۱۸۸۱ء مین جرم مجموعہ دفعہ ۴۵۷ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے لگایا گیا تھا یعنی ایسا جرم لگایا گیا تھا جو محض لائق تجویز عدالت سشن کے نہین تھا وکیل سرکار ہمکو یہ اطلاع نہین دے سکتا کہ آیا استغاثہ بمقابلہ اون بابت ڈکیتی کے تھا یعنی ایسے جرم کے جو محض لائق تجویز عدالت سشن کے تھا یا نہین اگر مقدمہ او

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۸۔

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ بنام ڈالا جیوا

قسم کا نہین تہا کہ جس سے دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کی غرض ہے تو مابین سب مجسٹریٹ جنہون نے تحقیقات ابتدائی ۱۸۸۳ء مین کی اس بات کے مجاز نہ تہے کہ وعدہ معافی سزا کا ملزم مقدمہ حال سے جو مقدمہ سابق مین منجملہ ملزمان کے ایک ملزم تہا کرتے یا اوسکا اظہار بطور گواہ کے لیتے اور اظہار ملزم حال کا جو مقدمہ سابق مین لکہا گیا تہا مقابلہ اوسکے اوس طریق سے استعمال نہین کیا جاسکتا کہ جس طرح اوسکے استعمال کرنے کی استدعا کی گئی ہے دیکہو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہمنتیا (۱) اوس صورت مین نامبردہ پر محض یہ جرم لگایا جاسکتا تہا کہ اوسنے مقدمہ حال مین روبرو میکانکی صاحب کے جہوٹی شہادت دی اور چونکہ کوئی بات اس امر کے ثابت کرنے کے لیئے نہین ہے کہ اوسکی شہادت اس مقدمہ مین جہوٹہ ہے لہذا بالضرور استغاثہ ساقط ہوگا۔

اگر بخلاف اسکے وعدہ معافی سزا ملزم سے جائز طور ۱۸۸۳ء مین کیا گیا تہا تو مناسب اجازت کی ضرورت ایک یا دوسرے جرم کی بابت مقدمہ حال قائم کرنے کے لیئے ہوگی دیکہو مقدمہ راجبا سیتا رام (۲) اور نسبت اوس بیان کے جو ۱۸۸۳ء مین کیا گیا تہا اجازت ہائیکورٹ بموجب دفعہ ۳۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کی ضرورت تہی وہ اجازت کبہی نہین دی گئی اور اب نہین دیجا سکتی دیکہو دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) ضمن (ب) بنظر ان حالات کے ہم اس امر پر غور نہین کرتے کہ آیا کافی اجازت نسبت شاخ اوس جرم کے تہی یا نہین جو بابت اوس شہادت کے تہا جو روبرو میکانکی صاحب کے دی گئی تہی۔

اپیل ڈسمس کیا گیا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۶ء ۸ جنوری صفحہ انڈین لا ۱۹۳۰

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیخ آدم ولد شیخ فرید و شیخ ابراہیم ولد شیخ عمر *

سرقہ۔ قبضہ۔ مچھلی اندر تالاب کے جو گہیرا ہوا ہو۔ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۳۷۹۔

جس صورت مین ملزمان بلا اجازت کے ایک گہیرے ہوئے تالاب مین جو ملکیت میونسپلٹی قصبہ بروچ کا تہا مچھلیان پکڑتے ہوئے ملے یہ تجویز ہوئی کہ وہ مجرم سرقہ کے قرار دیئے جاسکتے ہین کیونکہ تالاب جس مین سے مچھلیان پکڑی گئی تہین ظاہرا گہیرا ہوا تالاب تہا لہذا مچھلیان اپنی آزادی قدرتی سے محروم کر دیگئی تہین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۔

* استصواب فوجداری نمبر ۱۵۹ ۱۸۸۵ء

اور مالک اسوقت جب چاہتا اونکو پکڑ سکتا تہا لہذا وہ ایسی شے تہین کہ جنکی بنسبت سرقہ ہو سکتا تہا۔

مقدمات بہوسن پاروی بنام میونانتہ برجی (۱) و ملکہ معظمہ بنام پورن پرتھا داد (۲) کا ذکر کیا

یہ استصواب مجسٹریٹ ضلع کنارہ نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۸۸۲ء) کیا ہے

استصواب جہانتک کہ وہ واسطے اغراض اس رپورٹ کے اہم ہے حسب ذیل ہے

۲۶ - اپریل ۱۸۹۸ء کو ملزمان منجملہ رعیہ بنسی کے ایک تالاب مین جو اندر حدود میونسپلٹی سرسی کے ہے

مچہلیان پکڑتے ہوئے دیکہے گئے استحقاق مچہلی پکڑنے کا اس تالاب سے ہر سال میونسپلٹی ہر ایک

شخص کو دیتی ہے جو سب سے زیادہ دام لگائے اور اسکا روپیہ میونسپلٹی کے سرمایہ مین جمع ہوتا

ہے ایک اطلاع ممانعت کی بہی میونسپلٹی سے با ضابطہ مشتہر کر دیگئی تہی کہ جملہ اشخاص کو

تالاب مین سے مچہلی پکڑنے کی ممانعت ہوتی ہے ملزمان اگرچہ اونکو ملازمان میونسپلٹی نے یہ حکم دیا تہا

کہ وے اپنے فعل سے جو بخلاف ورزی اطلاعنامہ تہا باز رہین مچہلیان پکڑنے سے تاوقتیکہ اسسٹنٹ کلکٹر

نے جو کہ میونسپل کمشنر ہے اس معاملہ مین کارروائی کی باز نہ رہے -

بعد ازان انسپکٹر حفظ صحت نے جو ملازم میونسپلٹی ہے ایک استغاثہ حسب ہدایت میونسپلٹی

روبرو غلام و نکاجی نائب مجسٹریٹ درجہ دوم کے بمقابلہ ہر دو اشخاص ملزمان کے بابت اس امر کے پیش کیا

کہ انہوں نے تالاب میونسپلٹی مین سے بغیر اجازت میونسپلٹی کے مچہلیان پکڑین اور تحقیقات کا جو روبرو

مجسٹریٹ کے ہوئی یہ نتیجہ ہوا کہ اشخاص ملزمان پر حسب دفعات ۳۷۹ و ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات (قانون ۱۸۶۰ء)

حکم اثبات جرم بعلت ارتکاب اقدام سرقہ مچہلیون کے صادر ہوا اور ملزم اول کی بنسبت یہ حکم

سزا کا صادر ہوا کہ للعہ جرمانہ ادا کرے یا بصورت عدم ادائے جرمانہ وہ سات دن کی قید محض ہو اور دوسرے

ملزم کی بنسبت یہ حکم سزا صادر کیا کہ عہ جرمانہ ادا کرے اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ۸ دن قید محض

مین رہے جرمانہ ادا ہو گئے ہین ۔

صرف شیخ ابراہیم ملزم دوم نے بنا راضی اپنے حکم اثبات جرم اور سزا کے روبرو ہیچ ٹاڈ صاحب

سب ڈیویژنل مجسٹریٹ سرسی کے اپیل کیا جسنے اس بنا پر حکم سزا کو منسوخ کیا کہ مچہلیان آزاد جانور ہین

اور چونکہ وہ ایسی ہوتی ہین لہذا اونکی بنسبت سرقہ نہین ہو سکتا اگر تالاب مین میونسپلٹی سے مچہلیان

جمع کی ہوتین تو صورت مختلف ہوتی لیکن اس صورت مین مچہلیان فی الحقیقت ایسی جانور آزاد ہین جو

میونسپلٹی کے قبضہ مین نہین ہین چونکہ ملزم اول نے کوئی اپیل دائر نہین کیا لہذا حکم اثبات جرم [illegible]

(۱) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۰ تجویزات فوجداری صفحہ ۱۵ - (۲) انڈین لا رپورٹس سلسلہ [illegible] صفحہ ۳۹

۱۸۷۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
شیخ آدم ولد شیخ

"جو سزا کہ ناظم صاحب نے قائم کی ہے صحیح اور مطابق نظائر ہائی کورٹ کلکتہ اور عدالت عالیہ مقام ہذا کے معلوم ہوتی ہے۔ دیکھو مقدمہ بھوسن پاروی بنام دینوناتھ بنرجی (۱) و قیصر ہند بنام جیو ولد بندہ جی) لیکن بخلاف اسکے تجویز ثبوت جرم بابت اسی قسم کے جرم حسب دفعات ۳۷۹ و ۵۱۱ کے بمقابلہ ۲۳ اشخاص ملزمان رانگاپا و بائیس دیگر اشخاص اسکے جو ۱۸۷۴ء مین اس ضلع کے سندگو دیتھا مین صادر ہوئی تھی نظر ثانی پر ہائی کورٹ بمبئی سے ۲۰ نومبر ۱۸۷۴ء کو بحال رکھی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کو درج رپورٹ نہین ہوا اور میرے پاس کوئی کاغذ نسبت اوس اپیل کے جو تبا... تجویز ثبوت جرم استعمال کی گئی یا نسبت اون باتون کے جو حکام نے لی تھین نہین ہے چونکہ امر زیر بحث نہایت اہم ہے کیونکہ سرکار کے اور تمام لوگون کے اوس حق پر جو نسبت مچھلیان پکڑنے کے ہے موثر ہے پس اہلکاران قانون کی توجہ اسکی طرف اس غرض سے ہونی ہے کہ وے کوئی حکم واسطے محفوظی اون حقوق کے جاری کرین۔

مقدمہ حال مین استحقاق نسبت تالاب و مچھلیان پکڑنے کے میونسپلٹی ... کو حاصل ہے اور امر واسطے فیصلہ کے یہ ہوگا کہ آیا مچھلیان جو اوس مین ہین ایسی حالت مین ... ہین کہ وہ میونسپلٹی کے قبضہ مین ہین اگر حکام عالیمقام یہ نتیجہ اخذ کرین کہ مچھلیون کی نسبت سرقہ نہین ہو سکتا تو مین یہ عرض کرتا ہون کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا نسبت شیخ آدم ولد شیخ ... کے منسوخ کیا جاوے اور جرمانہ کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ واپس کیا جاوے۔"

منجانب مستغیث یا ملزم کوئی حاضر نہین آیا۔

از عدالت۔ یہ مقدمہ ہماری دانست مین تابع نظیر مقدمہ بھوسن پاروی بنام دینوناتھ بنرجی (۱) کے نہین ہونا چاہیئے جو نسبت مچھلیون کے ہے جو ایسے دریا مین سے پکڑی گئی ہون جہان کشتی چل سکتی ہو بلکہ تابع مقدمات مدراس کے ہے جنکا حوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام پروتیہا دو (۲) دیا گیا ہے جسمین ہائی کورٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ کھلے ہوئے تالابون مین سے جنمین سے پانی کاشتکاری کے لیے لیا جاتا ہو مچھلیان پکڑنا سرقہ نہین ہے مقدمہ حال مین وہ تالاب جسمین سے مچھلیان پکڑی گئی تھین ظاہرا ایک گھیرا ہوا تالاب تھا جو ملکیت میونسپلٹی کی ہے لہذا مچھلیان اپنی قدرتی آزادی سے محروم کر دی گئی تھین اور مالک مچھلیان ہر وقت جب وہ چاہتا پکڑ سکتا تھا لہذا بموجب ... آگے ... سے تھین کہ انکی نسبت سرقہ ہو سکتا تھا (دیکھو کتاب مسل صاحب بابت جرائم جلد ۲ صفحہ ۲۰۳) اگر مچھلیان تالاب

(۱) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲ تجویزات فوجداری صفحہ ۱۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۹ لغایت

سے نکل نہین سکتی تہین تو عملًا وے مستغیث کے ہختیار در حکومت مین تہین اور تجویز ثبوت جرم جائز تہی ملکہ معظمہ بنام شکل (۱)

۱۸۸۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیخ آدم والد شیخ فرید

تجویز اثبات جرم بحال رکہی گئی -

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس جارڈین صاحب جسٹس

جنوری ۱۸۸۱ء صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۹۶

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ہیویاتلاپا ٭

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۴۹ - حکم سپردگی -

بموجب دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے مجسٹریٹ درجہ دوم نے جسکی یہ رائے تہی کہ اوس سزا سے زیادہ سخت سزا ملنی چاہیے جسکے دینے کا وہ (مجسٹریٹ درجہ دوم) مجاز تہا ایک مقدمہ کو مجسٹریٹ ضلع کے پاس منتقل کردیا مجسٹریٹ ضلع نے بجائے خود مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے اوسکو مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس واسطے سپردگی کے واپس بہیجدیا اور بعد ازان مجسٹریٹ درجہ دوم نے اوسکو سپرد کردیا -

تجویز ہوئی کہ یہ کارروائی مجسٹریٹ ضلع کی کہ اوسنے مقدمہ مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس واپس بہیجدیا بیجا تہی کیونکہ اوسپر یہ لازم تہا کہ وہ تجویز یا سزا یا حکم قطعی صادر کرتا لہذا حکم صاحب مجسٹریٹ ضلع کا منسوخ کیا گیا اور یہ ہدایت کی گئی کہ وہ مقدمہ کو خود فیصل کرے -

مقدمہ قیصرہ ہند بنام عبد اللہ (۲) کی تقلید کی گئی -

یہ استصواب ای ایچ ایلفنسٹن صاحب قائم مقام سشن جج بیلگام نے حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کے کیا ہے استصواب جہان تک کہ وہ واسطے اغراض اس رپورٹ کے اہم ہے حسب ذیل ہے -

مجسٹریٹ درجہ دوم نے اول مرتبہ مقدمہ کو اوس سزا سے زیادہ سخت سزا کے لیے جو وہ دے سکتا تہا مجسٹریٹ ضلع کے پاس حسب دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بہیجدیا بعدہ مذکور سے بجائے اوسکے خود فیصل کرنیکے مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس واسطے سپردگی کے واپس بہیجدیا بعد ازان مجسٹریٹ درجہ دوم نے اوسکو سپرد کردیا یہ کارروائی مجسٹریٹ ضلع کی کہ اوسنے مقدمہ مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس واپس بہیجدیا بیجا معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسپر لازم تہا کہ تجویز یا حکم یا سزا قطعی صادر کرتا (دیکہو قیصرہ ہند بنام عبد اللہ (۲) اور حکم مجسٹریٹ درجہ دوم مشعر سپردگی مقدمہ بہی بیجا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسکو جبکہ اوسنے ایک مرتبہ مقدمہ حسب دفعہ

(۱) لا رپورٹ مقدمات فوجداری جلد ۱ صفحہ ۱۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۴۰ -

٭ استصواب فوجداری نمبر ۱۹۸ ۱۸۸۴ء

سنہ ۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
ہیو یاتلا آپا

کے بھیجدیا کوئی اور اختیار اوسکی نسبت کارروائی کرنے کا نہ تھا۔

"اگر یہ آرا سے صحیح ہین تو میری دانست مین مقدمہ کو مجسٹریٹ حصہ ضلع کے پاس واپس بھیجدینا چاہیئے اور یہ ہدایت کی جائے کہ مقدمہ کو بموجب قانون کے فیصل کرے وہ یا تو خود تجویز صادر کرسکتا ہے اور اگر وہ مناسب سمجھے تو ملزم کو اس عدالت کے سپرد واسطے تجویز کے کرے۔"

منجانب مستغیث یا ملزم کے کوئی حاضر نہین آیا۔

از عدالت۔ بربنائے اون وجوہ کے جو سشن جج نے بیان کیئے ہین عدالت مجسٹریٹ حصہ ضلع کے حکم مورخہ ۲۱ اکتوبر کو منسوخ کرتی اور اوسکو یہ ہدایت کرتی ہے کہ مجسٹریٹ حصہ ضلع مقدمہ کی نسبت بموجب قانون کے عمل کرے۔

حکم مجسٹریٹ حصہ ضلع منسوخ کیا گیا۔

باجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۲۰ جنوری ۱۸۸۶ء
صفحہ انڈین لا
۱۹۶

بمقدمہ اننت رام چندر لوٹلی کار ؎

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۱۷۔ حکم نسبت اس امر کے کہ مجسٹریٹ درجہ اول جائداد کو تصرف کرے۔ اپیل بنا راضی ایسے حکم کے روبرو عدالت سشن کے۔

ایک ڈگریدار نے ایک استغاثہ بنام اپنے مدیونان ڈگری کے دائر کیا اور اونپر بموجب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے یہ جرم لگایا کہ اونہون نے بعض جائداد منقولہ اس غرض سے چھپادی کہ اوسکو اجرا سے بچادین کچھ جائداد منقولہ پولیس کو ایک غیر شخص کے مکان مین چھپی ہوئی ملی چیف کانسٹبل نے اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکو اپنی حفاظت مین جبین تحقیقات جو کہ مجسٹریٹ درجہ اول معاملہ کی نسبت کرنیوالے تھے رکھا قبل اسکے کہ مجسٹریٹ نے تحقیقات شروع کی مستغیث نے اوس جائداد کو جو پولیس کی حراست مین تھی باجرا اپنی ڈگری کے سومہ ملزمان کے قرق اور نیلام کرالیا وقت نیلام عدالتی خود مستغیث نے جائداد خرید لی بعد مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ جائداد اوسکو دیدیجائے اس حکم کو سشن جج نے اپیل مین منسوخ کردیا۔

تجویز ہوئی کہ حکم مجسٹریٹ درجہ اول نسبت تصرف جائداد کے بموجب دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

؎ استصواب فوجداری نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۵ء

(۱۰ ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے صادر نہیں کیا گیا تھا اور نہ کیا جاسکتا تھا کیونکہ مجسٹریٹ نے نسبت اس امر کے کہ آیا یہ معلوم ہوا ہے کہ نسبت ایسی جائداد کے کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے کوئی تحقیقات نہیں کی اور نہ کوئی رائے ایسی تحقیقات کے نتیجہ پر قائم کی لہذا سشن جج کو کوئی اختیار نہیں تھا کہ حکم مجسٹریٹ درجہ اول کا اپیل سماعت کرتا۔

یہ درخواست واسطے نظر ثانی ایک حکم صادرہ سی بی ایزن صاحب سشن جج رتناگری مشعر منسوخی حکم مجسٹریٹ درجہ اول کے تھا جسمین یہ ہدایت تھی کہ چیف کانسٹیبل بعض جائداد جو اسکی حفاظت مین تھی سائل کو دیدے۔

اننت رام چیدر لوٹلی کار سائل نے ایک ڈگری واسطے تقسیم جائداد خاندان کے بنام بالکرشن باجی ملکسن کار کے عدالت جج ماتحت درجہ اول بمقام رتناگری سے حاصل کی تھوڑے عرصہ بعد اننت نے عدالت مجسٹریٹ ضلع مین ایک استغاثہ داخل کیا اور بالکرشن پر یہ جرم لگایا کہ اوسنے بہت سی جائداد منقولہ جسکی نسبت تقسیم کا حکم ہوا ہے اس غرض سے چھپادی کہ اوسکو اجراء ڈگری سے بچاوے مجسٹریٹ ضلع نے وارنٹ تلاشی جاری کیا کہ جسکے ذریعہ سے پولیس نے ایک جزو جائداد جو ایک شخص سکھارام ہری کے گھر مین چھپادی گئی تھی قبضہ کیا بعد ازان مجسٹریٹ ضلع نے ڈاؤرٹ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کو حکم دیا کہ اس معاملہ کی نسبت تحقیقات کرے ڈاؤرٹ صاحب نے تحقیقات کو تاوقتیکہ جج ماتحت درجہ اول بابت مقدمہ نالش کی اجازت دیوے ملتوی کردیا جبکہ جائداد حفاظت پولیس مین تھی ور قبل اجازت دینے کے اننت نے اوسکو باجراء اپنی ڈگری بعد تقسیم قرق کرالیا اور نیلام کرایا اننت نے اوسکو خود خرید لیا بعد ازان مجسٹریٹ درجہ اول نے حکم مشعر ہدایت اس امر کے صادر کیا کہ جائداد جو پولیس کی حفاظت مین ہے اننت کو دیجاوے بنا بر اسی اس حکم کے بالکرشن نے روبرو سشن جج کے اپیل کیا جسنے مجسٹریٹ درجہ اول کے حکم کو منسوخ کردیا۔

بعد ازان اننت نے ہائیکورٹ مین واسطے نظر ثانی حکم سشن جج کے درخواست گذرانی (بحوالہ دیگر امور کے) یہ بحث کی کہ حکم مجسٹریٹ درجہ اول حسب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ایکٹ ۱۸۸۲ء) صادر نہیں ہوا تھا لہذا وہ قابل اپیل کے نہیں ہے۔

شام راؤ وٹھل منجانب سائل۔

وائی وی ہتھلے منجانب فریق مخالف۔

برڈ وڈ صاحب جسٹس۔ اوس حکم کی نسبت جو ڈاؤرٹ صاحب نے اس مقدمہ مین بابت تصرف اوس جائداد کے جو چیف کانسٹبل کی حراست مین تھی صادر کیا یہ تجویز نہین کیجاسکتی کہ وہ حسب

۱۸۸۸ء
مقدمہ
چند لوٹلی کار

۱۸۸۲ع بمقدمہ رام لوٹلی کار

دفعہ ۱۱ ۔ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ع) کے صادر ہوا تھا کیونکہ ڈاڈرٹ صاحب نے صرف کوئی رائے نسبت اس امر کے قائم نہین کی تھی یا یہ معلوم ہوا کہ نسبت ایسی جائداد کے کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے صاحب ممدوح کو حکم بموجب دفعہ مذکور کے صادر کرنیکا اختیار صرف اوس صورت مین ہوتا کہ وہ رائے نسبت اس امر کے نتیجہ تحقیقات پر قائم کرتے دیکھو مقدمہ ا پور نا بائی (۱) لہذا سشن جج کو کوئی اختیار بنا راضی اوس حکم کے اپیل سننے کا نہ تھا اور صاحب ممدوح کا حکم جو اپیل مین صادر ہوا ہے منسوخ ہونا چاہیے بلکہ کوئی رائے نسبت اس امر کے ظاہر نہین کرتے ہین کہ آیا حکم ڈاڈرٹ صاحب کا ایک مناسب حکم تھا کیونکہ وہ امر ہمارے روبرو اسوقت پیش نہین ہے حکم منسوخ کیا گیا ۔

باجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۲ع ۸ جنوری صفحہ انڈین لا ریورٹ ۱۹۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پانڈو ولد گوپالا ٭

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) دفعات ۲۴۴ و ۲۵۰ ۔ نالش براہ ایذا رسانی ۔ برات ۔ معاوضہ

از روے دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ع) کے یہ اختیار ہے کہ اون صورتون مین جن مین ملزم بموجب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بعد لکھے جانے کل شہادت مقدمہ مین بری کر دیا گیا ہو معاوضہ دلایا جاوے ۔

مقدمہ بنام ابموکی (۲) کی تقلید کی گئی ۔

یہ استصواب ڈبلیو ایچ ہروبرٹ صاحب مجسٹریٹ ضلع خاندیش نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ع) کے کیا تھا ۔

استصواب بحالات ذیل کیا گیا تھا ۔

ایک نالش بنام ملزم دائر کی گئی اور اوسکی تحقیقات باضابطہ مجسٹریٹ نے کی جسنے ملزم کو بموجب دفعہ ۲۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ع) کے بری کر دیا مجسٹریٹ نے یہ بھی تجویز

(۱) انڈین لا ریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۳۰ ۔

٭ استصواب فوجداری نمبر ۷۰ ۱۸۸۲ع

(۲) انڈین لا ریورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۰ ۔

کی کہ نالش ایسی ہے کہ جو بغرض ایذا رسانی دائر ہوئی ہے اور یہ حکم دیا کہ مستغیث ملزم کو مبلغ دو روپیہ بطور معاوضہ کے حسب دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ادا کرے مستغیث سے وصول کیے گئے اور ملزم کو دیدیے گئے۔ ۱۸۸۶ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام چنیدہ ولد گوپال

مجسٹریٹ ضلع کی یہ رائے ہوئی کہ حکم مشعر ادا ے معاوضہ بیجا ہے کیونکہ بعد سماعت کرنے مقدمہ مستغیث کے مجسٹریٹ نے یہ مناسب سمجھا کہ ملزم سے کہے کہ اوسکی جوابدہی کرے صاحب ممدوح نے ایک نظیر ہائیکورٹ مدراس مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۷۹ء کا حوالہ دیا۔

کوئی حاضر نہین آیا۔

از عدالت۔ چونکہ مجسٹریٹ نے جسنے اوس مقدمہ کی تجویز کی کہ جو بربناے نالش کے دائر ہوا تہا ملزم کو بموجب دفعہ ۲۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کے بری کردیا اور اوسکی یہ رائے ہوئی کہ نالش براہ ایذا رسانی دائر ہوئی تہی لہذا حکم صاحب ممدوح مشعر ہدایت اس امر کے کہ مستغیث ملزم کو معاوضہ ادا کرے جائز تہا نظیر ہائیکورٹ مدراس مستندہ مجسٹریٹ ضلع عدالت مذکور نے منسوخ کردی ہے (دیکھو مقدمہ نمبر بنام اسبو (۱)) مزید براں وہ نظیر بموجب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۷۲ء کے تہی نہ بموجب دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال کے جسکی رو سے اختیار معاوضہ دلانے کا ان صورتون مین ہے کہ جب ملزم بموجب دفعہ ۲۴۵ کے بعد تحریر کیے جانے کل شہادت مقدمہ کے بری کردیا گیا ہو۔

با جلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رایا لکہما *

۱۶ دسمبر ۱۸۸۵ء منتخبہ انڈین لا رپورٹ ۲۳۰

اپیل بنا راضی حکم دلانے تاوان کے بوجہ ناجائز گرفتاری مویشی کے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۰۴ و ۴۰۷۔ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی (نمبر ۱ ۱۸۷۱ء) دفعہ ۲۲۔

بنا راضی اوس حکم کے جو حسب دفعہ ۲۲۔ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی (نمبر ۱ ۱۸۷۱ء) صادر ہوا ہو اور جسکی رو سے تاوان بوجہ گرفتاری ناجائز مویشی کے دلایا گیا ہو اپیل نہین ہوسکتا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۔

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۲۳ ۱۸۸۵ء

۱۸۸۲ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
رایا لکھا

یہ استصواب جی ڈبلیو وڈل صاحب مجسٹریٹ ضلع تہانہ نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے کیا۔

استصواب حالات ذیل مین کیا گیا۔

ملزم مقدمہ ہذا کو جسپر الزام ناجائز گرفتاری مویشی از ان مستغیث تکارام کا تہا کا لگایا گیا تہا بحضور راؤ صاحب شونو رامچند مجسٹریٹ درجہ دوم سالسیٹ کے حکم ادا کرنے معہ کا بطور معاوضہ بابت نقصان کے حسب دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱ سنہ ہونے دیا گیا بنا راضی اس حکم کے ملزم نے مجسٹریٹ درجہ اول کے حضور مین اپیل کیا حاکم موصوف نے زر جرمانہ کو کم کرکے صرف ۱۲ روپیہ قائم رکہا۔

مجسٹریٹ ضلع کی یہ راے ہوئی کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) مین کوئی حکم نسبت اپیل کے بنا راضی حکم صادرہ اس قسم کے مندرجات کے نہین ہے اور اسلیے کاروائی مجسٹریٹ درجہ اول کی کہ اونہون نے اپیل مقدمہ مین سماعت کیا اور حکم مجسٹریٹ درجہ دوم مین ترمیم کی خلاف اختیار کے تھی۔

ہائیکورٹ مین فریقین مین سے کوئی حاضر نہین ہوا۔

از عدالت۔ حسب دفعہ ۴۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے بنا راضی تجویز یا حکم عدالت فوجداری کے بجز اُسکے کہ جسکی نسبت مجموعہ مین یا کسی اور قانون نافذ الوقت مین حکم ہو اپیل نہین ہو سکتا ایکٹ ۱۸۷۱ء مین کوئی حکم نہین ہے کہ بنا راضی حکم دلانے معاوضہ بابت ناجائز گرفتاری مویشی کے اپیل ہو گا اور بجز اسکے کہ دفعہ ۴۰۷ مجموعہ مذکور کی رو سے اپیل کی اجازت اس مقدمہ مین ہو کوئی اپیل بنا راضی حکم مجسٹریٹ درجہ دوم کے بحضور مجسٹریٹ درجہ اول نہین ہو سکتا ہماری یہ راے ہے کہ وہ شخص جسکے خلاف حکم حسب دفعہ ۲۲ ایکٹ مذکور کے صادر ہوا ہو ایسا شخص نہین ہے کہ جسکی نسبت تجویز ثبوت جرم بعد تحقیقات کے صادر ہوئی ہو اور اسلیے بنا راضی حکم مجسٹریٹ درجہ دوم کے اپیل نہین ہو سکتا۔

حکم مجسٹریٹ درجہ اول کا منسوخ اور مجسٹریٹ درجہ دوم کا بحال کیا جاتا ہے۔

حکم مجسٹریٹ درجہ اول کا منسوخ کیا گیا

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۲ء
صفحہ ۲۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام دوسا جیوا شخ

ایکٹ شہادت (نمبر ۱ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۳۰ - اقبال منجانب ایک شخص کے منجملہ چند اشخاص کے

ٔ نمبر ۴۰۳ ۱۸۸۲ء

جنکی تجویز ایک ساتھہ بابت ایک ہی جرم کے عمل مین آئی - تائید ثبوت -

تجویز ثبوت جرم نسبت کسی شخص کے جسکی تجویز شامل دیگر اشخاص کے اوسی جرم کی بابت کی گئی ہو محض بربناے اقبال غیر موید کسی ایک منجملہ دیگر اشخاص مذکور کے نہین ہوسکتی -

ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم نقب زنی وقت شب بہ نیت ارتکاب سرقہ کے عمل مین آئی اور شہادت بمقابلہ اوسکے محض قیدی شریک کا اقبال تھا نامبردہ نے مال مسروقہ کا چند ماہ بعد ارتکاب جرم کے نشان دیا -

تجویز ہوئی - کہ صرف پتہ دینا مال مسروقہ کا منجانب ملزم کے کافی تائید اقبال دیگر قیدی کی نہین ہے -

یہ درخواست واسطے نظر ثانی حکم سزا کے ہے جو نسبت ملزم کے جے ڈبلیو واکر صاحب سشن جج احمد آباد نے صادر کیا تھا -

ملزمان دوساجیوا ہاتی دوسیا و دیگر اشخاص پر الزام حسب دفعہ ۴۵۷ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کے نقب زنی بوقت شب بہ نیت سرقہ کا لگایا گیا تھا مستغیث نے یہ بیان کیا کہ ۱۹ مئی ۱۸۸۸ع کی رات کو جب وہ موجود نہین تھا اوسکے مکان مین نقب لگا اور مال بیش قیمت چوری گیا نامبردہ نے دوسرے دن پولیس کو اس امر کی رپورٹ کی ملزمان کے مکانون کی تلاشی لی گئی مگر کچھہ برآمد نہوا کوئی بات تاریخ ۵ جولائی ۱۸۸۸ع تک ظہور مین نہین آئی مگر اوس روز بربناے مخبری ہاتی دوسا ملزم کے جملہ ملزمان گرفتار کیے گئے ہاتی نے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم مقام سانند کے ایسا اقبال کیا کہ جس سے وہ خود اور چار دیگر ملزم ماخوذ ہون اور دوساجیو نے مال مسروقہ کا نشان دیا جو اوسنے زمین مقابل مکان نامبردہ مین گاڑا تھا -

ملزمان کی نسبت تجویز اسے شیون اسسٹنٹ سشن جج احمد آباد نے باعانت اسیسران کے کی اور ہر ایک کی نسبت تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا قید سخت ۶ مہینے اور ادائے جرمانہ ۵۰ کا اور بصورت عدم ادائے جرمانہ کے قید سخت مزید تین مہینے کا صادر کیا بر طبق اپیل کے سشن جج نے تجویز ثبوت اور حکم سزا کو نسبت دو ملزمان دوساجیوا اور ہاتی دوسا کے بحال رکھا -

دوساجیو نے اب ہائیکورٹ مین درخواست حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے گذرانی -

گنپت سداشیو راو منجانب ملزم - تجویز ثبوت جرم محض اقبال غیر موید ایک شریک جرم پر مبنی ہے ہاتی کا اقبال بذریعہ دھمکانے اور جھوٹے وعدہ وان معافی کے کرایا گیا مستغیث نے ہاتی سے یہ کہا اگر تم چوری کی بابت سب بات بتا دوگے تو ہم تمکو بچا دینگے اور تب ہاتی نے اقبال کیا یہ اقبال ہمکو

ملکہ معظمہ قیصرہند
بنام
دوساجیوا
۱۸۸۸ع

حسب دفعہ ۲۴۔ ایکٹ شہادت کے غیر متعلق ہے اقبال بوجہہ ترغیب ایک عہدہ کے ہے جو ایک شخص ذی اختیار نے کیا۔

لیجارڈین صاحب جسٹس۔ کیا آپ یہ دلیل کرتے ہین کہ مستغیث ایک شخص ذی اختیار نہ تہا۔ ایکٹ شہادت مین کوئی تعریف شخص ذی اختیار کی مندرج نہین ہے لیکن بموجب قانون انگلستان کے مستغیث ایسا شخص تصور کیا گیا ہے۔ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نوروجی داد ابہائی (۱) مین یہ تجویز ہوا تہا کہ اسی طرح کی ترغیب جو ملزم کو ٹرا ویلنگ انسپکٹر جی آئی پی ریلوے کمپنی نے دی تہی جسکو اختیار قائم کرنے یا خارج کرنے جملہ کارروائیات موسومہ ملزم کا تہا ترغیب منجانب شخص ذی اختیار کے تہی علاوہ برین اقبال ہاتی کا از روے حلف کے نہین لیا گیا ہے اور نہ جانچ اوسکی سوالات جرح سے ہوئی ہے اور نہ تصدیق اوسکی ایسی تائید سے ہوئی ہے کہ جو قانوناً ضروری ہے شہادت تائیدی بے غرض و قابل اطمینان وسائل سے ہونی چاہیئے اور اوس سے یہ واضح ہونا چاہیئے کہ ملزم شریک جرم تہا اور وہ وقت ارتکاب جرم کے موجود تہا اور اوسمین شریک ہوا صرف پیش کرنے مال مسروقہ کے اس مقدمہ مین یہ نہین معلوم ہوتا کہ ملزم نقب زنی مین شریک ہا یہ امر بلحاظ طریق عمل پولیس کے باوجود بیگناہی کے ظہور مین آسکتا ہے

جارڈین صاحب جسٹس۔ ہماری یہ راے ہے کہ اقبال دوسرے قیدی ہاتی کا جو حسب دفعہ ۳۰ ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع کے بمقابلہ دوساپیلانٹ کے منظور کیا گیا اوسکی تائید کافی طور پر اس امر سے نہین ہوتی کہ دوسانے چند ماہ بعد ارتکاب جرم کے مال مسروقہ کا نشان دیا یہ فعل نفسہٖ مشتبہ ہے اور قیاس بیگناہی سے متناقض نہین ہے اقبال ہاتی کا اوس قدر بہی لائق لحاظ کے نہین ہے کہ جس قدر شہادت شریک جرم کی ہوتی ہے جسکا اظہار حلف سے لیا گیا ہو اور جس سے سوالات جرح کیے گئے ہون مقدمہ حال مین تائید اقبال کی از روے کسی شہادت بے غرض کے نہین ہوتی کہ جس سے یہ پایا جائے کہ اپیلانٹ نقب زنون مین سے ایک شخص تہا بنظر ان حالات کے ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کیے گئے

---

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۵۸۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند — **بیر محمد**

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۷۱ و ۱۹۳ و ۲۱۱ - احکام سزا جو ایک ساتھ شروع ہوں - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۵ - اضافہ حکم سزا -

جبکہ ملزم جو ہیڈ کانسٹیبل تھا اس امر کا مجرم قرار پایا کہ اوسنے جھوٹا الزام از روے دفعہ ۲۱۱ کے لگایا اور جھوٹی شہادت از روے دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے دی ورسشن جج ہر جرم کے واسطے تین مہینہ کی قید محض کا حکم سزا صادر کیا اور ملزم کے چال چلن زمانہ گذشتہ پر لحاظ کرکے ہدایت کی کہ احکام سزا ساتھ ساتھ شروع ہونے چاہییں -

تجویز ہوئی کہ احکام سزا ناکافی اور خلاف قانون تھے -

مطابق اسکے احکام سزا بڑہائے گئے اور ہر جرم کے واسطے تین تین مہینہ قید علٰحدہ علٰحدہ کیا اور چونکہ دونوں جرائم مختلف تھے لہذا ہائیکورٹ نے از روے دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) یہ ہدایت کی کہ ایک حکم سزا کے ختم ہونے پر دوسرا حکم سزا شروع ہوگا -

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام عبد العزیز (۱) کی تقلید کی گئی

اس مقدمہ کا ملزم سورت کی پولیس میں دوم درجہ کا ہیڈ کانسٹیبل تھا اوسپر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ نامبردہ نے اولا از روے دفعہ ۲۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ایک کارروائی فوجداری مروان جی پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول مقام سورت میں بابت الزام قماربازی کے شروع کرائی درحالیکہ نامبردہ یہ جانتا تھا کہ ایسی کارروائی کے واسطے کوئی وجہ جائز اور قانونی نہیں ہے اور ثانیاً از روے دفعہ ۱۹۳ کے - ایسی کارروائیات میں قصداً جھوٹی شہادت دینے کا الزام عائد کیا گیا جسمین نامبردہ نے یہ جھوٹ بیان کیا کہ اوسنے مروان جی مذکور کو پانچ دیگر اشخاص کے ساتھ جوا کہیلتے ہوئے دیکھا تھا -

دونوں الزامات کو امی ٹی کینڈی صاحب سشن جج مقام سورت نے نسبت نامبردہ کے ثابت قرار دیا اور مشارالیہ نے ہر جرم کی نسبت تین تین مہینے قید محض کا حکم صادر کیا اور چونکہ صاحب

(۱) نمبر ۱۰۸ بابت سنہ ۱۸۸۶ء (۱) ویکلی رپورٹر سلسلہ کلکتہ نظائر فوجداری جلد ۱ صفحہ ۹۵ -

۱۸۹۶ء ملکہ معظمہ قیصرہند بنام پیسہ ملکہ

سشن جج نے یہ تجویز کی کہ جرائم کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ ملزم نے اپنا فرض منصبی بہت سرگرمی سے ادا کرنا چاہا لہذا اسشنٹ البیہ نے یہہ ہدایت کی کہ دونوں حکم ساتھہ ساتھہ شروع ہوں۔

ملزم نے ہائی کورٹ میں بنارضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے اپیل کیا لیکن ہائی کورٹ نے تجویز ثبوت جرم بحال رکھی اور احکام سزا کو ناکافی تصور کرکے ملزم پر ایک اطلاعنامہ جاری کیا کہ اس امر کی وجہ ظاہر کرے کہ احکام سزا کیوں نہ بڑہائے جائیں۔

شام راو وٹھل نے بجانب ملزم کے وجہ ظاہر کی۔ صاحب سشن جج نے یہ تجویز کی ہے کہ ملزم نے ہر مزجی مستغیث پر از راہ عداوت کارروائی دائر نہیں کی نامبردہ نے نیک نیتی سے عمل کیا ہے اور اگر نامبردہ نے کچہ غلطی کی بھی ہو تو نامبردہ نے بہ نیک نیتی اپنے فرض منصبی کی بسرگرمی تعمیل کرنے میں غلطی کی ہے اوسکے چال چلن اور قدامت ملازمت پر نظر کرکے عدالت ماتحت نے ملائم حکم سزا کا صادر کیا ہے جرائم از روئے دفعات ۲۱۱ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء بیشک مختلف ہیں لیکن وہ ایک ہی معاملہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کیس موصوف دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند کا حوالہ دیا مقدمہ قیصرہند بنام رام پرتاب (۱) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شخص شریک مجمع خلاف قانون ہو اور چند شخص کا ضرر شدید کے مرتکب ہوں وہ جرم بلوہ اور ضرر شدید کے واسطے سزایاب نہیں ہو سکتے۔"

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ ہم اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں کہ جن جرائم کی نسبت تجویز ثبوت جرم ملزم پر ہوئی ہے اونکا ارتکاب ایک معتمد عہدہ دار پولیس کی طرف سے بوجہ سرگرمی عمل میں آیا صاحب سشن جج اور دونوں افسران نے یہ تجویز کی کہ ملزم نے دیدہ و دانستہ جھوٹی شہادت دی جو بیانات نامبردہ نے کیئے وہ جان بوجہ کر براہ عداوت خلاف واقع کیے تھے ایسے فعل کی نسبت یہ خیال کرنا خطرناک ہوگا کہ وہ دیانت داری سے فرض منصبی کی بجاآوری میں کیا گیا تھا جن وجوہ سے کہ ملائم سزا دیئے جانے کی اجازت ہے وہ یہ ہیں کہ ثبوت جرم سے ملزم کے پیشہ کا معہ پنشن کے نقصان ہوا اور ثبوت جرم تک نامبردہ صیغہ پولیس میں بہت برسوں تک نیک چلن رہا ان واقعات پر لحاظ کامل کرکے ہم صاحب سشن جج سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں کہ صرف احکام سزا قید محض کافی ہیں۔

ہم یہ خیال نہیں کرتے کہ صاحب سشن جج قانوناً اس حکم کے دینے کے مجاز ہیں کہ احکام سزا ساتھ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۱۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پیر محمد

ساتھہ از روے دفعات ۲۱۱ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) جو ملزم پر ثابت قرار دیے گئے ہین شروع ہون یہ مقدمہ دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) مین داخل نہین ہوتا ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام عبد العزیز (۱) ملاحظہ طلب از روے دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے متواتر احکام سزا اصادر ہونے چاہئین تھے کیونکہ ملزم پر دو جرائم مختلف حسب معنی دفعہ کو ثابت قرار دیے گئے ہین۔

ہم احکام سزاے قید محض مصدرہ صاحب سشن جج کو ترمیم کرکے قید سخت کا حکم دیتے ہین اور ہدایت کرتے ہین کہ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا شروع ہوگا نتیجہ یہ ہے کہ اب ملزم تین مہینے تک قید سخت مین او ر رہیگا احکام سزا بڑہا دیے گئے۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گنپت تاپی داس

صفحہ ۲۵۶ انڈین لا رپورٹ ۔ دسمبر ۱۸۸۰ع

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) دفعہ ۴۰۹۔ خیانت مجرمانہ منجانب ملازم سرکار کے۔

جس صورت مین کہ ملزم نے بحیثیت تحصیلدار مالگزاری کے خزانہ سرکاری سے رقوم قلیل زر نقد بابت وظیفہ جات ایک سند کے پائین اور رقوم کو فوراً حوالہ اون اشخاص کے نہ کیا جو اونکے پانے کے مستحق تھے کیونکہ وہ اس امر کے کرنیکا پابند تھا مگر ایسا ظاہر ہوا کہ اشخاص کو ملزم مذکور کا اعتبار کرنے پر رضامند تھے اور اونہون نے دراصل رسیدون کو پاس کردیا تھا جنکو ملزم نے حکام مال کے پاس روانہ کردیا۔

تجویز ہوئی کہ ملزم نے اوس مرض کو جسکا اعتبار کرنے اوسپر کیا تھا اور اوکیا اور دیانتداری سے اوسکا روپیہ نگاہ رکہنا تھوڑے عرصہ تک بلا کسی شہادت بدنیتی کے بمنزلہ خیانت مجرمانہ حسب منشاء دفعہ ۴۰۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے نہ تھا۔

یہ اپیل بنا راضی حکم سزا کے ہے جو امی ہاسکنگ صاحب سشن جج ضلع خاندیش نے ملزم پر صادر کیا تھا جنہون نے نامبردہ کو ملزم خیانت مجرمانہ کا بحیثیت ملازم سرکار نسبت دو رقوم قلیل زر نقد کے قرار دیا تھا اور نامبردہ کو حکم سزاے قید محض چہہ ماہ کا دیا۔

واقعات مقدمہ تجویز ہائی کورٹ سے کافی طور پر ظاہر ہوتے ہین۔

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر لطائف فوجداری جلد ، صفحہ ۵۹ ۔ نمبر ۱۰۶ ، ۱۸۸۱ع

١٨٨٥ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گنپت تاپی داس

پانڈورنگ بلبھدر قائم مقام وکیل سرکار منجانب سرکار۔
منجانب ملزم کے کوئی شخص حاضر نہین آیا۔
[**برڈوڈ صاحب جسٹس**۔ ہم نہین خیال کرتے کہ تجویز ثبوت جرم مقدمہ ہذا مین قائم رہ سکتی ہے۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہین ہے کہ ملزم روپیہ کو اپنے کام مین لایا]۔
پانڈورنگ بلبھدر یہ نامبردہ کا فرض تھا کہ وہ روپیہ فورًا ان اشخاص کو ادا کرتا جو اوسکے پانے کے مستحق تھے مگر نامبردہ نے کچھ عرصہ تک اوسکو اپنے ہی پاس رکھا۔
[**جارڈین صاحب جسٹس**۔ اس امر کا سبب یہ تھا کہ روپیہ پانیوالے نامبردہ کا اعتبار کرنے پر رضامند تھے [illegible] جہانتک کہ سرکار کو تعلق ہے اوسنے نامبردگان سے رسیدین حاصل کین اور اونکو پاس حکام مال کے روانہ کردیا۔ اسطور پر نامبردہ نے اوس فرض کو ادا کیا جسکا اعتبار سرکار نے اوسپر کیا تھا]۔
جارڈین صاحب جسٹس۔ اپیلانٹ مجرم دو جرمون کا ازروے دفعہ ۴۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کے جرم خیانت مجرمانہ کی نسبت رقوم قلیل زر نقد کے قرار دیا گیا ہے جنکو بطور وظیفہ ہندو کے ادا کرنیکا اوسکا فرض بحیثیت پٹیل کے تھا یہ ثابت ہوگیا ہے کہ نامبردہ نے حسب ضابطہ رسیدین ان دو اشخاص سے جنکو یہ روپیہ ادا ہونا چاہیئے تھا حاصل کی تھین اور اون رسیدون کو پاس حکام محکمہ مال کے حسب ضابطہ روانہ کردیا تھا یہانتک کہ ہم شہادت سے رائے قائم کرسکتے ہین کہ اپیلانٹ نے اس طور سے اوس فرض کو ادا کیا جسکی نسبت سرکار نے اوسپر اعتبار کیا تھا اور ہماری یہ رائے ہے کہ جرم قائم نہین رہ سکتے۔
یہ امر صحیح ہے کہ نامبردہ نے روپیہ فورًا ان دو اشخاص کو جو اوسکے پانے کے مستحق تھے ادا نہین کیا مگر اسکا سبب یہ تھا کہ نامبردگان اوسپر اعتبار کرنے کو رضامند تھے۔ شیخ لال بیان کرتا ہے کہ اوسنے خیال کیا کہ اپیلانٹ آخر کار اوسکو روپیہ ادا کردیگا جسکی تعداد صرف ڈیڑھ روپیہ تھی جسکا وہ مستحق پانے مبلغ مذکور کا تھا یہ بیان کیا۔ مین مندر مین تھا جبکہ مین نے رسید پر دستخط کئے اوسنے ملزم نے کہا کہ نامبردہ قریب آٹھ روز کے اندر روپیہ ادا کردیگا۔ بعد دستخط کرنے اوس رسید کے مین دورہ پر چلا گیا اور دو تین مہینون کو ماہ آشون تک واپس نہین آیا۔ دیگر حصہ اظہار مین نامبردہ نے بیان کیا کہ اوسکا یہ خیال نہ تھا کہ ملزم نامبردہ کو فریب دیگا ان اشخاص مین سے کسی نے نالش بعدالت رجوع نہین کی اور اس امر کی نسبت کوئی شہادت بھی نہین ہے کہ نامبردہ نے کبھی ان قلیل مضمون کے دینے سے انکار کیا ہو یا کوئی ایسا امر کیا ہو جو جرم دغا یا دیگر فعل ناجائز کو جائز رکھے

انتخاب کاغذات مذکورسے ملتی ہے" یعنی تفصیلی اورتاریخی حال چج کی انگریزی واقع پیرم آبنائے باب المندب مصنفہ لفٹننٹ کنگ صاحب متعینہ فوج اسٹاف واقع بمبئی مورخہ ۱۸۸۶ء سے اس کتاب مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۷ء کی شب کو لفٹننٹ گریک صاحب جو اوسوقت عدن مین اسسٹنٹ ایکزیکیوٹو انجنیر تھے عدن سے پیرم کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز موسومہ ماہی مین معہ جماعت سرنگ اور کان کھودنے والون کے روانہ ہوئے اور اپنے تئین اور اوس جماعت کو اوس جزیرہ مین قائم کیا علاوہ برین ہمکو گورنمنٹ سے دیگر کاغذات کی نقول ملی ہین (ممدوح الیہ نے این کاغذات کا تذکرہ کیا)۔ انسے وہ وجوہ ظاہر ہوتی ہین جس سے برگیڈیر کاگلین صاحب کو جو اوسوقت عدن مین رزیڈنٹ تھے رغبت یہ سفارش کرنے کی ہوئی کہ پیرم پھر لے لیا جاوے اونمین کامل طورسے لے لینے پیرم کا بھی ذکر ہے اور علاوہ برین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے اوس کارروائی کو بتاریخ ۴ فروری ۱۸۵۷ء منظور کیا حسب واقعات متذکرہ صدر ہماری یہ راے ہے کہ جزیرہ پیرم بوجہ اسکے کہ حکام گورنمنٹ بمبئی نے اوسکو بنظر قیام مستقل کے لے لیا جزو برٹش انڈیا کا حسب تعریف اسٹیٹوٹ ۲۱ و ۲۲ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۶ کے ہوگیا اور اوس ایکٹ کی رو سے جو ۲ ستمبر ۱۸۵۸ء کو قانون ہوگیا ہمراہ دیگر ممالک واقع ہند کے ملکہ معظمہ کو حاصل ہوگیا۔

ایک اشتہار نمبر ۳۴ (ے) گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۶۸ء مطبوعہ صفحہ ۲۴ گزٹ آف انڈیا ۱۸۶۸ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس تاریخ کو نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل باستعمال اون اختیارات کے جو موصوف الیہ کو ازروے اسٹیٹوٹ ۲۲ و ۲۳ جلوس وکٹوریا باب ۳ دفعہ ۴ حاصل ہین اس امر کا استقرار فرمایا کہ جزیرہ مذکور تابع سرکار بمبئی کے ہوگا ایک رزولیوشن سکرٹری آف اسٹیٹ باجلاس کونسل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۸ء کی نقل ہمکو دکھلائی گئی ہے جسکی رو سے احکام اسٹیٹوٹ ۳۳ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۳ پیرم سے متعلق کیے گئے ہین ہمکو آگاہی نہین ہے کہ کوئی قوانین ازروے اوس ایکٹ کے جو پیرم کی نسبت موثر ہون گورنمنٹ آف انڈیا نے بنائے ہین مجموعہ تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کل برٹش انڈیا سے متعلق ہین اور اسلئے جزیرہ پیرم سے بھی کلیتاً متعلق ہین

جزیرہ پیرم مین ازروے مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء یا ۱۸۷۲ء کے کوئی اختیارات پیدا نہین ہوئے ہین مگر بتاریخ ۹ مئی ۱۸۷۲ء اشتہار مندرجہ ذیل بحوالہ مجموعہ حال کے جاری ہوا تھا (دیکھو گورنمنٹ گزٹ بمبئی ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۵ ۳) "پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ مقام بمبئی کاسل بتاریخ ۹ مئی ۱۸۷۲ء نمبر ۲۳۳۶ چونکہ جزیرہ پیرم موقوعہ آبنائے باب المندب تابع گورنمنٹ بمبئی کے ازروے اشتہار گورنمنٹ ہند مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۶۸ء

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام سنگل سیکھ چند

١٨٨٦ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
منگل سیکھ چند

دیا گیا ہے لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل آرڈر دیتے ہیں کہ احکام دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری
(نمبر ١٠ سنہ ١٨٨٢ء) جزیرہ مذکور کو اندر قسمت سشن وضلع عدن کے شامل فرماتے ہیں افسر جو وقتاً فوقتاً
حصہ افواج متعینہ پیرم پر حکمران رہے بسبب اپنے عہدہ کے اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم کے اندر جزیرہ
مذکورہ استعمال کریگا اور اوسکو اختیار رہیگا کہ اشخاص کو واسطے تجویز کے عدالت سشن مقام عدن کے
سپرد کرے بحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل ڈبلیو اِم اقبالہ سی گورن چیف سکریٹری گورنمنٹ
واضح ہو کہ دفعہ ٧ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ١٠ سنہ ١٨٨٢ء) کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو اختیار تبدیل
کرنے حدود اراضی قسمت سشن کا حاصل ہے اور نیز جو حصہ کہ بوقت جاری ہونے مجموعہ مذکور کے موجود
تھے قائم رہے گئے ہیں لہذا ہمکو یہ تحقیق کرنا چاہیئے کہ آیا کوئی قسمت سشن عدن کی ہے یا نہیں کیونکہ
وکیل سرکار نے بیان نہیں کیا کہ بیر علم میں کوئی اشتہار موجود نہیں ہے جس سے اس قسم کا رقبہ قائم ہوا ہے
مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ١٠ سنہ ١٨٨٢ء) کے ... زائد الکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ ٩ امین یہ حکم ہے
کہ حدود اراضی عدالتہائے سشن قسمت ہائے سشن میں بابت ایکٹ ٩ سنہ ١٨٦٩ء کے معائنہ سے ہماری
یہ تجویز کرنے کی منشا ہے کہ واسطے اغراض اس دفعہ کے عدالت ریزیڈنٹ مقام عدن بطور عدالت
سشن کے متصور ہونی چاہیئے اور یہ کہ رقبہ اراضی جس سے ایکٹ مذکور متعلق ہوتا ہے قسمت سشن
ہے جو تاریخ ہمی سنہ ١٨٦٩ء کو موجود تھا جبکہ اوسکے حدود بوجہ شامل ہونے پیرم کے تبدیل ہو گئے مجموعہ
ضابطہ فوجداری (نمبر ١٠ سنہ ١٨٧٢ء) دفعہ ٥ امین حکم ہے کہ ہر ایک قسمت سشن میں ایک عدالت سشن
ہوگی" دفعہ ٩ مجموعہ حال (نمبر ١٠ سنہ ١٨٨٢ء) مین یہ حکم ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو چاہیئے کہ "ہر ایک قسمت سشن
کے لیئے ایک عدالت سشن مقرر کرے اور اوس عدالت کا ایک جج مامور کرے"۔ مگر چونکہ دفعہ ١ کی
رو سے اختیارات خاص مستثنی ہوتے ہیں اور چونکہ بند وبست وا فی ایکٹ ٢ سنہ ١٨٦٤ء مین واسطے
انصاف فوجداری کے اوس رقبہ مین جس سے کہ ایکٹ مذکور متعلق ہے یعنی حدود عدن کیا گیا ہے لہذا
گورنمنٹ کو کوئی ضرورت استعمال کرنے اس اختیار تقرری کی نہیں ہوتی تا وقتیکہ ایک نیا رقبہ
جس سے ایکٹ نمبر ٢ سنہ ١٨٦٤ء متعلق نہیں ہے قسمت سشن میں شامل نہ کر دیا گیا مشکل جو اس طرح
پر پیدا ہوتی ہے ایک ایسی مشکل ہے جسمین ہم سماعت تقریر وکلا سے مستفید ہونا چاہتے ہین کوئی
سند واضعان قانون یا دیگر قسم کی واسطے متعلق کرنے پیرم سے کسی ضابطہ فوجداری کے (البتہ ہم خاص
قوانین کو مستثنی کرتے ہین) بجز مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہے مگر اوس انتظام سے
جسکی رو سے مقدمہ ہذا کی سماعت ہوئی قیدی کی نسبت تجویز ایک ایسی عدالت مین ہوئی تھی

جسکو خاص اور بے مثال اختیارات حاصل تھے اور جو نہ صرف ایک عدالت سشن ہے بلکہ مجسٹریٹ ضلع بھی ہے بوجہ نہونے سند کے ہم یہ تجویز نہین کرسکتے کہ احکام ایکٹ مختص المقام نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء شاملاً دفعہ ۲۹ جو مانع اپیل ہے ایسے مقدمات سے متعلق ہین جو جزیرہ پیرم مین پیدا ہون ایسی نظیر مساوی اس امر کے ہوگی کہ بذریعہ فیصلہ عدالتی ایک مختص المقام اوس ملک مین جاری کردیا جاوے جسمین حاکم نے اوسکو کبھی جاری نہین کیا تھا اور منشاء دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) سے ناموافق ہو۔

مقدمہ کی صورت موجودہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ہم زیادہ وجوہ نہین بیان کرتے ہین مگر نسبت امر اختیار سماعت کے ہماری یہ رائے ہے کہ ہم اپیل کو منظور کرسکتے ہین اور چونکہ وہ بمنزلہ ایک ایسے دعوی کے ہے کہ تجویز ثبوت تخفیف ہو کر نسبت قتل انسان مستلزم سزا کے جو قتل عمد تک نہ پہونچے رہ جائے اور چونکہ مسل مین کوئی جرم ایسی چیز نہین ہے جس سے واضح ہوا کہ الزام اعیدی کو سمجھایا گیا اور اوسکو پڑھکر سنایا گیا تھا (دیکھو دفعہ ۲۷۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) لہذا ہم خیال کرتے ہین یہ ایک ایسا اپیل ہے کہ منظور ہونا چاہیے ہم اوسکی سماعت کے واسطے تاریخ ۷ جنوری ۱۸۸۸ء مقرر کرتے ہین اشتہارات محکومہ قانون جاری ہون۔

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۲۴ جنوری ۱۸۸۸ء انڈین لا رپورٹ ۲۶۳

قیصر ہند بنام پرایویٹ منگل ٹیکچند

پیرم۔ ایکٹ عدن (ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء) اختیار سماعت ریزیڈنٹ عدن ویران جرمون کے جنکی تجویز عدالت سشن سے ہوسکتی ہے اور جنکا ارتکاب پیرم مین ہوا ہو۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۰ و ۵۱۱ (اور ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء) دفعات ۱ و ۳ و ۷ و ۹۔

تجویز ہوئی۔ کہ باوجود اشتہار گورنمنٹ بمبئی (نمبر ۲۲۳۹) مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۸۲ء مشعر شامل کرنے جزیرہ پیرم کے اندر سشن ڈویژن و ضلع عدن مین اور دینے اختیار کمانڈر افسر پولیس لشکر کو جو پیرم مین مقیم ہو درباب سپرد کرنے اشخاص کے بغرض تجویز عدالت سشن مقام عدن کے عدالت پولیٹیکل ریزیڈنٹ مقام عدن کو اختیار سماعت اوپر جزیرہ پیرم کے حاصل نہ تھا اور یہ کہ پولیٹیکل ریزیڈنٹ عدن اوس جزیرہ کے واسطے جج عدالت سشن نہین ہے۔

لہذا جس صورت مین کہ ایک شخص کو جسپر جرم ارتکاب قتل عمد کا بمقام پیرم لگایا گیا ہے مجسٹریٹ پیرم نے

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
پیرا یوسف مکلی کیجہ

واسطے تجویز کے سپرد عدالت پولیٹکل رزیڈنٹ عدن کے کردیا جہان کہ اوسپر جرم ثابت قرار دیا گیا اور اوسکی نسبت حکم سزاے موت صادر کیا تجویز ثبوت جرم کالعدم ہوئی اور قیدی کی نسبت دوبارہ تجویز ہونیکا عدالت مجاز سے حکم ہوا -

جزیرہ پیرم اگرچہ اندر اختیار پولیٹکل رزیڈنٹ مقام عدن کے ہے مگر عدن کا ایک جزو سمجھا نہیں جاسکتا اور نظام ایکٹ عدن نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء پیرم مین نافذ نہین ہین -

از روے ایکٹ سنہ ۱۸۶۴ء کے علیحدہ عدالت سشن مقام عدن مین قائم نہین ہوئی - عدالت جو قائم ہوئی تھی وہ عدالت رزیڈنٹ کی تھی - نتیجہ اس کا یہ تھا کہ اوس عدالت اور عدالت سشن کے یکسان نہین ہین -

ملزم مسمی پیرا یوسف مکلی کیجہ کی نسبت جرم قتل عمد کے بجا آوری جزیرہ پیرم مین ہوا تھا کپتان اینسل صاحب مجسٹریٹ درجہ اول پیرم نے ۲۶ ... سنہ ۱۸۸۶ء کو واسطے سماعت کے سپرد کیا تھا - نامبردہ کی تجویز پولیٹکل رزیڈنٹ عدن نے تاریخ ... ستمبر سنہ ۱۸۸۶ء کی - ملزم نے قتل عمد کا اقرار کیا اور اوسکی نسبت حکم سزاے موت صادر ہوا - از روے ایک اشتہار گورنمنٹ (نمبر ۲۳۳۴) مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۸۸۴ء (گورنمنٹ گزٹ سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۵۳) جزیرہ پیرم اندر سشن ڈویژن و ضلع عدن کے شامل کیا گیا تھا - اور کمان افسر افواج متعینہ پیرم کو اختیار اس امر کا دیا گیا کہ وہ اشخاص کو واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن عدن کرے - مقدمہ کو پولیٹکل رزیڈنٹ نے بحضور ہائیکورٹ بمبئی واسطے منظوری حکم از روے دفعہ ۲۸ ایکٹ عدن نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے مرسل کیا ہے - ملزم نے ایک اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا بحضور ہائیکورٹ دائر کیا ہے -

بتاریخ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۸۶ء ہائیکورٹ (مسٹر ووڈ صاحب جسٹس و جارڈن صاحب جسٹس) نے تجویز کی کہ پیرم جزو برٹش انڈیا و احاطہ بمبئی ہے اور یہ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اوس جگہ پر جاری تھا بلحاظ نسبت اس امر کے عدالت موصوف کو شبہ پیدا ہوا کہ آیا عدالت رزیڈنٹ عدن ایک عدالت سشن حسب منشاے مجموعہ واسطے تجویز اون مقدمات کے جو پیرم مین پیدا ہون تھی یا نہین اور نیز یہ کہ آیا رزیڈنٹ بذریعہ اپنے عہدہ کے اور بلا مقرر کیے جانے سشن جج کے بمنزلہ سشن جج کے حسب منشاے مجموعہ واسطے تجویز ایسے مقدمات کے سمجھا جاسکتا ہے یا نہین - لہذا صاحبان موصوف نے چاہا کہ ان امور کی نسبت بحث بذریعہ وکلا کے ہونی چاہیے -

لیتھم (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب سرکار - آیا پیرم جزو عدن کا ہے اور بسبب ایسا ہونے کے تابع عمل ایکٹ عدن نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے ہے یا عدالت رزیڈنٹ عدن ایک عدالت سشن حسب منشاے مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہے اور اسوجہ سے رزیڈنٹ بحیثیت جج اوس عدالت

۱۸۸۴ء قیصر ہند بنام پرابہٹ مسٹل مکھن

کے ایک سشن جج از روئے مجموعہ کے ہے اور اس لئے سومی الیہ مجاز تجویز کرنے اون مقدمات کا ہے جو پیرم مین پیدا ہون جو کہ اب سشن ڈویژن عدن مین شامل ہے -

نسبت امر اول کے یہ رائے ہے کہ ایکٹ عدن مین بلاشبہہ حدود عدن کے بیان نہین ہوئے ہین لیکن بلحاظ تمہید ایکٹ مذکور کے اور اون حالات کے جنمین وہ ایکٹ صادر ہوا اور اوس مضرت کے جسکا رفع کرنا ایکٹ مذکور سے مقصود تہا اور اوسوقت کے جو اوس حالت مین پیدا ہوگی کہ اوسکا منشا اور اثر صرف جزیرہ نما کی حدود پر محدود رکہا جا مین یہ بحث کرتا ہون کہ لفظ عدن مین جسطور پر کہ وہ ایکٹ مذکور مین مستعمل ہوا ہے نہ صرف جزیرہ نما شامل ہے بلکہ وہ تمام ملک بھی شامل ہے جو تحت حکومت رزیڈنٹ کے ہے اوسی طرح جیسے کہ برٹش انڈیا کے اندر نہ صرف ہندوستان جغرافیہ کے اعتبار سے شامل ہے بلکہ ہندوستان بلحاظ انتظام ملکی کے بھی تابعہ عدن کے شامل ہے - اگر عدن خود جزو عدن ہے تو اسی طرح پیرم بھی ہے پیرم مین کبھی کوئی گورنمنٹ علیحدہ خود اوسکی نہین ہی ہمیشہ وہ تابع حکومت رزیڈنٹ عدن کے رہا ہے - گزیٹر امپیریل مولفہ ہنٹر صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۲ و جلد ۷ صفحہ ۲۷۴ ملاحظہ طلب

اسطور پر پیرم جزو عدن کا تہا جبکہ ایکٹ ۲ ۱۸۶۴ء صادر ہوا لیکن اگر حسب دفعہ ۱ ایکٹ مذکور نہو تو انتظام سیاست مقام عدن حسب دفعہ ۲۰ عدالت رزیڈنٹ کو حاصل ہے - رزیڈنٹ تمام اختیارات عدالت سشن کے جنکی مجموعہ ضابطہ فوجداری مین تصریح ہوئی ہے عمل مین لاویگا وہ لفظ تصریح ہوئی ہے متذکرہ دفعہ ہذا اختیارات عدالت سشن سے نہ کہ عدالت سشن کی نسبت استعمال ہوا ہے کیونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء مین عدالت سشن کی تعریف بیان نہین ہوئی بلکہ اوسمین اختیارات مذکور کی تصریح ہوئی ہے - دفعہ ۲۳ مین مجموعہ ضابطہ فوجداری کا بطور قانون ضابطہ کے بیان ہوا ہے حسب دفعہ ۲۸ حکم سزائے موت صادرہ رزیڈنٹ محتاج منظوری ہائیکورٹ ہے - کل ایکٹ پر بحیثیت مجموعی اور خاص کر دفعہ ۲۰ پر نظر کرنے سے یہ ظاہر ہے کہ عدالت رزیڈنٹ بموجب ایکٹ ۲ ۱۸۶۴ء کے عدالت سشن قرار پائے -

اس ایکٹ کو ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے ساتھہ پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ دفعہ ۴ کے ذریعہ سے ایک تبادلہ ہوا ہے - حدود ارضی موجودہ عدالتہائے سشن کے مبدل بہ سشن ڈویژن ہوئے ہین اور حسب دفعہ ۱۰ کسی نئے سشن جج کی تقرری کی ضرورت باقی نہین ہی - بفرض اس امر کے کہ پیرم ابتداً حدود اختیار سماعت عدالت سشن عدن مین نہ تہا تو بھی از روئے اشتہار گورنمنٹ نمبری

ملکہ معظمہ بنام برایبیہ منگل ۱۸۸۲ء

۲۶ ۳ ۳ ۲ ۱۸۸۱ء کے پیرم داخل سشن ڈویژن و ضلع عدن کے ہو گیا - اثر اوس اشتہار کا یہ ہے رزیڈنٹ عدن جو از روئے ایکٹ مختص المقام کے جج عدالت سشن تہا حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸۶۴ء کے سشن جج سشن ڈویژن کا ہو گیا اور اسوجہ سے بلحاظ اشتہار مذکور سشن جج جزیرہ پیرم کا بہی ہو گیا - اب ایکٹ ۱۸۷۲ء کو دیکہنا چاہیے حسب دفعہ ۲ سشن ڈویژن اور اضلاع جو بوقت نفاذ مجموعہ مذکور موجود تہے قائم رہینگے الا اوس صورت مین کہ اونین ردوبدل ہو - چونکہ عدن ایک سشن ڈویژن پیشتر تہا اس وجہ سے از روئے مجموعہ مذکور ویسا ہی قائم رہا -

ایکٹ مختص المقام کو مختلف مجموعہ ہائے ضابطہ فوجداری کے ساتہہ پڑہنے سے ہم نتیجہ نکالتے ہین اولاً یہ کہ عدالت رزیڈنٹ عدن بمنزلہ عدالت سشن حسب تعریف مندرجہ مجموعے کے ہے ثانیاً یہ کہ رزیڈنٹ مذکور بحیثیت جج عدالت مذکور سشن جج سشن ڈویژن کا ہے اور ثالثاً چونکہ پیرم شامل سشن ڈویژن عدن کے ہے لہذا رزیڈنٹ مجاز ہے کہ جو قیدی سپرد اوسکی عدالت کے جزیرۂ مذکور سے ہون اونکی نسبت تجویز کرے -

جبکہ کوئی ملزم سپرد عدالت سشن عدن ہو تو وہ تابع ضابطہ مروجہ عدالت مذکور حسب ایکٹ ۱۸۶۴ء و مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بسبب اشتہار گورنمنٹ مصدرہ ۱۸۸۱ء کے بموجب یا تو ایک نئی عدالت سشن قائم ہوئی یا نہین ہوئی - اگر قائم ہوئی تو صرف مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہوگا اور اوس صورت مین اپیل دائر ہو سکتا ہے اور اگر اوسکے بموجب قائم نہین ہوئی تو مقدمہ کی نسبت بطور مقدمہ منظوری سزائے موت حسب دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۸۶۴ء کے عمل ہونا چاہیے میری بحث یہ ہے کہ اشتہار مذکور کے بموجب ایک نئی عدالت سشن قائم نہین ہوئی اور اسوجہ سے عدالت ہذا مین اپیل نہین ہو سکتا -

شام راؤ وٹہل بجانب ملزم - عام اس سے کہ اس مقدمہ کو اپیل حسب دفعہ ۲۹ یا مقدمہ منظوری حکم سزائے موت حسب دفعہ ۲۸ خیال کرین عدالت کو یہ تجویز کرنی چاہیے کہ آیا یہ جرم قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کی حد تک پہونچتا ہے یا نہین - مین یہ عرض کرتا ہون کہ قیدی مجرم ہلکے جرم کا اسوجہ سے ہے کہ اوسکو سخت اور یکبارگی اشتعال ہوا -

جارڈین صاحب جسٹس - ہمنے اس حکم مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۸۱ء مین جو وجوہ اپنی اس تجویز کے درج کیے ہین کہ جزیرۂ پیرم جزو برٹش انڈیا اور احاطہ بمبئی ہے اور مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذ

[illegible] نظائر قیصر ہند بنام [illegible] پرالیوڈ

نافذ ہے۔ ہم یہ تجویز کرنے پر مائل تھے کہ چند اغراض کے لیے عدالت رزیڈنٹ عدن جو
حسب ایکٹ [illegible] قائم ہوئی عدالت سشن خیال کی جاسکتی ہے اور حدود اراضی اوس مقام
کے جس سے کہ ایکٹ مذکور متعلق ہے بطور سشن ڈویژن کے ہین لیکن ہمکو اس بارہ مین
شک تھا کہ آیا عدالت رزیڈنٹ حسب منشاے مجموعہ مذکور بغرض تجویز اون مقدمات کے جو
جزیرہ پیرم مین پیدا ہون عدالت سشن تجویز ہوسکتی ہے اور نیز یہ کہ رزیڈنٹ بحیثیت منصبی
اور بغیر اسکے کہ وہ سشن جج مقرر ہو حسب منشاء مجموعہ بغرض تجویز مقدمات مذکورہ کے سشن جج
تجویز کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ان امور کی نسبت کونسل سے
بحث کرائین اور تابع بحث مزید نسبت کل معاملہ اختیار سماعت کے ہم نے ملزم کے
اپیل کو منظور کیا تھا۔

ہمکو ذیعلم ایڈوکیٹ جنرل کی پوری بحث کا فائدہ حاصل ہوا کہ جسنے اپنی اصل حجت کو
بصورت مجمل الفکر مین مندرجہ ذیل کے پیش کیا یعنی یا تو پیرم جزو عدن حسب مفہوم ایکٹ ۲
[illegible] ہوگیا ہے اور اسلیئے اندر علاقہ حکومت عدالت رزیڈنٹ کے ہے یا اوس ایکٹ کو
مختلف مجموعہ ہاے ضابطہ فوجداری کے ساتھ پڑھنے سے عدالت ہذا عدالت رزیڈنٹ
کو بمنزلہ عدالت سشن کے قرار دیگی اور رزیڈنٹ کو جج عدالت مذکور کا اور بدین وجہ سشن جج
بموجب مجموعہ کے اور اس طور سے مجاز تجویز اون مقدمات موقوعہ پیرم کا اوسوقت سے قرار دیگی
کہ پیرم سشن ڈویژن عدن مین بموجب حکم گورنمنٹ حسب دفعہ ۶ مجموعہ حال کے شامل کیا گیا۔ بنا
یہ بحث کی گئی کہ جبسے پیرم پر قبضہ ہوا یعنی [illegible] سے پیرم ہمیشہ تحت حکومت رزیڈنٹ
عدن کے رہا اور کبھی اوسکی گورنمنٹ علیحدہ نہین رہی (۱) اور کسی جزو ایکٹ نمبر [illegible]
مین کوئی کوشش اس امر کی نہین ہوئی کہ عدن کی تعریف کی جاے اور جسوقت کے رفع کرنے
کے لئے حسب تصریح تمہید کے ایکٹ مذکور صادر ہوا وہ پیرم مین اوسی قدر رہی ہوگی جیسی کہ آبادی
ملک عرب مین۔ اور وہ جزو جسمین کہ وجہ صدور ایکٹ کی بیان ہوئی وہ اوس قدر وسعت رکھتا
ہے جیسا کہ جزو متضمن احکام ایکٹ مذکور۔ اور کسی بات سے عدالت ہذا مجاز اسکی نہین کہ کسی مقام
تحت حکومت رزیڈنٹ کو بغیر یہ تجویز کرے کہ وہ حسب ایکٹ [illegible] کے ہے۔ اور سب سے آسان
تعبیر وہ ہوگی جس سے بجنسہ مضمون ایکٹ مذکور کل ملک جسپر رزیڈنٹ کی حکومت ہو شامل

(۱) انڈین گزٹ مولفہ ہنٹر صاحب جلد [illegible] صفحہ [illegible]

۱۸۸۶ع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام پرایویٹ منگا

ہوجاوے اگر ایسا نہ ہوتا تو جزیرہ نما عدن خرد جو ۱۸۶۸ع مین حاصل کیا گیا تھا خارج کیا جاتا حالانکہ اگر عدن خرد شامل کیا جاوے تو ضرور پیرم بھی شامل ہوگا۔ یہ بھی بحث ہوئی کہ عدن کی تعریف خواہی نخواہی اوس مقام تک محدود نہین جو اس نام سے موسوم ہے جیسا کہ تعریف برٹش انڈیا مین ایسے مقامات جیسا کہ پیرم ہے شامل ہین جو بلحاظ جغرافیہ کے ہندوستان مین ہرگز داخل نہین ہین۔

نسبت امر اخیر کے یہ تحریر کرنا چاہیئے کہ اس قابل توسیع لفظ برٹش انڈیا کی تعریف جسطور پر کہ وہ قانون مین عمل ہوا ہے واضعان قانون نے اسطور سے کی ہے کہ جس سے وہ عام اور جغرافیہ کے معنی سے زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن کوئی اجازت واضعان قانون کی ہمکو ایسی استدلال نہین کی جس سے معمولی معنی لفظ عدن کے بڑھائے جائین۔

علاوہ برین ہمکو اسکی ضرورت معلوم نہین ہوتی کہ پیرم کی نسبت جو کچھ گفتگو ہے اوسکو اسطور پر وقت طلب کر دین کہ اختیارات عدالتی عدن خرد کے بیان کرنے کی کوشش کرین ہمکو کوئی اطلاع اس بابت مین نہین کہ آیا عدن خود جزو احاطہ بمبئی تھا یا نہین تھا یا یہ کہ وہ سیشن ڈویژن یا جزو سیشن ڈویژن بنایا گیا یا نہین۔ پیرم خود جزیرہ فاصلہ دراز پر واقعہ ہے۔ سیکرٹری آف اسٹیٹ نے باجلاس کونسل اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی نے اوسکو اپنے اشتہارات مین ایک علیحدہ ملک خیال کیا ہے۔ ہمکو صرف واضعان قانون کی نیت سے جو صدور ایکٹ ۱۸۶۴ع مین تھی بحث ہے اور بصورت نہ ہونے کسی اشارہ خلاف کے ہمکو یہ تجویز کرنی چاہیئے کہ کسی قسم کی نیت ایسی تھی کہ ایکٹ مذکور پیرم سے متعلق ہو چند ایکٹہا سے گورنمنٹ ہند مین مثلاً ایکٹ ۱۸۶۴ع کی دفعات ۵ و ۶ و ۲ و ۵ و ۳ مین اور ایکٹ ۱۸۶۸ع کی دفعات ۳ و ۲ مین عدن سے مراد بندر عدن ہے۔ اور اس تجویز کے کرنے سے کہ وہ مین پیرم شامل ہے مہمل نتائج نکلینگے۔ اضلاع مندرجہ فہرست ایکٹ ۱۳ ۱۸۶۹ع اور ایکٹ حدود قوانین مختص المقام ۱۸۷۴ع مین کہ دونون ایکٹ واسطے رفع کرنے شکوک متعلقہ حدود اراضی مختلف قوانین مختص المقام کے صادر ہوئے تھے عدن بطور ضلع کے بیان ہوا ہے لیکن کوئی تذکرہ پیرم کا نہین ہے۔

دوسرا حصہ ایڈوکیٹ جنرل کی بحث کا الفاظ ایکٹ مختص المقام نمبر ۲ ۱۸۶۹ع و مختلف مجموعہ ہای ضابطہ فوجداری پر مبنی تھا۔ عدالتہاے عدن بموجب ایکٹ مختص المقام کے قائم ہوئی ہین اگرچہ چند اختیارات عدالتہاے مذکور کے بلحاظ اختیارات اون عدالتون کے بیان ہوئے

جو بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قائم ہوئے ہین اور اگرچہ جہانتک کہ عدالتہائے فوجداری سے تعلق ہے اور بجز اوس صورت کے جنکی نسبت کہ ایکٹ ۱۸۶۵ء مین حکم ہے کاروائیات عدالتہائے مجموعہ مذکور کے ہونی چاہئین انتظام سیاست سپرد رزیڈنٹ ہے اگرچہ چند اختیارات اسسٹنٹ رزیڈنٹ کو دیے جاسکتے ہین رزیڈنٹ مذکور بلحاظ اون اختیارات کے جو اوسکو بحیثیت ریکارڈر رنگون معینہ حسب ایکٹ ۱۸۶۴ء کے ایک عجیب قسم کی عدالت ہے حسب دفعہ ۱۰ اوسکو اختیارات عدالت سشن کے حاصل ہین اور نیز اختیارات مجسٹریٹ کے جسطور پر کہ اونکی تصریح مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ہوئی ہے لیکن اوسکو اختیار تجویز نسبت رعایائے برطانیہ اہل یورپ بابت تمام جرائم کے جنکے واسطے حسب مجموعہ تعزیرات ہند سزائے موت محکوم ہے نہین حاصل ہے کہ یہ اختیار بہت زیادہ وسیع بہ نسبت اختیار سشن جج کے ایسے اشخاص کی نسبت اور جو بہت زیادہ مشابہ اوس اختیار کے ہے جو عدالت سپریم کورٹ کو حدود ایسٹ انڈیا کمپنی کو احاطہ تجارت مین حاصل تھا۔ علاوہ برین عدالت رزیڈنٹ اون عدالتون سے جو از روے مجموعہ ضابطہ فوجداری مقرر ہون مختلف ہے کیونکہ دفعہ ۲۹۔ ایکٹ ۱۸۶۴ء مین مندرج ہے کہ کوئی اپیل بنا بر اوس حکم یا حکم سزا مصدرہ رزیڈنٹ متعلقہ کسی مقدمہ فوجداری کے نہوگا ایسا حکم قانون اگر بمال مین کسی ضلع واقع احاطہ ہذا سے متعلق کیا جاے جس سے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہے تو وہ مؤثر اختیار عدالت ہذا اس طور پر ہوگا کہ جو اپیل بموجب مجموعہ مذکور عدالت ہذا مین ہوتے ہین وہ ممنوع ہوجاوینگے۔ ہم ابھی یہ راے ظاہر کر چکے ہین کہ ایکٹ عدن نمبر ۲ ۱۸۶۴ء از خود پیرم سے متعلق نہین ہے

علاوہ برین اسوجہ سے کہ سکرٹری آف اسٹیٹ اجلاس کونسل نے ایک رزولیوشن مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۸ء کے بموجب احکام اسٹیٹیوٹ ۲۲ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۳ پیرم سے متعلق کیئے ہین تو جزیرہ مذکور ایک ضلع مندرجہ فہرست بوجہ اثر فقرہ تعبیری دفعہ ۱ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء کے ہوگیا۔ ایکٹ مذکور کے بموجب لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بمنظوری سابق گورنمنٹ آف انڈیا کے یہ قرار دے کہ کون سے قوانین اضلاع مندرجہ فہرست سے متعلق ہین اور کون نہین ہین اور نیز یہ کہ کسی اضلاع فہرست یا جزو کسی ضلع مذکور سے کسی قانون کو متعلق کرے جو کسی جزو برٹش انڈیا مین بوقت ایسے متعلق کرنے کے نافذ ہو۔ چونکہ یہ طریقہ کسی قانون کا کسی ضلع مندرجہ فہرست سے متعلق کرنے کا

۱۸۸۲ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پرائیویٹ ہمکل بیلک

صریح طور پر واضعان قانون نے مقرر کیا ہے تو ہماری دانست مین عدالت کو اس امر کے اظہار مین تامل کرنا چاہیئے کہ وہی نتیجہ ایک کم باضابطہ طریقہ سے پیدا ہو سکتا ہے مثلاً بذریعہ ایک حکم عاملانہ کے جسکے ذریعہ سے ایک ضلع مندرجہ فہرست دوسرے ملک مین شامل ہو جائے جہان کہ قانون مذکور نافذ ہے یا بذریعہ غیر متحقق عدالتی استنباط کے جو تعبیر قوانین سے اخذ کیا جائے۔ بدرجہ اولی ہمکو یہ بحث نامنظور کرنی چاہیئے کہ چونکہ عدالت سشن جزیرہ پیرم کی عدالت رزیڈنٹ مقام عدن ہے تو خاص قانون ضابطہ جو تجویزات رزیڈنٹ حسب ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء سے متعلق ہے اوس صورت مین بھی متعلق ہونا چاہیئے کہ جب کوئی شخص پیرم سے واسطے تجویز کے سپرد ہوا ہو ایسی نظیر کا نتیجہ صریحًا خلاف مقصود واضعان قانون کے ہوگا کیونکہ اسوجہ سے کہ کسی اشتہار کا اثر جو ضابطہ کے مطابق ہے اور وہ اختیارات متعلقہ ایکٹ ضلع مندرجہ فہرست نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کے جاری کیا جاوے اختیار سماعت فوجداری کسی عدالت متعلقہ رعایائے برطانیہ اہل یورپ پر پڑیگا تو یہ بات خلاف اصول تعبیر قوانین فوجداری کے ہوگی اگر یہ تجویز کیجائے کہ جو حکم بموجب دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہو جسکے بموجب کوئی مقام واقع سشن ڈویژن عدن کے ہو وہ ایسا اثر رکھیگا لہذا ہماری یہ رائے ہے کہ حکم مذکور مندرجہ اشتہار مورخہ ۹ مئی ۱۸۸۱ء کی نسبت یہ تجویز نہین ہو سکتی کہ احکام خاص ایکٹ عدن نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے جو دفعات ۲۱ و ۲۲ و ۲۹ مین پائے جاتے ہین وہ اون جرائم سے متعلق ہین جو رعایائے اہل یورپ برطانیہ جزیرہ پیرم مین کرین کہ اسطور پر عام قانون متعلقہ اشخاص کور مندرجہ دفعات ۴۴۴ و ۴۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) پر خواہ بلحاظ تجویز خواہ بلحاظ اپیل بعدالت ہذا کے غالب آجائین یہ تجویز کرنی داخل سختی ہے کہ بعض حکم متعلقہ حدود سشن ڈویژن کا نتیجہ یہ ہو کہ ایسا ردوبدل اہم حدود اختیار سماعت و نیز ضابطہ مین ہو جاوے۔ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ خاص قواعد ایکٹ عدن کے اون جرائم سے متعلق ہین جو قابل سماعت عدالت سشن کے پیرم مین واقع ہوئے ہون اور اسی مناسبت سے یہ تجویز کرتے ہین کہ رزیڈنٹ بحیثیت رزیڈنٹ ایکٹ مذکور کوئی اختیار تجویز کا ایسے مقدمات کی نسبت نہین رکھتا جو بابت جرائم مذکور کے سپرد کیے جائین۔

یہ نتائج ہمکو مطابق عام اصول کے معلوم ہوتے ہین جنکے بموجب قوانین فوجداری کی تعبیر کیجاتی ہے۔ ان اصول کی نسبت جو جوڈیشل کمیٹی ملکہ معظمہ پریوی کونسل نے بمقدمہ نگاہونگ بنام

ملکہ معظمہ (۱) غور کیا تھا جسمین کہ حکام سپریم کورٹ مقام کلکتہ نے اختلاف کیا تھا اور علیحدہ علیحدہ
تجویزات کی تھین۔ اپیل کورٹ کی نسبت پورے طور پر بحث کی گئی تھی اور جو دقت کہ اونکے فیصلہ
سے پیدا ہوئی وہ حکام عالیمقام کو صریح معلوم ہوئین۔ الفاظ اختیار سماعت کے جنکی تعبیر کی
گئی تھی اولاً بلحاظ معنی قواعد کے ایسے وسیع تھے کہ اختیار سماعت سپریم کورٹ کو حاصل
ہونا سمجھا جاتا چنانچہ اکثر حکام عدالت موصوف نے یہی تجویز کی لیکن اس اصول کو متعلق
کرکے کہ نسبت قانون فوجداری کے تعبیر ہمیشہ سخت ہونی چاہیئے جوڈیشل کمیٹی نے یہ تجویز کی
کہ حکم سزا غلط تھا کیونکہ قانون مذکور کی روسے واضعان قانون نے یہ قصد نہین کیا تھا کہ وہ
اشخاص جو پیشتر زیر اختیار سماعت سپریم کورٹ کے نہ تھے وہ اب ہو جائین اختیار سماعت ریذیڈنٹ کا حسب
ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۴ع کے ہماری دانست مین جیسا کہ بیان ہو چکا پیرمسٹ بوجہ اثر خود قانون سے
متعلق نہین ہم صرف استنباط کے ذریعہ سے اوسکو متعلق نہین کر سکتے نہ اوسکے احکام کو
مجموعہ ضابطہ سے داخل کر سکتے ہین جو در اصل ایک ہی بات ہے۔

لیکن چونکہ ایڈوکیٹ جنرل کی یہ بحث ہے کہ ریذیڈنٹ ایک سشن جج بموجب مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے ہے لہذا ضرور ہے کہ ہم اونکی تقریر کے دلائل پر غور کرین اور یہ دیکھین کہ آیا
بغیر دست اندازی کرنے کے مقصود قوانین مین اور بغیر دست اندازی کرنے کے اختیارات گورنمنٹ
مین ہم عہدہ دار مذکور کو ایسا کہہ سکتے ہین۔

عبارت ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ع کی روسے ظاہر ہے کہ منجملہ در اختیارات دیوانی کے ریذیڈنٹ
جسکی عدالت کو انتظام دیوانی و فوجداری کا مقام عدن مین حاصل ہونا بیان ہوا ہے اختیار عدالت
سشن کا رہتا ہے بجز اوس صورت کے کہ قانون مین حکم ہو کارروائی فوجداری عدالت کی مطابق
مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہونی چاہیئے ضابطہ مذکور سطور سے داخل کیا گیا لیکن خاص احکام
ایکٹ مختص المقام کے بموجب دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۸۶۴ع و بموجب دفعات ۱ و ۳ مجموعہ حال ایکٹ ۱۸۸۲ع کے
محفوظ رہے ایکٹ مختص المقام مین انتظام عدالت فوجداری کا بیان ہے اور اوسکی رو سے
ایک عدالت قائم ہوئی ہے یعنی عدالت ریذیڈنٹ جو بقول ہائی کورٹ کلکتہ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام
مگا تھا مونگ (۲) جو نسبت اسپشل کورٹ برٹش برہما کے تھا مجموعہ ضابطہ فوجداری مین تسلیم نہین
ہوئے عدالت واحد ہے اگرچہ مناصب متعدد ہین۔ اختیارات اون الفاظ کے ذریعہ سے ظاہر کئے گئے

(۱) ایپلیاے ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... پرائیویٹ منظلا ... ۱۸۸۹ع

جو مجموعہ سے لیئے گئے ہین کہ جو اوس وقت بہی استعمال کیئے گئے جبکہ ضابطہ مین اوس طور پر کمی پوری کرلی ہو ایسے الفاظ جیسے "اختیارات عدالت سشن" ہین اکثر واضعان قانون بطور مختصر آسان طریقہ اظہار خاص اختیار یا منصب کسی عدالت کے استعمال کرتے ہین اسطرح کے الفاظ مثلاً "اختیارات سشن جج واقع پریزیڈنسی ممبئی و اختیارات مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول و دوم حسب تشریح مجموعہ ضابطہ فوجداری" ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع مین واقع ہوئے ہین اس اصطلاح سے تکلیف و دقت زیادہ کامل اور زیادہ مفصل بیان کی نہین ہوتی۔ دوسری مثال اسی قسم کی یہ ہے کہ اسٹیٹیوٹ ۲۴ و ۲۵ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴ دفعہ ۸ مین جسکے بموجب عدالتہاے سپریم کورٹ و عدالتہاے صدر و عدالت فوجداری موقوف ہوئین اور یہ حکم ہوا کہ ہائیکورٹ کو تمام اختیار و اقتدار حاصل ہوگا اور اوسکو نافذ کریگی جو کسی طور پر کسی عدالت کو حاصل تہا منجملہ ان عدالتون کے جو اسطرح پر موقوف ہوئین۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ع پر بغور کامل کرنے سے ہم یہ تجویز نہین کرسکتے کہ کوئی علیحدہ عدالت سشن کی قائم ہوئی تھی جو عدالت کہ قائم ہوئی وہ عدالت رزیڈنٹ ہے اختیارات عدالت مذکور اور عدالت سشن کے یکسان نہ تھے جیسا کہ دفعہ ۲۰ و دیگر دفعات متذکرہ بالا سے جو مختلف اختیارات عدالت مذکور کو مغائر عدالت سشن کے عطا کرتی ہین صاف ظاہر ہے۔

لہذا یہ بحث قابل دریافت ہے کہ ہرگاہ ایکٹ مختص المقام کے بموجب کافی انتظام موجود تہا تو کوئی ضرورت اسکی ہے کہ سشن ڈویژن عدن مین بوقت صدور ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے قائم ہوتا یعنی ایسا ڈویژن حسب دفعہ ۷ مجموعہ مذکور کے معلوم نہین ہوتا کہ وہان قائم ہوتا تہا اور نہ گورنمنٹ اسکی مجاز ہے کہ کوئی عدالت سشن حسب مفہوم دفعہ ۹ مجموعہ مذکور بابت اوس ملک کے قائم کرے جس سے ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ع متعلق تہا کیونکہ دوسری عدالت مع خاص اختیارات کے یعنی عدالت رزیڈنٹ قائم ہوچکی تھی اور مجموعہ اور قانون مختص المقام دونون مین صراحتاً خاص ضوابط و اختیارات کو اثر مجموعہ مذکور سے محفوظ رکہا ہے درحالیکہ دونون تو انین مذکور بحالت دیگر متناقض ہون پس تقریر سے یہ بات نکلتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کوئی سشن جج عدن کیلیے بموجب مجموعہ کے مقرر نہین کرسکتی تہی اور اوسنے کبھی ایسی تقرری نہین کی ہماری دانست مین رزیڈنٹ ایسا جج تہا جسکی تقرری بموجب مجموعہ اور کوئی خاص یہی تقریر بہ تبدیل مراتب تبدیل حالت کے مجموعہ (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دو دفعات ہم مضمون سے متعلق ہے خاص قانون اور خاص اختیار پر کوئی اثر نہین پڑیگا مگر بموجب خاص حکم ... مین ... حکم ہے اگرچہ دفعہ ۹ کے بموجب عدالتہاے سشن موجودہ قائم رہی ہین لیکن دفعہ متعلقہ ...

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہرالوپٹ مکل چند ۱۸۸۶ء

صرف اون تقررات سے متعلق ہے جو بموجب چند قوانین منسوخ شدہ کے ہوئے ہین کہ جنمین سے کسی کا تذکرہ اسطور پر نہین ہوا کہ وہ کسی طور پر نسبت تقرری رزیڈنٹ عدن کے ہے لہذا اگر کوئی سشن جج بموجب مجموعہ کے قانوناً اختیار کو ایسے ملک پر نافذ کر سکتا ہے جسپر بذریعہ ایکٹ ۱۸۶۴ء عدالت رزیڈنٹ عدن کو اختیار فوجداری کا حاصل ہے تو بہی ہمکو یہ تجویز کرنا لازم ہوگا کہ بجائے عدم تقرری جج عدالت سشن واسطے سشن ڈویژن کے رزیڈنٹ ایسا جج نہین ہے دفعہ ۹ مجموعہ (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے لحاظ سے گنجایش اسکی نہین رہی کہ کوئی امر مستنبط کیا جاسکے۔

نتیجہ ہمارے غور کرنیکا مقدمہ پر یہ ہے کہ ہماری یہ راے ہے کہ عدالت رزیڈنٹ کو جو بموجب ایکٹ ۱۸۶۴ء کے قائم ہوئی ہے کچھہ اختیار جزیرہ پیرم پر نہین ہے اور رزیڈنٹ کبھی جج عدالت سشن کا جزیرہ مذکور کے واسطے مقرر نہین ہوا لہذا اوسکو کچھہ اختیار قیدی کی نسبت تجویز کرنیکا نہتا۔

اوسنے تجویز بطور ایسے رزیڈنٹ کے کی ہے جسکو اختیارات سشن جج کے حاصل ہین لیکن چونکہ اوسنے کوئی امر قانونی ملتوی نہین کیا ہے اور چونکہ ایڈوکیٹ جنرل نے کوئی غلطی تجویز مین نہین بتلائی ہے لہذا احکام دفعات ۲۹ و ۳۰- ایکٹ ۱۸۶۴ء مانع اپیل قیدی کے ہوتے ہین کہ جو بدینوجہ ڈسمس کیا جاتا ہے لیکن چونکہ ہمکو حکم سزاے موت کی نسبت بموجب دفعہ ۲۸- ایکٹ مذکور کے عمل کرنا ہے جسکو باب ۲۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ساتھہ پڑہنا چاہیئے لہذا ہمکو لازم ہے کہ ہمنسوخی تجویز ثبوت جرم اپنی مرضی اسکو نافذ کرین کہ رزیڈنٹ کو کوئی اختیار مقدمہ کے تجویز کرنیکا نہتا ہم اوس تکلیف سے جو اس طور پر اس خاص مقدمہ مین ہوئی ہے ناواقف نہین ہین لیکن یہ پہلا ہی مقدمہ ہے جو پیرم سے آیا ہے اور جیسا کہ سارس صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام گوپال (۱) فرمایا ہے اوس بحث کا جو تکلیف سے اخذ ہوتی ہے اثر تجویز عدالت پر بہت کم ہوسکتا ہے فیصلہ مذکور کو ہم بطور سند یہ تجویز کرنے کے لیئے تصور کرتے ہین کہ کوئی منظوری مابعد کارروائیات صاحب رزیڈنٹ کی بیفائدہ ہوگی جیسا کہ ذی علم چیف جسٹس صاحب نے فرمایا ہے جب کبھی تقررات عدالتی بموجب احکام مندرجہ قانون کے جسکی روسے وہ عہدہ پیدا ہوا ہو نہین ہوتے ہین وقت بالضرور ہوتی ہے اور صورتون مین غالباً دقت زیادہ ہوگی مقدمہ گہن نام لیفٹ (۲) منجملہ اون تہوڑی سی مثالون کے ہے جو اس سے متعلق ہین بتقلید الفاظ حکم بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام گوپال (۱) کے ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۱ صفحہ ۱۰۷-

(۲) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۳ صفحہ ۳۸۲-

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
پرابویٹ منگل ٹیکہ

منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ قیدی کی نسبت تجویز روبرو عدالت مجاز کے ہو
ہماری دانست مین ہمکو یہ بھی کہنا چاہیئے کہ اس غرض کے لیئے کہ منشاء واضعان قانون
مناسب طور پر نفاذ پذیر ہو ایک عدالت سشن واسطے ایسے حصہ سشن کے جسمین پرم شامل
ہو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے اور اوسکے لیے ایکجج مامور کرے ہمکو واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے بنانے مین الفاظ "باستثناے بلاد پریزیڈنسی" اضافہ کیئے گئے تھے اور یہ غالب ہے
کہ اگر خاص اختیارات عدالت ریزیڈنٹ اور مکمل احکام مندرجہ ایکٹ ۱۸۸۲ء متعلقہ ہند و بابت عدن کی اوسوقت
اطلاع دیجاتی تو عدن کو بھی اسیطرح سے مستثنی اس غرض سے کر دیتے کہ معنی ضمن ۲ دفعہ ۱
مجموعہ مذکور نسبت عدن دارضی کے زیادہ آسانی سے ظاہر ہو جائین ۔
تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ اور تجویز مکرر کا حکم دیا گیا ۔

۱۸۸۶ء
۱۱ مارچ
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۲۷۴

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈن صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منگل ٹیک چند *

حکم انتقال ۔ اختیارات ہائی کورٹ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۲۶
ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱۴ ۱۸۷۴ء دفعات ۳ و ۵ و ۶ ۔ ایکٹ عدن نمبر ۲ ۱۸۶۴ء

از برڈوڈ صاحب جسٹس ۔ ہائی کورٹ نہ بموجب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء)
نہ دفعہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کے ہدایت انتقال کسی مقدمہ کی کرسکتی ہے جو جائز طور پر
روبرو ایسی عدالت ماتحت کے نہ ہو کہ جو مجاز اوسکے لینے اور تجویز کرنے کی ہو ۔
مقدمہ پیارے لال موزمدار بنام کمس کشور دسیا (۱) کی تقلید کی گئی ۔
مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تاتا کو (۲) کمیز کیا گیا ۔

حسب دفعہ ۵ قانون اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء لوکل گورنمنٹ ایسے ایکٹ کو وسعت دینے سے
جو بالتصریح بحدود طور پر متعلق کیاجاتا ہو اوسکے احکام بالکل جدید شئے متنازعہ سے یعنی مقدمات
کسی جدید رقبہ ارضی سے متعلق نہین کرسکتی ہے ۔
چنانچہ جس صورت مین کہ گورنمنٹ بمبئی نے اشتہار مندرجہ ذیل نمبر ۱۳۲ ۱۸۸۳ء جاری کیا اطلاع آیا عدن قرار پاتے

---

* درخواست فوجداری نمبر ۳ ۱۸۸۶ء

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۱

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نتکل ٹیکچند

جو از روے دفعہ ۵ قانون متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئے ہین جناب گورنر صاحب بمبئی باجلاس کونسل خوشی سے باجازت ماسبق پریزیڈنٹ باجلاس کونسل کے جزیرہ پیرم کو کل ایکٹ ۱۸۵۲ء مصدرہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کو باستثناے دفعات ۲۲۰ اور ۲۳۳ کے متعلق کرتے ہین جناب گورنر صاحب باجلاس کونسل خوشی سے بنفاذ اون اختیارات کے جو از روے دفعہ ۵ قانون متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۸۷۴ء کے اور از روے کسی دیگر قانون کے عطا ہوئے ہین یہہ ہدایت کرتے ہین کہ رزیڈنٹ عدن سشن جج اور عدالت سشن واسطے جزیرہ پیرم کے ہوگا اور وہی اختیارات نسبت معدلت گستری صیغہ دیوانی و فوجداری کے جزیرہ مذکور مین و نسبت تجویز و انفصال ایسے جو مقدمات سشن سے سپرد واسطے تجویز اون جرائم کے کیے گئے ہون جنکا ارتکاب جزیرہ مذکور مین ہوا ہو عمل مین لادیگا جو اوسکو عدن مین از روے ایکٹ مذکور کے حاصل ہین“

تجویز ہوئی کہ احکام ایکٹ عدن نمبر ۲ ۱۸۶۴ء جو (جیسا کہ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے) صرف نسبت مقدمات عدن کے ہین پیرم سے بلا اس بات کے متعلق نہین کیے جاسکتے کہ ایکٹ کا مضمون وسیع کیا جاے۔

یہہ بھی **تجویز ہوئی** کہ تقرر پولیٹکل رزیڈنٹ مقام عدن کا جو بطور سشن جج اور عدالت سشن واسطے جزیرہ پیرم کے بموجب ضمن (الف) دفعہ ۵ قانون متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۸۷۴ء کے کیا گیا تہا صرف بلحاظ احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری جائز اور موثر تہا اور وہ جز و اشتہار کو جسکے تابع انفاذ رزیڈنٹ کو ہدایات کا نسبت ایکٹ ۱۸۶۴ء کے ہے بطور فضول تصور کرنا چاہیے۔

ایک قیدی کو جسپر یہ الزام لگایا گیا تہا کہ وہ بمقام پیرم قتل کا مرتکب ہوا مجسٹریٹ مقام مذکور نے ۲۶ اگست ۱۸۸۵ء کو واسطے تجویز کے پولیٹکل رزیڈنٹ مقام عدن کے سپرد کیا جسنے اوسکی نسبت ۴ ستمبر ۱۸۸۵ء کو تجویز ثبوت جرم کی اور حکم سزاے موت صادر کیا ۲۰ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہائیکورٹ بمبئی نے تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ عدالت رزیڈنٹ کو کوئی اختیار جزیرہ پیرم مین نہ تہا اور چونکہ رزیڈنٹ جج عدالت سشن واسطے جزیرہ مذکور کے مقرر نہین کیا گیا ہے لہذا وہ مجاز اس بات کا نہ تہا کہ قیدی کی نسبت تجویز کرتا ہائیکورٹ نے حکم دیا کہ تجویز از سر نو عدالت مجاز کے روبرو ہو ۱۰ فروری ۱۸۸۶ء کو گورنمنٹ بمبئی نے اشتہار (نمبر ۸۲۳) مندرجہ بالا جاری کیا۔ ۱۱ مارچ کو ایک درخواست ہائیکورٹ بمبئی کی گئی کہ مقدمہ کسی دیگر عدالت سشن کو یا ہائیکورٹ کو واسطے تجویز کے منتقل کر دیا جاے

تجویز ہوئی کہ پیرم حصہ سشن ہے اور بعد قائم ہونے بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عدالت سشن واسطے حصہ سشن پیرم کے اور مقرر کیے جانے رزیڈنٹ مقام عدن کے بطور سشن جج عدالت مذکور کے ملزم مناسب طور پر عدالت سشن کے سپرد کیا گیا تہا لہذا ہائیکورٹ مقدمہ کو عدالت مذکور سے حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ مذکور کے کسی دیگر عدالت کو جسکا اختیار برابر یا اعلی ہو یا ہائیکورٹ بمبئی کو منتقل کر سکتی تہی

۱۸۸۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
منگل نیلچند

از جانب جارڈین صاحب جسٹس بعد اسکے کہ ہائیکورٹ نے اون کاروائیات کو جو عدالت رزیڈنٹ مقام عدن مین بلا اختیار ہوئی تھین منسوخ کر دیا مقدمہ کی نسبت یہ تصور نہین کیا جا سکتا تھا کہ وہ اب تک کسی عدالت مین ابتر ہی اور چونکہ تجویز کرنیکی عدالت سشن موجود نہین لہذا بالضرور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مقدمہ عدالت مجسٹریٹ مین ہی لیکن آیا مقدمہ کی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ وہ عدالت مجسٹریٹ یا عدالت رزیڈنٹ یا عدالت سشن جج مین دایر ہے ہائیکورٹ کو اختیار اوسکے منتقل کرنیکا حاصل ہے اور اندرین حالات مقدمہ ہائیکورٹ کو واسطے تجویز کے منتقل ہو جانا چاہیے

یہ درخواست منجانب گورنمنٹ بمبئی حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) بدین استدعا گذری تھی کہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام پرایویٹ منگل نیلچند (دیکھو صفحہ ماقبل ۲۶۳) کسی دیگر عدالت سشن مین یا ہائیکورٹ مین واسطے تجویز کے منتقل کر دیا جاوے۔

مقدمہ ہذا مین ۵ جنوری ۱۸۸۰ء کو ہائیکورٹ (برڈوڈ صاحب جارڈین صاحب جسٹسان) نے اوس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو جو رزیڈنٹ مقام عدن نے تحریر کیا اس بنا پر منسوخ کیا کہ عدالت رزیڈنٹ کو جو بموجب ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے قائم ہوئی تھی کوئی اختیار جزیرہ پیرم پر نتھا اور صاحب رزیڈنٹ جو جج عدالت سشن واسطے جزیرہ مذکور کے مقرر نہین کیے گئے تھے مجاز اس بات کے نتھے کہ قیدی کی نسبت تجویز کرین چنانچہ قیدی کی نسبت یہ حکم ہوا تھا کہ اوسکی نسبت دوبارہ تجویز روبرو عدالت مجاز کے ہو بعد ازان گورنمنٹ بمبئی نے بنفاذ اون اختیارات کے جو ازروے دفعات ۳ و ۵ و ۶ ایکٹ متعلق اضلاع مندرجہ ضمیمہ (۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) کے عطا ہوئے تھے ۱۰ فروری ۱۸۸۰ء کو اشتہارات ذیل جاری کیے۔

اشتہار گورنمنٹ نمبر ۸۲۲ (۱) بنفاذ اوس اختیار کے جو ازروے دفعہ ۳۔ ایکٹ بابت اضلاع مندرجہ ضمیمہ (۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) جناب گورنر صاحب بمبئی باجلاس کونسل خوشی سے باجازت ماقبل پریزیڈنٹ باجلاس کونسل کے یہ قرار دیتے ہین کہ ایکٹ مذکور جزیرہ پیرم مین نافذ ہے۔"

"اشتہار گورنمنٹ نمبر ۸۲۳ (۱) بنفاذ اون اختیارات کے جو ازروے دفعہ ۵۔ ایکٹ متعلق اضلاع مندرجہ ضمیمہ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئے ہین جناب گورنر صاحب بمبئی باجلاس کونسل خوشی سے باجازت ماقبل پریزیڈنٹ باجلاس کونسل جزیرہ پیرم سے کل ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء مصدرہ جناب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل کو باستثناے دفعات ۲ و ۱ و ۳ کے متعلق فرماتے ہین جناب گورنر صاحب باجلاس کونسل خوشی سے بنفاذ اون اختیارات کے جو ازروے دفعہ ۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء بابت اضلاع مندرجہ ضمیمہ یا کسی دیگر قانون کے عطا ہوئے ہین یہ قرار دیتے ہین کہ رزیڈنٹ مقام عدن سشن جج اور عدالت سشن واسطے جزیرہ پیرم کے ہوگا اور وہی اختیارات

---

(۱) دیکھو گورنمنٹ گزٹ مقام بمبئی مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۸۰ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۵

۱۸۸۶ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منگل ٹیکچند

نسبت عدالت گستری صیغہ دیوانی و فوجداری کے جزیرہ مذکور مین اور نسبت تجویز اون اشخاص کے جنکو عدالت سشن سنے واسطے تجویز کئے جانے اون جرائم کے جنکا ارتکاب جزیرہ مذکور مین ہوا ہوگا مین لاویگا جو اوسکو عدن مین از روے ایکٹ مذکور کے حاصل ہین"۔

۴ مارچ ۱۸۸۶ء کو درخواست واسطے انتقال مقدمہ کے منجانب سرکار اس بنا پر گذری تھی کہ گواہان ثبوت بعد اختتام تجویز کے جو عدالت رزیڈنٹ مین ہوئی تھی عدن سے چلے گئے اور اوس وقت مقام مؤ مین تھے لیتھم صاحب ایڈوکیٹ جنرل (مع پانڈورنگ بلبھدر قائم مقام وکیل سرکار) نے تائید درخواست تحریک کی از روے اشتہار گورنمنٹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۲ء ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۶۴ء متعلقہ عدن جزیرہ پیرم سے متعلق کیا گیا ہے لیکن یہ امر بحث طلب ہے کہ آیا کوئی ایکٹ جسکے تابع مقدمات کسی خاص جگہ کے ہون کسی دوسری جگہ سے بھی متعلق کیا جا سکتا ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایکٹ کو وسعت دینے کا کوئی اثر بلا ایکٹ کے مضمون کو بڑھانے کے عملا کس طور پر ہو سکتا ہے اگر عدن کی تعریف مین اسطرح سے اضافہ کیا جاتا کہ اوسمین پیرم شامل ہو جاتا تو یہ دقت رفع ہو جاتی۔

قطع نظر اشتہار کے مین یہ بحث کرتا ہون کہ مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے تصور کرنا چاہیے جو عدالت رزیڈنٹ مین اتنک دائر ہے گو اوسکو کوئی اختیار مقدمہ کی تجویز کرنیکا نہ تھا فی الحقیقت قیدی غلط عدالت کے سپرد ہوا تھا لیکن سپردگی منسوخ نہ ہونی چاہیے الا اوس صورت مین کہ جب ناانصافی ہوئی ہو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تہاکو (۱) ملاحظہ طلب۔ اس مقدمہ کی سند پر مین یہ درخواست کرتا ہون کہ مقدمہ عدالت سشن مقام ناسک کو منتقل کر دیا جاوے کیونکہ گواہان ثبوت اب بمقام مؤ ہین

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ یہ درخواست منجانب گورنمنٹ بمبئی مشعر استدعا اس امر کے ہے کہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منگل ٹیکچند کسی دوسری عدالت سشن کو یا ہائیکورٹ کو تجویز کیے جانیکے واسطے منتقل کیا جاوے درخواست مین یہ تحریر نہین کیا گیا ہے کہ اب کس عدالت سشن مین مقدمہ دائر ہے لیکن ذی علم ایڈوکیٹ جنرل نے جو منجانب سرکار حاضر آیا ہے یہ استدعا کی ہے کہ ہم مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے سمجھین جو عدالت رزیڈنٹ مقام عدن کے سپرد کیا گیا ہو گواہان ثبوت مقام مؤ مین اب ہین اور مقدمہ کی تجویز عدالت سشن کو منتقل کر دیا جاوے بآسانی ناسک مین کیجا سکتی ہے اگر ہمکو حکم انتقال صادر کرنیکا اختیار ہو تو بوجہ مذکور مقدمہ ایسا ہے کہ جسمین ہمکو چاہیے کہ اختیار مذکور کو عمل مین لائین۔

۲۱ اگست ۱۸۸۵ء کو مقدمہ کو واسطے تجویز کیے جانے کے کپتان اسنیل صاحب مجسٹریٹ (درجہ اول) مقام پیرم نے سپرد کیا تھا اوسکی تجویز پولیٹکل رزیڈنٹ مقام عدن نے ۱۴ ستمبر ۱۸۸۵ء کو کی تھی مگر

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۱۲

لسٹ ۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
منگل شنکر جیت

نے ملزم کی نسبت بموجب خود اوسکے بیان کے تجویز ثبوت جرم قتل عمداً کی اور اوسکی نسبت حکم سزائے موت صادر کیا حسب دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے مقدمہ ہمارے پاس مرسل کیا گیا ہم نے ۲۵ جنوری گذشتہ کو تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا اس بنا پر منسوخ کیا کہ عدالت رزیڈنٹ کو جسب ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے قائم ہوئی ہے کوئی اختیار جزیرہ پیرم مین نہین ہے اور صاحب رزیڈنٹ جج عدالت سشن واسطے جزیرہ مذکور کے کبھی مقرر نہین ہوئے لہذا صاحب ممدوح کو کوئی اختیار قیدی کی نسبت تجویز کرنیکا نہ تھا چنانچہ ہم نے یہ حکم دیا تھا کہ اوسکی تجویز روبرو عدالت مجاز کے ہو۔

بعد ہمارے مقدمہ کو اسطور سے فیصل کر دینے کے گورنمنٹ بمبئی نے بنفاذ اون اختیارات کے جو از روے دفعات ۳ و ۵۔ ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئے تھے اور بمنظوری ماقبل گورنمنٹ انڈیا کے یہ مشتہر کیا کہ ایکٹ مذکور جزیرہ پیرم مین نافذ ہے اور اوس جزیرہ سے کل ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء باستثناء دفعات ۲ و ۲۰ و ۲۳ کے متعلق کر دیا اوسی زمانہ مین بعلدرآمد اون اختیارات کے جو از روے دفعہ ۶۔ ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء بابت اضلاع مندرجہ ضمیمہ اور کسی دیگر قانون کے عطا ہوئے تھے" گورنمنٹ نے دیا اظاہر کرنے کسی دوسرے قانون کے یہ ہدایت کی کہ رزیڈنٹ مقام عدن جج سشن اور عدالت سشن جزیرہ پیرم کے لیے ہونا چاہیئے اور صاحب ممدوح کو چاہیئے کہ وہی اختیارات نسبت عدالت کستری صیغہ دیوانی و فوجداری کے جزیرہ مذکور مین اور نسبت تجویز کیئے جانے اشخاص کے عدالت سشن سے بابت اون جرائم کے جنکا ارتکاب جزیرہ مذکور مین ہوا ہو عمل مین لاوین جو اوسکو عدن مین از روے ایکٹ مذکور کے حاصل ہین اشتہارات جو بموجب دفعات ۳ و ۵۔ ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء بابت اضلاع مندرجہ ضمیمہ کے جاری ہوئے تھے تاریخ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۸۱ء کے تھے اور یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ گورنمنٹ کا یہ منشا تھا کہ تاریخ مذکور سے مقدمات دیوانی و فوجداری جزیرہ پیرم کے تابع اون احکام ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ء کے ہونے چاہیئین جو جزیرہ سے متعلق کیئے گئے ہین ہمارے پاس گورنمنٹ سے ان اشتہارات کی نسبت کوئی اطلاع نہین آئی لیکن غالباً ہمارا یہ فرض کرنا غلط نہین ہے کہ مے بوجہ ہمارے فیصلہ مورخہ ۲۵ جنوری گذشتہ کے جو اس مقدمہ مین صادر کیا گیا تھا جاری ہوئے تھے اور گورنمنٹ کا خاص منشا یہ تھا کہ ایسی عدالت قائم کرے جسکو یہ اختیار ہو کہ اوس عرضی کو جو کپتان ایسل صاحب نے ۲۶ اگست سنہ ۱۸۸۰ء کو کی تھی منظور کرے اور قیدی کی نسبت تجویز کرے اگر وہ غرض پوری ہو گئی تو میری دانست مین یہ تجویز کرنے مین کہ عدالت جدید کے پاس اب مقدمہ جائز طور پر ہے اور حکم انتقال کے صادر کرنے مین جسکی درخواست کی گئی ہے کوئی مشکل نہ ہوگی۔

[redacted]

۱۸۸۸ء عظمہ قیصر ہند بنام ہیکچند

چونکہ جزیرہ پیرم ایک ضلع مندرجہ ضمیمہ · ا ستمبر ۱۸۸۸ء کو ہو گیا جیسا کہ ہماری تجویز مصدرہ ۲۵
جنوری مین ظاہر کیا گیا ہے اور چونکہ اشتہار حسب دفعہ ۳ قانون متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء گزٹ آف
انڈیا اور لوکل گزٹ مین مشتہر کردیا گیا لہذا ایکٹ مذکور اب بموجب منشا اشتہار کے جسکی حسب دفعہ ۴ ایکٹ مذکور
کے "پابندی تمام عدالتہا قانونی پر لازم ہے" نافذ ہے اور ازروے دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کے گورنمنٹ کسی ضلع
مندرجہ ضمیمہ سے "کوئی قانون جو کسی جزو برٹش انڈیا مین وقت ایسے متعلق کرنے کے نافذ ہو متعلق کرسکے"
چنانچہ ایکٹ ۱۸۷۲ء جو عدن مین نافذ ہے باستثنای تین دفعات کے پیرم سے متعلق کردیا گیا ہے
ایڈوکیٹ جنرل نے وقت سماعت درخواست حال کے ایک شبہہ بنسبت اس امر کے ظاہر کیا تہا کہ آیا یہ ممکن ہے
کہ ایک ایکٹ جسمین ذکر نسبت مقدمات صرف کسی خاص رقبہ کے ہے کسی دوسرے رقبہ سے کسی اثر واقعی کے ساتھ
متعلق کیا جاسکتا ہے یا نہین لہذا صاحب ممدوح نے مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے تصور کیا
کہ گویا وہ اوسوقت تک عدالت ازریڈنٹ مقام عدن مین دائر تہا گورزیڈنٹ کو بطور جج عدالت سشن کے واسطے
عدن کے کوئی اختیار اوسکے تجویز کرنیکا نہ ہی ہوتا اور صاحب ممدوح نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام تہاکور (۱) کی
سند پر بحث کی کہ چونکہ سپردگی جو عدالت مذکور کو کی گئی تہی ممنوع نہین ہوسکتی تہی الا اوس صورت مین کہ نقصان
نہوا ہو لہذا عدالت ہذا اب بہی مقدمہ کسی دیگر عدالت سشن کو منتقل کرسکتی ہی لیکن اگر شبہہ جو سطور بالا
سے پیدا ہوا ہے عمدہ وجوہ پر مبنی ہو جیسا کہ میری دانست مین ہے تو صریحًا مقدمہ پر اشتہار حال کا جو بموجب
دفعہ ۵ قانون متعلقہ اضلاع مندرجہ ضمیمہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء کے ہوا ہے اثر نہین پہنچتا گو اوس اشتہار کا اثر
پہونچے جو بموجب دفعہ ۶ یا کسی دیگر قانون کے ہو ہم یہ تجویز کرچکے ہین کہ عدالت رزیڈنٹ کو کوئی اختیار
اوسکے تجویز کرنیکا نہ تہا اگر اختیار صاحب رزیڈنٹ کو ازروے اشتہار کے جسکی روسے چند احکام
ایکٹ ۱۸۷۲ء کے پیرم سے متعلق کیئے گئے ہین نہین عطا ہوا ہے تو مقدمہ مناسب طور پر اوسکی عدالت
کے روبرو نہین ہے اور مقدمہ پیارے لال ہوزمدار بنام کمل کشور داسیا (۲) ایک سند یہ تجویز کرنیکے لئے
ہے کہ صرف "اوس عدالت سے" مقدمہ کو منتقل کرنے کے لئے ہدایت کیجاسکتی ہے کہ "جسکو اختیار
اوسکے لینے اور تجویز کرنیکا ہو" وہ مقدمہ حسب دفعہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے تہا لیکن
اصول فیصلہ مقدمات فوجداری سے بہی متعلق ہوگا بلاشک بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تہاکور (۱) ویسٹ
صاحب جسٹس و نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس نے فی الحقیقت یہ حکم دیا تہا کہ مقدمہ جسکو ایسے مجسٹریٹ نے
جسکو کوئی اختیار ارضی حاصل نہ تہا غلط طور پر ایسی عدالت سشن کے سپرد کیا تہا جسکو کوئی اختیار ارضی نہ تہا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۲ — (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳

۱۸۸۶ع ملکہ معظمہ قیصرہ بنام منگل ٹیکچہ

ایکٹ ۱۸۸۲ع ایسی عدالت کو منتقل کیا جاوے کہ جسکے پاس مجسٹریٹ مجاز کو چاہیئے تہا کہ اول مرتبہ ہی سپرد
کرتا لیکن تجویز عدالت ہذا مین کوئی فیصلہ نسبت جواز ایسے انتقال کے نہین ہے اور مقدمہ مین
بحث نہین کی گئی اور مزید بران جو حکم فی الحقیقت اوس مقدمہ مین تجویز ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ بموجب دفعہ ۵۳۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ع) کے حکم سپردگی منسوخ نہین ہو سکتی مقدمہ حال مین حکم تجویز جو زیر دفعہ
تحریر پاتی تہا منسوخ ہو چکی ہے اور تاوقتیکہ صاحب ممدوح کو از روی اشتہارات حال کے یہ اختیار حاصل ہو کہ تجویز
از سر نو شروع کرین اثر ہمارے فیصلہ کا یہی ہے کہ وہ مقدمہ کی سماعت کرنے سے بالکل ممنوع ہین اور وہ مانع
ہمارے اس امر کے تجویز کرنیکا ہے کہ مقدمہ اوسکے روبرو کسی طور سے پیش نہین ہے —

یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایکٹ ۲ بابت ۱۸۵۰ع پیرم ان حدود عدن سی قبہ ارضی مین اثر واقعی کے
ساتھہ متعلق ہو سکے تو یہ نتیجہ خواہ نخواہ نہین نکلتا کہ پیرم مین اوسکے جدید استعمال سے یہ ہان کسی طریقہ
سے نافذ ہوگا جیسے یہ عدن مین نافذ ہے قبل مجموعہ ضابطہ فوجداری حال ایکٹ ۱۸۸۲ع کے قانون ہو جانے
کے وہ عدن مین جاری تہا اسواسطے مجموعہ کی دفعہ ۱ کے بموجب وہ احکام مجموعہ سے عدن مین غیر متاثر ہے
لیکن چونکہ فقرہ استثنائی موقوعہ دفعہ ۱ نسبت قوانین خاص مختص المقام صرف ایسے قوانین سے تعلق رکہتا
ہے جو اوسوقت جاری تہے جبکہ مجموعہ مذکور قانون ہوگیا اور چونکہ فروری گذشتہ مین ایکٹ ۲ ۱۸۵۰ع
صرف پیرم کے متعلق کیا گیا تہا لہذا اگر واقعی طور سے جاری ہے تو وہان احکام مجموعہ مذکور سے اثر پذیر
ہوگا مجموعہ اور ایکٹ ساتھہ ہی ساتھہ نافذ رہینگے اور چونکہ ایکٹ قبل ضابطہ کے صادر ہوا اگرچہ وہ بعد
نفاذ مجموعہ کے جزیرہ مذکور سے متعلق کیا گیا تاہم یہ امر دریافت طلب ہے کہ آیا پہلا یا دوسرا قانون بطور
اخیر رائے و منشاء قانون کے سمجھا جاسکتا ہے کہ جسکو اثر پذیر اس صورت مین کرنا چاہیئے جبکہ احکام قانون
قانون کے متناقض ہون لیکن مین ایسی بحث کی نسبت گفتگو نہین کرتا کیونکہ میری یہ رائے ہے کہ ایکٹ ۲
۱۸۵۰ع جو حال مین پیرم سے متعلق کیا گیا ہے دراصل کالعدم ہے ہم اپنی تجویز مورخہ ۲۴ جنوری
مین یہ لکھہ چکے ہین کہ خود ایکٹ مذکور مین کوئی حکم نسبت اوسکی توسیع کے نہین ہے اصل شئے
جسکی نسبت اسمین احکام بیان ہوئے ہین وہ تنازعات چند عدالتون سے ہین جو خاص حدود ارضی
کی نسبت قائم ہوئے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ کسی ایکٹ کو جو فی الواقع محدود وقعت کا ہو وسعت دیکر اوسکے احکام کو
ایک کلیتاً جدید مضمون سے یعنی تنازعات حدود ارضی جدید سے متعلق کرین ایکٹ مذکور کی محدود غرض
اوسکے عنوان سے ظاہر ہوتی ہے علاوہ بہ نسبت تنازعات خود عدن کے اور طور پر پڑہا نہین
جاسکتا لہذا صرف ایکٹ کے متعلق پیرم کرنے سے کسی اور شئے کی زیادہ ضرورت باقی رہتی ہے محض اوسکے

احکام متعلقہ ضابطہ اصل غرض سے جسکی نسبت وہ احکام مقرر ہوئے ہین علیحدہ نہین کیے جاسکتے اور اصل غرض اوسکی غیر قابل انتقال ہے لیکن اگر کوئی ایسی غرض پائی نجاتی ہو جس سے کہ ضابطہ بعیت یافتہ متعلق ہوسکے تو وہ بے اثر ہے لہذا ضرور ہے کہ منشاء ایکٹ کو نیز اوسکے احکام کو ٹرہا مین مقدمہ ہذا مین شاید یہ بات اس طور پر ہوسکتی تہی جیساکہ ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا کہ لفظ عدن کی ایک نئی تعریف بیان کیجاے کہ جسمین پیرم داخل ہوجاتا میری دانست مین جو بات کہ مقصود تھی وہ طریقہ اختیار شدہ کے ذریعہ سے حاصل نہین ہوئی اگر یہ راے صحیح ہو تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری اب بہی پیرم مین بلا اثر ایکٹ ۲ ۱۸۶۴ء کے اوسی طرح نافذ ہے جیساکہ قبل اجراے اشتہارات جدید کے نافذ تہا مگر اسبات پر لحاظ کرنا باقی ہے کہ آیا اوس جزو اشتہارات پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہین جو حسب دفعہ ۔ ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست نمبر ۴ ۱۸۷۴ء کے اور کسی اور قانون کے جاری ہوئے ہین اور جنکے بموجب رزیڈنٹ عدن سشن جج اور عدالت سشن بابت جزیرہ پیرم کے مقرر ہوا یہ تقرری بموجب فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۶ - ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ فہرست نمبر ۴ ۱۸۷۴ء و بموجب ضابطہ فوجداری کے ہوسکتی ہے یہ تقرری بموجب ایکٹ ۲ ۱۸۶۴ء کے نہین ہوسکتی تہی جسکے بموجب گورنمنٹ کو اختیار نہین ہے کہ سشن جج مقرر کرے ظاہرا یہ نیت گورنمنٹ کی نہتی کہ پیرم کے لیئے سشن جج باختیارات معمولی عدالت سشن مفوضہ مجموعہ کے مقرر کرے کیونکہ اشتہار مذکور سے صاف یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ رزیڈنٹ کو نہین اختیارات و مناصب کو نسبت تنازعات پیرم کے عمل مین لانے چاہ اوسکو عدن مین بموجب ایکٹ کے حاصل ہین لیکن اگر ایکٹ مذکور پیرم مین کبھی واقعی اعتبار سے نافذ نہین ہے تو اوسقدر جزو اشتہار کا جو نسبت ایکٹ مذکور کے جاری ہوا ہے وہ فضول خیال کیا جاسکتا ہے اور اگر ممکن ہو تو باقی پر عملدرآمد ہوسکتا ہے پس آیا رزیڈنٹ بطور سشن جج پیرم بموجب مجموعہ کے خیال کیا جاسکتا ہے میری دانست مین وہ ایسا خیال کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایکٹ متعلقہ اضلاع فہرست (۴ ۱۸۷۴ء) اب پیرم مین نافذ ہے اور گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ عہدہ داران واسطے انتظام + + + + کام فوجداری + + + ضلع مندرجہ فہرست "پیرم کے "مقرر کرے" اور چونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری وہان بہی نافذ ہے لہذا گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کہ "کون حاکم کیا کام یا اختیارات یا فرائض متعلقہ نفاذ مجموعہ ضابطہ مذکور کے عمل مین لائیگا رزیڈنٹ عدن کو سشن جج "پیرم مقرر کرنے سے گورنمنٹ نے ایک تقرری حسب فقرہ (الف) دفعہ ۶ - ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ فہرست نمبر ۴ ۱۸۷۴ء کی ہے وہ جزو اشتہار جسکے بموجب غالبًا بربناے فقرہ (ج) دفعہ مذکور یہ حکم ہے کہ رزیڈنٹ سشن

۱۸۸۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منگل ٹیکچند

اختیارات کو بلحاظ ایکٹ ۲۶ ۱۸۸۱ء نافذ کیے غیر مؤثر ہے تقرری حسب فقرہ (الف) دفعہ مذکور صرف
بلحاظ احکام مجموعہ کے مؤثر متصور ہونی چاہیئے

دفعہ ۶ مجموعہ میں یہ قیاس کیا گیا ہے کہ سشن ڈویژن ہر جزو برٹش انڈیا میں بیرون بلاد
پریزیڈنسی کے جہان مجموعہ نافذ ہے موجود ہے مجموعہ میں یہ خیال نہیں کیا گیا ہے کہ سشن ڈویژن
کو لوکل گورنمنٹ قائم کرے گی لوکل گورنمنٹ صرف حدود ڈویژن کو بدل سکتی ہے یا نواب گورنر جنرل
اجلاس کونسل سے منظوری حاصل کرکے تعداد ڈویژن کی بدل سکتی ہے ہر ضلع اثر قانون سے
یا تو ایک سشن ڈویژن ہے یا اوس میں چند سشن ڈویژن شامل ہیں لہذا کوئی مقام ایسا نہیں ہے
جو دفعہ مذکور کے اثر وسیع سے محفوظ ہو ہر مقام جو پریزیڈنسی یا ضلع بمبئی میں خارج از بلدہ پریزیڈنسی ہے
وہ سشن ڈویژن ہے یا جزو سشن ڈویژن ہے جزیرہ پیرم اسلیے ایک ڈویژن سشن ہے اور چونکہ
گورنمنٹ مجاز ہے کہ حسب دفعہ ۹ مجموعہ کے ایک عدالت سشن ہر سشن ڈویژن کے لیے قائم کرے
اور ایک حاکم عدالت مذکور کے لیے مقرر کرے تو تقرری زیر نظر عدالت کی بعہدہ سشن جج تقرری عدالت
سشن کی پیرم سے بحسب دفعہ ۹ مجموعہ کے مؤثر متصور ہونی چاہیئے چونکہ پیرم سشن ڈویژن ہے
لہذا وہ حسب دفعہ ۷ مجموعہ کے ضلع بھی ہے بموجب اشتہار نمبری ۱۱۴ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۰ء گزٹ گورنمنٹ
بمبئی ۱۸۸۰ء صفحہ ۹۹) کپتان اینل صاحب کمان افسر فوج جزیرہ پیرم مجسٹریٹ درجہ اول حسب دفعہ ۱۲ ایکٹ
۱۸۷۲ء کے مقرر ہوا تھا اشتہار میں اسکی صراحت نہیں ہے کہ کس ضلع کے لیے وہ مجسٹریٹ درجہ اول
مقرر ہوا جو اشتہارات کہ حسب دفعہ ۱۲ مجموعہ کے جاری ہوتے ہیں اونمین عموماً صراحت ضلع کی تحریر ہوتی
ہے اور ضرور ہے کہ صاف طور پر ضلع بیان ہو لیکن ہم اس اشتہار کو بوجہ عدم صراحت کے ناقص قرار
نہ دینگے کیونکہ ہر گاہ پیرم ایک ضلع ہے اور کپتان اینل صاحب کمان افسر فوج مقیم جزیرہ پیرم بیان ہوا
یہ تجویز کیجا سکتی ہے کہ گورنمنٹ نے مشار الیہ کو واسطے استعمال اختیارات مجسٹریٹی کے ضلع پیرم میں مقرر کیا
لہذا ہم اس تقرر کو جائز تجویز کرونگا اور اسی بنیاد پر مقدمہ قیصرہ ہند بنام منگل ٹیکچند کا سپرد دورہ بتاریخ
۲۴ اگست ۱۸۸۰ء اجلاس سے کپتان اینل صاحب کے ہوا تھا ہونا بھی جائز تھا اوسوقت پیرم میں کوئی
عدالت سشن نتھی لیکن ایسی عدالت اب مقرر ہو گئی ہے اور اسوجہ سے مجاز ہے کہ کسی سپردگی باضابطہ
موجودہ کو منظور کرے جب ہی کہ عدالت سشن قائم ہوئی اور سشن جج بتاریخ ۱۰ فروری گذشتہ مقرر ہوا
یہ تجویز کیجا سکتی ہے کہ سپردگی منظور ہو گئی اور چونکہ اب مقدمہ جائز طور پر ایک ایسی عدالت فوجداری کے روبرو دائر
ہو بموجب مجموعہ کے عدالت ہذا کے ماتحت ہے لہذا ہم قانوناً حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ کے اوسکو دوسری عدالت

۱۸۸۳ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ننگل ٹیکچند

فوجداری مین جو اختیار ساوی یا اعلیٰ رکھتی ہو یا عدالت ہذا مین منتقل کر سکتے ہین
مین یہ حکم دیتا ہون کہ مقدمہ عدالت ہذا مین منتقل ہو اور عدالت ہذا آج تجویز عمل مین آئے۔

جارڈین صاحب جسٹس - مین اس حکم سے اتفاق کرتا ہون لیکن اور وجوہ سے جنکو مین سمجھتا ہون کہ مجھے بیان کرنی چاہئین - جرم قتل عمد جسکا الزام سابق مین قیدی پر لگایا گیا تھا وہ حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے قابل تجویز عدالت سشن کے ہے کپتان ... صاحب نے جسنے مقدمہ سپرد کیا فرد قرارداد جرم پر بحیثیت مجسٹریٹ درجہ اول قسمت پیرم کے دستخط کیئے تھے اور جرم کو "قابل سماعت عدالت سشن بیان کیا" اور یہ ہدایت تحریر کی -

"اور اس تحریر کی رو سے مین یہ ہدایت کرتا ہون کہ تمھاری تجویز عدالت موصوف سے بابت جرم مذکور کے کیجاے "۔

کوئی بحث خواہ منجانب سرکار خواہ منجانب قیدی نسبت اختیار مجسٹریٹ بابت کرنے تحقیقات یا سپردگی کے نہین ہوئی اور بغیر بحث کامل کے مین اسکے جواز کی نسبت گفتگو نہین کر سکتا مسل مین ایک چٹھی مورخہ ۲۹ اگست گذشتہ نوشتہ کپتان ... صاحب بنام سشن جج "عدن شامل ہے جسمین یہ اطلاع دی گئی ہے کہ مشار الیہ نے بتاریخ مذکور قیدی کو سپرد عدالت سشن " کے کیا ہے ہم یہ خیال کر سکتے ہین کہ یہ چٹھی رزیڈنٹ عدن کے پاس پہنچی جسنے تجویز مقدمہ کی کرکے ملزم کی نسبت جرم قتل عمد ثابت قرار دیکر حکم سزاے موت صادر کیا۔

حسب وجوہ مندرجہ تجویز مورخہ ۲۵ جنوری گذشتہ ہمنے تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو مسترد کر کے یہ حکم دیا کہ مجرم کی تجویز عدالت مجاز کے روبرو ہو۔

ہمسے ایڈوکیٹ جنرل نے یہ درخواست کی ہے کہ یہ حکم دیا جاوے کہ مقدمہ تجویز کے لیئے کسی عدالت سشن یا اس عدالت مین منتقل ہو کیونکہ عام آسانی گواہون کی اس طور پر ہوگی اسوجہ سے کہ ۱۳ گواہ اب پونہ مین اپنی فوج کے ساتھ ہین عدالت سشن بمقام ناسک کی نسبت بیان ہوا ہے کہ وہان سب سے زیادہ آسانی ہوگی۔

لہذا ضرور ہے کہ ہم فقرہ ۲۹ و ۳۰ فرمان شاہی مرقومہ دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) پر غور کرین۔

بموجب دفعہ ۵۲۶ کے عدالت ہذا یہ حکم دےسکتی ہے -

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شکل سیکپہ

(اول) "کہ تحقیقات یا تجویز کسی جرم کی ایسی عدالت سے ہو جسکو اختیارات مندرجہ دفعہ ۱ الغایت ۴ ۸ اعطا ہوے ہون الا جواوطرح سے جرم مذکور کی تحقیقات یا تجویز کرنے کی مجاز ہو"۔

(دوم) "یہ کہ کوئی خاص مقدمہ ابتدائی یا اپیل فوجداری یا خاص قسم کے مقدمات ابتدائی یا اپیل کسی ایک عدالت فوجداری سے جو اوسکے تابع حکومت ہو کسی اور عدالت فوجداری مین جو اوسکے برابر یا اوس سے بڑھکر اختیار رکھتی ہو منتقل کیے جائین"۔

(سوم) "یہ کہ کوئی خاص مقدمہ فوجداری ابتدائی یا اپیل خود اوسکے پاس اوٹھہ آیا اوے اور اوسکے روبرو اوسکی تجویز کیجاے"۔

(۴) "یا مجرم تجویز کے لیے سپرد ہو دعدالت موصوف کے یا اور کسی عدالت سشن کے ہو"۔

انمین سے اول فقرہ غالباً اس قسم کے مقدمات سے متعلق ہوگا جیسا مقدمہ قیصر ہند بنام تہاکو (۱) ہے کہ جس سے عدالت ہذا یہ حکم دے سکتی ہے کہ تجویز اوس عدالت مین ہو جسکے سپرد مقدمہ ہو درحالیکہ عدالت مذکور کو کوئی اختیار اصلی جرم کی نسبت حاصل نہو مقدمہ قیصر ہند بنام چکنا تہہ (۲) جو بموجب مجموعہ ۱۸۶۱ء کے فیصل ہوا تہا (کہ جسکی دفعہ ۶۰ قریب قریب دفعہ ۱۳ ۵ مجموعہ حال کے ہے) کارروائی ابتداسے ناجائز قرار دی گئی اور اوسوجہ سے سترد ہوئی اور کیونکہ کوئی حکم پہلے ہائیکورٹ سے مطابق اوس جزو دفعہ ۴ مجموعہ سابق کے نہین ہوا جو کم و بیش مطابق فقرہ ۱ دفعہ ۵۲۶ کے ہے مگر یہ ایما نہین کیا گیا کہ ہمکو رزیڈنٹ عدن کو اختیار نسبت تجویز دوبارہ ملزم کے دینا چاہیے لیکن ذی علم اڈووکیٹ جنرل نے بربنا مقدمہ قیصر ہند بنام تہاکو (۱) یہ بیان کیا کہ نظیر مذکور سند اس بات کی ہے کہ ہم مقدمہ ہذا کی نسبت یہ تصور کرین کہ قانوناً عدالت رزیڈنٹ عدن مین بموجب سپردگی کپتان اسپنل صاحب کے موجود ہے اور اس طور پر قابل اسکے ہے کہ عدالت مذکور سے منتقل کر دیا جاے مین اس راے کو منظور نہین کر سکتا۔ ہمنے تجویز سابق مین یہ تجویز کی کہ احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل نسبت ملزم کے نہین کی گئی بحوالہ مجموعہ مذکور کی دفعات ۔ ۹ کے ہمنے یہ تحریر کیا کہ "اتبک ایک عدالت سشن واسطے سشن ڈویژن کے جسمین ملزم شامل ہو قائم ہونے کو ہے اور عدالت مذکور کے لیے لوکل گورنمنٹ سے ایک سشن جج مقرر ہونے کو ہے"۔ لہذا جسوقت کہ کپتان

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱۲

(۲) ایضاً الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۵۰۔

۱۸۸۵ء
انتظام قیصر ہند
بنام
لال سنگھ چند

اسپنیل صاحب نے مقدمہ سپرد دورہ کیا تو اوسوقت لوکل گورنمنٹ سے عدالت سشن قائم نہین ہوئی تھی اور نہ کوئی سشن جج مقرر ہوا تھا اوسوقت پیرم مین کوئی عہدہ دار مجاز ایسا موجود تھا جو قیدی کی تجویز کرتا اس طور پر ایک ایسی صورت پیدا ہوئی جسکا پیدا ہو سکنا مسٹر جے ڈی مین نے اپنی شرح دفعہ ۴ تعزیرات ہند مین بیان کیا ہے یعنی یہ کہ جس صورت مین کہ کوئی جرم حدود برٹش انڈیا مین وقوع مین آئے لیکن ایسی جگہہ مین جہان کہ کسی عدالت کو اختیار حاصل ہو (۱) حالات اس مقدمہ کے مقدمہ سرکار بنام گاجی (۲) کے حالات سے مختلف ہین کہ وہین ایک عدالت موجود تہی جسکو اختیار سماعت نسبت جرم کے حاصل تہا گو خاص حاکم کو تجویز کرنیکا اختیار حاصل تہا لیکن یہ تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ کی جانب سے کوئی غلطی قانونی اس بارہ مین نہین ہوئی ہے کہ اوسنے قیدی کو عدالت مذکور کے سپرد تجویز کے لیئے کیا میان تجویزون کا یہ ہے کہ تجویز کی قائم رکھی جاوے اور چونکہ چٹھی مابعد موسومہ صاحب سشن جج عدن کی نسبت یہ تصور نہین کیا جا سکتا کہ فرد قرارداد جرم باضابطہ کی نسبت جسمین ناجائز نسبت تجویز کے تحریر ہے موثر ہے لہذا مین صرف تحریر آخر الذکر پر غور کرونگا مین یہ تحریر کرنا چاہتا ہون کہ ہر گاہ اوسنے کارروائی عدالت ریذیڈنٹ عدن کو بوجہ خارج از اختیار ہونے کے مسترد کر دیا ہے لہذا اب ہم مقدمہ کی نسبت تصفیہ نہین کر سکتے کہ اوسکی عدالت مین موجود ہے لیکن چونکہ کوئی عدالت سشن ایسی موجود نہ تھی جسکے سپرد مجسٹریٹ مقدمہ کو کر سکتا لہذا یہ لازم آتا ہے کہ مقدمہ عدالت مجسٹریٹ مین موجود رہا بغرض تعمیل حکم عدالت مذکور مجسٹریٹ کو ایک فرض منصبی حسب دفعہ ۲۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے انجام دینا تہا یعنی یہ کہ مقدمہ روبرو عدالت مجاز کے پیش کرتا تہا اور حسب دفعہ ۲۲۰ کے قیدی اس اثنا مین بموجب اوسکے وارنٹ کے حراست مین ضرور رہا ہوگا۔

بلحاظ اوس رائے کے جو مین نے نسبت اس معاملہ کے قائم کی ہے یہ غور کرنا غیر ضروری ہے کہ اوس اشتہار کا اثر کیا ہے جسکے بموجب ایکٹ ۱۸۸۲ء باستثناے دفعات ۱۰۲ و ۲۲۳ کے پیرم سے متعلق کیا گیا ہے مین اجراے ما بقی ایکٹ مذکور یا ایکٹ ۱۸۷۲ء مین کوئی ایسی بات نہین پاتا جو عدالت مذا کے اختیار انتقال مقدمہ پر موثر ہو مین یہ فرض کرتا ہون کہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے اوسوقت کہ عدالت مذا نے تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو مسترد کیا اور ہدایت صادر کی کوئی کارروائی نہین کی

(۱) تعزیرات ہند مین صاحب طبع دوازدہم صفحہ ۱۵۔

(۲) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۱۱۔

۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منکل شیکھپنا

ایڈوکیٹ جنرل نے یہ بات خفیف طور پر کہی تہی کہ ہمارا حکم سابق قابل تجویز ثانی کے ہے اور دفعہ ۱۳ ۵ کے بموجب کارروائی رزیڈنٹ کی جائز ہوگئی ہے لیکن اب ہم تجویز ثبوت جرم وحکم سزا کو بحال نہین کرسکتے اور ہمکو یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۲۱ ۵ پر بوقت سماعت کے استدلال نہین ہوا تھا چونکہ ایسا قیدی جسکی نسبت رزیڈنٹ جرم ثابت تجویز کرے اوس اپیل سے محروم رہتا ہے جو عدالتہاے سشن کی اراضی سے عدالت ہذا مین ہوسکتا ہے اسلیئے اوس قیدی کی بڑی حق تلفی ہوگی جسکی نسبت رزیڈنٹ بیجا طور پر اختیار نافذ کرے کیونکہ وہ ایسے استحقاق سے محروم رہیگا کہ جسکو واضعان قانون وعدالتون نے انصاف کے لیئے ضروری سمجہا ہے دیکھو مقدمہ قیصرہ ہند بنام منشادی (۱) و ملکہ معظمہ بنام دیانکٹ سوامی (۲) جس سے وقعت اس بحث کی ظاہر ہوتی ہے یہ تحریرات ایسی تجویز سے متعلق نہین ہین جو ہائیکورٹ مین ہوا اور اب ہمکو یہ غور کرنا چاہیئے کہ آیا ہمین مقدمہ کو تجویز کے لیئے ہائیکورٹ مین منتقل کرنا چاہیئے یا نہین تاکہ اعتراضات نسبت عدالتہاے ماتحت کے ہون وہ رفع ہوجاوین اگر مقدمہ کی نسبت یہ تجویز ہوسکتی ہے کہ عدالت مجسٹریٹ مین دائر ہے تو یہ اعتراضات پیدا نہین ہوتے لیکن اگر بالآخر یہ تجویز ہو کہ ایک عدالت اوس قسم کے اختیارات کے ساتھ جو عدالت رزیڈنٹ مقام عدن کو حسب ایکٹ ۲ ۱۸۶۴ء حاصل ہین جرم کے لیئے قائم ہوئی ہے اور اوسکے سپرد مقدمہ جائز طور پر ہوگیا ہے تو یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ ایک عجیب عدالت نسبت عدالت سشن کے اعلیٰ درجہ کی ہے اور حکم مشعر انتقال مقدمہ بعدالت سشن خارج از اختیارات مفوضہ دفعہ ۲۶ ۵ کے ہے بلحاظ اس راے کے کہ بہرحال عدالت ہذا کو اختیار انتقال حاصل ہے عام اس سے کہ مقدمہ عدالت رزیڈنٹ مین یا عدالت سشن جج مین یا عدالت مجسٹریٹ مین دائر ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ حکم مناسب یہ ہوگا کہ بموجب فقرہ ۳ کے حکم مشعر انتقال مقدمہ بغرض تجویز بذریعہ عدالت ہذا کے صادر کیا جاے۔

انتقال مقدمہ کا حکم ہوا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۴ –

(۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ –

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۹۳ء
۱۸ فروری
نمبر ۲
عدہ انڈین لا رپورٹ
۲۰۸

ملکہ معظمہ بنام باپوجی دیارام

ڈگری۔ اجراء ڈگری براہ فریب۔ دفعات ۱۹۳ و ۱۹۹ و ۲۱۰ و ۵۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) فرض ڈگریدار نسبت اطلاع دہی عدالت بابت خانگی تصفیہ یا بیباقی ڈگری کے۔ دفعات ۲۳۵ و ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)۔ تعبیر الفاظ "کسی عدالت" واقعہ دفعہ ۲۵۸۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء "تعمیل ہو چکی ہو" واقعہ دفعہ ۲۱۰۔ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء۔

قاعدہ ضابطہ دیوانی مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کہ ایسے تصفیہ ڈگری کے جنکی اطلاع نہ دی گئی ہو کسی عدالت سے تسلیم نہ ہونگے حکم قانون فوجداری پر موثر نہیں ہے الفاظ "کسی عدالت" واقعہ فقرہ مذکور کو کوئی تعلق ایسی عدالت فوجداری سے نہیں ہے جو الزام فریبا اجرا کرنے ڈگری کی نسبت حسب دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے تحقیقات کرتی ہو یہ الفاظ اوس دادرسی فوجداری کے مانع نہیں جو مدیون ڈگری مظلوم بمقابلہ فریبی ڈگریدار کے خواہ بذریعہ استغاثہ دفعات ۱۹۳ و ۲۱۰ و ۴۲۰ یا اور کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے رکھتا ہو۔

دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں الفاظ "تعمیل ہو چکی ہو" کے معنی معمولی سمجھنے چاہیں اور ایسی ڈگریات کی نسبت اوسکا تعلق سمجھنا چاہیے جسکی تعمیل کی اطلاع عدالت کو دیدی گئی ہو۔

حسب دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ڈگریدار کو اوس فریق کو جو درخواست اجراء ڈگری کی دیتا ہو یہ لازم ہے کہ اپنی درخواست میں یہ تحریر کرے کہ آیا فریقین میں کوئی تصفیہ بعد ڈگری کے ہوا ہے یا نہیں اور آیا اس تصفیہ کی اطلاع پیشتر عدالت کو دیگئی ہے یا نہیں۔

مقدمہ پویا یا بنام نرسنا (۱) کی تقلید کی گئی۔

ایسے بیان کا عمداً ترک کرنا جرم مندرجہ دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کی حد تک پہنچتا ہے۔

دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) درخواستہائے اجراء ڈگری سے جنمیں بیانات غلط مندرج ہوں متعلق ہے۔

اپیل فوجداری نمبر ۱۹۳ سنہ ۱۸۹۳ء

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۶

۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
باپوجی دیارام

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم وحکم سزا صادرہ ایڈیشنل صاحب جنٹ سشن جج مقام [illegible] کی ہے
ملزم نے ایک ڈگری بابت مبلغ [illegible] روپیہ ومعہ خرچہ بنام مستغیث کے ۱۸۷۸ء مین حاصل کی
تہی نامبردہ نے درخواست اجراء ڈگری کی یکم جون ۱۸۷۹ء کو اور ۲۴ مئی ۱۸۸۰ء کو دی معلوم
ہوتا ہے کہ ان دونون درخواستون مین سے کسی پر کچھ وصول نہین ہوا ۱۰ جولائی ۱۸۸۰ء کو فریقین
مین خارج از عدالت تصفیہ ہوا بموجب تصفیہ کے مستغیث نے مبلغ [illegible] نقد ادا اور تمسک تعدادی
مبلغ [illegible] جو تین قسطون مین واجب الادا تہا لکھدیا یعنی دو قسطین مبلغ [illegible] کی تہین
اور ایک قسط مبلغ [illegible] کی تہی اول دو اقساط وسط اپریل ۱۸۸۱ء تک ادا کی گئین ملزم نے عدالت
کے روبرو نہ یہ تصدیق کی کہ حساب کا تصفیہ ہوا تہا نہ یہ کہ از روے تمسک قسط بندی کے روپیہ ادا کیا
گیا تہا مستغیث نے اس بارہ مین عدالت کو اطلاع دی ۱۵ جون ۱۸۸۱ء کو ملزم نے ایک تیسری
درخواست اجراء ڈگری کی گذرانی جسمین نامبردہ نے مبلغ [illegible] مجرا دئیے یہ وہ رقم تہی جو مستغیث نے
بروے تصفیہ حساب نقد ادا کی تہی لیکن اون دو اقساط کا کچھ تذکرہ نہ کیا تہا جو از روے تمسک ادا کی گئی
تہین نامبردہ نے واسطے دلا پانے مبلغ [illegible] کے استدعا کی یہ رقم بابت اوس تفاوت کے
ہے جو مابین زر ڈگری معہ خرچہ اور اوس تعداد کے ہے جو نامبردہ نے مجرا دی۔

چونکہ اخیر درخواست ماقبل سے زائد از ایک سال گذر گیا اس لیئے عدالت نے حسب دفعہ ۲۴۸ مجموعہ
ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کے اطلاعنامہ جاری کیا اور مستغیث نے حاضر ہو کر یہ بیان کیا کہ
دو اقساط مذکورہ بالا ادا ہوگئین ہین اسپر جج ماتحت نے ملزم کا اظہار لیا جسنے تحریر تمسک اور
وصولیابی مبلغ [illegible] یا کسی قسط سے انکار کیا اوسکے بیانات بالکل غلط پائے گئے اور نامبردہ کے
خلاف جج ماتحت نے کارروائی کی اور از روے دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)
کے متعلقہ اپنے باحیثیت مجسٹریٹ درجہ اول کے بھیجدیا اور از روے دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن کیا نامبردہ پر از روے دفعات
۱۹۳ و ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے یہ الزام لگایا گیا کہ نامبردہ نے اپنی درخواست مصدقہ
۱۵ جون ۱۸۸۱ء مین یہ امر غلط بیان کیا ہے کہ مبلغ [illegible] اوسکی ڈگری مین واجب الادا تہے حالانکہ
اوس سے کم یافتنی تہا اور از روے دفعات ۲۱۰ و ۲۱۱ کے یہ الزام لگایا گیا کہ از روے درخواست مذکور ڈگری
کے فریبا جاری کرنے کا اقدام کیا جسکا روپیہ ادا ہو چکا تہا ملزم کی نسبت یہ حکم صادر کیا گیا کہ آٹھ مہینے
قید سخت مین رہے اور مبلغ [illegible] جرمانہ داخل کرے یا بحالت نہ ادا ہونے جرمانہ کے دو ماہ اور قید سخت مین

۱۸۸۲ء
لالہ مسئلہ قیصر ہند
بنام
بابو جی دنارام

رہے بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم وحکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

گوکلداس کا ہنداس منجانب ملزم۔ دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کی رو سے کسی عدالت کو" یہ ممانعت ہے کہ غیر مصدقہ تصفیہ حساب ڈگری منظور کرے الفاظ "کسی عدالت" اجرا کنندہ ڈگری پر محدود نہین ہین بلکہ اوس عدالت سے متعلق ہین جسکے روبرو حساب غیر مصدقہ کا عذر پیش کیا جاے مقدمہ شنکا بنام دیوجی (۱) ملاحظہ طلب بمقدمہ نانک بنام جاگو جی (۲) یہ تجویز ہوئی کہ ادا رقوم غیر مصدقہ کو تحقیقات دفعہ ۲۴۴ مین عدالت تسلیم نہین کر سکتی پس یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ادا ہونا یا تصفیہ ہونا یا ایفا ہونا ڈگری کا جو قانوناً از روے دفعہ ۲۳۵ کے درخواست مین لکھا جانا چاہیئے صرف ایک ایسا ادا یا تصفیہ یا ایفا ہے جسکو عدالت نے سابق مین تصدیق کیا ہے لہذا تصفیہ غیر مصدقہ کے ذکر کا ترک کرنا کوئی جرم نہین ہے بہ نسبت جرم دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے میری یہ عرض ہے کہ لفظ ایفا شدہ دفعہ مذکور مین معمولی معنی مین استعمال نہین ہوا ہے اوسکو دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ساتھ پڑھنا چاہیئے دفعہ مذکور کے ضمن آخر کی رو سے کسی عدالت کو خواہ دیوانی ہو یا فوجداری یہ اختیار نہین ہے کہ کسی تصفیہ ڈگری کی سماعت کرے جسکی تصدیق نہوئی ہو۔

پانڈورنگ بلہند رتائم مقام وکیل سرکار منجانب سرکار۔ دفعات ۲۳۵ و ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیئے از روے دونون دفعات کے ڈگریدار کو یہ لازم ہے کہ ہر تصفیہ ڈگری کی اطلاع عدالت کو دے عام اس سے کہ وہ تصفیہ معرفت عدالت کے یا عدالت باہر کیا جاے بیشک ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ کی رو سے کسی عدالت کو" یہ ممانعت ہے کہ تصفیہ غیر مصدقہ کو تسلیم کرے لیکن دفعہ ۲۳۵ کی رو سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ فریق درخواست کنندہ اجرا کو یہ لازم ہے کہ صرف اون تصفیون کا تذکرہ کرے جنکی تصدیق ہوئی ہے بخلاف اسکے ہائی کورٹ مدراس نے مقدمہ پاپا بنام نرسنا (۳) یہ تجویز کی کہ دفعہ ۲۳۵ مین یہ حکم ہے کہ کل تصفیون کا ذکر ہونا چاہیئے یعنی اونکا جنکی تصدیق ہوئی ہے اور نیز اونکا جنکا ذکر درخواست مین نہین ہے ترک کرنا ایسے تصفیون کے ذکر کا جھوٹی شہادت دینے کی حد تک پہونچتا ہے۔

الفاظ "کسی عدالت" متذکرہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ کے معنی عدالت اجرا کنندہ ڈگری کے قرار پائے ہین اور کارروائیات اجرا سے متعلق ہین مقدمات سیتارام بنام مہپال (۴) شادی بنام گنگا سہاے (۵)

(۱) انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ - (۲) تجاویز مطبوعہ بابت سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۶۲ (۳) انڈین لاریورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۱ (۴) انڈین لاریورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۳ (۵) ایضاً جلد ۳ صفحہ ۵۳۸ -

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
باپوجی دادا

ملاحظہ طلب اوس سے عدالت کو ممانعت نہین ہے کہ علیحدہ نالش واسطے دلانے اوس روپیہ کے سماعت کرے جو فریقانِ از روے ڈگری حاصل کیا گیا ہو مقدمات تیغ سنگہ بنام امین چند (۱) و ویرا گھوبدی بنام سبکا (۲) و ایشا چندر بنام اندر ونرائن (۳) و ویرا ماندہ نو شنوسن بنام کھیپویرمانک (۴) ملاحظہ طلب اسی طرح سے ہائی کورٹ کلکتہ و الہ آباد و مدراس اون الفاظ کے تعلق کو محدود کرنے مین متفق ہین صرف ایک مقدمہ یعنی تپنکار بنام بوجی (۵) مین اس عدالت نے الفاظ مذکور کی ایک وسیع تعبیر کی ہے لیکن تب بھی نظیر مذکور سے پورے طور پر الفاظ مذکور اوس عدالت فوجداری سے متعلق نہین ہوتے جو ازروے دفعہ ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) تحقیقات کرتی ہو منشاء قانون کا یہ منشاء ہونا اس امر سے صاف ظاہر ہے کہ دفعہ ۲۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) مین عدالت دیوانی کو یہ اختیار صراحتاً دیا گیا ہے کہ جرم متذکرہ دفعہ ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) پر عدالتاً لحاظ کرے اور ملزم کو واسطے تحقیقات کے عدالت فوجداری مین بھیجدے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ستورامن جیٹھی (۶) ملاحظہ ہو قاعدہ کہ ضمن اخیر دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) مین قرار دیا گیا ہے وہ مانع اختیار سماعت عدالتہاے فوجداری نہین ہے۔

برڈوڈ صاحب جسٹس ۔ کوئی وجہ یہ تجویز کرنے کی نہین ہے کہ مقدمہ ہذا مین شہادت کو جائنٹ سشن جج اور اسیسران نے غلطی سے باوقعت قرار دیا ہے بحث یہ ہے کہ آیا چال چلن ملزم کا جیسا کہ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے ازروے دفعات مجموعہ تعزیرات ہند جنکی رو نامبردہ کی نسبت تجویز ثبوت جرم ہوئی اور حکم سزا صادر کیا گیا قابل سزا ہے یا نہین۔

ملزم نے ایک ڈگری عدالت دیوانی سے بابت مبلغ عہ ؎ اور خرچہ کے بنام مستغیث ماہ اپریل ۱۸۸۰ء مین حاصل کی ماہ جنوری ۱۸۸۱ء مین صیغہ اپیل سے ڈگری کو بحال رکھی خواستگار اجراے ڈگری ماہ دسمبر ۱۸۸۱ء اور ماہ مئی ۱۸۸۲ء مین دیگئین ظاہرا کوئی روپیہ ازروے درخواست اول کے ادا نہین کیا گیا بعد پیشی دوسری درخواست کے عدالت سے باہر ماہ جولائی ۱۸۸۲ء مین مابین فریقین کے تصفیہ ہوا جسکی رو سے مستغیث نے مبلغ عہ نقد سکہ بابا شاہی ادا کرنے اور بابت مبلغ عہ کے ایک تمسک لکھ دینے کا اقرار کیا تمسک مذکور بذریعہ تین اقساط کے واجب الادا تھا اور دو قسط مبلغ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۶۹ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۵
(۲) ایضاً ” مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۹۰ (۵) ایضاً ” بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۲۲
(۳) ایضاً ” کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۸۸ (۶) ایضاً ” مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۶

۱۸۸۶ء نامعظمہ قیصر ہند بنام بابو جی یارام

ماعہ۔ ماعہ کی تہین اور ایک مبلغ ماعہ کی تہی تمسک حسب ضابطہ تحریر و تصدیق ہوا تہا انقدر زر ماہ جولائی ۱۸۸۲ء مین ادا کیا گیا تہا پہلی قسط ازروے تمسک کے دو رقوم کرکے ادا کی گئی اور دوسری مرتبہ روپیہ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء مین ادا کیا گیا اور دوسری قسط چار رقوم کرکے ادا کی گئی اور چوتھی مرتبہ روپیہ ماہ اپریل ۱۸۸۳ء مین دیا گیا تیسری قسط مبلغ ماعہ کی ہنوز ادا نہین کی گئی ہے جو تصفیہ کہ ماہ جولائی ۱۸۸۲ء مین ہوا اوسکی تصدیق ملزم نے عدالت مین ازروے دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کے کبھی نہین کی نہ مستغیث نے عدالت کو اوسکی نسبت عرصہ ۲۰ روز کے اندر ازروے دفعہ ۱۹ ضمیمہ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء مرتبہ حسب ایکٹ ۲ ۱۸۸۶ء اطلاع دی ماہ جون ۱۸۸۶ء مین ملزم نے تیسری درخواست اجرا ڈگری کی پیش کی جسمین نامبردہ نے مبلغ ماعہ مستغیث کو مجرا دئے (کیونکہ یہ رقم سکہ انگریزی کی مبلغ ماعہ سکہ نانا شاہی کے برابر تہی جسکی نسبت مستغیث نے ماہ جولائی ۱۸۸۲ء مین ادا کیا تہا اور مبلغ ماعہ کے ادا کا دعوی کیا کیونکہ یہ وہ تفاوت ہے جو مابین مبلغ ماعہ زرڈگری اور خرچہ اور رقم مجرا شدہ کے تہا جبکہ ملزم کا اظہار بتحت لیا تو اوسنے تمسک قسطبندی کے تحریر کرنے اور اوسکی رو سے کسی قسط کے پانے سے انکار کیا۔

چونکہ واقعات مقدمہ اسطرح کے ہین لہذا نامبردہ نے اپنی درخواست مذکورہ ماہ جون ۱۸۸۶ء مین یہ غلط بیان کیا کہ ماعہ نامبردہ کو ازروے ڈگری ۱۸۸۲ء کے یافتنی تہے اور ملزم پر الزام ازروے دفعات ۱۹۳ و ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے لگایا گیا کہ نامبردہ نے ازروے درخواست مذکور یہ کوشش کی کہ فریبا وہ ڈگری جاری کرے جسکا تصفیہ ہوچکا تہا اور اوسکی نسبت ازروے دفعات ۲۱۰ و ۲۱۱ کے بتجویز ثبوت جرم ہوئی اور جو امور واقعات کہ اس اپیل مین پیدا ہوے ہین اونکا تصفیہ ہماری راے مین عدالت سشن نے خلاف ملزم کے صحیح طور پر کیا ہے اور امور قانونی جو تصفیہ طلب ہین وہ حسب ذیل ہین۔

(اول) آیا ملزم پر اپنی درخواست ماہ جون ۱۸۸۶ء مین اقرار ازروے قانون نسبت ادا اوس روپیہ کے کرنا لازمی تہا جو مستغیث نے ازروے تمسک قسطبندی ماہ جولائی ۱۸۸۲ء کے ادا کیا۔

(دوم) آیا یہ بیان کرنے سے کہ مبلغ ماعہ نامبردہ کو ازروے ڈگری کے یافتنی تہے نامبردہ ازروے معنی دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے مرتکب جہوٹی شہادت دینے کا ہوا۔

(سوم) آیا نامبردہ نے عدالتی کارروائی مین جہوٹی شہادت دی۔

(چہارم) آیا جو اقرار نامبردہ نے نسبت رقم باقی واجب الوصول ازروے اپنی ڈگری کے کیا وہ

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام باپوجی دیا! ۱۸۸۶ء

ایساتھا جسکی نسبت عدالت دیوانی کو لازم تھا" یا ازروے قانون مجاز تھی کہ کسی واقعہ کی نسبت بطور شہادت کے منظور کرے۔

(پنجم) آیا یہ بیان مندرجہ اقرار مذکور کہ مبلغ ۹۱ روپیہ ۴ آنہ ۵ پائی یافتنی تھے ایساتھا کہ جو نسبت کسی ایسے امر اہم کے ہو جسکی نسبت اقرار کیا گیا تھا"!

(ششم) آیا ازروے معنی دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) ڈگری مدعی کا "ایفا" ازروے تمسک قسط بندی تعدادی مبلغ ۸۵ کے ہو گیا تھا جسکے واسطے درخواست ماہ جون ۱۸۸۰ع مین کچھ روپیہ مجرا نہین دیا گیا۔ اور

(ہفتم) آیا اپنی درخواست ماہ جون ۱۸۸۰ع مین جو ملزم نے اس روپیہ کے ادا کرنے سے انکار کیا اوس سے نامبردہ جرم متذکرہ دفعہ ۲۱۰ کے اقدام کا مرتکب ہوا۔

قبل اسکے کہ ہم ان امور کا جواب دین ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اسکے کہ مقدمہ عدالت سشن کے سپرد کیا گیا اوسمین مسٹر کرافورڈ جائنٹ سشن جج سابق نے ہائیکورٹ سے بدین غرض مستصواب کیا تھا کہ سپردگی اون وجوہ کی بنا پر منسوخ کی جاے جو مشار الیہ نے بلحاظ اون امورات فرد قرارداد جرم کے بیان کیے ہین جنکی بنا پر حاکم زمانہ مابعد مسٹر بیٹی نے تجاویز ثبوت جرم اب قطعی طور پر تحریر کی ہین "ازروے دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) کے ڈگریدار پر لازم ہے کہ اپنی درخواست مین یہ بیان کرے کہ آیا بعد ڈگری کے مابین فریقین کوئی تصفیہ نزاع کا ہوا اور اگر ہوا تو کیا ہوا یہ بحث کی گئی ہے کہ لفظ تصفیہ مین وہ تصفیہ بھی داخل ہے جسکی عدالت مین حسب دفعہ ۲۵۸ تصدیق نہ کی گئی ہو لیکن جو تصفیہ اس طرح پر تصدیق نکیا گیا ہو اوسکو کوئی عدالت تسلیم نہین کر سکتی" پس یہ خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ وضع قانون کا یہ منشا ہو کہ ڈگریدار اپنی درخواست مین وہ مراتب بیان کرے جو عدالت تسلیم نہین کر سکتی اگر یہ بحث کی جاے کہ نامبردہ اون مراتب کے بیان کرنیکے واسطے مجبور نہین کیا جائیگا جنکی تصدیق عدالت نے کی اور جنسے اوسکو واقفیت تھی تو یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ نامبردہ کو دیگر مراتب بھی بیان کرنے چاہئین جو اوسکے علم مین ہون مثلاً اپیل ہوا اور کوئی درخواست اجراے ڈگری سابق مین دیگئی تھی علاوہ اوسکے یہ قرار پا چکا ہے جس ادا کی تصدیق عدالت مین نہ کی گئی ہو وہ کسی تحقیقات مین ازروے دفعہ ۲۵۸ کے منظور نہین کیا جا سکتا مقدمہ بھنا بنام مانگوجی (۱) ملاحظہ طلب ہے اوسکا ازروے مجکو کوئی شک نہین معلوم ہوتا کہ جس قسم کا تصفیہ مابہ النزاع ہے ازروے دفعہ ۲۳۰ کے درخواست مین ذکر کرنا ملزم پر لازمی تھا اور اگر اوسنے اوسکا تذکرہ کرنا

(۱) تجاویز مطبوعہ بابت ۱۸۷۷ع صفحہ ۲۰۲

۱۸۹۶ء مقدمہ قیصرہ ہند بنام دیوجی دیارام

ترک کیا تو یہ از رو دفعات ۱۹۹ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے جھوٹا بیان نہیں قرار پاتا۔

لیکن یہ حجت کی گئی ہے کہ گو ڈگری کا ایفا عدالت سے باہر ہوا تاہم الزام جرم دفعہ ۲ عائد نہیں ہوتا اور فیصلہ ہائیکورٹ مدراس مصدرہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام متوا من اچٹی (۱) بتائید اسکے پیش کیا گیا ہے لیکن اگر صرف اوس عدالت نے جسکو معاملہ پٹن کا بنام دیوجی (۲) اختیار حاصل تھا دعوی کو ایسا نہیں تصور کیا کہ گویا اوسکا ایفا ہو گیا تھا تو یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ ملزم کو قانونا اوسکی تجدید کرنیکا استحقاق تھا اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نامبردہ نے وہ امر فریبا کیا جسکے کرنیکا نامبردہ قانونا مستحق تھا۔

اس عدالت کی ڈویژن بنچ نے جسکے روبرو استصواب پیش ہوا اون امور قانونی کے فیصل کرنے سے انکار کیا جو روئداد مقدمہ سے پیدا ہون اور جسکی تجویز پہلے شروع ہو گئی تھی پس تجویز ہوتی رہی اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تجاویز ثبوت جرم صادر ہوئین جنکا اب اپیل ہوا ہے بلحاظ اون عذرات کے جو مسٹر گرافورڈ نے نسبت سپردگی کے پیش کیے ہین مین عام طور پر یہ تجویز کرتا ہون کہ اگر اوس تبدیل کا جو دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ ۱۸۸۲ء مین بذریعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۸ء کے ہوئی ہے اور جو مجموعہ ضابطہ مصدرہ ۱۸۸۲ء مین شامل کر دیا گیا ہے مانع استغاثہ فوجداری کا نسبت اوس ڈگریدار کے ہے جو اوس ڈگری کو جاری کرانا چاہتا ہے جسکا پہلے ہی تصفیہ عدالت کے باہر ہو چکا ہے لیکن اوس تصفیہ کی تصدیق عدالت مین نہین کی گئی ہے تو دفعہ ۲۱۰ (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) مجموعہ تعزیرات ہند اس قسم کے فریبون کی نسبت درحقیقت غیر موثر قرار پاویگی کوئی دقت غالبا مقدمہ حال مین پیش آئی الا بوجہ فیصلہ اس عدالت کے جو بمقدمہ پٹن کا بنام دیوجی (۲) صادر ہوا کہ جسمین الفاظ "کسی عدالت" مندرجہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۰ کے معنی وسیع بنسبت اوسکے قرار دئیے گئے ہین جو عدالتہائے ہائیکورٹ کلکتہ اور الہ آباد نے قرار دئیے ہین استصواب دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۸ء مین سارجنٹ صاحب چیف جسٹس و کیمبال صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ عبارت ضمن مذکور واسطے منظوری اوس ادا کے جو تصدیق نہ کیا گیا ہو حسب منشائے دفعہ مذکور بہت صاف اور تاکیدی ہے کیونکہ اوسکو عدالت نے تحقیقات دفعہ ۲۴۴ مین تسلیم کیا ہے مقدمہ ناپک وشنو نگار بنام جاگوجی (۳) ملاحظہ طلب لیکن صرف فیصلہ مذکور سے الفاظ متنازعہ کی تعبیر وسیع اس طرح پر جائز نہوگی کہ جو تسلیم عدالت فوجداری نے نسبت ایفائے ڈگری غیر تصدیق شدہ کے کی ہو اوسکی وہ مانع ہو کیونکہ ہر دو دفعات ۲۴۴ و ۲۵۸ مجموعہ کے باب ۱۹ مین واقع ہوئی ہین جو اجرائے ڈگری سے متعلق ہے اور کسی ہائیکورٹ نے یہ تجویز نہیں کی ہے

(۱) انڈین لاریورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۲۵ (۲) انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۴

(۳) تجاویز مطبوعہ بابت ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۲

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
بابو جی دیارام

اکہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ جملہ عدالتون سے متعلق نہین جنکا کام یہ ہے کہ ڈگریات جاری کرین لیکن
مقدمہ بہتن کار بنام ویوجی (۱) جسکو ملول صاحب جسٹس و نہی صاحب جسٹس نے فیصل کیا تہا اس عدالت نے
یہ تجویز کی کہ وصولیابی اوس روپیہ کی جو ڈگریدار کو عدالت سے باہر دیا گیا ہو اور اوسکی تصدیق نکی
گئی ہو بسبب دفعہ ۲۴۴ ضمن (ج) ایکٹ ۱۸۸۲ء و فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۸ جیسا کہ از روی ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء
کے ترمیم ہوا ہے ممنوع ہے ملول صاحب جسٹس نے یہ فرمایا کہ عدالت کو یہ نتیجہ اخذ کرنے مین افسوس
ہے کہ مدیونان ڈگری تبدیل قانون کی وجہ سے اس چارہ جوئی سے محروم ہے جو نسبت فریب اونکو
پیشتر حاصل تہی " فی الحقیقت عدالت نے دفعہ مذکور کو نہ صرف عدالت اجرا کنندہ ڈگری سے متعلق
قرار دیا بلکہ عدالت سماعت کنندہ نالش دیوانی سے جو بابت ہرجہ نقص معاہدہ معنوی کے ہو کہ جو
ڈگریدار نے واسطے تصدیق اوس ادا کے کیا ہو جو مدعی نے عدالت مین کیا " اور اس طرح صیغہ اجرا ڈگری
مین موثر قرار دیا گیا کیونکہ ایسی نالش کی یہ بہی نوعیت صحیح ہے جیسا کہ ٹرنر صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ
دیرارا گہور بدی بنام سبا کا (۲) ظاہر کیا ہے و بمقدمہ سیتارام بنام مہپال (۳) ہائیکورٹ الہ آباد
نے یہ تجویز کی ہے کہ الفاظ " مثلی عدالت " کارروائیات اجرا سے متعلق ہین اور اوس عدالت یا
عدالتون کی طرف اشارہ ہے جو ڈگری کو جاری کرتی ہون اسٹریٹ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی ہے کہ " اونکو
اوس عدالت دیوانی سے تعلق نہین ہے جو نالش علیحدہ کی کہ جو واسطے اوس قسم کی دادرسی حاصل کرنے
جائز کے ہو سماعت کرتی ہو جیسی کہ اب عی اپیلانٹان نے دائر کی ہے " نالش مذکور منجانب مدیون ڈگری
واسطے حصول ڈگری بمقابلہ نامبردہ تہی اور ڈگریدار نے بطریق بیع اوسکو دیدی تہی اوسی ہائیکورٹ
نے وہی رائے نسبت تعلق فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ کے بمقدمہ شادی بنام گنگا سہائے (۴) قائم رکہی ہے اور
ان دونون مقدمون کی تقلید ہائیکورٹ کلکتہ نے بمقدمہ پرمانند خوشنویس بنام کہیوہ مانک (۵) کی ہے
مقدمہ بمبئی یعنی بہتنکار بنام ویوجی (۱) کا حوالہ ہائیکورٹ کلکتہ نے دیا ہے مگر اوسکی تقلید نہین کی ہمارا
یہ کام مقدمہ حال مین نہین ہے کہ کوئی رائے نسبت امر خاص متعلقہ حق مدیون ڈگری بغرض قائم کرنے نالش کے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶۔
(۲) ایضاً " مدراس جلد ۵ صفحہ ۹۰۔
(۳) ایضاً " الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۳۔
(۴) ایضاً " " " صفحہ ۵۳۰۔
(۵) ایضاً " کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲۔

مطبوعہ قیصر ہند ۱۸۸۶ء بنام پوتھی دیارام

بمقابلہ ڈگریدار فریق جسکا فیصلہ مقدمہ تپنکار (۱) مین ہوئے اظاہر کرین لیکن ہمنے مقدمۂ کورکا حوالہ دیا ہے کیونکہ جو تعبیر معدد د اخیر فقرہ دفعہ ۲۵۸ مجموعہ حال کی دیگر عدالتہای ہائیکورٹ کی ہے وہ ابتک اس عدالت نے اختیار نہین کی ہے لیکن ہم اوس فقرہ کی تعبیر کو عدالتہای فوجداری سے متعلق کرنے مین تامل کرتے ہین دفعہ مذکور کے مقام کو اوس قانون مین جو ضابطۂ دیوانی سے متعلق ہے لحاظ کرکے ہم یہ کہنے پر مستعد نہین ہین کہ اوسکے وضع کرنے سے واضعان قانون کا یہ منشا تہا کہ وہ چارہ جوئی فوجداری نہ کیجاے جو کہ مدیون ڈگری مفررسیدہ بمقابلۂ ڈگریدار فریق کے کرنا چاہیئے عام اس سے کہ وہ بذریعہ استغاثہ ازروے دفعات ۱۹۳ و ۲۱۰ و ۲۰۶ کے ہو یا ازروے کسی اور دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ہو۔

جب ہم اون امور کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو اس اپیل مین پیش کئے گئے ہین اور جنکی تفصیل ہمنے کافی طور پر اوپر بیان کی ہے تو ہکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۲۵۷ مجموعہ ضابطہ (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) مین تین مختلف طریقہ واسطے ادای زر ڈگری کے معین کئے گئے ہین (الف) ادای زر اوس عدالت مین جس سے ڈگری جاری کرنا متعلق ہو یا (ب) ادای زر ڈگریدار کو عدالت سے باہر (ج) ادای زر اور طرح جیسی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری ہدایت کرے اگر عدالت سے باہر روپیہ ادا کیا جاے یا اگر ڈگری کا تصفیہ اور طرح پر ہو جاے یا اگر روپیہ ازروے دفعہ ۲۵۷ (الف) کے ادا کیا جاے تو دفعہ ۲۵۸ کی رو سے صاف طور پر ڈگریدار پر یہ لازم آتا ہے کہ ایسے ادا یا تصفیہ کو اوس عدالت مین تصدیق کرے جس سے متعلق ڈگری کا جاری کرنا ہی اس معاملہ مین نامبردہ کو ازروے ضمن اول دفعہ مذکور کے کوئی اختیار نہین دیا گیا ہے پس اگر نامبردہ نے ایسے ادا یا تصفیہ کی تصدیق نہین کی تو اوسنے خلاف قانون عمل کیا اب دفعہ ۲۳۵ مجموعہ مذکور جو نمونہ ادا مضمون درخواست اجرا ڈگری سے متعلق ہے ہمارے نزدیک دفعہ ۲۵۷ کے ساتھ اوسی طرح پڑہی جانی چاہیئے جس طرح دفعہ ۲۵۸ اوسکے ساتھ پڑہی جانی چاہیئے بظاہر قانون کا یہ منشا ہے کہ جب کہ درخواست اجرا ڈگری کیگئی تو اوس ادا یا تصفیہ کا اخفا نہونا چاہیئے جسکا تصدیق کرنا ڈگریدار پر لازم ہی بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ڈگریدار کو وہ امور درج کرنیکا موقع دیا گیا ہی جو کہ نامبردہ نے بوجہ غفلت یا فریب کے نہ درج کیے ہون وہ جس نقشہ اجرا ڈگری مندرج ہے اور اوسکے خانہ (ہ) مین ڈگریدار کو یہ درج کرنا لازم ہے کہ "آیا فریقین متنازعہ کی بابت کسی طرح کا تصفیہ درمیان متخاصمین بعد صدور ڈگری کے عمل مین آیا یا نہین اور اگر عمل مین آیا تو کیا تصفیہ ہوا" اور خانہ (ز)

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶

سنہ ۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
بابو شا بابا

مین یہ تحریر ہے کہ نامبردہ کو تعداد زر قرضہ + + + اگر کچھ موجود ڈگری کی رو سے باقی ہو + + + + اوسکو
مندرج کرنی چاہیے بمقدمہ پیایا بنام نرسنا (۱) ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز کی کہ فریق درخواست
کنندہ اجرائے ڈگری پر از روے دفعہ ۲۵۸ کے یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جو تصفیہ مابین فریقین بعد
ڈگری کے ہوا ہو وہ بیان کرے یعنی کوئی معاملہ جو بتوسط عدالت کے نہوا ہو اور نیز کوئی قرار جو بتوسط
عدالت کے ہوا ہو اور اس فیصلہ سے ہمکو اتفاق ہے کیونکہ عبارت دفعہ ۲۳۵ - اور فقرہ اول دفعہ ۲۵۸
ویسی ہی صاف اور تاکیدی ہے جیسی کہ عبارت ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ کی۔ دفعہ ۲۳۵ سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ
واضعان قانون کا یہ منشا تھا کہ ضمنہاے (ہ) اور (ز) دفعہ ۲۳۵ کے صرف اوس ادا یا تصفیہ سے
از روے دفعہ ۲۵۷ اور ۲۵۸ (الف) کے متعلق ہون جسکی عدالت مین تصدیق ہوئی ہو اور اوس ادا سے
متعلق نہون جو از روے ضمن (ب) دفعہ ۲۵۷ عمل مین آوے جو بابت ڈگریدار پر از روی فقرہ اول
دفعہ ۲۵۸ کے تصدیق کرنا فرض ہے بیشک ادا یا تصفیہ جبتک کہ تصدیق نکیا جاوے واسطے ایفاے ڈگری کے
غیر موثر ہوگا مقدمہ حال مین ملزم تمسک قسطبندی کی بنا پر نالش نہین کرسکتا تھا جو مستغیث نے اوسکے نام
لکھا تھا تمسک نامبردہ پر قانوناً واجب الاتباع تھا کیونکہ وہ بغیر بدل تھا مقدمہ پانڈورنگ ، مجیند رچوگہوکر
بنام نرائن (۲) ملاحظہ طلب لیکن باوجود اس سبب کے نامبردہ از روے تمسک کے روپیہ وصول کیا
اور یہ روپیہ بہرحال از روے ڈگری حسب طریقہ مندرجہ ضمن (ب) دفعہ ۲۵۸ کے ادا کیا گیا تھا اگر وہ ادا بوجہ
عدالت اجرا کنندہ ڈگری تا تصدیق ہونے کے تسلیم نہین کرسکتی اور تصفیہ جو لائی ۱۸۸۰ع میں ادا ہوا
زر از روے تمسک قسطبندی کے عدالت سے اخفا کرنے مین جو ملزم نے فریب کیا اور احکام قانون کی تعمیل
نہین کی اوس سے یہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ نامبردہ نے از روے منشاء واضعان قانون جسکی نسبت دفعہ ۲۵۸
عمل کیا یا منجانب اپیلانٹ کسی سند کا حوالہ خلاف فیصلہ ہائی کورٹ مدراس مصدرہ مقدمہ پیایا بنام
نرسنا (۱) کے جسکو ہم نے پسند کیا ہے نہین دیا گیا ہے۔

پس نسبت امر اول کے جو اس اپیل مین واسطے تصفیہ کے پیدا ہوتا ہے ہماری یہ راے ہے
کہ از روے دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ملزم پر یہ لازم تھا کہ اپنی درخواست مصدرہ مورخہ ۱۰
جون ۱۸۸۱ع کے خانہ (ہ) مین بیان نسبت تصفیہ ماہ جولائی ۱۸۸۰ع کے مندرج کرتا اور (چونکہ خانہ (ز)
خانہ (ہ) کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے) لہذا خانہ (ز) مین اوس روپیہ کو مجرا دینا چاہیے تھا جو از روے
تمسک قسطبندی کے ادا کیا گیا خانہ (ز) مین یہ غلط بیان کرنے سے کہ مبلغ ما معہ واجب الادا تھا حالانکہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ -

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام باپوجی دیارام ۱۸۸۹ء

اوس سے کم رقم از روے تصفیہ کے جسکا حوالہ ملزم پر دینا خانہ (ہ) مین لازم تھا ادا کیا گیا
تھی ہماری یہ راے ہے کہ ملزم نے ایسا بیان کیا جو جھوٹ تھا اور جسکا جھوٹا ہونا نامبردہ جانتا تھا اور چونکہ
بیان مذکور داخل معنی دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے عام اس سے کہ وہ زبانی ہو یا بطور
طور پر" لہذا ہماری راے نسبت دوسرے امر تجویز طلب کے یہ ہے کہ ملزم نے جھوٹی شہادت دی اور
چونکہ نامبردہ کا درخواست پیش کرنا صریحًا ایک نوبت عدالتی کارروائی کی ہے لہذا ہم تجویز ثبوت
جرم کو از روے دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند بحال کرتے ہین۔

امور سوم وہ بلحاظ تجویز ثبوت جرم از روے دفعہ ۱۹۹ کے پیدا ہوتے ہین ہمکو اس بارہ مین شک
ہے کہ آیا دفعہ مذکور کا یہ منشا تھا کہ وہ درخواستہاے اجراے جنمین جھوٹے بیانات مندرج ہون متعلق
ہو کیونکہ دفعہ ۱۹۳ ایسے بیانات کی نسبت حکم مندرج ہے نظاہرا قانون مین کوئی صریح حکم مندرج ہے جسکی رو سے
عدالت لینے درخواست مصدقہ کی "بطور شہادت واقعات کے مجاز ہو" کو واسطے اغراض دفعات
۱۹۱ و ۱۹۳ کے جھوٹا بیان مندرجہ درخواست بطور جھوٹی شہادت کے خیال کیا جاتا ہے مقدمہ
ہیرالال منڈل (۱) ملاحظہ طلب پس ہم اوس تجویز ثبوت جرم کو جو جائنٹ سشن جج نے نسبت ملزم کے
از روے دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے تحریر کی ہی منسوخ اور ملزم کو اوس جرم سے جو اوسپر ثابت قرار دیا گیا ہے بری کرتے ہین

بوجوہ متذکرہ بالا ہماری یہ راے ہے کہ الفاظ "کسی عدالت" مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کو اوس عدالت فوجداری سے کچھہ تعلق نہین ہے جو از روے دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے
تحقیقات کرتی ہو دفعہ ۲۱۰ کی تعبیر کرنے مین ہم خیال کرتے ہین کہ جائنٹ سشن جج کو لفظ ادا کے
معمولی معنی پر لحاظ کرنا ضروری تھا اور اوسکو صرف اون ڈگریات سے متعلق سمجھنا چاہیے تھا جنکا ایفا
مصداق ہو گیا ہو لفظ ایفا کا فقرہ اول دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین معمولی معنی مین استعمال ہوا ہے
اور اگر واضعان قانون کا یہ منشا ہوتا کہ فقرہ آخر دفعہ مذکور عدالتہاے فوجداری سے کچھہ متعلق ہو تو غالبًا ایسی
منشا کے صاف طور پر ظاہر کرنے کے واسطے احتیاط کیجاتی پس ہماری یہ راے ہے کہ حسب منشاے دفعہ ۲۱۰
مجموعہ تعزیرات ہند کے کل مبلغ ماامہ کی بابت از روے تمسک قسط بندی مورخہ ماہ جولائی ۱۸۸۸ء
کے جو درخواست ماہ جون ۱۸۸۹ء مین مجرا نہین دیا گیا تھا ملزم کی ڈگری کا ایفا ہو گیا تھا اور اگر یہ
راے صحیح ہے تو یہ اعتراض پیدا نہین ہوسکتا کہ درخواست پیش کرنے اور تحریر تمسک سے انکار کرنے
سے ملزم نے اوس جرم کے ارتکاب کا اقدام کیا جو از روے دفعہ ۲۱۰ کے قابل سزا قرار دیا گیا ہے نامبردہ نے

(۱) بنگال لا رپورٹ ضمیمہ اپیل فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۰

۱۸۹۲ء
ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
بابو جی والیا را

مستغیث پر دو مرتبہ کے ادا کی نسبت فریباً ڈگری جاری کرانیکا اقدام کیا جسکی نسبت اوسکا ایفا ہو چکا تہا پس ہم تجویز ثبوت جرم کو از روے دفعات ۲۱۰ و ۴۱۵ کے بحال کرتے ہین تجاویز ثبوت جرم از روے دفعات ۱۹۳ و ۴۱۵ و ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند کی نسبت اپیل ڈسمس کیا جاتا ہی اور تجویز ثبوت جرم از روے دفعہ ۱۹۹ اسکی نسبت منظور کیا جاتا ہی اور نسبت حکم سزا کے ڈسمس کیا جاتا ہے۔

جارڈین صاحب جسٹس — میرے نزدیک جائنٹ سشن جج کی راے یہ تجویز کرنے مین صحیح تہی کہ قاعدہ ضابطہ دیوانی مندرجہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی اصل قانون فوجداری سے متعلق نہین ہے مجموعہ مذکور مین یہ حکم ہے کہ جو تصفیہ عدالت سے باہر ہوا وسکی تصدیق ہونی چاہیے اور اس غرض کے واسطے ایک ضابطہ اسمین مندرج ہے اوسمین یہ بھی مندرج ہے کہ جو تصفیہ مصدق نہوگا اوسکو کوئی عدالت تسلیم نکریگی لیکن ان الفاظ سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ وہ مانع اختیار سماعت عدالتہاے فوجداری کے ہین صاحب جج ذیعلم نے جو مشابہت قانون تمادی یا اون قوانین سے دی ہے جنکی رو سے عدالتہاے دیوانی کو ایسی غیر اسٹامپ شدہ یا غیر رجسٹری شدہ دستاویزات کے شہادت مین لینے کی ممانعت ہی جنپر اسٹامپ یا رجسٹری درکار رہے وہ بجا ہے مگر یہ کہنا غلط ہے کہ دعاوی یا دستاویزات جو ایسی بنا پر نامنظور رہون جیسی یہ ہین اونکی بنیاد پر فوجداری مین نالش نہین ہو سکتی ہے ایسے اصول سے بہت سے فریب بلا سزا یابی کے عمل مین آوینگے حالانکہ عدالتون کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ فریب کا انسداد کرین یہ حجت کہ یہ فعل داخل فریب نہین ہو سکتا کیونکہ عدالتہاے دیوانی جو عدالتہاے انصاف ہین اسکی نسبت چارہ کار عطا نہین کرتین میرے نزدیک متعلق نہین ہے کیونکہ دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے عدالتہاے دیوانی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اون اشخاص کو حراست مین کہین جو جرائم متذکرۂ دفعات ۱۹۳ و ۲۱۰ اور دیگر دفعات مجموعہ تعزیرات ہند کا ارتکاب کرین اور اون اشخاص کو مجسٹریٹ کے پاس بہیجدین یہ اختیار ایسے ہی جرائم سے متعلق ہے عبارت دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو نالشات فوجداری سے متعلق ہین ویسی ہی وسیع ہے بلحاظ اوس تصفیہ کے جسکو عدالتہاے دیوانی نے تسلیم نکیا ہو کوئی استثنا نہین کیا گیا ہے نہ کوئی استثنا اوس ایکٹ مین قائم کیا گیا ہے جو واسطے ترمیم مجموعہ تعزیرات ہند کے ۱۸۹۵ء مین نافذ ہوا یا اوس ایکٹ مین جو واسطے ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ۱۸۹۵ء مین نافذ ہوا جو تعبیر ہم نے اختیار کی ہے اوس سے نہ صرف فریب کی نسبت سزا دیے جانے کا نتیجہ موقوف ہوتا ہے بلکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اصل منشا کی تکمیل مین مدد ملتی ہے جسکی دفعات ۲۵۸ و ۲۳۵ کی رو سے ڈگریداران پر یہ فرض

سنہ ۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
بابوجی دیارام

قرار دیا گیا ہے کہ جو تصفیہ جات عدالت سے باہر ہون اونکی اطلاع عدالت کو دینی چاہیے اسکے خلاف ہمکو کوئی فیصلہ نہین بتایا گیا اور مقدمہ ملکہ معظمہ بنام منورامن چیٹی (۱) ایک ایسی سند صریح ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ احکام دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی اون فریبون سے متعلق ہین جیسے کہ اس مقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ثابت ہوئے ہین۔

مین یہ بھی خیال کرتا ہون کہ بذریعہ جھوٹے بیانات کے ملزم نے جو حکمنامہ عدالت دوبارہ روپیہ وصول کرنے کے واسطے دیدہ و دانستہ کام مین لانے کا اقدام کیا اوس سے یہ مقدمہ ازروے دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے داخل نقصان سانی ہوتا ہے مقدمات مطبوعہ مین عدالتہا ی ہائی کورٹ نے ایسے اقدام کی نسبت بطور فریب یا فریب فاش یا دغا کے معیوب تصور کیا ہے اور یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ واضعان قانون نے کیون اونکو دیگر فریبی دعوون سے کم قابل سزا سمجھا ہو۔

مین اپنے بھائی برڈوڈ صاحب سے یہ تجویز کرنے مین اتفاق کرتا ہون کہ جو کچھہ قیدی نے کیا وہ داخل الفاظ دفعات ۱۱۵ و ۲۱۰ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے ہے اور مین تجاویز ثبوت جرم کو حسب دفعات مذکورہ بحال کرتا ہون۔
تجویز ثبوت جرم و حکم سزا ازروے دفعات ۱۹۳ و ۱۱۵ و ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے بحال اور تجویز ثبوت جرم ازروے دفعہ ۱۹۹ اسکے منسوخ ہوئی۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۰

صیغۂ اپیل فوجداری

اجلاس نانا بہائی ہرید اس صاحب جسٹس و سر ڈبلیو ویڈر برن صاحب بارنٹ جسٹس

یکم دسمبر ۱۸۷۳ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۳۱۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کرشنا بہاٹ

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) دفعات ۱۹۳ و ۲۳۴ و ۲۳۷۔ اختیار عدالت سشن کا سپرد کرنے شخص رہا شدہ کا واسطے تجویز کے بلا توسط مجسٹریٹ کے۔ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ ۱۸۷۲ء) دفعات ۳۰ و ۱۱۴ شہادت شریک جرم کی۔ تائید۔ اقبال۔

ایسے مقدمات مین جو قابل تجویز صرف عدالت سشن کے ہین دفعہ ۲۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) کے رو سے عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حکم سپرد کیے جانے کسی شخص رہا شدہ کا واسطے تجویز عدالت مذکور کے صادر کرے دفعہ مذکور مین کوئی امر ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ جب ایسا حکم صادر کیا جاوے تو سپردگی بر بنائے اوسکے خواہ مجسٹریٹ کی جانب ہونی چاہیے جس نے اوسکو رہا کیا تہا اور اون فقرہ نمبر ۲ دفعہ مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سپردگی عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع جس کسی نے انہین سے اختیارات دفعہ مذکور استعمال کیا ہو کر سکتا ہے۔

الفاظ عدالت مجاز مندرجہ دفعہ ۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ ۱۸۷۲ء) کے معنی پر غور کیا گیا۔

عدالت سشن کسی قیدی کی نسبت جسکو خود اوسنے سپرد کیا ہو اور اوسپر الزام قائم کیا ہو تجویز کر سکتی ہے۔

یہ ایک قاعدہ مستحکم ضابطہ کا ہے کہ شریک جرم کی تائید نسبت شناخت ہر شخص کے کہ جسپر وہ الزام لگاوے شہادت بلا تعلق سے ہونی لازمی ہے۔

مقدمہ سرکار بنام ملاپا (۱) و سرکار بنام موہنان کو (۲) کی تقلید کی گئی۔

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا مصدرہ ولے ایچ الون صاحب سشن جج کنڑا حسب دفعہ ۳۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند (نمبر ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے دائر ہوا۔

کرشنا بہاٹ بن نرسنہو بہاٹ ملزم اور سات دیگر اشخاص پر ڈکیتی کا جرم قائم کیا گیا تہا۔

۴ جون ۱۸۸۳ء کو مجسٹریٹ درجہ اول کاروار نے کہ جسنے تحقیقات ابتدائی کی کرشنا بہاٹ ملزم کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے رہا کیا اور باقی اشخاص کو عدالت سشن مین

٭ اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۱۸۸۳ء (۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۶ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
کرشنا بہاٹ

تجویز ہونے کے لیئے سپرد کیا اثنائے تجویز مین سشن جج نے بعد لینے کچھہ شہادت کے اور ملاحظہ کرنے مسل عدالت مجسٹریٹ کے یہ رائے قائم کی کہ کرشنا بہاٹ کی رہائی ناجائز تہی پس سشن جج نے مقدمہ کو ملتوی کر کے حسب دفعہ ۴۳۶ یہ حکم دیا کہ کرشنا بہاٹ پہر گرفتار کیا جاوے اور وجہ اسبات کی ظاہر کرے کہ اوس معاملہ مین جسکی بابت اوسکی رہائی ہوئی تھی واسطے تجویز کے دورہ سپرد کیون نہ کیا جاوے نامبردہ ۱۲- جون ۱۸۸۵ء کو روبرو عدالت حاضر کیا گیا اور جبکہ وہ وجہ کافی دورہ سپرد نہ کیئے جانے کی ظاہر نہ کرسکا تو سشن جج نے یہ حکم دیا کہ وہ فوراً سپرد کیا جاوے تاکہ ساتھہ دیگر قیدیون کے تجویز اوسکی نسبت عمل مین آوے سشن جج نے پہر مقابلہ اوسکے حسب دفعہ ۴۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) فرد قرارداد جرم مرتب کی اور وہ اوسکو پڑھکر سنائی گئی اور سمجھائی گئی اور اوسنے یہ بیان کیا کہ اوسکی نسبت تجویز عمل مین آوے تب تجویز شروع ہوئی اور ۷- جولائی ۱۸۸۵ء کو نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ جرم اوسپر ثابت تجویز ہوا-

ملزم نے ہائی کورٹ مین ذیل کیا اپیل واسطے سماعت کے نانابہائی صاحب و ویڈربرن صاحب جسٹسان کے روبرو پیش ہوا-

برنیس (بمعیت شام راؤ وٹہل) منجانب ملزم- عدالت سشن کو خود اپنی سپردگی پر اختیار تجویز کرنیکا نسبت ملزم کے نہ تہا- دفعہ ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین صاف حکم ہے کہ ملزم کو قبل اسکے کہ عدالت سشن اوسکی نسبت تجویز کر سکے لازم ہے کہ ایک مجسٹریٹ مجاز اوس عدالت کے سپرد کرے بلا سپردگی باضابطہ منجانب مجسٹریٹ کے عدالت سشن بطور عدالت باختیار ابتدائی سماعت کسی جرم کی نہین کرسکتی یہ قاعدہ کلیہ ہے اور چند خاص مستثنیات اوسکے ہین مقدمہ ہذا اون مستثنیات مین داخل نہین ہے از روے دفعہ ۴۳۶ کے کہ جسکی روسے سشن جج نے کارروائی اس مقدمہ مین کی یہ اختیار سشن جج کو حاصل نہین ہے کہ ملزم کو خود سپرد کرے الفاظ اوس دفعہ کے یہ ہین "جائز ہے کہ عدالت سشن یہ حکم صادر کرے کہ وہ واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے" ان الفاظ کے صرف یہی معنی ہوسکتے ہین کہ عدالت سشن کسی اور عدالت یا عہدہ دار کو یہ حکم دے کہ وہ اوسکو واسطے تجویز کے سپرد کرے- قیصرہ ہند بنام کہیرو (۱) پس تجویز عدالت سشن کی جو خود اوسی کی سپردگی پر عمل مین آئی خلاف اختیار تھی-

راو صاحب وی این منڈلیک وکیل سرکار منجانب سرکار دفعہ ۴۳۶ مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو مانع سکا

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۶۲-

۱۸۸۲ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
کرشنا بہارہ

ہوکہ عدالت سشن ایک شخص باشدہ کو خود سپرد کرے اور خود اپنی سپردگی و فرد قرارداد جرم پر تجویز عمل مین لاوے فقرہ شرطیہ دفعہ مذکور کی رو سے یہ اختیار عدالت مذکور کو دیا گیا ہے کہ وہ خود ملزم کو سپرد کرے اوس فقرہ مین اون خاص صورتون مین سے ایک کا ذکر ہے کہ جن مین حسب دفعہ ۱۹۳ عدالت سشن بلا اس کارروائی ضابطہ کے کہ مجسٹریٹ سپرد کرے تجویز کر سکتی ہے سرکار بنام تارک ناتھ مکرجی (۱)۔

یہ کارروائی ضابطہ کہ مجسٹریٹ کی طرف سے سپردگی ہو حسب دفعہ ۲۱۳ ضروری نہین ہے بالفرض اگر وہ ضرور ہو تو بھی مقدمہ ہذا مین اوسکے نہ ہونے سے ملزم کو نقصان پہونچنا ثابت نہین ہے پس حسب دفعہ ۵۳۷ یہ ایک وجہ معقول واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم کے نہین ہے۔

برنیس نے جواب دیا۔ دفعہ ۵۳۲ مین تجویز یا حکم سزا یا حکم مصدرہ عدالت مجاز کا ذکر ہے مقدمہ ہذا مین سشن جج کو حسب دفعہ ۱۹۳ کوئی اختیار تجویز کرنیکا نسبت شخص ملزم کے خود اپنی سپردگی پر حاصل نتھا پس دفعہ ۵۳۲ متعلق نہین ہوتی کل کارروائیات جو سشن جج کے سامنے ہوئین خلاف اختیار تہین۔

نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس۔ اس نوبت مقدمہ مین ہمکو صرف اس بحث کی تجویز کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا سشن جج کو اختیار تجویز کرنیکا نسبت کرشنا بہاٹ قیدی نمبر ۸ کے درحالیکہ اوسکو مجسٹریٹ نے سپرد نہین کیا تہا حاصل تہا یا نہین۔

واقعات مقدمہ جہانتک کہ متعلق اس امر کے ہین حسب ذیل ہین مجسٹریٹ درجہ اول کاروار نے ۴ جون ۱۸۸۲ء کو سات اشخاص کو بالزام ڈکیتی دورہ سپرد کیا اور کرشنا بہاٹ ملزم کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۲ء) رہا کیا نامبردگان کی نسبت تجویز ۱۹ جون ۱۸۸۲ء کو شروع ہوئی اثناے تجویز مین بعد لینے کچھہ شہادت کے اور دیکھنے مسل عدالت مجسٹریٹ کے سشن جج کی یہ راے ہوئی کہ کرشنا بہاٹ کی رہائی ناجائز تہی اور سشن جج نے تجویز کو ملتوی کیا اور حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کرشنا بہاٹ کی نسبت یہ حکم صادر کیا کہ وہ وجہ اسبات کی ظاہر کرے کہ وہ اوس معاملہ مین جسکی نسبت وہ رہا کیا گیا تہا دورہ سپرد کیون نکیا جاوے اور یہی حکم دیا کہ وہ پھر گرفتار کیا جاوے چنانچہ ۱۲ تاریخ کو وہ عدالت کے سامنے حاضر کیا گیا اور بذریعہ اپنے وکیل کے اوسنے وجہ اسبات کی ظاہر کی کہ وہ ”دیگر قیدیان مقدمہ کے ساتھہ تجویز اوسکی

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۵۔

۱۸۸۸ء
معظمہ قیصر ہند
بنام
کرشنا بہاٹ

ہونے کے لئے سپرد کیون نہ کیا جاوے" عدالت کی یہ رائے ہوئی کہ وجہ کافی ظاہر نہین کی گئی
اور عدالت نے یہ حکم دیا کہ وہ حوالات مین رکھا جاوے اور اوسکی نسبت ساتھہ دیگر قیدیون کے
بطور قیدی نمبر ۴ بعلت اوسی جرم کے تجویز عمل مین آوے بعد اسکے عدالت مذکور نے حسب دفعہ ۳۹۵ مجموعہ
تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) بمقابلہ نامبردہ کے فرد قرارداد جرم مرتب کی اور وہ پڑہکر اوسکو سنائی
گئی اور سمجہائی گئی اور اوسنے یہ بیان کیا کہ اوسکی نسبت تجویز کی جاوے پہر تجویز شروع ہوئی
اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ۷۔ جولائی ۱۸۸۸ء کو اوسپر ساتہہ چار دیگر قیدیون کے جرم ثابت تجویز ہوا
حکم مذکورہ بالا سشن جج کا مشعر ہدایت سپردگی ہنوز نافذ ہے منسوخ نہین کیا گیا مابین
تاریخ حکم مذکور اور تاریخ تجویز ثبوت جرم کے کوئی قصد اوسکی منسوخی کا نہین کیا گیا اور درخواست
اپیل ہذا مین بہی اوسکے جواز کی نسبت اعتراض نہین کیا گیا نسبت نوعیت اور کافی ہونے اوس
شہادت کے کہ جسکی بنا پر تجویز ثبوت جرم ہوئی ہے ہم اسوقت کوئی رائے ظاہر نہین کرتے۔

مسٹر برنین نے یہ حجت کی ہے کہ عدالت کا فرد قرارداد جرم مرتب کرنا بمقابلہ کرشنا بہاٹ کے
اور بعد اوسکے تجویز عمل مین لانا خلاف اختیار تہا کیونکہ حسب محکومہ دفعہ ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری
(ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) مجسٹریٹ کی طرف سے سپردگی نہین ہوئی اوس دفعہ مین ایک قاعدہ کلیہ
قائم کیا گیا ہے اور اوسمین چند مستثنیات ہین پس ہمکو یہ دیکہنا چاہیئے کہ آیا بموجب کسی اور دفعہ
مجموعہ مذکور کے عدالت سشن کو اختیار سپردگی حاصل تہا یا نہین ظاہر اعدالت نے حسب
دفعہ ۴۳۶ کارروائی کی ہے جسمین صریحًا بحالت رہائی ناجائز کے" جبکہ مقدمہ قابل تجویز صرف عدالت
سشن کے ہو" یہ اختیار اوسکو دیا گیا ہے کہ شخص ملزم کے سپرد کیے جانے کا حکم دے یہ مقدمہ
اوسی قسم کا ہے یعنی ایک مقدمہ ڈکیتی کا ہے مگر یہ بحث کی گئی ہے کہ مجسٹریٹ کا توسط پہر بہی ضروری
تہا کیونکہ صرف وہی سپردگی کر سکتا تہا بموجب اس بحث کے عدالت کو یہ چاہیئے تہا کہ
کہ حکم اپنا مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بہیجتی اور وہ اوسکو معہ فرد قرارداد جرم کے جو بہ تعمیل حکم
مذکور مرتب کی جاتی واپس بہیجتا یہ امر قابل تحریر ہے کہ اگر عدالت یہ طریقہ اختیار کرتی یعنی اگر حکم
مجسٹریٹ کے پاس بہیجا جاتا تو نتیجہ بجنسہ وہی ہوتا چونکہ مجسٹریٹ کو کوئی اعتبار یا اختیار تمیزی اس معاملہ
مین حاصل نہ تہا لہذا وہ فورًا حکم کو اوسکی پشت پر لفظ "درہ سپرد کیا گیا" لکہکر معہ ایک فرد قرارداد جرم
حسب دفعہ ۳۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے واپس کرتا تاہم اگر کارروائی ضابطہ
ضروری تہی تو ہونی چاہیئے تہی مگر ہماری رائے مین ضروری نہ تہی دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری

ملکہ معظمہ قیصرہ بنام کرشنا بہاٹ ۱۸۸۵ء

(ایکٹ ۱۸۶۱ء) کی روسے ایسے مقدمہ مین جیسا کہ یہ مقدمہ ہے عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کو صریحاً یہ اختیار حاصل ہے کہ شخص رہا شدہ کو عدالت مذکور کے سامنے تجویز ہونے کے لئے سپرد کئے جانے کا حکم صادر کرے دفعہ مذکور مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ جب حکم صادر کیا جاوے تو اوسپر سپردگی خواہ مخواہ اوس مجسٹریٹ کے یہان سے جسنے اوسکو رہا کیا تہا ہونی لازم ہے بلکہ اول فقرہ شرطیہ متعلقہ دفعہ مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت مذکور یا مجسٹریٹ ضلع جس کسی نے کہ اختیار حسب دفعہ مذکور استعمال کیا ہو سپردگی کرسکتا ہے دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال مین جو یہ الفاظ مندرج ہین کہ "واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم اوسکی نسبت صادر کرے" اوسکے معنی ہمکو یہ معلوم ہوتے ہین کہ "واسطے تجویز کے اوسکو سپرد کرے" اور ہماری اس رائے کی تائید دو حکام ذی علم ہائیکورٹ کلکتہ کی رائے سے جو اونہون نے نسبت انہین الفاظ مندرجہ دفعہ ہم مضمون (۲۹۶) مجموعہ سابق (ایکٹ ۱۸۷۲ء) کے قائم کی تہی ہوتی ہے گو حکام موصوف نے تجویز خاص اس امر کی نسبت کہ جو ہمارے روبرو پیش ہے نہین کی تہی (دیکہو بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۹) اور کسی قدر تائید اس رائے کی دفعہ ۴۲۴ سے بہی ہوتی ہے جسمین یہ حکم ہے کہ ہائیکورٹ نقل مصدقہ اپنے فیصلہ یا حکم بموجب باب ۳۲ کی عدالت ادنی کے پاس کہ جسکے حکم کی نگرانی کیجاوے بہیجے اور اوس عدالت کو یہ ہدایت کرے کہ حکم جدید بمطابقت اوس فیصلہ یا حکم کے جسکی نقل مصدقہ اسطرحپر بہیجی جاوے صادر کرے اور اگر ضرورت ہو تو اپنی مسل مین ترمیم کرے لیکن کوئی حکم اس قسم کا عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کے واسطے کہ وہ بہی وقت صادر کرنے حکم سپردگی یا وقت کرنے سپردگی حسب دفعہ ۴۳۶ کے بہی کارروائی کرے نہین ہے اور ہمکو کوئی وجہ اس بات کے خیال کرنے کی نہین معلوم ہوتی کہ واضعان قانون کا یہ منشا تہا کہ کارروائی ضابطہ یعنی توسط مجسٹریٹ کا کہ جس سے کوئی غرض حاصل نہین ہوسکتی قبل اسکے کہ عدالت سشن خود اپنے حکم کو نافذ کرکے عمل مین آوے باینوجود ہماری یہ رائے ہے کہ عدالت سشن اس مقدمہ مین خود سپردگی کرنے کی مجاز تہی اور دفعہ ۴۳۶ مین کوئی ایسا حکم صریح کہ جسکا ذکر دفعہ ۱۹۳ مین ہے نہین ہے اور تجویز عدالت سشن کی خود اپنی سپردگی و فرد قرارداد جرم پر خلاف اختیار نہ تہی۔

مگر بفرض اسکے کہ عدالت سشن کو اپنا حکم مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بہیجنا ضروری تہا تاکہ مجسٹریٹ فرد قرارداد جرم مرتب کرتا اور یہ ہدایت کرتا کہ ملزم کی نسبت تجویز برپا اوسکی عدالت مذکور مین عمل مین آوے یہ ایک معاملہ ایک طرحپر دیکہا جاسکتا ہے اس حالت مین عدالت مذکور کا اوس کل والی

سنہ ۱۸۸۸ء
معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ششنا بہاٹ

ضابطہ کا نکرنا ایک بیضابطگی اوسکی قبل تجویز کے تھی مگر یہ نہین کہا جاسکتا کہ اوسکا اثر طرح پر رو داد مقدمہ پر ہوا اور دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین محض بوجہ ایسی بیضابطگی کے ایک عدالت مجاز کی تجویز یا حکم سزایا دیگر حکم کا منسوخ یا ترمیم کرنا منع ہے لیکن یہ عذر کیا گیا ہے کہ حسب دفعہ ۱۹۳ - کوئی عدالت سشن بطور عدالت باختیار صیغہ ابتدائی بحالت نہ ہونے سپردگی منجانب ایک مجسٹریٹ مجاز کے کسی جرم کی سماعت نہ کریگی اور اسوجہ سے عدالت سشن مقدمہ ہذا مین ایک عدالت مجاز حسب منشا دفعہ ۵۳۷ نہ تھی الفاظ دفعہ ۱۹۳ کے بیشک نہایت قوی ہین مگر دفعہ ۱۹۶ اسکے بھی کہ جو اوسی جزو (ب) باب ۱۵ مین ہے کچھہ کم قوی نہین ہین اوس دفعہ مین یہ حکم ہے کوئی عدالت سماعت نہ کریگی (الف) ایسے جرم کی جو حسب دفعات ۱۷۲ لغایت ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے قابل سزا ہے الا بمنظوری یا قبل اوس ملازم سرکاری کے جس سے سروکار ہو +++" تاہم باوجود نہونے ایسی منظوری کے دفعہ ۵۳۷ مین ایک عدالت جو اور طرح پر مجاز ہو ایک "عدالت مجاز" تصور کی گئی ہی پس الفاظ "عدالت مجاز" مندرجہ دفعہ مذکور کے یہ معنی تصور کرنے چاہیین کہ ایک عدالت مجاز سماعت بابت اوس خاص جرم کے جو لگایا گیا ہو" اس معنی مین عدالت سشن نہ صرف ایک عدالت مجاز تھی (۱) بلکہ وہی صرف وہ عدالت تھی جسکو اختیار حاصل تھا (۲) کیونکہ جرم جو لگایا گیا تھا ڈکیتی کا تھا (دفعہ ۳۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء)۔

پس ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ عدالت سشن نے اس مقدمہ مین جو فرد قرارداد جرم مرتب کی اور بر بنا اوسکے تجویز کی وہ خلاف اختیار نہ تھی پس تقریر وکیل کی نسبت روئداد کے سماعت ہونی چاہیئے۔

اپیل بر بناے روئداد برڈوڈ صاحب و جارڈین صاحب جسٹسان نے ۴ جنوری سنہ ۱۸۸۸ء کو سماعت کیا۔

برنین (بمعیت شام راو وٹھل) منجانب ملزم۔ کوئی شہادت قانونی بتائید تجویز ثبوت جرم کے نہین ہے وہ کلیتاً ملزم کے ساتھہ کے ایک اور قیدی کی شہادت پر مبنی ہی وہ شہادت بالکل بیوقعت ہے کیونکہ اوسکی تائید کسی شہادت بلا تعلق سے نہین ہوتی مقدمہ سرکار ملایا (۳) کا حوالہ دیا جاتا ہے پس تجویز ثبوت جرم منسوخ ہونی چاہیئے۔

پانڈورنگ بلونت (قائم مقام وکیل سرکار) منجانب سرکار۔ تجویز ثبوت جرم محض اسوجہ سے

(۱) دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء۔ (۲) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء ضمیمہ ۲ خانہ ۸۔

(۳) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۶۔

ملکہ معظمہ قیصرہ بنام کرشنا بہار

خلاف قانون نہین ہے کہ وہ صرف ایک شریک جرم کی شہادت بلا تائید پر مبنی ہو دیکھو ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۳۳ مقدمہ ہذا مین اوس دوسرے قیدی کی شہادت کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ کچھ مال ایک سائبان مین جو اپیلانٹ کا تہا چہپا یا ہوا پایا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جرم مین شریک تہا۔

ریس نے جواب دیا۔ سائبان مذکور اپیلانٹ کے گہر سے ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے یہ نہین ثابت کیا گیا کہ اور لوگ اوسمین نہین جا سکتے تہے پس اس امر سے کہ کچھ مال وس سائبان مین چہپایا ہوا پایا گیا یہ نہین ثابت ہوتا کہ ملزم نے وہان اوسکو چہپایا تہا اس امر سے کچھہ ثابت نہین ہوتا قیصرہ ہند بنام ملہری (۱)

جارڈین صاحب جسٹس سیشن جج نے اپنی تجویز ثبوت جرم نسبت اپیلانٹ کے ایک اور قیدی زسنو اکے بیان پر کہ جسکی نسبت تجویز ساتہہ اپیلانٹ کے ہوئی تہی اور جسنے اپنے تئین اور زسنو اپیلانٹ کو مجرم ثابت کیا مبنی کی تجویز مین یہ تحریر ہے بیانات دیگر ملزم شریک اور معاف کئے ہوئے گواہ سرکاری کو بزن مفصل مرادی اور تائیدی تصور کرتا ہون جسطرح کہ مین اس واقعہ کو کہ مال سائبان مین پایا گیا تصور کرتا ہون" اگرچہ بیان زسنو نے برعکس شہادت گواہ بہاگی کے کی ہے کہ جسکا اظہار با اقرار نامہ لیا گیا تہا اور سوالات جرح کئے گئے تہے سشن جج نے زسنو کے بیان کو ترجیح دی کیونکہ وہ خود اپنے تئین پہنساتا تہا اور بہاگی کی شہادت سے جج نے نتیجہ نکالا ہے کہ بہاگی خود بری ہوتا تہا۔

ہماری یہ رائے ہے کہ جج ذیعلم نے شہادت کو غلط طور پر دیکہا زسنو دوسرے قیدی کے بیان پر مطابق حسب دفعہ ۳۰ ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء لحاظ کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ وہ با اقرار صالح نہین کیا گیا اور دیگر قیدیان کو اوس سے سوالات جرح کرنیکا موقع نہین دیا گیا تو اوسکی وقعت بلحاظ ثبوت نہایت ضعیف ہے اس امر پر نظائر قیصرہ ہند بنام آشوتوش چکربتی (۲) کہ جسکا حوالہ عدالت سشن مین دیا گیا تہا سشن جج ملاحظہ کرتے تو مفید ہوتا۔

اپیلانٹ کے سائبان مین کہ جو اوسکے مکان سے ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر ہے مال کا پایا جانا ایک واقعہ مبہم ہے کیونکہ اسے قیدی کے اور لوگ بہی اوس جگہہ جا سکتے تہے باقی شہادت خلاف اپیلانٹ اظہارات اون معاف کئے ہوئے اشخاص شریک جرم کی ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ (۲) ایضاً کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۳

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... بلمات ۱۸۸۰ء

جنکا اظہار بطور گواہان لیا گیا تھا وے لوگ صریحًا نہایت شاہدان ہین اور ہم اوس قاعدہ ولی سے جو دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ شہادت ہند ۱۸۷۲ء مین اختیار کیا گیا ہے یعنی یہ کہ شریک جرم مہتک کا اوسکی تائید مراتب اہم مین نہ ہونا قابل اعتبار ہے کوئی وجہ تجاوز کرنے کی نہین دیکہتے نامبردگان بحیلہ اگر چہ کہ ایک شخص کی نسبت یہ ثابت کرنے کے لیئے طلب کئے گئے ہین کہ یہ اپیلانٹ وہی شخص ہے لیکن کوئی ثبوت تائیدی بلا تعلق اونکے بیانات کے جنکی نسبت ہم نے شناخت کے بارہ مین بہائی کے بیان سے ہوتی ہے نہین ہے واضح ہو کہ یہ ایک قاعدہ مستحکم متعلق ضابطہ ہے کہ تائید شریک جرم کے بیان کی نسبت شناخت ہر شخص کی کہ جسپر وہ الزام لگاوے شہادت بلا تعلق سے ہونی چاہیئے مقدمہ ہذا مین کوئی ایسی تائید نہین ہے ممکن ہے کہ شریک جرم ہر واقعہ متعلقہ جرم کو جانتا ہو اور جملہ دیگر واقعات صحیح صحیح بیان کرے بغرض بچانے کسی دوست کے یا بدلا لینے عداوت کے جیسا کہ اس مقدمہ مین بیان کیا گیا ہے کسی ایسے شخص کا نام مجرمون مین داخل کر دے کہ جسنے جرم نہ کیا ہو پس قاعدہ مذکور جو بخوبی معلوم ہے بہت عمدہ ہے اور ہماری دانست مین وہ اس مقدمہ سے متعلق ہونا چاہیئے اسی قسم کے اصول عدالت ہذا نے مقدمات سرکار بنام ملا یاد (۱) و سرکار بنام بدھو نانکو (۲) مین متعلق کیے ہین پس ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین ۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوا ۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس ووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۶ء ۱۴ جنوری صفحہ انڈین لا رپورٹ ۳۴۰

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام بائی رو کشمنی

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۹۸ استغاثہ دوسری شادی کر لینے کا جانب اوس شخص کے جسکو رنج پہنچا ہو - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۹۴ -

ایک شخص مجنون کی زوجہ پر نامبردہ کے بہائی نے بابت دوسری شادی کر لینے کے استغاثہ کیا اسپر تجویز ہوئی کہ مستغیث محض بحیثیت برادر شخص مجنون کے حسب منشاء دفعہ ۱۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) ایسا شخص کہ جسکو جرم مذکور سے نقصان پہنچا نہ تہا اور استغاثہ سماعت نہین ہو سکتا ۔

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵ -

۱۸۸۳ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
بائی رکشمنی

یہ درخواست نگرانی نسبت حکم جے ایف فرنیڈیز صاحب مجسٹریٹ درجہ اول احمد آباد کے پیش ہوئی۔

شوہر بائی رکشمنی سائلہ کا مجنون تھا اور پاگل خانہ احمد آباد مین کئی سال تک رہا تھا بھائی مجنون مذکور نے بائی رکشمنی پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول احمد آباد مین استغاثہ کیا اور اوسپر الزام دوسری شادی کر لینے کا حسب دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے لگایا ایک عذر ابتدائی ملزمہ کی طرف سے پیش کیا گیا یعنی یہ کہ مجسٹریٹ کو اختیار تحقیقات کرنیکا نسبت استغاثہ مذکور کے نہ تھا کیونکہ مستغیث حسب منشاء دفعہ ۱۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے ایسا شخص نہ تھا جسکو رنج پہونچا ہو۔ یہ عذر نامنظور کیا گیا اوسپر ملزمہ نے ہائیکورٹ مین بصیغہ نگرانی درخواست پیش کی۔

میلفرسن (بعیت مانک شاہ و گنپت سدا شیو راؤ) منجانب ملزمہ۔ مقدمہ اوس معنی پر منحصر ہے جو الفاظ رنج پہنچا ہو مندرجہ دفعہ ۱۹۸ (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے قائم کیے جاوین اون مقدمات مین جنمین بحیات ازواج و جین دوسری شادی کی گئی ہو وہ شخص جسکی نسبت یہ کہا جا سکے کہ اوسکو رنج پہونچا صرف شوہر یا زوجہ ہے شوہر یا زوجہ کو ہی اوس جرم سے نقصان پہنچ سکتا ہی واضعان قانون کا یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ الفاظ رنج پہنچا ہو مین شوہر یا زوجہ کا کوئی رشتہ دار قریب یا البعید داخل ہو۔

تیلنگ (بعیت گوبردہن رام ایم ترپاٹھی) منجانب مستغیث۔ دفعہ ۱۹۹ مین وہ شخص کہ مستغیث ہونا چاہیے بصراحت بیان کیا گیا ہے دفعہ ۱۹۸ مین محض یہ ہدایت ہے کہ استغاثہ منجانب اوس شخص کے دائر کیا جاوے جسکو رنج پہونچا ہو ان دو دفعات مسلسل کی عبارت مین جو فرق ہے اوس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا تھا کہ الفاظ مذکور صرف شوہر یا زوجہ ہی سے متعلق ہون۔

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ ہماری یہ رائے ہے کہ مستغیث محض بحیثیت برادر شخص مجنون کے کہ جسکی زوجہ پر الزام دوسری شادی حیات شوہر مین کر لینے کا لگایا گیا حسب منشاء دفعہ ۱۹۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ایسا شخص کہ جسکو جرم مذکور سے رنج پہنچا ہو نہین ہے پس ہم حکم مجسٹریٹ کا منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ استغاثہ خارج کیا جاوے۔

حکم منسوخ ہوا۔

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکھارام بہاؤ

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعات [illegible] مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۰ء) و ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعات [illegible] [illegible] چند جرموں کی بابت ایکساتھ مجموعہ قرار پایا [illegible]

ملزم کو مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک مقدمہ مین جرائم نقب زنی وقت شب [illegible] سزا حسب دفعہ ۴۵۷ مین اور سرقہ اندر مکان مسکونہ کے جو قابل سزا حسب دفعہ ۳۸۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۰ء) کے ہے مجرم قرار دیا دونون جرائم جزو ایک ہی معاملہ کے ہین یعنی نقب زنی [illegible] سرقہ کیا قیدی کو سزا دو سال قید سخت کی بموجب دفعہ ۴۵۷ - اور چھ ماہ قید سخت اور مبلغ [illegible] جرمانہ کی بموجب دفعہ ۳۸۰ یا بجائے ادائے جرمانہ تین ماہ قید سخت کی سزا دی مجسٹریٹ ضلع نے مقدمہ کو بدین [illegible] کیا کہ مجموعہ اوس سزا کا جو بابت دونون جرمکے دی اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول سے جسنے مقدمہ کی تجویز کی خارج ہے سشن جج جنکے اجلاس مین اپیل دائر ہوا اوسی رائے سے متفق ہین اور صاحب موصوف نے سزا کو تخفیف کرکے صرف دو سال قید سخت رکھی -

تجویز ہوئی کہ چونکہ ملزم مرتکب جداگانہ جرمون کا ہوا جنکے ملنے سے ایک [illegible] جرم نہین قائم ہوا جو قابل سزا بموجب کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۰ء) کے ہو تو دفعہ ۳۵ مجموعہ کی متعلق نہین اور چونکہ مجموعہ سزا کا دو چند تعداد اوس سزا سے زیادہ نہین ہوتا جسکے مجسٹریٹ مجوز دینے کا مجاز تھا تو احکام سزا بموجب دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) جائز تھے -

از جارڈین صاحب جسٹس قواعد واسطے تجویز سزا اندر جہ ۴۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء کو جو دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۷۲ء مین نہین بیان کئے گئے ہین دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۱۸۶۰ء) اور دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) مین اب تلاش کرنا چاہئے -

ملکہ معظمہ بنام ٹکایا (۱) ممیز کیا گیا -

یہ مقدمہ انجانب ڈبلیو لے ایسٹ صاحب مجسٹریٹ ضلع پونا حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) [illegible] استصواب بحالات ذیل کیا گیا -

[illegible] فوجداری نمبر [illegible] ۱۸۸۴ء

(۱) انڈین لا ریپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۵۴ -

نظیر ۱۸۸۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
سکھارام بہا

ملزم سکھارام بہادر کی نسبت تجویز بابت نقب زنی بخانہ وقت شب بنیت ارتکاب سرقہ اور سرقہ اندر مکان کی ساکونت کے ہوئی اور وہ مجرم قرار دیا گیا اور دونوں فعال جزو ایک ہی معاملہ کے ہیں یعنی نقب زنی کے اندر سرقہ ہوا ۲۵ نومبر ۱۸۸۰ء میں راؤ صاحب شنوہری سکھاری مجسٹریٹ درجہ اول اول [illegible] نے ملزم کو دو سال قید سخت بموجب دفعہ ۴۵۷ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) [illegible] اور [illegible] قید سخت [illegible] جرمانہ اور بحالت نہ ادا کرنے جرمانہ تین ماہ اور قید سخت ہے کی سزا بموجب دفعہ ۰۰۰ [illegible] دی۔

بلحاظ نظائر ہائی کورٹ بمبئی مقدمات ملکہ معظمہ بنام انور خان (۱) و ملکہ معظمہ بنام گوند (۲) و ملکہ معظمہ بنام [illegible] (۳) کے مجسٹریٹ ضلع کی یہ رائے تھی کہ جو سزا وجرموں کی بابت تجویز کی گئی اوسکا مجموعہ انتہائی [illegible] مجسٹریٹ مجوزہ سے یعنی دو برس سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔

لہذا مجسٹریٹ [illegible] نے مقدمہ میں ہائی کورٹ سے حسب دفعہ ۲۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۲ء) [illegible] کیا اور [illegible] اپیل باجلاس صاحب سشن جج پونا کے [illegible] دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) [illegible] دو برس قید سخت رکھی۔

[illegible] صاحب جسٹس [illegible] تجویز صیغہ اپیل کے کہ سزائے مجموعی جو دو برس کی قید [illegible] مجسٹریٹ نے سکھارام ملزم کے واسطے صادر فرمائی خلاف قانون ہے صاحب سشن جج کو اطلاع [illegible] کی رائے قانونی صحیح نہیں ہے کیونکہ جرائم جو حسب دفعات ۴۵۷ و ۳۸۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) [illegible] جب تعزیر میں اون سے شمول یکدیگر ایک مختلف جرم بموجب کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے قائم نہیں ہوتا ایک نقل ہماری فیصلہ کی باستصواب صیغہ فوجداری نمبری ۱۸۸۱ء منفصلہ ۱۱ جنوری ۱۸۸۱ء صاحب سشن جج کے پاس بھیجنی چاہیئے اور اب ایک اطلاعنامہ بنام ملزم واسطے اظہار وجہ اس امر کے کہ حکم سزائے مصدرہ صاحب مجسٹریٹ کیوں بحال نہ رکہا جاے جاری ہونا چاہیئے کمپنڈری صاحب سے التجا کی جاوے کہ انسپکٹر جنرل پولیس کے پاس ایک نقل اپنے فیصلہ کی اگر بھیج نہ دی ہو تو بھیجدیں۔

چارلس صاحب جسٹس۔ میری بھی یہی رائے ہے یہ مقدمہ نقب زنی وقت شب

(۱) نقشہ ششماہی نظائر فوجداری من ابتدا یکم جنوری لغایت ۳۰ جون ۱۸۷۴ء (۲) نظائر فوجداری من ابتدائے یکم جولائی لغایت ۳۱ دسمبر ۱۸۷۴ء (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سکھا ایہاؤ ۱۸۷۶ء

بہ نیت سرقہ کے ہے جو قابل سزا حسب دفعہ ۴۵۷ ہے اور نسبت سرقہ جو اندر مکان مسکونہ کے ہے جو قابل سزا حسب دفعہ ۳۸۰ مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ دونوں جرائم جزو ایک ہی معاملہ کے ہیں یعنی نقب زنی کے بعد سرقہ کیا گیا مجسٹریٹ درجہ اول نے اوس مثل میں قیدی کو سزا ۲ دو سال قید سخت حسب دفعہ ۴۵۷ - اور چھہ ماہ قید سخت اور مبلغ ۵ روپیہ جرمانہ یا بحالت نہ ادا کرنے جرمانہ تین ماہ اور قید سخت کی حسب دفعہ ۳۸۰ دی مجسٹریٹ ضلع نے مقدمہ کو بدین بنا ارسال عدالت ہذا کیا کہ مجموعی سزا کا جو دو جرموں کی بابت تجویز کی گئی اختیارات مجسٹریٹ مجوزہ سے یعنی دو برس قید سخت سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لوکا یا (۱) کا حوالہ بطور سند کے دیا گیا ہے اسی اثنا میں بیل کا جلاس صاحب سشن جج دائر ہوا اور صاحب ممدوح نے سزا کو ناجائز اور خلاف دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) جس طور پر کہ وہ سکی ترمیم بذریعہ (ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۲ء) ہوئی ہے تصور کیا اور اونھوں نے سزا کو تخفیف کر کے دو برس قید سخت رکھا۔

بیم کورٹ
ج ۱ ممبئی
۲۹۱
۱

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لوکا یا (۱) بلحاظ معاملہ و شوق ہا جرم کے بالکل ہم شکل تھا لیکن وہ عدالت ہذا سے حسب دفعہ ۴۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۶۱ء فیصل ہوا تھا جیسا کہ ویسٹ صاحب جسٹس تحریر فرماتے ہیں تمثیل فقرہ سوم دفعہ ۴۵۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نقب زنی کو معہ ایک جرم کے کہ جسکے ارتکاب کرنیکی نیت سے نقب زنی کا ارتکاب ہوا ہو وضعان قانون نے واسطے سزا کے ایک جرم مجموعی قرار دیا ہے مگر مقدمہ ہذا دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے فیصل ہونا چاہیئے یہ امر اہم قابل غور ہے کہ تمثیل متذکرہ بالا کو یعنی تمثیل (ن) متعلقہ فقرہ سوم دفعہ ۴۵۴ مجموعہ سابق ایک تمثیل مختلف قسم کا دفعہ ۴۵ مضمون مجموعہ جدیدہ میں جہانکہ وہ پھر واقع ہوئی ہے بنا لیا ہے مگر وہ تمثیل فقرہ اول دفعہ ۳۵ سے متعلق ہے پس یہ ظاہر ہے کہ اب وضعان قانون ایسے مقدمہ کو جیسا کہ مقدمہ ہذا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ ایک جرم قرار دیا گیا ہے بلکہ ایک سے زیادہ جرم قائم کرتے ہیں اور اسلئے نظیر ملکہ معظمہ بنام لوکا یا (۱) متعلق نہیں ہے۔

قواعد متعلقہ تجویز سزا کے مندرجہ دفعہ ۴۵۴ مجموعہ سابق مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) ۲۵ دفعہ میں ترک کر دئے گئے ہیں اب اونکو دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند و دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری جدید میں تلاش کرنا چاہیئے چونکہ مقدمہ ہذا فقرہ دوم و سوم دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) داخل نہیں ہوگا اسلئے وہ فقرہ دوم و سوم دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات میں داخل نہ ہوگا دفعہ ۷۱ کا اول فقرہ ہی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ -

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سکھا رام ابہاؤ

کچھ تعلق نہین رکھتا پس ہم دفعہ ۱۷ کو بحث سے خارج کر سکتے ہین اور احکام دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال بلا مزاحمت نافذ ہوتے ہین سزاے مجموعی اوس سزا کے دوچند سے متجاوز نہین ہوئی جسکے دینے کا مجسٹریٹ مجوز مقدمہ ہذا باستعمال اپنے اختیارات معمولی کے مجاز ہے لہذا احکام سزا حسب دفعہ ۳۵ جائز ہین اطلاع نامہ واسطے بحالی احکام سزا ملک مصدرہ مجسٹریٹ کے جاری ہوا۔

فیصلہ نمبر ۲ مقدمہ استصواب صیغہ فوجداری نمبری ۱۰۲ سنہ ۱۸۸۱ء منفصلہ پرو وڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس واقعہ ۱ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء کو صادر ہوا تہا کہ جسکا حوالہ تجویز متذکرہ بالا مین دیا گیا ہے کیونکہ وہ بعینہ ہم شکل ہین

از عدالت مقدمہ ہذا کو بلحاظ احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری حال سمجہنا چاہئے دفعہ ۲۳۴ مجموعہ مین داخل ہے بنسبت ملزم کے ہر ایک جرم کی بابت جسکا وہ مرتکب تہا قانوناً ایک ہی پیشی مین تجویز ہو سکتی تہی اور علیحدہ علیحدہ تجاویز ہوتیں جرم جلنر تمثیل (ب) دفعہ ۳۵ ملاحظہ طلب) لیکن اوس دفعہ مین کوئی ایسا امر مندرج نہین ہے جو دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند (سنہ ۱۸۶۰ء) پر موثر ہو پس بحث یہ ہے کہ آیا مقدمہ دفعہ مذکور مین داخل ہوتا ہے یا نہین اگر ہوتا ہے تو جرائم مرکبہ مین ایک جرم کی بابت سزا واحد کا حکم ہو سکتا تہا الا چونکہ ملزم جداگانہ جرمونکا مرتکب ہے کہ جو اگر وے ملا دیئے جاوین تو بروے کسی احد دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے اونکی نسبت سزا نہین دیجا سکتی لہذا ہماری راے مین دفعہ ۷۱ مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے پس احکام سزاے مصدرہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے جائز ہین اور کاغذات واپس ہو سکتے ہین۔

اجلاس نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۲ء ۲۴ فروری صفحہ ۴۹۷ انڈین لا رپورٹ

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مانیا دیال*

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۳۰۷ تجویز باعانت جوری تجویز رہائی - اختیارات دست اندازی ہائیکورٹ فیصلہ جوری مین -

کسی مقدمہ مین جسکا استصواب حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیا گیا ہو ہائیکورٹ قاعدہ کے مطابق جوری کی تجویز مین دست اندازی نہ کریگی باستثناء اوس حالت کے جبکہ یہ ظاہر کیا جاوے کہ وہ علانیہ اور صریحاً غلط ہے -

یہ استصواب حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) جے ڈبلیو واکر صاحب سشن جج مقام احمد آباد نے کیا۔

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

ملزم پر ایک طفل کے قتل عمد کے بارادہ دستیابی مال مسروقہ اپنے پاس رکھنے کا الزام لگایا گیا تھا جو جرم حسب دفعات ۳۰۲ و ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰) قابل تعزیر ہیں جوری نے باتفاق جرم اول کا اوسکو مجرم نہ تجویز کیا مگر جرم دوم کا مجرم تجویز کیا سشن جج نے جوری کی اوس رائے سے متعلقہ الزام قتل عمد سے متفق نہ ہوکر مقدمہ کا استصواب ہائیکورٹ سے حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲) کیا استصواب حسب ذیل ہے۔

مین جوری کے فیصلہ سے اختلاف رائے کرتا ہون اور بمقاصد انصاف کے لئے یہ ضروری تصور کرتا ہون کہ مقدمہ حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲) بحضور ہائیکورٹ مرسل ہو جوری نے ملزم کی نسبت یہ جرم ثابت قرار دیا ہے کہ اوسنے براہ بددیانتی زیورات اس علم سے حاصل کئے کہ وہ مسروقہ ہین اور شہادت سے ذرا بھی شک باقی نہین رہتا کہ ملزم سے پاس کرٹے ملے کہ طفل کے تھے اور اوسنے اونکے بیچ ڈالنے کی کوشش کی۔

مسماۃ مولی مادر طفل کی شہادت بالکل قابل اطمینان طور پر ادا ہوئی اور وہ ثابت کرتی ہے کہ ملزم طفل کے ہمراہ تھا اور اوسنے اوس شام کو جبکہ وہ غائب ہوا اوسے شیرینی دی یہ نہایت ہی خلاف قیاس ہے کہ طفل کو اوسکے مکان سے کوئی اجنبی ترغیب دیکر لے گیا ہو ملزم چند مکانات کے فاصلہ پر رہتا ہے اور لڑکا اوسے بخوبی جانتا تھا

شہادت پنجائیت کی معتبر ہے اور اوس سے ظاہر ہے کہ تھوڑی ہی دیر بعد غائب ہونے طفل کے ملزم نے اوس سے واقف ہونے سے انکار کیا لڑکا ۱۲ ماہ کی شام کو غائب ہوا اور ملزم نے ... کو ... کیا اور ۱۴ ماہ ... کو ... سپرد ... کے بعد اقبال کیا۔

ڈاکٹر کی شہادت یہ ہے کہ لڑکے کی ... پانی ... لیکن بوجہ ... کے صحیح سبب موت بیان نہین ہو سکتا لاش کا ایک کنوین مین پایا جانا اور گردن کا ہاتھون مین ہونا صاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ لڑکا زیورات کے لئے مارا گیا چونکہ زیورات گردن اور ہاتھ سے نہین اوتارے گئے تھے پس ظن غالب ہے کہ ... قتل ... ایک شخص سے ہوا اور وہ شخص کوئی سیانا آدمی تھا بیانات اقراری ملزم نسبت واقعات ... مقدمہ ہذا ... مین ذرا بھی شک نہین باقی رکھتے کہ ملزم نے لڑکے کو اوسکے زیورات کے ... مارڈالا ... مین تجویز کرتا ہون کہ جرم قتل عمد ثابت ہو گیا۔

ایک مقدمہ مین جسکا استصواب ... دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲) کیا تھا ... مقدمہ ملکہ معظمہ ... (۱) رجوع کی تھی جسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ فیصلہ

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
[illegible]

جوری بالعموم منسوخ نہین ہوسکتا تاوقتیکہ وہ خلاف واقع اور صریح غلط نہ ہو ظاہرا کوئی تحریری فیصلہ اس مقدمہ مین جسکا استصواب مین نے کیا تہا نہین صادر کیا گیا لیکن صرف یہی نتیجہ نظر آتا ہے کہ صاحب جج کے لیئے جبکہ وہ جوری کے فیصلہ سے مختلف الرای ہو مقدمہ بطور استصواب ہائیکورٹ مین ارسال کرنا فضول ہے تاوقتیکہ یہ صاف نہ ظاہر ہو کہ تجویز جوری ناقص اور صریح غلط ہے لیکن اگر جج بالکل فیصلہ جوری سے مختلف الرای ہو اور یہ دیکہے کہ فیصلہ مجوزہ سے انصاف کا انسداد ہوگا تو اوسے کوئی چارہ کار حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) نہین ہے بلکہ اوسپر لازم ہے کہ مقدمہ بحضور ہائیکورٹ روانہ کرے فیصلہ تمام حالتون مین بلحاظ وقعت شہادت کے اور قرائن مقدمہ پر ہوتا ہی کثیر التعداد مقدمات مین دو رائے ہوسکتی ہین یہ ثابت کرنا غیر ممکن ہے کہ دونون رائے مین سے ایک بہی ناقص اور صریح غلط ہے لیکن یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایک رائے محض بالائی اور واقعات سے متناقض ہے اور دوسری رائے مشتبہ تجویز ہونی چاہیئے یعنی اس خاص مقدمہ کی صورت مین کسی شخص محتاط کو اوس قیاس پر عمل کرنا چاہیئے جسپر کوئی شخص بلحاظ حالات اوس مقدمہ خاص کے برہنا اوس فرضی امر کے کاربند ہوسکتا ہی (قانون شہادت نمبر ۱ ۱۸۷۲ء دفعہ ۳ ملاحظہ طلب) اگر کوئی جج تصور کرے کہ جوری نے عدالت سشن کے روبرو رائے غلط قائم کی ہے اور بلحاظ مقاصد انصاف کے دوسری رائے قائم ہونی چاہیئے تو میری دانست مین اوسپر لازم ہے کہ مقدمہ کا استصواب کرے کیونکہ دفعہ ۳۰۷ مجموعہ مذکور مین یہ حکم ہے کہ جج مقدمہ ارسال کریگا نہ یہ کہ وہ مقدمہ ارسال کرسکتا ہے۔

بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام وزیر منڈل-(۱) ہائیکورٹ کلکتہ نے تجویز کی کہ فیصلہ جوری مین دست اندازی نہونی چاہیئے تاوقتیکہ کوئی عظیم اور قابل لحاظ غلطی انصاف کی نہ پائی جائے لیکن ایک بعد کے مقدمہ قیصر ہند بنام لکہن کمار (۲) مین اس تجویز سے اختلاف رائے معلوم ہوتی ہے اپر ...صاحب کا ضابطہ فوجداری دفعہ ۳۰۷) اوسمین یہ تجویز ہوئی کہ کوئی قاعدہ مقررہ نہین مرتب ہوسکتا جسکے مطابق ہائیکورٹ اپنے اختیار امتیازی کو عمل مین لائے بلکہ فیصلہ ہر مقدمہ کا اوسکے خاص حالات پر منحصر ہونا چاہیئے۔

یہ ظاہر ہے کہ واضعان قانون نے جوری کو جو مواجہہ جج جوسیقدر ایک مختلف اور بالتصریح ادنی حیثیت کا بمقابلہ اوس جوری کے قائم کیا ہے جو مواجہہ ہائیکورٹ ہو کیونکہ متفقہ تجویز جوری

(۱) بنگال لا ریپورٹر تجویز فوجداری جلد ۲ صفحہ ۲۰ - (۲) کلکتہ لا ریپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۰-

فیصلہ [illegible]ع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مانا دیال

کی جو بمواجہہ عدالت سشن ہو ہائیکورٹ سے منسوخ ہوسکتی ہے لیکن ایسی تجویز بمواجہہ ہائیکورٹ قطعی ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کہنڈے راؤ (۱)۔

ایک نہایت ضروری تمیز بروقت لحاظ اوس وقعت کے ہے جو متعلق فیصلہ اوس جوری کے ہے جو بمواجہہ عدالت سشن ہو ممکن ہے کہ وہ فیصلہ صرف بکثرت رائے ایک شخص کے ہو سشن جج کو کوئی اختیار جوری کو ٹھہرا رکھنے یا اوسے جسنے غیر متفقہ فیصلہ کیا ہو برخاست کرنے اور ملزم کی ازسرنو تحقیقات کرنے کا نہیں ہے اگر کوئی فیصلہ جوری کا بمواجہہ عدالت سشن کے قطعی بلحاظ کیا جاوے تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ وہ ناقص اور صریح غلط ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ تجویز ایک اہل جوری کی جسمین کثرت رائے شامل ہے بالعمل جج کی رائے سے بڑھ جاینگی و منجملہ نو اہل جوری کے آٹھ اہل جوری کی تجویز سے جو بمواجہہ ہائیکورٹ ہو زیادہ وقعت لیجاینگی۔ فرض کیا جاوے کہ ایک معمولی مقدمہ مین جسمین امر تصفیہ طلب صرف یہ ہی کہ آیا شہادت بدیہی پر یقین کیا جاوے یا نہین اگر ہائیکورٹ مین اوس مقدمہ کی تحقیقات ہو اور منجملہ نو اہل جوری کے آٹھ کو شہادت پر نہ یقین ہو لیکن جج نوین سے شہادت کے باور کرنے مین اتفاق کرے تو آٹھ شخصون کا فیصلہ حاوی ہوگا کیونکہ جج جوری کو برخاست کرسکتا ہے اور اوس حالت مین ملزم کی ازسرنو تحقیقات ہوسکتی ہے لیکن اگر وہ مقدمہ عدالت سشن مین تجویز کیا جاوے اور تین اہل جوری شہادت کو نہ باور کرین اور دو باور کرین اور جج اون سے اتفاق کرے اوسوقت اگر مطابق بعض فیصلجات ہائیکورٹ کے تجویز ایک شخص کی جس سے کثرت رائے جوری ہو قطعی سمجھی جاوے تو تاوقتیکہ یہ نہ ثابت ہو کہ تجویز کثیر حصہ اہالی جوری کی ناقص اور صریح غلط ہے (جو مقدمہ مفروضہ مقدمہ مین کامل طور پر امر ناممکن ہے) وہ تجویز دراصل ایک اہل جوری کی ہوگی یہ ذکر کرنا چندان ضرور نہیں ہے کہ جو اشخاص مفصلات مین فرائض جوری ادا کرتے ہین وہ بالعموم زیادہ تجربہ کار و واقفیت معاملات دنیوی رکھتے ہین اس درجہ اور قوم کے ہوتے ہین کہ بالطبع امور متعلقہ فائدہ عام و خاص پر بحث کرنے کے عادی ہون اور نہ عدالتون مین انصاف کے برتاؤ سے واقف ہوتے ہین ضلع ہذا مین تحقیقات مقدمات باعانت جوری صرف مقدمات قتل عمد تک محدود ہے اور بالتخصیص اسی قسم کے مقدمات مین تمام ملکون مین ایک سخت تکلیف درباره مجرم قرار دینے کے ہوتی ہے اور ایک تعصب ماقبل نکبت شہادت پیش کردہ استغاثہ رہتا ہی مزید بران ضلع ہذا مین ایک نہایت ہی سخت نفرت

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ا صفحہ ۱۔

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام مانیا دیال ۱۸۷۶ء

کسی شکل مین جان لینے کی نسبت ایک بہت بڑے اور بارسوخ طبقہ جماعت کو ہے مجھے شک ہے کہ کاغذات عدالت سے یہ ثابت ہوگا کہ کسی احد المقدمہ قتل عمد مین کسی جین اسیر نے رائے مجرم قرار دینے کی دی ہو یہ امر فطری ہے کہ ایک عقیدہ حاوی الوقت بلا غیر محسوس دوسرے ملت کے لوگون پر بھی موثر ہو سکتا ہے بالخصوص ایسے ملک مین جیسا کہ ہندوستان ہے ایک مقدمہ اس عدالت مین تجویز ہوا تھا جسمین جوری نے بالاتفاق قتل انسان متلزم سزا کا جو مساوی قتل عمد کے ہو مجرم قرار دیا لیکن مین نے اوسکا استصواب ہائی کورٹ سے کیا حالانکہ مین نہین تصور کرتا تھا کہ سزاے موت کی ضرورت ہے اور ملزم قتل عمد کا مجرم قرار پایا لیکن ماسوائے کسی تعصب کے نسبت قرار دہی جرم کے جو مقدمات قتل عمد مین ہوا ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وضعان قوانین نے بوجہ اسکے کہ جج کو بعض حالتون مین کسی مقدمہ کا استصواب ہائی کورٹ سے کرنے پر مجبور کیا ہے یہ امر ہائی کورٹ پر چھوڑ دیا ہے کہ شہادت کو تولے اور تجویز کرے کہ واقعات کی نسبت کون سی رائے غالب ہوگی۔

مین نے کئی مقدمات کا استصواب نسبت تجویز براءت جوری کے کیا ہے جنمین وہ مقدمہ بھی شامل ہے جسمین تجویز ایک اہل جوری کی کثرت رائے سے ہوئی تھی اور ملزمان کو ان مقدمات مین ہائی کورٹ نے رہا کیا ہے لیکن چونکہ کوئی تحریری فیصلہ ظاہر نہین کیا گیا مین نہین جانتا کہ وہ مقدمات واقعاتی حیثیت سے فیصل ہوئے یا نہین۔

مقدمہ ہذا کی نسبت مین نہین کہہ سکتا کہ فیصلہ جوری ناقص ہے آیا وہ صریح غلط ہے ایک امر واقعاتی ہے اگر مین نے تحقیقات مقدمہ باعانت اسیران کی ہوتی تو مجھے ملزم کو مجرم قتل عمد حسب دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) قرار دینے مین کوئی تکلف نہوتا لہذا مین تصور کرتا ہون کہ سب مجھے تجویز کرنا چاہیئے کہ فیصلہ جوری غلط ہے اور مقاصد انصاف کے لئے مقدمہ مین استصواب ہونا چاہیئے

لیتھم صاحب (ایڈوکیٹ جنرل) معیت پانڈورنگ بلبھدر قائم مقام وکیل سرکار منجانب سرکار۔ اس عدالت کو فرض نہ کرنا چاہیئے کہ فیصلہ صحیح ہے۔ اسے مقدمہ کے واقعات کو جانچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ آیا شہادت کے مطابق وہ مناسب فیصلہ ہے۔ اول مقدمہ بنارہ مین ملکہ معظمہ بنام کہانڈے راؤ بابی راؤ (۱) ہے جسمین ویسٹ صاحب جسٹس لکھتے ہین کہ ہر وقت انفصال سشن جج کے کل مقدمہ از سر نو پیش ہوتا ہے فرائض جج اور جوری ہر دو کے ذمہ اثنا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰ صفحہ ۱۳۔

۱۸۶۹ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مانیا دیال

ہو جاتے ہین اور اوسے لازم ہے کہ اپنا اطمینان کرلے کہ تجویز بابت مناسب یا کم از کم قابل تائید ہے
ڈیعلم کونسل نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام چرن گہوس (۱) و ملکہ معظمہ بنام نوبر چند بنرجی (۲)
و ملکہ معظمہ بنام ہرو مانجہی (۳) و ملکہ معظمہ بنام گوکل کیار (۴) و ملکہ معظمہ بنام مسماۃ تو ریا (۵) و قیصر ہند بنام
لچھمن کنور (۶) کا حوالہ دیا نتیجہ ان مقدمات سے یہ ہے کہ عدالت ہذا فیصلہ کو اگر وہ مناسب ہے منسوخ کرے یا
جیسی کہ مقدمہ سالومن بنام ٹین (۷) تجویز ہوئی تھی اگر فیصلہ ایسا ہی جیسا کہ فہمیدہ اشخاص کرین۔

[جارڈین صاحب جسٹس فرفر] ہے کہ فیصلہ مناسب ہے لیکن عدالت دوسرا نتیجہ نکالے
اوسوقت فیصلہ جوری بحال رہنا چاہیئے بسبب دفعہ ۳۰۰ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
اس عدالت کو اختیارات عدالت اپیل عمل مین لانا چاہیئے اپیل مین اس عدالت کو دیکھنا
فرض ہے کہ آیا سزا اوہی صحیح ہے مقدمہ بنام پرتاب چند بنرجی (۸) اور استصواب بہ آیا فیصلہ مناسب ہے
گوورد ہن۔ ام ام تر ہ جانب ملزم مقدمہ ہذا مین جوری نے بالاتفاق ملزم کو جرم قتل عمد
سے بری کیا ہے تاوقتیکہ یہ عقدہ فیصلہ براءت ناقص اور صریح غلط نہ ثابت ہو یہ عدالت اپنی قدیم
حکمت عملی کو نہ چھوڑیگی اور اوسے منسوخ نہ کریگی ضرورت استصواب صرف اوسوقت پیدا ہوتی ہے
جبکہ جج اور اہالی جوری کے درمیان اختلاف اسقدر مکمل ہو کہ بلحاظ مقاصد انصاف
ہائیکورٹ کو دست اندازی کرنا چاہیئے وہ دست اندازی صرف اوسیوقت مناسب ہے جبکہ شہادت سے
صرف ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہو اور فیصلہ جوری ناحق اوس نتیجہ کے مخالف ہو یعنی جہان فیصلہ ایسا ہی
مین غیر قابل تائید ہو) اگر یہ عدالت ہر مشکوک مقدمہ مین دست اندازی کرنے لگے یعنی ہر ایک مقدمہ
مین جسمین جج جوری سے مختلف الرائے ہو تو نتیجہ خراب ہوگا اہالی جوری کا رتبہ اسیسرون کا ہو جاویگا
اور تحقیقات باعانت جوری نہ قائم رہے گی ڈیعلم وکیل نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام شام مگدی (۹)
و ملکہ معظمہ بنام ورد ہن شامنتو (۱۰) و ملکہ معظمہ بنام گنگو لعبتہ (۱۱) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نوبین چندر
بنرجی (۱۲) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اودے چنگا (۱۳) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وزیر منڈل (۱۴) و

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۲ صفحہ ۳۳ (۲) " " جلد ۲ صفحہ ۷۰ (۳) " " جلد ۲ صفحہ ۴۸
(۴) " " جلد ۵ صفحہ ۲۶ صفحہ ۵۴ (۵) بنگال لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵ و مقدمہ مذکور کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۲
صفحہ ۱ (۶) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ (۷) لاء رپورٹ کوئنس بینچ ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۷۶ (۸) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ (۹) بنگال
لاء رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ ۱۹ و مقدمہ مذکور کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۳ صفحہ ۳ (۱۰) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۱۹
صفحہ ۵۴ (۱۱) " جلد ۲ صفحہ ۱ (۱۲) " " جلد ۱۰ صفحہ ۷۰ (۱۳) " " جلد ۲ صفحہ ۳ (۱۴) " " جلد ۵ صفحہ ۲

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ماناداِیل

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام مسماۃ التوریا (۱) ومقدمہ قیصر ہند بنام لکھن کنور (۲) ومقدمہ قیصر ہند بنام بھوانی (۳) ومقدمہ ملکہ معظمہ بنام کھانڈے راو باجی۔ اور (۴) کا حوالہ دیا۔

نانابھائی ہرداس صاحب جسٹس - یہہ استصواب صاحب سشن جج مقام احمدآباد نے حسب دفعہ ۳۰۷ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے کیا ہے ملزم پر جرائم قتل عمد کے حسب دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) ونیز جرم مال مسروقہ کا براہ بددیانتی کے پاس رکھنا حسب دفعہ ۴۱۱ ضابطہ مذکور قایم کئے۔

جوری نے بعد لحاظ شہادت و [illegible] صاحب سشن جج بروقت اختتام شہادت بالاتفاق تجویز کی کہ ملزم جرم اول کا [illegible] نہیں ہے لیکن جرم دوم کا ہے۔

صاحب سشن جج اپنے استصواب مین بیان کرتے ہین کہ گو وہ نہین کہہ سکتے کہ فیصلہ جوری [illegible] ملزم [illegible] مجرم قرار دینے مین کوئی تکلف ہوتا اگر تحقیقات مقدمہ با عدالت [illegible]

عدالت ہذا کا یہہ طریق عمل [illegible] جوری [illegible] دست اندازی نہین کرتی با [illegible] جبکہ وہ [illegible] غلط ثابت [illegible] نہین ہوتا کہ مقدمہ مین ایسی ہی کیفیت ہے بلکہ بلحاظ اسکے [illegible] وہ بالکل صحیح ہے اور کوئی دوسرا فیصلہ شہادت پیش کردہ پر نہین ہو سکتا [illegible] اقراری بیانات پر جو روبرو مجسٹریٹون کے ہوئے [illegible] جوری کی تجویز پر ہے کہ اون اقراری بیانات [illegible] کیجاے علاوہ برین بیانات اقراری [illegible] جوری کے فیصلہ کے کسیطرح متناقض ہین [illegible] ڈال دیا جسمین لاش پائی گئی یا ایسا فعل کرنے [illegible] کی اور نہ کوئی شہادت ہے کا دینے دو باتون مین سے ایک بہی کی لیکن وہ [illegible] جبکہ دوسرے شخص نے جسکا وہ نام بتاتا ہے متوفی کے زیورات [illegible] اور دینے مین کام مین اوسکی مدد کی اور وہ موجود تھا جبکہ دوسرے شخص نے متوفی کو کنوئین مین پھینک دیا اور یہہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ دوسرے

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد [illegible] صفحہ [illegible] (۲) مقدمہ مذکور کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۲۲ صفحہ ۱۴ - (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد [illegible] صفحہ [illegible]
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد [illegible] صفحہ ۵۲۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰ -

۱۸۸۶ء
قیصر ہند
بنام
مانیا دیال

دن شخص آخر الذکر نے اون زیورات مین سے چند اوسے فروخت کرنے کو دیئے لیکن بوجہ اوسکی عمر کے (۱۲ یا ۱۴ برس) سال کسی نے اوس سے خرید نہ کئے اور اسلیئے اوس نے دوسرے شخص کو واپس کر دیئے کوئی شہادت جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون نہین ہے کہ ملزم قتل سے سروکار رہے بلحاظ ان حالات مین دیکھتا ہون کہ مناسب نتیجہ صرف وہی ہے جو جوری نے تجویز کیا ہے قبل اسکے کہ ہم ملزم کو قتل عمد کا مجرم قرار دین ہم کو بغیر کسی معقول شکوک کے اس امر سے مطمئن ہونا چاہیئے کہ ملزم اوس جرم کا مرتکب ہوا شہادت متقدمہ سے ہذا و پانچ فہمیدہ اشخاص کی متفقہ رائے کیونکہ ہم اس مقدمہ مین اہالی جوری کو ایسے لوگ فرض کر سکتے ہین) بلحاظ کرکے اس نتیجہ کو ٹھیک ٹھیک نکالنا بیجا ہوگا کہ ملزم بوجہ اسکے کہ اوسکے قبضہ مین بعد متوفی کا مال مسروقہ تھا مجرم قتل عمد کا ہے ورنہ امر گو کہ شہادت دوسرے جرم کی ہے تاہم ملزم کے جرم قتل عمد سے پاک ہونے کے قیاس کے متناقض نہین ہے لہذا باتفاق رائے جوری مین ملزم کو الزام اول سے بری اور دوم کا مجرم قرار دیتا ہون اور تین سال کی قید سخت تجویز کرتا ہون

جاردین صاحب جسٹس - مین نہین خیال کرتا کہ بلحاظ واقعات کے جوری کی غلطی تا ہوئی ہے نسبت اونکے فیصلہ حصول مال مسروقہ کے مجرم قرار دینے کے مین خیال کرتا ہون کہ اونہون نے معمولی قیاس بوجہ اتصال جدید کے لگایا ہے جس قیاس کی تائید بیانات اقراری سے ہوتی ہے لیکن میری رائے مین یہہ قیاس کرنا بیجا ہوگا کہ قیدی بلحاظ ان واقعات کے قاتل تھا اور اوسکے قبضہ مین طفل متوفی کے کپڑے پائے گئے جو پہنے ہوئے اوسے اخیر مرتبہ لوگون نے زندہ دیکھا تھا اور اوس نے زیورات اوسکے فروخت کرنے کی کوشش کی بیانات اقراری بمنزلہ اقبال قیدی نسبت اس امر کے نہین ہین کہ وہ قاتل ہے اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیدی نے لڑکے کو قریب چاہ تک بہکا کر پہنچانے مین شخص غیر کی شرکت کی لیکن بظاہر یہہ قرار دینا کہ بنظر قتل نیت و فعل قتل بیانات اقراری مین ایک شخص غیر سے منسوب ہین اور یہہ ثابت ہے کہ کپڑے آخر کار اوس مکان سے برآمد ہوئے جسمین شخص آخر الذکر رہتا تھا واقعات متذکرہ صاحب جج اس تجویز کے متناقض نہین ہین کہ قیدی کو کسی زیادہ عمر والے شخص نے لڑکے کے پھسلانے کی ترغیب دی یہہ نتیجہ کہ اگر کوئی شخص زیادہ سن کا موجود ہوتا تو وہ سب زیورات بھی لڑکے کے جسم سے اوتار لئے گئے ہوتے صاحب جج قیاس نتیجہ بالکل نہین قرار دیا لیکن جوری نے یہہ خیال کیا ہو کہ اس قدر کم سن لڑکا ایسے جرم کا حوصلہ بالکل نہین پا لے اعانت نہین کر سکتا اور اغلب تصور کیا ہو کہ وہ شخص غیر لڑکے کے شور و غل

۱۸۸۶ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مانیا دیال

کرنے پر کیا گیا ہو اور افشا سے بچنے کے لیئے پیرون سے کڑے اوتارے بغیر لڑکے کو کنوئین مین ڈال دیا ہو عدم موجودگی شہادت مین یہہ کوئی ضروری قیاس نہین ہے کہ قیدی پہلے سے قتل کی تدبیر مین شریک تہا۔ بیانات اقراری سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی شخص غیر نے ارتکاب قتل لڑکے کے شور وغل کے روکنے اور افشا سے غالباً بچنے کے لئے کیا ہو ممکن ہے کہ بیانات اقراری سے جو قیاس پیدا ہوتا ہے اوسے جوری نے اغلب متصور کیا ہو کیونکہ کوئی ثبوت سواے اس اشارہ کے کہ قیدی نے کڑے اوس مکان مین پوشیدہ کئے تہے جہان سے وہ برآمد ہوئے ایسا نہین ہے جس سے وہ نتیجہ ناقص قرار پائے جو اوس تجویز سے نکلتا ہے یعنی کوئی شخص غیر ملوث ہے ہم نے کل مقدمہ کی بحث اور شہادت پر غور کرنے سے میری راے ہے کہ اس مین بہت سے بیانات اقراری ہین جو فہمیدہ اشخاص کی جوری کو کالحاظ کرنے اور قیدی مجرم قتل عمد قرار دینے سے باز رکہنے پر راغب کر سکتے ہین لہذا مین اوسے اوس جرم سے بری کرتا ہون اور جرم دفعہ ۴۱۱۔ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کا مجرم قرار دیتا ہون۔

فیصلہ جوری بحال رہا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۸۸۶ء ... صفحہ انڈین لا ... ۵۰۴

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام امر سنگہ جیٹہا و حسین غلام و بہیم راو کیشو راو*

گرفتاری بغیر وارنٹ۔ اختیارات پولیس نسبت گرفتاری بغیر وارنٹ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۲۲۰ و ۳۴۲

بذریعہ دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے پولیس کو اختیار ہے کہ نہ صرف اونہین اشخاص کو گرفتار کرے جنکے خلاف کوئی مناسب شکایت ہوئی ہو یا کوئی مناسب شبہہ اس امر کا پایا جاے کہ وہ کسی جرم قابل دست اندازی پولیس کے شریک ہین بلکہ اون اشخاص کو بہی جنکے خلاف معتبر خبر اس قسم کی ملی ہو۔

تجویز ضمنی۔ جبکہ گرفتاری جائز ہے تو کوئی مجرمانہ علم الشمول ایک فعل ناجائز کے نہین ہو سکتا جیسا کہ ملزم کے خلاف حسب دفعہ ۲۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند۔ (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے بغرض جواز حکم سزا کے ضرور ہے۔

یہہ لحاظ کرنا کہ اوس نے بدنیتی سے یا براہ عدالت کارروائی کی اور اوس علم سے کہ وہ فعل خلاف قانون

* اپیل فوجداری نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۸۶ء

مقدمہ ۱۸۸۶ع ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام امرسنگہ جیٹھا

کرنا ہے صرف اوسیوقت ضروری ہوتا ہے جبکہ کسی افسر پولیس نے اپنے قانونی اختیارات مین بہت گرفتاری کے زیادتی کی ہو۔

۲۰ اپریل ۱۸۸۶ع کی شب کو ایک پارسی باشندہ سورت مسمی ہرمزجی دوسابہائی عمر ۵۰ یا ۵۵ سال بظاہر تندرست کو ملزم نے اپنے مکان مین گرفتار کیا اور اوسکو تہانہ پر لے گیا جب وہ تہان حراست مین تہا ایک گہنٹہ بعد اپنی گرفتاری کے وہ یک بیک فوت ہوگیا ڈاکٹری شہادت سے ظاہر ہوا کہ کوئی بیرونی نشان ضرب کا متوفی کے جسم پر نہ تہا اور وجہ موت کی غشی تہی جو باعث روحانی یا جسمانی صدمہ کے پیدا ہوئی اسپر ملزمان الف ایس لیلی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مقام سورت کے اجلاس مین ان الزامات پر پیش ہوئے اول یہہ کہ وہ ہرمزجی دوسابہائی مذکور کی موت کے باعث ہوئے دوم اوسکو بغیر وجہ جائز قانونی کے گرفتار کیا سوم گرفتاری بغیر کسی ضروری یا مناسب وجہ کے ہوئی اور چہارم بوقت گرفتاری کے ناجائز اور بیضابطہ طور پر کارروائی کی۔

لیلی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز کی کہ غالباً متوفی نے دل پر صدمہ شدید ہونے سے قضا کی نہ کسی جسمانی صدمہ کے باعث سے جو ملزمان نے پہونچایا ہو اور ملزمان نے متوفی کو معتبر خبر اس طور کی پاکر کہ مال مسروقہ اوسکے مکان مین پوشیدہ رکہا ہے گرفتار کیا نہ کوئی کافی شہادت سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزمان یا اونمین سے کسی نے براہ بدنیتی یا عداوت کے متوفی کو اس علم سے حراست مین رکہا کہ وہ کارروائی خلاف قانون کر رہے ہین اور گرفتاری گو کہ غیر ضروری سختی سے عمل مین لائی گئی مگر بالکل جائز تہی لہذا ملزمان حسب دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) رہا کر دئے گئے نسبت جواز گرفتاری کے مجسٹریٹ موصوف کی تجویز حسب ذیل ہے۔

کیا گرفتاری متوفی ایک فعل جائز تہا کچہہ بحث نسبت اسکے ہے کہ آیا ملزم نمبر ایک یا دو نے گرفتار کیا لیکن بلحاظ حالات مین نہین تصور کرتا کہ یہہ امر کچہہ ضروری ہے خواہ امرسنگہ یا بہیما یا دونون نے یہہ فعل کیا ہو مین خیال کرتا ہون کہ وہ اندر اختیارات ضابطہ عطیہ قانون کے تہے بخلاف اسکے خواہ امرسنگہ اوسوقت مکان متوفی پر موجود تہا یا نہین مگر اخلاقی الزام اوسی پر بحیثیت ہونے افسر اعلی اور ذمہ دار کے عاید ہوگا جس قانون کے بموجب گرفتاری عمل مین آئی دفعات ۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) مین موجود ہے دفعہ ۵۴ کے الفاظ متعلقہ یہہ ہین۔ کوئی افسر پولیس ۔۔ کسی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے ۔۔ جسکی نسبت کوئی مناسب شکایت ہوئی ہو یا معتبر خبر ملی ہو یا مناسب شبہہ پایا جاتا ہو کہ وہ کسی جرم قابل دست اندازی پولیس مین شریک تہا لہذا امر تصفیہ طلب یہہ ہے کہ آیا معقول وجہ ثابت نہین۔ یہہ لحاظ ہے کہ فوراً گرفتار کرنے کی نہین (یہہ عنوان نمبر ۳ مین مذکور ہے) بلکہ یہ تعین کرنے یا شک کرنے کی کہ متوفی کسی جرم قابل

سنہ ۱۸۹۶ع مقدمہ سرکار بنام امر سنگھ

دست اندازی پولیس یعنی مال مسروقہ کے بدنیتی سے لینے کا مجرم تہا گرفتاری خواہ امر سنگھ کی جانب سے حسب بیان
اقرباء متوفی یا جانب ہیم راو حسب الحکم امر سنگھ یا جانب ہیم راو بذمہ داری خود بحیثیت افسر پولیس عمل مین آئی وہ جائز
ہیم راو کے بذریعہ حکم امر سنگھ کے عمل مین نہین آسکتی تھی کیونکہ (اول) ایسا حکم فضول تہا اس لئے کہ ہیم راو خود افسر
پولیس ہے اور (دوم) کوئی تحریری حکم مقتضیہ دفعہ ۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ع) نہ تہا لہذا یہ فعل
تنہا امر سنگھ یا ہیم راو کا ہوگا چونکہ شخص اول الذکر ہیڈ کانسٹبل درجہ دوم و شخص آخر الذکر ہیڈ کانسٹبل درجہ چہارم
تہے تہہ مقام گنپتی پیٹہ پس ان مین سے ہر ایک افسر پولیس ہے اور بدین حیثیت اوسے کافی اختیار حاصل تہا بشرطیکہ اوسکو
معقول شبہہ ہوا ہو بصورت امر سنگھ کے منظہرہ وجہ کارروائی کی مسمی پر بہو جمنا واس کی جانب سے اس امر کی
اطلاع دی ہوئی ہی کہ مکان متوفی مین کچہہ مال مسروقہ موجود ہے بحالت ہیم راو کے ہم اوس کے افسر بالا کے زبانی حکم پابندا
کو اس مین صحیح طور پر شامل کر سکتے ہین جو گو کہ کوئی قانونی اثر نہین پیدا کرتا تاہم خیال کیا جا سکتا ہی کہ امر متحت
کے دلپر بوقت تجویز اس امر کے کہ آیا کافی وجوہ کارروائی کرنے کے ہین یا نہین اثر پذیر ہوا ہو شہادت اس امر کی
موجود ہے کہ مسمی پر بہو جمنا واس نے پہلے موقعون پر مفید خبرین پولیس کو دی تہین یہہ جائز کہا جا سکتا ہی کہ اوسکی منظہرہ
اطلاع ملزم کو متبر چیز تصور ہونے کے لئے کافی تہی بشرطیکہ وہ واقعی دیگئی ہی یہ امر تصفیہ طلب ہے پر بہو جمنا واس
(گواہ نمبر ۱۹) خود بوقت طلبی منکر ہے کہ اوس نے اطلاع دی یا متوفی کا مکان بتایا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
لیکن یہہ نہایت معترض ملزم ہوگا اگر سمجہا جائے کہ یہہ انکار معاملہ ہذا کو قطعی طور پر طے کرتا ہے بنظر اسکے کہ پر بہو کا
اقبال اوسے ملحقاً جرم دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے مواخذہ مین لاتا کسیقدر یہہ
پیشین گوئی ہو سکتی ہی کہ وہ ہرگز اقبال نہ کریگا علاوہ اوسکے جوابات سے ظاہر ہے کہ وہ کم و بیش بطور مخبر پولیس کے
کام کرتا ہے اور ایسا شخص نہین ہے جو ایک لمحہ بہی اپنے بچاو کے لئے جہوٹ بولنے مین تامل کریگا اوس کا انکار میری
رائے مین ملزم کے مخالف کوئی ظن پیدا نہین کرتا بلکہ مقدمہ بدستور رہتا ہے یہان کچہہ شہادت صفائی
کا ذکر کرنا ضرور ہے لیکن اوس سے ہمکو کچہہ اعانت نہین ملتی حسب بیان ملزم مخبر نے ایک بلوچی کا ذکر کیا کہ متوفی سے
سازش رکہتا ہے اور ایک معزز مسلمان رئیس (نمبر ۲۳) مہتمم مسجد چادرگھاٹ بیان ملزم نمبر ۳ کی تائید کرتا ہے کہ
وہ ملزم نمبر ۳ شب مذکورہ کو اوس بلوچی کا حال دریافت کرنے گیا تہا لیکن وہ تخصیص دن کی بابت
کوئی قطعی بیان نہین کرتا بقیہ دو گواہان متعلق اس امر کے (نمبر ۲۴ و نمبر ۲۵) کوئی وقعت نہین رکہتے گواہان نمبر
۲۷ و ۲۸ اس لئے طلب ہوئے ہین کہ اونہون نے پر بہو مخبر کو وقت مذکور پر امر سنگھ سے بات کرتے دیکہا لیکن یہہ جدید
یہہ شہادت کسیقدر بلکہ بالکل مفید نہین ہے بہت سے جرائم کا سراغ بذریعہ ایسے مخبرون کے ملتا ہے جو اپنے کو
ظاہر کرنے پر آمادہ نہین ہوتے اوس کو واضعان قانون نے اس قدر صراحت سے تسلیم کیا ہے کہ دفعہ ۱۲۵ قانون شہادت

نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۲ع مین بالتصریح مندرج ہے کہ کوئی مجسٹریٹ یا افسر پولیس اس امر کے بتانے پر مجبور
نہ کیا جائے گا کہ اوس نے کسی جرم کے ارتکاب کی اطلاع کہان سے پائی کہ اگر اس حکم قانون سے
یہ منشا مطلب کا لحاظ کیا جائے تو یہ نتیجہ صریح نکلتا ہے کہ اگر کوئی افسر پولیس بحالت ماخوذی جرم
گرفتاری بغیر وجہ معقول اپنے کو عذر بے قصوری تک محدود رکھے اور اپنے مخبر کا نام بتانے سے انکار کرے
تو اوسے بری ہونا چاہئے تاوقتیکہ نفس الامر مین کوئی شہادت اوسکے خلاف ہو یا طمینان کہا جا سکتا ہے
کہ منجملہ دیگر خفیہ مخبرون (انفارمرون) کے تو کسی معاملہ کی شرکت سے انکار کرینگے اگر علانیہ عدالت مین
کارروائی حال کی طرح اونسے استفسار ہو حفاظت عام کے لئے یہ امر ضرور ہوگا کہ پولیس کو ہر ایک
گرفتاری کا واقعی جواز ثابت کرنا لازم آئے تو تفتیش جرائم مین وہ بالکل ہیچ دست و پا ہو جائینگے کیونکہ کوئی
ہوشیار اہل پولیس کسی خفیہ خبر پر کارروائی کرنیکی جرات نکریگا اس لئے مین تصور کرتا ہون کہ کافی
وسعت اس اصول کو دینی چاہئے کہ شخص معترضہ قصوروار سمجھا جاتا تاوقتیکہ واقعی مجرم نہ ثابت ہو یعنی حالتیکہ
اعمالی پولیس بوجوہ معقول کارروائی کنندہ سمجھے جائینگے تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت ہو اس مقدمہ مین نتیجہ
خلاف پیدا کرنے کے لئے چند بیانات عدالت متعلق ہوئے ہین جنپر اب لحاظ ہونا چاہئے جہان تک کہ وہ بیانات
بہت محدود ہوئے ہین انکا تعلق ایک نزاع کے ساتھ قائم کیا گیا ہے جو چند اہل پولیس اور ایک
کے ہر چند مخبرون پر پولیس نے گرفتاری کا الزام عائد کیا تھا قریب ایک سال سے عدالت فوجداری مین
چل رہا ہے مجسٹریٹ نے پولیس انسپکٹر [illegible] کو دوبارہ طلب کیا تھا تاکہ توضیح قلمبند ہون بیان
کوئی ضرورت اونحالات کے [illegible] کی نہین ہے جو اوس نے کئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ متوفی کارروائیات
مذکورہ مین کسیطرح خواہ بطور فریق یا گواہ شریک تھا وہ کام سے شریک نہتھا اور نہ کوئی ثبوت ہے کہ اوس سے
اوسکو کچھ تعلق تھا باستثناء اسکے (جیسا کہ خورشید جی نے ہمارے روبرو بیان کیا) وہ اوسکے جانب سے
بطور قاصد وغیرہ کے کام کرتا تھا [illegible] ہے کہ اوسکے بعض ممبرون کا ذاتی دوست ہو دوسری جانب متوجہ
ہو کر ہم دیکھتے ہین کہ ملزمان سے کوئی بھی اون کارروائیات مین شریک نہ تھا اصل مستغیث مقدمہ
قمار بازی مین ایک ہندو کا [illegible] پیر محمد تھا جسکی نسبت عدالت مین اشارتا بھی نہین بیان ہوا کہ وہ اس
معاملہ سے جو اوسوقت زیر تحقیقات تھا کچھ واسطہ رکھتا ہے وہ ہمراہی مراد آبو اور محمد بھیکن بحکم مجسٹریٹ
طلبی [illegible] تجویز کے بھیجا گیا اور سلسلہ واقعات [illegible] اور ملزم کے درمیان [illegible] یون موسوم کر سکتے ہین کہ اسکے
نام سمن جاری ہوا تھا لیکن بطور گواہ پیر محمد کے طلب نہین ہوا تھا الحاصل چند سپاہیون اور چند اہل پولیس
الزام ہمارے روبرو پیش ہوئی ہے اور ہم سے استدعا کیجاتی ہے کہ ایک سپاہی کی گرفتاری ایک دوسرے

سنہ ۱۸۹۲ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
امر سنگھ

اہل پولیس کے باہت اوس نزاع کا نتیجہ تصور ہو میں ہرگز نہیں کہتا کہ یہہ امر غیر ممکن ہے کہ بیان میں بلا تامل تجویز کرتا ہوں کہ یہہ تعلق کسی عدالت قانونی کے لئے ایسا نتیجہ نکالنے کے واسطے نہایت ہی خفیف اور بیہودہ پیروزشاہ (نمبر ۲۹) ایک قرابتمند متوفی یہہ اظہار خواہش کرتا ہے کہ وہ دوست چلا جاتا کیونکہ اوسنے بیان کیا کہ "پولیس کے لوگ مجھہ سے اسوجہ سے دشمنی رکھتے ہیں کہ میں نے جھوٹی گواہی دینے سے انکار کیا" وغیرہ وغیرہ لیکن دااشاہ کے روبرو اور اس عدالت میں اپنے اظہار میں گواہ نے صرف پولیس کا ذکر کیا ہے اور کسی کا نام نہیں لیا ہے دااشاہ کے روبرو اوس نے یہہ بھی کہا تہا کہ وہ (متوفی) نے کسی پولیس کے جمعدار کا ذکر کیا جس کا نام نہیں بتایا تہا وقت جرح اس عدالت کے روبرو اوس (گواہ) نے ایک خاص سوال کے جواب میں امر سنگھ کا نام لیا حجت مجانب مدعا علیہ یہہ ہے کہ اگر یہہ گواہ راست بیان کرتا ہے تو متوفی نے قمار بازی کے مقدمہ کا حوالہ دیا ہوگا جس سے ملزم کو کوئی واسطہ نہیں ہے اگر ایسا ہو تو وہ جمعدار آغا بابا پیر محمد ہے علاوہ برین متوفی کی زوجہ اور دختر (نمبر ۲ و ۳) گرفتاری کے ایک یا دو ماہ قبل مابین متوفی اور ملزم کے ملاقات ہونے کا ذکر کرتی ہے جبکہ ملزم نے اوس سے کسی چیز پر دستخط کرنے کو کہا تہا اور انکار کرنے پر دہمکی دیتا ہوا چلا گیا تہا وہ (نمبر ۳) اس واقعہ کے بیان کرنے میں کہتی ہے کہ وہ منزل زیرین کے سامنے والے کمرہ میں تہی اور وہان کوئی اور نہ تہا اوسکی لڑکی (نمبر ۲) بالاخانہ پر تہی نمبر ۲ خود بیان کرتی ہے کہ اوس سے جو کچہہ گفتگو ہوئی ہو ہی سنی اوس وقت میں کی جبکہ مکان کے باہر اور ریٹلا پر پائے چہڑنے آتی تہی ان دونوں میں ایسے بنا اہم اختلاف کی تنقیح کرنا دقت طلب امر ہے نمبر ۳ مظہرہ تخویف کا ذکر نہیں کرتی یہہ یاد رکہنا چاہئے کہ یہہ خاص نمونہ گواہ متوفی کے رشتہ دار ہیں اور بدین حیثیت خواہ مخواہ پولیس کی جانب سے بہت بدگمانی ہیں ... بے وہ اپنے رشتہ دار کی موت کا یہ بانی تصور کرتے ہیں اور کوئی زیادہ فرق اوس جماعت کے منظم شخصوں میں نہیں کرتے۔ ایسے خیالات فطرتی طور پر ہونگی یادداشت پر بنسبت گذشتہ باتون کے اثر پذیر ہونگے اور اگر ... بہ زیادہ اعتبار کیا جاویگا تو اون کو خطرناک نہایت دیتے ابتدائی مجلہ میں نہیں تصور کرتا کہ کافی شہادت اس امر کے ثبوت میں پیش ہوئی ہے کہ ملزمان یا اون میں سے کسی نے بعبارت دفعہ ۳۴ مجموعہ تعزیرات ہند باہم تبعیت یا عنادات متوفی کو حراست میں رکہا اس علم سے کہ وہ فعل خلاف قانون کر رہے ہیں گا

اسکے بعد میرا بائی بیوہ ہرمزجی دوسابہائی متوفی نے ہائیکورٹ میں مقدمہ ہذا کی کارروائیات بغرض نگرانی ملاحظہ کرنیکی درخواست کی اور قاعدہ نالش ساکن نانا بہائی صاحب جسٹس و دیگر صاحبان جسٹس کے اجلاس سے حاصل کیا جسکی روسے امر سنگھ حبیب شاہ حسین غلام محمود یسیم راو کیشو راو ملزمان سے استفسار کیا گیا کہ وہ وجہ دکہلائین کہ کیون وہ الزامات مندرجہ دفعات ۳۴۲ و ۳۴۴ مجموعہ تعزیرات ہند

سنہ ۱۸۶۶ء مقدمہ [illegible] بنام امر سنگھ جیٹھا

رایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء کی تحقیقات کے لئے سپرد عدالت سشن ہون۔

یہہ قاعدہ بغرض سماعت ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو باجلاس سر ڈو رصاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس کے پیش ہوا۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سایل

گوکل داس کاہنداس پارکہہ منجانب فریق ثانی۔

از عدالت مقدمہ ہذا مین میربائی بیوہ ہرمزجی دوسابھائی نے نانابھائی صاحب جسٹس و ڈیڈ، برن صاحب جسٹس کے اجلاس سے ایک قاعدہ حاصل کیا جس کے بموجب امر سنگھ جیٹھا ملزم و حسین غلام محمد و بھیم راو کیشو راو سے استفسار کیا گیا کہ وہ وجوہ ظاہر کرین کہ کیون وہ بابت الزامات مندرجہ دفعات ۲۲۰ و ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند رایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کے سپرد عدالت سشن ہون۔ ہمارے روبرو منجانب میربائی مسٹر مانک شاہ نے یہہ بحث کی ہے کہ لیلی صاحب مجسٹریٹ نے جس نے ملزم کو رہا کردیا اون امور تصفیہ طلب کی تجویز مین غلطی کی ہے جو اوس نے متعلق جواز گرفتاری ہرمزجی اور بدنیتی یا عداوت ملزمان کے تحریر کئے۔ ہم سے استدعا کی گئی ہے کہ ہم اس عداوت کی موجودگی اور غیر ضروری سختی سے فرض کرلین جس سے گرفتاری عمل مین آئی۔ یہہ وہ معاملہ ہے جسکی نسبت مسٹر لیلی نے اپنی تیسری تجویز مین بحث کی ہے ان وجوہ پر ہم سے استدعا کی گئی ہے کہ ہدایت سپردگی ملزمان بعدالت سشن کرین۔

مسٹر لیلی کے نہایت ہی محتاط فیصلہ اور شہادت متعلقہ مظہرہ وجوہ گرفتاری کی نسبت جو اوہنون نے بحث کی ہے اوسپر غور کرکے ہم نہین خیال کرسکتے کہ بحیثیت عدالت متعلقہ نگرانی کے ہمکو اونکے فیصلہ مین دست اندازی کرنی چاہئے خواہ اس وجہ سے کہ کوئی معقول وجہ شک یا شکایت جواز گرفتاری کے نہ تھی یا اس سے کہ ملزمان نے بدنیتی یا عداوت کے خیال سے ایسا کیا ہمکو اوس رائے کا حوالہ دیا گیا ہے جو کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام بہاری سنگھ (۱) ظاہر کی اوس مقدمہ مین جو اوس وقت فیصل ہوا تھا جبکہ اختیارات افسران پولیس متعلقہ گرفتاری بلا اجرائے وارنٹ کے حسب دفعہ ۱۰۰ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء کے تھے مارکبی صاحب جسٹس نے لکھا ہے معقول شکایت یا شبہہ ہر مقدمہ خاص کے حالات پر موقوف ہے لیکن بدرجہ اتم کسی مخصوص امر پر مبنی ہو جو شخص ماخوذ پر شک عائد کرتا ہو اور صرف مہمل قیاس یا جزئی شبہ

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظیر فوجداری جلد ۷ صفحہ ۳۔

سنہ ۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
امر سنگھ جیٹھا

الفاظ ضمن ۲ دفعہ ۱۰۰ مجموعہ مجریہ سنہ ۱۸۶۱ء کی شرح کے طور پر ہین جسکی رو سے اختیار دیا گیا تھا کہ بغیر اجراے وارنٹ کوئی شخص گرفتار ہو سکتا ہے جسکی نسبت کوئی معقول شکایت کیگئی ہو یا معقول وجہ شک کی موجود ہو کہ وہ کسی جرم مین اوس قسم کے شریک ہے جو مجموعہ مجریہ سنہ ۱۸۶۱ء مین جرائم قابل دست اندازی پولیس لکھے ہین وہ قاعدہ اب بذریعہ دفعہ ۵۴ مجموعہ سنہ ۱۸۸۲ء کے تبدیل کر دیا گیا جس سے اختیار دیا گیا ہے کہ صرف نہ وہ اشخاص گرفتار کئے جاوین جنکے خلاف کوئی معقول شکایت ہو یا جنکی نسبت اس طور پر شریک ہونے کا معقول شبہ موجود ہو بلکہ وہ اشخاص بھی جنکے خلاف معتبر خبر اسطور کی ملے مقدمہ ہذا مین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ اطمینان نہین کیا گیا کہ یہ جو جہنا داس مخبر نے اوس قسم کی خبر ملزم کو نہین دی جسکا خیال مجموعہ کی دفعہ ۵۴ مین کیا گیا ہے اور ہم نہین کہسکتے کہ مجسٹریٹ کی تجویز بلحاظ شہادت پیش شدہ کے غلط تہی یا یہہ کہ وہ اوس امر کے متعلق کسی شہادت پر لحاظ کرنے مین قاصر رہا۔

لہذا ہمکو تجویز کرنی چاہئے کہ ملزمان نے اندر اپنے اختیارات قانونی متعلقہ گرفتاری کے کارروائی کی خواہ کیسی ہی سختی سے وہ اون اختیارات کے عمل مین لانے مین پیش آئے ہون یہہ خیالات واقعی اسقدر کافی ہین کہ ہم درخواست موجودہ رد بر وا پنے کو مستعد کر سکتے ہین اگر گرفتاری جایز تہی تو ایک فعل ناجائز کے شامل ہین ”کوئی مجرمانہ علم اس قسم کا نہین ہو سکتا جو ملزم کے خلاف اس غرض سے قایم کرنا لازم ہوگا کہ اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) جائز ہو دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نراین یا باجی[(1)] یہ خیال کرنا اوسوقت لازم آتا ہے جبکہ صاحب ایک افسر پولیس کے اپنے قانونی اختیارات کو عمل مین لانے مین زیادتی ہوئی ہو کہ آیا اوسنے براہ بدنیتی یا عداوت اور اس علم سے کارروائی کی کہ وہ خلاف قانون عمل کر رہا ہے“ بااوصف اسکے مقدمہ ہذا مین ہم کہہ سکتے ہین کہ کوئی وجہ تجویز کرنے کی نہین ہے کہ مسٹر لیلی نے اوس قدر شہادت کا موازنہ غلط کیا ہے جو اون اغراض سے متعلق ہے جنکے باعث سے ملزمان کو ہر مزجی ستوفی کے گرفتار کرنے کی ترغیب ہوئی۔

گرفتاری فی الواقع غیر ضروری سختی کے ساتھ عمل مین لائی گئی لیکن ہم مسٹر لیلی سے یہ تجویز کرنے مین متفق ہین کہ واضعان قوانین نے اوس قسم کے افعال کی حفاظت جنکے مقدمہ ہذا مین اہالی پولیس قصوروار ہوئے حکام سیغہ ایگزیکیوٹو کی نگرانی پر چھوڑ دی ہے اور ایسی نگرانی معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴۶۔

ملزمان کی نسبت عمل مین لائی گئی —
چونکہ گرفتاری متوفی کی بالکل جائز نہی لہذا یہہ ظاہر ہے کہ ملزمان کے خلاف کارروائی کی نسبت الزام متعلقہ دفعہ ۱۴۸-۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے بہ کامیابی نہین ہو سکتی ہے بدین وجوہ ہم مجسٹریٹ کے حکم مین دست اندازی کرنے سے انکار کرتے ہین —

حکم خارج ہوا۔

ستمبر ۱۸۹۹ء
بنام
امر سنگھ جیتیا

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام لکشمن والد دو *

۴ مارچ ۱۸۹۹ء
۲۱۵

جنون - مقدمات فوجداری مین جنون کا عذر - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۸۴ - مقدمات فتور عقل مین مواخذہ داری کا اندازہ حسب منشاے قانون -

دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) مین قانونی اندازہ مواخذہ داری کا متعلقاً فتور عقل معینہ مین قائم ہوا ہے ایسے اندازہ کی رو سے مجرمیت فعل کی تجویز کی جاتی ہے اور اس اندازہ اور اندازہ طبی مین تمیز کیا گیا ہے —

ملزم ہذا نے دو چھوٹے بچون کو ایک کلہاڑی سے قتل کر ڈالا - وجہ اس جرم کی یہہ بیان کیگئی کہ بچون کے رونے سے ملزم جبکہ وہ مسجد مین مبتلا ہا ادق ہوا - یہہ بیان کیا گیا ہے کہ بخار کے باعث سے ملزم زود رنج ہوگیا تھا اور آواز اوسکو ناگوار ہوتی تھی مگر یہہ ظاہر نہین ہوا کہ وقت ارتکاب جرم کے ملزم بیہوش تھا - کوئی ارادہ اخفا کا نہین کیا گیا اور ملزم نے پورا پورا اقبال کیا -

تجویز ہوئی - کہ چونکہ ملزم نوعیت اپنے فعل کو جانتا تھا لہذا اوسکی نسبت یہہ قیاس کرنا چاہئے کہ وہ اوسکی مجرمیت کو بھی جانتا تھا پس وہ مجرم قتل عمد کا ہے -

یہہ ایک استصواب ہائیکورٹ سے حسب دفعہ ۳۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے واسطے منظوری حکم سزاے موت کے کیا گیا تھا جسکو ملزم کی نسبت ایم ٹی بیکر صاحب سشن جج مقام ناسک نے صادر کیا تھا -

ملزم پر جرم قتل عمد کا حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ساتھ

* مقدمہ منظوری حکم سزاے موت نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۶ء -

۱۸۸۶ء
محکمہ سلطنت قیصر ہند
کمشنر گجرات

وین قایم کیا گیا تہا۔ ۲۰ نومبر ۱۸۸۵ء کو بعد دوپہر ملزم اپنے گہر مین بخار مین بیمار پڑا تہا اوسکے دو اطفال نے جنمین سے ایک کی عمر تین برس اور دوسرے کی ایک برس کی تہی رونا شروع کیا اور یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اس رونے کی وجہ سے ملزم کو غصہ آیا۔ اوس نے چہوٹے بچے کو ہنڈولے سے نکالا اور اوسکے گلے کو اندرونی کمرہ کی دہلی پر ایک کولہاڑی سے کاٹا بڑا بچہ مکان کے دروازے پر تہا ملزم نے اوسکو پکڑ کر اوس کا گلا بہی اوسیطرح کاٹ ڈالا۔

یہہ ظاہر نہین ہوا کہ ملزم کی طرف سے قبل اسکے کوئی علامات جنون کے ظاہر ہوئے تہے اوسکی زوجہ نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ ملزم پانچ دن سے بخار مین مبتلا تہا اور کام پر جانے کے قابل نہ تہا چونکہ حالت بخار مین وہ مجنون تو نہین بلکہ بہت غصہ ور ہو گیا تہا اور اوسکو آواز ناگوار معلوم ہوتی تہی اور اوسکے خیالات منتشر تہے اور یہہ کہ بروز واردات بعد دوپہر قریب دو بجے کے جب مین مکان سے گئی تو ملزم کو کثرت سے بخار تہا اور وہ اپنے بستر پر پڑا تہا اور یہہ کہ قبل جانے کے مین نے دونون بچون کو بطور معمول ملزم کے سپرد کر دیا تہا کیونکہ وہ اون سے بہت محبت رکہتا تہا۔ بعد قتل کے ملزم نے کوئی ارادہ فرار ہونے کا نہین کیا نہ اوس نے کوئی رنج یا افسوس ظاہر کیا اوس نے بخوشی اپنے آپکو پولیس کے حوالہ کر دیا اور پورا اقبال اپنے جرم کا روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے کیا۔

جب ملزم واسطے تجویز کے روبرو عدالت سشن پیش ہوا تو ملزم کے وکیل نے اوسکی صفائی کے واسطے عذر جنون کا پیش کیا۔ اس عذر کی بنا پر دونون اسیسرون نے اوسکو بری کیا مگر صاحب سشن جج نے باختلاف رائے اسیسران یہہ تجویز کی کہ یہہ عذر ثابت نہین ہے اور حاکم موصوف نے ملزم کو مجرم قتل عمد کا حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کے قرار دیا اور اوسکی نسبت حکم سزائے موت بشرط منظوری ہائیکورٹ کے صادر کیا۔ چنانچہ کارروائیات ہائیکورٹ کو واسطے منظوری حکم سزا کے بہیجی گئین۔

وی کے مہتہ ڈیکر بجانب ملزم جس اصول کا ٹیلر صاحب کے میڈیکل جورس پروڈینس مین صفحات ۔۔۔ حوالہ دیا گیا ہے اوسمین یہہ مقدمہ داخل ہوتا ہے قبل ارتکاب جرم کے ملزم پانچ روز سے بخار مین مبتلا تہا۔ وہ غصہ ور ہو گیا تہا اوسکو آواز ناگوار ہوتی تہی اور اوسکے خیالات منتشر تہے ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ وہ بیہوش بہی تہا۔ اور نہی گواہ جو ڈاکٹر ہین وہ تسلیم کرتے ہین کہ سرسام سے آدمی کے حواس یہان تک جانے

سنہ ۱۸۹۶ع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شمسن والدو

رہتے ہین کہ وہ اس قابل نہین رہتا کہ نوعیت اپنے فعل کی سمجھے یا یہہ سمجھے کہ مین کوئی امر بیجا کر رہا ہون ۔ راسکو صاحب کے قانون شہادت صفحہ ۱۹۰۵ اور راسٹیفن صاحب کے قانون فوجداری صفحات ۸۶ و ۱۹۴ و ۱۳۸ کا حوالہ دیا گیا اس مقدمہ مین مطلق کوئی نیت قتل کرنے کی نہین ہے ۔

پانڈورنگ بابہدر (قایم مقام وکیل سرکار) منجانب سرکار ۔ ملزم کو صاف طور پر یہ ثابت کرنا چاہئے تہا کہ وقت ارتکاب جرم کے مین اوس فعل کی نوعیت کو نہین جانتا تہا ۔ مگر اوس نے ایسا نہین کیا صرف اس امر سے کہ ملزم غصہ ور ہوگیا تہا یا یہہ کہ اوسکا دل منتشر تہا وہ مواخذہ سے بری ہوگا وجہ یا قصد کا ہونا کوئی دلیل جنون کی نہین ہے شہادت سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ملزم سرسام مین تہا بلکہ ملزم کی زوجہ تسلیم کرتی ہے کہ وہ سرسام مین نہین تہا اگر ملزم حالت سرسام مین ہوتا تو وہ پورا پورا اقبال بتفصیل کل حالات متعلقہ جرم کے نکرتا چونکہ عذر جنون ساقط ہوتا ہے لہذا ملزم کی نسبت صحیح طور پر جرم قتل عمد کا ثابت قرار دیا گیا ہے ۔

برڈوڈ صاحب جسٹس ۔ ملزم نے بیرحمی کے ساتھہ اپنے دو چہوٹے بچون کو ایک کلہاڑی سے قتل کیا ۔ یہہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اون سے بہت محبت کرتا تہا ملزم اس جرم کی وجہ یہہ بیان کرتا ہے کہ مین تپ ولرزہ مین بیمار رہتا اور لڑکون نے رونا شروع کیا اور اس سے مجہکو غصہ آیا بعد اونکے قتل کے ملزم بستر پر گیا اور سوگیا ۔ استفسار کے ملزم کی وضع خاموشی کی تہی اور اوس نے کوئی قصد اخفا کا نکیا اوس لئے پورا پورا اقبال کیا ہے مگر کوئی علامت غم یا افسوس کی ظاہر نہین کی ہے ۔

ملزم کو کئی دن سے بخار آتا تہا مگر یہہ نہین معلوم کہ اوسکو سرسام تہا اوسکی زوجہ کا بیان ہے ملزم گفتگو مین لغزش نہین کرتا تہا جب بخار آتا تہا تو وہ گہبراتا تہا اور بیہوش ہوجاتا تہا ہمارے شہادت سے یہہ تجویز لازم نہین آتی کہ ملزم نے بحالت سرسام اپنے بچون کو قتل کیا اگر ملزم حالت سرسام مین ہوتا تو اوسکو اون حالات کی یاد نہوتی نہ وہ اقبال کرسکتا اگرچہ اوسکی زوجہ بیان کرتی ہے کہ حالت بخار مین وہ بیہوش (بے سدہ) ہوجاتا تہا تاہم یہہ امر صاف ہے کہ جو کچہہ وقوع مین آیا تہا اوسکی واقفیت اوسکو بخوبی تہی ۔

صاحب سشن جج نے اس بحث پر غور کیا ہے کہ آیا ملزم حسب منشاے دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے فتور عقل کے باعث ...... اوس فعل کی نوعیت کو جو اوس سے وقوع مین آیا تہا یا اس امر کے سمجہنے

سنہ ۱۸۶۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تکمشن مالکدو

کے قابل نہ تہا کہ جو کچھہ مین کرتا ہون وہ بیجا یا خلاف قانون ہے" اور صاحب وصوف نے
اس امر کو خلاف ملزم کے تجویز کر کے اوس کی نسبت حکم سزاے موت صادر کیا ہی ہر دو
اسیسرون کی یہہ راے قرار پائی کہ ملزم پر جرم عائد نہین ہوتا اونمین سے ایک نے سمجہا کہ ملزم بخار مین
مبتلا تہا اور وہ اپنے فعل کی نوعیت کو نہین جانتا تہا دوسرا اسیسر یہہ بیان کرتا ہے کہ ملزم
کے حواس برقرار نہ رہتے اور یہہ کہ وہ بیمار رہتا اور یہہ کہ اوس کا اپنی زوجہ اور بچون سے میل تہا
اور یہہ کہ بجز مجنون کے کوئی شخص خود اپنے چہوٹے بچون کو نہ مارے گا
اگر ملزم نے جنون کی بحث لیت اندازہ طبی کی رو سے تجویز کیجاے تو دیکہا کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے
اپنی میڈیکل جورس پروڈینس طبع ششم کے باب ۹۹ مین حوالہ دیا ہے تو ہماری راے مین جنون
اوس بحث کی تجویز بموجب راے اسیسران کے کیجاوے گی یہہ ایک مقدمہ اوسی قسم کا ہے
جسکی ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے نسبت بحث کی ہے اور جسمین کہ قبل ارتکاب افعال قتل کے کوئی علامات
فتور عقل نے ان الفاظ کے عام معنی کے بموجب نہ تہے بعض مقدمات مین وہ افعال اون
اشخاص کے مقابلہ مین عمل مین آئے تہے جو شخص ہلاک کنندہ کا سب سے نہایت قریب کا رشتہ
رکہتے تہے اور جنسے وہ نہایت مانوس تہے۔ ڈاکٹر ٹیلر صاحب کی راے مین ایسے جرائم انصافاً یا
بوجہ معقول اشخاص ذی ہوش اور ذمہ دار کے افعال نہین خیال کئے جاسکتے ہین۔
مگر کیسا ہی زیادہ مفصل اصول قانون انگریزی کا ایسے مقدمات کی نسبت ہو تاہم وہ
اصول اون مقدمات پر جنکی تجویز بذریعہ جوریون کے ہوئی ہے مستحکم اور غیر متبدل طور پر قطعی نہین
متعلق کیا گیا ہے صرف تین مقدمات مندرجہ کا حوالہ دینا ضرور ہوگا۔ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام
گرین اسمتہہ (۱) مین ملزم پر جرم اپنے چار بچون کے قتل کرنیکا لگایا گیا تہا وہ ایک شفیق باپ تہا
لیکن جب اوسکی حالت تباہ ہوئی تو اوس نے اپنے بچون کو اس غرض سے جیسا کہ اوس نے
بیان کیا کہ دوسرون پر بار نہ ہوے مار ڈالا یہہ خیال اوسکے دل مین
اوس رات کو آیا تہا جب اوس نے اس جرم کا ارتکاب کیا اوس نے دوسرے دن پورا اقبال
کیا اور تجویز کے وقت کوئی جوابدہی نہین کی گواہون مین سے کسی نے کبہی کوئی ادنی علامت
فتور عقل کی نہین دیکہی تہی اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم ہو کر حکم سزاے
موت کا صادر ہوا تہا لیکن ڈاکٹر میک صاحب وغیرہ کی سخت مداخلت کے
باعث حکم مذکور بربناے جنون منسوخ ہوا دیکہو ٹیلر صاحب کی کتاب طبع ششم صفحہ ۹۲۶ ملاحظہ

(۱) میڈیکل وسیجیکل ریویو جلد ۴۸ صفحہ ۹۴۔

طلب) اس مقدمہ کی بابت ایک بڑے قانونی عالم نے "یہ تحریر کیا ہے کہ اوس آدمی کی عقل مین صریحاً فتور ہو گیا تھا یعنی اوسکی نیت اور طرز ارتکاب اون افعال اور اوسکے طریق سے بالکل برگشتگی فہم کی ظاہر ہوتی ہے مقدمہ گرین اسمتھہ (۱) مین کچھہ بھی ثبوت فتور عقل کا نہ تہا صرف اوسیقدر تہا کہ جو نوعیت جرم مرتکب سے اخذ کر لیا گیا تہا ڈاکٹر ٹیلر صاحب تحریر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ یہہ اصول خوفناک ہو کہ خود جرم کو یا اوسکے ارتکاب کے طریقہ کو بطور شہادت جنون کے پیش کرین مگر ایسے مقدمات سے جیسے کہ یہہ ہین قطعی طور پر یہہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض صورتین ایسی ہین کہ جنمین جو شہادت حاصل ہو سکتی ہے وہ صرف یہی ہے"۔

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام برکسی (۲) مین قیدی ایک مسکین اور بے شر لڑکی ایک معزز خاندان مین نوکر تھی وہ بے ترتیب حیض مین مبتلا تھی اور واردات کے تھوڑے عرصہ پہلے خفیف معاملات خانہ داری مین اوسکے مزاج کی تندی ظاہر ہوئی تھی۔ اگر ہم اوس شہادت کو جو اوسکے فعل قتل سے حاصل ہوئی مستثنی کردین تو صرف یہی شہادت اوسکے (عقلی) جنون سابقہ کی نسبت تھی اوسنے باورچیخانہ سے چاقو کسی خفیف بہانہ سے حاصل کیا اور جو وقت دائی کمرہ سے باہر تھی اوس نے اپنے آقا کے شیر خوار بچہ کا گلا کاٹ ڈالا" (ٹیلر صاحب کی کتاب صفحہ ۲۶۹ ملاحظہ طلب) جس جرم کا ارتکاب اوس نے کیا تہا اوسکو سمجھتی جانتی تھی اور یہہ ظاہر ہوتا تہا کہ وہ اس فعل کو جرم تصور کرتی تھی اور اس بات کے جاننے کے واسطے کہ مجھکو پھانسی ہوگی یا سزا عبور دریاے شور ملیگی وہ نہایت اضطراب ظاہر کرتی تھی" اور جو کچھہ کہ اوسنے کیا تہا اوسکو اوس نے اپنے آقا سے کہدیا اوس مقدمہ سے تین علامتین ذریعے شناخت جنون متعلقہ قتل انسان کے جو ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے بیان کئے ہین موجود تہے یعنی نیت کا ہونا بہاگنے کی کوشش نہ کرنا اور کسی دوسرے کا شریک ہونا قیدیہ نے باوصف نہونے ثبوت وجود فتور عقل کے رہائی پائی۔

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام برٹن (۳) مین ملزم پر یہہ جرم لگایا گیا تہا کہ اوسنے اپنی زوجہ کو اوسکا گلا کاٹ کر قتل کیا اوسکی کوئی نیت اس جرم کے کرنے کی نہ تھی وہ اوس سے پہلے رات مین بیمار اور بیقرار رہا تہا کوئی ارادہ اخفا کا یا کوئی اظہار غم یا افسوس کا نہ تہا ڈاکٹر نے اپنی شہادت مین اس فعل کو متعلق ایک جوش ناگہانی قتل انسان کے بیان کیا لیکن صاحب جج نے اس رائے سے اختلاف

(۱) میڈیکل و سرجیکل ریویو جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۹ (۲) میڈیکل گزٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵ (۳) رپورٹ ... بابت سنہ ...

سنہ ۱۸۹۷ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
لکشمن ڈاگر

کیا کیونکہ بہانہ جوش غیر قابل انسداد کا موجود گی عقل کامل کے واسطے جواز ہر جرم کے کافی ہوگا مگر ڈاکٹر ٹیلر صاحب تحریر فرماتی ہین کہ یہ بات بہت قرین قیاس ہے کہ عقل کامل موجود نہین ہی کوئی شخص ذی عقل حالات متذکرہ بالا مین ایسے فعل کا مرتکب ہوگا مقابل برکسی کے قیدی کے قید کرنے کی کوئی زیادہ وجہ معلوم نہین ہوتی باوجود اسکے وہ ملزم قلاپلیا اور برکسی رہا ہوگیا اور وہ یہ بہی فرماتے ہین "شاید اوسکی طبیعت مین یکایک دہوکا پیدا ہوگیا ہوا اور بیشتر ملزم کے طریقہ وگفتگو سے نہ ظاہر ہوا ہو جیسی کہ صورت بمقدمہ گرین اسمتہہ[1] الخ" نسبت مقدمہ برکسی (۲) کے مشار الیہ فرماتے ہین "وجود جنون محض ایک مسئلہ قانونی ہے جوکہ فعل ارتکاب شدہ طریقہ ارتکاب فعل مذکور پر مبنی ہے" اور نظیر مقدمہ مذکور و نیز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اسٹوویل (۳) کی تقلید و ملکہ معظمہ بنام برٹن (۴) مین نہین کی گئی کیونکہ عموماً عدالت قانون کسی صاف اور صریح ثبوت فتور عقل یا اختلال حواس پر جو قبل یا بوقت ارتکاب جرم موجود ہو" دیکہنا چاہتی ہے (کتاب ٹیلر صاحب صفحہ ۹۲۷) نیز دیکہو فہرست حالات مقدمہ منجانب بیرن رالف صاحب بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہیلٹن (۵) اور رپورٹ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لا (۶) ایسے سب مقدمون کے تصفیہ مین جیسا کہ جوابدہی مقدمہ برکسی (۲) مین تحریر ہوا قواعد عام متعلق نہین ہوسکتے۔ ہر ایک مقدمہ بلحاظ اون واقعات خاص کے جو اوسکے متعلق ہون فیصل ہونا چاہیے ہمیں مقدمہ ہذا کا اون تین مقدمات سے جنکا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ مقابلہ کرنے مین یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ اگرچہ خود ملزم نے ایک وجہ جرم کی بیان کی تہی مگر وہ بالکل ناکافی اور غیر معقول تہی یعنی اوس سے کم ہی معقول جو مقدمہ گرین اسمتہہ (۱) کے تہی کوئی پیش بندی ثابت نہین ہوئی ملزم کو خاندیال بمقابلہ گرین اسمتہہ کے زیادہ ناگہانی طور پر ہوا اشتعال تہا مقدمات مذکور کے کوئی پیش بینی یا پوشیدگی نہ تہی نہ اقدام فرار نہ رنج نہ تاسف بمقابلہ مقدمات مین باہمدیگر کسی شریک کے فعل سرزد ہوا تہا اور یہ ڈاکٹرون کی راے کے مطابق مقدمہ ہذا مین مثل مقدمات انگلستان کے ملزم پر کچہہ ذمہ داری عائد ہوگی۔

مگر اون اصول کا متعلق کرنا ہمارا فرض ہے جو عدالتون مین تسلیم ہوئے ہین اور یہان او سانگلستان مین دراصل یکسان ہین اور اگر ذمہ داری کی قانونی جانچ جو مقدمات فتور عقل کے واسطے دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) مین مندرج ہے مقدمہ ہذا سے متعلق کیجاوے

(۱) میڈیکل و جیکل ریویو جلد ۸ صفحہ ۴۸۰۔ (۲) میڈیکل گزٹ جلد ۳۶ صفحہ ۱۶۲ و ۲۴۷۔ (۳) میڈیکل گزٹ جلد ۴ صفحہ ۴۹
(۴) ... سنہ ۱۸۶۳ء ... مقدمات فوجداری جلد ... صفحہ ...

واسطے ناممکن ہوگا تاوقتیکہ یہہ تجویز ہوجاوے کہ بخار سے جسمین وہ مبتلا تہا برسام پیدا ہوگیا (رسالہ علم طب مولفہ جیور صاحب صفحہ ۱۰۰ مین بحث متعلق معاملہ ہذا ملاحظہ طلب ہے) نامبردہ بخار کے باعث سے معذور ہوگیا تہا اور اوسکو برداشت آواز کی نہتی وہ بقول اپنی زوجہ بہرا تہا اوسکے خیالات منتشر ہوگئے تہے مگر اس بات کی شہادت نہین ہے جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ ہمارا یہہ تجویز کرنا جائز ہو کہ ملزم اپنے فعل کی ماہیت سے ناواقف تہا اور اگر وہ اوسکی ماہیت سے واقف تہا تو نامبردہ کی نسبت قیاس کرنا چاہیے کہ وہ اوسکی نوعیت مجرمانہ سے واقف تہا۔

لہذا ہمکو وہ تجویز ثبوت جرم متعلقہ منجانب سشن جج کے حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کے تحریر فرمائی ہے بحال رکہنی چاہیے لیکن یہہ مقدمہ ایسا نہین ہے جسمین سزاے موت کا حکم صادر فرمایا جاوے ہماری راے مین حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور واسطے ایفاے انصاف کے کافی ہوگا۔

ہم حکم سزاے موت مصدرہ صاحب سشن جج کے بحال رکہنے سے انکار کرتے ہین اور ملزم لکشمن ولد اگڈو کی نسبت حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور صادر فرماتے ہین۔

ہم یہہ ہدایت کرتے ہین کہ کاغذات بحضور عالی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل مع ایک نقل ہمارے فیصلہ کے بدون ہماری سفارش کے روانہ ہون کہ گورنمنٹ سے مقدمہ پر لحاظ کرنے کی تحریک کیجاوے ہم کوئی خاص سفارش اس بات کی نہین کرتے کہ ملزم کے ساتھ کس طور پر عمل درآمد کرنا چاہیے ہم صرف یہی تحریر کرتے ہین کہ وجہ معقول اسبات کی موجود ہے کہ مقدمہ ہذا کو ہم قسم مقدمہ کرین اہمیتہ وبرنکلی کے تصور کرین جنکی نسبت ایسے بڑے مستند شخص جیسے ڈاکٹر ٹیلر صاحب ہین تحریر فرماتے ہین کہ اون سے وجوہ وحشی جنون قتل انسان کا اکثر عمدہ طور سے ثابت ہوتا ہے کہ جسمین حالت عقل اشخاص ملزمان کی بوقت ارتکاب افعال قتل اس قسم کی ہوتی ہے کہ دیوانگی کی بنا پر اونکی رہائی جائز کیجا سکتی ہے ہم بہرحال کہہ سکتے ہین کہ ہم نے قانون کو بحیثیت موجودہ واقعات سے متعلق کیا ہے یہہ مقدمہ اس قسم کا ہے کہ جسمین علامات کنندہ شاید حالت دلی ملزم کو زیادہ ظاہر کرین اور اگر معافی نہو تو تبدیل یا تخفیف حکم سزا کی جایز طور پر ممکن ہو۔

تجویز ثبوت جرم بحال اور حکم سزاے موت سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور سے تبدیل کیا گیا۔

حاشیہ: سنہ ۱۸۸۷ع — ملاحظہ طلب مقدمہ ... نامن ... نا منظور کرد

مقدمہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۱۴ مارچ ۱۸۹۶ع منقولہ انڈین لا رپورٹ ۵۹۵

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کمالیا و بھیکا و دیگر*

ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع) دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - اقبال جو روبرو عہدہ دار پولیس کے کیا گیا ملزمان پر الزام سرقہ تسقید جوار کا لگایا گیا تھا اثنائے تحقیقات پولیس مین ملزمان نے یہہ تسلیم کیا کہ اونہون نے غلہ لیا اور اوسکو ایک گڑھے مین کہ جسکو اونہون نے اوسی وقت پیش کیا چھپا دیا تھا جو جوار کہ اسطرح ملی اور جو جوار کہ چوری گئی تھی اون دونون کا ایک ہونا حسب اطمینان مجسٹریٹ تجویز کے بجز بذریعہ ان اقبالات کے ثابت نہین ہوا اور بربنائے ان اقبالات کے ملزمان پر جرم سرقہ کا ثابت قرار دیا گیا۔

تجویز ہوئی - کہ جب خود قیدیان نے جوار کو پیش کیا تو برآمد ہونا خود اونکے فعل سے وقوع مین آیا ورنہ بذریعہ کسی اطلاع کے جو نامبردگان نے دی ہو پس دفعہ ۲۷ - ایکٹ شہادت متعلق نہین ہے اور گو کہ پیش کرنا مال کا ثابت ہوا ہو مگر اقبال مشمولہ جو روبرو پولیس کے کیا گیا شہادت مین قابل مقبولی کے نہین ہے مقدمات قیصر ہند بنام پچم (۱) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بابو لال (۲) کی تقلید کی گئی۔

ملزمان کمالیا و بھیکھا پر الزام بددیانتی سے ۶ دسمبر ۱۸۹۵ع کو اوٹھا لے جانے جوار کا کھلیان مسمی راوجی جیرام سے لگایا گیا اثنائے تحقیقات پولیس مین نامبردگان نے روبرو پولیس کے یہہ تسلیم کیا کہ وہ جوار لائے اور اوسکو ایک گڑھے مین چھپا دیا تھا کہ جسکو اونہون نے اوسی وقت پیش کیا مجسٹریٹ نے جسنے تجویز اس مقدمہ کی کی اون گواہون کو معتبر سمجھا جنہون نے یہہ اظہار دیا کہ ملزمان نے سرقہ کا اقبال کیا اور مال بوجہ اقبال مذکور کے برآمد ہوا بربنائے ان اقبالات کے حاکم موصوف نے نامبردگان پر جرم سرقہ کا ثابت قرار دیا اور کمالیا کو ایک سنہ قید سخت کی سزا دی اور بلحاظ ثبوت جرم سابق بھیکھا کے اوسکو حکم بایں مدعا ... مہینے قید سخت کا دیا۔

---

* نظر ثانی صیغہ فوجداری نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ع

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹ -

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کمالیا سنہ ۱۸۸۲ع

ہائی کورٹ نے مسل اور کاغذات اس مقدمہ کو باستعمال اپنے اختیار نظر ثانی کے طلب کیا۔

کوئی شخص منجانب سرکار یا ملزمان کے حاضر نہین ہوا۔

جارڈین صاحب جسٹس ۔ مسٹر ونز مجسٹریٹ نے جنہون نے اس مقدمہ کی تجویز کی اون گواہون کو معتبر تصور کیا جنہون نے یہ اظہار دیا کہ ملزمان نے سرقہ کا اقبال کیا اور مال مذکور بوجہ اقبالات مذکور کے برآمد ہوا تجویز سے صاف ظاہر ہے کہ وہ جوار جا بجا اور وہ جوار چوری گئی تہی ان دونون کا ایک ہونا حسب اطمینان مجسٹریٹ کے بجز بذریعہ ان اقبالات کے ثابت نہین ہوا پس اہم ہونا اوس بحث کا جواز روئے دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع کے پیدا ہوتی ہے عیان ہے۔

دونون ملزمان اوسوقت پر کسی قسم کی حراست پولیس مین تہے ہیڈ کانسٹبل نے تحریر کیا ہے کہ وہ اون ہیلون مین سے تہے جنکو پولیس پٹیل نے شبہہ مین جمع کیا خود پولیس پٹیل نے ملزمان پر الزام شرکت کا لگایا تہا جو کچہہ کہ وقوع مین آیا اوسکو مختلف گواہان نے بیان کیا ہے بعض اونمین سے ایسے حالات بیان کرتے ہین کہ گویا وہ اوس قسم کے نہین ہین کہ جنکا بیان دفعہ ۲۷ مین کیا گیا ہے مثلاً مستغیث مظہر ہے کہ کمالیا نے کہا کہ وہ اور ملزم نمبر ۲ بہیکہا جوار لے گئے تہے اور بوقت تلاشی مکان بہیکا کے اور ایک مٹی کے گہڑے مین ہمنے اوس جوار کو پایا وجود دونون قیدیان نے بابت جوار مسروقہ کے حوالہ کیا یعنی وہ جوار جو بورے مین تہی پولیس پٹیل کا بیان ہے کہ کمالیا نے یہہ کہا کہ وہ اور بہیکہا غلہ لائے تہے اور اوسکا بیان ہے کہ غلہ مذکور بہیکہا کے مکان مین گہڑے مین رکہا تہا اور بعد ازان دونون گہڑون کو لائے بہیکہا نے اوس وقت حسب بیان اس گواہ کے کچہہ نہین کہا دوسرا گواہ ایسی ہی شہادت دیتا ہے گواہ چہارم مظہر ہے کہ بہیکہا نے جو کچہہ کہ کمالیا نے کہا منظور کیا اور دونون ملکر جوار کو باظہار ہمنے مال مسروقہ کے لائے ہیڈ کانسٹبل کی بہی اسی قسم کی گواہی ہے ہمکو یہ تقاضید۔ اسٹریٹ صاحب جسٹس ۔ یہ مقدمہ قیصرہ ہند بنام ہیچم[1] ہے کے یہہ کہنا چاہیے کہ جب خود قیدیان نے جوار کو پیش کیا تو برآمد ہونا خود اونکے فعل سے

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

۱۸۸۲ء … ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کمالیہ

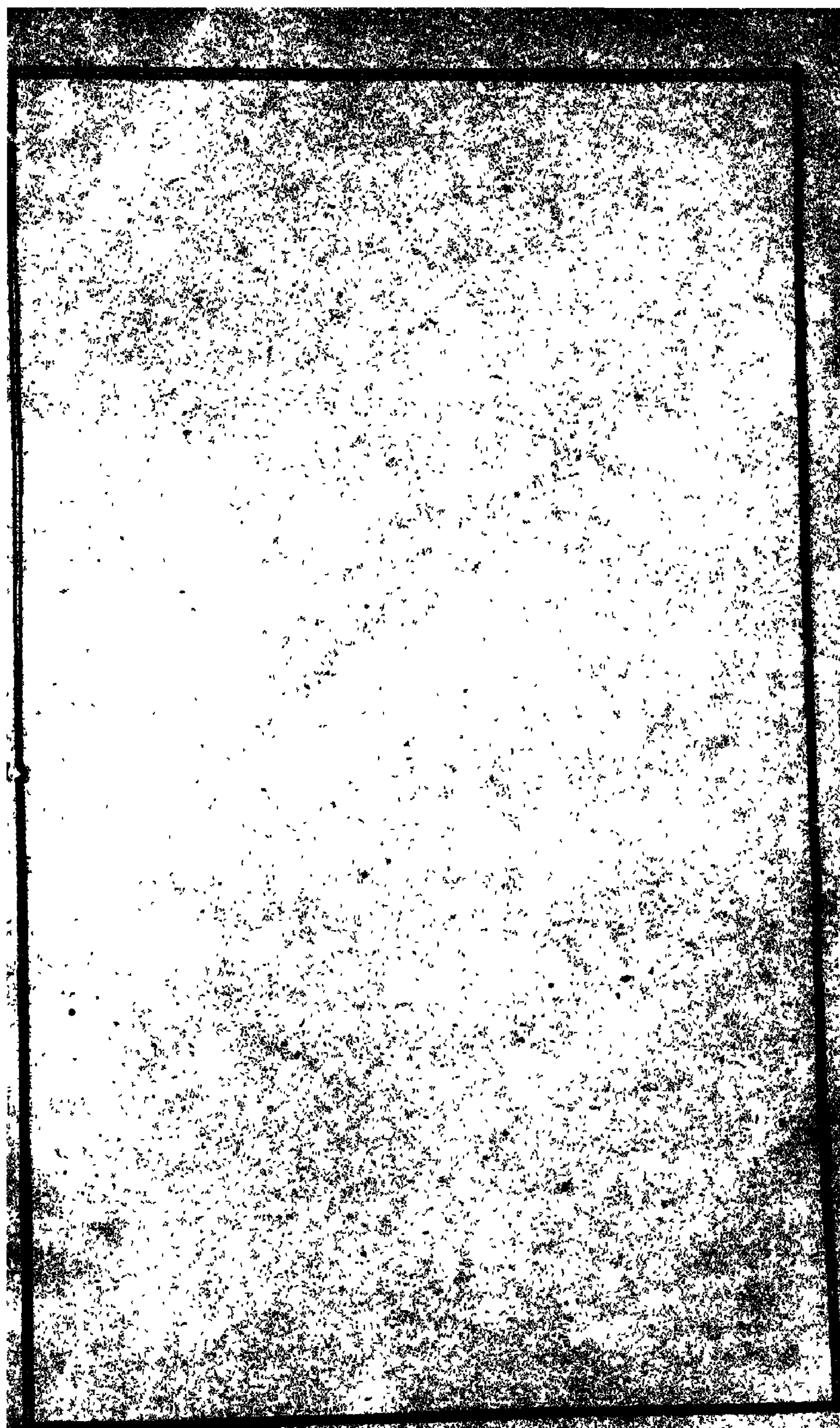
وقوع مین آیا اور نہ بوجہ کسی اطلاع کے جو نامبردگان نے دی مقدمہ مذکور ایک سند اس امر کے قرار دینے کے لئے بھی ہے کہ بحالات مذکو پیش کیا جانا مال کا ثابت کیا جا سکتا ہے مگر وہ اقبال نہین کہ جو اوسکے سامنے روبرو پولیس کے کیا گیا تعدد اجلاس کامل ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بابولال (۱) مین اکثر حکام نے یہہ تجویز کی کہ بوجہ اوس خبر کے جو پولیس کو ملزم نے اس مضمون کی دی کہ اوس نے ایک گائے اور ایک بچھڑا چرایا اور اون کو ایک خاص شخص کے ہاتھ کسی خاص مقام پر فروخت کیا جانوران مذکور برآمد ہوئے تو اوس قدر اطلاع جو اقبال سرقہ کی حد تک پہونچی ہے قابل منقول کے شہادت مین نہین ہے وہ وجوہ کہ جنکے لحاظ سے اس امر پر کہ احکام شرطیہ خاص مندرجہ دفعہ ۲۷ - واقعات مقدمہ سے متعلق کئے جائین یا نہین باحتیاط غور کرنا چاہئے اس عدالت سے مقدمات ملکہ معظمہ بنام جورا ہجی (۲) و قیصر ہند بنام راما بیرآپا (۳) مین بیان کئے گئے ہین -

چونکہ ہماری یہہ رائے ہے کہ اقبال جو روبرو پولیس کے کیا گیا قابل منقول کے شہادت مین نہین تھا لہذا ہم تجویز ثبوت جرم اور احکام سزا کو منسوخ کرتے ہین -

تجویز ثبوت جرم منسوخ کی گئی

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۹ ۔ دیکھو صفحہ ۱۲۱ [illegible] ۔
(۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۲
(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ ـــ



نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس [illegible] صاحب جسٹس و [illegible] صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام رکما قوم سار *

مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعات ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۳۲۸ منتقل کرنا مرض آتشک کا بذریعہ فعل ہم صحبتی کے ہونا۔

زن فاحشہ جو مبتلائے مرض آتشک ہو اور مرض کو ایسے شخص کے پاس منتقل کرے [illegible] ہم صحبت ہوا ہو مستوجب سزا حسب دفعہ ۲۶۹ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کے [illegible] کسی ایسے کام کے جس سے جان کو خطرہ پہنچانے والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو نہیں ہے

تجویز ہوا کہ ایسی صحبت کی ترغیب [illegible] عورت کے [illegible] حسب دفعہ ۲۷۰ یا دفعہ ۳۲۸ لگایا جا سکتا ہے

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء جناب [illegible] صاحب مجسٹریٹ ضلع ستارہ کیا گیا تھا۔

ملزمہ ایک زن فاحشہ تھی اور اس پر جرم لگایا گیا تھا کہ اس نے مرض آتشک [illegible] پاس منتقل کر دیا [illegible] کے الزام [illegible] درجہ اول [illegible] کا ہونا [illegible] تھا

[illegible]

قیدیہ نے کوئی جوابدہی نہیں کی اور اوسکو تسلیم ہے کہ وہ مبتلاے مرض آتشک تھی وہ مجرم تجویز کی گئی برطبق اسکے مجسٹریٹ ضلع نے یہ استصواب کیا ہے۔

میری راے مین یہ فیصلہ چند وجوہ سے غلط ہے اول وجہ یہ ہے کہ دفعہ ۲۶۹ مجموعہ تعزیرات ہند بظاہر اس غرض کے لئے نہین وضع کی گئی تہی کہ اوسمین اس قسم کے مقدمات شامل کئے جائین۔

دوم ایسے فعل مین شرکت عورت کی میری راے مین فعل نہین کہی جاسکتی اور نہ وہ کسی تعبیر سے جرم ترک بیجا کی قرار دیجا سکتی ہے بفرض اس امر کے کہ عورت کو اپنے مرض سے واقفیت ہی ہو جیسا کہ اس مقدمہ مین بیان کیا گیا ہے کسی طور سے غفلت اس فعل کا ایک جزو نہین ہے منجملہ دو دفعات ۲۶۹ و ۲۷۰ کے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ اخیر زیادہ متعلق ہوگی گو مجھکو یقین ہے کہ اون دونون مین سے کوئی دفعہ متعلق مقدمہ نہین ہے۔

چونکہ تجویز سرسری ہوئی ہے اسلئے کوئی تحریری شہادت علاوہ خانہ رجسٹر کے نہین ہے جس سے مین کسی طور سے یہ امر ظاہر نہین سمجھتا کہ بوقت ہم صحبتی عورت کو اپنے مرض سے واقفیت تہی بوقت تجویز مقدمہ اوسکے اس اقبال کرنیسے کہ وہ مبتلاے مرض آتشک تہی یہ امر ثابت نہین ہوگا "

"یہ ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ نے کوئی شہادت اس تنقیح اہم کی نسبت نہین لی کہ آیا وہ فعل ایسا تہا یا نہین جس سے احتمال پہیلنے ایسے مرض کا تہا جو زندگی کے لئے خطرناک تہا مین نے کاغذات مین اوس خط کا شامل کرنا مناسب سمجہا ہے جو اس مقام کے افسر افواج نے بنام ... صاحب بہیجا ہے جس سے بادی النظر مین وجوہ یقین کرنے اس امر کے پاے جاتے ہین کہ وہ فعل ایسا خطرناک تہا اگر مرض خاص اس قسم مرض آتشک تہا تو الزام ظاہرا ساقط ہو جاتا ہے مین یقین کرتا ہون کہ فیصلہ اس امر کا نہین ہوا ہے کہ آیا مرض آتشک بلا لحاظ اوسکی حالت ابتدائی کے زندگی کے لئے خطرناک ہے یا نہین اور چونکہ غالبا یہ بحث پیدا ہو سکتی ہے لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اگر گورنمنٹ وکیل مقرر کرنا مناسب سمجہے تو تاریخ فیصلہ استصواب ہذا ایسی مقرر کیجاے کہ بتائید ثبوت جرم کے بحث کیجا سکے"

آنریبل ... صاحب جو این مقدمہ کے منجانب سرکار معدلت مدار ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ... کے ... حاضر ہوے ... جلد ... صفحہ ... کا حوالہ دیا منجانب ملزمہ کوئی حاضر نہین ہوا۔

دلیٹ صاحب جسٹس اگر یہ بات فرض ہی کیجاے کہ ایک مرض خطرناک اور غفلت مستلزم سزا تہی تاہم ملزمہ ہم صحبت ہونے سے بلا تو سط شخص مستغیث مجوزہ ایک شخص جوابدہ ہے اور نہ بالعموم شریک ہوتا ہے کوئی بیماری نہین پہیلی تہی ... اس مقدمہ مین کوئی جرم تہا تو وہ جرم دفعہ کا قابل السزا حسب دفعات ۲۶۹ و ۲۷۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے تہا اسکے ثبوت کے لئے مجسٹریٹ ... شہادت ... کرنی چاہئے کہ صحبت کی ترغیب ... منجانب شخص مریض ہوئی اسلئے ہم تجویز ثبوت اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہوا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۰۴

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نانا بھائی ہرداس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مکن ہرجیون و یک کس دیگر

۱۲ - اگست ۱۸۹۶ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۰۶

میونسپل ایکٹ بمبئی (۶) ۱۸۷۳ء دفعہ ۹۶ - بیچنا میوہ کا اپنی خاص دکان میں - اختیار میونسپلٹی کا ایسی فروخت کے روکنے کا - مارکٹ کی تعریف -

احمد آباد کی میونسپلٹی نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ کوئی شخص میونسپل مارکٹ (یعنی بازار) سے چھ سو گز کے اندر دکان بغرض بیچنے ترکاری یا میوہ کے بلا لیسنس کے نہ کھولے نہ قائم رکھے اور اگر کوئی شخص خلاف ورزی اس اشتہار کے عمل کریگا تو اوسکا تدارک حسب قانون کیا جاویگا -

ملزمان نے ایک مکان کرایہ پر لیا اور میونسپل مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر بلا حاصل کرنے لیسنس میونسپلٹی کے دکان واسطے بیچنے میوہ کے کھولی مجسٹریٹ درجہ دوم نے ہر شخص ملزم پر جرم ثابت تجویز کیا اور پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا مجسٹریٹ ضلع باستدلال مقدمہ راجہ پا اکھچی (۱) کے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کیا

تجویز ہوئی کہ میونسپلٹی کو حسب دفعہ ۹۶ - ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء یہ ہدایت کرنیکا اختیار ہے کہ کوئی شخص کسی جگہ کو سوائے میونسپل مارکٹ یا دیگر مقامات کے جو کہ واسطے بطور مارکٹ کے استعمال کئے جانے کا لیسنس دیا گیا ہو بطور مارکٹ کے استعمال نہ کرے لیکن میونسپلٹی کو ایسا اشتہار جاری کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے جو دیگر مقامات پر جو سوائے مارکٹ کے اوس طور پر واسطے بیچنے ترکاری وغیرہ کے استعمال ہو سکتے ہوں موثر ہو چونکہ ملزمان دکان مذکور کو صرف بغرض بیچنے میوہ کے استعمال کرتے تھے اور نہ واسطے بیچنے ترکاری کے کہ جس معنی میں عموماً یہ لفظ بولا جاتا ہے لہذا اشتہار متعلقہ دفعہ ۹۶ - ایکٹ مذکور ایسے استعمال پر موثر نہیں ہو سکتا اگر میونسپلٹی کی ممانعت کا یہ مقصود تھا کہ وہ لوگوں کے اس حق خاص پر موثر ہو کہ اپنی دکانوں کو اپنی چیزوں کے بیچنے کے لئے استعمال کریں تو یہ امر بمنزلہ تجاوز اوس اختیار کے ہے جو بذریعہ دفعہ مذکور میونسپل ایکٹ بمبئی ۱۸۷۳ء کے دیا گیا ہے - جس دکان کو ملزمان نے واسطے بیچنے اپنی چیزوں کے استعمال کیا وہ حسب منشاء دفعہ ۹۶ - ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء مارکٹ نہیں ہے

مقدمات میر وغیرہ بنام اودے میر من چستر بنام لنس (۲) کی تقلید کی گئی
مقدمہ راجہ پا اکھچی (۱) کی تصریح کی گئی

* اپیل فوجداری نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۹۶ء

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۲ (۲) لا جرنل کوئینس بنچ جلد ۳۱ صفحہ ۱۹۸ ... لا رپورٹ ... صفحہ ۳۰۰

سنہ ۱۸۹۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن ہرجیون

اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بناراضی حکم جی بی ریڈ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول احمدآباد مشعر منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا جو ملزمان پر اعظم جیٹھالال ہری بہائی آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم نے صادر کیا تہا۔

۹۔ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء کو میونسپلٹی احمدآباد نے ایک اشتہار بدین مضمون شائع کیا کہ کوئی شخص بلا لیسنس کے میونسپل مارکٹ سے چہہ سو گز کے اندر دکان واسطے بیچنے ترکاری اور میوہ کے نہ کہولے اور اگر کوئی شخص خلاف ورزی اس اشتہار کے عمل کریگا تو حسب قانون تدارک اوسکا کیا جاویگا باوجود اس اشتہار کے سر ملزمان نے ایک مکان کرایہ پر لیا اور دکان واسطے بیچنے شریفون کے میونسپل مارکٹ سے چہہ سو گز کے اندر بلا حاصل کرنے لیسنس میونسپلٹی کے کہولی۔

اوسپر میونسپلٹی کے سکرٹری نے حسب دفعہ ۶۶ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۳ء ملزمان پر استغاثہ کیا۔

مجسٹریٹ درجہ دوم نے ملزمان پر جرم ثابت تجویز کیا اور پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کا حکم صادر کیا بر طبق اپیل مجسٹریٹ ضلع نے بتقلید نظیر مقدمہ راجہ پاپا کہوجی (۱) کے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کیا۔

بناراضی اس حکم برات کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

آنریبل راؤ صاحب وی این منڈلیک منجانب سرکار۔ مقدمہ راجہ پاپا کہوجی (۱) لفظ جگہہ کی تعریف پر جو ایکٹ بمبئی ۶ سنہ ۱۸۷۳ء مین مندرج ہے مبنی ہے لیکن وہ تعریف بذریعہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء کے منسوخ ہوگئی یہ ایکٹ ۱۰۔ اگست سنہ ۱۸۸۴ء کو قبل ارتکاب جرم کے نافذ ہوچکا تہا نظیر مذکور جسپر عدالت ماتحت نے استدلال کیا ہے متعلق نہین ہوتی ضمن ۲ دفعہ ۶۶۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء مین یہ لکہا ہے کہ اگر خلاف ضمن (۱) کے مال واسطے بکری کے کہولکر رکہا جاوے تو وہ قابل سزا ہے یعنی اگر وہ ایسی جگہہ پر کہولکر رکہا جاوے کہ جسکی نسبت میونسپلٹی کی یہ ہدایت ہو کہ بطور مارکٹ کے استعمال نہین کیجاوے گی اس مقدمہ مین ملزمان نے دکان واسطے بیچنے شریفون کے خلاف اشتہار ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء کے کہولی پس وہ حسب دفعہ ۶۶ مستوجب سزا ہین

ملزمان کی طرف سے کوئی حاضر نہین ہوا۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ یہ اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بناراضی حکم مجسٹریٹ ضلع احمدآباد مشعر منسوخی اوس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے ہے جو مگن ہرجیون اور موتی کو بیر پر اعظم جیٹھالال ہری بہائی آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم نے بعلت جرم فروخت ترکاری بلا لیسنس کے بموجب دفعہ ۶۶ میونسپل ایکٹ بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء کے صادر کیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۲۔

۱۸۸۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گمن ہرجیون

میونسپلٹی احمدآباد نے مارچ ۱۸۸۰ء مین ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ کوئی شخص میونسپل مارکٹ سے چہ سو گز کے اندر کسی جگہہ کو بطور مارکٹ کے واسطے بیچنے ترکاری یا میوہ جات کے بلالیسنس کے استعمال نہ کرے اور اگر کوئی شخص بخلاف ورزی اس اشتہار کے عمل کریگا تو اوسکا بموجب قانون کے تدارک کیا جایگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ ملزمان مقدمہ ہذا نے میونسپل مارکٹ سے چہ سو گز کے اندر ایک مکان کرایہ پر لیا اور دکان واسطے بیچنے میوہ کے بلالیسنس میونسپلٹی کے کھولی مجسٹریٹ درجہ دوم نے جرم ثابت تجویز کیا اور حکم سزا صرف پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کا صادر کیا مجسٹریٹ ضلع نے باستدلال فیصلہ سابق عدالت ہذا کے جو انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ مین بصفحہ ۲۰۲ چھپا ہے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا مذکور کو منسوخ کیا۔

ایک اپیل اس عدالت مین اس بنا پر دائر ہوا ہے کہ چونکہ تعریف لفظ جگہہ کی جو ایکٹ بمبئی نمبر ۶ ۱۸۷۲ء مین مندرج ہے بذریعہ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ [illegible] کے منسوخ ہوگئی لہذا میونسپلٹی کو یہ کہنیکا اختیار حاصل تھا کہ کوئی جگہہ بہی بغرض بیچنے کسی ایسی چیز کے استعمال نہ کی جاوے اور وہ فیصلہ جس کا مجسٹریٹ ضلع نے اپنی تجویز مین حوالہ دیا ہے اس مقدمہ سے متعلق نہین ہوتا۔

بحث اول جو واسطے تجویز کے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ آیا اشتہار مذکور فی الواقع اندر حد اوس اختیار کے جو ازروے دفعہ ۴ میونسپل ایکٹ کے دیا گیا ہے دفعہ مذکور مین یہ لکھا ہوا ہے میونسپلٹی کو یہ ہدایت کرنا جائز ہوگا کہ کوئی جگہہ بطور مارکٹ کے واسطے بیچنے جانورون اور گوشت اور مچہلی اور ترکاری کے جو انسان کے کہانے کے واسطے کام مین آتی ہے یا بطور مسلخ کے سواے سرکاری مارکٹ اور مسلخ کے ... یا ایسے مارکٹ یا مسلخ کے جنکی بابت میونسپلٹی نے لیسنس دیا ہو استعمال نہ کیجاوے گی الخ۔

ضمن ۲۔ ایکٹ مذکور مین یہ لکھا ہے جو کوئی شخص خلاف ایسی ہدایت کے یا بلا ایسے لیسنس کے جسکا اوپر ذکر کیا گیا کوئی ایسے جانورون یا چیزون کو بیچیگا یا بیچنے کے واسطے کھول کر رکہیگا یا کسی جگہہ کو بطور مسلخ کے استعمال کریگا وہ مستوجب اوس سزا کا ہوگا جو اس ایکٹ مین مندرج ہے ۔ اس دفعہ کی روسے میونسپلٹی کو یہی ہدایت کرنے کا اختیار حاصل تھا کہ کوئی شخص کسی جگہہ کو سواے میونسپل مارکٹ یا دیگر مقامات کے جنکی نسبت بطور مارکٹ کے کام مین لانیکا لیسنس دیا گیا

سنہ ۱۸۹۰ء
کلکٹر ضلع فیروزپور
بنام
گمن ہرجیون

ہو بطور مارکٹ کے استعمال نکرے ایسا اشتہار جاری کرنیکا اختیار میونسپلٹی کو حاصل نہ تہا جو دیگر مقامات پر جو سواے مارکٹ کے اور طور پر واسطے بیچنے ترکاری وغیرہ کے استعمال ہو سکتے ہون موثر ہو۔

ملزمان مقدمہ ہذا نے ایک مکان واسطے جمع کرنے اور بیچنے ایک خاص قسم کے میوے (شترنیفہ) کے اور نہ واسطے بیچنے ترکاری کے کہ جس معنی مین عموماً یہ لفظ بولا جاتا ہے کرایہ پر لیا پس بحث واسطے تجویز کے یہ ہے کہ اس مقدمہ مین کہولنا دکان کا بلا لیسنس کے بمنزلہ ایسے استعمال ایک مارکٹ کے ہے کہ جس سے یہ فعل میونسپلٹی کی ممانعت مین داخل ہو اگر یہ فرض ہی کرلیا جاے کہ ملزمان کا استعمال کرنا دکان مذکور کا ایک معنی مین بمنزلہ استعمال کرنے اوسکے بطور مارکٹ کے ہے تو بہی اوسپر اثر ممانعت مندرجہ دفعہ مذکور کا نہین پہونچ سکتا کیونکہ صرف میوہ بیچنے کے واسطے وہ دکان استعمال کی جاتی تہی اور نہ واسطے بیچنے ترکاری کے اور دفعہ مذکور مین کوئی بات ایسی نہین کہ جس سے ہم کو فروخت میوہ کا اوس مین داخل کرنا جایز ہو۔

اگر میونسپلٹی کی ممانعت کا یہ مقصود تہا کہ وہ لوگون کے اس حق خاص پر موثر ہو کہ وہ خاص اپنی جگہہ کو اپنی چیزون کے بیچنے کے لئے استعمال کرین تو یہ امر بمنزلہ تجاوز اوس اختیار کے ہے جو بذریعہ میونسپل ایکٹ لبسی کے دیا گیا۔

لفظ مارکٹ کی تعریف ایکٹ مین مندرج نہین ہے اور قبل اسکے کہ ہم کسی خاص جگہہ کی نسبت یہ کہہ سکین کہ وہ بطور مارکٹ کے استعمال کی گئی یا نہین ہکو اون مقدمات کا دیکہنا ضروری ہے جو عدالتہاے انگلستان سے نسبت حقوق مارکٹ کے منفیصل ہوئے ہین۔

مقدمہ دی میر وغیرہ آف لندن بنام لو(۱) مین جو کوئنس بینچ مین ہوا تہا کاکبرن صاحب چیف جسٹس نے یہ فرمایا ہے قائم کرنا ایک نئے مارکٹ کا اور بذریعہ اوسکے پرانے مارکٹ کے مالکان کے حقوق مین خلل ڈالنا بنفسہ قابل نالش نہین ہے یہ فعل صرف ایسی وجہ سے قابل نالش ہے کہ اوس سے خلل واقع ہوتا ہے لیکن ضرور نہین ہے کہ حقوق مارکٹ مین خلل ہونے کے لئے نیا مارکٹ قائم کیا جاوے خلل کسی ایسی بات سے ہو سکتا ہے جو بمقابلہ نیا مارکٹ قائم کرنے کے بہت ہی خفیف ہو پس مدعیان کی طرف یہی ثابت ہونا کافی ہے کہ مدعیان کے حقوق مارکٹ مین خلل واقع ہوا۔

جملہ نظائر مین جو بحق میونسپلٹی ہین یہ نظیر سب سے زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے مگر اوس سے صرف اسیقدر ظاہر ہوتا ہے کہ استعمال کسی جگہہ کا بطور مارکٹ کے کہ جس سے کسی اور مارکٹ مین خلل واقع ہو صرف اسی امر سے قائم نہین ہوتا کہ وہ جگہہ بطور دکان کے کام مین لائی گئی لیکن علاوہ اوسکے

(۱) لاجرنل کوئنز بنچ جلد ۹ صفحہ ۱۴۴، ۱۴۹

عرضداشت ۱۸۸۹ء
مقدمہ مظفر تعیر بہادر بنام کمسن ہمرجیون

کوئی اور بات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے ہونی ضرور ہے کہ حقوق مارکٹ مین خلل واقع ہوا۔

مقدمہ میرآف مین چسٹر بنام لانیس (۱) مین جیبل صاحب ماسٹرآف رولس نے بصفحہ ۳۰ یہ تحریر کیا ہے " زمانہ حال مین کئی مرتبہ یہ تجویز ہو چکی ہے (گو زمانہ سابق مین کچھ ہوا ہو) کہ معمولی قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص خود اپنا مال خود اپنی دکان مین بسلسلہ معمولی کاروبار کے حسب دستور بیچے تو اوس سے خلل مارکٹ مین نہین ہوتا خلل ہونے کے لئے کوئی اور بات علاوہ اوسکے ثابت ہونی چاہیئے یہ ظاہر کرنا اسوقت میرے لئے ضروری نہین ہے کہ اور کیا کیا بات ہونی چاہیئے جو کافی ہو مقدمہ حال مین مجھکو کوئی شہادت خلل کی معلوم نہین ہوتی بجز محض اس امر کے کہ مدعا علیہم اپنا ہی مال خود اپنی دکان مین بسلسلہ کاروبار فروخت کرتے ہین میری راے مین یہ امر منزلہ خلل اندازی مارکٹ کے نہین ہے اور اپیل ڈسمس ہونا چاہیئے"۔

اوسی مقدمہ مین بصفحہ ۳۰ و ۳۱ کاٹن صاحب لارڈ جسٹس نے یہ فرمایا ہے " ہر گاہ یہ قرار پا گیا ہے کہ جب تک کہ کوئی حق قدیم ثابت نہو کہ جس سے حق خاص مالکان مارکٹ کو حاصل ہوتا ہو دکاندار اپنی دکانون مین اپنا مال ہاٹ کے دن بیچنے سے ممنوع نہین ہین اس مقدمہ مین مدعا علیہم اپنا مال اپنی دکانون مین بطریق معمولی اپنے کاروبار کے بیچتے ہین کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہین ہے کہ بحیلہ جاری رکھنے اپنے کاروبار کے وہ دوسرون کا مال لے لیتے ہین اور اوسکو دکان پر بکنے دیتے ہین یا کہ وے مارکٹ مین لوگون کو اپنے پاس بولانے کی التجا کرنے کے لئے جاتے ہین بلکہ وہ محض اپنا ہی مال اپنی دکانون بطریق معمولی کاروبار کے بیچتے ہین"

اوسی مقدمہ مین بصفحہ ۳۱ باون صاحب لارڈ جسٹس نے یہ تحریر کیا ہے " لنڈیل صاحب جسٹس نے مقدمہ میرآف میکلس فیلڈ بنام پیڈلی (۲) مین یہ تحریر کیا ہے (اور اونکی تحریر کی تائید تحریر بیرن پارک صاحب لارڈ اینجر صاحب مندرجہ مقدمہ میرآف میکلس فیلڈ بنام چپ مین (۳) سے ہوتی ہے) کہ کوئی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ جس مین یہ تجویز ہوئی ہو کہ محض فروخت کرنا ایسی اشیا کا جو مارکٹ مین فروخت ہوتی ہین مارکٹ کے دن کسی شخص کی دکان خاص مین جو اندر حدود مارکٹ کے نہین ہے قانوناً مضر اوس مارکٹ کے ہے"۔

یہ سب مقدمات بے شک دیوانی کے ہین مگر واسطے اغراض ہمارے اون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مارکٹ کی شرطین کیا کیا ہین۔

(۱) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۸ صفحہ ۲۶ (۲) رپورٹ بائینول وائیڈ العن صاحبان جلد ۷ صفحہ ۲۰۴

(۳) رپورٹ مین و ویلز بی صاحبان جلد ۱۲ صفحہ ۱

۱۸۸۵ء
[illegible]
بنام
گمن پرجیون

برہنائے ان نظائر کے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ملزمان نے اس دکان کو واسطے بیچنے ترکاری کے بمعنی اشتہار مذکور بطور مارکٹ کے استعمال نہین کیا۔

یہی بحث یا ایک بحث ہم شکل اسکے عدالت کے روبرو نومبر ۱۸۸۱ء مین پیش ہوئی تہی اور اوسپر جو فیصلہ ہوا تہا وہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ مین بصفحہ ۱۰۹ مندرج ہے کہ جسکا مجسٹریٹ ضلع نے اپنی تجویز مین حوالہ دیا ہے دو شخصون پر اوس مقدمہ مین الزام ایک ہی جرم کا لگایا گیا تہا اون مین سے ایک شخص خود اپنا آٹا واسطے بیچنے کچہ ترکاری کے استعمال کرتا تہا اور دوسر اشخص وہان کبہی کبہی آتا تہا اور ایک آٹا کرایہ پر سے لیتا تہا شخص آخر الذکر کی درخواست عدالت نے نامنظور کی کیونکہ یہ کہا جا سکتا تہا کہ اوس نے دکان کو بطور مارکٹ کے استعمال کیا لیکن بنسبت شخص اول الذکر کے عدالت کی یہ رائے ہوئی کہ کسی شخص کی دکان کا استعمال بمنزلہ اسکے استعمال بطور مارکٹ کے نہین سمجہا جا سکتا چونکہ بنا بر مین ممانعت یا دست اندازی منجانب مجسٹریٹ کے استعمال ایک ایسے اختیار کا ہے جو فی الاختیار مجسٹریٹی کے ہے لہذا مجسٹریٹ کے اختیار کی تعبیر بہ سختی کی گئی اور عدالت نے یہ تجویز کیا ہے کہ ملزم نے اوس مقدمہ مین جو آٹا استعمال کیا تہا اوس سے استعمال اوسکا بطور مارکٹ کے نہین قائم ہوتا تہا میونسپلٹی اس طرحپر استعمال ہونا اوسکا منع نہین کر سکتی تہی اور بموجب دفعہ ۶۶ - ایکٹ مذکور کے ارتکاب کسی جرم کا نہین ہوا۔

پس ہم مجسٹریٹ ضلع کے فیصلہ مین دست اندازی کرنے سے انکار کرتے ہین اور اس اپیل کو جو منجانب گورنمنٹ ہوا ہے ڈسمس کرتے ہین۔

اپیل ڈسمس ہوا

نگرانی صیغہ فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈاوڈ صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام نام دیوستواجی

۱۸۸۳ع ۱۰- فروری
انڈین لا رپورٹ ۳۰۲

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ - رہائی ملزم کی مجسٹریٹ پر لازم ہے کہ اگر بادی النظر مین ملزم پر مقدمہ ثابت ہو تو اوسکو سپرد کرے -

حسب دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) اوس مجسٹریٹ کو جو تحقیقات ابتدائی کرتا ہو لازم ہے کہ جب شہادت اسلئے کافی ہو کہ کسی شخص کی نسبت تجویز کیجاے اور ایسی صورت ظاہرا اوس حال مین پیدا ہوتی ہے جب گواہان معتبر ایسے بیانات کرین جنپر اگر اعتبار کیا جاے تو تجویز ثبوت جرم ہوسکتی ہو ملزم کو سپرد عدالت سشن کے کرے۔

یہ درخواست بہ صیغہ نظر ثانی صیغہ فوجداری ہائیکورٹ بغرض نظر ثانی حکم رہائی حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) صادر کردہ راؤ بہادر نارایین بالی مجسٹریٹ (درجہ اول) شعلہ پور کے ہے -

ملزم پر الزام لگایا گیا کہ اوسنے مستغیث کے کہیت مین ۲۰ - مارچ ۱۸۸۲ع کو آگ لگائی -
بوقت تحقیقات ابتدائی جو مجسٹریٹ درجہ اول شعلہ پور کے روبرو ہوئی دو گواہان مدعی نے بیان کیا کہ انہون نے ملزم کو ارتکاب جرم کرتے ہوئے دیکہا گواہ سوم نے بیان کیا کہ اوسنے کہیت مین آگ لگنے کے تہوڑی دیر بعد ملزم کو مستغیث کے کہیت سے بہاگتے ہوئے دیکہا تہا صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) بوجوہ ذیل رہا کیا -
"یہ امر شہادت گواہان مدعی اور رپورٹ پنچ و رپورٹ پولیس پٹیل سے ثابت ہے کہ مستغیث کا کہیت جلا مگر اسمقدمہ مین صرف اس امر کا تجویز کرنا دشوار ہے کہ کہیت مین آگ کس نے لگائی -
مستغیث کے تین گواہان ہین لیکن اونکے اس بیان پر کہ اونہون نے ملزم کو رات کے اندہیرے مین بہت دور سے پہچانا فورا اعتبار نہین کیا جاسکتا علاوہ ازین تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم تام دیو تو شاہے اور باوجود یہ تین گواہان جو اچہے تندرست ہین اوسکو پکڑ نہ سکے اس سے کسیقدر شبہ نسبت صحت شہادت ان گواہان کے پیدا ہوتا ہے لہذا میرے نزدیک یہ امر خالی از خطرہ

نہین ہے کہ ملزم کو عدالت سشن مین واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے۔

مقدمہ ۱۸۶۸ء
سرکار قیصر ہند
بنام
نام دیو ستواجی

مستغیث نے بحضور سشن جج شعلہ پور واسطے نظر ثانی حکم رہائی مسبوق الذکر کے درخواست دی لیکن حاکم موصوف نے دست اندازی کرنے سے انکار کیا۔

بر طبق اسکے درخواست حال ہائیکورٹ مین بموجب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اس بنا پر گذری کہ مقدمہ مین شہادت اس امر کے لئے کافی ہے کہ ملزم کو عدالت سشن مین سپرد کرنا جائز ہے اور اس امر سے بے انصافی ہوئی ہے کہ مجسٹریٹ نے ملزم کو بلا کسی جائز وجہ غیر معتبر سمجھنے گواہان ثبوت کے رہا کیا ہائیکورٹ نے مسل اور کارروائیات مقدمہ طلب کین اور اطلاع نام بنام ملزم جاری کیا کہ وہ وجہ اس امر کی ظاہر کرے کہ کیون حکم رہائی منسوخ نہ کیا جائے اور وہ عدالت سشن مین واسطے تجویز کے سپرد نہ کیا جائے۔

شام راؤ وٹہل منجانب مستغیث۔

گنپت سداشیو راؤ منجانب ملزم۔

ولیسٹ صاحب جسٹس۔ اس مقدمہ مین تین اشخاص نے بیان کیا کہ اونہون نے ملزم کو مستغیث کے کھیت مین آگ لگاتے پایا مین اوسکے بعد دیکھا یہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ ان گواہان کا چلن خراب ہے نہ یہ واضح ہوتا ہے کہ کوئی شہادت یا ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ یہ ممکن نہ تہا کہ وہ سچ بیان کرتے ملزم پولیس پٹیل کا بہائی ہے اور حسب بیان مجسٹریٹ بوجہ اس خواہش پٹیل کے کہ معاملہ کا تصفیہ کرادین اعلی حکام کے روبرو مقدمہ پیش ہونے سے پیشتر قریب ایک مہینے کے دیر لگ گئی بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کشو دوبے (۱) یہ تحریر کیا گیا ہے کہ قبل اسکے مجسٹریٹ کسی ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کرے تحقیقات مناسب ہونی چاہئے اور جب قانون مین تحقیقات ابتدائی کے لئے حکم ہو تو بلا شک اوسکا یہ مقصود ہے کہ تحقیقات اہم قسم کی کیجائے لیکن جیسا کہ مقدمہ محولہ صدر سے ظاہر ہوتا ہے لازم ہے کہ جب از روئے شہادت گواہان معتبر کے بادی النظر مین مقدمہ نسبت ملزم کے ثابت ہو تو اوسکو سپرد کیا جائے مطابق قانون انگلستان کے جب کبھی ایک یا دو گواہان معتبر شہادت یہ ثبوت اس امر کے دین کہ ملزم نے جرم قابل نالش منجانب گرانڈ جوری کا کیا ہے تو اوسکی سپردگی عمل مین آنی چاہئے (دیکھو ہیل صاحب کی کتاب متعلق عذرات منجانب سرکار جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ و ہاکنس صاحب کی کتاب متعلق عذرات منجانب سرکار باب ۲۶ و مقدمہ کاکس بنام کالج (۲) اور تعریف قسم اس مقدمہ بادی النظری کی جسمین سپردگی جائز ہے

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر متفرق فوجداری جلد ۵ صفحہ ۱۷ (۲) رپورٹ بارنیوال کریسویل صاحبان جلد ۱ صفحات ۲۰۳ و ۲۲۵

سنہ ۱۸۶۲ع ملکہ قیصرہ ہند بنام کامر ویسنداجی

اسٹیٹیوٹ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریا باب ۴۴ دفعہ ۲۵ مین یہ کہی ہے کہ وہ کسی شخص کی بابت جرم قابل نالش بنجانب گرانڈ جوری کے لئے کافی ہو مطابق ہمارے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ کے اگر مجسٹریٹ کی راے مین وجوہ کافی واسطے سپردگی کے ہون یا نہون تو اوسکو سپرد کرے یا نہ کرے اس امر کی تعریف کسی طرح نہین کی گئی ہے کہ وجوہ کافی واسطے سپردگی کے کیا ہین لیکن یہ عیان ہے کہ وہ اور وجوہ تجویز ثبوت جرم ایک ہی نہین ہین کیونکہ اگر اوسکے یہ معنی لئے جائین تو از روے احکام مذکور مجسٹریٹ کو فی الواقع یہ اختیار ہوگا کہ عدالت سشن سے جس سے فی الواقع تجویز مقدمہ متعلق ہے سبقت لیجاسے صحیح اصول وہ معلوم ہوتا ہے جو اسٹیٹیوٹ انگلستان مین مندرج ہے مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ جب شہادت اس لئے کافی ہو کہ کسی شخص کی نسبت تجویز کی جاے اور یہ صورت ظاہرا اوس حالت مین پیدا ہوتی ہے جب گواہان معتبر ایسے بیانات کرین جنپر اگر اعتبار کیا جاے تو تجویز ثبوت جرم ہوسکتی ہو سپردگی عمل مین لائے جانچ اونکی شہادت کی نسبت امور غیر قرین قیاس اور خلاف بیانی صریح کے زیادہ صحیح طور پر ایک کام اوس عدالت کا ہے جسکو اختیار تجویز مقدمہ کا اس مقدمہ مین صریحًا ایک ایسا مقدمہ بادی النظری تھا کہ مجسٹریٹ کو لازم تھا کہ ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کرے چنانچہ ہم یہ حکم دیتے ہین کہ اوسکو مجسٹریٹ ضلع یا ایسا مجسٹریٹ ماتحت مجسٹریٹ موصوف جسکو حاکم موصوف بغرض مذکور مقدمہ سپرد کرے ملزم کو سپرد عدالت سشن کرے۔

حکم رہائی منسوخ کیا گیا۔

باجلاس ولسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

بمعاملہ درخواست مہاداجی سداشو ملک*

سنہ ۱۸۸۱ع ۱۰۔ فروری صفحہ ۲۰۵

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) دفعات ۱۳۲ و ۱۴۷۔ مجسٹریٹ کا فرض نسبت لینے شہادت حسب دفعہ ۱۴۷۔

حسب دفعہ ۱۴۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) کے مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ بعد بنا سے اوس حکم کے جو حاکم موصوف صادر کرے کل شہادت لے۔

* صیغہ فوجداری نمبرہ ۲ سنہ ۱۸۸۱ع

۱۸۸۲ء
معاملہ درخواست
چاول اسد شیونگ

میں حال مین کہ ایک مجسٹریٹ نے بلا لینے شہادت کے یہ حکم دیا کہ پاخانہ دور کیا جاوے اور معلوم ہوا کہ حاکم موصوف نے محض اپنی اس راے پر عمل کرکے کہ پاخانہ امر باعث تکلیف عام تہا یہ حکم صادر کیا -

تجویز ہوئی کہ حاکم موصوف نے خلاف قانون اور خلاف اختیار عمل کیا -

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) واسطے نظر ثانی ایک ایسے حکم کے ہے جو حسب دفعہ ۱۳۷ مجموعہ مذکور صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ پنویل نے صادر کیا -

مجسٹریٹ ضلع کلابا نے ایک اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری بنام سایل جاری کیا کہ ایک پاخانہ کو جو اوس نے اپنی اراضی پر تعمیر کیا تہا دور کرے یا روبرو مسٹر ڈرو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے حاضر ہوکر وجہ اس امر کی ظاہر کرے کہ کیون پاخانہ مذکور کے دور کرنیکا حکم صادر نہ کیا جاے سایل روبرو مسٹر ڈرو کے واسطے ظاہر کرنے وجہ کے حاضر ہوا لیکن مجسٹریٹ بجاے لینے شہادت کے محض بلاحظہ موقع کے واسطے گیا اور حاکم موصوف نے خود اپنی اس راے پر عمل کرکے کہ پاخانہ امر باعث تکلیف عام ہے اوسکے دور کرنے کا حکم دیا مجسٹریٹ ضلع نے اس حکم کو بحال رکہا -

برطبق اسکے درخواست ہال ہائیکورٹ مین واسطے نظر ثانی حکم مسبوق الذکر کے گذری ہائیکورٹ نے مسل اور کارروائیات مقدمہ ہذا طلب کین -

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سایل -

پانڈورنگ بلونت (قائم مقام وکیل سرکار) منجانب سرکار -

ولیسٹ صاحب جسٹس - سایل کے پاس ایک اطلاعنامہ مجریہ مجسٹریٹ ضلع اس مضمون کا آیا کہ جو پاخانہ اوسکی اراضی پر تعمیر ہوا ہے اوسکو دور کرے یا وجہ خلاف اس حکم کے روبرو مسٹر ڈرو سب ڈویژنل مجسٹریٹ ضلع مذکور کے ظاہر کرے نامبردہ واسطے ظاہر کرنے وجہ کے حاضر ہوا اور برطبق اسکے مجسٹریٹ پر حسب دفعہ ۱۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ فرض ہوا کہ بطور بناے اوس حکم کے جو حاکم موصوف صادر کرتے الا تہا شہادت لے مسٹر ڈرو واسطے ملاحظہ موقع کے گیا لیکن مشار الیہ نے شہادت نہین لی لہذا حاکم موصوف کی کارروائیات سے صرف مشار الیہ کی یہ راے ظاہر ہوتی ہے کہ تعمیر مذکور امر باعث تکلیف عام ہے اوسنے ذریعہ شہادت یہ ظاہر نہین ہوتا کہ پاخانہ مذکور ایک ناجائز مزاحمت یا امر باعث تکلیف عام متعلق راستہ یا مجراے آب یا عام کے ہے لیکن بجز اسکے کہ یہ صورت واسطے دست اندازی کے ہو کسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہ تہا کہ حکم مذکور صادر یا اوسکو نافذ کرین محض حکم عدالت دیگر یا حاکم متعلقہ سے یہ مفہوم نہین ہو سکتا

شششاء
بمعاملہ درخواست
مہاداسد اشیونک

کہ تمام شرائط اختیار سماعت کی تعمیل ہوگئی ہے اور اس مقدمہ مین کارروائیات سے زیادہ تر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اون شرائط کا ایفا نہین ہوا جب کسی قانون مین یہ حکم ہو کہ کوئی امر کسی خاص طرحپر کیا جائیگا تو اوسکے نفس مین نفی داخل ہے یعنی وہ بجز طرحپر نہ کیا جائے گا (بلوڈن صفحہ ۲۰۶ ارکر بنام پلیچ (۱)) حکم مصدورہ مسٹر ڈرو سے ایفا شرائط ضروری کا نہین ہوتا ہے حکم بحالی مصدورہ مجسٹریٹ ضلع محض بلا تکلیف گوارا کرنے کے صادر ہوا چنانچہ ہم اوسکو منسوخ کرتے ہین۔
حکم منسوخ ہوا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام منگیش جیواجی

شششاء ۴
۱۰- فروری

صفحہ انڈین لا رپورٹ
۳۷۶

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۵۰۳ و ۵۰۶ و ۵۱۱ تخویف مجرمانہ اقدام ارتکاب جرم۔

ملزم نے ایک جعلی درخواست خدمت مین کمشنر مال قسمت جنوبی باندراج اس دہمکی کے بہیجی کہ اگر ایک خاص عہدہ دار جنگل کو کسی اور جگہہ بدل دیا جائیگا تو وہ ہلاک کیا جائیگا ملزم پر الزام جرم تخویف مجرمانہ کا حسب دفعہ ۵۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند (۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) لگایا گیا سشن جج نے یہ تجویز کی کہ کمشنر کو عہدہ دار جنگل سے کوئی تعلق سرکاری خواہ ذاتی نہین تہا لہذا حاکم موصوف نے ملزم کو جرم تخویف مجرمانہ سے بری کیا لیکن اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت اقدام ارتکاب جرم کی پاداش مین دفعہ ۵۰۶ مین سزا محکوم ہے کی اور اوسکی نسبت چار مہینے کی قید محض کا حکم سزا صادر کیا۔

منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا **تجویز ہوئی** کہ چونکہ اوس شخص کو جسکے نام درخواست بہیجی گئی اوس شخص سے جسکو دہمکی دیگئی کچھ تعلق نہ تہا لہذا وہ فعل جس سے ملزم کا مقصود تہا اور جو اوسنے کیا حسب مراد دفعہ ۵۰۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم تخویف مجرمانہ کی حد تک نہین پہونچتا ہے۔

از ویسٹ صاحب جسٹس جرم تخویف مجرمانہ کے لئے جس طرحپر کہ اوسکی تعریف کی گئی ہے ہمارے نزدیک دو شخصونکا ہونا ضرور ہے ایک وہ شخص جسکو دہمکی دیجائے اور دوسرا وہ شخص جس سے وہ بالخصوص غرض رکھتا ہے اور یہ نیت ہونی چاہیے کہ شخص اول الذکر کو بذریعہ اوسکو دہمکی نقصان پہونچانے شخص آخر الذکر کے خوف مین ڈالے ممکن ہے کہ نیت بنفسہ کمل ہو گو اوسپر عمل نہو سکتا ہو لیکن واسطے جرم مذکور کے ہمارے نزدیک غرض کا ہونا ضرور ہے لہذا اسی طرحپر اقدام جرم کے لئے بہی ضرور ہے ورنہ اقدام واسطے کرنے ایک ایسے امر کے ہوگا جو داخل جرم نہین ہے

(۱) کتاب ... ہند مولفہ ... صاحب جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۲) اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۴ء

ملکہ قیصرہ ہند بنام گنیش ہیرواجی

از برڈوڈ صاحب جسٹس - از روے مجموعہ تعزیرات ہند کے ذریعہ اقدام کسی ایسے فعل کے جو اگر وقوع مین آتا بموجب مجموعہ کے کوئی جرم نہوتا کوئی ذمہ داری مجرمانہ عاید نہین ہوتی ہے لہذا مقدمہ حال مین اگر ملزم مجرم ارتکاب تخویف مجرمانہ کا اسوجہ سے نہتا کہ جس فعل سے اوسکا مقصد تہا اور جسکو اوس نے کیا جرم مذکور کا کوئی جزو اوس مین نہتا تو وہ مجرم اقدام جرم مذکور کا نہین ہوسکتا -

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا تحریر کردہ اے ایم ایچ فلٹن صاحب سشن جج بلگام کے ہے ملزم پر الزام جرم تخویف مجرمانہ بحالات ذیل لگایا گیا ملزم کچہ عرصہ تک صیغہ جنگل مین ملازم بحیثیت محرر کے رہا تہا لیکن اوسکو ڈویژنل عہدہ دار جنگل مسٹر میک گریگر نے بوجہ غفلت کرنے کے اپنے کار منصبی مین موقوف کردیا تہا اوس نے درخواست بحال کئے جانے کی کی لیکن مسٹر میک گریگر نے انکار کیا بر طبق اسکے ملزم نے ایک درخواست جعلی بنائی جو منجانب باشندگان مواضع خاص کے معلوم ہوتی تہی اور اوسکو خدمت مین کمشنر مال قسمت جنوبی کے بذریعہ ڈاک ارسال کیا درخواست مین منجملہ دیگر امور کے یہ دہمکی مندرج تہی کہ اگر مسٹر میک گریگر کسی اور ضلع کو تبدیل نہ کردیا جاویگا تو اوسکو ہلاک کیا جاویگا کمشنر مال نے عند التحقیقات یہ دریافت کرکے کہ ملزم نے وہ درخواست لکہی ہے یہ حکم دیا کہ اوسکی نسبت کارروائیات فوجداری بجرم دفعہ ۵۰۶ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) کیجاوین -

سشن جج بلگام نے جسنے تجویز ملزم بامداد اسیسرن کی اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت اقدام ارتکاب جرم تخویف مجرمانہ کے کی اور اوسکی نسبت حکم سزا چار مہینے کی قید کا صادر کیا حاکم موصوف کی تجویز کے انتخاب مندرجہ ذیل سے وجوہ تجویز ثبوت جرم ظاہر ہوتے ہین -

میرے نزدیک یہ ثابت نہین ہے کہ کمشنر کو کوئی تعلق ذاتی یا سرکاری مسٹر میک گریگر سے ہے یہ امر شہادت سے ثابت نہین ہے کہ آیا حاکم موصوف کو مسٹر میک گریگر سے واقفیت ذاتی ہے یا نہین نسبت تعلق باعتبار عہدہ کے یہ نہین واضح ہوتا کہ مسٹر میک گریگر کمشنر کا ماتحت ہے اور گو بطور اعلیٰ عہدہ دار عمال ملک مذکور کے شخص آخر الذکر بلا شک نگرانی اکثر صیغہ ہاے ملازمت سرکاری کے کام کی کرتا ہے میرے نزدیک یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ اوسکو کوئی خاص تعلق افسران اوس صیغہ ہاے سے ہے جو تابع اوسکے احکام کے کام نہین کرتے ہین یہ امر بہت ممکن ہے کہ اوسکو تعلق ذاتی مسٹر میک گریگر کی بہتری مین ہو لیکن چونکہ کوئی شہادت نسبت امر مذکور کے نہین ہے مین مقدمہ فوجداری مین وجود کسی ایسے خیال کا قیاس نہین کرسکتا پس مین یہ خیال کرتا ہون کہ سایل کی نسبت تجویز ثبوت جرم تخویف مجرمانہ کی نہین ہوسکتی لیکن میرے نزدیک اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم اقدام تخویف مجرمانہ کی ہوسکتی ہے اوس کا فرد یہ مقصود ہوگا کہ اپنی دہمکی سے

دفعہ ۵۱۱
ملکہ قیصرۂ ہند
بنام
شنکر جیواجی

کوئی اثر پیدا کرے اور بہ نیت مذکور یہ دھمکی دینے والا ایسا ہی جیسا خیال کرتا تھا کہ کمشنر کو ایسا ذاتی تعلق مسٹر میک گریگر سے ہے کہ وہ اوس دھمکی سے خائف ہوگا مجموعہ تعزیرات ہند مولفہ مین صاحب کی شرح دفعہ ۵۱۱ وتمثیل (ب) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقدام ارتکاب جرم کا ہندوستان مین قابل سزا ہے گو ارتکاب جرم مذکور ناممکن ہو (ملکہ معظمہ بنام کاشی ناتھ دیپی (۱)) پس اگر ملزم وہ شخص ہے جسنے درخواست بھیجی تو اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۵۰۹ و ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہونی چاہئے اور گو اوسپر الزام صرف بموجب دفعہ اول الذکر کے لگایا گیا ہے اوسکی نسبت جوازاً تجویز ثبوت جرم بابت اقدام جرم کے بلحاظ دفعہ ۲۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہو سکتی ہے)

بنا راضی باس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے ملزم نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

واسدیو گوپال بھنڈارکر منجانب ملزم۔

پانڈورنگ بلونت (قائم مقام وکیل سرکار) منجانب سرکار۔

ولیسٹ صاحب جسٹس۔ قیدی نے ایک چٹھی جو باشندگان بعض مواضع کی طرف سے لکھی ہوئی معلوم ہوتی تھی جعلی بنائی اور اوسکو بذریعہ ڈاک کے کمشنر قسمت جنوبی کی خدمت مین ارسال کیا۔ بتجویز واقعات کے یہ چٹھی مین یہ دھمکی مندرج تھی کہ بجز اسکے کہ مسٹر میک گریگر ڈپٹی کلکٹر عہدہ دار جنگل کی تبدیلی کسی اور مقام کو کیجاوے وہ ہلاک کیا جائیگا اوسمین یہ نہین مندرج ہے کہ یہ مقصود ہے کہ یہ دھمکی مسٹر میک گریگر کے کان تک پہونچے اور اس طرحپر اوسکو خوف میں ڈالے یا اوسکو کسی فعل یا ترک فعل کے کرنے پر مجبور کرے یہ تجویز ہوئی ہے کہ کمشنر قسمت جنوبی کو مسٹر میک گریگر سے ایسا تعلق نہ تھا کہ شخص آخر الذکر کو دھمکی دینے سے دل یا عمل شخص اول الذکر پر اثر پیدا ہونے کا خیال تھا بلا شک کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایک شخص کو دوسرے سے اوس سے زیادہ غرض تھی جسقدر ایک انسان کو دوسرے شخص سے ہوتی ہے چنانچہ سشن جج نے یہ تجویز کی ہے کہ گو امور ضروری واسطے اوس جرم کے جسکی تعریف دفعہ ۵۰۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) مین ہے موجود ہین تاہم چونکہ ضروری ذاتی تعلق موجود نہین ہے لہذا جرم مذکور کا ارتکاب نہین ہوا اور نہ ہو سکتا تھا لیکن حاکم موصوف نے یہ تجویز کی ہے کہ قیدی کی یہ نیت تھی کہ ارتکاب جرم کرے لیکن چونکہ اوسکی نیت صرف اس وجہ سے پوری نہ ہو سکی کہ اوسکی غرض کا عمل مین آنا قدرتی غیر ممکن تھا مشار الیہ نے نامبردہ کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت اقدام ارتکاب اوس جرم کے جو حسب دفعہ ۵۱۱ کے قابل سزا ہے کی اور مشار الیہ نے اوسکی نسبت مطابق اوسکے حکم سزا صادر کیا۔

ممکن ہے کہ یہ ایک ایسا نازک فرق ہو جس سے اقدام قبل اقدام مقدمہ حال کے اقدام مطابق تمثیل (ب)

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۴ صیغہ فوجداری صفحہ ۱۷۱

ششملہ ۴ — ملکہ قیصرہ ہند بنام منکیش سموا جی

از برڈوڈ صاحب جسٹس۔ از روے مجموعہ تعزیرات ہند کے بذریعہ اقدام کسی ایسے فعل کے جواگر وقوع میں آتا بموجب مجموعہ کے کوئی جرم نہ ہوتا کوئی ذمہ داری مجرمانہ عاید نہیں ہوتی ہے لہذا مقدمہ حال میں اگر ملزم مجرم ارتکاب تخویف مجرمانہ کا اسوجہ سے نہ تہا کہ جس فعل سے اوسکا مقصود تہا اور جسکو اوس نے کیا جرم مذکور کا کوئی جزو اوس مین نہ تہا تو وہ مجرم اقدام جرم مذکور کا نہین ہوسکتا۔

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا تحریر کردہ ای ایم اچ فلٹن صاحب سشن جج بلگام کے ہے ملزم پر الزام جرم تخویف مجرمانہ بحالات ذیل لگایا گیا ملزم کچہ عرصہ تک صیغہ جنگل مین ملازم بحیثیت محرر کے رہا تہا لیکن اوسکو ڈویژنل عہدہ دار جنگل مسٹر میک گریگر نے بوجہ غفلت کرنے کے اپنے کار منصبی مین موقوف کردیا تہا اوس نے درخواست بحال کئے جانے کی کی لیکن مسٹر میک گریگر نے انکار کیا بر طبق اسکے ملزم نے ایک درخواست جعلی بنائی جو منجانب باشندگان مواضع خاص کے معلوم ہوتی تہی اور اوسکو خدمت مین کمشنر مال قسمت جنوبی کے بذریعہ ڈاک ارسال کیا درخواست مین منجملہ دیگر امور کے یہ دہمکی مندرج تہی کہ اگر مسٹر میک گریگر کسی اور ضلع کو تبدیل نہ کردیا جاویگا تو اوسکو ہلاک کیا جائیگا کمشنر مال نے عند التحقیقات یہ دریافت کرکے کہ ملزم نے وہ درخواست لکہی ہے یہ حکم دیا کہ اوسکی نسبت کارروائیات فوجداری بجرم دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کیجائین۔

سشن جج بیلگام نے جسنے تجویز ملزم بامداد اسیسران کی اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت اقدام ارتکاب جرم تخویف مجرمانہ کے کی اور اوسکی نسبت حکم سزا چار مہینے کی قید محض کا صادر کیا حاکم موصوف کی تجویز کے انتخاب مندرجہ ذیل سے وجوہ تجویز ثبوت جرم ظاہر ہوتے ہین۔

میرے نزدیک یہ ثابت نہین ہے کہ کمشنر کو کوئی تعلق ذاتی یا سرکاری مسٹر میک گریگر سے ہے یہ امر شہادت سے ثابت نہین ہے کہ آیا حاکم موصوف کو مشارالیہ سے واقفیت ذاتی ہے یا نہین نسبت تعلق باعتبار عہدہ کے یہ نہین واضح ہوتا کہ مسٹر میک گریگر کمشنر کا ماتحت ہے اور گو بطور اعلی عہدہ دار عامل ملک مذکور کے شخص آخرالذکر بلاشک نگرانی اکثر صیغہ ہاے ملازمت سرکاری کے کام کی کرتا ہے میرے نزدیک یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ اوسکو کوئی خاص تعلق افسران اوس صیغہ ہاے سے ہے جو تابع اوسکے احکام کے کام نہین کرتے ہین یہ امر بہت ممکن ہے کہ اوسکو تعلق ذاتی مسٹر میک گریگر کی بہتری مین ہو لیکن چونکہ کوئی شہادت نسبت امر مذکور کے نہین ہے مین مقدمہ فوجداری مین وجود کسی ایسے خیال کا قیاس نہین کرسکتا پس مین یہ خیال کرتا ہون کہ سایل کی نسبت تجویز ثبوت جرم تخویف مجرمانہ کی نہین ہوسکتی لیکن میرے نزدیک اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم اقدام تخویف مجرمانہ کی ہوسکتی ہے اوس کا ضرور یہ مقصود ہوگا کہ اپنی دہمکی سے

ملکہ قیصر ہند
بنام
منگیش جیواجی

کوئی اثر پیدا کرے اور بذریعہ وہ صرف تجانا اور کرتا تہا کہ کمشنر کو ایسا کافی تعلق مسٹر میک گریگر سے ہے کہ وہ
اوس دہمکی سے خائف ہوگا مجموعہ تعزیرات ہند مولفہ مین صاحب کی شرح دفعہ ۵۱۱ و تمثیل (ب) سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اقدام ارتکاب جرم کا ہندوستان مین قابل سزا ہے گو ارتکاب جرم مذکور ناممکن ہو (ملکہ معظمہ بنام
کاشی دیبی (۱)) پس اگر ملزم وہ شخص ہے جسنے درخواست بہیجی تو اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۵۰۹
و ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہونی چاہئے اور گو اوسپر الزام صرف بموجب دفعہ اول الذکر کے لگایا گیا ہے اوسکی نسبت
جوازاً تجویز ثبوت جرم بابت اقدام جرم کے بلحاظ دفعہ ۲۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہوسکتی ہے)

بناراضی پاس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے ملزم نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

واسدیو گوپال بہنڈارکر منجانب ملزم۔

پانڈورنگ بلبہدر (قائم مقام وکیل سرکار) منجانب سرکار۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ قیدی نے ایک چٹہی جو باشندگان بعض مواضع کی طرف سے لکہی
ہوئی معلوم ہوتی تہی جعلی بنائی اور اوسکو بذریعہ ڈاک کے کمشنر قسمت جنوبی کی خدمت مین ارسال کیا یہ تجویز
واقعات کی ہے کہ چٹہی مین یہ دہمکی مندرج تہی کہ بجز اسکے کہ مسٹر میک گریگر ڈویزنل عہدہ دار جنگل کی تبدیلی کسی
اور مقام کو ہوجاوے وہ ہلاک کیا جائیگا اوسمین یہ نہین مندرج ہے کہ یہ مقصود ہے کہ یہ دہمکی مسٹر میک گریگر کے کان تک
پہونچے اور اس طرح پر اوسکو خوف مین ڈالے یا اوسکو کسی فعل یا ترک فعل کے کرنے پر مجبور کرے یہ تجویز ہوئی ہے
کہ کمشنر قسمت جنوبی کو مسٹر میک گریگر سے ایسا تعلق نہ تہا کہ شخص آخرالذکر کو دہمکی دینے سے اول شخص آخرالذکر
پر اثر پیدا ہونے کا خیال تہا بلاشک کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایک شخص کو دوسرے
سے اوس سے زیادہ غرض تہی جسقدر ایک انسان کو دوسرے شخص سے ہوتی ہے چنانچہ سشن جج نے
یہ تجویز کی ہے کہ گو امور ضروری واسطے اوس جرم کے جسکی تعریف دفعہ ۵۰۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵
سنہ ۱۸۶۰ع) مین ہے موجود ہین تاہم چونکہ ضروری ذاتی تعلق موجود نہین ہے لہذا جرم مذکور کا ارتکاب
نہین ہوا اور نہ ہوسکتا تہا لیکن حاکم موصوف نے یہ تجویز کی ہے کہ قیدی کی یہ نیت تہی کہ ارتکاب
جرم کرے اور چونکہ اوسکی نیت صرف اسوجہ سے پوری نہ ہوسکی کہ اوسکی غرض کا عمل مین آنا قدرتی غیر
ممکن تہا مشارٌالیہ نے نامبردہ کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت اقدام ارتکاب اوس جرم کے جو حسب دفعہ ۵۱۱
کے قابل سزا ہے کی اور مشارٌالیہ نے اوسکی نسبت مطابق اوسکے حکم سزا صادر کیا۔
ممکن ہے کہ یہ ایک ایسا نازک فرق ہو جس سے اقدام مثل اقدام مقدمہ حال کے اقدام مطابق تمثیل (ب)

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۴ صیغہ فوجداری صفحہ ۱۷

۱۸۶۸ء
ملکہ قیصر ہند
بنام
ننگیش جیوا جی

متعلقہ دفعہ ۱۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) سے علیحدہ ہوتا ہو لیکن باینہمہ ہمارے نزدیک فرق موجود ہے تمثیل مذکورہ مین فعل کی تکمیل اوس حد تک ہوئی جہانتک ملزم اوسکی تکمیل کر سکتا تھا اور اگر اوسکی تکمیل ہو جاتی تو وہ فعل جرم ہو جاتا اوسکی نسبت یہ فرض کیا گیا ہے کہ جو اس امر اتفاقی سے پورا نہوا کہ اوسوقت جیب مین کچھ نہ تھا جس مین بالعموم کچھ چیز ہوتی ہے اگر معمولی حالت جیب کی یہ ہوتی کہ وہ خالی رہتی ہی تو واضعان قانون کا یہ منشا خیال نہین کیا جاسکتا کہ وہ اوس کوشش کا انسداد کرلے جو مضر تصور نہیں کیجا سکتی تھی مقدمہ حال مین اقدام حسب تجویز عدالت سشن بمقابلہ جرم مکمل کے اس امر پر مبنی ہے کہ کمشنر قسمت جنوبی کو اوس دہمکی سے جو نسبت مسٹر میک گرگیر کے تھی خوف مین ڈالنا ناممکن تھا واضح ہو کہ یہ رشتہ جس مین کوئی خاص تعلق نہ تھا دوامی اور ضروری رشتہ تھا وہ روز بروز تبدیل ہونیوالا نہ تھا اور وہ ایک رشتہ ایسے تعلق کا ہرگز نہ تھا جو بالعموم قائم تھا لیکن اتفاق سے وہ موقع حال پر نہ تھا یہ اقدام بکامیابی ایک ایسی وجہ سے نہین ہو سکتا تھا جو ہر اقدام کے اثر پذیر ہونے کے مانع ہے گو کتنے ہی توجہ سے وہ کیا جاتا ممکن ہے کہ خوف مین ڈالنے کی نیت ہو چونکہ وہ شخص جسکو لکھا گیا ہمیشہ اور دراصل اوس خوف سے کہ جسکے دلانیکا قصد کیا گیا غیر قابل اثر پذیر ہوتے کے تھا لہذا کوئی امر بلحاظ نوعیت اور خاص صورت کے ایسا نہ تھا کہ جس سے محفوظ رکہنے کے لئے قانون تعزیری درکار تھا جرم تخویف مجرمانہ کے لئے جسطرح کہ اوسکی تعبیر کی گئی ہے ہمارے نزدیک ایسی صورت مین جو مقدمہ حال مین ہے دو شخصون کا ہونا ضرور ہے ایک وہ شخص جسکو دہمکی دیجاے اور دوسرا وہ شخص جس سے وہ بالخصوص تعلق رکھتا ہے اور یہ نیت ہونی چاہئے کہ شخص اول الذکر کو بذریعہ اوسکو دہمکی نقصان پہونچانے شخص آخر الذکر کے خوف مین ڈالے ممکن ہے کہ نیت منبعث عمل ہو گو اوسپر عمل نہو سکتا ہو دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوڈہال (۱) لیکن واسطے جرم مذکور کے ہمارے نزدیک تعلق کا ہونا ضرور ہے اور اسی طرح پر اقدام جرم کے لئے بھی ضرور ہے ورنہ اقدام واسطے کرنے ایسے امر کے ہوگا جو داخل جرم نہین ہے ملزم کی بریت بابت اصل جرم کے اس بناء پر کی گئی ہے کہ اس مقدمہ مین غرض خاص نہ تھی در بوجہ نہونے اوس تعلق کے ہمارے نزدیک اقدام ہی نہین ہو سکتا تھا کیونکہ خود جرم کا عمل مین آنا ناممکن تھا اور یہ صورت محض کسی اتفاق سے نہ تھی۔

بہرحال جرم نہایت خفیف قسم کا تھا یہ ممکن نہ تھا کہ دہمکی سے مسٹر میک گرگیر کو بھی خوف پیدا ہوتا ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بوجوہ مندرجہ صدر منسوخ کرتے ہین۔

برڈوڈ صاحب جسٹس - مجکو ویسٹ صاحب جسٹس سے اتفاق ہے اس مین

(۱) مقدمات سرکاری مجموعہ ڈینس صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۸۶

۱۸۸۷ع
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
منگیش جیواجی

شک نہین کہ اقدام حسب مراد دفعہ ۵۱۱ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) اوس حال مین بھی ممکن ہے جبکہ ارتکاب اوس جرم کا جسکا اقدام کیا جاے نہو سکتا ہو مثلاً جب کوئی شخص کسی اور شخص کی جیب سے کچھ لینے کی غرض سے اپنا ہاتھ اوسکی جیب مین ڈالے لیکن اوسکو خالی پاوے تمثیل دفعہ ۵۱۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فعل اقدام مجرمانہ کی حد تک پہونچتا ہے لیکن ایسے فعل کے کرنے سے مجرم کی نیت یہ ہے کہ ارتکاب جرم مکمل کا کرے اور اوسکا فعل بوجہ ایک اتفاقی حالت کے جو مانع تکمیل جرم ہوئی جرم سے کم رہتا ہے مقدمہ حال مین یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ ملزم کی نیت اوس سے زیادہ کرنے کی تھی جو اوسنے فی الواقع کیا اوسکی یہ نیت تھی کہ ایک جعلی درخواست کمشنر کے نام جس مین مسٹر گریگ کو دہمکی درج تھی ارسال کرے اور اوس نیت کو بفرض اسکے کہ واقعات وہی ہین جو سشن جج نے تجویز کئے ہین۔ نامبردہ بطور کامل عمل مین لایا لہذا اگر وہ خواہ مخواہ مرتکب کسی جرم کا ہوا تو وہ مرتکب اوس جرم کا ہوا جسکے ارتکاب کرنیکا اوسکا قصد تہا وہ مرتکب اقدام کا نہین بلکہ اوس جرم کا ہوا جس کا اقدام کیا تہا مگر سشن جج نے یہہ تجویز کی ہے کہ اوس جرم کا جسکا اقدام ہوا بطور امر واقعات و قانونی کے ارتکاب نہین ہوا کیونکہ خود اوس شخص کو جسکو درخواست ملزم نے بہیجی خوف پیدا نہین ہوا اور اوس شخص سے جسکو دہمکی دیگئی اوسکو تعلق نہ تہا لہذا واضح ہوتا ہے کہ جس فعل کا کرنا ملزم کی نیت مین تہا اور جو اوس نے کیا ضروری لوازم ارتکاب جرم تخویف مجرمانہ سے جسکی تعریف مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) مین ہے کم تہا لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ باینہمہ ملزم کی نسبت قانوناً تجویز ثبوت جرم بابت اقدام ارتکاب جرم مذکور کے ہوسکتی تہی یہ ممکن ہے کہ اقدام ارتکاب کسی سرقہ ناممکن کا کیا جاے اور اس طرح پر خلاف ورزی حکم مجموعہ مذکور کی کیجاے کیونکہ سرقہ بنفسہ ایک جرم خلاف مجموعہ کے ہے اور بدینوجہ حسب مراد مجموعہ کے داخل اقدام ہوسکتا ہے لیکن بذریعہ اقدام متعلق کرنے کسی ایسے فعل کے جو اگر کیا جاتا تو کوئی جرم حسب مجموعہ کے نہوتا بموجب مجموعہ مذکور کے کوئی ذمہ داری مجرمانہ عاید نہین ہوتی ہے لہذا مقدمہ حال مین اگر ملزم مجرم ارتکاب تخویف مجرمانہ کا اسوجہ سے نہ تہا کہ جس فعل کے کرنے کی اوسکی نیت تہی اور جو اوسنے کیا اوس مین جزو ضروری جرم مذکور کا نہ تہا تو وہ مجرم اوس اقدام کا نہین ہوسکتا جسکی بابت اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم ہوئی ہے لہذا تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونے چاہین۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوا۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

بمعاملہ انت رامچندر لوٹلیکر*

۱۷ - نومبر ۱۸۸۱ء

صفحہ نظیر ہذا اس رپورٹ ۴۳۲

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۹۵ منظوری استغاثہ فوجداری - عدالت ماتحت کیا ہے - منظوری استغاثہ فوجداری دینے سے نالش انداز صمت ۳۰ مین جج ماتحت نے انکار کیا - اختیار عدالت ضلع نسبت عطا کرنے منظوری کے ایسے مقدمات مین جنمین اپیل بنا راضی جج ماتحت کے ہائیکورٹ مین کیا جاتا ہے

معاملات متعلقہ عطائے منظوری استغاثہ فوجداری حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت ایکٹ ۱۸۷۲ء مین کوئی عدالت بلحاظ ماتحت دوسری عدالت کے اوس حالت مین تصور کیجاتی ہے کہ جب عدالت آخر الذکر وہ عدالت ہو کہ جسمین اپیل بنا راضی عدالت سابق الذکر کے معمولی طور پر ہوتا ہو اور درخواست واسطے منظوری کور کے برعکس عدالت اعلیٰ مین لیون خاص صورتون مین بہی ہونی چاہئے کہ جن مین اپیل کسی دیگر عدالت مین مثلاً ہائیکورٹ مین جائز ہوسکتا ہو۔

ایک ڈگریدار نے جج ماتحت درجہ اول کے یہان واسطے منظوری استغاثہ فوجداری بنام اپنے مدیون ڈگری کے حسب دفعات ۲۰۶ و ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت فریباً مخفی کرنے بعض مال منقولہ قیمتی قریب ۱۰۰ روپے کے جسکے حوالہ کرنے کا حکم اوسی ڈگری کے صادر ہوا تہا درخواست گذرانی اس درخواست کو جج ماتحت نے نامنظور کیا جسپر جج نے دست اندازی کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ چونکہ ڈگری قابل اپیل بعدالت ہائیکورٹ تہی لہذا صرف ہائیکورٹ نسبت درخواست حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تجویز کر سکتی تہی۔

تجویز ہوئی کہ گو ڈگری مقدمہ حال کی قابل اپیل ہائیکورٹ کے تہی مگر تاہم چونکہ اپیل بنا راضی عدالت جج ماتحت درجہ اول کے معمولی طور پر عدالت ضلع مین ہوتی ہین لہذا عدالت اول الذکر حسب مراد دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ماتحت عدالت آخر الذکر تہی۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۲۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء واسطے نگرانی حکم مصدرہ ایچ بیٹی صاحب قائم مقام جج ضلع رتناگری کے تہی۔

سائل انت رامچندر نے ایک ڈگری عدالت جج ماتحت درجہ اول رتناگری سے واسطے تقسیم بعض جایداد موروثی کے حاصل کی بموجب ڈگری کے سائل کو مال منقولہ مالیتی قریب ۱۰۰ روپے کا دلایا گیا تہا چونکہ مدیون ڈگری نے اس مال کو اس غرض سے مخفی کر دیا کہ وہ اجرائے ڈگری مین نہ لیا جا سکے لہذا سائل نے جج ماتحت درجہ اول سے درخواست منظوری استغاثہ فوجداری کی نسبت مدیون ڈگری کے حسب دفعات ۲۰۶ و ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے کی۔

* نظر ثانی فوجداری نمبر ۲۰۰ ۱۸۸۱ء

سنہ ۱۸۸۶ع
بمعاملہ انت رام
نولی کر

اس درخواست کو جج ماتحت نے اس بنا پر نامنظور کیا کہ درخواست مذکور بنظر تکلیف وہی دیران لینے مدیونان ڈگری کے تھی -

بعدازان سائل نے روبرو صاحب جج ضلع کے درخواست پیش کی جنہون نے یہ تجویز کی کہ اونکو کچھ اختیار نسبت عطاے اوس منظوری کے جس سے جج ماتحت درجہ اول نے انکار کیا تھا حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ع کے اسوجہ سے حاصل نہ تھا کہ شے متنازعہ نالش قیمت سے زیادہ کی تھی اور جج ماتحت درجہ اول ماتحت ہائیکورٹ کے تھے نہ کہ عدالت ضلع کے حاکم ممدوح کی یہ رائے تھی کہ چونکہ یہ مقدمہ قابل اپیل بعدالت ہائیکورٹ ہے لہذا نسبت منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ کے صرف ہائیکورٹ مقدمہ مین عمل کرسکتی تھی -

پس جج ضلع نے دست اندازی کرنے سے انکار کیا -

سائل نے بر طبق اسکے ہائیکورٹ مین درخواست نگرانی حکم صاحب جج ضلع کی پیش کی -

شاماراو وٹھل منجانب سائل - عدالت جج ماتحت درجہ اول حسب ایکٹ ۱۴ ۱۸۶۹ع کے ماتحت جج ضلع کے ہے اپیل بنا راضی فیصلجات جج ماتحت کے معمولی طور پر روبرو جج ضلع کے ہوتے ہین لہذا وہ ماتحت عدالت ضلع کے حسب مراد دفعہ ۱۹۵ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع کے ہے مقدمہ ایمپرٹرکس بنام لکشمن سکھارام (۱) کا حوالہ دیا گیا ہے -

ولیسٹ صاحب جسٹس - ہماری دانست مین دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) بعبارت موجودہ بغرض نافذ کرنے قانون تجویز مقدمہ ایمپرٹرکس بنام لکشمن سکھارام (۱) کے بطور قانون کے منضبط کی گئی ہے مقصد اور اثر ہماری دانست مین یہ ہے کہ کوئی عدالت نسبت منظوری یا انکار منظوری استغاثہ کے ماتحت اوس عدالت کے کی گئی ہے کہ جسکے روبرو معمولی طور پر اپیل ہوتا ہو یعنی اکثر مقدمات مین اپیل ہوتا ہو گو خاص صورت مین اپیل دوسری عدالت مین مثلاً ہائیکورٹ مین ہوتا ہو -

پس ہم حکم جج ضلع کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ وہ فیصلہ اوس درخواست کا جو اونکے روبرو پیش تھی اوسکی روداد پر کرین -

حکم منسوخ ہوا اور مقدمہ واپس مرسل ہوا -

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۴

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و بر ڈوڈ صاحب جسٹس

۲۲ جنوری ۱۸۸۳ء

بمعاملہ بالکرشن امرت پردہان[✝]

عنوان انڈین لا رپورٹ ۵۰۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۴۴ - احتمال معقول امن خلایق مین فتور پڑنیکا - رپورٹ پولیس کی -

ایک پٹہ دار نے جسکو اراضی واقع ایک موضع کا جسپر گہاس تہی پٹہ دیا گیا تہا یہ نزاع کی کہ ساکنان موضع کو استحقاق چرانے اپنے مویشی کا اوس اراضی پر موسم برسات مین حاصل نہ تہا ۶ اگست ۱۸۸۲ء کو اوسنے بنام ۱۱ ساکنان موضع کے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے اس بیان سے استغاثہ کیا کہ وہ ناجایز طور پر اپنے مویشی اوسکی اراضی پر لائے اور ارتکاب جرم نقصان رسانی کا ۸ ستمبر ۱۸۸۲ء کو کیا اور بزمانہ دایر ہونے اس استغاثہ کے ساکنان موضع اراضی متنازعہ پر مجمع ہوا وسیلوہ وقوع مین آیا مجرمان کی نسبت بجویز ثبوت جرم صادر ہوئی اور وہ سزایاب ہوئے برطبق اپیل کے سب ڈویزنل مجسٹریٹ نے بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۲ء تجویز ثبوت جرم کو بحال کیا اوسی روز پولیس کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا کہ مابین پٹہ دار اور ساکنان موضع کے نسبت استحقاق نامبردگان بابت چرانے مویشی کے اوس اراضی پر کہ جسپر گہاس ہے نزاع ہے اور بوجہ نزاع کے احتمال ہے کہ امن خلایق مین فتور پڑے لہذا سب ڈویزنل مجسٹریٹ نے یہ ضروری تصور کیا کہ تحقیقات معاملہ مذکور کی حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیجاے مگر حاکم موصوف نے تحقیقات کو تا صدور فیصلہ معاملہ مجسٹریٹ درجہ دوم بمقدمہ نقصان رسانی ملتوی کیا اوس مقدمہ مین مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع مذکور کو کوئی استحقاق چرانے مویشی کا اراضی متنازعہ پر نہین ہے اور تنہا پٹہ دار اوس اراضی پر قابض ہے پس حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع نے ناجایز طور پر اراضی مذکورہ مین مداخلت کی مگر چونکہ نقصان جو کیا گیا خفیف تہا لہذا حاکم موصوف نے ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو ملزمان کو رہا کیا چونکہ سب ڈویزنل مجسٹریٹ کی یہ راے قرار پائی کہ بعد اس فیصلہ کے احتمال امن خلایق مین فتور پڑنے کا ہے لہذا اونہون نے حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحقیقات کی حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع مستحق چرانے مویشی کے زمین متنازعہ پر زمانہ سبع مین تہے اور نامبردگان نے استعمال اس حق کا فصل گذشتہ مین کیا تہا پس حاکم موصوف نے حکم منظوری استحقاق چرانے مویشیان ساکنان موضع کے صادر کیا برطبق گذرنے درخواست کے منجانب پٹہ دار کے حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہائیکورٹ نے -

✝ درخواست نظرثانی نمبر ۲۰۵ سنہ ۱۸۸۲ء

سنہ ۱۸۸۵ء
بمعاملہ
بالکرشن بامرت پرمان

تجویز کی کہ حکم مذکور خلاف قانون ہے گو ازروئے رپورٹ پولیس کے کسی قدر تحقیقات کا حسب دفعہ ۱۴۷ کے کرنا جائز تھا تاہم بمعاملہ حقوق فریقین کی نسبت رائے عدالتاً مجسٹریٹ درجہ دوم نے اس مضمون کی ظاہر کی تھی کہ ساکنان موضع کو کوئی حق چرانے مویشی کا زمین متنازعہ پر نہیں ہے لہذا کوئی احتمال نزاع فوری واقع ہونے کا نہ تھا کہ ضرورت تحقیقات کی حسب دفعہ ۱۴۷ کے نہ تھی۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے واسطے نظرثانی حکم مسٹر ڈریو سب ڈویژنل مجسٹریٹ مقام ملیح آباد متعلقہ دفعہ ۱۴۷ مجموعہ کے پیش کی گئی۔

بالکرشن سائل ایک اراضی واقع موضع کلکنڈی کلیتبی کا کہ جس پر گھاس بھی تھی پٹہ دار تھا ساکنان موضع مذکور بھی ایسے حق کا کیا کہ جس سے بالکرشن کو انکار تھا یعنی چرانے اپنے مویشی کا اس اراضی پر دعویٰ تھا میں ۲۸ اگست سنہ ۱۸۸۵ء کو بالکرشن نے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم ملیح آباد کے ایک استغاثہ بنام ساکنان موضع کے پیش کیا اور یہ الزام قائم کیا کہ ناسبردگان ناجائز طور پر اپنے مویشی اوس اراضی پر جس پر گھاس تھی اور اسوجہ سے مرتکب نقصان رسانی کے ہوئے ۲ ستمبر سنہ ۱۸۸۵ء کو جب کہ تحقیقات بابت اوس استغاثہ کے ہو رہی تھی ساکنان موضع اراضی متنازعہ پر جمع ہوئے اور بلوہ ہوا پولیس نے مجرمان کو ماخوذ کیا اور اونکی نسبت تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا ایک مہینہ قید سخت کا صادر ہوا بر طبق اپیل کے مسٹر ڈریو سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے بتاریخ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء تجویز ثبوت جرم کو بحال کیا مگر حکم سزا میں تخفیف کی چونکہ اوسی روز پولیس کی رپورٹ سے جو مقدمہ بلوہ میں داخل ہوئی تھی یہ معلوم ہوا کہ نزاع باہم بالکرشن پٹہ دار اور ساکنان موضع کے نسبت اونکے حق چرانے مویشی کے اراضی متنازعہ پر ہے اور نزاع مذکور سے یہ احتمال ہے کہ اس خلائق میں فتور پڑیگا لہذا مسٹر ڈریو نے یہ ضروری تصور کیا کہ حسب دفعہ ۱۴۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے تحقیقات کیجاسے مگر حاکم موصوف نے تحقیقات کو اوس وقت تک ملتوی رکھا کہ مجسٹریٹ درجہ دوم کے یہاں سے فیصلہ اوس استغاثہ کا ہو جاسے جو بالکرشن نے بنام ساکنان موضع کے بابت جرم نقصان رسانی کے کیا تھا مقدمہ مذکور کو مجسٹریٹ درجہ دوم نے بتاریخ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء فیصل کیا حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ بالکرشن تنہا قابض و متصرف اراضی متنازعہ کا ہے اور ساکنان موضع مذکور کو کوئی حق چرانے اپنے مویشی کا اس اراضی پر حاصل نہیں ہے حاکم موصوف نے یہ بھی تجویز کی کہ چند اشخاص ساکنان موضع مذکور ناجائز طور پر اپنے مویشی ۲۰ اگست سنہ ۱۸۸۵ء کو اس اراضی پر چرانے کے لئے لائے تھے لیکن اونکو اس بنا پر رہا کیا کہ کوئی نقصان قابل محسوس ہونے کے واقع نہیں ہوا تھا چونکہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء کو مسٹر ڈریو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی یہ رائے قرار پائی کہ بعد اس فیصلہ کے

۱۸۸۱ء بمعاملہ بالکرشن امرت بہوان

احتمال امن خلائق مین فتور پڑنے کا ہے اسوجہ سے کہ فریقین فیصلہ کو اپنے مفید تصور کرین لہذا اطلاعنامہ بنام بالکرشن و ساکنان موضع کے واسطے تحقیقات معاملہ حسب دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جاری کئے بعد کرنے تحقیقات مذکورہ کے حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع کو استحقاق چرانے اپنے مویشی کا اوس اراضی پر جسپر گہاس ہوتی زمانہ برسات مین حاصل ہے اور نامبردگان نے استعمال اس حق کا موسم گذشتہ مین کیا تہا اور بالکرشن کا تنہا قبضہ و تصرف اراضی متنازعہ پر نہین تہا پس حاکم موصوف نے یکم نومبر ۱۸۸۱ء کو اس ہدایت سے حکم صادر کیا کہ بالکرشن اوس اراضی پر بجز حق ساکنان موضع کے حق چرانے مویشی سے بزمانہ برسات کے تنہا قابض نرہے۔

بنا براضی اس حکم کے بالکرشن نے ہائی کورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے درخواست پیش کی ہائی کورٹ نے مسل مقدمہ کو طلب کیا۔

مسٹر برنیس (دہبیت گہنشام نیلکنٹھہ بمقابلہ سائل)۔ عدالت ماتحت کو کوئی اختیار دست اندازی کا حسب دفعہ ۱۴۵ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے بجز اوس صورت کے نہ تہا کہ امن خلائق مین فتور پڑنا قریب الوقوع ہو مقدمات ایسے چند رکہوجی بنام محمد صابر (۱) و ستیا بنام شرکل (۲) ملاحظہ طلب اس صورت مین کوئی احتمال امن خلائق مین فتور پڑنے کا بعد اسکے نہ تہا کہ مجسٹریٹ درجہ دوم نے نسبت حقوق فریقین کے عدالتاً فیصلہ کر دیا بلکہ عدالت ماتحت کو یہ لازم تہا کہ ان ساکنان موضع سے مچلکہ لیتی کہ جنہون نے پیشتر فعل بیجا کیا تہا۔

پانڈورنگ بلبہدر (دانکشنگ گورنمنٹ پلیڈر بمقابلہ سرکار)۔ عدالت ماتحت نے کارروائی پولیس کی رپورٹ پر کی جس سے واضح ہوتا تہا کہ امن خلائق مین فتور پڑنے کا احتمال تہا پس حسب دفعہ ۱۴۵ کے تحقیقات کا کرنا بہت مناسب تہا حسب دفعہ مذکور موجودہ حقوق آسایش و دیگر حقوق متعلقہ جائداد غیر منقولہ اوسی طرح بحال رہنے چاہئین کہ جیسے قبضہ موجودہ حسب دفعہ ۱۴۵ کے اوسوقت تک قائم رکہا جانا چاہئے کہ جب تک حقوق فریقین کا فیصلہ عدالت دیوانی سے نہو جائے۔ بمعاملہ کالی کرسٹو ٹہاکر (۳) و مقدمات ایسے بنام پوشا لگہ (۴) و چندر کمار پودار بنام چندر کانا گہوس (۵) ملاحظہ طلب۔ مقدمہ حال مین ساکنان موضع اراضی متنازعہ پر مستحق چرانے مویشی کے تجویز ہو چکے ہین پس حکم مفید نامبردگان کے قانوناً جائز اور مناسب ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۷ — (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱

(۲) " " " مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۴ — (۴) " " " " جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۵

(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲

۱۸۸۶ء
بمعاملہ
بالکرشن بنام پرمانند

ویسٹ صاحب جسٹس۔ ممکن ہے کہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء کی رپورٹ پولیس سے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو وجہ کافی اس امر کے خیال کرنے یا بہرحال اس قیاس کرنے کی ہو کہ اوسوقت نزاع نسبت استعمال اراضی متنازعہ کے ایسا تہا کہ جس سے احتمال امن خلائق مین فتور پڑنے کا تہا پس حاکم موصوف کا تحقیقات کرنا جائز تہا لیکن جب اونہون نے ایک مرتبہ تحقیقات ملتوی کی اور اس اثنا مین فیصلہ حقوق اون اشخاص کا جنکے باہم نزاع تہی بذریعہ تحقیقات باضابطہ عدالتی سے کہ اس طرح صریح ہوگیا کہ سائلان موضع کو کوئی حق چرانے اپنے مویشی کا اراضی متنازعہ پر تہا تو ضرورت تحقیقات مقصودہ سابق کی رفع ہوگئی ہرگاہ کہ حقوق فریقین کے عدالتانہ اصل درجہ چندروزہ طور پر تحقق ہو گئے تہے تو کوئی ضرورت تحقیقات کی اونکی بابت نتہی اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو مناسب طور پر یہ قیاس کرنا نچاہئے تہا کہ پہر نزاع نسبت ایسے امر کے قائم رہیگی کہ جو ازروے فیصلہ مجسٹریٹ طے ہوجانی چاہئے تہی یہ قیاس کرنا حاکم موصوف کو بوجہ نہ عائد کئے جانے سزا کے بابت خفیف نقصان کے فیصلہ مذکور نسبت استحقاق کے عدالتانہ تہا بالکل بیجا تہا اوس نقصان کا دوبارہ کیا جانا غالباً خفیف تصور نکیا جائیگا اور اگر وہ لوگ جو بعد اسکے کہ عدالت مین خلاف اونکے حقوق مذکورہ کے استقرار کیا پہر زبردستی اون حقوق کو نافذ کرینگے بیخوف جائینگے کہ وہ خطرہ سزاے سنگین کا اوٹہاتے مین ہم یہ مطلقاً نہین جانتے ہین کہ کسی فریق کی طرف سے کوئی نقض امن واقع ہو بلکہ ہماری یہ راے ہے کہ بعد فیصلہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو کوئی وجہ معقول اندیشہ نقض امن کی نتہی۔

کوئی شہادت متعلق اس امر کی نہین ہے کہ کسی طرح پر ارادہ فساد کا بعد اوسکے ظاہر ہوا یہ قیاس کرنا نچاہئے تہا کہ فریقین خلاف تجویز کے لڑائی کرینگے بلکہ یہ قیاس کرنا چاہئے تہا کہ وہ متابعت اوس حکم کی کرینگے غالباً نامبردگان ایسا ہی کرینگے اور اگر نکرین تو سب ڈویژنل مجسٹریٹ ضروری کارروائی کر سکتے ہین لیکن بصورت موجودہ مقدمہ کے ہمکو یہ ضرور ہے کہ حکم حاکم موصوف کو بوجہ ہونے غیر ضروری اور نہ داخل ہونے اندر منشاے دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے منسوخ کرین۔

حکم منسوخ کیا گیا۔

۱۸۸۶ء
۲۲-آئی
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۹۵۰

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سیتارام وٹھل*

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۶۲ - بیان جو کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۶۲ قلمبند کیا ہو - شہادت - ایکٹ شہادت (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعات ۱۵۵ و ۱۵۹

جو بیان کہ کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) قلمبند کیا ہو وہ بطور شہادت منجانب ملزم استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن اگرچہ وہ شہادت نہیں ہے مگر عہدہ دار پولیس جس سے بیان مذکور کیا گیا ہو واسطے تازہ کرنے اپنی یاد کے حسب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ شہادت (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) استعمال کر سکتا اور اوس سے سوالات جرح بابت اوسکے منجانب اوس فریق کئے جا سکتے ہیں جسکے خلاف شہادت بذریعہ بیان مذکورہ دیگئی ہو جس شخص نے کہ بیان کیا ہو اوس سے بھی بابت اوسکے سوالات کئے جا سکتے ہیں اور بغرض اسکے کہ اوسکے اعتبار کی نسبت اعتراض کیا جاوے عہدہ دار پولیس یا کسی اور شخص کا اظہار جسکی سماعت میں بیان مذکور کیا گیا ہو نسبت امر مذکور کے حسب دفعہ ۱۵۵ ایکٹ شہادت کے لیا جا سکتا ہے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اتم چند (۱) کی تقلید کی گئی۔

سیتارام وٹھل ملزم اور نو دیگر اشخاص پر روبرو اسسٹنٹ سشن جج رتناگری کے جرائم ڈکیتی و بدیانتی سے رکھنے مال مسروقہ کا جو ارتکاب ڈکیتی سے حاصل کیا گیا تھا الزام لگایا گیا سیتارام پر جرائم مذکورہ بالا ثابت قرار دیے گئے اور اوسکی نسبت حکم سزائے قید سخت پانچ سال کا بابت اول جرم کے اور دو سال کی قید سخت کا بابت جرم دوم کے صادر ہوا اور یہ سزائیں ایک بعد ختم ہونے میعاد دوسری سزا کے شروع ہوئیں سشن جج نے احکام سزا کو بحال رکھا۔

سیتارام ملزم نے ہائیکورٹ میں اپیل کیا منجملہ اون حجتوں کے جو منجانب ملزم بوقت تجویز ابتدائی درخواست صیغہ اپیل پیش کی گئیں ایک یہ تھی کہ آیا وہ بیانات جو کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) قلمبند کئے ہوں شہادت میں واسطے فائدہ ملزم کے استعمال کئے جا سکتے ہیں یا نہیں نسبت اس امر کے اسسٹنٹ سشن جج نے اپنی رائے حسب ذیل ظاہر کی

"دفعہ ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۸۲ء کی رو سے اس قسم کا بیان جزو مسل تصور نہیں ہو سکتا

* اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۲۲۳ سنہ ۱۸۸۶ء

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ع مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۶۲ بنام سیتارام ولد ... لڑکا

اور نہ وہ شہادت میں استعمال کیا جا سکتا تھا دفعہ ۱۶۲ ایکٹ ۱۸۹۸ع سے یہ الفاظ متروک ہو گئے ہیں
اور بجائے اونکے یہ الفاظ داخل کئے گئے ہیں اور نہ بطور شہادت خلاف ملزم کے استعمال کیا جا سکتا ہے بموجب
قانون سابق کے نامقبولی ان بیانات کی صاف ظاہر تھی اور جملہ مقدمات جنکا حوالہ دیا گیا ہے مجموعہ
۱۸۸۲ع کے متعلق ہیں یہ صریح ظاہر ہے کہ بیانات اب بمقابلہ ملزمان کے استعمال نہیں ہو سکتے لیکن سوال یہ ہے
کہ وہ بطور شہادت منجانب ملزمان کے جیسی کہ اب استدعا کی گئی ہے مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں بصورت
نہونے کسی سند کے مجکو اس امر کے قرار دینے میں تامل ہے کہ قانون موجودہ سے ایسا زیادہ کوئی
تبدل واقع ہوا ہے اور میں ان بیانات کو بطور شہادت مفید ملزم کے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں

داجی اباجی کہارے منجانب ملزم

آنریبل راؤ صاحب وی این منڈلیک منجانب سرکار۔

از عدالت یہ بسبب اوس امر قانونی کے جسکی نسبت اسسٹنٹ سشن جج نے آغاز میں اوس
باحتیاط اور لائق تجویز کے بحث کی ہے ہم یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ محض فقرہ استثنائیہ مندرجہ دفعہ ۱۶۲
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ع سے جو مفید ملزمان ہے یہ عام اصول اخذ نہیں ہو سکتا کہ کوئی
بیان جو کسی شخص نے عہدہ دار پولیس سے بموجب دفعہ مذکور کے کیا ہو وہ بطور شہادت منجانب شخص
ملزم کے استعمال کیا جا سکتا ہے گو وہ بمقابلہ اوسکے استعمال نہیں ہو سکتا۔

کوئی فقرہ استثنائیہ مناسب طور پر بغرض توسیع کسی حکم قانونی کے کام میں نہیں آ سکتا اور نہ وہ
کوئی جدید یا مختلف اثر دفعات قبل ایکٹ کو دے سکتا ہے دیکھو مقدمہ میور فیر بمقام مجسٹریٹ بنام لانس (۱)
کوئی بیان تحریری جسکو کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۶۲ قلمبند کیا ہو اگر کسی اثنا تفتیش پر کسی شخص گواہ
شہادت نہیں ہے تاہم عہدہ دار پولیس جس سے بیان مذکور کیا گیا ہو بیان مذکور کو واسطے تازہ کرنے یاد کے
حسب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ شہادت استعمال کر سکتا ہے اور نسبت اوسکے سوالات جرح وہ کونسل کر سکتا ہے
جسکی مراد کے خلاف وہ شہادت جسکی تائید بیان مذکور سے کی گئی ہے دی گئی ہو اور جیسی کہ عدالت نے
بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام اوتم چند (۲) تجویز کی ہے اوس شخص سے کہ جسنے بیان کیا ہو بخوبی بابت اوسکے
سوال ہو سکتے ہیں اور بغرض نامعتبر قرار دینے شاہد وہ کے خود عہدہ دار پولیس یا کسی اور شخص کا اظہار جسکی
سماعت میں بیان مذکور کیا گیا ہو بابت امر مذکور کے حسب دفعہ ۱۵۵ ایکٹ شہادت کے لیا جا سکتا
ہے [بعد ملاحظہ کرنے شہادت مقدمہ ہذا کے عدالت نے اپیل کو ڈسمس کیا]۔

(۱) رپورٹ جاسٹری ویرن جلد ۲۳ صفحات ۲۰۷ و ۳۰۷ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۰

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اسمعیل ولد فتارو*

۱۸۸۱ء ۱۰ اپریل صفحہ انڈین لاء رپورٹ ۶۰۹

اجازت - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۹۵ عہدہ دار پولیس جو حسب دفعہ ۱۶۱ عمل کرتا ہو - استغاثہ بابت دینے جھوٹی شہادت کے روبرو عہدہ دار پولیس کے - بیان جو حسب دفعہ ۱۶۱ قلمبند کیا گیا ہو - شہادت۔

جو بیان کہ اثنائے تحقیقات پولیس مین کسی پولیس کانسٹبل نے حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ء) قلمبند کیا ہو وہ شہادت کسی نوبت کارروائی عدالتی مین نہین ہے۔

جو پولیس کانسٹبل حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کوئی بیان قلمبند کرے وہ جج نہین ہوتا اور نہ وہ مقام جہان وہ کار عہدہ کرتا ہے عدالت ہوتا ہے پس حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اوسکی اجازت واسطے استغاثہ کے بابت ایک جھوٹے بیان کے جو اوسکے سامنے کیا گیا ضروری نہین ہے عام اس سے کہ الزام تنہا قائم کیا گیا ہو یا علی سبیل البدل۔

اپیل منجانب گورنمنٹ بنا راضی حکم براءت صادرہ جی میکارکل صاحب ایکٹنگ سشن جج خاندیش کے تہا۔

اثنائے تحقیقات پولیس مین اسمعیل ولد فتارو نے کچھ بیانات روبرو چیف کانسٹبل کے کئے جن سے بعد اسکے اوسنے بوقت تجویز مقدمہ روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے انکار کیا پس اوسپر الزام علی سبیل البدل دینے جھوٹی شہادت کا یا تو روبرو عہدہ دار پولیس کے حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ء) یا بعد ازان روبرو مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے کہ جسکے روبرو اوس نے اپنے بیان سابق سے انکار کیا یا اوسکی تردید کی قائم کیا گیا مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے ملزم پر استغاثہ کرنے کی اجازت دی۔

ملزم نے یہ عذر کیا کہ جسوقت اوسکا اظہار چیف کانسٹبل نے لیا وہ حالت نشہ مین تہا اور اسوجہ سے اوسکو نہین معلوم کہ اوسنے روبرو عہدہ دار پولیس کے کیا بیان کیا یہ عذر قابل اطمینان ثابت نہین ہوا پس ملزم پر جرم دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کا ثابت قرار دیا گیا اور حکم سزائے قید سخت دو ماہ اور ادائے ... جرمانہ کا صادر ہوا۔

بر طبق اپیل ایکٹنگ سشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ منظوری

* اپیل فوجداری نمبر ۱۸ - ۱۸۸۸ء

۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام اسمٰعیل ولد قادر

حیثیت کانسٹبل کی واسطے استغاثہ حال کے حاصل نہین کی گئی حاکم موصوف کی یہ رائے ہوئی کہ عہدہ دار پولیس جو کوئی بیان حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحریر کرتا ہے وہ ایک جج واسطے غرض مذکورکے ہوتا ہے اور اسلئے اوسکی منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ کے ضروری تھی۔

بنا راضی اس حکم براءت کے گورنمنٹ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

آنربل راؤ صاحب وی این منڈلیک منجانب سرکار۔ عہدہ دار پولیس جو حسب دفعہ ۱۶۱ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے عمل کرتا ہو وہ بحیثیت عدالت عمل نہین کرتا مقدمہ اجلاس کامل ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سہرما (۱) مین یہ رائے قرار پائی کہ مجسٹریٹ جو بیان حسب دفعہ ۱۶۴ کے قلمبند کرے وہ خدمات جج کی بجا نہین لاتا ہے پس پولیس کانسٹبل جبکہ وہ کوئی بیان حسب دفعہ ۱۶۱ کے قلمبند کرے ہرگز حاکم عدالت نہین ہوتا پس دفعہ ۱۹۵ متعلق نہین ہے۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ صاحب سشن جج نے باستدلال نظیر ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام پرسرام راے سنگھ (۲) یہ تصور کیا کہ عہدہ دار پولیس جو بیان حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحریر کرے واسطے غرض مذکورہ کے حاکم عدالت ہوتا ہے پس حاکم موصوف نے یہ خیال کیا کہ اجازت پولیس کی "بطور عدالت" کے اس غرض سے ضروری ہے کہ الزام علی سبیل البدل دینے جھوٹی شہادت کا یا تو روبرو عہدہ دار پولیس کے حسب دفعہ ۱۶۱ یا بعد ازان روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے جبکہ مظہر نے اپنے بیان سابق سے انکار اور اوسکی تردید کی سماعت ہو سکے۔

زمانہ حال مین بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام بہرما (۱) یہ تجویز ہوئی کہ جو بیان کہ اثناے تحقیقات پولیس مین مجسٹریٹ درجہ سوم نے حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری تحریر کیا ہو وہ شہادت کسی نوبت کارروائی عدالتی مین نہین ہے۔ پس وہ بیان کہ جو کسی پولیس کانسٹبل نے حسب دفعہ ۱۶۱ قلمبند کیا ہو اوس سے بھی کمتر شہادت قسم مذکور متصور ہو سکتا ہے دفعہ ۱۶۲ مین یہ محکوم ہے کہ کوئی بیان جو اس طرح پر قلمبند کیا گیا ہو اوسپر دستخط بیان کنندہ کے ثبت نہونگے اور ہمنے زمانہ حال مین بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سیتارام وٹھل (۳) یہ تجویز کی کہ جو یادداشت کانسٹبل نے تحریر کی ہو وہ شہادت نہین ہے گو وہ اوسکو واسطے تازہ کرنے اپنی یاد کے استعمال کر سکتا ہے اور گواہ اس سے سوالات بابت اوسکے منجانب کونسل کئے جا سکتے ہین جسکے خلاف مراد شہادت بمدد اوسکے دیگئی ہے لیکن گو یادداشت

(۱) دیکھو صفحہ مابعد (۲) انڈین لاء رپورٹس سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴

(۳) دیکھو صفحہ ماقبل ۱۵۷

ذکور شہادت اس معنی مین نہین ہے کہ وہ بذات خود بطور ثبوت کے یا تو بجانب یا بخلاف ملزم کے عملی از بند شہادت اوس عہدہ دار پولیس سے استعمال کیجاوے جسکو منصب اوسکے ملاحظہ کا اس غرض سے ہے کہ وہ اپنی یادداشت کو تازہ کرے لیکن دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند مین تعریف دروغ حلفی شہادت کی واسطے اغراض مجموعہ مذکور کے صرف یہ نہین ہے کہ کوئی جہوٹا بیان کسی کارروائی عدالتی مین کیا جاوے بلکہ ہر صورت داخل ہے جسمین مظہر پر قانوناً سچ بیان کرنا لازم ہوا زروے دفعہ ۱۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ہر شخص پر جس سے پولیس استفسار کرے سچ بولنا لازم ہے گو اوسکے دستخط اوسکے بیان پر نکرائے جاوین اور اگر وہ سچ بیان نکرے تو وہ اپنے تئین مستوجب سزا حسب ضمن آخر دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے کرتا ہے۔

ساتھ ہی اسکے واضح ہو کہ عہدہ دار پولیس ازروے ان احکام خاص کے حاکم عدالت نہین ہو جاتا اور نہ وہ مقام کہ جہان وہ کار منصبی کرتا ہے عدالت ہو جاتا ہے دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) اسوجہ سے ایسے استغاثہ سے متعلق نہین ہے جو بابت جہوٹ بیان کرنے روبرو عہدہ دار پولیس کے کیا جاوے عام اس سے کہ الزام دروغ گوئی کا تنہا لگایا گیا ہو یا مع [illegible] پس ضرور ہے کہ ہم تجویز براءت کو جو صاحب سشن جج نے بربناے وجہ قانونی نہونے منظوری پولیس کے صادر کی منسوخ کرین اور اوس حکم سزا کو بحال کرین جو مجسٹریٹ درجہ اول نے جسنے مقدمہ کی تجویز کی تہی صادر کیا تہا۔

حکم براءت منسوخ کیا گیا

اجلاس کامل صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سر چارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس و ویسٹ صاحب جسٹس و نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام بہرا بن تکا یا*

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۶۴ - بیان جو مجسٹریٹ نے تحریر کیا کہ جملات کارروائی عدالتی سادا سے شہادت کاذبہ - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) دفعات ۱۹۱ و ۱۹۳ -

جو بیان کہ مجسٹریٹ درجہ سوم نے حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) تحریر کیا ہو وہ

* نگرانی صیغہ فوجداری نمبر ۲۵۹ ۱۸۸۲ء

[illegible] ۱۸۸۲ء بنام [illegible] الہ آباد [illegible] صفحہ ۱۸۸ ۹

۴ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۲ء صفحہ انڈین لاء رپورٹ [illegible] ۲۰۲

سنہ ۱۹۱۲ع
ملکہ قیصر ہند
بنام
بہرا

مجسٹریٹ مذکور کو اختیار کرنے تحقیقات ابتدائی کا مقدمہ مین حاصل ہو وہ شہادت کسی نوبت کارروائی عدالتی مین حسب مراد دفعات ۱۹۱ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ایسی نہین ہے کہ جب بعد ازان اوس بیان کی تردید روبرو ایسے مجسٹریٹ کے ہو کہ جسکو اختیار حاصل ہو اور وہ اوسکا استعمال تحقیقات ابتدائی مین کرتا ہو تو وہ بنانے کافی واسطے جرم بسبیل بدل دینے جھوٹی گواہی کا کارروائی عدالتی مین قرار دیجاے -

اثناے ایک تحقیقات پولیس مین نسبت قتل مسمی بالا پا کے بہرا ملزم نے ازروے حلف کے روبرو مجسٹریٹ درجہ سوم کے یہ بیان کیا کہ اوسنے دہنا پا کو بالا پا کو مارتے دیکھا تھا -

خاص لوجہ اس بیان کے کہ دہنا پا پر جرم قتل عمد کا الزام قائم کیا گیا بہرا بطور گواہ سرکار کے بوقت تحقیقات ابتدائی روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے طلب کیا گیا اپنے اظہار مین نامبردہ نے یہ بیان کیا کہ اوسکو کچھ حال قتل کا معلوم نہین تھا اور اوسنے پولیس مین کوئی اطلاع نہین کی تھی اور کوئی بیان پیشتر روبرو مجسٹریٹ درجہ سوم کے نہین کیا تھا بر طبق اسکے بہرا پر جرم دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند دینے جھوٹی شہادت کا ایک نوبت کارروائی عدالتی مین لگایا گیا کیونکہ اوسنے دو مختلف بیانات کئے تھے ایک مجسٹریٹ درجہ سوم کے روبرو اور دوسرا روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے کہ بیانات مذکور مین سے ایک کو نامبردہ جھوٹ جانتا یا باور کرتا تھا اوسپر اس جرم کی بابت اجلاس مجسٹریٹ درجہ اول شولاپور سے جرم خلاف قرار دیا گیا اور حکم سزا نو مہینے قید سخت کا صادر ہوا اپیل مین سشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال رکھا -

مجرم نے ہائی کورٹ مین بصیغہ اختیار نگرانی ہائی کورٹ درخواست پیش کی -

عدالت (ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس) نے بعد ملاحظہ مسل مقدمہ کے امر ذیل اجلاس کامل مین ارسال کیا -

" آیا وہ بیان جو روبرو کسی مجسٹریٹ کے اثناے کسی تحقیقات پولیس مین کیا جاوے داخل نوبت کارروائی عدالتی کے اس طرح پر ہے کہ جزواً بطور بناے کسی جرم علی سبیل البدل حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے کافی ہو "

جانب شاہ جہانگیر شاہ منجانب ملزم - جو بیان روبرو مجسٹریٹ درجہ سوم کے کیا گیا تھا وہ کسی نوبت کارروائی عدالتی مین نہین کیا گیا تھا مشارٌالیہ کو مقدمہ قتل مین تحقیقات ابتدائی کرنے کا کچھ اختیار نہ تھا موصوف اپنی بحیثیت عدالت حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل نہین کرتے تھے پس اونکو حلف دینا شخص بیان کنندہ کو جائز نہ تھا جو مجسٹریٹ کہ اختیار عدالت حسب دفعہ ۱۶۴ کے نافذ

تحریر شدہ اوسکا قلمبند کیا ہوا بیان شہادت نہین ہے -

گنپت سداشیو راؤ - دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یہ حکم ہے کہ مجسٹریٹ بیان کسی مخبر کا اوسی طرح قلمبند کریگا کہ جیسے شہادت تحریر کیجاتی ہے باب ۲۵ مجموعہ مین یہ بیان ہے کہ شہادت کس طرح پر تحریر کیجایگی شہادت گواہان کی حلفاً یا باقرار صالح تحریر کی گئی ہے دفعہ ۴ - ایکٹ حلف (۱۰ ایکٹ ۱۸۷۳ع) مین عدالت کو اختیار حلف دینے کا عطا کیا ہے جو مجسٹریٹ کہ بیان حسب دفعہ ۱۶۴ کے قلمبند کرے ایک عدالت ہے پس اوسکو جائز ہے کہ بیان کرنیوالے شخص کو حلف دے اگر بیان جھوٹ ہو تو وہ شخص مستوجب جرم جھوٹی گواہی دینے کا حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے نامبردہ مستوجب مواخذہ حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات کا بھی ہے تحقیقات پولیس کی قبل کارروائیات روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے ہوتی ہے پس یہ بیان نوبت کارروائی عدالتی مین حسب مراد دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات کے کیا گیا تھا حوالہ مقدمات قیصر ہند بنام ملکا (۱) سرکار بنام اربساپا (۲) و ملکہ قیصر ہند بنام پرسرام رائے سنگہ (۳) کا دیا گیا -

از عدالت - عدالت کی یہ راے ہے کہ جو بیان مجسٹریٹ درجہ سوم حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کرے درحالیکہ مجسٹریٹ مذکور کو مقدمہ مین اختیار تحقیقات ابتدائی کرنے کا نہو شہادت و نوبت کارروائی عدالتی مین حسب مراد دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ایسی نہین ہے کہ جس سے جب اوس بیان کی تردید روبرو ایسے مجسٹریٹ کے ہو کہ جسکو اختیار حاصل ہو اور وہ اوسکا استعمال تحقیقات ابتدائی مین نسبت کسی الزام قتل کے کرتا ہو تو وہ بنا ے کافی واسطے جرم علی سبیل البدل جھوٹی گواہی دینے کے کارروائی عدالتی مین ہوگی -

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

(۲) ایضاً " " جلد ۲ صفحہ ۳۷۹

(۳) ایضاً " " جلد ۵ صفحہ ۲۱۹

نظائر فوجداری
سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ تصواب فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تلجا وغیرہ

سنہ ۱۸۷۸ء ۱۴ جولائی صفحہ کتاب انڈین لا رپورٹ ۳۶

اجازت قائم کرنے استغاثہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۹۵ - جعل مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۶۳ و ۴۶۴ - عدالت تحقیقات عدالتی تحقیقات انتظامی -

سب رجسٹرار حسب ایکٹ رجسٹری (ایکٹ [illegible]) جج نہیں ہے اور اس لیے حسب معنی دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ [illegible]) عدالت نہیں ہے لہذا اس کی منظوری دستاویز جعلی کے جعل کی نسبت استغاثہ قائم کرنے کے لیے جو دفتر مذکور میں رجسٹری کے لیے پیش ہوئی ضروری نہیں تعلیق مقدمہ [illegible] سے اختلاف کیا گیا -

لفظ جعل دفعہ ۴۶۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) میں [illegible] کے استعمال ہوا ہے اور اس [illegible] دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۲ء) میں ایسا مفہوم وسیع میں [illegible] اس لیے [illegible] دفعہ ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند اس میں شامل ہے -

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام تلما

تعریف محکمہ عدالت کی جو ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع مین کی گئی ہے وہ خود مقاصد ایکٹ کیلئے وضع کی گئی ہے اور مد جائز سے باہر وسعت نہ دینی چاہیئے۔

تحقیقات عدالتی و انتظامی مین فرق ظاہر کیا گیا۔

یہ استصواب منجانب انیس تگور صاحب سشن جج شولاپور حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے ہے۔

تلمی ملزم و چار اشخاص دیگر پر الزام جعل وصیت نامہ جو نوشتہ راد ہا متوفی ظاہر کیا گیا حسب دفعہ ۴۶۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا گیا ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۸۸ع کو تلمی نے وصیت نامہ متنازعہ و بروے رجسٹری ایکٹ سنہ ۱۸۷۷ع رجسٹری کے لیے پیش کیا بتاریخ ۵ ماہ مذکور مقدمہ ہذا مین مجسٹریٹ درجہ اول شولاپور کے یہان استغاثہ دائر ہوا منجانب تلمی ملزم ابتدائی تحقیقات مین جو روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ و نیز بوقت تجویز روبرو عدالت سشن دونون جگہہ ہوئی یہ بحث کی گئی کہ سب رجسٹرار جو حسب دفعہ ۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع کام کرتا ہو حسب منشاے دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے ایک عدالت ہے اور اس لیے منظوری مومی الیہ واسطے قائم کرنے استغاثہ اور ملزم کے ضروری تھی اس بحث کی تائید مین نظیر بمقدمہ وینکٹا چلا (۱) استدلال کیا گیا۔

اس امر پر اسسٹنٹ سشن جج نے کیفیت ذیل تحریر فرمائی۔

"یہ بحث جہان تک کہ ہائی کورٹ بمبئی سے تعلق رکھتی ہے نظیر عدالتی سے معرا ہے یہ امر نہایت آسان نہین ہے اور میری راے مین ایسا اہم ہے کہ وسیع غور لحاظ کرنا چاہیئے حصہ ۱۲ ایکٹ رجسٹری کا پیش کرنے وصیت ناموں و اختیار نامجات متبنیت سے متعلق ہے بموجب دفعہ ۴۰ سب رجسٹرار کو اون وصیت نامجات کے منظور کرنیکا اختیار ہے جنکو اون اشخاص نے پیش کیا ہو جو اونکے ذریعہ سے دعوی دار ہین حسب دفعہ ۴۱ سب رجسٹرار کو اختیار ہے کہ امور مفصلہ ذیل کی نسبت اپنا اطمینان کر لیوے (اول) کہ وصیت نامجات اونکو باضابطہ تحریر کیا ہے (دوم) اور موصیان مر گئے ہین (سوم) اشخاص جو اون وصیت نامجات کو پیش کرتے ہین استحقاق اونکو رجسٹری کیواسطے پیش کرنیکا رکھتے ہین بحالت نہ موجود ہونے کسی فیصلہ ہائیکورٹ بمبئی متعلقہ امر ہذا کے مین یہ مناسب سمجھتا ہون کہ فیصلہ مدراس کی جسکا وکیل نامبردہ نے منجانب ملزمان حوالہ دیا پیروی کرنی چاہیئے ہائیکورٹ مدراس نے یہ تجویز کی ہے کہ سب رجسٹرار کو بموجب ایکٹ رجسٹراری مجریہ ہند حصہ ۱۲ اختیار ہے کہ اپنا اطمینان کرنیکے لیے بعض امور کی نسبت شہادت لے اور اس لیے مومی الیہ جب حسب دفعہ ۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ع کے عمل کرتا ہو تو حسب منشاے ایکٹ شہادت مجریہ ہند ایک عدالت ہے پس جہان تک کہ کسی کارروائی سب رجسٹرار کو حسب دفعہ ۴۱ کے تعلق ہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ اوسکو اختیار واسطے اجازت قائم کرنے استغاثہ کے حاصل ہے اور اسلیے عدم موجودگی اوسکی واسطے ساعت کے

سنہ ۱۸۸۵ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
عمّا

لیکن مین یہ خیال نہین کرتا ہون کہ وجوہ کافی اس امر کیلیے موجود ہین کہ مشابہ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری جرت
کارروائی سب جسٹرار حسب دفعہ ۸۴ ایکٹ مذکور محدود کیا جاوے اگر دفعہ ۸۴ مین اس قسم کے مقدمہ کی تنقیح و عمل ہے تو
میری یہ گذارش ہے کہ وہ دفعہ ۸۸ مین بھی داخل ہونی چاہیے لہذا امر غور طلب منحصر اسپر ہے کہ آیا پیش ہونا وصیت نامہ
روبرو سب جسٹرار مانع کارروائی عدالت عمومی الیہ ہے میری مستحکم طور پر یہ راے ہے کہ وہ مانع ہے اگر سب جسٹرار کی تحقیقات
حسب حصہ ۱۲ ایسے مستثنیٰ قسم کی ہے کہ اوس سے لازم آتا ہے کہ اوس سے حقوق و فرائض کارروائی عدالت سے متعلق کیے جاتے ہین
تو مین خیال کرتا ہون کہ وجوہ مقدمہ سے لازم آتا ہے کہ پیشی وصیت نامہ کی جس سے کارروائی شروع ہوتی ہے ایک جزو کارروائی
تصور ہونا چاہیے امر متعلقہ پیشی وصیت نامہ وقت مین بعد اس امر کے ہے کہ کون شخص مستحق اوسکے پیش کرنیکا ہے کہ یہ امر
ایک جزو تحقیقات مقتضیہ دفعہ ۸۸ ہے یہ تجویز کرنا نہایت ناجایز ہوگا کہ وہ منظوری پیشی وصیت نامہ کی سب جسٹرار کوئی عدالت
نہین ہے لیکن صرف وہی صورت مین جبکہ وہ دوسری کارروائی دفعہ ۸۸ کے معاملات مین تحقیقات کرنیکی کرتا ہے تو وہ بطور
عدالت کے کام کرتا ہے کہ اس صورت مین بطور امر واقعی اوسکی حیثیت عدالت کی عرصہ موجود مین ہوجاوے پیشی وصیت نامہ کے
آتی ہے تو پھر مجھکو یہ خیال کرنا تمام عدالتہاے متعلقہ اصول کے مانع ہے کہ ہر شخص مقصد کو جسکی نسبت کارروائی اجازت قائم کرنیکی
بطور ہزار کے مقدمہ کی بھی مفقود کرسکتا ہے کیونکہ سب جسٹرار کارروائی حسب دفعہ ۸۱ ادنیٰ روز جس سے کہ وصیت نامہ کی پیشی حسب دفعہ ۸۸
منظور کرتا ہے کرے یا نکرے لیکن اگر وہ تحقیقات حسب دفعہ ۸۸ ملتوی کردے تو ہر شخص جعل کی شکایت دائر کرکے ملزم کو حق اجازت
سب جسٹرار سے اگر مدعی الیہ کو بعد تحقیقات معلوم ہو کہ وصیت نامہ جعلی ہے یا نامنظوری اجازت کی مخصوصی سے اگر سب جسٹرار مطمئن ہوجاوے
کہ وصیت نامہ جعلی ہے محروم کرسکتا ہے اگر نالش اوس قسم کی بوجہ مبنی ہونے اوسی قانون جایز ہے تو مجھکو یہ کہنے مین ذرا بھی تامل نہین
ہے کہ جسقدر جلد اوسکی ترمیم ہوجاوے اوسی قدر مفید واسطے اخلاق و امن عوام کے ہوگا مشابہت کیواسطے صورت ایک نالش دیوانی
کی خیال کرو اگر مدعی دعویٰ مین وصیت جعلی بیان کیا گیا ہے ہو اور عدالت مین پیش ہو تو عدالتہاے فوجداری وصیت نامہ
کی نسبت کارروائی نہین کرسکتی ہین جبتک کہ عدالت دیوانی اجازت قائم کرنے استغاثہ کی نہدے گو یہ بیان کیا جاوے کہ قبل اسکے
عدالت دیوانی شہادت لے عدالتہاے فوجداری اس بات سے ممنوع نہین کیجاتی ہین کہ معاملین کارروائی فوجداری کرین جو
یہ دلیل بیہودہ تصور کیجاوے گی چاہیے کہ یہ بحث کی کہ نالش دیوانی ہین کارروائیان عرضی دعویٰ کی پیشی سے
شروع ہوجاتی ہین اسی طرح سے ہر معاملہ مین پہلا کام فریق کا ابتدائی کارروائی ہے اگرچہ ایک مدعی کی بیشتر اشتہار نہین کی
کہ کارروائیان جب ایک بنیاد دستاویزات کی پیشی سے شروع ہون تاہم بجز اسکے کچھ نہین ہوسکتا صرف اس وجہ سے کہ تمام
متعلقہ تحقیقات سب جسٹرار اسکے کہ بحیثیت عہدہ دار یا عدالت کے حسب حکم تاریخ معینہ تفتیش دستاویز مکمل ہین آگے
بین کا وقت پیشی شدہ دستاویز لیا جاسکتا سب جسٹرار کی ... پیش ہوئی کہ اسکا ہے پس فوجداری شکایت نہین
کارروائی مدعو سب جسٹرار بطور عدالت حسب عہدہ یا حیثیت عہدہ دار ہو جیسی ... اور حصہ ایک ... کی

[illegible] بنام [illegible]

سے شروع ہو جاتی ہے اور ایکٹ ہذا اوس میں شامل ہے اگر ایسا ہو تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مجسٹریٹ کو کوئی اختیار تجویز یا تحقیقات استغاثہ کا بلا اجازت سب جسٹرار کے نہیں ہے موصی الیہ کو سب جسٹرار کی کارروائی ملاحظہ کرنیکا منتظر رہنا چاہیے تھا پس تسلیم صحت نظیر مدراس کے میں یہ خیال کرتا ہون کہ اس سپردگی کا بلا اختیار سماعت ہونا تجویز کرنا چاہیے

دپبلک پراسیکیوٹر نے مجھکو متوجہ بمقدمہ جگت چندر بنام کاشی چندر (۱) کیا اور بحث کی کہ کوئی اجازت بوجہ محض پیشی وصیت نامہ روبرو سب جسٹرار کے ضروری تھی لیکن مقدمہ مذکور کسیطرح سے بحث وکیل ذیعلم کی تائید نہیں کرتا مقدمہ مذکور میں نالش کا تصفیہ بلا معائنہ ثبوت صحت کے کر دیا گیا تھا ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی کہ اندرین حالات عدالت درست تجویز نسبت دعوی کے نہیں کر سکتی تھی اور کوئی اجازت جائز طور پر جھوٹا ثبوت داخل کرنیکی نہیں دیسکتی اور خصوصاً چونکہ درخواست جس سے کارروائیات شروع ہوئیں بتصدیق کرنیکی ضرورت نہوئی اگرچہ وہ مصدقہ تھی لیکن مقدمہ حال میں کوئی بات اس قسم کی نہیں ہے یہ سب جسٹرار کا کام ہے کہ اس امر پر غور کرے کہ آیا موصی الیہ کو اجازت دینی چاہیے یا نچاہیے اور نہ عدالتہائے فوجداری کا کام یہ ہے کہ اوسکے جائز ہونیکی نسبت بحث کرین مقدمہ ہذا میں کوئی بات نسبت امر تنقیح طلب کے نہیں ہے۔

یہ بالکل ظاہر ہے کہ صرف ملزم نمبر ۱ روبرو سب جسٹرار کی کارروائی میں فریق تھا کیونکہ اوس نے وصیت نامہ کو پیش کیا تھا دوسرے ملزمان فریقین نہ تھے اور اس لیے اونکی سپردگی قانوناً اوسقدر جائز ہے جس قدر وہ تعلق رکھتے ہیں۔

بحث دوم پبلک پراسیکیوٹر کی جسپر کہ فاضل مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے استدلال کیا ہے مجکو درست نہیں معلوم ہوتی بلاشک دستاویز متعلق کارروائی روبرو سب جسٹرار کے ہے لیکن کارروائی دستاویز سے علیحدہ ہے ذیل مین ۱ مدراس ہائیکورٹ بصفحہ ۴ نسبت تجویز محولہ وکیل ملزمان لکھی جاتی ہے چونکہ دستاویز ثبوت میں بہ ویرو موصی الیہ کے ایسی کارروائی ہوئی جسمین سب جسٹرار کو تصفیہ کرنا تھا کہ آیا دستاویز کی رجسٹری ہونی چاہیے یا نچاہیے لہذا مجکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی اجازت تحقیقات کے واسطے ضروری ہے۔

اس استصواب کی بحث وسیٹ صاحب برڈوڈ صاحب جسٹسان کے روبرو ۱۳ جولائی ۱۸۸۶ء کو ہوئی آنریبل راؤ صاحب دی این منڈلیک بجانب سرکار۔ استغاثہ مقدمہ ہذا میں حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ تعزیرات ہے استغاثہ کے لیے اوس دفعہ کی رو سے منظوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

گنپت سداشیو راؤ بجانب مستغیث۔ سب جسٹرار جو حسب دفعہ ۸۴ ایکٹ رجسٹری (۳ ۱۸۷۷ء) عمل کرتا ہو حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) عدالت ہے دفعہ ۱۹۵ کو دفعہ ۴۷۱ مجموعہ مذکور کے ساتھ پڑھنا چاہیے دفعہ آخر الذکر میں اون عدالتوں کی تخصیص کی گئی ہے جو مقدمات تحقیر عدالت کے فیصل کرنیکی مجاز ہیں دفعہ ۴۷۱ مجموعہ مذکور کی رو سے لوکل گورنمنٹ بعض مقدمات تحقیر عدالت میں کسی سب جسٹرار کو عدالت دیوانی بنا سکتی ہے لہذا موصی الیہ مقدمات مذکور میں عدالت

سنہ ۱۸۸۷ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ...

دیوانی نہیں ہے دفعہ ۵ ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء سے واضح ہوتا ہے کہ رجسٹرار بھی جب کسی اپیل کی سماعت بنا راضی حکم سب رجسٹرار نسبت انکار رجسٹری کے کرے ایک عدالت نہیں ہے بلکہ مدعی الیہ کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ گویا ایک عدالت ہے" اختیارات جو کہ رجسٹرار و سب رجسٹرار کو معاملات رجسٹری دستاویزات میں دیئے گئے ہیں محض انتظامی ہیں نہ کہ عدالتی رجسٹرار یا سب رجسٹرار حقوق فریقین دستاویز کی نسبت جو رجسٹری کے لیئے پیش ہو فیصلہ نہیں کر سکتے لہذا دونوں میں سے کوئی جج یا عدالت نہیں ہے تعریف لفظ عدالت کی جو کہ ایکٹ شہادت (ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) میں ہے صرف مقاصد ایکٹ مذکور پر محدود ہے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مہرا (۱) اجلاس کامل عدالت ہذا سے یہ تجویز ہوئی تھی کہ مجسٹریٹ جو حسب دفعہ ۱۶۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء بیان لکھے ایک عدالت نہیں ہے علی ہذا القیاس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اسمال (۲) یہ تجویز ہوئی تھی کہ عہدہ دار پولیس جو حسب دفعہ ۱۶۱ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء بیان قلمبند کرے عدالت نہیں ہے لہذا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک عہدہ دار جسکا کام شہادت لکھنے کا ہو عدالت نہیں ہے بلاشک ہائیکورٹ مدراس نے بمقدمہ وینکٹا چلا (۳) یہ تجویز فرمایا ہے کہ سب رجسٹرار جو حسب دفعہ ۴۱ ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کام کرے ایک عدالت ہے مگر وہ مقدمہ اگر صحیح بھی ہو مقدمہ ہذا سے اس باب میں کہ سب رجسٹرار نے کوئی کارروائی مقدمہ ہذا میں بموجب دفعہ ۴۱ ۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء نہیں کی مختلف ہے ۔

آر جی منثل منجانب ملزمان ۔ دفعہ ۱۹۵ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء جرائم مندرجہ دفعہ ۴۶۳ مجموعہ تعزیرات سے متعلق ہوتی ہے جرم جعل وصیت نامہ کا وہ جرم ہے جو دفعہ ۴۶۳ میں مندرج ہے ۔ ایکٹ شہادت میں عدالت کی تعریف اس طرح پر ہوئی ہے کہ اوس میں تمام اشخاص جو قانوناً شہادت لیتے ہوں داخل ہیں سب رجسٹرار ایک عہدہ دار سرکاری ہے جسکو قانون کی رو سے شہادت لینے کا اختیار حسب دفعہ ۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کے دیا گیا ہے کارروائیات نامزدہ حسب دفعہ ۲۳ مجموعہ تعزیرات عدالتی ہیں عدالت مدعی الیہ وہ عدالت ہے جسکی تعریف ایکٹ شہادت میں کی گئی ہے مقدمہ سرد ہاری لال (۴) ملاحظہ طلب مقدمہ ہذا میں سب رجسٹرار نے حسب دفعہ ۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء عمل کیا ہے لہذا مقدمہ وینکٹا چلا (۳) بالکل مشابہ مقدمہ ہذا کے ہے ۔

ویسٹ صاحب جسٹس ۔ یہ استغاثہ منجانب شن جج شولاپور حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے امر تصفیہ طلب ہے کہ آیا سب رجسٹرار واسطے مقاصد مقدمہ ہذا کے بطور جج خیال کیا جا سکتا ہے اور کارروائیات جو روبرو مدعی الیہ ہوئیں بطور کارروائیات عدالتی ایک عدالت کے تصور کی جا سکتی ہیں تاکہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۰۵
(۳) ایضاً مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ (۴) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱

سنہ ۱۸۸۸ء
ملکہ معظمہ قیصرہند
بنام
تھما

کوئی استغاثہ نسبت کسی دستاویز جعلی کے جو فرمودی الیہ مین واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی بلا اجازت صاحب موصوف کے آگے نہین چل سکتا۔

عدالت کو بہت مدد ملتی اگر صاحب سشن جج بجاے اختیار کر لینے وجوہ اسسٹنٹ سشن جج کے جو کسی قدر فضول تہین بلا شرکت غیرے اس امر کی تحقیقات خود اپنے وسیع علم و زیادہ تجربہ سے کرتے۔

لفظ جعل دفعہ ۴۶۳ مجموعہ تعزیرات ہند مین عام معنی مین استعمال ہوا ہے اور دفعہ مذکور کا حوالہ وسیع معنی مین دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین دیا گیا ہے اس طور پر کہ جملہ اقسام جعل جنکی سزا کا حکم من بعد دیا گیا ہے داخل ہو جائین اور اس مین وہ مقدمہ شامل ہے جو اندر دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے آتا ہے۔ لہذا اگر سب رجسٹرار ایک عدالت ہے اور دستاویز اوسکے روبرو بطور ایک عدالت کے پیش کی گئی تو حسب دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء) منظوری نامبردہ واسطے استغاثہ ملزم کے بلا شک ضروری ہے۔

لہذا اب بحث یہ ہے کہ سب رجسٹرار عدالت ہے یا نہین ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ درمیان تحقیقات عدالتی و انتظامی کے اسسٹنٹ جج کے ذہن مین کسیقدر ابہام پیدا ہو تحقیقات یا تجویز حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری جسمین کہ شہادت قانونًا لیجاے واسطے مقاصد مجموعہ کے لفظ "کارروائی عدالتی" مین شامل ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ لازم نہین آتا کہ دیگر تحقیقات بھی کارروائیات عدالتی ہین اور عہدہ دار جو ایسی تحقیقات کرین جج یا عدالت ہین بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ریئس (۱) بلیکبرن صاحب جسٹس فرماتے ہین "در حالیکہ کامن لا یعنی و اصول قانون کسی شخص پر یہ فرض عائد کرین کہ بحالت موجودگی بعض واقعات کے اپنی راے قائم کرے نہ اپنی تمیز کو عمل مین لاوے بلکہ کوئی خاص کام کرے تو بلا شبہ تحقیقات ابتدائی اس باب مین ہو سکتی ہے کہ آیا وہ واقعات موجود ہین اور بلا شک جس شخص پر تعمیل فرض مذکور عائد کیجاے اوسکو کسی قدر اپنی عقل استعمال کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ آیا واقعات مذکور موجود ہین" مگر جیسا کہ جج ذی علم فرماتے ہین یہ امر تحقیقات عدالتی سے مختلف ہے جس غرض کی نسبت تحقیقات کیجاتی ہے اوسکے اصلیت اوس شے کی دریافت ہوتی ہے پولیس کے آدمی کو قبل گرفتار کرنے کسی شخص کے اکثر تحقیقات کرنی ہوتی ہے مگر اس لیے وہ جج نہین ہے مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام اسماعیل (۲) ایک تحقیقات عدالتانہ ہوتی ہے اگر اوسکی غرض یہ ہو کہ تعلق قانونی جو ایک شخص و دوسرے شخص یا

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۸ صفحہ ۱۴۱

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۹

سنہ ۱۸۸۸ء

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ٹھکا

جماعت اشخاص سے کے ساتھہ رکھتا ہے یا جو تعلق درمیان اوس شخص اور عام جماعت کے ہو تجویز ہو جا
لیکن اگر ایک جج بھی بلا مد نظر رکھنے ایسی غرض کے عمل کرے تو اوسکا عمل عدالتانہ نہین ہے مقدمہ
فارسن بنام امیر النسا بیگم (۱) سے ایک تمثیل معلوم ہوتی ہے جس مین اختیارات غیر عدالتی جج کے
ذمہ رکھے گئے ہین سب رجسٹرار کو قانونی تعلقات باہمی فریقین کے جو اون دستاویز سے پیدا
ہون جو کہ واسطے رجسٹری کے پیش ہوئی ہون تجویز کرنا نہین ہے صرف ایک تحقیقات بغرض اپنے
اطمینان کے کرتا ہے کہ آیا اوسکو رجسٹری کرنے دستاویز کا اختیار جایز ہے جو کہ اوس غرض کے
لئے پیش کی گئی ہے ونیز رجسٹرار اس امر کے تجویز کرنے مین کہ آیا دستاویز کی رجسٹری ہونی چا
یا نہین بصورت اپیل بنا راضی فیصلہ سب رجسٹرار کے جو اوس بنا پر پیش کیا جاوے اگر وہ شہادت بھی
لے تو ایسا وہ بطور عدالت کے نہین کرتا ہے بلکہ بموجب دفعہ ۰ ۔ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے کرتا ہے کیونکہ
گو یا وہ عدالت تہا" اوسکی تحقیقات مثل تحقیقات رجسٹرار عدالت ہذا کے ہے کہ آیا اہلکار یا دیگر ماتحت نے
اپنے فرض کو مناسب طور پر ادا کیا یا نہین کوئی اختیار عدالتانہ کام مین نہین لایا گیا گو کہ دفعہ ۴۳۰ مجموعہ
ضابطہ فوجداری سے واضح ہے کہ لوکل گورنمنٹ سب رجسٹرار کو ایک عدالت واسطے اغراض بعض
دفعات کے قرار دیسکتی ہے مثل اونکے جو تحریر ہاے عدالت تمردانہ سے بہ تعلق رکھتی ہین تاہم اوس
دفعہ کے مضمون کو ضروری خیال کر کے یہ ضمنا سمجہنا چاہئے کہ وہ عہدہ دار معمولی اغراض کے لئے
عدالت نہین متصور ہو سکتا ہے اس حکم سے کہ کوئی خاص عہدہ دار کسی خاص اغراض کے لئے
ایک عدالت قرار دیا جاوے اوس حکم کی توسیع کا اختیار اس طور پر نہین ہو سکتا ہے کہ نتیجہ سے ایک
مجموعہ قواعد خلاف ضابطہ عام کے پیدا ہو ایک حکم جو کہ دفعہ ۴۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین درج ہے وہ
ضابطہ عام پر اضافہ ہوا ہے اور احکام استثنائی کسے کل اونکے نتایج منطقی اخذ نہین ہو سکتے
جو امر کہ خلاف فحواے قانون کے تسلیم کیا جاتا ہے وہ نتیجہ انتہائی تک نہین پہونچسکتا"

اگر سب رجسٹرار خلاف قیاس طور پر خاص اغراض کے لئے بطور جج کے خیال کیا جاوے تو
اوس سے وہ دیگر اغراض کے لئے جج نہین قرار دیا جاسکتا ہے یہ امر خلاف عام اصول علم قانون
کے ہے کہ کوئی ضابطہ کسی استثنار کی نسبت قایم کیا جاوے یا جیسا کہ برک صاحب نے بیان
کیا ہے کہ یہ بالکل صحیح اصول علم قانون کے خلاف ہے کہ کوئی اصول اوس قاعدہ سے اخذ کیا جاوے

(۱) پلیاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ نہم ۴

۱۸۸۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تلجا

جوکہ خاص صورت مین بنایا گیا ہو نہ عام قانون کسی جزوی قانون سے جوکہ بغیر اوسکے خاص حوالہ کے لکہا گیا ہو تبدیل یا موثر ہوتا ہے مقدمہ ڈیٹین بنام لارڈ جان منیرس (۱) ملاحظہ طلب ہے اصول حال مین بمقدمہ جیون بہگا بنام ہیرا بہائی جی (۲) متعلق ہوا تہا یعنی اصول چند مرتبہ ایکٹ واورسی مزارعان دکہن کے تعلقات سے جو عام قانون کے ساتہہ رکہتا ہے متعلق ہوا ہے۔

مقدمہ ہذا ہمارے روبرو بہت ناکمل طور سے پیش ہوا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ سب رجسٹرار نے کوئی تحقیقات مطلقانہ کی اور تحقیقات کرنے مین بہی یہ مناسب نہوگا کہ مومی الیہ کو بموجب اوس تعریف عدالت کے جو ایکٹ شہادت مین مندرج ہے جج قرار دین کیونکہ وہ تعریف صرف واسطے اغراض خود ایکٹ مذکور کے وضع کی گئی ہے اور اوسکی حدود جایز سے تجاوز نکرنا چاہیئے مقدمہ اٹرنی جنرل بنام مور (۳) ملاحظہ طلب خاص قوانین کی تاثیر اونکی غرض خاص پر محدود ہونی چاہیئے جو استثنار کسی قاعدہ کا ہو اوسکی روسے وہ قاعدہ مسلوب ہونا چاہیئے۔

چونکہ سب رجسٹرار عام اغراض کے لئے ایک عدالت نہین ہے لہذا وہ اس امر کے تحقیق کرنے کی غرض سے عدالت نہین ہوسکتا کہ آیا اوس دستاویز کی رجسٹری کرنے کا جو بغرض رجسٹری کرانے کے پیش کی گئی ہے مجاز ہے یا نہین اور بدر جہ اولیٰ وہ اوسوقت جج نہین ہے جبکہ ایسی تحقیقات بہی نکرتا ہو نہ احکام مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق مقدمات تحقیر عدالت روبروے رجسٹرار ۔ کی روسے وہ عہدہ دار واسطے عام اغراض کے جج یا عدالت قرار پاتا ہے۔

پس ہماری یہ راے ہے کہ اجازت سب رجسٹرار کی کسی طور تلجا ملزم پر استغاثہ قائم کرنے کے لئے ضروری نہین ہے سپردگی جایز تہی اور ہم ہدایت کرتے ہین کہ عدالت سشن سپردگی کو منظور کرے اور تجویز شروع کرے۔

حکم تجویز صادر ہوا۔

---

(۱) لاجرنل چانسری جلد ۲ صفحات ۱۹۱ و ۶۲۳ (۲) سجاوینہ مطبوعہ ۱۸۸۱ صفحہ ۱۰

(۳) لا رپورٹ ایکسچیکر ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۲۰۰

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و برڈ وڈ صاحب جسٹس

بمقدمہ جانکیداس ٹھکر وسیتارام

۱۸۸۱ء ۱۰ اگست

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) دفعات ۱۵۵ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ - اختیار مجسٹریٹ کا نسبت صادر کرنے حکم مشعر ہونے کئے جانے تفتیش موقع کے معرفت پولیس ہوکے - استغاثہ نسبت ایسے جرم کے جو قابل سماعت مجسٹریٹ کے ہو - اظہار لیا جانا مستغیث کا -

دفعہ ۱۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) کی جو اختیارات عہدہ داران پولیس سے متعلق ہے اوسکی رو سے کوئی اختیار منصب مجسٹریٹ کو در بارہ صادر کرنے اس حکم کے عطا نہین کیا گیا ہے کہ تفتیش موقع کی معرفت پولیس کے کی جاوے یا پولیس سے رپورٹ طلب ہو۔

مجسٹریٹ کے لئے یہ طریق مناسب نہین ہے کہ جب کوئی استغاثہ کسی جرم کا جسکی وہ سماعت کر سکتا ہو روبرو اوسکے کیا جاوے تو وہ استغاثہ کو سپرد کسی عہدہ دار پولیس کے کرے اوسپر لازم ہے کہ استغاثہ کو منظور کرے اور بعد لینے اظہار مستغیث کے کارروائی مطابق قانون کے عمل مین لاوے

یہ درخواست واسطے استعمال کرنے اختیار نظر ثانی ہائیکورٹ کے حسب دفعہ ۲۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۲ء) کے تہی -

جانکیداس سایل نے ایک استغاثہ وبرڈین صاحب بکنگٹک پریزیڈنسی مجسٹریٹ درجہ دوم کے پیش کیا اور نسبت مسمی گنگا داس و دیگر بارہ اشخاص کے الزام مجرمانہ مداخلت بیجا و مداخلت بیجا بخانہ کا حسب دفعات ۴۴۸ و ۴۵۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے لگایا تا مبردہ نے بیان کیا کہ مین پوجاری شوالہ سری جہاد یو مقام تاگپاڑا کا ہون اور ۱۳ جون ۱۸۸۱ء کو قریب ۸ بجے صبح کو ملزمان نے ناجایز طور پر شوالہ مین میری غیر حاضری مین گھس آئے اور میرے بھائی کی بیوی پر حملہ کیا جو اوسوقت پوجا موت کی کرتی تہی اور زبردستی سے اوسکو نکال دیا اور اسامیان پر بہی جو اوسکو بچانیکو آئے حملہ کیا گیا اور وہ نکال دئے گئے اور جب مین تہوڑی دیر بعد واپس پہونچا تو مین نے دروازہ شوالہ کا بند پایا اور چند شخص ملزمان مین سے قریب دروازہ کے کہڑے تہے اور اونہون نے مجکو گالیان اور دہمکی دین -

مجسٹریٹ نے اس استغاثہ کو تحقیقات اور رپورٹ کرنے کے لئے پولیس کے سپرد کیا بر طبق پہونچنے رپورٹ پولیس کے حاکم موصوف نے معاملہ مین دست اندازی کرنے سے انکار کیا -

۱۶۱

۱۸۸۱ء بمقابلہ جانکیداس گوروستیارام

بعد ازان سنتیغیث سنے ہائیکورٹ مین درخواست واسطے نظرثانی کرنے کارروائی مجسٹریٹ کے پیش کی گنیت سدا شیو داکومنجانب سنتیغیث صاحب مجسٹریٹ کی کارروائی خلاف ضابطہ تہی مجسٹریٹ کو کوئی اختیار استغاثہ کا واسطے تحقیقات اور رپورٹ کے پولیس کے سپرد کرنے کا نہ تہا یہ اختیار صرف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے دیکہو دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) از روے دفعہ ۲۰۲ کے مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ قبل ڈسمس کرنے استغاثہ کے اظہار سنتیغیث کا لیوے اسمقدمہ مین سنتیغیث کا اظہار نہین لیا گیا اور نہ کوئی حکم مشعر ڈسمسی استغاثہ کے صادر کیا گیا یہ کارروائی خلاف ضابطہ اور خلاف قانون کے ہے اور اسلئے منسوخ ہونی چاہیے وکیل موصوف نے مقدمات ملکہ قیصر ہند بنام پوسن (۱) و سیدناتہ بنام مسپریٹ (۲) کا حوالہ دیا

اس نوبت پر عدالت (ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس) نے سماعت مزید مقدمہ کی ملتوی کی اور یہ حکم دیا کہ مجسٹریٹ یہ بیان کرے کہ آیا اسکو لوکل گورنمنٹ نے حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے یہ اختیار دیا تہا یا نہین کہ حکم تحقیقات موقع معرفت پولیس کے یا طلب کرنے رپورٹ پولیس صادر کرے مجسٹریٹ نے رپورٹ حسب ذیل ارسال کی۔

مین مودبانہ رپورٹ کرتا ہون کہ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو از روے دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے یہ اختیار حاصل ہے کہ پولیس کو اون مقدمات مین جو ناقابل سماعت ہون تفتیش کرنیکی ہدایت کرے عرضی استغاثہ مین جو جانکیداس ستیارام یادوا نے بنام گنگاداس جمناداس و بارہ دیگر اشخاص کے پیش کی یہ بیان کیا کہ نامبردگان نے ارتکاب مجرمانہ مداخلت کا مکان شوالہ واقع ناگپاڑا مین کیا اور چونکہ یہ معلوم ہوا کہ پولیس نے پیشتر سے بنظر انسداد نقض امن ممکن الوقوع کے کارروائی کی تہی لہذا وہ اطلاع کہ جو سنتیغیث نے پیش کی تہی پاس پولیس سپرنٹنڈنٹ ضلع کے تحقیقات اور رپورٹ کے لئے ارسال کی گئی۔

بار ثانی جانکیداس نے بار ثانیاً الزام سرقہ کے اطلاع پیش کی اور چونکہ یہ جرم قابل سماعت کے تہا لہذا نامبردہ کو یہ ہدایت کی گئی کہ اپنا استغاثہ اول مرتبہ روبرو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے کرے جسکے پاس اطلاع ثانی بہی بہیجی گئی۔

"یہ نہین معلوم ہوتا کہ لوکل گورنمنٹ نے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار دیا ہے کہ حکم تحقیقات موقع کا معرفت عہدہ دار پولیس کے حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) صادر کرے لیکن منشا اور مراد قانون کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مجسٹریٹ کو جسکو اختیار سماعت حاصل ہو اس قسم کا اختیار تمیزی مقدمات قابل سماعت مین حاصل ہوتا ہے"۔

بعد پہونچنے اس رپورٹ کے عدالت (ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس

۱۹۱۱ء
بمعاملہ جاگیدار [illegible] کو بسیتارام

نے حکم ذیل صادر کیا۔

دفعہ ۱۵۶ محض متعلق اختیارات عہدہ داران پولیس کے ہے اوسکی رو سے مجسٹریٹ کو کوئی اختیار بغیر عطا نہین کیا گیا ہے دفعہ ۲۰۲ کی رو سے صرف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو اختیار اس امر کا ہے کہ ہدایت کرے کہ تفتیش موقع کی معرفت پولیس کے کیجاوے بجز اسکے کہ اوسی قسم کا اختیار خاص کر پریزیڈنسی مجسٹریٹ درجہ ادنی کو عطا کیا گیا ہو۔

مجسٹریٹ کے لئے یہ طریقہ مناسب نہین ہے کہ جب کوئی استغاثہ کسی جرم کا جسکی سماعت وہ کر سکتا ہو روبرو اوسکے کیا جاوے تو وہ استغاثہ کو سپرد کسی عہدہ دار پولیس کے کرے اوسپر لازم ہے کہ جب حالات ایسے ہون کہ جنسے اوسکو اختیار سماعت حاصل ہو وہ استغاثہ کو منظور کرے اور کارروائی مطابق قانون کے عمل مین لاوے اگر خلاف اسکے عمل کیا جاوے تو اوس سے برائیان پیدا ہونگی اور جو منشاء قانون یہ ہے کہ اشخاص ضرر رسیدہ کو بلا توسط پولیس کے انصاف حاصل کرنیکا موقع ساقط ہو جائیگا۔

پس مجسٹریٹ اظہار مستغیث کا لیوے اور بعد اوسکے مطابق قانون کے عمل کرے۔

کارروائیات منسوخ کی گئین۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس وسیٹ صاحب جسٹس و ہیوڈ صاحب جسٹس

بمعاملہ ہاورڈ

۳
۱۹۱۱ء
۲۵ - اگست

منو الدین [illegible]
۱۴۶

ازالہ حیثیت عرفی۔ مکرر مشتہر کیا جانا امور باعث ازالہ حیثیت عرفی کا جو پیشتر مشتہر کئے جا چکے ہون۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۹۹۔ ڈسمس کیا جانا استغاثہ کا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ عیسوی) دفعہ ۲۰۳۔

ایک استغاثہ حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے بنام مالکان وایڈیٹر و چھاپنے والے ایک اخبار کے نسبت مشتہر کرنے ایسے امر کے جو فعل حیثیت عرفی بیان کیا گیا تھا دائر کیا گیا مجسٹریٹ نے جسکے روبرو استغاثہ پیش کیا گیا تھا یہ تجویز کی کہ جس چیز کے مشتہر کرنے کی شکایت ہے وہ محض مکرر مشتہر کرنا یا مکرر مشتہر کرنا ایسی بات کا تھا کہ جو پیشتر ایک دوسرے اخبار مین طبع ہو کر مشتہر ہو چکی تھی پس حاکم موصوف کی یہ رائے قرار پائی کہ مجرمان کے اوپر تا وقتیکہ کارروائی فوجداری بابت مشتہر کئے جانے قبل کے کیجاوے الزام ازالہ حیثیت عرفی کا مناسب طور پر نسبت مشتہر کرنے امور کے قائم نہین کیا جا سکتا پس حاکم موصوف نے استغاثہ کو حسب

دفعہ ۲۰۳ مجموعہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے ڈسمس کیا۔ سنہ ۱۸۸۲ع ۔ بنام باورڈ

تجویز ہوئی کہ حکم ڈسمس ناواجب تھا مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۹۹ میں کوئی اشتہار نسبت مشتہر کرنے بار ثانی یا ثالث کے بمقابلہ مشتہر کرنے اول کے نہیں ہے اگر استغاثہ مناسب طور پر نسبت مشتہر کرنے ایسے امر کے کیا گیا ہے جو بادی النظر میں ازالہ حیثیت عرفی ہے تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ سماعت استغاثہ کی کرے اور نسبت اوسکے مطابق قانون کے کارروائی کرے ۔

یہ درخواست بموجب اختیار نظر ثانی فوجداری ہائیکورٹ کے حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے پیش کی گئی ۔

باورڈ سایل نے ایک استغاثہ عدالت چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ میں پیش کیا اور مالکان وایڈیٹر وطبع کنندگان اخبار بمبئی موسوم ایڈوکیٹ آف انڈیا پر الزام ازالہ حیثیت عرفی کا قائم کیا ۔

یہ الزام نسبت تین فقرون یا رپورٹ کے جو اخبار مذکور مین بتاریخ ۱۱ و ۲۴ ۔ اگست سنہ ۱۸۸۲ع و ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ع مشتہر کیے گئے تھے قائم کیا گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فقرات جنکی نسبت مزیل حیثیت عرفی ہونا بیان کیا گیا تھا دیگر اخبارات موسوم پونا آبزرور و دکن ہیرلڈ سے جن مین رپورٹ ایک نالش فوجداری کی جو بنام باورڈ بمقام پونا دایر کی گئی تھی مندرج ہے منتخب کیے گئے تھے ۔

صاحب مجسٹریٹ نے بعد لینے اظہار مستغیث کے حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے استغاثہ کو ڈسمس کیا اونکی راے یہ قرار پائی کہ تا وقتیکہ پونا آبزرور و دکن ہیرلڈ کے نام استغاثہ نہ کیا جاے اور جرم ازالہ حیثیت عرفی کا نسبت اصل رپورٹون کے جو مزیل حیثیت عرفی بیان کی گئی مین ثابت نہ قرار پاوے کوئی الزام بمقابلہ ایڈوکیٹ آف انڈیا کے محض دوبارہ تحریر کرنے اون رپورٹون کے جو پہلے پونا کے اخبارون میں مشتہر کی گئی تھین قائم نہین ہوسکتا حاکم موصوف نے یہ بھی تجویز کی کہ استغاثہ از قسم بے بنیاد اور تکلیف دینے کی غرض سے کیا گیا اور اوسکا یہ منشا رہتا کہ مالکان اور ملازمان اخبار کی جسکے منتظان سے مستغیث کی عداوت تھی اہانت کیجاے اور اونکو تکلیف دیجاے

بنا راضی اس حکم ڈسمسی کے باورڈ نے یہ درخواست ہائیکورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۵ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کے پیش کی ۔

عدالت (ویسٹ صاحب جسٹس و برڈووڈ صاحب جسٹس) نے کاغذات مقدمہ کو طلب کیا اور بعد سماعت سایل تائید اوسکی درخواست کے حکم مندرجہ ذیل صادر کیا ۔

ویسٹ صاحب جسٹس ۔ فیصلہ صاحب مجسٹریٹ سے جسکی رو سے مقدمہ طے کیا گیا یہ

۱۸۸۶ء

بمعاملہ باورڈ

ظاہر ہوتا ہے (گو یہ بات قطعاً صاف طور پر ظاہر نہین کی گئی) کہ اونہون نے یہ خیال کیا کہ جب پہلے معاملہ مزیل حیثیت عرفی مظہرہ ایک مرتبہ مشتہر ہوچکا ہے تو بعدازان بابت دوبارہ مشتہر کرنیکے مناسب طور پر استغاثہ نہین کیا جاسکتا تاوقتیکہ نسبت اول مشتہر کرنیکے وہی کارروائی نہ کیجاوے لیکن قانون کا یہ منشا نہین ہے مجموعہ تعزیرات ہند مین کوئی استثنا نسبت مشتہر کرنے بار ثانی یا ثالث کے بمقابلہ مشتہر کرنے اول کے نہین ہے اور ایسا استثنا رہی بجاوے بیکار کرنے اصل حکم قانون متعلقہ ازالہ حیثیت عرفی کا ہوگا انگلستان مین مدعاعلیہ کو اس امر کے ثابت کرنیکی اجازت نہین دیجاتی ہے کہ کوئی تحریر مشابہ اوسکے جسکی بابت اوسپر الزام لگایا گیا ہے پیشتر ایسے اشخاص نے مشتہر کی تہی کہ جنپر استغاثہ نہین کیا گیا (دیکہو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہالٹ (۱)) اور اعادہ کرنا کسی عام شہرت کا گو وہ بات کیسی ہی مشہور ہو بطور معذرت مشتہر کرنے مزید کے مقبول نہین ہوسکتا (وٹسن بنام دیوارا (۲)) اور بموجب قانون انگلستان کے دلایا جانا ہرجہ کا ایک اخبار سے باعث تخفیف سزا کا دوسری نالش مین جو بمقابلہ دوسرے اخبار کے بابت اعادہ کرنے امر توہین آمیز کے کیگئی ہو تسلیم نہین ہوا (ملکہ معظمہ بنام کر (۳)) یہ ضرور ہے اور ہم چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو یہ حکم دیتے ہین کہ وہ اس مقدمہ کے استغاثہ پر پہر غور کرین اور اپنی توجہ استغاثہ کے حالات پر بلحاظ اون اصول کے جنکا ہم نے بیان کیا ہے مائل کرین اور بعدازان فیصلہ استغاثہ کا بلحاظ امور ذیل کے صادر کرین۔ ۱۔ راستی اور نیک نیتی استغاثہ ۲۔ ذمہ داری اشخاص ملزم اور اونمین سے ہر واحد کی بہ نسبت امر مشتہر کرنے کے چہارم نسبت نوعیت مشتہر کرنیکے یعنی آیا وہ ازالہ حیثیت عرفی قابل سزا ہے یا نہین حکم صاحب مجسٹریٹ مشعر ڈسمسی استغاثہ اس غرض سے منسوخ کیا جاتا ہے کہ حاکم موصوف اوس طریقہ پر جو ہمنے اوپر بیان کیا ہے عمل کرین۔

نظر ثانی مقدمہ فوجداری

حکم منسوخ کیا گیا۔

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس وپارسنس صاحب جسٹس

۱۸۸۶ء ۲۲۔ مارچ صفحہ انڈین لا رپورٹ ۳۴۷

بہاوجیواجی بنام موجی ولکسی دیال +

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۷۵ و ۹۶، و ۹۹ و ۳۴۲۔ فعل جوکسی ایسے شخص سے سرزد ہو جسنے امر واقعہ کی غلط فہمی سے نیک نیتی سے اپنے تئین قانوناً اوسکے کرنیکا مجاز باور کیا ہو۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری خلاف افعال ملازم سرکاری کے جو نیک نیتی سے باعتبار اپنے عہدہ کے کام کرتا ہو۔ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء دفعہ ۔ شبہہ معقول۔ مزاحمت ساتھہ عہدہ دار پولیس کے جب کہ

+ نظر ثانی فوجداری نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۶ء [illegible] متفرقات فوجداری کاکس صاحب جلد ۹ صفحہ ۱۱۴

(۱) [illegible] صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۷۷ و ۲۲۷ (۳) [illegible] [illegible] ۴۴۷

۱۸۸۲ء
مہارانی جی
بنام
سوبجی دیال

(۱۰) اپنا کام عہدہ کا کرتا ہو۔ گرفتاری۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۵۴ و ۲۲۵ و ۳۹۴۔ اختیارات نظر ثانی ہائیکورٹ کے

۲۹- دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء کو ملزم جو ایک پولیس کانسٹبل ہے ایک مقام پر تھوڑے عرصہ کے لئے قریب بازار اہر کھرا اور اوسکے تعینات تھا اور سکا پہرہ ۸ بجے سے ۹ بجے صبح تک تھا اسی عرصہ میں ساڑھے سات بجے کے مستغیث کو دیکھا کہ اپنے بغل میں ایک تھان کپڑے کے لئے جاتا ہے اس شبہ سے کہ کپڑہ مال مسروقہ ہے ملزم دفعۃً مستغیث کے پاس جاکر اوس سے دریافت کیا ایک سوال کے جواب میں مستغیث نے یہ بیان کیا کہ یہ کپڑا انگلستان کا بنا ہوا ہے چونکہ ملزم نے یہ دیکھا کہ کپڑے پر نشان گجراتی تھا اور اسکو یہ نہیں معلوم تھا کہ ایسے نشانات انگلستان کے بنائے ہوئے مال پر ہوتے ہیں لہذا اوس نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ بیان جھوٹ ہے اور کپڑہ چورایا گیا ہے اوس نے ان میں سے تھان کپڑا کا اپنے ہاتھ میں لے لیا کہ اسکو نہایت قریب سے دیکھے مستغیث نے نسبت اسکے عذر کیا اور باہم نامبردگان کے کپڑا لینے کے بابت لڑائی ہوئی تب ملزم نے مستغیث کو گرفتار کیا اور اوسکو پولیس میں انسپکٹر کے پاس لیگیا اور انسپکٹر کے روبرو یہ واقعات بیان کئے کہ اوس نے مستغیث کو اس لئے گرفتار کیا تھا کہ اوسنے اوسپر حملہ کیا تھا انسپکٹر نے یہ دیکھکر کہ مستغیث بڈھا آدمی ہے اور ملزم نے یہ کہا کہ اوسکے چوٹ نہیں لگی ہے مستغیث کو چھوڑ دیا۔

ابعدۂ مستغیث نے روبرو ایکٹنگ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے استغاثہ پیش کیا اور ملزم پر الزام مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کا لگایا اور بعد اسکے ملزم نے کہ جسکی سزا دفعات ۳۴۲ و ۳۴۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) میں ہے جوابدہی یہ کی گئی کہ مستغیث نے ملزم پر حملہ کیا تھا اور اسوجہ سے گرفتار کیا گیا اور جب تک انسپکٹر پولیس نے رہا نہیں کیا وہ قید میں رکھا گیا۔

صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ کوئی وجہ اشتباہ کی نہ تھی جسکا ہونا ملزم نے بیان کیا ہے اور نہ کوئی وجہ معقول مستغیث سے نسبت اوس کپڑا کے جو اوسکے قبضہ میں تھا سوال کرنے کی تھی اور لڑائی صرف بدفعلی ملزم کے ہوئی جسنے بلا کسی وجہ صحیح کے مستغیث پر اشتباہ چوری کا کیا مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ثابت قرار دیا اور یہ حکم دیا کہ وہ چار مہینہ قید سخت رہے۔

ہائیکورٹ سے یہ تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم غلط ہے ملزم کو لحاظ بحالات مقدمہ یہ اشتباہ نیک نیتی سے تھا کہ جو کپڑا مستغیث کے قبضہ میں تھا وہ مال مسروقہ تھا اور اس سبب سے مستغیث سے سوالات کرنا کہ جس کے طلب سے اوسکا شبہ باقی نہ رہے جایز تھا اور جب جوابات ایسے ملے کہ جو اوسکی دانست میں قابل اطمینان کے نہ تھے تب اوسنے نیک نیتی سے یہ باور کرکے کہ قانوناً اوس شے کو جسکو وہ مال مسروقہ سمجھتا تھا لینا

۱۸۸۹ء
سہاوجیواجی
بنام
سوبجی دیال

جایز تھا ایسا ہی عمل کیا سوالات کرنا مستغیث سے بلاغرض تکلیف دہی یا تجسس بے فایدہ کے بلکہ اسلئے کہ اپنے اشتباہات کے دلیل نیک نیتی کی ہے جسکی تعریف دفعہ ۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء مین کیگئی ہے پس نامبردہ از روے دفعہ ۷۹ مجموعہ مذکور کے محفوظ ہے گو کپڑا لینا ملزم کا قانوناً بھی صحیح ہو یعنی گو کہ کوئی بنیاد کامل بلحاظ واقعات کے اس اشتباہ کی بطور معقول نہو لیکن کپڑا مال مسروقہ تھا تاہم مستغیث کے کوئی حق حفاظت خود اختیاری کا حسب دفعہ ۹۹ مجموعہ کے حاصل نہو تا کیونکہ ملزم ملازم سرکاری تھا اور وہ نیک نیتی سے باختیار اپنے عہدہ کے عمل کرتا تھا اور فعل نامبردہ کا ایسا نہین تھا کہ جس سے احتمال ہلاکت یا ضرر شدید کا ہو مستغیث کو جایز نہ تھا کہ ملزم کو وہ کپڑے نہ دیکھنے دیتا اور اسکو اوسکے ہاتھون سے چھین لیتا اور وہ اس سے اقبالی نامبردہ حسب دفعہ ۵۹ ضمن ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے بوجہ کرنے مزاحمت ساتھ عہدہ دار پولیس کے بوقت انجام دہی اوسکی خدمت کے جایز طور پر گرفتار کیا گیا۔

نیز یہ **تجویز ہوئی**۔ کہ ہائیکورٹ اپنے اختیارات حسب دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹ متعلق لت گستری کے خاص صورتون مین استعمال کریگی مثلاً جب کہ تحقیقات عدالت ماتحت مین ناقص ہوئی ہو

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے واسطے نظر ثانی حکم مصدرہ اے ڈبلیو کرالی بودی صاحب قایم مقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کیگئی۔

۲۹ دسمبر ۱۸۸۸ء کو ملزم جو ایک کانسٹبل پولیس ہے مابین ۳ اور ۷ بجے صبح کے قریب بالائی تہکرا فرد واقع بمبئی کے متعین تھا قریب طلوع آفتاب کے (مابین ساڑھے چھہ اور سات بجے کے) نامبردہ نے مستغیث کو جو بزاز تھا تین تھان کپڑا کے اپنے بغل مین لیجاتے دیکھا باشتباہ اس امر کے کہ مال چوری کا تھا نامبردہ مستغیث کے پاس گیا اور اوس سے پوچھنے لگا کہ اوسنے اونکو کسطرح سے پایا تھا الخ مستغیث نے جواب دیا کہ وہ اون تھانونکو اپنی دوکان سے لایا تھا اور وہ انگریزی کارخانہ کے تھے ملزم کو اون جوابات سے جو مستغیث نے دیے اطمینان نہین ہوا بالخصوص اسلئے کہ دو تھان پر منجملہ تین تھانون کے ہندوستانی نام خط گجراتی چھپا ہوا تھا اور اوس نے ایک تھان کو زیادہ نزدیک سے دیکھنے کے لئے لے لیا مستغیث نے مزاحمت کی اور اوسکو کانسٹبل کے ہاتھ سے چھین لیا لڑائی شروع ہوئی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مستغیث گرفتار کیا گیا بعدہ مستغیث کو تھانہ پر لے گئے اور وہان اوسکو روبرو انسپکٹر پولیس کے پیش کیا ملزم نے انسپکٹر سے جو کچھ کہ واقع ہوا تھا بیان کیا اور یہ کہا کہ مستغیث نے اوسپر حملہ کیا تھا۔ انسپکٹر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حملہ ایسا خفیف تھا کہ اوسپر لحاظ کرنا نہ چاہیے مستغیث کو بلا لینے کسی مچلکہ یا ضامنی کے اور بلا اسکے کہ اوسپر کوئی جرم قایم کیا جاے چھوڑ دیا

حراست پولیس مین چار گھنٹے سے زیادہ تک رہا۔

مستغیث نے ۲۔ جنوری ۱۸۸۰ء کو تا مقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے حضور مین نالش کی اور ملزم پر الزام مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کا حسب دفعات ۳۳۹ و ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے لگایا۔

جواب مین یہ کہی گئی کہ مستغیث نے ملزم پر حملہ کیا تھا اور اسوجہ سے وہ گرفتار کیا گیا اور اوس وقت تک کہ جب انسپکٹر پولیس نے اوسکو چھوڑ دیا حوالات مین رکھا گیا۔

اپنے اظہار مین ملزم نے یہ بیان کیا کہ اوسکو مستغیث کی نسبت شبہ ان وجوہ سے ہوا کہ (اول) وہ میلے کپڑے پہنے تھا (دوم) ایک تھان اون کپڑون مین سے جو مستغیث اپنے بغل مین لئے جاتا تھا میلا تھا (سوم) کپڑا مذکور پر مہر گجراتی تھی۔

صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کوئی وجہ اشتباہ کی نہ تھی جسکا ہونا ملزم نے بیان کیا تھا اور کوئی وجہ معقول شبہ کرنے کی اور ملزم سے سوالات کرنے کی مطلقاً نہ تھی حاکم موصوف نے یہ خیال کیا کہ تصفیہ کرنا اس امر کا کہ آیا مستغیث نے ملزم پر حملہ کیا یا نہیں ضرور اہم ہے کیونکہ لڑائی بعد اس فعل کانسٹبل سے واقع ہوئی کہ اوسنے بلا کسی وجہ جائز کے مستغیث کو بطور چور کے مشتبہ تصور کیا۔

مجسٹریٹ نے ملزم کو مجرم حبس بیجا کا حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے قرار دیا اور اوسکو چار مہینہ قید سخت کی سزا دی تجویز مجسٹریٹ کی حسب ذیل تھی۔

بہاؤ جیواجی پولس کانسٹبل نمبر قسمت سی پر الزام مزاحمت بیجا کرنے اور حبس مین رکھنے موہجی دیال ایک بھاٹیا کا جو کپڑا کا دلال اور ذکا ندار ہے لگایا گیا ہے اصل حالات جنکی بنا پر جرم قائم کیا گیا مستغیث نے اپنے اظہار اول مورخہ ۲ جنوری مین اس طرح بیان کئے ہین (مجسٹریٹ نے ایک جزو اظہار کا پڑھا) اصل واقعات مندرجہ بیان مستغیث کو کانسٹبل ملزم نے دراصل اپنے اظہار مورخہ تاریخ مذکور مین تسلیم کیا ہے میرے نزدیک یہ ثابت ہے (اول) یہ کہ مستغیث روکا گیا تھا اور اوس سے ملزم نے سوال نسبت ان تھان کے جو وہ لئے جاتا تھا کئے (دوم) اسبات پر باہم اونکے تکرار ہوئی (سوم) مستغیث آخرکار گرفتار کیا گیا اور سرکون پر بوکر تھنک کے ساتھ اوسکو اول گرگام پولس اسٹیشن مین لیگئے اور پھر دیپولی تلاؤ پر (چہارم) وہ پولیس کی حراست مین چار گھنٹے سے زیادہ تک رکھا گیا اور بعد اوسکے آخرکار رسا فورس انسپکٹر نے بلا لینے مچلکا اور بلا اوسپر قائم کرنے کسی الزام کے اوسکو رہا کیا۔

جواب یہ کی گئی ہے کہ مستغیث نے پولیس کانسٹبل پر حملہ کیا اور اوس سبب سے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکو حوالات مین اوس وقت تک رکھا کہ کانسٹبل مذکور کے بورو مین عہدہ دار اعلی نے آخرکار رہا کیا اپنے اظہار اول مین مستغیث نے تسلیم کیا کہ اوس نے

۱۸۸۰ء
بہاؤ جیواجی
بنام
موہجی دیال

سنہ ۱۸۸۰ء
بہاؤ جیواجی
بنام
مولجی ویال

ملزم سے لڑائی ہوئی مین سے یہ کہا کہ یہ (تہان) چورائے ہوئے معلوم ہین تب وہ تہانون کو چہیننے لگا" مین نے اوسکو ایک طرف اور اوسنے دوسری طرف کہینچا سپاہی اس پر ناراض ہوا میر اگریبان کوٹ کا پکڑ لیا اور کہا کہ مین تم کو ابہی پکڑ لیجاتا ہون اور تمکو دکہلاؤنگا" مسٹر مستا نے سوالات جرح مین مستغیث سے زیادہ تر توضیح اس لڑائی کی کرائی اوس نے سپاہی کے مارنے سے انکار کیا اگرچہ تسلیم کیا کہ میرا ہاتہہ اوسکے جسم سے لگ گیا ہوگا (مجسٹریٹ نے شہادت جو اس بارہ مین تہی پڑہی) منجانب مدعاعلیہ کے دو گواہ بہ ثبوت حملہ مظہرہ کے پیش کئے گئے پولیس راموسی رام لوٹن نمبرہ ۱ کا یہ بیان ہے ملزم نے کہا کہ تہانون پر گجراتی مین کچہ لکہا ہے مستغیث غصہ مین آگیا اور ملزم کے چہاتی پر کہلے ہاتہہ سے مارا اور اوسکا کوٹ پکڑ لیا پہر مستغیث جوش مین آیا مین نے مستغیث سے کہا جانے دو کیون تم سپاہی سے تکرار کرتے ہو تب اوس نے سپاہی کو چہوڑ دیا ملزم نے مستغیث کا کوٹ پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تم نے میرے سوالات کے جواب نہین دئے اور مجکو مارا میرے ساتہہ چوکی پر چلو" گوبند گن سیٹ نمبر ۱۶۔ ایک ملازم دُکان پان سوپاری کا جو اوس جگہہ واقع ہے کہ جہان تکرار ہوئی حسب ذیل بیان کرتا ہے ملزم نے کہا کہ اونپر گجراتی حرف لکہا ہوا ہے اسپر مستغیث نے ملزم پر حملہ کیا مستغیث نے ملزم کی چہاتی پر کہلے ہاتہہ سے مارا اور اوسکو پکڑ لیا دکان مین صرف مین ہی تہا" کل بیانات در باب اون حالات کے متفق ہین کہ جن مین تکرار باہم مستغیث اور ملزم کے ہوئی پولیس کانسٹبل نے کسی نہ کسی وجہ سے یہ شبہہ کیا یا شبہہ کرنے کا حیلہ کیا کہ تین تہان کپڑے کے جو مستغیث لئے جاتا تہا مال مسروقہ تہے۔

مدعاعلیہ کی جانب سے یہ حجت کیگئی (۱) کہ کانسٹبل کا یہ کام تہا کہ تفتیش کرتا اور اگر ضرورت ہوتی تو حسب دفعہ ۳۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۱ء کے عمل کرتا (۲) کہ یہ اشتباہ معقول تہا (الف) اسوجہ سے کہ یہ بات غیر معمولی تہی کہ تہان کپڑے کے اسقدر علی الصباح یعنی ۷ بجے یا ۸ بجے صبحکو کوئی شخص لئے پہرے (ب) اسوجہ سے کہ مستغیث گو مثل معمولی بہاٹیا تاجر کے پگڑی اور بڑا سفید کورتہ پہنے تہا مگر کپڑے میلے تہے (۳) اسلئے کہ گو تہان کپڑے کے انگلستان کے کارخانہ کے بنے ہوئے بیان کئے گئے تہے مگر گجراتی حروف مین ہندوستانی نام اونپر چہپا تہا میری توجہ جانب قواعد نمبر ۱ و ۲ متعلق تہانی صفحہ کتاب ۱۴۰ احکام عام کے بہی مایل کی گئی۔

مستغیث مجیب ہے کہ جو وجوہ کہ بیان کئے گئے وہ واسطے کرنے کسی اشتباہ کے یا واسطے کسی عزت دار شکل کے آدمی سے شلاح عام خاص اوسکے مال کی بابت سوالات جرح ناپسندیدہ کئے جائین وجوہ معقول نہ تہے مسٹر و بیان کرتا ہے کہ تجارتی دکانداران کا یہ معمول ہے کہ ۷ بجے صبح سے پہلے چلتے پہرتے ہین مستغیث معمولی بہاٹیون کی پوشاک پہنے ہوئے تہا جو اون کپڑون سے جو معمولی اقوام جو کہ پہنتے ہین بالکل مختلف ہے کپڑہ پر حسب معمول نام [illegible] ہندوستانی نام گجراتی حروف مین چہاپے جاتے ہین۔

اندر وسے اوس شہادت کے جو [illegible] رو برو سے مجکو یہ کہنا لازم ہے کہ اگر یہ بہی سمجہا جاے کہ حالت ٹہیک نہ تہی سے تہی تاہم مجکو واسطے کوئی وجہ [illegible] شبہہ کی نہین معلوم ہوتی جیسا ہوتا پولیس کانسٹبل نے بیان کیا یہ مسئلہ کہ کوئی

جاتا تھا اور موقع پانا اوس ہی کی شرکو پیر ۵ بجے سے صبح کے پیشتر پیدا سکے گا اوسکو خطرہ اور تکلیف ملاحظات کی ہو کہ وہ بطور مشتبہ چور کے
تصور کیا جاوے نہیں لیجا سکتا مشکل سے قابل تسلیم ہے نہایت بیوقوف اور جاہل کانسٹبل بھی جو اس فوج میں نوکر ہے
بخوبی جانتا ہے کہ عام شکل اور کپڑوں میں معمولی اشخاص چوری پیشہ اور عزت دار بساطیا میں جو اپنے معمولی قوم کا کپڑا پہنے ہیں کیا فرق ہے
یہ خیال بھی کہ بساطیا دکاندار اگر وہ میلے کپڑے پہنے ہو تو قابل اسکے ہوتا ہے کہ پولیس کا شبہ کرنا دیسپر جائز ہو میرے نزدیک فضول ہے جاہل
کانسٹبل پولیس کو بیشک تعجب ہو سکتا کہ جو کپڑہ منچسٹر میں تیار کیا جاوے اور پھر انگلستان میں چھوٹی گجراتی چھاپے جاویں مگر ناواقفیت اس قسم کے
امور سے محض بیجا پولیس کی مداخلت سے ہو سکتی ہے اور حقوق عامہ جمہور کے بجہالت یا نیز متعلق خاص ہندوستانی کانسٹبلوں پر بطور معقول
منحصر نہیں ہو سکتے جاسکتے بلاشبہ دفعہ ۳۵ ایکٹ ۲۴ ۱۸۵۷ء کی رو سے پولیس کو بہت زیادہ اختیار تمیزی حاصل ہے لیکن جب اون اختیار
تمیزی کی نسبت اعتراض کیا جاوے تو ہر مقدمہ کو اوسکی حدود خاص پر جانچنا چاہئے در مقدمہ حال میں میری دانست میں مطلق کوئی وجہ
معقول شبہ با مستغیث سے سوالات کرنے کے نہ تھے قیاس یہ ہے حالی بالقصد کا جو مستغیث نے بیان کی ہے خارج کرنے سے یہ معلوم ہوگا
کہ کانسٹبل ملزم نے یا تو بسبب عداوت یا تجسس بیجا یا غیر ضروری شوق دریافت حال کے خیال کیا کہ کچھ سوالات نسبت اوس کپڑے کے کرے
جو مستغیث لئے جاتا تھا مستغیث نے مطابق خاصہ انسانی کے اون سوالات کو بطور توہین اور مفت الزام بددیانتی کے سمجھکر ٹالا تا مجھکو
بہت کم شبہ اس امر میں ہے کہ فصلی باتیں باہم فریقین کے ہوئیں اور کسی قسم کی لڑائی اور تکرار واقع ہوئی مستغیث اور ملزم دونوں نے
اپنے اپنے بیان نسبت اوس امر کے جو واقع ہوا گئے عام اس سے کہ لڑائی اسوجہ سے ہوئی کہ کانسٹبل نے کپڑا چھین لیا اور فریقین
اوسکو کھینچتے تھے یا مستغیث نے کانسٹبل کو دھکا دیا یا کیلے ہاتھوں سے اوسکو مارا میری دانست میں کوئی امر اہم نہیں ہے کیونکہ
یہ صاف ظاہر ہے کہ لڑائی محض اور صرف اس فعل کانسٹبل سے ہوئی کہ دستے مستغیث کو مطلق بلا کسی وجہ جائز کے بطور مشتبہ چور کے
تصور کیا چونکہ کانسٹبل بعد اوس کارروائی کے جو بیان ہو چکا باعث لڑائی کا ہوا لہذا وہ بلاشک یہ کہہ سکتا تھا کہ دیسپر حسب نقض قانونی
حملہ ہوا اور اس بہانہ ناجائز کو بطور وجہ گرفتاری در حوالات میں رکھنے ایسے شخص کے استعمال کر سکتا تھا کہ جس سے اوس سے لڑائی
ہوئی تھی مگر بلحاظ حالات مذکورہ بالا میری دانست میں کوئی وجہ جائز گرفتاری کی نہ تھی اور جس طریق سے کہ مستغیث حوالات میں رکھا گیا
اور گلیوں میں ہو کر ذلت سے ہتھکڑی بندی ہوئی اور کانسٹبل کا ہاتھ اوسکے گریبان میں پڑا نکالا گیا میرے نزدیک ظاہر ہوتا ہے کہ کن کیسے
گرفتاری عمل میں آئی علاوہ اسکے مستغیث نے بحلف سے بیان کیا ہے کہ کانسٹبل مذکور راستہ چلنے والوں سے باربار کہتا تھا کہ
میں نے چور پکڑا ہے اور الفاظ سالا اور بہت سے لفظ بطور گالی کے کانسٹبل نے اوس سے شارع عام میں جبکہ وہ بطور قیدی کے اوسکی حراست
میں تھا کہتا تھا مجھکو کچھ شک اس شہادت کی در اصل صحیح ہونے میں نہیں ہے اور اوسکی تائید جملہ امور اہم میں گواہان کی مستغیث سے ہوتی ہے
اگر کسی وجہ اوس طریق سے نمائشی گرفتاری مستغیث کی ہوتی تھی تو بلاشک کوئی وجہ واسطے اس گرفتاری کی نہ تھی کہ جسطرح پر وہ عمل میں آئی اور
نہ ضرورت واسطے آمد کرنے کی مستغیث کے ساتھ تھی جب کہ وہ کانسٹبل ملزم کی حراست میں بطور قیدی کے تھا دفعات ۴۶ و ۵۰ مجموعہ
ضابطہ فوجداری جو قواعد ۳ و ۴ پولیس اسٹینڈنگ آرڈرس میں در بارہ گرفتاری کے داخل کیگئی تھیں یہ قاعدہ مندرج ہے کہ گرفتار کرنے کے وقت

ششم جولائی چہارم مسمی دیال

۱۸۸۶ء
سہاوجیواجی
بنام
موہجی دیال

اہلکار پولیس کو لازم ہے کہ اوس شخص کے جسم کو جسکی گرفتاری متعلق ہے فی الواقع چھووے یا قید کرے بجز اسکے کہ وہ شخص قولاً یا فعلاً
خود حراست قبول کرے شخص گرفتار شدہ اوس سے زیادہ بے اختیار نکیا جاوے جو اسکے ضرور ہو کہ وہ فرار نہو جاوے گو متعدد کلمہ میں ظاہرا
اوسنے حراست پورے طور پر خود تسلیم کر لی تاہم باوجود اس تسلیم کرنے کے مستغیث کی نہایت ذلت بلا کسی ظاہری وجہ یا عذر کے
کیگئی جو عہدہ داران پولیس کہ بیجا طور پر ان اشخاص پر تشدد کریں جو انکی حالات میں ہوں وہ مفصل میں از روے دفعہ ۲۲۰ ۔ ایکٹ بمبئی
نمبر ۷ ۱۸۶۷ء کے قابل سزا کے ہیں مجکو احکام عام متعلقہ پولیس شہر بمبئی میں کوئی خاص قاعدہ اس امر اہم کی نسبت نہیں ملا لیکن بہر حال نہایت
صاف ظاہر ہے کہ حالات اس گرفتاری کے غیر معمولی اور نامناسب تھے اور قابل جانے کے قانوناً نہیں ہیں جو کارروائیاں کہ انسپکٹر پولیس نے
وقوع میں آئیں اونسے دو میں سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے یا تو بیان اوس حملہ کا جو کانسٹبل پر کیا جاتا ظاہر کیا گیا تھا اولاً مطلقاً اعتبار
نہیں کیا گیا یا یہ کہ وہ ایسا خفیف تصور کیا گیا کہ کارروائی مزید بابت اوسکے ضروری نہ تصور کیگئی انسپکٹر سانڈرس نے بعد ہی سننے اظہار ایک
کانسٹبل اور دو اسکے گواہان نے کہا تھا مستغیث کو رہا کیا اول بلا مچلکہ یا ضامنی کے دوسرے بلا اوسپر قائم کرنے کسی جرم کے حسب ایکٹ پولیس
سوم بلا اندراج رپورٹ مقدمہ کے واسطے اطلاع کمشنر پولیس کے اگرچہ مستغیث کی نسبت اب یہ کہا گیا ہے کہ وہ بابت ایک بہت سنگین جرم
حملہ کے ملازم سرکار پر بوقت تعمیل اوسکے کار منصبی کے (دفعہ ۳۳۲ مجموعہ تعزیرات) گرفتار کیا گیا تھا تاہم کوئی کارروائی کسی قسم کی بغرض اوسکے
نہیں کیگئی کہ مقدمہ روبرو عدالت کے پیش کیا جاتا یا کانسٹبل کی کارروائی کی بابت کوئی تحقیقات باضابطہ عمل میں آوے معلوم ہوتا ہے
کہ مسٹر مہتا اور عہدہ داران پولیس جنکو تعلق تھا اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ یہ سرسری طور پر چھوڑ دینا مستغیث کا بعد اسکے کہ وہ اس طرحپر
ذلت سے گرفتار کیا گیا تھا اور چار گھنٹہ تک قید میں رکھا گیا تھا ایک ایسا امر ہے جو اونکے مقدمہ کو ضعیف کرتا ہے اور جسکی بابت کوئی وجہ بیان کی
جانی چاہیے اسبارہ میں مسٹر مہتا کو یہ ہدایت کیگئی تھی کہ جنکو بالخصوص جانب قاعدہ ۴ ۔ اسٹینڈنگ پولیس آرڈرس کے جو نسبت حملہ کے
بصفحہ ۹ کتاب احکام عام پولیس کے مندرج ہے متوجہ کریں قاعدہ مذکور حسب ذیل ہے ۴ ۔ جو الزامات کہ بجانب کانسٹبلوں کے اونپر
حملہ کیے جانے کے پیش کیے جاویں اونکی تفتیش پورے طور پر عہدہ دار پولیس ٹھیک ٹھیک لیکے تحقیقات کے کرے اور جہانتک ممکن ہو ایسے
استغاثوں کی ترغیب نہ دیجاوے خصوصاً جبکہ حملہ خفیف ہو یا ملزم کا حال معلوم ہو اور تعمیل سمن کی آسانی سے ہو سکتی ہو ۔

یہ عیان ہے کہ اگر مستغیث جیسا کہ مسٹر مہتا اسوقت بیان کرتے ہیں درحقیقت بابت جرم دفعہ ۳۵۲ مجموعہ تعزیرات
کے بوجہ حملہ کرنے کے اوپر ملازم سرکاری کے اس غرض سے کہ وہ اپنے کار منصبی کے انجام دہی سے باز رکھا جاوے گرفتار
کیا گیا تھا تو یہ قاعدہ بالکل غیر متعلق ہے جرائم دفعہ مذکور کے جرائم سنگین ہیں جنکے بابت پولیس کو اختیار بلا وارنٹ
کے گرفتار کرنے کا ہے بالفاظ دیگر جرائم مذکور قابل سماعت کے ہیں قاعدہ محولہ صاف طور پر محض اون حملہ ہاے
عام سے متعلق ہے جو جرائم قابل سماعت نہیں ہیں اور جنکی تجویز صرف کوئی مجسٹریٹ بعد تعمیل سمن حسب ضابطہ کے کر سکتا ہے
اس قاعدہ کی رو سے سرسری طور پر رہا کرنا ایسے شخص کا جسکی نسبت یہ کہا جاوے کہ وہ بابت کسی جرم سنگین قابل سماعت
کے گرفتار کیا گیا مطلق جائز نہ تھا جو شہادت کہ مسٹر سانڈرس انسپکٹر نے نسبت اس امر اہم کے دی ہے

جناب جسٹس جیا کاری بنام موہن دیال

وہ بہت باوقعت ہے (وہ شہادت پڑہی گئی جو اظہار اول کے آخر پر تہی) شہادت نامبردہ سے یہ واضح ہے کہ حملہ مظلومہ ایسا خفیف سمجہا گیا کہ قابل لحاظ کرنیکے نہتا اور جرم بطریقہ مفسدانہ کا مسٹر ساندرس انسپکٹر نے اسوجہ سے قائم نہین کیا کہ سب بیان اوسکے مستغیث ایک بہ عمر آدمی تہا لیکن گرفتاری مطلقاً جائز تہی دونون فریق متعلق مستحق اسکے تہے کہ تحقیقات مزید روبرو کسی مجسٹریٹ کے کیجاوے اور رہا کرنا مستغیث کا سرسری طور پر بعد اسکے کہ وہ چار گہنٹہ تک قید مین رکہا گیا اور نہایت ذلیل کیا گیا تہا ایک ایسا فعل تہا کہ جسکا مناسب ہونا نہایت مشتبہ ہے انسپکٹر ساندرس کے کہنے کی ظاہرا یہ مراد ہے کہ اوسنے بوجہ رحم کے چہوڑ دیا لیکن ممکن ہے کہ اوسکے ذہن مین یہ خیال تہا کہ کارروائی پولیس کی ایسی نہین ہے کہ جسکی بابت تحقیقات کرنا مناسب ہو اور یہ کہ اگر مستغیث کو چہوڑ دیا جاے اور مقدمہ مخفی کیا جاوے تو یہ جملہ فریق کے لئے قرین مصلحت ہوگا چاہے کوئی وجہ اصلی اسکی ہو میری دانست مین اوسنے بیضابطہ طور پر بمخالفت اسٹینڈنگ آرڈرس کے یہ کارروائی کی کہ مستغیث بلا اسکے کہ مرکزی کمشنر پولیس کو اسمقدمہ کی رپورٹ کیجاے جیسا کہ قاعدہ اسٹینڈنگ آرڈرس کے متعلق قیدیان مطبوعہ صفحہ ۱۴۱ احکام عام مین حکم ہے رہا کیا حسب دفعہ ۵۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اور حسب دفعہ ۶۰ ایکٹ پولیس بمبئی (نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء) کے عہدہ داران پولیس کو اختیار ہے کہ بعض صورتون مین بلا وارنٹ کے گرفتار کرین مگر ایسی گرفتاریان صرف اسی طرح کیجا سکتی ہین کہ اوسکے بعد روبرو کسی مجسٹریٹ کے کارروائی کیجاے اور چونکہ مقدمہ حال مین کوئی ایسی کارروائی نہین کیگئی لہذا یہ واضح نہین ہے کہ کس غرض قانونی کے لئے گرفتاری عمل مین آئی تہی اور کس طرح سے سرسری طور پر رہا کرنا کسی شخص کا جو گرفتار کیا گیا ہو قانوناً جائز تہا از روے دفعہ ۶۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے افسر کی پولیس کو لازم ہے کہ رپورٹ جملہ گرفتاریون کی مجسٹریٹ ضلع کو کرے دفعہ ۶۳ مین منع ہے کہ اشخاص گرفتار شدہ کو بجز اوس صورت کے کہ وہ اپنا مچلکہ لکہدین یا ضمانت دین یا اوس صورت مین کہ صاحب مجسٹریٹ کا حکم خاص صادر ہو رہا کرین یہ دونون دفعہ حاکم پولیس شہر بمبئی سے متعلق نہین کیگئی ہین لیکن دفعات مذکورہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان قانون کی کیا راے نسبت کام اور جوابدہی بابت عہدہ داران پولیس کے ہے جنہون نے بلا وارنٹ کے گرفتار کی ہو نہ تو از روے ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء و نہ از روے قانون رواجی انگلستان کے گرفتاری جائز ہے بجز اسکے کہ آیندہ روبرو مجسٹریٹ کے کارروائی کرنیکے لئے ایسا کیا گیا ہو علاوہ برین یہ صاف اصول مجموعہ ضابطہ فوجداری کا ہے پولیس کا گرفتار کرنا بابت اس قسم کے حملہ کے اور اوسکے بعد سرسری طور پر پولیس کا رہا کرنا ایک ایسا فعل خود اختیاری ہے کہ جو قانون مین نہین پایا جاتا ہے اختیار گرفتاری کا ایک لازمہ ضروری کارروائی عدالتی کا ہے ایک معنی مین یہ اختیار پولیس کا ہے جو حسب مرضی بلا لحاظ کارروائیات آیندہ کے استعمال کیا جاسکتا ہے گرفتاری بلا وجہ منجانب عہدہ دار پولیس کے ویسا ہی فعل خلاف قانون اور نا قابل معذرت ہے کہ جیسا کانسٹبل کو اپنے ڈنڈے سے مارنا۔

ان اصول کو مقدمہ حال سے متعلق کرکے مین یہ قرار دیتا ہون کہ موہن دیال کی گرفتاری منجانب پولیس کانسٹبل کے بلا وجہ اور بیضابطہ تہی جبکہ ایک مرتبہ کانسٹبل نے مدعا کو گرفتاری بابت ایک جرم سنگین قابل سماعت کے پہلے پہل تو قانوناً اوسکو یہ لازم تہا کہ پیروی مزید اور مقدمہ کو مجسٹریٹ کی تحقیقات کے لئے پیش کرے جو ذمہ داری کانسٹبل پر کرنے گرفتاری سے عائد ہوتی ہے وہ صاف طور پر قاعدہ اسٹینڈنگ آرڈرس متعلقہ گرفتاری کے صفحہ کتاب احکام عام اور قاعدہ ۶۰۷ اسٹینڈنگ آرڈرس متعلقہ قیدیان صفحہ ۱۴۱ مین مندرج

۱۸۸۸ء
بھاؤ جیواجی
بنام
موہجی دیال

ہے قواعد مجوزہ حسب ذیل ہین قاعدہ ۵ (گرفتاری) عہدہ داران پولیس کو چاہئے کہ گرفتار کرنے مین بہت احتیاط رکھین کیونکہ کسی شخص کو اوسکی آزادی سے محروم کرنا ایک معاملہ نہایت سخت ہے اور نہایت احتیاط لازم خصوصاً ایسی صورتون مین ضروری ہے کہ جبتک شخص دوسرے شخص پر کسی جرم خفیف کے ارتکاب کا الزام لگادے" قاعدہ ۶ (قیدیان) "جب کبھی کوئی شخص ایکمرتبہ حوالات مین بند کیا گیا ہو تو وہ بجز حکم مجسٹریٹ یا کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کے رہا نہ کیا جائیگا بجز ایسی صورتون کے کہ جو سپاہی جنگی حسب دفعہ ۴۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۹ء کے گرفتار کئے گئے ہون وہ حوالہ حکام فوج کے بموجب اسٹینڈنگ آرڈرس کے کئے جاتے ہین" حکم ماسبق کی روسے روکنا کسی شخص کا اثنا سے تحقیقات مین قبل قائم کرنے جرم کے ممنوع نہین ہے اگر ممکن ہو تو ملزم کا اوسوقت موجود ہونا چاہئے جب اوسکے خلاف بیانات کئے جائین کہ جنپر الزام مبنی ہو ہر انسپکٹر یا کانسٹبل یا کسی عہدہ دار اعلیٰ کو یہ اختیار ہے کہ خود اپنی ذمہ داری سے اشخاص ملزم کو حوالات مین رکھنے سے انکار کرے جب اوسکی راے مین حالات اسقدر کافی ہون کہ حوالات مین رکھنا اوسکی راے مین جائز نہو اور وہ اونکو اجازت چلے جانیکی دیسکتا ہے بجز اسکے کہ وہ واقعی حوالات مین رکھے نہ گئے ہون" لازم تہا کہ کانسٹبل جسنے موہجی دیال کو گرفتار کیا اور انسپکٹر سانڈرس جسنے اوسکو رہا کیا یہ احکام موجودہ اپنے ذہن مین رکھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے کلیتہً ان احکام کو نظرانداز کیا اگر موہجی نے ارتکاب بلوہ یا دیگر جرم کا واقعی کیا تہا تو اوس سے زیادہ کوئی بات آسان نتہی کہ اوسکا نام اور پتہ دریافت کیا جاتا اور بمقابلہ اوسکے کارروائی بذریعہ سمن حسب طریقہ اور ضابطہ کے کیجاتی بلحاظ حالات مقدمہ کے مجکو اطمینان ہے کہ گرفتاری موہجی دیال کی نہ بوجہ کسی خیال عدالت عام بلکہ محض واسطے اظہار اختیار گرفتاری اور عام طور پر بیعزتی اور تحقیر اوس آدمی کے عمل مین آئی جس سے کانسٹبل سے لڑائی ہوئی تہی یا جسکو کانسٹبل نے اور وجوہ سے شاید ضرر پہونچانا چاہا تہا۔

مین نے یہ فرض کیا ہے کہ موہجی دیال بوجہ بلوہ مذکورہ مدعاعلیہ کے گرفتار کیا گیا تہا لیکن مستغیث نے شروع سے آج تک یہ بیان کیا کہ نامبردہ اصل مین اسلئے گرفتار کیا گیا کہ کانسٹبل نے یہ شبہہ یا بہانہ شبہہ کا کیا تہا کہ تین تہان کپڑہ کے مال مسروقہ تہے تا بید اس راے کے شہادت کثیر مسل مین موجود ہے مگر لیہ قابل لحاظ کے ہے کہ اشتباہ کانسٹبل کا خواہ وہ اصلی ہو خواہ جہوٹا ہو باعث اس کل نزاع کا تہا تاہم تہانہ پر کچہہ کوشش اس بات کی نہین کی گئی کہ یا تو یہ دریافت کیا جاے کہ آیا شبہہ معقول اور صحیح بنا پر مبنی تہا یا کوئی الزام خلاف مستغیث کے بنسبت تین تہان کپڑہ کے قائم کیا جاے کونسل مستغیث نے میری توجہ جانب اس امر کے بہی مائل کی ہے کہ سانڈرس انسپکٹر نے بوقت رخصت کرنے ملزم کے کچہہ بہی بابت حملہ مذکورہ کے نہین کہا بلکہ اوس سے یہ کہا کہ سپاہی کا جواب بکو شائستگی سے دینا چاہئے تہا مقدمہ ملکہ معظمہ بنام بہاری سنگہہ (۱) مین جسمین یہ قرار دیا گیا تہا کہ پولیس نے اپنے اختیارات گرفتار کرنیکے بیجا استعمال کئے تہے کلکتہ ہائیکورٹ نے تحریرات ذیل کین "یہ امر کہ استغاثہ یا شبہہ معقول کیا ہے منحصر اوپر حالات ہر خاص مقدمہ کے ہے لیکن اقل درجہ کسی امر معین کا کہ جس سے شخص گرفتار شدہ پر اشتباہ عائد ہوتا ہو اور نہ کہ محض وہمی قیاس یا اطلاع پر مبنی ہونا چاہئے بہر حال پولیس کو اختیار گرفتار کرنے اشخاص کا نہین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض اوقات کرسکتے ہین محض

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۔ صفحہ ۔

کوئی وجہ نظر ثانی کی پیش نہیں کی گئی یہ کہا گیا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ نے مناسب طور پر شہادت کی قیمت خیال نہیں کی مگر یہ کوئی وجہ نظر ثانی کی نہیں ہے۔

۱۸۶۸ء بہاؤ چوبابی بنام موتی وبال

شہادت سے جائز ہوتا ہے کہ رائے مجسٹریٹ کی بہمہ وجوہ صحیح تہی دفعہ ۳۵ ایکٹ ۴ ۱۸۶۷ء میں جسکے مطابق ملزم نے عمل کیا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ واسطے کارروائی کرنے کے شبہہ معقول کا ہونا لازمی ہے یہ ضرور ہے کہ وجہ معقول شبہہ یا سرقہ یا فریب کی ہو قبل اسکے کہ کوئی شخص بموجب دفعہ مذکور کے عمل کرے اور اب یہ امر قابل لحاظ ہے کہ آیا ملزم کے دل مین کوئی وجہ معقول اشتباہ کی تہی یا نہین شہادت سے ظاہر ہے کہ مستغیث بطور دکاندار معزز کے کپڑا پہنے ہوئے تہا اور گلیون مین اپنے مال کو بیچنے وقت بغل مین چہ اور سات بجے صبح کے درمیان مین لئے جاتا تہا وہ وقت مطلق خلاف معمول نہ تہا نہ تو وہ وقت آدہی رات کا اور نہ بہت سویرے کا تہا کہ جسوقت بیان کیا گیا ہے کہ چور اپنا حملہ کرتے ہین اور مال کو لے جاتے ہین۔

[برڈاوڈ صاحب جسٹس۔ مجسٹریٹ نے بروے شہادت مقدمہ ہذا یہ تجویز کی ہے کہ مستغیث کو جو ایک بہاٹیا دلال کپڑے کا اور دوکاندار ہے ملزم نے جو کانسٹبل فوج پولیس مقام بمبئی کا تہا روکا اور نسبت تین تہان کپڑہ کے جو وہ لئے جاتا تہا سوالات کیا اور باہم اونکے تکرار ہوئی اور آخر کار مستغیث گرفتار کیا گیا اور سڑکون پر ہو کر تہنک کے ساتہہ اوسکو اول گرگام پولیس اسٹیشن مین لے گئے اور پہر دہوبی تلاؤ کو اور وہ پولیس کی حراست مین چار گہنٹہ سے زیادہ تک رکہا گیا اور بعد اوسکے آخر کار رسالدار انسپکٹر نے بلا لینے مچلکہ اور بلا اوسپر قائم کرنے کسی الزام کے رہا کیا ملزم نے اپنے اظہار مین جو روبرو مجسٹریٹ کے ہوا یہ کہا کہ اوس نے مستغیث کو اس لئے حراست مین رکہا کہ اوس نے اوسپر حملہ کیا تہا مستغیث نے اس امر سے انکار کیا کہ اوس نے ملزم کو مارا مگر یہ تسلیم کیا کہ اوس سے اور ملزم سے لڑائی ہوئی تہی اور اوسکا ہاتہہ ملزم کے جسم سے لگ گیا ہوگا عدالت ماتحت مین منجانب ملزم کے یہ حجت کی گئی کہ جو تحقیقات کہ اوس نے نسبت کپڑا کے کی وہ داخل اوسکے منصب کے تہی کیونکہ مستغیث کپڑہ کو غیر معمولی وقت ۶ یا ۷ بجے صبح کو لئے جاتا تہا اور حالات ایسے تہے کہ جس سے یہ شبہہ معقول ہو سکتا تہا کہ کپڑہ مذکور مال مسروقہ تہا کیونکہ
۲۹۰ مستغیث کے کپڑے میلے تہے اور مستغیث نے بیان کیا کہ تہان کپڑا کے انگلستان کے بنے ہوئے ہین حالانکہ اوپر ہندوستانی نام گجراتی خط مین چہپا ہوا تہا لیکن مجسٹریٹ کو مطلقا کوئی وجہ صحیح شبہہ کی جسکا ہونا ملزم نے بیان کیا تہا معلوم نہین ہوئی اور اونکی یہہ رائے ہوئی کہ

جاوجیابھی بنام موجی دیال

مستغیث نے مطابق خاصہ انسانی کے اون سوالات کو بطور توہین اور منفت الزام بددیانتی سمجھکر برا مانا حاکم موصوف کی یہ بہی راے تہی کہ اس مقدمہ مین یہ امر نہایت اہم نہین ہے کہ آیا مستغیث نے کانسٹبل کو دہکا دیا کہلے ہاتہون سے اوسکو آہستہ مارا کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ لڑائی محض اس ہی فعل ملزم سے ہوئی کہ اوس نے مستغیث پر بلا کسی وجہ جائز کے اشتباہ چور ہونیکا کیا اس معاملہ مین مجسٹریٹ نے اپنی راے متعلقہ قانون مین غلطی کی کیونکہ اگر یہ بالفعل فرض کیا جاے کہ اوس وقت تک کہ ملزم نے کپڑا کو بوقت نپانے جوابات اون سوالات کے جو اوسنے ملزم سے کئے تہے اپنے ہاتہہ مین لیا اوسکا فعل بالکل خلاف قانون تہا تاہم اس امر سے مستغیث کا ہاتہہ سے مارنا اگر اوسنے واقعی ملزم کو مارا ہو اور نہ یہ کہ صرف اوسکا ہاتہہ اوسکے جسم سے لگ گیا ہو یا اوسکو بوقت لڑائی کے جو اوسکے ساتہہ ہوئی ہو اپنے کپڑا کے بچانے کے لئے دہکا دیا جائز ہوگا اگر فعل ملزم خلاف قانون کے تہا تو مستغیث اپنے کو اور مال کو چہوڑانے کی غرض سے قانوناً زور کرسکتا تہا مگر دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کی رو سے بالارادہ ملزم کو مارنا جائز نہین اگر مجسٹریٹ بطور امر واقع کے یہ تجویز کرتے کہ مستغیث نے ہاتہہ سے حسب بیان دو گواہان مدعاعلیہ کے مارا تہا تو مقدمہ طے ہو جاتا ہے کیونکہ بلاشبہہ اوس صورت مین ملزم مستغیث کو بطور صحیح گرفتار کرسکتا تہا۔

یہ بات بہت شاذ صورتون مین ہوتی ہے کہ یہ عدالت اجلاس صیغہ نظرثانی مین نسبت امور شہادت کے لحاظ کرے اور تجویز عدالت ماتحت مین دست اندازی یا ترمیم بربناے امرواقعات کے کرے دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیخ صاحب بدرالدین (۱) لیکن عدالت ایسا واسطے اغراض انصاف کے اوس حالت مین کرتی ہے کہ جب تحقیقات عدالت ماتحت کی ناقص ہوئی ہو دیکھو مین کرشنا بنام رتنگ لال (۲) اگر مقدمہ حال مین ایسا کرنے کی ضرورت ہوتی تو ہم خود اوس شہادت پر متعلقہ اس خاص امر کے جسکے اوپر بوقت تجویز مقدمہ درباره جائز ہونے گرفتاری کے استدلال کیا گیا غور کرتے کیونکہ وقت تجویز مقدمہ کے مجسٹریٹ نے بہت سی شہادت نسبت معزز ہونے مستغیث کے شامل مسل کی کہ یہ شہادت صرف اوس صورت مین قابل پذیرائی کے ہوتی کہ یہ ثابت ہوتا کہ مستغیث کو قبل اوس صبح کے کہ جب وہ گرفتار کیا گیا ملزم پہچانتا تہا یا ضروتاً یہ جانتا تہا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے یہ شہادت فوراً نا منظور ہونی چاہئے تہی معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کو اثناے کارروائی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۰۔

(۲) ایضاً سلسلہ کلکتہ ۱۰ صفحہ ۱۰۴۲۔

مقدمہ مین یہ معلوم ہوا کہ وہ شہادت غیر متعلق ہے لیکن جب کہ وہ ایک مرتبہ داخل ہو چکی تھی تب یہ کہنا ممکن نہین ہے کہ اوس خیال سے جو حاکم موصوف کے ذہن مین نسبت حیثیت مستغیث کے پیدا ہوا حاکم موصوف نے بیجا وقعت بعض جزو اوسکی شہادت کو جو نسبت طریق عمل ملزم کے تھی نہین دی علاوہ برین نسبت اس امر کے کہ آیا حملہ مظہرہ سنگین تھا یا نہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے زیادہ اوس راے پر لحاظ کیا ہے جو نسبت نوعیت حملہ کے ملزم کے عہدہ دار بالادست کی تھی نہ اوس شہادت متعلقہ معاملہ پر جو مقدمہ مین پیش کی گئی تھی کہ اوہی کی بنا پر نسبت اس امر کے فیصلہ کرنا چاہئے لیکن ہم فیصلہ اس درخواست کا جو ہمارے روبرو پیش ہے بلا خود فیصلہ کرتے یا مجسٹریٹ سے فیصلہ کرا لئے اس امر کے کر سکتے ہین کہ آیا بطور امر واقعہ کے مستغیث نے ملزم کو حسب مظہرہ مارا تھا یا نہین۔

سرکار بنام جوالا بنام موہن دیال

ہماری دانست مین مجسٹریٹ کو اس مقدمہ کی تجویز کرنے مین اسوجہ سے غلطی ہوئی کہ اونہون نے صحیح طور پر غور نہین کیا کہ آیا ملزم کا یہ عمل نیک نیتی سے تھا یا نہین کہ مستغیث سے سوالات کیا اور اپنے ہاتھہ مین اوسکے کپڑے کی گٹھری لی ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم کی حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت حبس بیجا مستغیث کے صادر کی گئی ہے یعنی بالارادہ اس طرح سے اوسکا سد راہ ہوا کہ اوس شخص کو کسی ایسی سمت مین جانے سے روکا جسمین وہ جانیکا استحقاق رکھتا تھا اور اوس شخص کو کسی خاص حدود کے باہر جانے سے روکا پس اگر یہ فرض کیا جاوے کہ مستغیث نے ملزم کو نہین مارا بلکہ بغرض چھوڑانے اپنے مال کے صرف اوسکے ساتھہ زور کیا تو گرفتاری ملزم کی خلاف اوس دفعہ کے صرف اوسی صورت مین جرم ہوگی مستغیث کو نسبت اوس فعل کے کہ ملزم نے اوسکا مال اپنے ہاتھہ مین لیا مزاحمت کرنا جائز ہو ہم ایک لمحہ کے واسطے بھی یہ قرار نہین دے سکتے کہ اون سوالات سے ملزم کا ہونا جائز تھا جو اوس سے کئے گئے تھے کیونکہ ہمکو یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ سوالات جو کئے گئے وہ بغرض تکلیف دہی مستغیث کے یا محض بوجہ بیفائدہ اور غیر ضروری خواہش تفتیش کے نہین کئے گئے تھے بلکہ بغرض رفع کرنے ایک ایسے اشتباہ کے کئے گئے جو دل مین کانسٹبل کے نیک نیتی سے تھا یعنی یہ کہ گٹھری مال مسروقہ ہو ملزم مستغیث کو نہین پہچانتا تھا اور ہماری دانست مین وہ بوجہ کسی عداوت کے نہین کر سکتا تھا ناصر دہ اپنے مقام تعیناتی پر تھا اوسکو اوس جگہ ۴ بجے سے ۸ بجے صبح تک رہنا لازم تھا اور اوسکا خاص کام یہ تھا کہ چورون کو جو پولیس سے بچکر مال مسروقہ لے جانے کی کوشش کرین نہ لیجانے دے ناصر دہ نے مستغیث کو جو بالعموم سے کی گاڑی سے کپڑا اپنے بغل مین لئے ہوئے ساڑھے چھہ بجے یا اوس سے کسی قدر

سنہ ۹۷ء
مہا و جیوا جی
بنام
سوبجی دیال

۲۹ دسمبر کی صبح یعنی ظاہرا قبل طلوع آفتاب سے گہر اوتار دیکہا ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ حجت ملزم کے کونسل کی روبرو عدالت ماتحت کے سبب وقعت تہی کہ وہ وقت کپڑا لے جانے کے لئے غیر معمولی تہا ملزم نے خود اپنے اظہار مین بیان کیا کہ اوسکو مستغیث کی نسبت شبہہ اسوجہ سے ہوا کہ وہ میلے کپڑے پہنے تہا اور اسوجہ سے کہ تین تہانون مین سے سب سے اوپر کا تہان میلا تہا اگر اوسکو نیک نیتی سے شبہہ ہوا جیسا کہ ہم سمجہتے ہین کہ ہوا تہا تو گو اوسنے واقعات سے کوئی اشتباہ دل مین کسی عہدہ دار درجہ اعلیٰ پولیس کے نہ بہی ہوتا تاہم ہماری دانست مین اوسنے کما حقہ لحاظ اون سوالات کے کرنے مین کیا کہ جنکے جوابات سے اوسکے شبہات رفع ہو سکتے تہے اندرین حالات سوالات کا کرنا بنفسہ ایک ثبوت نیک نیتی کا حسب تعریف دفعہ ۵۲ مجموعہ تعزیرات کے تہا نامبردہ نے تجویز کے وقت یہ کہا کہ میرے سوالات کے جوابات مجکو نہین ملے یہ امر قابل افسوس کے ہے کہ اوس سے سوال مزید نہ کیا گیا اس بات کے کہنے سے اوسکی کیا مراد تہی مثلاً اوسکی یہ مراد تہی کہ اوس نے پہلے کوئی جواب نہین پایا یا اوسکی یہ غرض تہی کہ اوس نے بالکل کچہ جواب نہین پایا کیونکہ اوسنے بلاشبہہ سانڈرس انسپکٹر سے وہ جوابات بیان کئے جو اوسکو دیئے گئے تہے اور وقت تجویز کے گواہون کو پیش کیا جنہون نے اوس گفتگو کی بابت جو ہوئی تہی شہادت دی نامبردہ نے بلاشک جوابات اپنے سوالات کے پائے اور ظاہرا جوابات سے مطمئن نہین ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ تب اوسنے اپنے ہاتہہ مین گٹہری لی اور مستغیث نے مزاحمت کی ممکن ہے کہ اوسنے بوجہ کم عقلی کے مستغیث کے اس جواب کو کہ کپڑا مذکور کارخانہ انگلستان کا بنا ہوا ہے گو اوسپر ایک نام بخط گجراتی چہپا ہوا ہے قابل اطمینان کے نہین سمجہا مگر ہمکو اس مین شبہہ نہین ہے کہ اس جواب سے اطمینان نسبت ایمانداری مستغیث کے نہین ہوا جیسا کہ ہم خیال کرتے ہین اوس نے خود یہ باور کیا کہ اوسکو قانوناً جائز تہا کہ کپڑے کو حراست مین لے اور گو کہ اوس سے سراسر نسبت چال چلن مستغیث کے غلطی بہی ہوئی ہو لیکن ہماری دانست مین جو کچہ کہ اوس نے نسبت مستغیث کے حق قانونی کے باور کیا وہ نیک نیتی سے تہا اور وہ ازروے دفعہ ۷۹ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے محفوظ ہے۔

ہم یہ بہی خیال کرتے ہین کہ حسب فقرہ اول دفعہ ۹۹ کے مستغیث کو کوئی استحقاق مزاحمت کرنے کا ساتہہ ملزم کے جبکہ اوسنے کپڑے کو حراست مین لینا چاہا حاصل نہین تہا فیصلہ مقدمہ کا فی الحقیقت اس امر پر منحصر ہے کہ آیا ملزم نے نیک نیتی سے عمل کیا تہا یا نہین اور یہ امر بلحاظ حیثیت ملزم اور دیگر حالات کے قابل

مششئہ جانچ جوار جی بنام موہی میاں

تسلیم کرے ہے کہ جنکے بموجب اوس نے عمل کیا اور اگر اوس نے اوس طرح کما حقہ لحاظ اور توجہ کے ساتھ عمل کیا جیسا کہ ایسے کانسٹبل سے جو اوسکی حالت مین ہو ایسے حالات مین کہ جسمین وہ تہا کرنے کی امید کی جاسکتی ہے تو اوس نے نیک نیتی سے عمل کیا ٹہیک ٹہیک قانوناً جائز بہی ہو اور گو اس امر کے لئے واقعات ایسے ہون کہ جنکی بنا پر یہ شبہہ معقول کہ کپڑا مال مسروقہ تہا بخوبی جائز ہو تاہم مستغیث کو کوئی حق حفاظت خود اختیاری کا حاصل نہین تہا کیونکہ ملزم بحیثیت ملازم سرکاری عمل کرتا تہا اور اوسکا فعل ایسا تہا کہ جس سے اندیشہ ہلاکت یا ضرر شدید کا ہو دیکہو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ونکٹارائو (۱) امر نیک نیتی کو جس حد تک کہ وہ متعلق واقعات کے ہے اس مقدمہ مین ہم خود تسلیم کرنے کے لئے آمادہ ہین جیسا کہ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے ہماری دانست مین ملزم کا مستغیث سے سوالات کرنا جائز تہا اور ہم یہ بہی خیال کرتے ہین کہ نابرہ کو اسوجہ سے مجرم قرار دینا درست نہین ہے کہ اوسکو بعد اس امر کی کوشش کرنے کے کہ اپنا اطمینان کرلے کہ آیا اوسکے اشتباہات صحیح تہے یا نہین اطمینان اون جوابات سے نہین ہوا کہ جو اوس نے پائے تہے گو جوابات مذکورہ سے اطمینان کسی زیادہ تیز عقل آدمی یا کسی اعلی درجہ کے آدمی کا ہو جاتا اور نہ اس لئے کہ بعد ازان اوس نے اپنے ہاتھ مین وہ مال لیا کہ جسکو وہ مسروقہ باور کرتا تہا خواہ یہ بات اوس نے اس نیت سے کی ہو کہ وہ اچہی طرح سے اوسکو دیکہے یا ملزم کو بوجہ قابض ہونے مال مذکور کے گرفتار کرے ہم یہ قرار نہین دیتے کہ قانون کی رو سے یکسان لحاظ اور توجہ کرنا جملہ ملازمان سرکاری کا بلا لحاظ اوس حیثیت کے کہ جو انکو حاصل ہو ضروری ہے اگر کانسٹبل سے اوس قدر ہوشیاری درکار ہو کہ جیسی کمشنر پولیس سے ہے تو یہ غیر ممکن ہے کہ کانسٹبل اون تنخواہون پر نوکری کے لئے ملین جو کہ سرکار اونکو ایسے کامون کے لئے دیتی ہے کہ جیسا ملزم کرتا تہا پس ہمکو مجبوراً اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا کوئی وجہ اشتباہ کی تہی اور آیا ملزم نے اون حالات مین جنمین وہ تہا ایسی احتیاط سے کام کیا کہ جو واسطے اوسکی محفوظی کے مقدمہ فوجداری سے کافی تہی یا نہین گو بلا شبہہ ہماری دانست مین بہت کم وجہ اس امر مین اشتباہ معقول کے ہونے کی تہی کہ کپڑا مذکور مال مسروقہ ہے تاہم ہماری دانست مین کسی قدر وجہ تہی کہ جسکے سبب سے ملزم کی جانب سے نیک نیتی سے بعد اوس تحقیقات کے جو وہ کرسکتا تہا یہ باور ہوا کہ ایسے حالات موجود ہین کہ جس سے اوسکا عمل کرنا جائز ہے پس ہماری دانست مین مجسٹریٹ کو اس مقدمہ مین یہ تجویز کرنا لازم تہا کہ ملزم نے نیک نیتی سے عمل کیا اور گو اوسکا عمل ٹہیک از روے قانون

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس نظائر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۵۰

۱۸۸۸ء
بہادر جیوا جی
بنام
سیوا جی دیال

درست تہا اگر مستغیث کو کچہہ منصب نتہا کہ اوسکے ساتہہ مقابلہ کرے چونکہ مستغیث نے ملزم سے اوس وقت مین مزاحمت کی کہ جب وہ اپنے کار منصبی کے انجام کرنے مین عمل کرتا تہا لہذا گرفتاری حسب دفعہ ۵۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے جائز تہی۔

پس ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور ملزم کو اوس جرم سے جو اوسکے اوپر ثابت قرار دیا گیا بری کرتے ہین اور ہدایت کرتے ہین کہ وہ رہا کیا جاوے ہم کوئی راے نسبت اوس امر کے ظاہر نہین کرتے کہ آیا کارروائی مسٹر سانڈرس انسپکٹر کی دربارہ رہا کرنے مستغیث کے بلا رپورٹ کرنے مقدمہ کے بحضور کمشنر پولیس کے قانوناً درست تہی یا نہین کیونکہ ہماری دانست مین یہ امر گو نسبت اوسکے مجسٹریٹ نے بحث کی ایسا نہین ہے کہ جس سے جواز اوس گرفتاری مین خلل آوے جو ملزم نے کی تہی۔

پارسنس صاحب جسٹس - حالات مسلمہ اس مقدمہ کے کم اور سادہ ہین ملزم ایک پولیس کا سپاہی ہے تہوڑے عرصہ کے لئے قریب بازار آرتہر کرافرڈ کے پہرہ پر متعین تہا اوسکا پہرہ ۴ بجے سے ۷ بجے صبح تک تہا قریب ۶ بجے کے یا درمیان اوس وقت اور ۷ بجے کے اوس نے مستغیث کو اوس جگہہ دیکہا کہ اپنی بغل مین تین تہان کپڑے کے لئے جاتا ہے چونکہ اوسکو یہ شبہہ ہوا کہ شاید یہہ کپڑا مال مسروقہ ہے لہذا وہ مستغیث کے پاس تک گیا اور اونکی نسبت سوالات کرنے لگا مستغیث نے جواب سوالات کے ظاہرا سچ دیئے مگر جوابات مذکور مین سے ایک یہ تہا کہ کپڑا انگلستان کا بنا ہوا ہے واضح ہو کہ ان تہانون پر گجراتی نام تہے اور ملزم نے جسکو یہ نہین معلوم تہا (اور یہ لاعلمی قرین قیاس ہے) کہ یہ نام انگلستان کے بنائے ہوئے مال پر ڈالے جاتے ہین یہ خیال کیا کہ جواب مذکور جہوٹ تہا اور مال مسروقہ تہا لیکن اوس نے مستغیث کو فوراً گرفتار نہین کیا بلکہ اون تہانون مین سے ایک تہان اپنے ہاتہہ مین لے لیا کہ اوسکو زیادہ نزدیک سے دیکہے مستغیث نے نسبت اسکے اعتراض کیا وہ کپڑے کو پکڑے رہا اور ملزم سے مزاحم ہوا اور لڑائی ہوئی دونون مین سے ہر ایک نے کپڑے کے لینے کی کوشش کی اسکے بعد ملزم نے مستغیث کو گرفتار کیا اسکے بعد کے حالات اہم نہین ہین مگر یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ ملزم مستغیث کو ایک یوروپین انسپکٹر کے پاس لے گیا جسکے روبرو نامبردہ نے واقعات بیان کئے اور صاف صاف یہ بیان کیا کہ اوس نے مستغیث کو اسوجہ سے گرفتار کیا کہ اوس نے اوسپر حملہ کیا تہا اور انسپکٹر نے جب دیکہا

۱۸۸۸ء
بھاؤ چوبی
بنام
موہن دیال

کہ مستغیث بوڑہا آدمی ہے اور ملزم نے یہ کہا کہ اوسکے چوٹ نہین لگی ہے اوسنے مستغیث کو چہوڑ دیا امر نزاعی اس مقدمہ مین یہ ہے کہ آیا واقعی حملہ ہوا تہا یعنی آیا مستغیث نے ملزم کو ہاتہہ سے مارا یا نہین مین اس امر واقعہ کی نسبت ونیز اس امر کی نسبت کہ آیا یہ عدالت کسی امر واقعہ کی نسبت بحث کرنے کی مجاز تہی یا نہین اگر ضرورت ہوگی تو بعد ازین تجویز کرونگا مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا کہ تصفیہ کرنا اس امر کا ضرور نہین ہے بلکہ بلحاظ واقعات مسلمہ کے حاکم موصوف نے ملزم پر جرم حبس بیجا ثابت قرار دیکر حکم قید سخت چار مہینے کا حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات کے صادر کیا ہمارے روبرو بحث نسبت قانوناً جائز ہونے اس حکم اور سزا کے پیش ہے۔

واضح ہو کہ خود مجسٹریٹ کی تجویز سے یہ صاف واضح ہے کہ اوسنے اپنے فیصلہ کے طریق کارروائی مین غلطی کی کیونکہ حاکم موصوف نے دراصل تجویز اس امر کی نہین کی کہ آیا ملزم کسی جرم فوجداری کا مرتکب ہوا یا نہین اپنی تجویز مین حاکم موصوف نے کسی طرح ذکر اوس مفروضی کا نہین کیا کہ جو قانون کی روسے نسبت کسی ایسے فعل کے ہے جو کسی ایسے شخص نے کیا ہو جو کسی امر وقوعی کی غلط فہمی کے سبب سے اپنی نسبت نیک نیتی سے یہ باور کیا ہو کہ اس امر کا کرنا اوسپر قانوناً واجب ہے یا قانوناً ایسا کرنا جائز ہے (دفعات ۷۹، ۹۹، مجموعہ تعزیرات) بلکہ صاحب مجسٹریٹ نے ذکر اس حکم قانون کا بھی نہین کیا کہ جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو اوس فعل کے دفعیہ مین کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہین ہے اوس حال مین کہ اوس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی ملازم سرکاری کی جانب سے نیک نیتی کے ساتہہ باعتبار اوسکے عہدے کے ظہور مین آئے گو وہ فعل قانون کی روسے دراصل جائز نہو (دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات) پس مجسٹریٹ نے فیصلہ مقدمہ کا اس طور پر کیا ہے کہ گویا یہ نالش دیوانی کی بغرض دلایاپانے ہرجہ کے تہی اور نہ الزام جرم فوجداری کی اور مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم ثابت قرار دیا ہے گو حاکم موصوف نے کسی جگہہ یہ نہین تجویز کیا ہے کہ ملزم نیک نیتی سے عمل نہین کرتا تہا کل مقدمہ اصل مین اس امر پر منحصر ہے کہ آیا ملزم نے نیک نیتی سے عمل کیا تہا یا نہین اگر نیک نیتی سے عمل کیا تو وہ مجرم جرم فوجداری کا نہین ہے گو کہ وہ فعل اوسکا بیجا اور قابل مواخذہ دیوانی کے ہو اگر اوس نے نیک نیتی سے عمل نہین کیا تو وہ مجرم ایک جرم کا ہے بجز اسکے کہ اوس نے مستغیث کو بوجہ اپنے اوپر صریح حملہ ہونے کے گرفتار کیا ہو پس یہ وہ امر ہے کہ جسپر اول غور ہونا چاہئیے یعنی یہ کہ آیا ملزم نے گرفتاری مستغیث مین نیک نیتی یا بالفاظ دیگر ساتہہ لحاظ و توجہ کافی کے عمل کیا

سنہ ۱۸۸۲ع
مہادیو ابھی
بنام
سوبھی دیال

یا نہین (دیکھو دفعہ ۲۰۵ مجموعہ تعزیرات) مستغیث کے کونسل نے یہ بحث کی ہے کہ میرا موکل عزت دار شخص تاجر ہے اور بوقت اپنی گرفتاری کے کپڑے اچھے پہنے تھا اور اپنے معمولی کام پیشہ مین معمولی وقت پر مصروف ہوا اور عہدہ دار پولیس کو مطلق یہ منصب نتھا کہ ایسے شخص سے بابت کسی چیز کے جو وہ اپنی بغل مین لئے جاتا ہو سوال ہی کرے اور ملزم نے اوس سے سوالات کرنے مین بلا ذرہ بہی کسی شبہہ قابل امکان کے عمل کیا اور اسوجہ سے اوسکے موکل کو حق کامل اس بات کا حاصل تھا کہ استعمال جبر کا کرے اور ملزم کو اپنے پر غالب ہونے اور کپڑا کو لے جانے ندیوے اسمین شک نہین کہ یہ سچ ہے کہ قانون مین یا بالفاظ صریح کسی عہدہ دار پولیس کو یہ اختیار عطا نہین کیا گیا ہے کہ کسی شخص سے بغرض دریافت کرنے اس امر کے سوال کرے کہ جو مال اوسکے قبضہ مین ہے مسروقہ ہے یا نہین لیکن مین خیال کرتا ہون کہ قانون مین یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ہر شخص ایک دوسرے سے بات کرنیکا مستحق ہے قانون کی رو سے اوس عہدہ دار کو جو پولیس اسٹیشن کا مہتمم ہو اختیار گرفتار کرنے ایسے شخص کا ہے کہ جو اپنا حال قابل اطمینان بیان نکر سکے (دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۸۲ع) اس سے لازم آتا ہے کہ کسی قسم کے سوالات پوچھے جاوینگے قانونًا کسی عہدہ دار پولیس کو یہ بہی اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے ہر شخص کو جسکے قبضہ مین ایسا کوئی مال پایا جاوے جسکی نسبت مال مسروقہ ہونے کا شبہہ معقول ہو اور اس بات کا شبہہ معقول ہو کہ اوسنے کوئی جرم نسبت شے مذکور کے کیا ہے گرفتار کرے (دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۵۹ و ۵۴ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ع) ہماری دانست مین بطور صحیح یہ حجت نہین کیجا سکتی کہ دونون مجموعہ مین سے کسی مجموعہ کی رو سے کوئی عہدہ دار پولیس جسکو اختیار گرفتار کرنیکا ہو فورًا استعمال اختیار کا کرنے اور قبل گرفتاری کے اوسکو یہ اختیار نہین ہے کہ ایسے سوالات کرے کہ جنکے جوابات سے اوسکو یہ معلوم ہو کہ آیا جو اشتباہات کہ اوسکو پیشتر پیدا ہوئے وہ صحیح ہین یا نہین مین ایسا تصور کرتا ہون کہ خود اس امر سے کہ سوالات مذکور کئے گئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عہدہ دار پولیس لحاظ اور توجہ سے اور نہ جلدی مین اور بلا سمجھے ہوئے عمل کرتا تھا الفاظ "شبہہ معقول ہو" مندرجہ دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے البتہ اہم ہین اگر یہ ثابت کیا جا سکتا کہ ملزم مستغیث کو پیشتر سے جانتا تھا کہ وہ ایک معزز تاجر ہے اور اگر مستغیث اوس وقت اچھے کپڑے پہنے تھا اور اگر یہ سچ ہے کہ جو اشخاص مال مسروقہ لیجاتے ہین وہ یا تو اچھے کپڑے نہین پہنتے ہین یا مستغیث کے کپڑون سے مختلف قسم کا کپڑا پہنتے ہین یا اگر یہ ظاہر ہو کہ جسوقت کہ مستغیث دیکھا گیا تھا وہ

سنہ ۱۸۸۱ء
بہاؤ جیو بہی
بنام
موہجی دیال

وقت معمولی اور اوسکے کاروبار کے مطابق تہا تو بلاشبہہ اچہے طور سے یہ دلیل کیجا سکتی ہے کہ ملزم کو اوسپر اشتباہ کرنے کی کوئی وجہ نہتی لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ملزم مستغیث کو پیشتر سے نہین جانتا تہا اور نہ اوسنے اوسکو کبھی دیکہا تہا یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قابضان مال مسروقہ کے ہمیشہ بڑے کپڑے پہنتے ہین یا کوئی خاص پوشاک پہنتے ہین اور خود مستغیث نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ وقت کہ جس وقت وہ باہر تہا اوسکے کاروبار کے لحاظ سے بہت سویرے تہا جس سے مین یہ خیال کرتا ہون کہ خود اوسکے لئے یا دیگر تجاران کے لئے اوس وقت تہان کپڑے کے لیجانا معمولی نہین تہا۔

لیکن اس مقدمہ مین صرف یہ ثابت کرنا کافی نہوگا کہ ملزم کو کوئی وجہ اشتباہ کی بلحاظ اون حالات کے جو بعد ازان معلوم ہوئے نہتی کیونکہ ملزم یہ ثابت کر سکتا ہے کہ ایسے حالات موجود ہین کہ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مستغیث کی نسبت شبہہ کرنے مین وہ نیک نیتی یعنی کماحقہ لحاظ اور توجہ سے عمل کرتا تہا مین نے یہ کہا ہے کہ ملزم اپنے کام پر کچہہ عرصہ کے لئے تعینات تہا یہ پہرے ۴ بجے سے ۸ بجے تک "اس غرض سے مقرر کئے گئے ہین کہ مال مسروقہ لیجانے کا انسداد کیا جاے جب چور پولیس سے بچکر مال لیجانے کی کوشش کرین" ایک قاعدہ منجملہ قواعد فوج پولیس کے ہے "کانسٹبلون کو لازم ہے کہ اون اشخاص کی طرف نظر رکہین جو پارسل اور بنڈل وغیرہ وقت غیر معمولی پر یا اندر مشتبہہ حالات کے لئے جاتے ہون اور اگر وجوہ کافی ہون تو اون بنڈلون کی تلاشی لینی چاہئے"۔ اور عہدہ دار پولیس کو اونہین قواعد مین یہ ہدایت کی گئی ہے کہ "وہ کسی شخص کو جسکی نسبت یہ اشتباہ ہو کہ اوسکے پاس کوئی چیز مسروقہ یا خلاف قانون کے حاصل ہوئی ہے روکے یا اوسکی تلاشی لے یا اوسکو حراست مین رکہے" یہ قرار دینا میری دانست مین آسان نہین ہے کہ ملزم نے بلا کماحقہ لحاظ اور توجہ کے محض بجاآوری اون قواعد مین جو مرتب ہو کر گورنمنٹ سے حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء کے منظور کئے گئے ہین اور جو چند سالہاے گذشتہ سے نافذ ہین عمل کیا تہا بوقت تجویز کئے جانے خود مقدمہ کے یہ ہرگز بیان نہین کیا گیا کہ ملزم سے کوئی عداوت تہی بلاشبہہ مستغیث نے اپنی اطلاع مین یہ بیان کیا ہے کہ ملزم کو دیگر اشخاص نے یہ ترغیب دی تہی کہ مستغیث کو بغرض برباد کرنے اوسکے کارخانہ کے گرفتار کرے مگر اس بیان کا ثبوت نہین دیا گیا اور اسمین شبہہ نہین ہو سکتا کہ یہ بیان جہوٹ ہے مجسٹریٹ کی تجویز مین یہ مندرج نہین ہے اور نہ مین نے فی الواقع اثناے تمام مباحثہ مین یہ سنا ہے کہ ملزم نے نیک نیتی سے یہ باور نہین کیا کہ اوسکو قانون کی رو سے یہ جائز تہا کہ اولاً سوال کرے

سنہ ۱۸۹۰ء
سبا دجیواجی
بنام
سوبھی دیالر

تب روکے اور اوسکے بعد مستغیث کو گرفتار کرے بیان مستغیث اور تجویز ثبوت جرم کی بہ بین کہ گرفتاری
اسوجہسے ناجائز تھی کہ کوئی وجہ معقول ملزم کے لئے ابتدا ئیہ اشتباہ کرنے کی نہتی کہ مستغیث مال مسروقہ
لئے جاتا ہے لیکن جیساکہ مین نے اوپر ذکر کیا ہے کہ اس امرسے شاید مقدمہ دیوانی مین ہرجانا
جائز ہو مگر یہ امر اس لئے جنمسہ کافی نہین ہے کہ تجویز ثبوت جرم فوجداری کی جائز ہو اگر ملزم یہ ثابت
کرسکتا ہے کہ اوس نے کما حقہ لحاظ اور توجہ سے عمل کیا اور وہ نیک نیتی سے یہ باور کرتا تہا کہ
شبہہ اوسکا معقول ہے اور اوسکا مستغیث سے سوالات کرنا اور اوسکی گٹھری کی تلاشی لینا اور اوسکو
گرفتار کرنا قانون کی روسے جائز ہے تو نامبردہ مستحق برارت کا ہے یہ صورت بلا لحاظ اوس
کوشش مستغیث کے ہے جو اس غرض سے کی گئی کہ ملزم اوسکے گٹھری کپڑون کو نہ دیکھ سکے
کیونکہ اگر ملزم اوس صورت مین کہ وہ مستغیث کو قبل اسکے گرفتار کرتا کہ مستغیث نے کوشش اوسکے
باز رکھنے کی اوسکے کارمنصبی سے جو وہ نیک نیتی سے کرتا تہا کی تہی مستوجب جرم فوجداری کا ہوتا
تو کس قدر زیادہ محفوظی ملزم کی ایسی صورت مین ہوتی کہ جب یہ ثابت ہوتا کہ اوسنے مستغیث کو
اوسوقت تک گرفتار نہین کیا کہ جب تک مستغیث نے اوسکے ساتھ اس طرح مزاحمت نہین کی
اسمین شک نہین کہ مستغیث اوسوقت کہ جب اوس سے بابت اوسکی گٹھری کے سوال کیا گیا طبیعتہ
غصہ مین آیا لیکن اوسکو اس بات کا خیال کرنا لازم تہا کہ اوس سے کون شخص سوال کرتا ہے
عام حفاظت خلائق کی زیادہ تر اہم یہ نسبت اوسکے متصور ہونی چاہیے کہ کوئی شخص مثل مستغیث
کے حوالات مین رکہا جاے کیونکہ اگر وہ شخص جیسی کہ یہ صورت تہی بیجا طور پر گرفتار کیا جاے تو بہت
جلدی وہ اپنی صفائی کرسکتا ہے میری یہ صاف راے ہے کہ ملزم نے مستغیث پر شبہہ کرنے اور کپڑے
کو زیادہ نزدیک سے دیکہنا چاہنے مین نیک نیتی سے تعمیل اپنے کارخدمت کے عمل کیا بمقابلہ
اوسکے افعال کے اگر وہ قانون کی روسے صحیح طور پر جائز نہ بہی ہون کوئی استحقاق حفاظت خود
اختیاری مال کا مطلقاً نہتا اور نہ جسم کا بجز اسکے کہ وہ افعال ایسے ہون کہ جن سے احتمال ہلاکت
یا ضرر شدید کا ہو اس مقدمہ مین افعال ملزم کے اگر وہ بمقابلہ ذات مستغیث کے بہی کئے گئے ہون
اس قسم کے نتہے پس مستغیث کو یہ جائز نتہا کہ ملزم کو کپڑے دیکہنے سے منع کرے اور اوس سے
چہین لے اور لڑائی کرے اور جب اوس نے ایسا کیا تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ اوسنے ایک عہدہ دار
پولیس سے بابت تعمیل اوسکے کارمنصبی کے مزاحمت کی یہ تجویز کرنا خطرناک ہے کہ کوئی شخص گو
کیسا ہی اچہے کپڑے پہنے ہو عہدہ دار پولیس کو دیکہنے کسی گٹھری سے جو وہ لئے جاتا ہو منع کرسکتا ہے

۱۸۸۶ع
سیادچیابی
بنام
سوامی دیال

جب کہ عہدہ دار مذکور کو شبہہ معقول نسبت اوس مال کے ہو جو گٹھری مذکور مین ہو اور کہ ناشدہ اپنے انکار کی تائید مین جبراً عمل کر سکتا ہے کیونکہ بوجہ اوس مزاحمت کے جو اوسکے ساتھ بوقت بجا آوری اوسکے کار منصبی کے کی گئی ملزم مستغیث کو حسب دفعہ ۵۴ (۵) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گرفتار کر سکتا تھا پس عام اس سے کہ گرفتاری نتیجہ اس شبہہ معقول کا نسبت مستغیث کے ہو کہ جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے خیال کیا ہے یا کہ وہ مال مسروقہ اپنے قبضہ مین رکھتا ہے یا گرفتاری اس وجہ سے عمل مین آئی ہو کہ مستغیث نے بوقت تعمیل کار منصبی ملزم کے اوس سے مزاحمت کی جیسا کہ ملزم کہتا ہے اور جیسا کہ شہادت کثیر موجودہ مسل سے ظاہر ہوتا ہے ہر دو صورت مین میری یہ رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم نسبت ملزم کے حسب دفعہ ۳۴۲ کے قانون کی رو سے قابل پذیرائی کے نہین ہے پس میرے لئے اس امر کا غور کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا گرفتاری اس وجہ سے عمل مین آئی یا نہین کہ منجانب مستغیث کے صاف صاف ارتکاب حملہ کا کیا گیا مین اس امر مین اتفاق کرتا ہون کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہو اور یہ حکم دیا جاوے کہ ملزم بری اور رہا کیا جاوے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کئے گئے۔

نوٹ۔ دیکھو مقدمہ لارنس بنام ہجر (۱) جسمین مدعی کو جو سڑک پر شہر لندن کے اپنے ہاتھ مین گٹھری لئے ہوئے تھے۔ اسبجہ رات کہ جاتا تھا ایک چوکیدار نے روکا اور چوکیدار مذکور اوسکو مدعاعلیہ کے پاس جو ایک بیڈل تھا لے گیا بیڈل نے اوس سے دریافت کیا کہ تمہاری گٹھری مین کیا چیز ہے اور کس نے یہ گٹھری تمکو دی ہے مدعی نے یہ جواب دیا کہ مجکو معلوم نہین اور مین گٹھری اپنی بہن کے پاس بمقام سنٹ جارج فیلڈس لئے جاتا ہون اور مدعی نے اوس کو وہانکے ایک مکان کا نشان دیا مدعاعلیہ نے اوس جگہ تحقیقات نہین کی بلکہ مدعی کو پولیس کا مشہر مین بھیجا اور ملزم کو سپرد داروغہ مجلس مقام مذکور کے منجانب سٹیون کانسٹبل کے شب بھر کے لئے کیا اوسکی صبح الڈرمین اجلاس کنندہ نے مدعی کو رہا کیا منجانب مدعی کے یہ بحث کی گئی کہ چونکہ اختیار حوالات مین رکھنے اور قید کرنے کا کانسٹبل کو صرف رات بھر کے لئے دیا گیا ہے لہذا بیڈل کو کوئی اختیار حراست مین رکھنے اور قید کرنے کا نہ تھا ہتہ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ اس بات سے بہت نقصان ہوگا کہ مدعاعلیہ کی حیثیت کانسٹبل کی واسطے انجام دہی کار منصبی کے کافی طور پر نہ تصور کی جاوے اور یہ امر کہ چوکیدار مدعی کو گرفتار کر سکتا تھا اور یہ کانسٹبل کا کام تھا کہ اوسکو حراست

(۱) رپورٹ ٹانٹن صاحب جلد ۳ صفحہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ۔

۱۸۸۷ء
بہادر جیوا جی
بنام
سوبجی ویال

مین سے جب وہ اس طور پر گرفتار کیا گیا تہا معزی الیہ نے یہ فرمایا ہر اولڈ بیلی سشن مین بہت سے اشخاص کی نسبت بہ اسکے کہ اونکو چوکیدارسے اوسوقت پر حراست مین لیا ہو کہ جب وہ اس طرح پر گٹہریان لئے جاتے ہون تجویز ثبوت جرم کی کی جاتی ہے" لارنس صاحب جسٹس نے فرمایا کہ کوئی عورت جو گلی مین ایک طرف اور پہر دوسری طرف مردون کے بلانے کو گہومتی ہو یعنی از قسم طوایف کے ہو گرفتار کی جا سکتی ہے مگر اوسکا جرم اوس سے بہت کم ہے کہ جسکا اشتباہ اس مقدمہ مین کیا گیا ہے" چیمبرس صاحب جسٹس نے یہ فرمایا "رات مین جب کہ شہر کے لوگ سوتے ہین اور یہ خاص کام ان چوکیداران کا اور دیگر عہدہ داران کا ہے کہ مجرمان سے حفاظت کرین تو یہ نہایت ضروری ہے کہ اونکو اس قسم کا اختیار حراست مین لینے کا حاصل ہو اور اس مقدمہ مین آپ نسبت اشتباہ بلا وجہ کے کیا فرماتے ہین۔ اس مقدمہ مین وجہ اشتباہ کی بکثرت تہی ہمکو بہت افسوس ہوتا اگر قانون خلاف اسکے ہوتا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برووڈ صاحب جسٹس و پیرسن صاحب جسٹس

۱۸۸۷ء
یکم دسمبر
صفحہ ۳۳۰ انڈین لاء رپورٹ
۳۳۰

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بہرامجی ایڈلجی *

امر باعث تکلیف عام۔ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۲۶۸ و ۲۹۰۔ ایذا کسی خاص فرقہ مذہبی کو۔ خاص امر باعث تکلیف۔

ملزم نے اپنے برآمدہ مین گوشت جو واسطے اہل دعوت کے پکائے جانے کو تہا کٹوایا اور وہ اون اشخاص کو جو سڑک سے ہو کر نکلتے تہے اور جنمین سے چند اشخاص مذہب جین کے تہے اور جنکا مندر قریب تہا نظر آتا تہا جنہون نے صاحب مجسٹریٹ کے روبرو یہ شکایت کی ملزم نے ہوا کو مضر کر دیا اور باعث ایذا کا ہوا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ گوشت کسی حالت مضر مین نہ تہا مگر ملزم کو مجرم جرم ارتکاب امر باعث تکلیف عام کا حسب دفعہ ۲۹۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے اس بنا پر قرار دیا کہ نامبردہ نے ایسا فعل کیا کہ جس سے چند اشخاص کو جو جینی تہے بہت ایذا پہونچی کیونکہ یہ حال بخوبی معلوم تہا کہ وہ ہر قسم کے جانورون کے مار ڈالنے سے بہت نفرت رکہتے تہے۔

منسوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے یہ **تجویز ہوئی** کہ اسمقدمہ مین کوئی واقعی ہرج یا مضرت جمہور انام کو یا اون اشخاص کو جو عموماً قرب و جوار مین رہتے ہین نہین ہوئی اور کہ یہ مقدمہ بہ نسبت عام

* درخواست نظر ثانی نمبر ۲۴۲ سنہ ۱۸۸۷ء

۱۸۸۳ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہیرابھی ایدلجی

خاص تکلیف کا ہے اور اسوجہ سے اس قسم کا نہین ہے کہ جو داخل منشاے قانون فوجداری کے ہو فقط سائل نہ تکلیف کا محض اسوجہ سے تہا کہ اوس سے رنج طبیعت جنیدین کو ہوتا کہ جتنو جانورون کے مارنے سے نفرت ہے اور اوس سے جرم متعلقہ دفعہ ۲۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند قائم نہین ہوتا ہے مقدمہ منوسیرا بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند (۱) کا حوالہ دیا گیا۔

یہ درخواست بموجب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے گذری سائل کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت جرم باعث امر تکلیف عام بر طبق استغاثہ رائیچند سوبہاجی کے ہوئی مستغیث مذہب کی روسے جین ہے اور اوس نے یہ بیان کیا کہ ۸ جولائی ۱۸۸۳ء کو ملزم نے چار بوچڑ گوشت کاٹنے کے لئے اپنے مکان کے برآمدہ مین جو شارع عام پر اور قریب مندر جین کے ہے مقرر کئے مستغیث کو اور اکثر دیگر اشخاص کو جسوقت کہ وہ سڑک سے ہوکر مندر کو جاتے تہے دیکہنے اور گوشت کی بو سے جو مقام پاک سے چند گز کے اندر کہلا ہوا رکہا تہا بہت ایذا ہوئی لوگون نے ملزم سے حجت کی مگر کچہہ نتیجہ نہوا بر طبق اسکے مستغیث نے اوسپر الزام امر باعث تکلیف عام کا حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا۔

ملزم نے عذر بقصوری کا کیا نامبردہ نے یہ بیان کیا کہ اوس دن بڑا تیوہار تہا اور اوسنے مہمانون کو دعوت کہانے کے لئے بلایا تہا اوسکی تیاری مین اوس نے گوشت اپنے مکان کے برآمدہ مین علی الصباح کٹوایا تہا اور یہ نہین جانتا تہا کہ وہ اوسکی وجہ سے باعث کسی ایذا کا عوام کو ہوگا یا احتمال باعث ایذا ہونے کا ہے۔

مجسٹریٹ درجہ اول نے جسنے تجویز مقدمہ کی سرسری طور پر کی حسب احکام باب ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ملزم پر جرم امر باعث تکلیف عام کا حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے ثابت قرار دیا اور یہ حکم دیا کہ نامبردہ عا جرمانہ ادا کرے حاکم موصوف نے وجوہ ثبوت جرم کے حسب ذیل تحریر کئے۔

شہادت اس امر کی موجود ہے کہ اکثر اشخاص کو جو جین ہین اوس فعل سے جو ملزم نے کیا ایذا پہونچی کیونکہ یہ امر بخوبی معلوم تہا کہ اونکو ہر قسم کے جانور کے مارے جانے سے بڑی نفرت ہے نامبردگان مستحق استعمال راستہ اپنے مندر کے ونیز خود مندر کے بلا روک و مزاحمت کے ہین بخلاف اسکے ملزم کو استحقاق استعمال کرنے اپنے اوٹلا یعنی چبوترہ کا حسب خواہش اپنے کے ہے لیکن بلا شک

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۹

۱۸۸۷ء
علت سلطنت قیصرہ ہند
بنام
سہرا بجی ایدلجی

اوسکو کوئی حق کہلے ہوئے رکہنے ایک ڈہیر گوشت کا شارع عام مین نہین ہے جس طرح پر کہ اوسنے کیا مستغیث اور اوسکے گواہان مقر ہین کہ بدبو سے اوس مقام پر اونکو یہ ضرر ہوا کہ وہ اپنی ناک کپڑے سے بند کرین لیکن میونسپل انسپکٹر کو جو فوراً بعد ازان اوس مقام پر گیا کچہہ بو معلوم نہین ہوئی غالباً وجہ یہ تہی کہ وہ جگہہ بعد ہٹانے گوشت کے صاف کردی گئی تہی پس مین یہ تجویز کرتا ہون کہ ملزم باعث ایذا کا بلحاظ استعمال حق عام کے اوپر ایک جز و طبقہ مذکور کے ہوا چنانچہ مین ملزم پر جرم ثابت قرار دیتا ہون"۔

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم کے ملزم نے ہائی کورٹ مین بموجب اختیار نگرانی ہائی کورٹ مقدمات فوجداری کے درخواست پیش کی۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سائل۔

گنپت سداشیو راؤ منجانب فریق ثانی

از **عدالت**۔ اس مقدمہ مین سائل مجرم ارتکاب جرم امر باعث تکلیف عام کا جسکی صراحت دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند مین کی گئی ہے قرار دیا گیا اور اوسکو حسب دفعہ ۲۹۰ کے سزا دی گئی ہے۔

اس امر کی ضرورت سے کہ اوسکو لوگون کی ضیافت کرنی منظور تہی اوسنے گوشت کو کٹوایا جو کہانے کے لئے برآمدہ (اوٹلا) مین اوسکے مکان کے پکانے جانے کو تہا اور اس طور سے اون اشخاص راہگیر سڑک کو کہ جنمین چند جین تہے جنکا مندر مکان مذکور کے قریب تہا نظر آیا نا برگان نے روبرو مجسٹریٹ کے یہ استغاثہ کیا کہ اس فعل سے سائل نے ہوا کو مضر کر دیا اور دیکہنے مین ایذا پیدا ہوئی مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہین کی ہے کہ گوشت مذکور حالت بدبو مین تہا بلکہ حاکم موصوف نے سائل کو مجرم امر باعث تکلیف عام کا اس بنا پر قرار دیا ہے کہ سائل نے ایسا فعل کیا کہ جس سے اکثر اشخاص کو جو جین ہین ایذا پہونچی کیونکہ یہہ امر بخوبی معلوم تہا کہ اونکو (جینیون کو) مارنے جانورون ہر قسم سے بڑی نفرت ہے۔

واضح ہو کہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ بغرض قائم کرنے امر باعث تکلیف کے "نہ صرف برائے نام بلکہ ایسا موثر اور واقعی ہرجہ ہونا چاہیے کہ جسکو کوئی شخص ذی ہوش + + + ضرر رسان سمجہے" مقدمہ اسکاٹ بنام فرتہہ (۱) ملاحظہ طلب مقدمہ حال مین کوئی واقعی ہرجہ یا ضرر جمہور انام کو یا اون اشخاص جو عموماً قربت مین رہتے ہین ہونا بیان نہین کیا گیا ہے بلکہ صرف ایذا محض اون جینیون کو پہونچی جو اوس

(۱) رپورٹ نوسٹر فلاسن صاحبان جلد ۴ صفحہ ۲۴۹

شرک پر ہوکر جو سائل کے مکان کے سامنے سے اوس وقت جاتے ستے کہ جب گوشت اوس جگہہ کاٹا جاتا تہا یا کہلا ہوا رکہا تہا اگر یہ صورت تہی تو یہ خاص نہ کہ تکلیف عام تہی اور اس سلئے ایسی نہتی کہ جو داخل منشاے قانون فوجداری کے ہو دیکہو مقدمہ کنگ بنام لانڈ (۱) مزید بران یہہ ایذا جیسی کہ یہہ تہی ایسی تہی کہ جس سے نہ کوئی موثر اور نہ واقعی ہرج ظہور مین آیا اور نہ آسکتا تہا ایذا مذکور محض اسوجہ سے ہوئی تہی کہ اوس سے رنج طبیعت جینیون کو پہونچا کہ جنکو جانورون کے مارنے سے نفرت ہے بس یہہ ایک رنج خیالی تہا کہ جو صرف اونہین اشخاص کو معلوم ہوسکتا ہے کہ جو بعض آراے نسبت مارنے جانورون کے قائم کرتے ہین۔ | ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہراجی ایدلجی

مقدمہ متو میرا بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند (۲) مین یہہ قرار پایا تہا کہ دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات کا ایسے افعال یا ترک سے متعلق کیا جاتا مقصود نہتا کہ جس سے ایک فرقہ کے اشخاص کے خیالات مین تکلیف کا ہونا معلوم کیا جاسکتا ہے اور قائم کرنا علامت محمدی کا قربت مین ہندو مندر کے امر باعث تکلیف عام نہین ہے گو سخت ایذا عام ہندو کو پہونچنا قرین قیاس ہے مقدمہ حال مین ہماری یہہ ہی راے ہے کہ فعل سائل کا داخل ایسے جرم کے نہین ہے کہ جو حسب دفعہ ۲۹۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہے ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ جرمانہ واپس دیا جاوے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہو

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس پلی صاحب (قائم مقام چیف جسٹس) و برڈ اوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام لکہو سوبنا دیک کس دیگر *

۷ فروری ۱۸۸۸ء | صفحہ انڈین لا رپورٹ ۲۲۰

ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۳۲۔ محفوظی جو نسبت اون جوابات کے عطا کی گئی ہے جنکے دینے پر کوئی گواہ مجبور کیا جاوے۔ "دینے پر مجبور کیا جاوے" معنی الفاظ مذکور کے ایکٹ حلف ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) دفعہ ۱۴۔

(۱) رپورٹ اسپنا سن صاحب جلد ۴ صفحہ ۱۹۹

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹۰

* اپیل ہاے فوجداری نمبر ۷، ۸ ، ۱۰ سنہ ۱۸۸۸ء۔

۱۸۸۸ء
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
گنوسوبنا

دفعہ ۱۴۳۔ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کی روسے مابین اون صورتون کے کہ جنمین کوئی گواہ برضی خود جواب کسی سوال کا دے اور اون صورتون کے کہ جنمین وہ جواب دینے پر مجبور کیا جاے فرق ہے اور نامبردہ کو صرف ان صور تہاے آخر الذکر مین محفوظی عطا کی گئی ہے محفوظی صرف اون جوابات کی نسبت عطا کی جاتی ہے کہ جنکی نسبت گواہ متعذر ہویا جنکی نسبت اوس نے استدعا معافی کی دینے سے کی ہو اور بعد ازان وہ عدالت سے جوابات کے دینے پر مجبور کیا جاے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوپال داس (۱) کی تقلید کی گئی۔

از برڈوڈ صاحب جسٹس مخالف الراے) دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کی روسے جسکو ساتھہ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ حلف ہند (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) کے پڑہنا چاہئیے ہر گواہ جواب ون سوالات کا کہ جن سے وہ مجرم قرار پاوے دینے پر مجبور کیا جاتا ہے اور ازروے شرط دفعہ ۱۳ کے وہ نالش فوجداری سے بابت کسی جرم کے کہ جبکہ وہ صراحتہً یا غیر صراحتہً اپنے جواب کے دینے سے مجرم ہو سواے استغاثہ اداے شہادت کاذبہ کے جو جواب مذکور کے دینے سے عمل مین آیا ہو محفوظ رکہا گیا ہے یہ بات صرف اوس صورت مین نہین ہے کہ جب کوئی گواہ استدعا معافی کی ایسے جواب کے دینے سے کرے کہ جس سے وہ مجرم قرار پاوے اور اوسکی استدعا نا منظور کی جاوے اور وہ حسب معنی شرط مذکور کے جواب "دینے پر مجبور کیا جاتا ہے" مجبوری موثر ہے عام اس سے کہ وہ جواب کے دینے سے استدعاے معافی کے کرے یا جواب بلا ایسے استدعا کے دے۔

اپیلیاسے بناراضی تجاویز ثبوت جرم واحکام سزا تحریر کردہ سری پت بی تہاکر قائم مقام سشن جج رتناگری بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سرسوتی بائی وغیرہ۔

واقعات اس مقدمہ کے جہانتک کہ وہ واسطے اس رپورٹ کے اہم ہین حسب ذیل ہین۔

مسمی سابا جی بابجی نے ایک ڈگری بنام کیشورام لکا کے واسطے دخل تین ٹہکان کے حاصل کی اور اوسکے اجرا مین ۲۰ جون ۱۸۸۶ء کو ایک ٹہکان پر دخل حاصل کیا بر طبق اسکے سرسوتی بائی ہمشیرہ کیشو نے حسب دفعہ ۳۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اس بیان سے درخواست پیش کی کہ ٹہکان متنازعہ ازان مسماۃ ہے اور مسماۃ نے اوسکو رام بہگوان اپنے باپ سے حسب بیعنامہ مورخہ ۶ نومبر ۱۸۸۰ء کے خرید کیا تہا اور تب سے وہ اوسپر قابض تہی اور اجراے ڈگری سابا جی مین بیجا طور پر بیدخل کر دی گئی۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱

۱۸۸۱ء
ملکہ قیصرہ ہند بنام گنو سونبا

جج ماتحت نے معاملہ کی تحقیقات کی اثنائے تحقیقات مین گنو سونبا اور بیکاجی ہری کا اظہار بطور گواہان سرسوتی بائی کے لیا گیا نامبردگان نے یہہ بیان کیا کہ بیعنامہ ۲۰ نومبر ۱۸۷۸ء کو رام بہگوان نے اونکے روبرو تحریر کیا تہا اور دونون شخصون نے اوسپر گواہی کی تہی مگر جج ماتحت نے شہادت کو نامعتبر سمجہا اور بیعنامہ مصنوعی تجویز کیا اور سرسوتی بائی اور اوسکے شرکا کو یعنی کیشو گنو اور بیکاجی اور ٹوکیا کو سپرد عدالت سشن کے اس غرض سے کیا کہ نسبت اول دو اشخاص کے بابت جرم جعلسازی کے اور نسبت دیگر اشخاص کے بابت اعانت جعلسازی کے تجویز عمل مین آوے — سب ملزمون کی تحقیقات یکجائی عمل مین آئی نامبردگان نے عذر کیا کہ وہ بیجرم ہین قائم تمام سشن جج نے بیعنامہ مابہ البحث کو جعلی قرار دیا اور نسبت سرسوتی بائی اور کیشو کے حسب دفعات ۴۶۷ و ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے تجویز ثبوت جرم صادر کی نسبت گنو و بیکاجی کے حاکم موصوف نے اظہارات نامبردگان کو جو جج ماتحت نے تحقیقات سرسری مین تحریر کئے تہے تسلیم کیا اور محض بتقویت ان اظہارات کے دونون کو مجرم اعانت جعلسازی کا حسب دفعات ۱۰۹ و ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے قرار دیا اور ہر ایک کی نسبت حکم سزائے قید سخت ایک سال کا صادر کیا۔

بناراضی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے گنو اور بیکاجی دونون نے ہائیکورٹ مین درخواست پیش کی۔

منجانب ملزم یا سرکار کے کوئی حاضر نہین ہوا۔

برڈوڈ صاحب جسٹس — تجویز ثبوت جرم جو نسبت سائلان کے ہے اظہارات نامبردگان پر جو اونہون نے صیغہ اجرائے ڈگری مین دئیے تہے منحصر ہے جسمین نامبردگان نے اپنی گواہی بیعنامہ پر جو از روئے شہادت کے مقدمہ حال مین جعلی ثابت ہوا ہے تسلیم کی ہے اپنے اظہار مین جو نامبردگان کا مقدمہ حال مین لیا گیا وہ اپنی گواہی سے انکار کرتے ہین اور اگر اظہارات نامبردگان پر جو مقدمہ سابق مین دئیے گئے تہے لحاظ کیا جاوے تو کوئی امر ثبوت اس بات کے نہین ہے کہ نامبردگان نے بیعنامہ کی تصدیق کی تہی سشن جج نے باستدلال کثرت رائے اون حکام کے جو شامل اجلاس کامل کے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوپال داس (۱) مین تہے اور جسکا فیصلہ ۴ فروری ۱۸۸۱ء کو ہائی کورٹ مدراس سے عمل مین آیا اظہارات کو تسلیم کیا ہے مگر مین رائے دو حکام (کرنن صاحب جسٹس و متوسامی آیار صاحب جسٹس)

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱۔

۱۸۸۱ع ملکہ قیصر ہند بنام گنو سونیا

سے جنہون نے فیصلہ مذکور سے اختلاف کیا اتفاق کرتا ہون میری دانست مین بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ شہادت بشمول دفعہ ۱۳۲ ایکٹ ۱۸۷۲ع کے ہر گواہ جواب اون سوالات کے دینے کہ جن سے وہ مجرم قرار پاوے مجبور ہے اور از روے شرط دفعہ ۱۳۲ کے وہ نالش فوجداری کسی جرم سے کہ جسکا وہ صراحتاً یا غیر صراحتاً اپنے جواب کے دینے سے مجرم قرار پاوے سواے استغاثہ اداے شہادت کاذبہ کے جو جواب مذکور سے عمل مین آیا ہو محفوظ رکہا گیا ہے صرف اوس صورت مین کہ جب کوئی گواہ استدعا معافی کی ایسے جواب کے دینے سے کرے کہ جس سے وہ مجرم قرار پاوے اور اوسکی استدعا نامنظور کی جاوے میری راے مین وہ حسب معنی شرط مذکور کے جواب دینے پر مجبور کیا جاتا ہے مجبوری موثر ہے عام اس سے کہ وہ جواب کے دینے سے استدعا معافی کی کرے یا بلا استدعاے معافی کے جواب دے پس میری راے ہے کہ اپیلانٹان بری کئے جاوین لیکن چونکہ پارسنس صاحب جسٹس کو اس راے سے اتفاق نہین ہے لہذا یہ مقدمہ حسب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) کے ایک اور حاکم کے اجلاس مین پیش ہونا چاہیے۔

پارسنس صاحب جسٹس ۔ مجکو اوس راے سے اتفاق ہے کہ جو کثرت راے حکام نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوپال داس (۱) مین ظاہر کی ہے اور مین شہادت کو تسلیم کرونگا دفعہ ۱۳۲ ایکٹ شہادت کو بطور تمام و کمال کے پڑہنے سے مین بجز اسکے کوئی اور نتیجہ اخذ نہین کرتا کہ واضعان قانون نے اوسکی روسے اون صورتون کہ جنمین کوئی گواہ بمرضی خود کسی سوال کا جواب دے اور اون صورتون کہ جنمین وہ جواب دینے پر مجبور کیا جاوے صاف فرق قائم کیا ہے اور صرف صورتہاے آخر الذکر مین گواہ کو محفوظ رکہا ہے اگر محفوظی ہر صورت مین جسمین کوئی گواہ جواب دے روا رکہی گئی تہی تو الفاظ مجبور کیا جاوے مندرجہ شرط مذکور بالکل فضول ہین الفاظ مذکور کے ادخال سے مجکو صاف واضح ہوتا ہے کہ محفوظی صرف نسبت اون جوابات کے عطا کی گئی ہے کہ جنکے دینے سے کسی گواہ نے عذر کیا ہو یا جنکے دینے سے اوس نے استدعا معافی کی کی ہو اور جنکی نسبت بعد ازان وہ عدالت سے دینے کو مجبور کیا جاوے (دیکھو قانون شہادت مولفہ فیلڈ صاحب صفحہ ۴۴۴ طبع چہارم) مقدمہ حال مین دونون ملزمون کا اظہار عدالت ماتحت مین بجانب سرسوتی اور گنیشو کے لیا گیا تہا اور نامبردگان نے آزادانہ طور پر اور بمرضی خود

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱

وہان شہادت اس مضمون کی دی کہ اونہون نے اوس دستاویز پر گواہی کی تہی جسپر سر سوتی اور کیشو نے استدلال کیا یہ دستاویز جعلی قرار پائی سرسوتی اور کیشو پر مقدمہ جعلسازی قائم ہوا اور ثابت قرار دیا گیا اور ملزمان کی نسبت بشمول اونکے تجویز کی گئی اور وہ جرم جعلسازی مذکور کی اعانت کے مجرم قرار پائے اور اونکے جوابات جو اونہون نے عدالت جج ماتحت مین دیئے تہے شہادت مین خلاف نامبردگان کے تسلیم کئے گئے تہے میری یہ راے ہے کہ چونکہ یہ جوابات صاف برضا ورغبت دئے گئے تہے اور نہ ایسے جوابات تہے کہ جنکے دینے کے لئے کسی طرح مجبور کئے گئے تہے پس وہ تجویز حال مین خلاف نامبردگان کے ثابت ہو سکتے ہین اور چونکہ وہ ثابت ہین لہذا مین ان اپیلون کو ڈسمس کرونگا۔

چنانچہ مقدمہ ہذا صاحب قائم مقام چیف جسٹس کے پاس بہیجا گیا اور حاکم ممدوح نے تجویز ذیل صادر فرمائی۔

حسب وجوہ مظہرہ سر چارلس ٹرنر صاحب چیف جسٹس مندرجہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوپالداس (۱) کے میری دانست مین شہادت مذکور قابل پذیرائی ہے اور مجکو پارسنس صاحب جسٹس سے دربارہ ڈسمس کرنے اپیلون کے اتفاق ہے۔

مقدمات اپیل ڈسمس ہوئے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

قیصر ہند بنام جے گرانٹ

۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء
صفحہ کتاب ہٰذا پر ۵۰

رعیت برطانیہ اہل یورپ - رعایت - لادعویٰ - ہائیکورٹ - اختیار سماعت ہائیکورٹ نسبت رعایاے برطانیہ اہل یورپ واقع سندھ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴ ضمن (ا) و ۴۴۳ و ۴۴۵ - ۴۴ - ایکٹ بمبئی ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء -

جبکہ کوئی رعیت برطانیہ اہل یورپ اپنے اس حق سے دست برداری کرے کہ اوسکی نسبت مثل رعیت مذکور مجسٹریٹ مجوز عمل کیے شخص مذکور ایسا کرنے سے اون جملہ فوائد ضابطہ خاص کو جو بموجب باب ۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے اوسکے لیے مکلوم مین مخصوص کیے گئے تھے کسی پرزنڈنسی ہائیکورٹ مین اپنے مقدمہ کی کارروائیات کی نظرثانی کرانے بشرطیکہ کوئی دوسری عدالت اعلیٰ ترین اختیارات نظرثانی کو بموجب ضابطہ مذکور کے سواے اون مقدمات کے جو نسبت رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے ہون دیگر مقدمات مین اوس جگہہ جہان ناموہ کی تجویز کیجاتی ہے عمل مین لائے

تعریف ہائیکورٹ مندرجہ دفعہ ۴ ضمن (ا) مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کو بلحاظ خاص کارروائیات بمقابلہ رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے جیسا باب ۳۳ مین مندرج ہے اور نہ بلحاظ کارروائیات عام بمقابلہ اہالیان یورپ کے مع اون کارروائیات کے جن مین وے اپنے حقوق سے از روے باب مذکور دست برداری کرین پڑہنا چاہیے۔

لہذا اگر کسی خاص مقدمہ مین قواعد خاص مندرجہ باب ۳۳ ضابطہ مذکور تعلق باقی نہ رہے تو تعریف ہائیکورٹ مندرجہ جزو اول دفعہ ۴ ضمن (ا) ایسے مقدمہ سے غیر متعلق ہو جاتی ہے اور اوس حالت مین تعریف جزو اخیر دفعہ مذکور کی قائم رہتی ہے اور یہ شکل داخل حالت دیگر مقدمات کے ہوئی ہے جس سے وہ جزو دفعہ مذکور کا متعلق ہے۔

ملزم ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کی تجویز ڈپٹی مجسٹریٹ کراچی کے روبرو ہوئی اور بجرم ثبوت جرم خیانت مجرمانہ کی حسب دفعہ ۴۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوئی اور چہہ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

بروقت تجویز کے اوسنے اپنے اس حق سے کہ اوسکی نسبت بحیثیت رعیت برطانیہ اہل یورپ تجویز کیجائے دست برداری کی

تجویز ہوئی - کہ ملزم اختیار نظرثانی ہائیکورٹ کے تابع نہین ہے کیونکہ ملزم کی تجویز ازروے اوس ضابطہ خاص کے نہین ہوئی جو رعایاے برطانیہ اہل یورپ کی تجویز کے لئے مقرر ہے عدالت صدر واقع سندھ جو کہ ایکٹ بمبئی ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء کے عدالت اعلیٰ اپیل جملہ معاملات دیوانی و فوجداری واقع سندھ کے لئے ہے اوسکو اختیار

* تجویز ثانی نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء

۱۸۸۶ء — قیصر ہند بنام جیمس گرانٹ

نظر ثانی ہائی کورٹ کے مقدمہ ہذا مین باعتبار جزو اخیر دفعہ ۲۵ ضمن (ط) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حاصل ہین۔

ملزم جیمس گرانٹ کی تجویز فرانسس گبن صاحب سٹی مجسٹریٹ کراچی کے روبرو ہوئی اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم خیانت مجرمانہ حسب دفعہ ۴۰۸ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ہوئی اور چہ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

بوقت تجویز کے ملزم نے اپنے حق سے بحیثیت رعیت برطانیہ اہل یورپ کے تجویز کئے جانیکے دست برداری کی بروقت ملاحظہ نقشہ فوجداری مجسٹریٹ کے جسکو جج عدالت صدر سندھ نے بطور نقشہ تجویز رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے ارسال کیا تہا ہائی کورٹ نے کاغذات اور کارروائیات مقدمہ کو طلب کیا اور یہ خیال کر کے کہ حکم سزا ظاہرا غیر کافی اور نیز خلاف قانون کے ہے ملزم کے نام ایک اطلاع نامہ حسب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) واسطے اظہار اسوجہ کے کہ کیون تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ نہ کیا جاے اور کیون ملزم واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین سپرد نہ کیا جاے جاری کیا۔

مقدمہ کی بحث برڈوڈ صاحب جسٹس اور پارسنس صاحب جسٹس کے روبرو کی گئی۔

انوریرلی منجانب ملزم۔ ہائی کورٹ کو کوئی اختیار نظر ثانی کارروائیات مقدمہ ہذا کا نہین ہے ملزم نے اپنے حق سے بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ تجویز کئے جانے کے دست برداری کی لہذا اوسنے اپنے جملہ فائدہ ضابطہ خاص مندرجہ باب ۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کو کہو دیا اور اس باب کی روسے اختیار عدالتہاے فوجداری معمولی کا جاتا نہین رہتا ہے اوسکی روسے رعایاے برطانیہ اہل یورپ کو حق تجویز کئے جانے خاص درجہ کی عدالتون سے حاصل ہے نہ دوسری عدالتون سے ایسے حق سے ملزم دست برداری کر سکتا ہے اور جب وہ دست برداری کرے تو ملزم معمولی عدالتون کے زیر اختیار سماعت ہو جاتا مقدمہ حال مین چونکہ ملزم نے اپنے حق سے دست برداری کی پس اوسکی نسبت یہ سمجہنا چاہیئے کہ بموجب عام حکم مجموعہ مذکور کے اوسکی تجویز عمل مین آئی اسلئے صرف عدالت جو مقدمہ ہذا کی کارروائیات کی نظر ثانی کر سکتی ہے عدالت صدر واقع سندہ ہے جو بموجب ایکٹ بمبئی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء کے اعلی عدالت اپیل دیوانی اور فوجداری کے معاملات واقع سندہ کی ہے عدالت مذکور مقدمہ ہذا کی اغراض کے لئے داخل تعریف لفظ ہائی کورٹ جیسا کہ دفعہ ۴ ضمن (ط) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء مین بیان کیا گیا ہے لہذا اس عدالت کو کوئی اختیار نظر ثانی کرنے کارروائیات ماتحت کا حاصل نہین ہے نظیر بمعاملہ درخواست کوریاس (۱) کا حوالہ دیا۔

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ ہم نے بروقت ملاحظہ نقشہ فوجداری سٹی مجسٹریٹ کراچی بابت جنوری

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸

سنہ ۱۸۸۸ء
قیصر ہند
بنام
بیجے کرا نسا

گزشتہ کے جسکو صاحب جج عدالت صدر سندھ نے بطور نقشہ تجویز رعیت برطانیہ اہل یورپ کے ہمارے پاس ارسال کیا تھا اس مقدمہ کو طلب کیا بروقت معائنہ مثل و کارروائیات کے حکم سزا جو ستی مجسٹریٹ نے صادر کیا تھا وہ غیر مناسب معلوم ہوا اور اگر ملزم بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ کے سمجھا جا سکے تو حکم مذکور خلاف قانون ہوتا لہذا ہم نے ایک اطلاعنامہ بنام ملزم حسب دفعہ ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے اظہار اس وجہ کے جاری کیا کہ کیوں تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونا چاہیے اور کیوں ملزم تجویز کے لئے سپرد ہائی کورٹ ہونا چاہیے۔

مسٹر لورپر لی ذی علم کونسل منجانب ملزم نے یہ بحث کی کہ چونکہ اوسنے بروقت سماعت کے دعویٰ تجویز کئے جانے بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ کے نہین کیا تو وہ اب ایسا خیال نہین کیا جا سکتا ہے اور چونکہ جرم کا ارتکاب سندھ میں ہوا جہان کہ اعلیٰ عدالت اپیل فوجداری یا نظر ثانی کی عدالت صدر ہے تو مقدمہ اندر قواعد عام مجموعہ ضابطہ فوجداری کے داخل ہے نہ کہ قواعد خاص مندرجہ باب ۳۳ مین اور اسلئے ہائی کورٹ بمبئی کو کوئی اختیار نظر ثانی مقدمہ کا حسب باب ۲۲ کے حاصل نہین ہے اس بحث کی تائید مین فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ بمقدمہ کوپروس و یک کس دیگر(۱) پر استدلال کیا گیا ہے مقدمہ مذکور مین کوپروس اور مانڈرس اور چند دیگر کسان سب رعایاے برطانیہ اہل یورپ پر جرم بلوہ اور فساد کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے روبرو سے جسکو صرف مجسٹریٹ درجہ دوم کے اختیارات حاصل تھے لگایا گیا تھا بموجب دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۷۲ء کے نامبردگان قابل تجویز صرف مجسٹریٹ درجہ اول کے تھے جو جسٹس آف دی پیس بھی ہو قبل اسکے کہ اونکی نسبت تجویز کیجاے مجسٹریٹ درجہ دوم نے اون مین سے ہر ایک سے دریافت کیا کہ آیا اوسکو مجسٹریٹ مذکور سے تجویز کئے جانے کی نسبت عذر ہے مگر مجسٹریٹ مذکور نے اونکو مطلع نہین کیا کہ از روے دفعہ ہذا کے اوسکو اختیار سماعت کا نہین ہے اور یہ کہ نامبردگان کی نسبت تجویز صرف مجسٹریٹ درجہ اعلیٰ کر سکتا ہے کسی ملزم نے عذر نہ کیا اور تجویز شروع ہوئی اور تجویز ثبوت جرم پر ختم ہوئی کوپروس اور مانڈرس نے ہائی کورٹ مین واسطے منسوخی کارروائیات کے اس بنا پر درخواست کی کہ مجسٹریٹ کو اختیار تجویز ثبوت جرم کرنے رعایاے برطانیہ اہل یورپ کا حاصل نہین تھا ہائی کورٹ نے کارروائیات کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ مجسٹریٹ نے سائلان سے یہ دریافت کرنے سے پیشتر کہ آیا اونھون نے اپنے اس حق سے کہ اونکی نسبت بحیثیت رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے تجویز کیجاے دست برداری کی اونکو اوس خاص حق سے مطلع نہین کیا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳

مجموعہ ضابطہ ۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کی رو سے اونکو دیا گیا ہے مقدمہ مذکورہ کی تجویز کرنے میں جسٹس سٹریٹ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ نظام ہے کرانت

جسٹس اورشا نہیم صاحب جسٹس نے اپنی رائے (صفحہ ۹۹) مین نسبت صحیح تعبیر دفعہ ۴۴۳ ایکٹ مذکور

اور نیز دفعہ ۴ کے مطابق دفعہ ۴۵۳ مجموعہ ۱۸۸۲ء کے یہ ظاہر کی جو شارالیہ نے تجویز کی کہ احکام

دفعہ ۴ سے فی الحقیقت ایک حق مقرر ہوا ہے یعنی یہ کہ وہ زیادہ تر ایسے الفاظ نہیں ہین کہ جنسے کل اختیار

سماعت نکال لیا جاوے بلکہ ایسے الفاظ ہین جنسے رعایائے برطانیہ اہل یوروپ کو ایک حق خاص درجہ

کے مجسٹریٹون سے تجویز کئے جانے کا نہ کہ اور مجسٹریٹون سے عطا ہوا ہے جس حق سے مجموعہ کی رو سے

نامبردگان دست برداری کر سکتے ہین بلحاظ دست برداری کا حوالہ دفعہ ۴۴۰ مین ہے اوسکی نسبت

حاکمان ذیعلم نے (صفحہ ۱۰۰ مین) لکھا ہے کہ یہ قطعی دست برداری جملہ حقوق سے بلحاظ اس باب مجموعہ

ضابطہ فوجداری کے جو رعیت برطانیہ اہل یوروپ کو حاصل ہے ہونی چاہیئے اور الفاظ مجسٹریٹ کے روبرو

تجویز ہونے سے مراد جملہ امور ہین جو اس باب مین داخل ہین یعنی وہ عدالت جسکو اختیار سماعت مقدمہ حاصل

ہو ضابطہ اور نیز سزا کہ جسکا نامبردہ مستوجب ہوگا " یہ ایک ایسی تعبیر ہے جسکو ہم بطیب ایک مناسب تعبیر

دفعہ ۴۵۳ مجموعہ حال کے تسلیم کرنے کو آمادہ ہین لیکن وہ کافی طور سے اوس دقت کو رفع نہین کرتی جو مقدمہ

حال مین بلحاظ تعریف عبارت ہائی کورٹ مندرجہ دفعہ ۴ ضمن (ط) مجموعہ مذکور کے پیدا ہوتی ہے اس حق سے

دست برداری کیجاوے کہ بطور رعیت برطانیہ اہل یوروپ کے سنی مجسٹریٹ اوسکی نسبت تجویز کرے ملزم مقدمہ

حال کو کوئی استحقاق اپیل یا درخواست نظرثانی مین اس امر کے کرنیکا ہوگا کہ سشن مجسٹریٹ نے ملزم کو

تین ماہ سے زائد قید کی سزا دینے سے اون اختیارات سے تجاوز کیا جو از روے دفعہ ۴۴۶ مجموعہ کے

اوسکو عطا ہوئے ہین کیونکہ دفعہ ۴۴۵ کی رو سے بصراحت ایسی شکایت کی مقدمہ کی نوبت مابعد پر

ممانعت ہے کوئی حق جسکو ملزم از روے باب ۳۳ کے ظاہر کر سکتا تھا وہ اب کسی عدالت مین ظاہر نہین کر سکتا

ہے لیکن ہمارے روبرو امر بحث طلب یہ ہے کہ آیا بوجہ دست برداری اپنے اس حق کے کہ بطور رعیت برطانیہ

اہل یوروپ کے سشن مجسٹریٹ کے روبرو اوسکی نسبت مدارات کی جاوے ملزم مذکور باب ۳۳ باعتبار علاوہ ازین کے

عدالت ہذا کے اوس اختیار سماعت زایل کر سکتا ہے جو بصورت دیگر بموجب باب ۳۳ کے بابت نظرثانی

کرنے کارروائیات سشن مجسٹریٹ کے حاصل ہوتا اور باعتبار علاوہ ازین کے عدالت معہ مقام سندھ کو ایسا

اختیار سماعت الیسکتا ہے از روے ایکٹ بمبئی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء کے عدالت مذکورہ اعلیٰ عدالت اپیل دیوانی

و فوجداری واقع سندھ حسب مراد مجموعہ مذکورہ کے ہے اور باین حیثیت عدالت مذکور کو بھی اختیار

نظرثانی ہائی کورٹ کے مقدمہ حال مین باعتبار جملہ اغراض تعریف مندرجہ دفعہ ۴ ضمن (ط) مجموعہ کے حاصل

ہوسکے بشرطیکہ تعریف دفعہ [illegible] ضمن مذکورہ بالا سے احکام باب ۳۳ اور خصوصاً دفعہ [illegible]
متعلق ہو مگر تعریفات مذکور مین دفعہ [illegible] موثر نہین ہے کیونکہ کارروائیات متعلقہ دفعہ [illegible] خلاف ایک
رعیت برطانیہ اہل یورپ کے ہین جسپر ایک جرم موقوعہ پریذیڈنسی ہی مین لگایا گیا ہے پس عبارت ہائیکورٹ
جیسا باب ۳۳ مین استعمال کیگئی ہے بالخصوص جبکہ ان کارروائیات کے اس طرح تعبیر کیجاتی کہ جس سے ایکطرف
ایسی مراد ہو کسی خاص قسم کے مقدمات مین اختیار عدالت ہائے اپیل کا اشخاص ملزم کی مرضی پر منحصر کرنے
سے ایک امر کی دقت ہے علاوہ برین باب ۳۳ مجموعہ مذکور زیادہ تر نسبت تقرر مناسب عدالتہائے اختیار
سماعت ابتدائی واسطے تجویز رعایائے برطانیہ اہل یورپ کے ہے بہ نسبت تقرر عدالت اپیل واسطے خاص مقدمات
کے ضمن ابتدا دفعہ [illegible] مین محکوم ہے چونکہ کوئی تذکرہ کارروائیات نظر ثانی کا باب ۳۳ مین صراحت
نہین ہے پس یہ عدالت کوئی ایسی تعبیر دفعہ [illegible] کی فوراً تسلیم نہین کریگی جس سے کسی مقدمہ مین ایسکا
اختیار سماعت زائل ہو جاوے اس لئے یہ امر خالی از پس و پیش نہین ہے کہ مقدمہ حال مین مسٹر [illegible]
کی راے قانونی کو تسلیم کرنے کی طرف ہم مائل ہوتے ہین ۔

ہماری یہ راے ہے کہ تعریف دفعہ ۴ کی بلحاظ کارروائیات خاص نسبت رعایاے برطانیہ اہل یورپ
مندرجہ باب ۳۳ کے پڑھنی چاہیے اور نہ بلحاظ کاروا[illegible] عام بمقابلہ اہالیان یورپ کے مع ان
کارروائیات کے جنہین اہالیان یورپ کے ازروے باب مذکور اپنے حقوق سے دست برداری کی
ہو ہماری راے مین واضعان قانون کا یہ منشا نہین ہے کہ پریذیڈنسی ہائی کورٹ کے عدالتون مین
اصلی اختیار سماعت کا موجود ہونا یا قطعی اختیار سماعت کا ان عدالتون کو نسبت کل رعایاے
برطانیہ اہل یورپ کے جو کسی جزو پریذیڈنسی مین مستوجب کارروائیات فوجداری ہون حاصل ہونا سمجھا جاے
اگر ایسا منشا ہوتا تو وہ مجموعہ کے کسی حصہ مین بعبارت صریح علاوہ اوس حصہ کے جو خاص واسطے ایسے
امور کے مخصوص کیا گیا ہے صاف بیان کیا جاتا حکم مذکور باب ۳۳ مین یا قبل اوسکے اون بابون مین
جو متعلق اپیل و نظر ثانی کے ہین تحریر کیا جاتا چونکہ ہم کوئی ایسا حکم صریحی مجموعہ کے متن مین نہین پاتے
حالانکہ ایک باب صریحاً کارروائیات بمقابلہ اہالیان یورپ و امریکہ کے مخصوص ہے پس جو الفاظ مندرجہ
دفعہ [illegible] نسبت [illegible] کارروائیون کے جو رعایاے برطانیہ اہل یورپ کے مقابلہ مین [illegible] ایسا
[illegible] ہے کہ [illegible] کارروائیات [illegible] رعایاے برطانیہ اہل یورپ کی حیثیت سے
[illegible] باب ۳۳ مین [illegible] کسی [illegible] مقدمہ مین [illegible] خاص
مقدمہ باب ۳۳ [illegible] تعریف [illegible] ہائی کورٹ [illegible] دفعہ [illegible] ایسے مقدمہ سے کسی [illegible]

اوسکو اس حیثیت سے تجویز کئے جانے کا حاصل ہوتا درست ہے [illegible]

متعلق ہونا ابتدائی کارروائیات گذشتہ سے تجویز ہوگا علی الخصوص جبکہ کوئی فیصلہ حیثیت [illegible]

مین موجود نہین ہے کہ ملزم رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ [illegible] اس فیصلہ کی یہ

ہوگی کہ الفاظ رعیت برطانیہ اہل یورپ کے معنی ان معنی سے مختلف [illegible] جو دفعہ [illegible]

(س) مجموعہ مین بیان کئے گئے ہین لیکن فی الحقیقت یہ ایسا نہین ہے قبل اسکے کہ کوئی شخص رعیت برطانیہ

اہل یورپ تجویز کیا جا سکے اوسکو یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ وہ اوس تعریف کے الفاظ مین داخل ہے

اور ایسا کرنے مین یہ ضرور ہے کہ وہ دو باتین کرے یعنی دعوی کرے اور [illegible] کہ وہ

حیثیت نہین ہو سکتی بغیر دعوی کے اور فیصلے کے کہ حیثیت مذکور موجود ہے [illegible] مین کوئی

دعوی نہین کیا گیا اور نہ کوئی ایسا فیصلہ صادر ہوا ہے لہذا کوئی امر ایسا موجود نہین ہے کہ جس سے

یہ ثابت ہو کہ رعیت برطانیہ اہل یورپ کی حیثیت موجود ہے اور یہ کہ ملزم واقع [illegible] ایسی رعیت

[illegible] ہے [illegible] مجموعہ کی [illegible] ہے لہذا کارروائیات [illegible] جب کہ رعیت

[illegible] اون تحقیقات مین [illegible] عدالتہائے

[illegible] ہین [illegible] بلا مزد [illegible]

[illegible] جسٹس آف دی پیس کے نام سے ملقب کیا ہے [illegible]

عدالت کی نگرانی کے تابع نہین ہین بلکہ عدالت صدر مقام سندھ کے تابع ہین جو بجائے ان کے

اپیل کورٹ ہے۔

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام رچاپا و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ایلاپا

منظوری استغاثہ فوجداری منسوخی منظوری مذکور — حق اپیل منظوری [illegible] کسی عام شخص کو عطا کی گئی ہو [illegible]

دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ —

[illegible]

مجریہ ۱۸۸۲ء سرکار بنام رچاپا

کا حوالہ دیا گیا۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے جے کے اسپنس صاحب مجسٹریٹ ضلع دہارواڑ نے کیا۔

۴۔ دسمبر ۱۸۸۶ء کو جج ماتحت ہبلی نے منظوری واسطے استغاثہ فوجداری بنام مسمی رچاپا ین گور سداپا بجرم دفعات ۱۹۳ و ۲۱۰ و ۱۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے عطا کی اور مقدمہ کو واسطے تحقیقات و تجویز کے پاس مجسٹریٹ درجہ اول نے حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ارسال کیا منظوری مذکور کو جج ضلع دہارواڑ نے ۲۷ جنوری ۱۸۸۶ء کو منسوخ کیا۔

ایک دوسرے مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول مقام ہبلی نے منظوری تجویز نسبت مسمی ایراپا ین مسکاپا بجرم دفعہ ۲۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند عطا کی حاکم موصوف نے مقدمہ کو واسطے تحقیقات و تجویز کے پاس کسی دوسرے مجسٹریٹ کے حسب اقتضائے دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ارسال نہین کیا مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس تجویز کے لئے ارسال کیا تہا اور زمانہ دوران تجویز مین سشن جج نے ۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کو منظوری منسوخ کی۔

ان دونوں مقدمات مین منظوری عطا کی گئی اور حسب اختیارات عطیہ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے وہ منسوخ کی گئی

جس امر کی نسبت مجسٹریٹ ضلع نے ہائی کورٹ سے استصواب کیا وہ یہ ہے۔ آیا جج ضلع کو ایک صورت مین اور سشن جج کو دوسری صورت مین اختیار منسوخی منظوری کا حاصل تہا یا نہین۔

ہائی کورٹ نے دونون مقدمات مین ملزمان کے نام اطلاعنامہ واسطے اظہار وجہ اس امر کے ارسال کیا کہ احکام منسوخی منظوری مذکورہ کیون مسترد نہ کئے جائین۔

راؤ صاحب دی این منڈلیک منجانب سرکار۔ مقدمہ راچاپا مین جج ماتحت نے منظوری عطا کی اور مقدمہ کو حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک مجسٹریٹ کے پاس واسطے تحقیقات و تجویز کے ارسال کیا پس یہ منظوری استغاثہ منجانب عدالت کی حد تک پہونچتی ہے اور ایسی صورتین وہ منسوخ نہین ہوسکتی جب کوئی مقدمہ مجسٹریٹ کے پاس حسب دفعہ ۴۷۶ کے ارسال کیا جاوے تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ کارروائی مطابق قانون کے کرے مابین اوس منظوری کے جو کسی مسلم شخص کو دی گئی ہو اور اوس منظوری کے جو استغاثہ منجانب عدالت کی حد تک پہونچتی ہو فرق کیا گیا ہے صورت آخر الذکر مین منظوری عدالت اعلی سے ناقابل منسوخی کے ہے حوالہ مقدمات ملکہ معظمہ

ملکہ معظمہ بنام رچاپا

بنام چونی لعل (۱) و اشری پرشاد بنام شام لال (۲) کا دیا گیا۔

پی ایم مہتا بمعیت این جی چندا ورکر منجانب رچاپا ملزم دفعات ۵ ۱۹۵، ۲۲۹ ایکٹ ۱۸۸۲ء کو ایک ساتھ پڑھنا چاہئے دفعہ ۲۲۹ میں وہ ضابطہ مقرر ہے کہ جس عدالت کو جبکہ استغاثہ دائرہ سے دفعہ ۱۹۵ کے کیا جائے عمل کرنا چاہئے منظوری کے بعد استغاثہ منجانب کسی عام شخص کے خواہ کسی عدالت کے ہو سکتا اگر کوئی استغاثہ کسی عام شخص کی جانب سے ہو تو یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ منظوری مذکور قابل منسوخی کے ہے منظوری مذکور جبکہ کوئی استغاثہ منجانب عدالت کے کیا جاوے کس لئے قابل منسوخی کے نہیں ہے کوئی وجہ اس بات کی ظاہر نہیں کی گئی ہے کہ ایک ہی اصول دونوں صورتوں سے کیوں متعلق نہ کیا جاوے معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون نے کوئی فرق مابین دونوں صورتوں کے نہیں قائم کیا ہے الفاظ منظوری اور استغاثہ کے دفعہ ۱۹۵ میں بمقابلہ ایک دوسرے کے استعمال نہیں کئے گئے ہیں میری یہ حجت ہے کہ الفاظ مذکور ہم معنی ہیں استغاثہ سے منظوری کا پہلے سے عطا ہوتا مستنبط ہوتا ہے اور منظوری مزید غیر ضروری ہوتی ہے خواہ استغاثہ منجانب کسی عدالت کے خواہ منجانب کسی عام شخص کے کیا جاوے ہر دو صورت میں منظوری ضروری موجود ہوتی ہے دونوں صورتوں میں عملدرآمد ایک ہی اصول پر ہونا چاہئے حوالہ مقدمات ملکہ معظمہ بنام گنو (۳) و ملکہ معظمہ بنام محمد خان (۴) کا دیا گیا۔

منجانب راؤ و شل منجانب ایراپا ملزم سے جواب طلب نہیں کیا گیا۔

برڈ اوڈ صاحب جج جس مجسٹریٹ ضلع نے ہمارے روبرو دو مقدمات میں استصواب کیا ہے اول بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام رچاپا اور (دوم) بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ایراپا یہ مقدمات ایک ہی شکل کے نہیں ہیں لیکن ہم فیصلہ انکا ایک ساتھ آسانی سے کر سکتے ہیں دونوں مقدمات میں منظوری استغاثہ بنام ملزم حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دی گئی تھی منظوری استغاثہ بنام رچاپا کی جج ماتحت ہبلی نے عطا کی تھی جنہوں نے بعد عطا کرنے منظوری کے مقدمہ کو واسطے تحقیقات و تجویز حسب دفعہ ۲۲۹ مجموعہ کے مجسٹریٹ درجہ اول مقام ہبلی کے پاس ارسال کیا استغاثہ بنام ایراپا کی منظوری جج درجہ اول مقام ہبلی نے عطا کی تھی اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مقدمہ تحقیقات و تجویز کے لئے حسب اقتضائے دفعہ ۲۲۹ کے کسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس ارسال نہیں کیا واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے مجسٹریٹ درجہ اول اپنے ماتحت کے نام حکم تجویز کرنے مقدمہ کا بمقابلہ ایراپا کے صادر کیا لیکن

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد [illegible] صفحہ [illegible]
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد [illegible] صفحہ [illegible]
(۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد [illegible] صفحہ [illegible] مقدمہ فوجداری
(۴) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد [illegible] صفحہ [illegible] مقدمہ فوجداری

ہمکو یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی ایسے ضابطہ پر جیسا کہ دفعہ ۴۷۶ مین محکوم ہے اس مقدمہ مین عمل نہین
کیا گیا دونون مقدمات مین صاحب جج ضلع دھاروار نے منظوری عطیہ کو منسوخ کیا ہمکو کوئی وجہ دستیاب نہی
کی اوس حکم مین جو حاکم ممدوح نے بمقدمہ ایرابا صادر کیا نہین معلوم ہوتی کیونکہ ہم اوسکو صرف ایک حکم
منسوخی منظوری عطیہ عدالت ماتحت کے تصور کرتے ہین کوئی بحث نسبت اختیار جج ضلع دربارہ صادر کرنے
اس قسم کے حکم کے پیدا نہین ہوتی بلکہ یہ ایسا حکم ہے کہ جسکے صادر کرنے کا اختیار حاکم ممدوح کو صاف از روے
دفعہ ۱۹۵ کے حاصل ہے اور کوئی درخواست ہمارے روبرو منجانب کسی فریق کے جو اوس سے ناراض
ہو واسطے اوسکی منسوخی کے پیش نہین کی گئی ہے دفعہ ۱۹۵ مین مابین اوس منظوری کے جو عدالت سے
نسبت استغاثہ کے عطا کی گئی ہو اور اوس استغاثہ کے جو عدالت سے کیا جاے فرق رکھا گیا ہے
عدالت مجاز ہے کہ منظوری یا تو کسی عام شخص کو عطا کرے یا بلا عطاے یا مع عطاے منظوری باضابطہ
خود اوس ضابطہ پر عمل کرے جو دفعہ ۴۷۶ مین محکوم ہے اگر عدالت منظوری عطا کرے اور صرف ملزم کو
کسی مجسٹریٹ کی عدالت مین ارسال کرے تو عدالت تکمیل لوازم دفعہ ۴۷۶ کی نہین کرتی لیکن اگر
عدالت مذکور ایسی تحقیقات کرے جو دفعہ مذکور کی رو سے ضروری ہو اور بعد ازان مقدمہ کو واسطے
تحقیقات و تجویز کے مجسٹریٹ درجہ اول قریب ترین کے پاس ارسال کرے یا اگر وہ عدالت کہ جسکے
ماتحت عدالت مذکور ہو ضابطہ مذکور کو اختیار کرے تو یہ فعل تا حد کرنے ایسے استغاثہ کے پہونچتا ہے جو
داخل منشاے دفعہ ۱۹۵ کے ہے اور جس مین اوس استغاثہ سے جو منجانب کسی شخص عام کے جسکو منظوری
حسب دفعہ مذکور عطا کی گئی ہو پیش کیا جاے فرق ہے دیکھو انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۴
فرق مذکور مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہیرا لال (۱) و مقدمہ گیان چند راے بنام پرتاب چندر داس (۲) مین تسلیم
کیا گیا ہے گو کوئی عدالت اعلیٰ اوس منظوری کو جو عدالت ماتحت نے عطا کی ہو منسوخ کر سکتی ہے مگر اوسکو
کوئی اختیار منسوخ کرنے کسی استغاثہ کا جو باضابطہ طور پر منجانب کسی عدالت ماتحت کے پیش کیا جاے
حاصل نہین ہے ہماری دانست مین یہ صاف منشاے واضعان قانون ہے کہ جب کسی عدالت کو یہ ضروری
معلوم ہو کہ کارروائی ذریعہ استغاثہ عمل مین لاوے تو اوسکو ایسا کرنے کا اوسی طرح پر اختیار آزادانہ ہونا
چاہیے کہ جیسا کسی عام شخص کو جسکو ضرورت عدالتہاے فوجداری سے تحریک کرنے کی خلاف ملزم کے
ہو اور یہ کہ کسی عدالت عالی کو اختیار کالعدم قرار دینے کسی کارروائی از قسم استغاثہ باضابطہ کا جو کسی عدالت
سے بموجب قانون کے کیا ہو حاصل نہین ہے جب کوئی مقدمہ باضابطہ طور پر کسی مجسٹریٹ کے پاس کسی

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۰ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۰

عدالت سے حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ کے ارسال کیا جائے تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ مقدمہ مذکور کے مطابق قانون کے عمل کرے اور اوس عدالت کو کہ جسکے ماتحت عدالت استغاثہ کنندہ ہو کوئی اختیار ہدایت کرنے تحقیقات کا نہیں ہے (دیکھو رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹ مقدمہ فوجداری) گو بلا کلکٹر مجسٹریٹ ملزم کو رہا کر سکتا ہے اگر شہادت سے پیروی ملزم کی درست نہ پائی جاوے (رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۲ مقدمہ فوجداری) پس ہم حکم جج ضلع صادر در مقدمہ رہائی کو جو صادر ہوا بلا اختیار سمجھ کے منسوخ کرتے ہیں۔

پارسنس صاحب جسٹس۔ میں اتفاق کرتا ہوں یہ صاف ظاہر ہے کہ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء کی رو سے تجاوز فرق مابین شکوی اور استغاثہ منجانب ملازم سرکاری یا عدالت کے کہا گیا ہے۔ یہ فرق بمقدمہ گیان چند بنام پرتاب چند داس (۱) ظاہر کر دیا گیا ہے شکوی کی بابت ایک کاغذ تحریر ہوتا ہے اور وہ کسی عام شخص کو اسلئے دیا جاتا ہے کہ وہ اوسکو استغاثہ کے معاملہ جو وہ روبرو مجسٹریٹ کے پیش کرے داخل کرے اور اس طور پر مجسٹریٹ مجاز سماعت کرنے استغاثہ کا ہو جاوے صرف اسی قسم کے کاغذ سے فقرات مابعد دفعہ ۱۹۵ کے متعلق معلوم ہوتے ہیں اور ضرور ہے کہ صرف اوسی سے وہ متعلق کئے جائیں بخلاف اسکے استغاثہ ایک بیان ہے کہ کسی شخص نے ارتکاب کسی جرم کا کیا اور اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ مطابق مجموعہ کے اوسپر عمل کرے دفعہ ۴ (الف)

حسب دفعہ ۱۹۵ کے مجسٹریٹ سماعت استغاثہ کی اگر منجانب کسی ملازم سرکاری یا عدالت کے کیا گیا ہو کر سکتا ہے پس ان دونوں میں سے کوئی استغاثہ کر سکتا ہے گو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر پسند کرے تو بجائے استغاثہ کے مطابق احکام دفعہ ۴۷۶ کے عمل کرے مگر جبکہ ایک مرتبہ ایسا استغاثہ کیا گیا ہو تو دفعہ ۱۹۵ کی رو سے کسی دوسری عدالت کو اختیار منسوخ کرنے استغاثہ مذکور کا نہیں ہے اور اسکی مطلقاً گنجائش نہیں ہے کہ دفعہ مذکور کی اس طور پر تعبیر کی جاسکے کہ اوسکی رو سے عدالت عالی کو یہ اختیار عطا کیا گیا ہے کہ جب کسی عدالت ماتحت نے کوئی مقدمہ واسطے تحقیقات یا تجویز کے حسب احکام دفعہ ۴۷۶ کے کسی مجسٹریٹ کے پاس ارسال کیا ہو دست اندازی کرے احکام دفعہ ۱۹۵ متعلقہ منسوخی یا عطائے ایسی شکوی کے جو کسی عدالت ماتحت نے کی ہو یا جس سے اوسنے انکار کیا میری دانست میں صرف شکوی سے متعلق ہیں اور استغاثہ سے متعلق نہیں ہو سکتے میری اس رائے کی تائید فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ الہ آباد بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصری بنام شام لال (۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۸

سے ہوتی ہے جس مین یہ قرار دیا گیا تہا کہ فقرہ شرطیہ مندرجہ دفعہ مذکور کہ منظوری مذکور چہ مہینے سے زیادہ کے لئے نافذ نہین رہ سکتی کسی استغاثہ سے متعلق نہین ہے اگر شرط مذکور متعلق نہین ہے تو لازم آتا ہے کہ دیگر احکام ہم قسم استغاثہ سے متعلق نہین ہین اور میری یہ راے ہے کہ یہی صورت ہے پس اس اصول کو اون مقدمات سے جن مین ہمسے استصواب کیا گیا ہے متعلق کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سشن جج کو اختیار دست اندازی کرنے کا مقدمہ ایراپا مین حاصل تہا کیونکہ اوس مقدمہ مین صرف منظوری دی گئی تہی اور کوئی استغاثہ نہین کیا گیا تہا میری یہ راے ہے کہ حاکم موصوف کو مقدمہ رچاپا مین دست اندازی کرنے کا کچھ اختیار نہین تہا کیونکہ ایک عدالت سے نے مطابق اون اختیارات کے جو اوسکو از روے دفعہ ۱۹۴ کے عطا کئے گئے ہین مقدمہ کو پاس ایک مجسٹریٹ کے ارسال کیا تہا

حکم صدورہ مقدمہ رچاپا منسوخ کیا گیا۔

بنام رچاپایا

صیغۂ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دیابہیا وغیرہ*

۴
۵- جولائی سنہ ۱۸۸۸ء
صفحہ کتاب انڈین لا رپورٹ ۱۳ بمبئی ۱۴۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۸۸ جب مجرم ہوتا رعایاے باشندہ ہند کا بابت اون جرائم کے جنکا ارتکاب بیرون برٹش انڈیا ہوا ہو۔

نسبت ملزمان کے الزام حسب دفعہ ۴۰۷ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) بابت جرم خیانت مجرمانہ نسبت بعض مال کے جو اونکے سپرد بحیثیت برندگان مال کیا گیا تہا لگایا گیا جملہ ملزمان رعایاے باشندگان ہند حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے تہے بیان کیا گیا تہا کہ ارتکاب جرم کا قلمرو پرتگالی مین ہوا تہا اور ملزمان ایک مقام واقع قلمرو برطانیہ مین دستیاب ہوئے۔

تجویز ہوئی - کہ بموجب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ملزمان کی نسبت اوس مقام پر تجویز ہو سکتی تہی جہانکہ وے دستیاب ہوئے تہے

یہ اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بنا راضی حکم براءت صدورہ جی جیکب صاحب جائنٹ سشن جج احمد آباد کے تہا

جملہ ملزمان ساکنان تعلقہ گوگہا واقع ضلع احمد آباد کے تہے نامبردگان خلاصیان ملازم جہاز ہندوستانی

* اپیل فوجداری نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۸ء

سنہ ۱۸۸۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
دیا بھیا

موسومہ پنی ماری سکے تھے ۱۰۔ اپریل ۱۸۸۰ء کو ماٹ ۱۵۰ گٹھے روئی کے اونکے مستران گادم باتھیل کمپنی سپرد نامبردگان اس غرض سے کئے گئے کہ بھاؤنگر سے بمبئی کو پہونچا ویجے بیان کیا گیا تھا کہ اثنائے سفر بحری مین اونہون نے جہاز کو آبادی پرتگالی مقام دامن پر ٹھہرایا تھا اور وہان اونہون نے روئی کے گٹھون کو بیچ ڈالا اور زرقیمت اپنے صرف مین لائے بعدہ نامبردگان مفرور ہو گئے اور بعد ازان ایک مقام واقع ضلع احمد آباد مین دستیاب ہوئے۔

برطبق اسکے ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ پر حسب دفعہ ۴۰۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے الزام ارتکاب جرم خیانت مجرمانہ نسبت ماٹ ۱۵۰ گٹھے روئی کے اور ملزمان نمبر ۴ و ۵ پر الزام اعانت جرم مذکور کا لگایا گیا۔

جائنٹ سشن جج احمد آباد نے جنہون نے تجویز ملزمان کی بمدد اسیسران کی اونکو اس بنا پر بری کیا کہ جرم متذکرہ کا ارتکاب بیرون برٹش انڈیا ہوا تھا اور اسلئے ملزمان مستوجب سزا بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے نہ تھے اونہون نے اپنے وجوہ برات حسب ذیل بیان کئے تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ جرم خیانت مجرمانہ کا ارتکاب بمقام دامن ہوا جو برٹش انڈیا کے اندر نہیں ہے پس بفرض اسکے کہ وہ واقعات جو بجانب ثبوت بیان کئے گئے ہین بخوبی ثابت متصور کئے جاوین تو بھی ملزمان مستوجب سزا بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے نہونگے (دیکھو دفعات ۲) بجز اسکے کہ بموجب کسی قانون مصدرہ نواب گورنر جنرل با جلاس کونسل کے نامبردگان بموجب احکام دفعہ ۴ مجموعہ مذکور مستوجب سزا قرار دئے جا سکتے ہین دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ظاہرا میری دانست مین یہ اختیار بصورت ایسے جرم کے جسکا ارتکاب کسی قلمرو مین جو قلمرو کسی رئیس ہندیا ریاست واقع ہند نہو ہوا ہو نہین دیا گیا ہے اور دفعہ ۱۸۶ کو کچھ تعلق نہین ہے بجز اسکے کہ جرم برٹش انڈیا مین قابل تجویز ہو۔

پبلک پراسیکیوٹر نے فقرہ (ف) ضمیمہ شسلا ایکٹ متعلقہ عہد نامہ پرتگالی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۰ء پر استدلال کیا لیکن تمہید ایکٹ مذکور اور عبارت خود ایکٹ مذکور سے میری رائے مین صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ دٹ دتھہ بائی دی برٹش انڈین یا تمار ٹیز یعنی بحکام برطانیہ ہند عمل کرینگے بتجویز عدالت برطانیہ واقع ہند پر نسبت ایسے جرم کے جسکا ارتکاب قلمرو پرتگالی مین ہوا ہو حاوی نہین ہین۔

تمہید ایکٹ مذکور مین بصراحت صرف ایک دوسرے کے حوالہ کر دینے اون اشخاص کا ذکر ہے جنپر الزام ایسے جرائم کا لگایا گیا ہو یا جنکی نسبت بتجویز ثبوت ایسے جرائم کی صادر ہوئی ہو جنکا ارتکاب قلمرو یا اختیار سماعت ہند مین ہوا ہو بحالیکہ شخص مذکور قلمرو یا اختیار سماعت ہند طریق ثانی مین پایا جاوے اور خود ایکٹ ضمیمہ شسلا ایکٹ مذکور مین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے منشا اس بات کا ظاہر ہو کہ اختیار سماعت

عدالت ایک فریق کا اون جرائم پر جاری کیا جاوے جنکا ارتکاب قلمرو فریق ثانی مین ہوا ہو
فیصلہ ریاہو دلتی بنام ملکہ معظمہ (۱) بہی متعلق ہے کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہین ہے نہ کوئی
وجہ اس بات کی خیال کرسکتی ہے کہ تصرف بیجا مال کا کسی مقام پر سواے دامن کے جہان مال مستیاب
ہوا کیا گیا۔
چونکہ تجویز اس جرم کی بذریعہ جوری کے معرفت بطور اسیسران کے کی گئی ہے لہذا یہ امر غیر ضروری ہے
کہ یہ معاملہ دوبارہ اوسکے واسطے تجویز برات کے پیش کیا جاوے۔
"عدالت حسب دفعہ ۲۸۹ تجویز برات بحق ملزمان نمبر ا لغایت ۵ بانسبت الزام دفعہ ۴۰۷ و بحق ملزمان
۱۲۹ نمبر ۶ و ۷ بانسبت الزام دفعات ۴۰۱ و ۴۰۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے قلمبند کرتی ہے اور ہدایت کرتی ہے کہ
تا مہرگان رہا کئے جاوین"
بنا راضی اس حکم برات کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔
راو صاحب وی این منڈلیک شکیل سرکار بجانب سرکار عدالت ماتحت کو اختیار تجویز ملزمان کا حاصل
تہا مقدمہ حال تابع دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے ملزمان ساکن گوگہا مین جو ایک مقام واقع قلمرو
برطانیہ ہے اور گو ارتکاب جرم کا قلمرو برطانیہ کے باہر ہوا مگر چونکہ ملزمان ضلع احمد آباد مین دستیاب ہوئے
لہذا اونکی نسبت صحیح طور پر بمقام مذکور تجویز ہوسکتی تہی۔
بجانب ملزمان کوئی حاضر نہین ہوا۔
از عدالت- چونکہ ملزمان رعایاے باشندگان ہند ملکہ معظمہ ام اقبالہا کے ہین جنپر الزام ارتکاب
جرائم حسب دفعہ ۴۰۷ و دفعات ۴۰۷ و ۴۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند ایسے مقام پر جو حدود برٹش انڈیا کے باہر ہے
لگایا گیا ہے لہذا اونکی نسبت حسب احکام دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب جرائم مذکورہ اوسی طور پر
عمل کیا جاسکتا ہے کہ گویا اونکا ارتکاب کسی ایسے مقام واقع برٹش انڈیا مین ہوا جہان ملزمان پکڑے گئے
مقدمہ حال مین ملزمان ایک مقام واقع ضلع احمد آباد مین پکڑے گئے پس اونکی نسبت ضلع مذکور مین تجویز
ہوسکتی ہے۔ دیکہو مقدمہ قیصرہ ہند بنام مگن لال (۲) شرط متعلقہ دفعہ ۱۸۸ کو مقدمہ حال سے کچھ تعلق
نہین ہے کیونکہ قلمرو بڑگال دامن مین جہان اون جرائم کا ارتکاب ہونا بیان کیا گیا ہے جنکا الزام
ملزمان پر لگایا گیا ہے کوئی پولیٹکل ایجنٹ نہین ہے لہذا عدالت حکم برات مصدرہ صاحب جائنٹ
سشن جج کو منسوخ کرتی ہے اور ہدایت کرتی ہے کہ ملزمان کی نسبت عدالت سشن مقام احمد آباد مین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۵

۱۸۸۸ء [illegible] بنام ویا پیما

جسکے سپرد نامبرگان حسب ضابطہ کئے گئے ہیں تجویز کی جاوے۔

حکم منسوخ ہوا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

۱۸۸۸ء ۲۳ ستمبر ۳ انڈین لا رپورٹ ۹۷

باجلاس مسٹر برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تلسی رام*

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۹۹ و ۱۸۶ - لوازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی بالارادہ مزاحمت کرنی۔ ڈگری معاملت دار۔ اجرا منجانب سرویر بموجب حکم صاحب کلکٹر بلا منصبی۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری۔

ایک نالش میں جو عدالت معاملت دارین بموجب ایکٹ بمبئی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۶ء کے دایر کی گئی مدعی نے ڈگری بنام ملزم واسطے قبضہ ایک خاص قطعہ اراضی کے حاصل کی جب معاملت دار نے ڈگری کو جاری کرانا چاہا تو اوسکو دریافت ہوا کہ کوئی اراضی مطابق حدود مصرحہ عرضی نالش کے نہ تھی اور فریقین مالک مشترک اور قابض مشترک اراضی متنازعہ کے تھے۔

چونکہ معاملت دار ڈگری کے جاری کرنے سے مجبور تھے لہذا اونہوں نے معاملہ کو خاص صاحب کلکٹر کے پاس مشورہ کے واسطے ارسال کیا صاحب کلکٹر نے بعد ملاحظہ کاغذات مقدمہ کے سرویر کو یہ حکم دیا کہ اراضی متنازعہ کو تقسیم کرکے ڈگریدار کو اپنے حصہ پر قابض کراکے ڈگری کا اجرا عمل میں لاوے۔

ڈگری کے اجرا کے اقدام میں ملزم نے سرویر کی مزاحمت کی چنانچہ بطبق اسکے ملزم پر بابت جرم لوازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی بالارادہ مزاحمت کرنے کے حسب دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) تجویز کی گئی اور تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی۔

بہ منسوخی تجویز ثبوت جرم یہ تجویز ہوئی کہ از انجا کہ صاحب کلکٹر کو کوئی اختیار قانونی اجراء حکم بنام سرویر بابت اجرا ڈگری معاملت دار نہ تھا لہذا بموجب حکم مذکور کے عمل کرنے میں سرویر کسی خدمت منصبی کو انجام نہیں دیتا تھا اور فعل ملزم کوئی جرم خلاف دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تعزیرات ہند نہ تھا۔

مزید برآن یہ تجویز ہوئی کہ حکم صاحب کلکٹر اس درجہ خلاف اختیار تھا کہ کوئی گنجایش اوسپر مفید ہونے ضمن اول و ضمن دوم دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کی باقی نہ تھی۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے تھی۔

ایک شخص مسمی اکھیا ماہار نے ایک ڈگری بنام ملزم عدالت معاملت دار سے حسب ایکٹ بمبئی نمبر ۱۳

* تجویز نگرانی فوجداری نمبر [illegible] سنہ ۱۸۸۸ء

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
تلسی رام

سنہ ۱۸۹۰ء واسطے قبضہ ایک خاص قطعہ اراضی کے حاصل کی جسکی نسبت اوسکا یہ بیان تہا کہ کہ اوس سے ملزم نے اوسکو جبراً بیدخل کر دیا تہا۔

جب معاملت دار نے ڈگری کا اجرا کرانا چاہا تو اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اراضی مطابق حدود مصرحہ عرضی نالش یا مصرحہ ڈگری کے نہ تہی اور وہ اراضی جو بقبضہ ملزم تہی بعض اراضی انعام تہی جسپہ ملزم و نیز ڈگری دار مشترکا قابض تہے اور جسکے تقسیم کرنے کا اونکو کچہ اختیار حاصل نہ تہا ڈگری سے اجراے اس طور پر مجبور رہکر معاملت دار نے اس معاملہ کو صاحب کلکٹر کے پاس واسطے مشورہ کے ارسال کیا۔

صاحب کلکٹر نے بعد ملاحظہ مسل مقدمہ کے ایک سرویر کو یہ حکم دیا کہ اراضی مقبوضہ مشترکہ ملزم و ڈگریدار کی پیمایش کرے اور دونوں کے حصص تحقیق کرنیکے بعد ڈگریدار کو اپنے حصہ اراضی پر جداگانہ قابض کرادے جب سرویر نے اراضی کی پیمایش کرنی چاہی تو ملزم نے اس بنا پر اوسکی مزاحمت کی کہ نہ تو اوسکو اور نہ صاحب کلکٹر کو اراضی کے تقسیم کرنے کا اختیار حاصل تہا۔

بر طبق اسکے مجسٹریٹ درجہ اول احمد نگر نے نسبت ملزم کے تجویز جرم لوازم منصبی کی انجام دہی مین سرکاری ملازم کی بالارادہ مزاحمت کرنے کی حسب دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کی اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کی اور اوسکو یہ حکم دیا کہ مبلغ عہ جرمانہ ادا کرے یا بحالت عدم ادا دو ہفتہ قید سخت رہے۔

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے درخواست پیش کی۔

این جی چنداورکر منجانب ملزم عمل صاحب کلکٹر صریحاً خلاف قانون تہا صاحب کلکٹر بطور نیسٹرل عہدہ دار عدالت دیوانی کے عمل نہین کرتے تہے ڈگری معاملت دار اونکے پاس بغرض اجرا نہین بہیجی گئی تہی اوس ڈگری مین ہدایت تقسیم جائداد مشترکہ کی نہ تہی نہ اوس مین ایسی ہدایت ہوسکتی تہی باینہمہ باجرا ے اس ڈگری کے صاحب کلکٹر نے سرویر کو حکم جائداد مشترکہ کے تقسیم کرنے کا دیا پس حکم صاحب کلکٹر خلاف قانون تہا بموجب ایسے حکم کے عمل کرنے مین سرویر کسی خدمت منصبی کو انجام نہین دیتا تہا پس ملزم کو ہر طرح کا استحقاق فعل خلاف قانون کے مزاحمت کا حاصل تہا مقدمات ملکہ معظمہ بنام خاتی (۱) و ملکہ معظمہ بنام دہاری کلن (۲) و معاملہ سا ونتا (۳) کا حوالہ دیا گیا

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۸ صفحہ ۸۳ - (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۵
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳۷

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تلسی رام

پانڈورنگ بلبھدر منجانب سرکار۔ سرویر بموجب حکم صاحب کلکٹر کے عمل کرتا تھا سرویر نیک نیتی
ظاہرا باعتبار اپنے عہدہ کے عمل کرتا تہا گو اوسکا عمل ٹہیک مطابق قانون کے جائز نہ تہا پس
ملزم کو کوئی استحقاق مزاحمت سرویر کا انجام دہی اوسکی خدمات مین نہ تہا دفعہ ۹۹ ضمن ۱ و ۲ مجموعہ
تعزیرات ہند مین کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری اس قسم کی صورت مین نہین دیا گیا ہے سرکار بنام
وینکٹاراوسری نواس (۱) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام جانکی پرشاد (۲) بہاوجی واجی بنام مولجی دیال (۳)

برڈواڈ و صاحب جسٹس

- ملزم کی نسبت اس مقدمہ مین تجویز ثبوت جرم ملازم سرکاری
کے انجام دہی لوازم منصبی مین بالارادہ مزاحمت کرنے کی صادر ہوئی ہے ملزم نے ایک سرویر
کی مزاحمت کی ہے جسکو صاحب کلکٹر نے بغرض پیمایش اراضی دہان مقبوضہ ملزم کے اور دینے قبضہ
اراضی مذکور کے ڈگریدار ایک نالش کو جو بنام ملزم عدالت معاملت دار مین حسب ایکٹ نمبر ۱۷ بابت ۱۸۷۹ع
رجوع ہوئی تہی بہیجا تہا معاملت دار کو کسیقدر وقت اجرا ڈگری مین اوس طریق پر جو مقصود ایکٹ ہے
معلوم ہوئی تہی کیونکہ تلاٹی نے یہ رپورٹ کی تہی کہ کوئی اراضی مطابق حدود مصرحہ عرضی نالش کے
نہین ہے اور فریقین اراضی متنازعہ کے مالکان مشترک اور مشترکا و سپر قابض ہین ڈگریدار نے واسطے
ایک حصہ مخصوص اراضی کے نالش کی تہی اور نہ واسطے تقسیم کے فی الاصل ڈگریدار نالش تقسیم عدالت
معاملت دار مین رجوع نہین کر سکتا تہا نہ معاملت دار ڈگری تقسیم کی صادر کر سکتے تہے جب معاملت دار کو
دقت پیش آئی تو اونہون نے صاحب کلکٹر سے ہدایت و مشورہ چاہا اور صاحب کلکٹر نے کاغذات
مقدمہ کو طلب کر کے ایک حکم بنام سرویر واسطے جاری کرنے ڈگری کے صادر کیا یہ ایسا حکم تہا
جسکے صادر کرنے کا صاحب کلکٹر کو کچہ اختیار نہ تہا معاملت دار نے صاحب کلکٹر سے اپنی ڈگری کے
جاری کرنے کی استدعا نہین کی تہی حقیقت مین معاملت دار صاحب کلکٹر سے قانوناً استدعا اجراے
اپنی ڈگری کی نہین کر سکتے تہے پس جب سرویر بموجب احکام صاحب کلکٹر کے عمل کرتا تہا تو وہ کوئی
خدمت منصبی انجام نہین دیتا تہا اور فعل ملزم ایک جرم خلاف دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تعزیرات کے نہین ہوسکتا تہا
منجانب وکیل سرکار یہ دلیل کی گئی ہے کہ سرویر بموجب فقرہ اول دفعہ ۹۹ مجموعہ مذکور کے محفوظ
اور کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری بمقابلہ کسی ایسے فعل کے نہ تہا جو اوس نے بہ نیک نیتی ظاہرا
باعتبار اپنے عہدہ کے کیا ہو مگر یہ صورت نہ تہی کیونکہ جو حفاظت بموجب دفعہ مذکور کے ایسے عہدہ دار کو عطا کیگئی

(۱) رپورٹہای ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۱ صفحہ ۵۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۳
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۷

جو بہ نیک نیتی بظاہر یا باعتبار اپنے عہدہ کے ایسا فعل کرے جس سے احتمال ہلاکت یا ضرر شدید کا ہو اور جو ٹھیک ٹھیک مطابق قانون کے جائز ہو ایسے عہدہ دار پر حاوی نہیں ہے جسکا فعل بالکل خلاف قانون ہو اور سر دیر بموجب فقرہ دوم دفعہ ۹۹ کے بھی محفوظ نہ تھا کیونکہ گو وہ بموجب اختیار تحریری صاحب ملکٹر کے عمل کرتا تھا تاہم حکم صاحب کلکٹر ایسا کلیتاً خلاف اختیار تھا کہ جس سے کوئی گنجایش نفاذ دفعہ مذکور کی باقی نہیں رہتی پس لازم ہے کہ ہم اوس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کریں جو مقابلہ ملزم کے قلمبند کیا گیا ہے اور یہ ہدایت کرین کہ وہ زر جرمانہ جسکی ادائی بابت اوسکو حکم دیا گیا ہے واپس کیا جاوے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہوئے۔

نظرثانی فوجداری

باجلاس برڈ اوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ قیصرہ ہند بنام یریا

مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء) دفعات ۱۳۵ و ۲۱۴ و ۲۱۵۔ نشانات سرحد۔ اختیار صاحبان مجسٹریٹ۔ قواعد نمبر ۱۰۱ و ۱۱۱ ضمن ۳ (الف) یعنی بندوبست پیمایش کے۔

ملزم پر روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے الزام کھودنے زمین اندر حد دو ہاتھ کے ایک نشان سرحد مٹی کے بخلاف ورزی قاعدہ نمبر ۱۰۱ منجملہ قواعد مرتبہ گورنمنٹ حسب دفعہ ۲۱۴ (ز) مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء کے لگایا تھا مجسٹریٹ نے ملزم پر حسب قاعدہ نمبر ۱۱۱ ضمن ۳ (الف) کے جرم ثابت قرار دیا اور صرف جرمانہ کا حکم سزا صادر کیا **تجویز ہوئی** کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا خلاف قانون ہے۔ دفعہ ۱۲۵ مجموعہ مالگذاری اراضی کی رو سے کسی مجسٹریٹ کو اختیار تجویز کرنے کسی شخص ملزم کا جسنے نشان سرحد مین نقصان پہونچایا ہو حاصل نہیں ہے۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ قاعدہ نمبر ۱۰۱ ایسا قاعدہ نہیں ہے کہ جو قانوناً حسب دفعہ ۲۱۴ (ز) مجموعہ مذکور (۱) کے بنایا جاوے وہ کوئی قاعدہ واسطے اہتمام بندوبست پیمایش کے نہیں ہے اس قسم کا بندوبست مالگذاری اراضی کا ہے اور صرف ایسے معاملات سے متعلق ہے جنکا ذکر باب ۸ مجموعہ میں ہے اور نہ سرحدوں یا نشانات

مستغاث مقدمہ فوجداری نمبر ۳۴۳ سنہ ۱۸۸۶ء

(۱) دفعہ ۲۱۴۔ گورنر باجلاس کونسل کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے قواعد یا احکام کو جو خلاف اس ایکٹ کے نہون تبدیل یا منسوخ کرین

ملکہ معظمہ بنام بامسی رام

سنہ ۱۸۸۶ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۲۹۱

سنہ ۱۸۸۹ع
فیصلہ
بر پا نام

سر حدیں جنکا انتظام باب ۹ مین کیا گیا ہے

ملزم نے جو قابض نمبر پیمایشی ۲۰۸ کا تہا اندر حدود ہاتہہ کے نشانات سرحد مٹی سے جو جانب پورب نمبر مذکور کے واقعہ تہے مٹی کہودی اوسپر بابت اس فعل کے بموجب قواعد نمبر ۱۰۱ و ۱۱۱ ضمن ۳ (الف) منجملہ قواعد مرتبہ گورنمنٹ حسب دفعات ۲۱۴ و ۲۱۵ مجموعہ مالگذاری اراضی بمبئی (ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ع) کے استغاثہ کیا گیا۔

قاعدہ نمبر ۱۰۱ مین یہ حکم ہے کہ کہودنا مٹی کسی نشان سرحد مٹی کا قریب اوسکے آس پاس کے بعض اوسکے مرمت کرنے کے ممنوع ہے دو ہاتہہ چوڑی اراضی چارون طرف نشان مذکور کے بلا دست اندازی کے اسطرح پر چہوڑنی چاہئے کہ کوئی نقصان نشان مین بوجہ رہنے پانی کے اون گڈہون مین جنمین سے مٹی واسطے مرمت کے نکالی جاوے نہ پہونچے (۱)

قاعدہ نمبر ۱۱۱ ضمن ۳ (الف) مین یہ حکم ہے جو شخص کہ اندر حدود دو ہاتہہ کے کسی سرحد سے مٹی کہودیگا اوسکو سزا جرمانہ کی دیجاویگی جو ۵ (۲) کی حد تک ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۱۴ (الف) بشمول تعین یا فوتون کے جو جملہ اشخاص محکمہ مقررہ حسب دفعہ ۲۱ کے لئے مطلوب ہو

(ب) بشمول انتظام اختیار جرمانہ کرنے و تنزل کرنے و معطل کرنے و موقوف کرنے عہدہ داران مال کے حسب دفعہ ۲۳

(ج) بشمول مقرر کرنے اون اغراض کے جنکے لئے اراضی مستوجب ادائے مالگذاری اراضی مخصوص کیجاوے حسب دفعہ ۴۸

(د) بشمول انتظام قاعدہ و طریقہ تشخیص اراضی نسبت مالگذاری اراضی کے حسب دفعات ۵۲ و ۱۰۰

(ہ) واسطے فیصلہ مقبوضات منضبطہ یا کاشتہائے منتقلہ کے حسب دفعہ ۵۴

(و) بشمول تقرر جرمانہ رقم جبریانہ قابل اخذ حسب دفعہ ۶۱ کے جب وہ اراضی کہ جسپر قبضہ بلا اختیار کے کیا گیا ہو کسی غرض علاوہ کاشتکاری کے لئے مخصوص کی گئی ہو۔

(ز) واسطے اہتمام کسی بند و بست پیمایش کے۔

(ح) بشمول تقرر طرز و نمونہ و طریقہ کے جسکے مطابق اپیلہائے حسب باب ۱۳-۱۱ اس ایکٹ کے مرتب اور پیش کئے جائینگے

(ط) عموماً واسطے ہدایت جملہ اشخاص کے معاملات متعلقہ نفاذ اس ایکٹ کے یا اون صورتون مین جنکے لئے صریحاً کوئی حکم اس ایکٹ مین نہو۔

(۱) دیکہو گورنمنٹ گزٹ بمبئی حصہ ۱ صفحہ ۹۰۸ بابت سنہ ۱۸۹۱ع

(۲) دیکہو گورنمنٹ گزٹ بمبئی حصہ ۱ صفحہ ۹۱۱ بابت سنہ ۱۸۹۱ع

۱۸۸۹ء
دہانیا بنام الف ال کی فرق ۳۷

وہ اپنی مرضی سے اوسکے ڈیرہ پر رات کو رہا تھا۔

مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے اس امر کو ثابت قرار دیا اور ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) رہا کیا۔

سشن جج نے یہ تجویز کی کہ گو ملزم نے مستغیث کو اپنے ڈیرہ پر رات کو رکھا تاہم نامبردہ مجرم کسی جرم کا بموجب مجموعہ تعزیرات کے نہ تھا کیونکہ اوسنے بلا عداوت اور مطابق اپنی بہترین رائے کے عمل کیا لہذا حاکم موصوف نے دست اندازی کرنے یا حکم تحقیقات کے دینے سے احتراز کیا۔

ہائی کورٹ سے بصیغہ نظر ثانی **تجویز ہوئی** - کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے بیجا طور سے اون اقبالات پر لحاظ نہین کیا جو ملزم نے اپنے اظہار مین بمقدمہ دہن جی بہائی کئے تہے اقبالات مذکور بمقابلہ ملزم شہادت مین قابل پذیرائی تہے اور چونکہ اونپر لحاظ نہین کیا گیا لہذا تحقیقات کو ترداہ مجواہ ناتمام و غیر مکمل ہی پس تحقیقات مزید کا حکم دیا گیا۔

محض اس امر سے کہ ملزم نے بلا عداوت اور مطابق اپنی بہترین رائے کے عمل کیا وہ محفوظ نہین رہسکتا اگر اوسکا فعل اور طرح پر مطابق تعریف مندرجہ دفعہ ۳۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے تہا۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے تہی۔

ملزم ایک انسپکٹر آبکاری پر الزام حسب دفعہ ۳۴۲ - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) بابت دہانیا مستغیث کو ناجائز حالات مندرجہ ذیل کے حبس بیجا میں رکہنے کے لگایا گیا

دسمبر ۱۸۸۸ء مین موضع سو ۔ تعلقہ اولیا ڈمین ایک میلہ ہوا ایک شخص مسمی دیال فقیرا نے اس میلہ مین چندروزہ دکان تاڑی کہولنے کا لیسنس حاصل کیا تہا دیال نے دہانیا مستغیث اور مسمی دہن جی بہائی کو اپنا ایجنٹ واسطے فروخت کرنے تاڑی کے مقرر کیا تہا ملزم بحیثیت انسپکٹر آبکاری دکان مذکور پر معاینہ کو گیا اور چونکہ اوسکو وجہ یہ شبہہ کرنے کی ہوئی کہ جرم حسب ایکٹ آبکاری کا ارتکاب ہوا ہے لہذا اوس نے معاملہ مذکور مین تحقیقات کی اثناے اس تحقیقات مین دہانیا نے کچہ بیانات کئے جنسے ثابت ہوا کہ ارتکاب ایک جرم کا ہوا ہے اور دہن جی بہائی قابل ماخوذی ہے بر طبق اسکے ملزم نے یہ ارادہ کیا کہ دہن جی بہائی پر استغاثہ کرے اور مقدمہ مذکور مین دہانیا کو گواہ بنائے بغرض اس امر کے کہ دہانیا تک کوئی نہ پہونچے اور اوسکو نہ سکہائے ملزم نے اپنے سپاہی کو یہ حکم دیا کہ دہانیا کو اوسکے ڈیرہ پر لیجاوے یہان اوسکے بیانات قلمبند کئے گئے اور اوسکو رات بہر وہان

[illegible]

وہان رکہا اور دوسرے روز صبح کو اوس سے بحراست ایک سپاہی کے عدالت مجسٹریٹ درجہ دوم مقام اولپاد کو بہیجا جہان اوس نے وہی بیانات روبرو ملزم کے کئے تہے حلف سے کئے بعد ازان اوسکو اجازت چلے جانیکی دیگئی۔

۳۲۸ ملزم نے دہن جی بہائی پر بابت جرم حسب ایکٹ آبکاری کے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم مقام اولپاد کے استغاثہ کیا اثنائے اس کارروائی مین اوسکا اظہار بطور مستغیث کے ہوا اور اوس نے بیانات ذیل کئے۔

مین نے دہانیا اور دہن جی بہائی کو اپنے چپراسی کے سپرد کیا + + + +

+ + + + + + + + + + + + + +

مین دوسرے روز صبح دہانیا کو عدالت ہذا مین بغرض تصدیق اون بیانات کے جو اوس نے مجھسے کئے تہے لایا + + + وہ میرے چپراسی کے پاس میرے ڈیرے کے قریب رہا اوسکو دوسرے روز بعد تصدیق اپنے بیان کے مابین دو اور تین بجے دن کے جانے دیا

+ + + + + + + + +

مین نے دہانیا کو اسلئے روک رکہا کہ ملزم اوسکو اپنا بیان تبدیل کرنے کی ترغیب دیتے ہے اگر مجکو ٹہیک یاد ہے بہجن جی دوسرا تاڑی فروش آیا اور اوس نے مجھسے کہا کہ دہانیا کو چہوڑدو اور جہان تک کہ مجکو علم ہے اوس نے ضامن ہونے کو کہا مین نے اوسکو ضمانت پر نہین چہوڑا مین نے یہ دریافت نہین کیا کہ دہانیا کون ہے مجھسے یہ بیان کیا گیا کہ دہانیا ایک شخص درمیانی مابین خریدار اور فروشندہ کے منجانب دہن جی بہائی فروشندہ کے تہا

+ + + –

سوال۔ کس اختیار قانونی خواہ اختیار مجسٹریٹی سے تم نے دہانیا کو جبکہ تم نے کل بیان کیا تہا روکا۔

جواب۔ دہانیا روکے جانے پر رضامند تہا۔

سوال۔ کیا یہ سچ نہین ہے کہ تم نے دہانیا کو ضمانت پر نہین چہوڑا۔

جواب۔ دہانیا نے مجھسے کبہی یہ نہین کہا کہ مجھے ضمانت پر چہوڑدو بہجن جی نے مجھسے کہا تہا کہ دہانیا کو ضمانت پر چہوڑدو مگر دہانیا کی موجودگی مین نہین کہا تہا مجکو معلوم نہین کہ دہانیا اوس وقت کہان تہا مین خیال کرتا تہا کہ وہ میرے سپاہی کے پاس [illegible] [illegible]

سنہ ۱۸۸۸ء
دہانیا
بنام
کلیفرڈ

مین سنے دہانیا کو اپنے سپاہی کے سپرد کیا تہا

+ + + + + + + -

نہین کسی سند کا حوالہ دلسطے بہیجنے درخواست مین گواہ کے عدالت مین یا اوسکو واسطے تصدیق بیان کے روک رکہنے کے نہین دیسکتا"

بعد ختم ہونے دہن جی بہائی کی تجویز کے دہانیا نے استغاثہ حال بنام کلیفرڈ دائر کیا اور اوسپر اوسوقت سے جب سے اوسکو دکان تاڑی سے بموجب حکم کلیفرڈ کے لے گئے اوسوقت تک جب اوسکو مجسٹریٹ کے روبرو چلے جانے کی اجازت ملی الزام حبس بیجا کا لگایا۔

۲۷۹ کلیفرڈ کا جواب یہ تہا کہ مستغیث از خود دکان تاڑی سے اوسکے ڈیرہ پر اسغرض سے گیا کہ اوسکا بیان قلمبند کیا جاوے اور وہ اس امر پر رضامند ہوا کہ وہان رات کو رہے اور وہ خود اپنی مرضی سے سپاہی کے ساتہہ عدالت مجسٹریٹ اوپاد کو دوسرے روز صبح گیا۔

مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے اس عذر کو ثابت قرار دیا اور ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری رہا کیا

برطبق اسکے مستغیث نے سشن جج سورت کو یہ درخواست دی کہ معاملہ مذکور کی تحقیقات بالخصوص اسوجہ سے کی جاوے کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے کلیفرڈ کے اون بیانات پر جو مقدمہ دہن جی بہائی میں کیا جنسے جرم حبس بیجا مربگا ثابت تہا لحاظ نہین کیا۔

سشن جج نے حکم تحقیقات مزید صادر کرنے سے انکار کیا حاکم موصوف کی یہ راے ہوئی کہ گو ملزم کا فعل بابت اپنے ڈیرہ پر روک رکہنے مستغیث کے داخل منشاے دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے تہا تاہم چونکہ اوسنے بلا عداوت اور مطابق اپنی بہترین راے کے عمل کیا وہ مجرم کسی جرم کا بموجب مجموعہ کے نہ تہا وجوہ حاکم موصوف انتخاب تجویز مندرجہ ذیل تجویز حاکم موصوف مین مندرج ہین۔

"اگر دہانیا کو بعد اسکے کہ اوسکا بیان کلیفرڈ کے ڈیرہ پر قلمبند ہوا چلے جانے کی اجازت دیجاتی تو میرے نزدیک الزام حبس بیجا منظور نہین ہوسکتا تہا کلیفرڈ کا یہ کار منصبی تہا کہ جرائم ایکٹ آبکاری کا سراغ لگائے اور اونکو ظاہر کرے اور یہ قیاس کرلینا چاہیے کہ بغرض ایسا کرنے کے اوسکو اختیار تہا کہ اون اشخاص سے سوالات کرے جنکو ظاہراً جرائم مذکور کا علم ہو اور اونکے جوابات قلمبند کرے اگر بنظر سہولت اوس نے کسی شخص کو یہ حکم دیا کہ اوسکے ڈیرہ پر آئے یا اپنے سپاہی کو یہ حکم دیا کہ اوسکو ڈیرہ پر لے آئے

دہانیا بنام ایف ایل کلیفرڈ ۱۸۸۹ء

تو یہ تکلیف اگر وہ کوئی تکلیف ہو ایسی خفیف ہے کہ کوئی شخص معمولی عقل و مزاج کا اوسکی شکایت نہ کرے گا اور بدین وجہ فعل مذکور کوئی جرم حسب دفعہ ۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہو گا۔

لہٰذا اگر کلیفرڈ مرتکب جرم حبس بیجا کا ہوا ہے تو وہ بوجہ اوسکے فعل مشعر رات کو روک رکھنے دہانیا کے اپنے ڈیرہ پر اور دوسرے روز اوسکو بحراست سپاہی کے اولپاڈ بھیجنے کے ہوا ہوگا میرے نزدیک کلیفرڈ کی یہ حجت کرنی فضول ہے کہ

۳۸۰ دہانیا اپنی مرضی سے اوسکے ڈیرہ پر تمام رات رہا اور دوسرے روز سپاہی کے ساتھ اولپاڈ گیا مین یہ تسلیم کرتا ہوں کہ شہادت سے ظاہراً ثابت ہوتا ہے کہ دہانیا نے بہت عذر یا کوشش واسطے چلے جانے کے نہین کی لیکن کوئی شخص ذرا بھی یہ خیال نہین کرسکتا ہے کہ دہانیا کلیفرڈ کے ڈیرے پر سے نہ چلا جاتا اگر اوسکی بذریعہ کسی مرضی یا اختیار علاوہ خود اپنی مرضی یا اختیار کے کہ جو مرضی یا اختیار کلیفرڈ کا تھا مزاحمت نہ کی جاتی۔

لہٰذا میری یہ رائے ہے کہ کلیفرڈ نے دہانیا کی ایک قسم کی مزاحمت کی جسکی وجہ سے اوس نے نامبردہ کو کسی ایسی سمت مین جانے سے روکا جسمین وہ جانے کا استحقاق رکھتا تھا اور بدینوجہ کلیفرڈ کے فعل سے تعریف حبس بیجا مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۳۹ کا ایفا ہوتا ہے۔

اب باقی رہا دیکھنا اس امر کا کہ آیا کلیفرڈ اوسکے ذریعہ سے مرتکب کسی ایسے جرم کا ہوا جو از روے مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے میرے نزدیک وہ مرتکب نہین ہوا یہ بیان کیا گیا ہے اور حالات مقدمہ سے ذرا بھی وجہ یہ خیال کرنے کی نہین پائی جاتی ہے کہ کلیفرڈ نے دہانیا کو بوجہ عداوت روکا اوس نے بلاشک جیسا کہ بہتر سمجھا اوسکو روکا یہ امر واسطے فائدہ گورنمنٹ اور رعایا کے نہایت قرین مصلحت تھا کہ جرائم ایکٹ آبکاری کی سراغ رسانی کیجاے اور مجرمان کو سزا دیجاوے نامبردہ نے یہ تصور کیا کہ اگر مجرمان دہانیا تک پہونچ جائینگے تو وے اونکے ساتھ سازش کر کے انصاف سے بچ جائینگے یہ امر مضر آمدنی گورنمنٹ و فائدہ عوام الناس کے ہوگا اور بدینوجہ اوس نے یہ نیک نیتی بغرض انسداد اس نقصان کے دہانیا کو

سنہ ۱۸۸۱ع دہانیا بنام ایفنایل کلیفرڈ

مزاحمت عارضی مین رکہا کلیفرڈ کا بیان روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے یہ تہا
مین سنے دہانیا کو اس لئے روکا کہ اوسکو ملزم اپنے بیان کے بدلنے کی ترغیب
دے یہ بیان میری راے مین واقعی جواب فعل مذکور کا ہے گو اوسکو جب وہ روبرو
مجسٹریٹ درجہ اول کے لایا گیا یہ بیان کرنے کی غلط صلاح دی گئی کہ دہانیا خود اپنی مرضی
سے اوسکے ڈیرہ پر رہا اور سپاہی کے ساتہہ اولپاد گیا نسبت اس امر کے
کہ آیا اگر دہانیا کو اپنے راستہ جانے دیا جاتا تو وہ سازش کرتا ایک ایسا امر ہے
کہ جسکی نسبت شہادت صریح پیش نہین کی گئی ہے لیکن اس امر کے دریافت
کرنے کے لئے بہت تہوڑی سی واقفیت ملک کی درکار ہے کہ یہ نتیجہ اسقدر قرین
۳۸۱ قیاس تہا کہ در اصل یقینی تہا آیا وہ نقصان جسکا انسداد کیا گیا اس قسم کا تہا یا نہین
کہ کلیفرڈ کو دہانیا کا روک رکہنا جائز ہو ایک ایسا امر ہے جسکی نسبت دو راے
ہوسکتی ہین مگر کلیفرڈ نے صریحاً بلا عداوت مطابق اپنی بہترین راے کے عمل کیا
اور فرض کرو کہ اوس نے غلطی کی تو محض ایک غلطی راے قطع نظر کسی نیت نقصان
پہونچانے کے میری راے مین داخل جرم نہین ہے اگر دہانیا کو کوئی نقصان یا تکلیف
کلیفرڈ کے فعل سے ہوئی تو اوسکو اختیار ہے کہ کلیفرڈ کو بذریعہ نالش دیوانی ہرجہ
کے ادا کرنے پر مجبور کرے لیکن میرے نزدیک یہ امر مطابق منشاے مجموعہ تعزیرات
کے نہوگا کہ ایسے فعل پر الزام مجرمانہ ہونے کا لگایا جاے جو بلا عداوت اور بغرض انسداد
بے انصافی کے کیا گیا ہو دفعہ ۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یہ حکم ہے کہ جب کوئی
گواہ عدالت مجسٹریٹ کو جاتا ہو اوسکو یہ حکم نہ ہوگا کہ وہ اہلکار پولیس کے ساتہہ جاے
یہ حکم اوس بات مین واقع ہے جو متعلق اختیارات پولیس دربارہ تفتیش کے ہے لیکن
کلیفرڈ اہلکار پولیس نہین ہے اور یہ دلیل واجبی ہے کہ اگر فعل مذکور از روے
مجموعہ تعزیرات ہند کے کوئی جرم ہوتا تو کوئی حکم خاص واسطے اسکے انسداد کے مجموعہ
ضابطہ فوجداری مین نہ ہوتا

بناراضی اس حکم کے مستغیث نے ہائی کورٹ مین بصیغہ نظر ثانی درخواست دی
مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب مستغیث ۔
گنپت سداشیو راو منجانب ملزم ۔

۱۹۰۶ء دہانیا بنام ایمپائر

برڈاوڈ صاحب جسٹس ۔ ہمارے نزدیک اس مقدمہ مین تحقیقات مزید کا حکم ہونا چاہئے کیونکہ ملزم نے کچھ اقبالات اپنے اوس اظہار مین کئے جو روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے اوس مقدمہ مین ہوا جس مین اوس نے مسمی دہن جی بھائی پر استغاثہ کیا تھا اور جسکی تاثیر پر مجسٹریٹ نے بوقت تجویز نسبت استغاثہ ہذا کے لحاظ نہین کیا ہے اظہار مذکور صریحًا ایسے حالات مین دیا گیا تھا جن مین اوسکی پذیرائی بطور شہادت بمقابلہ ملزم کے جائز تھی (ملکہ قیصرہ ہند بنام گینو سنبا (۱)) اور اظہار مذکور مین ملزم نے بیان کیا کہ اوس نے اپنے سپاہی سے کہا کہ دہانیا مستغیث حال کو اوسکے دفتر واقع اوسکے ڈیرہ مین سے لے آئے اوس نے یہ بھی بیان کیا کہ سپاہی دہانیا مذکور کو لایا اور دہانیا سپاہی کے ساتھہ رات بھر رہا اور نامبردہ نے دہانیا کو اسلئے روک رکھا دہن جی بھائی اوسکو اپنا بیان تبدیل کرنے کی ترغیب دے علاوہ برین اوس نے بیان کیا کہ تا حد اوسکے علم کے بھن جی تاڑی فروش آیا اور اوس سے کہا کہ دہانیا کو چھوڑ دو اور ضامن ہونے کو کہا اور اوس نے اوسکو ضمانت پر نہین چھوڑا وہ اظہار جسمین یہ بیانات مندرج تھے مجسٹریٹ دیکھہ سکتا تھا اور بیانات مندرجہ اظہار مذکور متعلقہ استغاثہ موسومہ ملزم پر لحاظ ہونا چاہئے تھا ہم کوئی راے نسبت واقعات مقدمہ کے ظاہر نہین کرتے لیکن ہماری صریحًا یہ راے ہے کہ تحقیقات نامکمل ہوئی ہے اور بدین وجہ رہائی بیجا تھی سشن جج نے یہ تصور کیا کہ مستغیث کو ملزم نے روک رکھا لیکن ملزم مرتکب کسی جرم کا نہین ہوا ہے کیونکہ اوس نے صریحًا بلا عداوت اور مطابق اپنی بہترین راے کے عمل کیا لیکن جرم حبس بیجا اوسوقت مکمل ہو جاتا ہے جب کسی شخص کی مزاحمت بیجا اس طرح پر کیجاے کہ وہ شخص خاص حدود کے باہر جانے سے روکا جاے اور دفعہ ۳۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند ، اور کسی شخص کی مزاحمت بیجا کی جاتی ہے اگر اوس شخص کی کوئی بالارادہ اس طرح سد راہ ہو کہ اوس شخص کو کسی ایسی سمت مین جانے سے روکے جس مین وہ جانے کا استحقاق رکھتا ہو (دفعہ ۳۳۹ مجموعہ تعزیرات ہند) لہذا ممکن ہے کہ کوئی شخص

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۴

مجرم جس جگہ کا ہو گو وہ بلا مداوت عمل کرتا ہے بلا شک بحث
یہ سوال ہو سکتا ہے کہ آیا شخص مذکور ازروے دفعہ ۱ مجموعہ تعزیرات ہند
محفوظ ہے یا نہین لیکن کسی ایسی بحث سے جو ممکن ہے کہ مقدمہ حال مین
پیدا ہو مجکو بالفعل تعلق نہین ہے
ہم مجسٹریٹ ضلع کو حسب دفعہ ۴۲۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری حکم
دیتے ہین کہ خود یا بذریعہ اپنے کسی مجسٹریٹ ماتحت کے نسبت ملزم کے تحقیقات
مزید کرے

جارڈین صاحب جسٹس۔ چونکہ یہ مقدمہ اس وجہ سے اہم ہے
کہ آزادی ذاتی کو تعلق ہے جو کچھ کہ میرے برادر ذی علم نے تحریر کیا ہے
اوسمین مین یہ اور اضافہ کرونگا کہ مجکو سشن جج کی راے قانونی سے
اختلاف ہے مجکو مقدمہ پران کوشم نراسیہ پنتولو بنام کپتان
ارا سی اسٹوارٹ (۱) سے اتفاق ہے جسکا فیصلہ بعد غور کرنے اوپر
مقدمہ برڈ بنام جونس (۲) کیا گیا تہا جسمین کسی سمت مین جانے کا سدراہ
ہونے اور قید مین فرق کیا گیا ہے کروج صاحب جسٹس (۳) نے
یہ فرمایا ہے کہ میری یہ راے ہے کہ یہ قید نہین تہی اوسکو قید نامزد کرنے
سے میری دانست مین جزواً مزاحمت و خلل اندازی کو ساتہہ قطعی مزاحمت ۳۸۴
اور روک رکہنے کے گڑبڑ کرتا ہے ممکن ہے کہ کسی مجلس کی حدود وسیع یا تنگ
ہون یا نظر مین آسکین قابل محسوس ہون یا گو واقعی ہون تاہم صرف
خیال ہی مین ہون ممکن ہے کہ وہ بنفسہ متحرک ہو یا معین ہون لیکن حد کوئی
نہ کوئی ہونی چاہیے اور جو شخص کہ قید کیا جاے اسکو حد مذکور سے باہر جانے
کی امتناع ہونی چاہیے اوسکو اوس جگہ سے جانے کی ممانعت
ہونی چاہیے جسکے حیطہ مین قید کنندہ اوسکو مقید کرے بجز اسکے کہ قید
کے قاعدہ کی خلاف ورزی کی جاے میری دانست مین جسم کی قید کو صرف ال[illegible]

(۱) ہیوسٹ ان کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ – (۲) کوئنس بنچ جلد [illegible] صفحہ [illegible]
(۳) کوئنس بنچ جلد ۷ صفحہ ۷۴۲

۱۸۸۳ء
وہابیا
بنام
ایف ایل کلیفرڈ

آزادی مین شامل کرنے سے کسیقدر کم تر پیدا ہوتا ہے تعریف آزادی کا ایک جز و یہ ہے کہ کوئی شخص جہان
جانا چاہے جا سکے لیکن قید بہ نسبت اس اختیار کے جانے رہنے کے کسیقدر زیادہ ہے اوس مین خیال مزاحمت
اندر کسی ایسے حدود کے داخل ہے جو علاوہ اپنے کسی اور کی مرضی اور اختیار سے مقرر ہوئی ہون
ڈائجیسٹ کمین صاحب قیدز امین یہ مندرج ہے۔ ہر مزاحمت نسبت آزادی کسی شخص آزاد کے قید ہوگی
اسکی نسبت جن اسناد کا حوالہ دیا گیا ہے یہ ہین۔ کتاب انسٹیٹیوٹ جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ مقدمہ ہوبرٹ واسٹرافڈ و رسالہ کرو کا
صفحہ ۷۹۱ لیکن جب انکا حوالہ دیا گیا ہے یہ معلوم ہوگا کہ ہرگز یہ منشا نہتا کہ جو کچھ پہ مین نے اوپر لکہنے کی دلیری کی ہے
اوسکے خلاف ہو دونو کتابون مین غرض یہ تہی کہ یہ تبلایا جاوے کہ قید خانہ خواہ مخواہ وہ چیز نہین ہے جسکو عموماً
اس نام سے موسوم کرتے ہین یعنی وہ جگہ جو معین ہوئی ہے اور واسطے لینے قیدیونکے مقرر کی گئی ہے
لانڈکوک صاحب نے انسٹیٹیوٹ دسیت منسٹروم (اول انسٹیٹیوٹ طبل ۳۳ سنہ جلوس ایڈورڈ طبع اول باب ۵۴) قید خانہ کی توضیح کی ہے یہ فرمایا
ہر مزاحمت نسبت آزادی کسی شخص آزاد کے قید ہے گو وہ اندر احاطہ کسی عام قید خانہ کے نہو فقرہ مندرجہ رسالہ کروکر
صفحہ ۷۹۱ مقدمہ ہوبرٹ واسٹرڈ ایک مقدمہ عجیب متعلقہ اطلاع خلاف سرس ہوبرٹ وسٹر اسٹرڈ کے ہے جو بابت
اوس قید خانہ کے دروازہ مین سے نکل جانے کے تہی جس مین اونکو بادشاہ نے بہیجا تہا بحث یہ تہی کہ آیا بلحاظ حالات
نامبردگان کبہی قید خانہ مذکور مین قید کئے گئے تہے یا نہین بوجہ لندن مین بیماری ہونیکے اور بوجہ مہربانی داروغہ کے
یہ اشخاص سوائے ایک مرتبہ کے اندر احاطہ مکان بالائے دروازہ کے نہین گئے تہے یہ موقعہ کسیقدر عجیب
۲۸۴ طرح پر فیصلہ عدالت مین ظاہر کیا گیا ہے جو یہ تہا کہ یہ اشخاص از خود یا خانہ گٹ ہاوس مین گئے جس سے
وہ قیدی ہو گئے مگر رزولیوشن مابہ البحث یہ ہے کہ پریزن یعنی جیلخانہ کنگز بینچ کوئی
جیلخانہ مختص المقام جو ایک موقع پر محدود ہو نہین ہے بلکہ ہر ایسا مقام
جہان کسی شخص کو اوسکی آزادی سے مزاحمت کیجائے قید خانہ ہے مثلاً کوئی شخص کسی
مقام مین پناہ گزین ہو اور وہان چلا جاوے تو کہا جائیگا کہ وہ جیلخانہ توڑ کر نکل گیا از ولیم صاحب جسٹس (ایضاً صفحہ ۵۸۹)
اور یہ وہ مزاحمت کلی اور پر مرضی کے ہے جو میری دانست مین قید خانہ ہو جاتا ہے۔

اگر سشن جج اس رائے قانونی متعلق مقدمہ کو اون واقعات سے جو حاکم موصوف نے تجویز کئے
متعلق کرتا تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حاکم موصوف حکم حسب دفعہ ۴۳۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے
کئے جانے تحقیقات مزید کے صادر کرتا ممکن ہے کہ اوس تحقیقات مزید مین ملزم جواب بیان مدعی کا
بذریعہ پیش کرنے شہادت تردیدی کے دے دیکہو مقدمہ ہری داس بنام شریعت اللہ (۱) جاریہ ہے
کہ مجسٹریٹ وہ شہادت جو اوسنے مثل مقدمہ ہذا کے نہین لی ہے سے لے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۸

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام سنکر *

اجازت ارجاع استغاثہ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ - عدالت کا اختیار نسبت کرنے کارروائی حسب دفعہ ۴۷۶ بعد دینے اجازت کے کسی شخص غیر سرکاری کو - ڈسمسی اوس استغاثہ کی جو کسی شخص غیر سرکاری نے کیا ہو مانع کارروائیات حسب دفعہ ۴۷۶ کا نہین ہے - ۱۳ ستمبر ۱۸۸۸ء

دینا اجازت کا کسی شخص غیر سرکاری کو حسب ضمن (ج) دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) عدالت دیوانی کو مانع کرنے کارروائی حسب دفعہ ۴۷۶ کا نہین ہے نہ ڈسمس کرنا مجسٹریٹ کا کسی ایسے استغاثہ کو جو کسی شخص غیر سرکاری نے کیا ہو تاوقتیکہ وہ منسوخ نہ کیا جاوے مانع کارروائی حسب دفعہ مذکور ہو سکتا ہے - صفحہ کتاب محرر ریکارڈ ۳۱۴

یہ استصواب جی میک کارکل صاحب سشن جج کنارا نے حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیا -

استصواب مذکور بعبارت ذیل کیا گیا "ملزم مقدمہ ہذا کو واسطے تجویز کے حسب احکام دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری راؤ صاحب شونت ویکنٹہ وال نے بجرم دفعات ۱۹۳ و ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے سپرد کیا جب ملزم اول مرتبہ روبرو عدالت سشن کے حاضر ہوا معلوم ہوا کہ اوسکی عقل ایسی حالت مین نہین ہے کہ اوسکی نسبت تجویز کیجاوے چنانچہ تجویز ۲ - نومبر تک ملتوی رہی کہ اوس تاریخ کو ملزم حاضر ہوا اور معلوم ہوا کہ اوسکی عقل اسقدر درست ہو گئی ہے اور کہ وہ ایسی حالت مین ہے کہ الزام کا جواب دیسکے اور اپنے وکیل کو ہدایت اور اور طرح اپنے مقدمہ کی پیروی کر سکے جب فرد قرارداد جرم ملزم کو سنائے جانے کو تھی مسٹر شیورام سبارافو نے جو بحیثیت اوسکے وکیل کے حاضر ہوا نسبت جواز سپردگی کے عذر کیا وہ وجوہ جنکی بنا پر نسبت سپردگی کے اعتراض کیا گیا ہے حسب ذیل ہین ا - چونکہ جج ماتحت نے حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک شخص غیر سرکاری کو اجازت دی لہذا جج ماتحت کو جائز نہ تھا کہ کوئی کارروائی نسبت اوسی الزام کے بمقابلہ ملزم کرے ۲ - کارروائیات نسبت ملزم کے بعد گذرنے چھ مہینے سے زیادہ کے اوس تاریخ سے جب اجازت دیگئی دائر کی گئی نہین ۳ - ایک مستغیث غیر سرکاری نے استغاثہ ۲ - جولائی کو روبرو مجسٹریٹ تعلقہ درجہ اول کے دائر کی جسنے استغاثہ مذکور ڈسمس

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۷ ۱۸۸۹ء

ملکہ قیصرہ ہند بنام شنکر

کیا اوس جج ماتحت یا کسی اور شخص کو یہ اختیار نہ تھا کہ استغاثہ جدید دائر کرے تا وقتیکہ حکم مشعر ڈسمس استغاثہ اول
منسوخ نہ کیا جاوے ہ۔ گو نسبت کارروائی مجسٹریٹ ماتحت کے اوس وقت عذر کیا گیا جب معاملہ مذکور روبرو حاکم
موصوف پیش تھا مگر مجسٹریٹ موصوف نے عذر مذکور پر کچھ لحاظ نہین کیا بلکہ مقدمہ بیجا طور پر واسطے تجویز کے سپرد
کیا ہے مقدمہ مین دو امور ظاہرا پیدا ہوتے ہین ۱۔ آیا جب کسی عدالت نے اجازت کسی شخص غیر سرکاری کو حسب
دفعہ ۵ و مجموعہ ضابطہ فوجداری دی ہو تو عدالت موصوف مجاز ہے یا نہین کہ کارروائیات بنام اوسی شخص کے
استغاثہ کرنیکی اجازت حسب دفعہ ۵ و مجموعہ ضابطہ فوجداری دیگئی ہو اوس وقت جب اجازت مذکور نافذ ہو یا کسی وقت مابعد پر
دائر کرے ۲۔ آیا جب کسی عدالت نے اجازت کسی شخص غیر سرکاری کو حسب دفعہ ۵ و مجموعہ ضابطہ فوجداری دی ہو اور اوس شخص نے
جسکو اجازت دیگئی ہو استغاثہ روبروے مجسٹریٹ مجاز کے بغرض سماعت و تجویز استغاثہ مذکور کے دائر کیا ہو جسکو اختیار
سماعت و تجویز استغاثہ مذکور کا ہو اور استغاثہ مذکور مجسٹریٹ نے ڈسمس کیا ہو تو اوس عدالت کو جسنے اجازت مذکور دی ہو اختیار
ہے یا نہین کہ کارروائیات جدید بنام اوس شخص کے جسپر استغاثہ کرنیکی اجازت دیگئی ہو بلا منسوخ کرانے حکم مشعر ڈسمس استغاثہ کے ۲۸۶
حاکم مجاز کارروائیات جدید شروع کرے میری راے مین دونون سوالات کا جواب نفی مین دیا جانا چاہیے جو واقعات مقدمہ سوا
ہمنے استصواب ہذا کے ضروری ہین حسب ذیل معلوم ہوتے ہین ملزم حال ایک نالش مین جو عدالت جج ماتحت ہونا در مین تہی
مدعی تھا مقدمہ مذکور مین ۷۔ جولائی ۱۸۷۸ء کو راضی نامہ ہوا اور مدعا علیہ نے عہ نقد مدعی کو دیے اور باقی ایک
تاریخ معین پر ادا کرنیکا وعدہ کیا یہ شرائط راضی نامہ قلمبند کیئے گئے یہ راضی نامہ باضابطہ مکمل ہو
مدعی کو دیا گیا کہ وہ اوسکو عدالت مین تحریر کرائے مگر بجاے پیش کرنے اس دستاویز کے نامبردہ نے اصل
راضی نامہ سے ایک بالکل مختلف راضی نامہ پیش کیا راو صاحب رامچندر ونکٹیش جو اوسوقت جج ماتحت تھے
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ عدالت (راو صاحب رامچندر ونکٹیش) نے کوئی کارروائی واسطے کرنے استغاثہ
اوپر ملزم کے کی لیکن ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۰ء کو منجیا مدعا علیہ نالش دیوانی نے ایک درخواست واسطے عطا
اجازت کے گذرانی اور ۲۶ ماہ مذکور کو حکم مشعر عطاے اجازت ضروری کے صادر ہوا منجیا واسطے
لینے اجازت کے کبھی حاضر نہین آیا بعد آخرکار نامبردہ کو ایک اطلاعنامہ بھیجا گیا بجواب اس اطلاعنامہ کے عدالت
کو یہ اطلاع دیگئی کہ منجیا فوت ہو گیا مگر ارایا پسر منجیا حاضر ہوا اور یہ درخواست کی کہ اجازت اوسکے نام
دیجاوے ایسا کیا گیا اور اجازت باضابطہ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۸۱ء تھی یہ نہین ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کو
کوئی اطلاع قبل حکم ۲۶۔ مارچ ۱۸۸۰ء یا عطا کیے جانے اجازت ۲ جنوری ۱۸۸۱ء کے دیگئی ملزم کو موقع
وجہ ظاہر کرنے کا نہ دیا جانا میری راے مین ایک بہت شدید امر تھا لیکن چونکہ نسبت ضرورت اطلاع کے
ایسی صورت مین اسناد مخالف یکدیگر ہین لہذا یہ کہنا ناممکن ہے کہ بے ضابطگی مذکور ناجائز ی کی

۱۸۸۰ء ملکہ قیصرہ ہند بنام شنکر

عدالت تک پہونچتی ہے ارایا کو یہ اجازت ملی لیکن اوسنے یہ نہ سمجھا وہ سکے ۔ جنوری ۱۸۸۰ء تک کوئی کارروائی نہین کی اور اوسوقت اوسنے ایک استغاثہ روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے دائر کیا حاکم موصوف نے اوسکو ڈسمس کیا . . . بمسل قتل گذرنے چھ مہینے کے اوس عدالت نے جسنے اجازت عطا کی تھی وارنٹ گرفتاری ملزم جاری کیا میری راے مین یہ کارروائی ناجائز تھی عدالت نے ایک شخص خاص کو اجازت استغاثہ کرنیکی دی تھی عدالت درحالیکہ اجازت نافذ تھی کسی دوسرے شخص کو اجازت نہین دیسکتی تھی عدالت مجاز تھی کہ اولا استغاثہ قائم کرتی لیکن جب اوسنے ارایا کو اجازت دیدی اوس نے اپنا اختیار منتقل کردیا اور تاوقتیکہ اجازت مذکور بذریعہ انقضاے زمانہ یا منسوخی اجازت منسوخ ہوجاے میری صریحا یہ راے ہے کہ عدالت کا اختیار ختم ہوگیا اور استغاثہ اور سپردگی حال ناجائز ہین ۔ ۳۸۰

کوئی شخص منجانب سرکار خواہ ملزم حاضر نہین ہوا ۔

پرڈاوڈ صاحب جسٹس ۔ دینا اجازت کا حسب ضمن (ج) دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کسی شخص غیر سرکاری کو ہماری دانست مین عدالت دیوانی کو مانع کرنے کارروائی حسب دفعہ ۴۷۶ نہین ہے نہ ڈسمس کرنا مجسٹریٹ کا کسی ایسے استغاثہ کو جو کسی شخص غیر سرکاری نے کیا ہو تاوقتیکہ وہ منسوخ نہ کیا جاے مانع کارروائی حسب دفعہ مذکور ہوسکتا ہے ممکن ہے کہ وہ شخص غیر سرکاری اجازت مذکور پر کبھی عمل نکرے یا اوسکی اجازت ساقط ہوجاے کہ جو صورت مقدمہ حال مین ہے کیا عدالت وہ کارروائی مزید کرنیکے ناقابل ہے جسکا مقتضی انصاف ہو ہماری دانست مین گو عدالت اجازت حسب دفعہ ۱۹۵ دیوے تاہم اوسکو اختیار ہے کہ کارروائی حسب دفعہ ۴۷۶ کرے بالخصوص ایسے حالات مین جیسے مقدمہ حال مین تھے جن مین وجہ یہ شک کرنے کی تھی کہ ملزم نے مستغیث غیر سرکاری کو یہ ترغیب دی تھی کہ استغاثہ سے دست بردار ہو لہذا سشن جج کو چاہئے کہ تجویز مین کارروائی مزید کرے

جارڈین صاحب جسٹس ۔ وہ امور جو حاکم ذیعلم نے تحریر کئے ہین متعلق مجاز ہونے کے بلحاظ امر قانونی اور نہ بطور اختیار تمیزی کے ہین اور میری راے مین اونکا جواب اثبات مین دیا جانا چاہئے اصولا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ کیون محض اس امر سے کہ عدالت نے حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک شخص غیر سرکاری کو اجازت ارجاع استغاثہ دی تھی خود عدالت کو دائر کرنا کارروائیات کا حسب دفعہ ۴۷۶ ممنوع ہوا رو سے اجازت حسب دفعہ ۱۹۵ شخص غیر سرکاری کو اختیار رہتا ہے کہ اپنا یہ اختیار تمیزی بلا قید عمل مین لاے گا یا وہ کارروائی کریگا یا نہین بمقدمہ درخواست گردھاری مشتمل (۱) لیکن جب کوئی عدالت کارروائی حسب دفعہ ۴۷۶ کرے ذمہ داری استغاثہ کی کلیتا نہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحات ۳۳۵ و ۳۳۹

۱۸۸۳ع
ملکہ قیصر ہند ۴۸۸ بنام شنکر

جج کے ہیں کہ ایسا استغاثہ اوس استغاثہ سے بالکل مختلف ہے جو بطبق استغاثہ کسی شخص غیر سرکاری کے دائر کیا جاوے اور عدالت سے محض اجازت عطا کی ہو۔ مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام بیجو لال (۱) ملاحظہ طلب۔ غرض جملہ استغاثون کی یہ ہے کہ بابت اون جرائم کے جنکا ارتکاب ہو سزا دیجاوے لیکن اگر وہ رائے جو سشن جج نے قائم کی صحیح ہے تو یہ غرض بہت سے مقدمات مین زائل ہو جاویگی مثلاً جس مقدمہ مین کوئی شخص غیر سرکاری جسنے اجازت حاصل کی ہے بابت جرم مذکور کے مصالحت کرلے یا دیدہ و دانستہ اسقدر تساہل کرے کہ میعاد چھ مہینے کی گذر جاوے۔ مقدمہ قیصر ہند بنام گوری شنکر (۲) ملاحظہ طلب۔ اسقدر دست اندازی کیلئے جو معمولی استحقاق سرکار نسبت کرنے استغاثہ بابت جرائم کے کیجاوے قانون صحیح ضروری ہوگا لیکن مجکو ایسا کوئی قاعدہ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین خواہ کسی اور جگہہ معلوم نہین ہوتا ہے اور نسبت نظائر کے جن نظائر کا مین نے حوالہ دیا ہے میرے نزدیک خلاف رائے سشن جج کے ہین اسی قسم کے وجوہ تائید ڈسمسی استغاثہ شخص غیر سرکاری حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے متعلق ہین دفعہ ۴۰۳ مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ ڈسمسی ایسی برایت نہین ہے جو مانع تجویز جدید بابت اوسی جرم کے ہو۔ عذر مذکور ملزم بطور عذر جائز نسبت اپنی تجویز کے بوقت سپردگی عدالت سشن کے نہین کرسکتا ہے چنانچہ وہ مشابہ ایک ایسے استغاثہ کے ہے جو رو برو گرانڈ جوری کے پیش کیا جاوے اور وہ اوسکو خارج کرے اسکا عذر بعد ازان بطور برائت کے نہین کیا جا سکتا۔ رپورٹ پلیز آف کراون مولفہ ہیل صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ ملاحظہ طلب نیز دیکھو مقدمہ قیصر ہند بر طبق استغاثہ جگبندھو ناتھ بوس بنام تارا سن (۳) جو مقدمہ کہ ہمارے رو برو پیش ہے مقدمہ قابل اجرائے سمن نہین ہے اور مین یہ نہین چاہتا کہ میری تحریرات ایسی تصور کیجاوین کہ اونکو کوئی تعلق بتعبیر دفعہ ۲۴۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ہے سشن جج نے اس امر واقعہ کو کسیقدر شبہہ مین چھوڑا ہے کہ آیا استغاثہ ڈسمس ہوا تھا یا نہین اب یہ فرض کرکے کہ وہ ڈسمس نہین ہوا ہے اجازت بوجہ امتداد زمانہ منقضی المیعاد ہوگئی ہوگی مقدمہ قیصر ہند بنام نیجا (۴) یہ تجویز ہوئی کہ درحالیکہ وہ شخص جسکو اجازت دیگئی تھی اوس سے مستفید نہین ہوا لہذا مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۲۴۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ع مجاز سماعت کرنے مقدمہ کا بلا استغاثہ کے تھا غرض باب ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی یہ ہے کہ عدالتین فوراً اپنے اثر ذریعے واسطے کرنے استغاثہ جات بابت ایسے جرایم کے جو مخل عمل گستری ہون عمل مین لاسکین اون مقدمات سے جنکا ابھی حوالہ دیا گیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ غرض حامیان قانون کی بہت سی صورتون مین ملتوی اور

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۵۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۲

ذیل ہوجاتی اگر یہ تجویز کیجاے کہ جب کوئی عدالت اجازت کسی شخص غیر سرکاری کو دفعہ ۵ انیا ختیار منتقل کرتی ہے لہذا بجاے اسکے کہ ہم نسبت سپردگی عدالت سشن کے اعتراض کرین ہمکو چاہیے کہ سشن جج کو یہ ہدایت کرین کہ تجویز کی کارروائی کرے۔

۲۲۴ سنہ ۱۸۸۱ء ملکہ قیصر ہند بنام شنکر

نظر ثانی صیغہ فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام مرارجی گوکل داس +

ایکٹ حلف مجریہ ہند (۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) دفعات ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ متعلق ہونا کارروائیات فوجداری سے "فریق کارروائی عدالتی" مین مستغیث یا ملزم داخل نہین ہے۔

احکام دفعات ۸ لغایت ۱۱ ایکٹ حلف مجریہ ہند (۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء) کارروائیات فوجداری سے متعلق نہین ہین۔

عبارت فریق کارروائی عدالتی مذکورہ دفعہ ۸ ایکٹ مذکور مین مستغیث یا ملزم کسی مقدمہ فوجداری کا داخل نہین ہے۔

دوران کارروائی تجویز جرم حملہ مستغیث کا وکیل اس امر پر رضامند ہوا کہ شہادت حلفی ایک گواہ اہم کا وہ پابند ہوگا اگر وہ گیتا (ایک متبرک کتاب اہل ہنود) پر قسم کہاے گواہ نے حسب معلوم کہائی اور بیان کیا کہ حملہ نہین ہوا تھا بلکہ صرف ہاتھ پکڑ لیا تھا مجسٹریٹ نے اس گواہ پر اعتبار نہین کیا اور کارروائی تجویز کی مشارالیہ نے ملزم کی نسبت برنباے دیگر شہادت مقدمہ کے تجویز ثبوت جرم کی اور اسکی نسبت مبلغ ۵۰ روپیہ جرمانہ کا حکم سزا صادر کیا۔

تجویز ہوئی - کہ مجسٹریٹ پابند تھا کہ فیصلہ مقدمہ کا برنباے شہادت اوس گواہ کے کرے جسنے حلف خاص اٹھایا تھا

یہ درخواست بصیغہ نظر ثانی صیغہ فوجداری عدالت ہائیکورٹ بنا راضی حکم صادرہ اے ڈبلو کرالی بیدی صاحب قائم مقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی بمقدمہ قیصر ہند بنام مرارجی گوکل داس گذری ملزم پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے اپنی مان پر کہڑاون سے حملہ کیا دوران کے تجویز وکیل مستغیث نے بیان کیا کہ وہ نسی پریم جی کے حلف کا پابند ہوگا بشرطیکہ وہ گیتا (ایک متبرک کتاب اہل ہنود) پر حلف کرے اور ایک صاف اصطلاحی انکار حملہ مظہرہ سے کرے نسی سے گیتا پر حلف لیا گیا اور اوسنے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ ملزم مرتکب کسی حملہ کا نہین ہوا بلکہ اوسنے اپنی مان کا صرف ہاتھ پکڑ لیا تھا بزعم خود اس بیان سے وکیل ملزم نے عدالت سے استدعا کی کہ استغاثہ ڈسمس کیا جاے لیکن عدالت نے شہادت نسی کو بطور قطعی پذیرا کرنے سے اس سبب پر انکار کیا کہ وہ متزلزل اور گول گول طرح سے دیگئی تھی لہذا تجویز مین کارروائی مزید کیگئی اور بالآخر ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت حملہ کے مبلغ ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا

۳۸۶ منسوخ ... ۱۸۸۲ء

۳۹۰

+ نظر ثانی صیغہ فوجداری نمبر ۲۳۹ سنہ ۱۸۸۳ء

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ مین درخواست دی -

عدالت نے مثل اور کارروائیات مقدمہ طلب کین -

مسٹر ... بہادر

انوریبل (بمعیت ...) نے منجانب ملزم کے دفعات ۱۰ لغایتہ ۱۱ - ایکٹ حلف پراستدلال کیا اور یہ حجت کی کہ شہادت نسبی گواہ بابت راستی اون بیانات کے جو اوس مین تہے قطعی نہی اور مجسٹریٹ مجاز نہ تہا کہ کسی اور شہادت پر غور کرے -

منجانب سرکار خواہ منجانب مستغیث کوئی حاضر نہین ہوا -

از عدالت - اس مقدمہ مین وہ جرم جسکا الزام لگایا گیا جرم حملہ کرنے کا کہڑاؤن سے تہا مدعی و مدعا علیہ دونون اس امر پر رضامند ہوئے کہ اگر گواہ اپنی شہادت ایسے حلف پر دے جو اوسکے بالخصوص قابل پابندی ہو یعنی گیتا پر - تو نامبردگان حسب دفعات ۱۰ لغایتہ ۱۱ - ایکٹ حلف کے شہادت کو بطور ثبوت قطعی معاملہ متنازعہ کے قبول کرینگے گواہ مذکور نے حلف قرار یافتہ کیا اور اوسوقت فی الواقع یہ بیان کیا کہ صرف یہی نہین کہ کہڑاؤن سے حملہ نہین کیا گیا بلکہ حملہ بالکل نہین کیا گیا - صرف ہاتہ سے پکڑ لیا تہا مجسٹریٹ نے بلا کرنے بحث نسبت اوس امر قانونی کے جو اب پیش کیا گیا ہے اوس شہادت کو فی الواقع قطعی تصور کرنے سے انکار کیا اور ملزم کو مجرم قرار دیکر اوسپر مبلغ ۵ روپیہ جرمانہ کیا مقدمہ مذکور ہمارے روبرو بصیغہ نگرانی اس بنا پر پیش ہوا ہے کہ اقرار حسب ایکٹ حلف پر مجسٹریٹ کو عمل کرنا چاہیے تہا اقرار مذکور بلاشک کارروائیات صیغہ دیوانی مین قابل پابندی ہوتا لیکن کارروائی صیغہ فوجداری تہی اور ہمکو اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا اس عبارت دفعہ ۱۰ ایکٹ حلف "فریق کسی کارروائی عدالتی" مین مستغیث کسی کارروائی صیغہ فوجداری کا داخل ہے یا نہین یہ یاد رکہنا چاہیے کہ جملہ جرایم

۳۹۱ عامہ خلایق اور نیز شخص متضرر پر موثر ہے اور جملہ استغاثہ جات مین سرکار مدعی ہوتی ہے لفظ "فریق" بمعنی اصطلاحی مجموعہ ضابطہ فوجداری مین واقع نہین ہوا ہے ہر مقدمہ کی پیروی پبلک پراسیکیوٹر کرتا ہے اور اگر کوئی شخص غیر سرکاری کسی وکیل کو استغاثہ کے متعلق ہدایت کرتا ہے وہ وکیل زیر ہدایت پبلک پراسیکیوٹر کے عمل کرتا ہے (دفعہ ۴۹۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کارروائی مذکور ہمیشہ ایک کارروائی مابین سرکار و ملزم تصور کیجاتی ہے سرکار یا تو خود کارروائی کرتی ہے یا اپنے نام کی اجازت دیتی ہے جرم ایک خلاف ورزی امن خلایق تصور کیجاتی ہے اور نہ محض نزاع مابین مستغیث و ملزم کے ہمکو صرف ایک مثال ایسی ملتی ہے جسمین کارروائی صیغہ فوجداری محض ایک کارروائی مابین مدعی اور ملزم کے تصور کیجاتی ہے اور یہ استغنا واسطے غرض خاص کے بنایا گیا اور اوسکو قانون بنانیکے لیے مداخلت واضعان قانون کی ضروری ہوئی ہم حوالہ دفعہ ۳۴۵ ایکٹ

شامل کیا دیتے ہیں ہمکو کوئی تفسیر ماقبل اس لفظ فریق کے کارروائی عدالتی سے موقوعہ دفعہ ۱۱ ایکٹ کی نہیں ملتی ہے ہم اوسکی اس تفسیر کی نسبت بحث کرسکتے ہیں کہ آیا اوس میں کارروائی صیغہ فوجداری داخل ہے یا نہیں یا کہ وہ صرف کارروائیات صیغہ دیوانی پر محدود ہے خیالات سہولت و دلیل ہر دو معنی محدود تر کے ہیں ہماری راے میں ایسا اقرار مابین مستغیث و ملزم کے ایک کارروائی فوجداری میں نہیں ہو سکتا ہے سرکار بذریعہ پبلک پراسیکیوٹر فریق ہے اور نہ مستغیث یہ دلیل کی گئی ہے کہ اقرار مذکور ما سبب سے قابل پابندی ہے کہ یہ جرم قابل راضی نامہ ہے لیکن اوس دفعہ مجموعہ میں بھی جسکے ذریعہ سے اختیار راضی نامہ کرنے کا قائم کیا گیا ہے (دفعہ ۳۴۵) مستغیث فریق بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف وہ شخص جسکو ضرر پہونچا ہو لہذا ہمارے نزدیک مستغیث راضی نامہ نہیں کرسکتا تھا کیونکہ سرکار کل استغاثہ جات میں مدعی ہوتی ہے نہ حسب مراد دفعہ مذکور ملزم فریق ہو سکتا ہے اگر وہ حسب مراد دفعہ ہذا فریق ہے تو ملزم صرف یہی نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ فریق ثانی کے حلف کا پابند ہوگا بلکہ فریق ثانی یہ کہسکتا ہے کہ وہ ملزم کے حلف کا پابند ہوگا حالانکہ ملزم از روے ایکٹ حلف (دفعہ ۵) کسی قسم کا حلف کرنے سے ناقابل قرار دیا گیا ہے علاوہ برین اس کارروائی میں دست برداری اپنے معمولی حقوق کی منجانب ملزم داخل ہے تاہم کوئی قیدی بوقت اپنی تجویز کے کسی امر پر رضامند نہیں ہو سکتا ہے مقدمہ ایڈووکیٹ جنرل بنام گرٹرنیڈ (۱) ملاحظہ طلب -

اس ضابطہ کے حلف خاص کو زیادہ وقعت دیجاے مشابہ ضابطہ طریقہ بر اعظم میں ہے کہ جب فریقین یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اوس اقرار صالح کے جسکو سرمنٹ ڈسی سور کہتے ہین نسبت راستی یا دروغ ہونے دعوی کے پابند ہونگے لیکن ضابطہ مجموعہ متعلقہ بر اعظم کا صرف نزاعات صیغہ دیوانی پر محدود ہے ہمارے نزدیک اسی قسم کی قید واضعان قانون کو ایکٹ حلف میں مقصود تھی - ۲۹۲

نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک دفعات ۸ لغایت ۱۱ - ایکٹ حلف کا یہ مقصود نہیں ہے کہ کارروائیات فوجداری سے متعلق ہون پس مجسٹریٹ اس امر کا پابند نہ تھا کہ فیصلہ مقدمہ کا بربناے شہادت اوس گواہ کے کرے جسنے حلف خاص اوٹھایا -

درخواست نامنظور ہوئی -

(۱) لا جنرل پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۵۰

انفصالات سیشنہ فوجداری

اجلاس ... صاحب جوڈیشل کمشنر ... صاحب

سرکار معظمہ بنام کیسیا

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۳۵ ضمن (۲) جرم جو مجسٹریٹ درجہ دوم کی سماعت کے لائق ہو - بعد انتقال سماعت جو بہ ایک امر باعث تیاری جرم کے ہو - فریق ... ایک عدالت ماتحت کا ضابطہ - ہائی کورٹ کا اختیار ... الزامی -

ملزمان پر روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے ضرر شدید پہنچانے کا بطور شرکاء جمع خلاف قانون کے حسب دفعات ۱۴۹ و ۳۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا الزام لگایا گیا شہادت سے ظاہر ہوا کہ ایک ملزم نے ضرر پہنچانے میں کلہاڑی استعمال کی تھی مجسٹریٹ نے اس بات پر کچھ لحاظ نہیں کیا اور بموجب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ کے ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کی ملزمان نے اپیل دائر کیا -

مجسٹریٹ ضلع نے جنہوں نے ایک اپیل سماعت کیا و مجسٹریٹ درجہ اول جنہوں نے کہ باقی ماندہ مقدمات اپیل سماعت کئے دونوں کی یہ رائے تھی کہ جرم جسکا ارتکاب بجانب ملزمان ہوا ضرر بذریعہ آلہ سے باعث ضرر شدید ہونا حسب معنی دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات کے ہے اور اسلئے اختیار سماعت مجسٹریٹ درجہ دوم سے خارج ہے لیکن انہوں نے اندر حالات مقدمہ کے تجاویز ثبوت جرم کا فسخ کرنا مناسب نہ خیال کیا -

بمعاینہ مسل مقدمہ سیشن جج کی یہ رائے ہوئی کہ چونکہ جرم مرتکبہ ملزمان قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ دوم کے نہ تھا لہذا اونکی کارروائیاں حسب دفعہ ۵۳۰ مجموعہ فوجداری کے ابتدا سے ناجائز تھیں - لہذا انہوں نے مقدمہ ہائی کورٹ کو بھیجا اور یہ سفارش کی کہ تجاویز ثبوت جرم بموجب دفعہ ۴۳۹ ... کے فسخ کر دیجاویں -

تجویز ہوئی کہ کارروائیاں روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے ابتدا سے ناجائز نہیں کیونکہ اختیار تجویز نسبت ملزمان بابت ... کے قابل ... حسب دفعات ۱۴۹ و ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ... حاصل تھا ... الزام ... لگایا گیا تھا -

نیز تجویز ہوئی کہ ... مجسٹریٹ ... شہادت ... [illegible]

[illegible]

ضابطہ مناسب مقدمہ کے عدالت بالا میں ارسال کرنے کا اختیار کرتا مگر کارروائیات کا منسوخ کرنا ضروری نہ تھا کیونکہ ملزمان کو کسی طور سے مضرت نہیں پہونچی تھی اور احکام سزا نا کافی نہ تھے۔ ۱۸۹۶ء دفعہ ۵۳۲ — گیندیا جام

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ء) ایم ایچ اسکاٹ صاحب سشن جج خاندیش نے کیا۔

ملزمان کی نسبت راؤ صاحب نارائن وامن مجسٹریٹ درجہ دوم نے بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کی بطور شرکا ء کے مجمع خلاف قانون کے حسب دفعات ۱۴۹ و ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے تجویز کی تھی۔ اونکی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ کے ہوئی اور حکم سزا مختلف میعادہاے قید و جرمانہ کا صادر ہوا۔

ملزمون نے اپیل دائر کیا مجسٹریٹ ضلع لاک صاحب نے منجملہ مقدمات اپیل کے ایک کو سماعت کیا اور فرفد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے باقیماندہ مقدمات اپیل سماعت کئے۔ ان دونوں کی یہ راے تھی کہ جرم جو شہادت سے ظاہر ہوا وہ ایک خطرناک آلہ سے ضرر شدید پہونچانے کا تھا کیونکہ ایک کلہاڑی ضرر پہونچانے میں استعمال کیگئی تھی لہذا اونہوں نے تجویز کی کہ الزام حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا کے ہے اور اس لئے مجسٹریٹ مجوز کے اختیار سماعت سے خارج ہے لیکن اونہوں نے کارروائیات کو منسوخ کرنا مناسب نہ خیال کیا کیونکہ ملزمان کو کسی طور سے مضرت نہیں پہونچی تھی۔

سشن جج کی بمعاینہ مسل مقدمہ یہ راے ہوئی کہ چونکہ مجسٹریٹ مجوز کو اختیار سماعت جرم کا نہ تھا لہذا اونکی کارروائیات ابتدا سے ناجائز تھیں لہذا موصی الیہ نے استصواب مندرجہ ذیل ہائی کورٹ سے کیا۔

”جرم ضرر جسکی نسبت مجسٹریٹ نے تجویز کی جیسا کہ مجسٹریٹ ضلع نے ظاہر کیا جنہوں نے ایک اپیل کو سماعت کیا اور مجسٹریٹ درجہ اول جنہوں نے باقیماندہ مقدمات اپیل سماعت کئے یعنی ایک خطرناک آلہ سے ضرر پہونچانا حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے اور نہ کہ ضرر شدید حسب دفعہ ۳۲۵۔ مقدمات حسب دفعہ ۳۲۵ مجسٹریٹ درجہ دوم کی تجویز کے لائق ہیں اور مقدمات حسب دفعہ ۳۲۶ نہیں ہیں مجسٹریٹ کو اس مقدمہ کی تجویز بطور مقدمہ متعلقہ دفعہ ۳۲۵ کے نہ کرنی چاہئے تھی دراحالیکہ اونکی راے یہ تھی کہ وہ قابل سزا حسب دفعہ ۳۲۶ کے ہے اونکو نسبت ضرر کے کارروائیات ملتوی کردینی چاہئے تھیں جب اونکو معلوم ہوا تھا اگر وہ بوقت شروع کرنے

سنہ ۱۸۸۹
ملکہ معظمہ
بنام
گیندیا

مقدمہ کے واقف نہ تھے کہ یہ معاملہ انکے اختیار سماعت سے خارج ہے اور تجویز کے لیے مقدمہ مجسٹریٹ مجاز کے یہان بہیجتے اونکی کارروائیات نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند بموجب دفعہ ۵۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ابتدا سے ناجائز معلوم ہوتی ہین اور مین سفارش کرتا ہون کہ تجاویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند منسوخ کردیجاوین۔ مقدمات جنکا فریزر صاحب نے حوالہ دیا متعلق نہین ہین۔ اون مقدمات مین مجسٹریٹون کو اختیار سماعت حاصل تہا لیکن اونہون نے مجموعہ کی غلط دفعہ متعلق کی تہی

منجانب سرکار یا ملزمان کے کوئی حاضر نہوا۔

جارڈین صاحب جسٹس ۔ راو صاحب ناراین وامن مجسٹریٹ درجہ دوم جنہون نے مقدمہ کی تجویز کی ملزمون کی نسبت حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم ضرر شدید بمدد کی لاک صاحب و فریزر صاحب مجسٹریٹون کی رائے مین جنہون نے مقدمات اپیل سماعت کئے جرم جو شہادت سے ظاہر ہوا خطرناک آلہ سے ضرر شدید پہونچانے کا تہا جو حسب دفعہ ۳۲۶ قابل سزا ہے اور مجسٹریٹ درجہ دوم کی سماعت سے خارج ہے جنہون نے اس بات پر کہ ضرر پہونچانے مین کولہاڑی استعمال ہوئی تہی ظاہر الحاظ نہین کیا۔ ذی علم سشن جج نے اس مقدمہ کو اور بعد اپیل منفصلہ فریزر صاحب کو عدالت ہذا مین استصوابًا اس بنا پر بہیجا ہے کہ کارروائیات حسب دفعہ ۵۳۰ ضمن (ع) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ابتدا سے ناجائز تہین اس ضمن سے کارروائیاں کسی مجسٹریٹ کی کالعدم ہونگی اگر وہ کسی مجرم کی تجویز کرے درحالیکہ وہ اس بارہ مین قانونًا مجاز نہو یہ بیان نہین ہوا ہے کہ ملزمون کو مضرت پہونچی ہے نہ یہ کہ احکام سزا سے مصدرہ نہایت زیادہ ملائم ہین ہم اس لئے صرف بحث اختیار سماعت پر لحاظ کرتے ہین۔

اسی بحث کی نسبت بہت مباحثہ عدالت ایکسچیکر مین بمعاملہ طامسن ہوا تہا (۱) جہان کہ ذیعلم صاحبان جج مختلف الرائے تہے اور تجویز ثبوت جرم مین پیشگاہ جسٹسان سے دست اندازی نہین ہوئی مقدمہ ملکہ معظمہ بنام حسین غلیبو (۲) ایک ایسا مقدمہ تہا جسمین عدالت کے روبرو ایک امر بہت مشابہ امر حال کے تہا عدالت نے دست اندازی سے انکار کیا اور احکام دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مائل کی اس مقدمہ مین ہمارے روبرو کوئی حاضر نہین آیا اور موجودہ حالت اسناد مین ہم یہ تجویز کرنے سے معذور ہین کہ مجسٹریٹ درجہ دوم بالکل بلا اختیار

(۱) لا جرنل سلسلہ جدید مقدمات مولفہ مگناٹن صاحب جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۷

ملکہ معظمہ بنام گیندیا

تھا اور اس لئے ہم دست اندازی سے اجتناب کرتے ہین لیکن اوسکے ساتھہی ہم یہ ظاہر کرنا مناسب خیال کرتے ہین یہ امر گو ما قانون سے گریز کرنا ہے کہ ایک معمولی جرم بطور جرم شدید کے سمجھا جاوے اور ایک مختلف صیغہ اختیار سماعت کا یا سزائے خفیف کا داخل کرنا ہے جبکہ شہادت سے کوئی امر باعث زیادتی جرم ظاہر ہو مثلاً استعمال آلہ خطرناک کا جس سے کہ جرم قابل سماعت عدالت اعلی کے ہوتا ہے تو مجسٹریٹ مجوز کا یہ فرض منصبی ہوجاتا ہے کہ ضابطہ مناسب مقدمہ کو عدالت اعلی مین بھیجنے کا اختیار کرنا مجسٹریٹ درجہ دوم کو اس طور پر اطلاع دیدینی چاہئے۔

گینڈی صاحب جسٹس۔ نسبت امر واحد مرسلہ سشن جج کے میری یہ رائے ہے کہ کارروائیات روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے ابتدا سے ناجائز تھین۔ دفعہ ۵۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری حسب ذیل ہے اگر کوئی مجسٹریٹ جو اس بارہ مین قانوناً مجاز نہو۔ . کسی مجرم کی تجویز کرے تو اوسکی کارروائی کالعدم ہوگی یعنی اگر مجسٹریٹ کسی ملزم کی نسبت بابت ایسے جرم کے تجویز کرے اوسکے اختیار سماعت سے خارج ہے تو اوسکی کارروائیات ناجائز ہونگی مقدمہ حال مین ملزمان کی نسبت بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کی بابت بطور شرکائے مجمع خلاف قانون کے تجویز ہوئی تھی مجموعہ تعزیرات ہند دفعات ۱۴۹ و ۳۲۵ و ۱۴۷ اوس جرم کے مرتکب ہوئے مجسٹریٹ درجہ دوم کو اوس جرم کی بابت ناہردگان کی تجویز کرنے کا قانوناً اختیار تھا اس لئے کارروائیات مجسٹریٹ درجہ دوم کی ناجائز نہین ہین ہم حسب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دست اندازی کرکے کارروائیات کو منسوخ کرسکتے ہین اور حکم دوبارہ تجویز کا دیسکتے ہین بشرطیکہ اغراض انصاف کے لئے ایسے طریقہ کی ضرورت ہو مثلاً اگر مسل کے واقعات پر غور کرنے سے حکم سزا ناکافی پایا جاوے یا اگر کارروائی مجسٹریٹ سے اشخاص ملزم اپنے حق اپیل سے محروم ہون لیکن یہان یہ صورت نہین ہے اس عدالت مین کوئی اظہار اس امر کا نہین کیا گیا ہے کہ احکام سزا ناکافی ہین اور اشخاص ملزم اختیار اپیل مجسٹریٹ درجہ اول سے رجوع لانے اور بیان کوئی عذر نہین کیا۔ بلحاظ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام حسین غنیبو (۱) یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کوئی نظیر صریحی اس باب مین نہ تھی کہ کارروائیات مجسٹریٹ ناجائز تھین اور بلحاظ مقدمہ قیصر ہند بنام عبدالکریم (۱) کے یہ لکھنا چاہئے کہ دفعہ ۴۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء پر بطور سند منسوخ کرنے کارروائیات مکرر کرنے اور حکم دینے کے استدلال کرنا غیر ضروری تھا اوس مقدمہ مین مجسٹریٹ نے جسکو اختیارات سرسری حاصل تھے ایک مجرم کی نسبت سرسری تجویز بابت ایسے جرم کے صادر کی جسکی تجویز سرسری نہین ہوسکتی تھی لیکن اس تجویز پر عمل کرنے سے مجسٹریٹ نے ملزم کو اوسکے حق اپیل سے محروم کیا اور اس لئے عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۷۷

ملکہ معظمہ بنام گیندیا

ہائیکورٹ حسب دفعہ ۲۹۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کارروائیات کو منسوخ اور تجویز جدید کا حکم دیسکتی تہی مقدمہ ملاحظہ ہونا نسبت اوس امر کے جو ہمارے روبرو پیش ہے مین کوئی وجہ دست اندازی کی نہین دیکھتا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و کینیڈی صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ

بنام

گنیش کہانڈے راؤ و گنیش دولت*

۲
۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۵۰۶

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۱۸۲ کسی سرکاری ملازم کو جہوٹی خبر دینا

تشریح۔

حسب دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کسی سرکاری ملازم کو جہوٹی خبر دینا تعزیری ہے بشرطیکہ جہوٹی خبر دینے سے منجملہ ان دو نتائج کے کسی ایک کا ظہور مین آنا مقصود ہو یا ظہور مین آنیکا قرین قیاس ہونا معلوم ہو۔ اول یہ کہ سرکاری ملازم سے اوس سرکاری ملازمی کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے نافذ کرایا جاوے اور دوسرا یہ کہ کسی سرکاری ملازم سے کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جسکا کرنا یا ترک کرنا اوس سرکاری ملازم کو نہ چاہئے تہا اگر اون واقعات کا سچا حال جنکی نسبت وہ خبر دی گئی ہے اوسکو معلوم ہوتا۔

جزو اخیر کے بموجب جرم قائم کرنے مین یہ ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ فعل مذکور سے کسی شخص ثالث کو نقصان یا رنج پہونچا ہو۔

ایک امتحان مین کہ جو امتحان درجہ ششم دیسی زبان کا مشہور تہا عمرو نے اپنے آپ کو بکر بتایا عمرو نے امتحان پاس کیا اور سارٹیفکٹ بکر کے نام سے عہدہ داران سررشتہ تعلیم سے حاصل کیا۔ اوسپر بکر نے درخواست اسسٹنٹ کلکٹر کے روبرو اپنا نام فہرست امیدواران ملازمت محکمہ مال مین درج ہونے کے لئے گذرانی اوس نے اس درخواست کے ساتھ سارٹیفکٹ جو اوسکے نام جاری ہوا تہا شامل کیا۔ کیونکہ گورنمنٹ کا یہ قاعدہ تہا کہ صرف اشخاص جو امتحان درجہ ششم مین کامیاب ہوئے ہون محکمہ مال مین ملازمت کے لائق تصور کئے جائین اس عرضی کے پہونچنے پر اسسٹنٹ کلکٹر نے بکر کا نام فہرست

۵۰۷

ملکہ معظمہ بنام کنیش کہانڈیکر و ونکنیش ولت ۱۸۸۹ع

امیدواران مین درج ہونے کا حکم دیا

تجویز ہوئی کہ بکر سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دینے کے جرم کا حسب فحوائے جزو آخر دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم تہا۔

اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بناراضی حکم رہائی معدورہ ای ہاسکنگ صاحب سشن جج بمقدمہ اپیل فوجداری نمبری ۳۱ سنہ ۱۸۸۸ع۔

واقعات اس مقدمہ کے مختصراً حسب ذیل مین۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۶ع مین ایک امتحان جو امتحان درجہ ششم دیسی زبان کا مشہور رہتا احمد نگر مین ہوا تہا اوس امتحان مین ملزم نمبر ۲ گنیش ونکت نے اپنے آپ کو ملزم نمبر ۱ گنیش کہانڈے راؤ بنایا اوس نے امتحان پاس کیا اور عہدہ داران سررشتہ تعلیم سے ملزم نمبر ۱ کے نام سے سارٹیفکٹ حاصل کیا۔

اوسپر ملزم نمبر ۱ نے اسسٹنٹ کلکٹر کے روبرو درخواست فہرست امیدواران عہدہ ہای تالاتی اور کارکن مین درج ہونے کے لئے پیش کی اوس نے سارٹیفکٹ کو اس درخواست کے ساتہہ نتہی کیا کیونکہ محکمہ مال کا یہ قاعدہ تہا کہ کوئی شخص علاوہ اونکے جو امتحان درجہ ششم دیسی زبان مین کامیاب ہونے کا سارٹیفکٹ نہ رکھتے ہون وہ اون عہدون کے قابل متصور ہے نہ اسسٹنٹ کلکٹر نے اوس درخواست کو منظور کیا اور ہدایت کی کہ سائل کا نام امیدواران ملازمت سرکاری مین درج رجسٹر کیا جاوے۔

اندرین حالات ملزم نمبر ۱ پر حسب دفعہ ۴۷۱۔ مجموعہ تعزیرات ہند سرکاری ملازمت کے لئے جعلی دستاویز کو دیدہ و دانستہ صحیح دستاویز کی حیثیت سے فریباً کام مین لانے کا الزام لگایا گیا اور نیز حسب دفعہ ۱۸۲۔ اسسٹنٹ کلکٹر کو سرکاری ملازمت کے امتحان پاس کرنیکی نسبت جھوٹی خبر دینے کا الزام لگایا گیا جس سے یہ مقصود تہا کہ عہدہ دار مذکور اونکا نام فہرست امیدواران مین درج کرلے ملزم نمبر ۲ حسب دفعہ ۱۰۹۔ اعانت جرائم مذکورہ کا الزام لگایا گیا۔

اسسٹنٹ سشن جج جنہون نے تجویز مقدمہ کی بہ مدد اسیسران کی نسبت ملزم نمبر ۱ کے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۸۲ اور نسبت ملزم نمبر ۲ کے حسب دفعات ۱۸۲ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور ہر ایک کی نسبت حکم سزاے قید سخت دو ماہ کا صادر کیا۔

اپیل مین سشن جج کی تجویز یہ اعتبار نظائر مقدمہ درخواست غلام احمد قاضی (۱) ملکہ معظمہ بنام پیریانن (۲) ملزمان حسب دفعہ ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند بایں وجہ جبکہ کسی دوسری دفعہ یا ایکٹ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۴۱

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ
بنام
گنیش کہانڈے راو
گنیش دولت

کہ کسی جرم کے مجرم نہ تہے سشن جج نے یہ تجویز کیا بادی النظر مین واقعات سے جرم کا قائم ہونا بموجب جزو آخیر دفعہ ۱۶۲ اکے معلوم ہوگا لیکن موافق نظیر ہائی کورٹ کلکتہ کے ظاہر کرنا چاہیے کہ فعل مرتکبہ سے کسی تیسرے شخص کو نقصان یا ریخ پہونچے گا اور بموجب نظائر دونون ہائی کورٹون کے کوئی خاص شخص ہونا چاہیے جسکے خلاف اطلاع کی گئی ہو اور اوس فعل مرتکبہ سے فوراً شخص مذکور کو مضرت پہونچی ہو۔ مقدمہ حال مین جہوٹی خبر سے کسی خاص شخص کو مضرت پہونچی گو اوس سے درپردہ مضرت ایک شخص ثالث کو اسطور پر پہونچی کہ اوسکو نوکری ملنے مین توقف ہوا یا نوکری نہ ملے بوجہ اسکے کہ گنیش کہانڈے راو (ملزم نمبر۱) نے نوکری بذریعہ جہوٹے حیلون کے حاصل کرلی"۔ ان وجوہ سے سشن جج نے تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا منسوخ کئے اور ہدایت کی کہ دونون ملزم بری ہووین۔

بنا راضی اس حکم برائت کے گورنمنٹ بمبئی نے اپیل بحضور ہائی کورٹ پیش کیا۔

رائوصاحب وی ان منڈلیک وکیل سرکار منجانب سرکار سشن جج نے مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۸۲ کی تعبیر غلط کی ہے دفعہ مذکور دو جداگانہ حصون مین شامل ہے اور ایک حصہ دوسرے سے خواہ مخواہ متعلق نہین ہے دفعہ مذکور کے جزو اخیر مین ان الفاظ کا "کسی شخص کو نقصان یا ضرر پہونچانا" شامل کرنا ضروری نہین ہے کوئی جزو ضروری جرم کا بموجب جزو اخیر کے نہین ہے کہ شخص ثالث کو مضرت پہونچے یہ کافی ہے کہ سرکاری ملازم کوئی ایسا امر کرے یا ترک کرے جسکا کرنا یا ترک کرنا اوسکو نچاہئے تہا اگر واقعات سے صحیح حال اوسکو معلوم ہوتا مقدمہ حال جزو اخیر دفعہ ۱۸۲ کے اندر آتا ہے حوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹھل نراین جوشی (۱) کا دیا گیا ملزمان بموجب دفعہ ۴۱۶ کے جرم دغا کے بہی مجرم ہین۔

شانتارام نارائن نے منجانب ملزمان مقدمہ بمعاملہ درخواست غلام احمد قاضی (۲) مقدمات ملکہ معظمہ بنام پیر امنن (۳) وملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مادہو (۴) پر استدلال کیا۔

تجویز عدالت (جارڈین صاحب وکینڈی صاحب جسٹسان) کو جارڈین صاحب جسٹس نے صادر فرمایا۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ یہ اپیل حسب ہدایت گورنمنٹ بمبئی بموجب دفعہ ۴۱۷

(۱) دیکہو صفحہ مابعد ۵۱۵ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۴

(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ (۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۸

سنہ ۱۸۸۹ع — ملکہ معظمہ بنام گنیش کہانڈے راؤ — گنیش دولت

مجموعہ ضابطہ فوجداری بنا راضی حکم برأت کے ہے جو سشن جج تھانہ نے بصیغہ اپیل مشعر منسوخی سزا و نیز ثبوت جرم و احکام سزا مصدرہ اسسٹنٹ سشن جج بابت جرائم کے صادر کیا جو جو حسب دفعہ ۱۰۳ مع دفعہ ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہیں سشن جج نے روئداد مقدمہ پر غور نہیں کیا لیکن واقعات مجوزہ اسسٹنٹ سشن جج کو فرض کرکے بلحاظ مقدمہ معاملہ درخواست غلام احمد قاضی (۱) و ملکہ معظمہ بنام پیرانن (۲) یہ تجویز کی کہ واقعات سے کوئی جرم قائم نہیں ہوتا پبلک پراسیکیوٹر نے منجانب سرکار بحث کی کہ دفعہ ۱۸۲ کی تعبیر غلط ہوئی ہے اور یہ دفعہ واقعات سے متعلق ہے اور اونسے جرم و غا دوسرا شخص بن نے سے بھی قائم ہوتا ہے جسطور پر کہ اسکی تعریف دفعہ ۴۱۶ مجموعہ تعزیرات ہند میں ہوئی ہے۔ مقدمہ غلام احمد قاضی (۳) میں حکام ذیعلم نے جزو اخیر دفعہ ۱۸۲ پر ایک قید قائم کی ہے حکام موصوف فرماتے ہیں ہمارے نزدیک دفعہ مذکور کو بحیثیت معمولی پڑہنا چاہیئے اور بحیثیت مجموعی ہماری راے میں وہ اون صورتوں سے متعلق ہے جنمیں پولیس کو ترغیب بر بناے اوس خبر کے جو اونکو دیجاے ہو کہ کوئی ایسا امر کرے یا ترک کرے جسکا کسی شخص ثالث پر اثر پہونچے اور جنکو وہ نکرتے اگر اونکو صحیح حالات معلوم ہوتے" مقدمہ ملکہ معظمہ بنام پیرانن (۴) میں الفاظ "اوسکا اختیار جائز نافذ کرانے کی" جو دفعہ ۱۸۲ کے پہلے حصہ میں واقع ہونے میں تعبیر کی گئی تھی یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کی نسبت بحث یا تجویز ہوئی یا نہیں کہ آیا جو فعل کیا گیا تہا وہ دفعہ ہذا کے دوسرے حصہ کی عبارت میں داخل ہو سکتا تہا اور دیگر مقدمات مطبوعہ کا جنمیں کہ دفعہ ۱۸۲ کی تعبیر کی گئی ہو تقریرات میں حوالہ نہیں دیا گیا ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ادہو (۵) کا فیصلہ بلحاظ بدنیتی فریبانہ ہوا تہا اور وہ متعلق نہیں ہے عدالت کو اس امر کا تصفیہ کرنا ہے کہ آیا دفعہ ۱۸۲ کا دوسرا حصہ وسمیں بالشمول ان الفاظ "کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے" پڑہا جا سکتا ہے یعنی آیا ہم دفعہ ہذا کی ایسی تعبیر کر سکتے ہیں جس سے کہ سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دینا مستوجب سزا ہوتا ہے جبکہ جھوٹی خبر سے ان دونوں نتیجوں میں سے کسی کے باعث ہونے کا ارادہ کیا جاے یا معلوم ہو کہ اوسکا باعث ہونا قرین قیاس ہے اول یہ کہ "سرکاری ملازم سے اختیار جائز بحیثیت ایسے سرکاری ملازم کے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے نافذ کرائے" دوم یہ کہ "سرکاری ملازم سے کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جس کا کرنا یا ترک کرنا اوس سرکاری

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۲
(۳) " " " " جلد ۱۴ صفحات ۳۱۵ و ۳۱۶ — (۴) " " " " جلد ۴ صفحہ ۱۴۲
(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۹۸

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ
بنام
کیلاش کمار گوے راؤ
کیلاش وولت

ملازم کو نہ چاہئے تہا اگر اون واقعات کا صحیح حال جنکی نسبت وہ خبر دی گئی ہے اوسکو معلوم ہوتا۔
ہماری یہ راے ہے کہ دفعہ ہذا کی یہ تعبیر درست ہے لیکن چونکہ بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے
کہ یہ راے اوس راے سے مختلف ہے جو اون حکام ذی علم نے جنہون نے مقدمہ غلام احمد قاضی
(۱) کا فیصلہ کیا ظاہر کی تہی اور چونکہ تعبیر کسی عام قانون سزا کی ایک امر نہایت اہم ہے اس لئے
ہم خیال کرتے ہین کہ ہمکو اپنے وجوہ کسی قدر طوالت کے ساتہہ بیان کرنے چاہئین۔
بہ مقدمہ شاہ بنام باشندگان ہاڈنیٹ (۲) یہ بیان کیا گیا تہا یہ درست نہین ہے کہ عدالتونکو
قوانین تعزیری کی تعبیر کرنے مین معنی کو محدود کرنا چاہئے ہمکو اولاً الفاظ پر غور کرنا چاہئے اور جہان
وے صریح ہون ہمکو اون کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے اگر وے مشتبہ ہون تو ہمکو مضمون پر غور کرنا
چاہئے لیکن بہر حال بہ صرف قاعدہ درجہ دوم ہے" دفعہ ۱۸۲ کے الفاظ کے لاحظہ سے ہمکو کوئی
مشکل اولسے اس امر کی تعبیر کرنے مین پیش نہین آتی کہ اوسمین دو نتائج کا بیان ہے جو ایک دوسرے
سے بالکل مختلف ہین نہ مقدمہ غلام احمد قاضی (۱) مین اس امر کا بیان کیا گیا ہے کہ اوسکے
ظاہرا معنی نہین ہوتے ہین تو معنی مین یا اعتراض یا قانون کے نقص مین کوئی ایسا امر ہے جس سے
کہ یہ لازم آتا ہے کہ قطعی معنی محدود کئے جائین بہ مقدمہ غلام احمد قاضی (۱) حکام ذیعلم نے اپنی
راے یہ تحریر کی کہ ملزم کا فعل محض دلگی سے کچہ زیادہ نہ تہا اور جس صورت مین یہ راے واقعات
سے متعلق ہوتی ہے یہ تجویز کرنا کہ کوئی جرم نہین ہوا کم مشکل ہے لیکن درحالیکہ کوئی امر دلگی سے
کچہ زیادہ ہو تو وہ شخص جو غلط خبر ملازم سرکاری کو بہ نیت پیدا کرنے اثر اوپر اوسکے طریق عمل کے
دے مواخذہ تعزیری سے قابل محفوظی ہے بجز اسکے کہ نتیجہ غالب نقصان یا رنج شخص ثالث کا
ہو ان الفاظ مین بلاشبہ وہ گرفتاری داخل ہے جو واسطے تلاشی مکان کسی شخص کے کرائی گئی ہو
لیکن شدید نتائج اور خطرہ کا ہونا نسبت رفاہ عام کے یا جماعت ہاے عوام الناس کے خیال کرنا
آسان ہے جبکہ ملازم سرکاری کو جہوٹی اطلاع دہی سے ترغیب واسطے کرنے یا ترک کرنے کسی کام
کے دیجاے جو اوسکو کرنا یا ترک کرنا نہ چاہئے اور ہم خیال کرتے ہین کہ دفعہ جسکی ہمکو تعبیر کرنی ہے
وہ اوس نقصان سے متعلق ہے عبارت دفعہ مذکور ایسے ملازم سرکاری کو کرنا یا ترک کرنا نہ چاہئے
ہماری راے مین مشابہ ان الفاظ کے ہے استعمال کرنا اختیار جائز ایسے ملازم سرکاری کا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۴ (۲) ٹرم رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱ لغایت صفحہ ۱۰۱

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۴

واسطے نقصان یا رنج دہی کسی شخص کے صرف اوسقدر جہانتک کہ دونون عبارتین ملازم سرکاری کے طریق عمل منصبی کی بابت ہین لیکن فقرہ اخیر جسمین لفظ چاہیے کا استعمال کیا گیا ہے اور جسمین اشارہ فرض کا ہے اور خواہش ذاتی خارج کی گئی ہے قوانین خاص کی روسے جو فرائض معین ہین او نپر حاوی ہے اور نیز اون فرائض پر جو اور طرح سے ملازم سرکاری کے منصب یا عہدہ سے پیدا ہون مثلاً پولیس قانون صریحی کی روسے پابند نگہداشت ممانعت و تفتیش جرم و گرفتاری مجرمون کے ہے اور ملازمان پرمٹ و آبکاری بہی زیادہ تر وہی حیثیت رکہتے ہین لیکن دیگر ملازمان سرکاری بجاے عدم موجودگی قوانین کے بروے بلاتحریری قانون پابند اسکے ہین کہ نگہداشت و ہوشیاری عمل مین لاوین یا مثل کارپردازان سلطنت کے نیک شورہ دین یا مثل صاحبان جج کے اپنی عدالتون مین اہالی مقدمہ اور اونکے وکلا کی سماعت کرین یا مثل مجسٹریٹون کے ہنگامہ فرو کرین یا پولیس کی بدعملی پر اون مقدمات مین جو اونکے روبرو پیش ہون اپنی راے ظاہر کرین مقدمہ کنڈلن بنام مالٹ بی (۱) ملاحظہ طلب عہدہ و عزت و فرض منصبی ایک ساتھ ہین اور سب رفاہ عام سے متعلق ہین اب چونکہ عہدہ دار جو پابند کام کرنے کا اپنے عہدہ منصبی کے انجام دینے مین بنظر حالات مناسب کے ہے تو اوسکے فرض منصبی مین دخل دینا دست اندازی ہے اور اسطور پر باعث خلل اندازی رفاہ عام مین ہے اگر بذریعہ جہوٹی اطلاعدہی کے وہ کام کرنے سے باز رکہا جاے یا بیجا کام کرنے کی ترغیب دیجاے علیحدہ کرنا کسی ممبر گورنمنٹ کو اوسکے فرائض کونسل سے یا کسی جج کو اوسکی عدالت سے یا کسی افسر فوجی کو اوسکے کار منصبی سے بذریعہ جہوٹی اطلاعدہی کے ایسا مضر امور سلطنت مین ہوسکتا ہے گو کوئی خاص شخص مضرت رسیدہ یا تکلیف رسیدہ کہیو قت نہ بتلایا جاے اگرچہ جیسا کہ مین صاحب جبل کی بابت حسب دفعہ ۴۶۳ مجموعہ تعزیرات کے لکہے ہین ایک عورت کا جہوٹا بیوتا لکہنا ایکی لگی نہایت مستلزم سزا ہے مگر وہ فریب نہین ہے" یہ ہوسکتا ہے کہ واضعان قانون نے سخت راے نسبت فریبانہ دست اندازی کے ساتھ اون امور کے قائم کی ہو جو ملازمان سرکاری کو کرنے چاہئین اور بطور ایک قاعدہ عام کے بہت سے افعال فریب اور حماقت کے ہین جو اسوجہ سے داخل جرم ہین کہ اونکے نتائج خطرناک ہوتے ہین اور بطور مضحکہ کے کسی طرح قابل معافی نہین ہین۔

جزو دوم دفعہ ۱۸۲ کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ مجموعہ تعزیرات کے مسودہ اول ہین جسکو

(۱) رپورٹ موڈی و رابنس صاحبان جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ و بمقدمہ مذکور رپورٹ ٹریولین و یسن صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۴۴

فیصلہ ملکہ معظمہ بنام گنیش کہانڈے و گنیش ودوت

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ
بنام
گنیش کہانڈے راو
گنیش دولت

لارڈ میکالے صاحب کے کمیشن نے مرتب کیا نظر ثانی آتا دوسری رپورٹ مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۴۶ء دفعہ ۱۰۲ مین حوالہ ایک تجویز کا ڈائجسٹ قانون انگریزی مین بابت اس امر کے دیا گیا ہے کہ زیدۂ فریب ساتھ عہدہ داران سرکاری کے" اون اشخاص کو سزا دیجاوے جو عمداً سرکاری ملازمان کو جھوٹی اطلاع دیتے ہین۔

بلاشک عدالتون کو خاص افعال کے تخمینہ کرنے مین باہم اختلاف ہے اور اون فیصلون کی تطبیق بہ آسانی نہین ہو سکتی و مقابلہ کرو نظائر ہائیکورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۲ کو ساتھ مقدمات ملکہ معظمہ بنام لوتھی بیوہ کے (۱) اور ملکہ معظمہ بنام ہوانی شنکر کے (۲) بمقدمہ قیصر ہند بنام دوار کا پرشاد (۳) ٹرل صاحب جج نے یہ تجویز کی کہ ایک شخص جسنے کوشش کی واسطے داخل ہونے بطور رنگروٹ ضلع پولیس مین بذریعہ دینے ایسی اطلاع بابت اپنے سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کو جسکو وہ غلط جانتا تھا ارتکاب جرم قابل سزا حسب دفعہ ۱۷۷ یا ۱۸۲ یا دفعہ ۴۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہین کیا تیز نسبت معنی لفظ فریب دہی دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لال محمد (۴) لیکن بمقدمہ قیصر ہند بنام دہونم قاضی (۵) نارس صاحب جج نے مال صاحب جج کی تجویز کا حوالہ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام نیش (۶) دیا کہ یہ امر ضروری نہین ہے کہ کوئی شخص فریب دئے جانے کے موقع پر موجود ہو۔

مقدمہ ہذا مین اسسٹنٹ جج نے یہ تجویز کی کہ کسی قاعدہ گورنمنٹ کی رو سے صرف وہ اشخاص جو امتحان مین کامیاب ہوئے ہین جسکو چھٹوان درجہ زبان دیسی کا کہتے ہین محکمہ مال مین ملازم ہو سکتے ہین اور ملزم گنیش کہانڈے راو نے اسسٹنٹ کلکٹر کو غلط اطلاع دی کہ اوس نے اس امتحان مین کامیابی حاصل کی تہی اس سے نامبردہ کی یہ نیت تہی کہ اسسٹنٹ کلکٹر محکمہ مال مین اوسکو عہدہ دے یہ امر اسسٹنٹ کلکٹر کو نہ کرنا چاہیئے تہا اگر وہ اصلی واقعات سے واقف ہوتا اور گنیش دولت نے گنیش کہانڈے راو کو بذریعہ دینے سارٹیفکٹ کامیابی امتحان کے اوسکی اعانت کی حالانکہ وہ گنیش دولت تہا جس نے امتحان مین گنیش کہانڈے راو بنکر کامیابی حاصل کی اسسٹنٹ سشن جج نے تجویز کی کہ از روئے ان واقعات کے مقدمہ داخل

(۱) بنگال لا رپورٹ فوجداری جلد ۲ صفحہ ۲۵۔ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۔
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۔ (۴) ویکلی رپورٹر کلکتہ تجاویز فوجداری جلد ۳ صفحہ ۸۔
(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۔ (۶) مقدمات فوجداری مولفہ ڈنیسن صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۰۵ و لا جرنل سلسلہ جدید مقدمات مجسٹریٹی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۷۔

سنہ ۱۸۷۶ع

ملکہ معظمہ
بنام
گنیش کشا راو
گنیش مدلت

دفعہ ۴۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند ہو گیا مشار الیہ نے وہی دلیل متعلق کی ہے جسکی بنا پر ہم نے اوس دفعہ کی تعبیر کی ہے مشار الیہ لکہتے ہین ملازمان سرکاری کے اکثر افعال ایسے ہوتے ہین جیسے کہ مقدمہ ہذا مین جہان کوئی خاص نقصان کسی خاص شخص کا ہو لیکن تاہم ملازم سرکاری کو وہ فعل نہ کرنا چاہئے" بقیہ بحث یہ ہے کہ آیا اسسٹنٹ کلکٹر کو غلط اطلاع دینا اس غرض سے کہ سرکاری ملازمت کا عہدہ ملے جسکا عطا کرنا سایل کو اسسٹنٹ کلکٹر کے لئے ناجایز ہوتا اگر نامبردہ کو اصلی حالات سے واقفیت ہوتی داخل عبارت اور معنی جزو اخیر دفعہ ۴۱۵ کے ہے ہماری دانست مین وہ داخل ہے تمسخر اور محض فریب مین تفاوت نکالنا ایک جانب اور جرائم فوجداری مین دوسری جانب عدالتون کو قانون کی مصلحت عامہ پر لحاظ رکہنا چاہئے یہ امر موافق مصلحت عامہ کے ہے کہ کل محکمجات سلطنت مین عمدہ خدمتگذاری عمل مین آوے یہ حق اور فرض گورنمنٹ کا ہے کہ لایق لوگ ہون اور احتیاط اس بات کی رہے کہ دفتر ون میں نالایق لوگ نہ بہرنے پاوین۔

لہذا ہماری یہ راے ہے کہ غلط اطلاع دہی چونکہ داخل عبارت کے ہے اوسیطرح وہ اندر منشا و معنی کے بہی داخل ہے اور بطور مناسب اوسکی بابت سزاے فوجداری ہو سکتی ہے خاصکر اگر اطلاع مذکور بطور محض مضحکہ کے بلکہ بغرض حصول عہدہ کے دی گئی ہماری اس راے کی تائید اوس تجویز نوعیت جرمانہ ایک نقل مشابہ سے ہوتی ہے جو ویسٹ صاحب جج و نانا بہائی صاحب جج نے مقدمہ غیر رپورٹ شدہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام و ٹہل نراین جوشی مین قایم کی تہی اس مقدمہ مین قیدی نے صاحب کلکٹر کو اس بات پر راغب کرنے کے واسطے کہ نامبردہ اوسکو عہدہ دے ایک سارٹیفکٹ کو استعمال کیا جسمین اوسکی عمر ۲۳ سال مندرج تہی لیکن اوسنے اوسکو اس طور سے تبدیل کیا تہا جس سے وہ صرف ۲۰ سال معلوم ہو ذی علم ججون نے لکہا ہے مسٹر انسلے نے منجانب ملزم یہ دلیل کی کہ حسب منشا دفعہ ۴۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے کوئی بددیانتی نہین تہی اسوجہ سے کہ ملزم کو اگر کوئی عہدہ بہی ملتا تو اوسکو اپنی کارگذاری کی صرف اجرت ملتی لیکن اگر فریباً تبدیلی کی گئی تو وہ واسطے اغراض دفعہ ۴۶۴ کے کافی ہے جیسا کہ تشریح (۱) ... سے ظاہر ہے اور اوس تشریح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محض ایک جہوٹے سارٹیفکٹ چال چلن کے بنانے سے فریب کا قیاس پیدا ہوتا ہے لی بلین صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ جبکہ ایک صداقت گذری کہ فریب سے ایک نیت دغا ہی مراد ہے یہ امر غیر ضروری ہے کہ خود اوس فریق کو کوئی امید نفع ہو یا عداوت دوسرے کی

سنہ ۱۸۰۹ع
ملکہ معظمہ بنام گنیش کہانڈراؤ گنیش دولت

جانب ہو مقدمہ ہے کرافٹ بنام کریری (۱) ملاحظہ طلب۔

"نسبت تاثیر دفعہ ۱، ہکے واضح ہو تشریح (ک) دفعہ ۴۶۴ کی ایک دفعہ سے ویسی ہی متعلق ہے جیسی کہ دوسری سے صاحب کلکٹر کو ترغیب دینا اس لئے کہ ایک معاہدہ واسطے تقرری اس شخص کے بطور کارکن باعتبار ترغیب جعلی سارٹیفکٹ کے کیاجاے کہ وہ پچیس سال کی عمر سے زاید نہین تھا مقدمہ کو داخل دفعہ ۱، ۴ کرتا ہے یہ مقدمہ بہت صحیح طرح سے داخل تعریف استعمال کرنے جعلی دستاویز کے آتاہے"

اس قسم کے افعال کو ایسا تصور کرنے کے لیے ہم اور بھی وجہ مزید ظاہر کر سکتے ہین کہ واضعان قانون کا منشا بذریعہ قانون تعزیری اونکے انسداد کا ہو کیونکہ قانون انگلستان مین بدچلنی کی حد تک پہونچے ہین یہ ایک قاعدہ مثبتہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر کچہ علانیہ شایستگی کے خلاف ہوتا ہے اور اخلاق عامہ مین خلل ڈالتا ہے وہ کامن لا مین داخل بدچلنی ہے (دیکھو تشریحات بلیکسٹن صاحب جلد ۴ صفحہ ۶۵ و رسالہ پلیز آف دی کراؤن مولفہ ہاکنس صاحب جلد ۱ باب ۵ دفعہ ۴۔)

بذریعہ رشوت کے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کرنا بدچلنی ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام واگہن (۲) ملاحظہ طلب ایک وجہ یہ ہے کہ عہدے اسطرح سے نالایق اشخاص کے ہاتھون مین پہونچ جاتے ہین جیسا کہ ہاکنس صاحب نے اپنے رسالہ پلیز آف دی کراؤن مین بیان کیا ہے یہی امر ویسا ہی ہو سکتا ہے جہان بذریعہ غلط بیانات کے عہدہ حاصل کیا جاتا ہے مضرت از قسم عام ہے مقدمہ کنگ بنام ریچرڈسن (۳) ملاحظہ طلب رسالہ جنرل ویو آف دی کرمنل لا صفحہ ۹۵ مین سرجیمس اسٹیفین صاحب لکھتے ہین "نقصانات اور بدچلنیون مین مشابہت قریبی ہے ہر ایک داخل خلاف ورزی اوس فرض کے ہے جو ازروے قانون یا کامن لاکے عاید کیا گیا ہے اور ہر ایک قسم اون افراد پر مشتمل ہے جنکا متعلق ہونا اوس سے ظاہر کیا گیا ہے نہ بلحاظ کسی فہرست معین کے مثل اونکے جو بطور جرایم کبیرہ کے مرتب کئے جا سکتے ہین بلکہ بحوالہ عام اصول وسیع کے" صفحہ ۹۵ مین ممدوح الیہ لکھتے ہین فی الحقیقت نالش بدچلنی اور نالش نقصان مشکل سے تمیز ہونے کے قابل ہے جسمین ملکہ معظمہ مدعیہ ہو اور جسمین بعوض خسارہ کے سزا ہوتی ہے یہ صحیح ہے جہانتک کہ ضابطہ جرایم کبیرہ سے بھی تعلق ہے اور کوئی معقول فرق مابین قانونی بدچلنی (جیسا کہ بذریعہ

(۱) رپورٹ ایسٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۹۲ لغایت ۱۰۱۔ (۲) رپورٹ برو صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۴۹۴۔

(۳) رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ لغایت ۲۳۴۔

غلط حیلون کے اسباب حاصل کرنا) اور جرایم کبیرہ کے بہت کم فرق ہے بلکہ کوئی معقول فرق نہین ہے لیکن اس سوال کا کہ کامن لامین بدچلنی کیا ہے بمشکل کوئی بہتر جواب اس سے ہوگا کہ وہ ایک نقصان ہے جسکا استغاثہ سرکار کی جانب سے کیا گیا ہے۔

ہماری راے مین اس نوبت مقدمہ پر اس بحث کا تصفیہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا دغا یا کوئی دوسرا جرم کیا گیا بدین وجوہ ہم حکم رہائی کو جو ڈیلیم سشن جج نے صادر کیا منسوخ کرتے ہین چونکہ عمومی البتہ اپیل کو صرف قانونی بحث پر فیصل کیا ہے جسکو تمنشی نے تجویز کیا ہے اور بغیر تجویز کرنے روداد کے اپنے اختیار سماعت ارتی کے جو اس موقع پر پیش کیگئی ہے لیکن جو کسی قدر واقعات پر مبنی ہے لہذا اب ہم حسب دفعہ ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہدایت کرتے ہین کہ اپیل قیدی کو سشن جج از سرنو تجویز کرین ایسے حکم کی نسبت ہم ایک نظیر مقدمہ گورنمنٹ بنگال بنام گوکل چندر چودھری (۱) پاتے ہین مقدمہ مذکور حسب مجموعہ سنہ ۱۸۶۱ع کے فیصل ہوا تھا لیکن ہماری یہ راے ہے کہ عبارت متعلق تجویز مندرجہ مجموعہ حال دفعہ ۴۲۳ بہت وسیع معنی مین استعمال ہوئی ہے اور تجویز مقدمات اپیل حسب مندرجہ دفعات ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۵۲ - اور بعض دفعات باب ۲۵ کو شامل کرتی ہے۔

حکم رہائی منسوخ کیا گیا اور ہدایت کیگئی کہ اپیل کو سشن جج از سرنو تجویز کرین۔

نوٹ - فیصلہ ذیل ویسٹ صاحب جبٹس و نانابہائی صاحب جبٹس کا بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام وٹھل نراین (اپیل فوجداری نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۶ع) محولہ تجویز صدر ہے۔

اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بنا ہی حکم رہائی صادرہ اسسٹنٹ سشن جج پونا بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹھل نراین جوشی کے ہے جسپر الزام جرم استعمال کرنے جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے حسب دفعہ ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا ملزم امتحان پبلک سروس مین (جسکو ملکی امتحان کہتے ہین) سنہ ۱۸۸۳ع مین کامیاب ہوا اوس وقت اوسکی عمر ۲۳ سال کی تھی اور سارٹیفکٹ مین جسکو حکام سررشتہ تعلیم نے مرتب کیا اوسکی عمر ۲۳ سال کی لکھی گئی نقل سارٹیفکٹ مین جو ملزم کے حوالہ کی گئی اوسکی عمر ۲۳ سے ۲۰ تبدیل ہونا معلوم ہوتی ہے یہ امر خود دستاویز سے ظاہر ہے ملزم تسلیم کرتا ہے کہ وہ ۲۳ برس کا تھا جب امتحان مین کامیاب ہوا اور یہ کہ اوس نے اس سارٹیفکٹ کو مع اپنی درخواست نوکری کے صاحب کلکٹر کے پاس بھیجا۔

---

(۱) دیکھو ریورٹ کلکتہ جلد ۲۲ تجویز فوجداری صفحہ ۱۴ -

ودہلے ملکہ معظمہ بنام نیش کماڑے ساؤد گنانبش رولت تن

۱۸۶۸ء
ملکہ معظمہ
بنام
گنیش کہانڈراو
گنیش دولت

اسسٹنٹ سشن جج مسٹر اسٹوارڈ نے ملزم کو اسس بنا پر رہا کیا کہ گو اوس نے صاحب کلکٹر کو فریب دینے کے لئے بذریعہ غلط بیان اپنی عمر کے کہ اوسکو ملازمت سرکاری مین قبول کرے نیت کی تاہم وہ صاحب کلکٹر کو فریب دہی کی حد تک نہین پہونچا۔

امور غور طلب یہ ہین

(اول) آیا اوس سارٹیفکٹ مین جو ملزم کو دیا گیا ہے اوسکی عمر ۲۳ سال بیان کی گئی ہے جو بعدہ ۲۰ مین تبدیل کی گئی۔

(دوم) آیا ملزم حسب دفعہ ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے مجرم استعمال کرنے دستاویز جعلی کا ہے۔

در نسبت واقعات مقدمہ کے اسسٹنٹ جج نے صاف طور سے تجویز کیا ہے کہ عدد ۲۳ بذریعہ محکوکی کے ۲۰ بنایا گیا اور یہ کہ وہ صاحب کلکٹر کے پاس پہنچنے سے قبل تبدیل کیا گیا قطع نظر اس بحث کے کہ کہانتک ایک شخص کو جعلی دستاویز کے استعمال کرنے مین اغراض دیوانی کے لئے ذمہ دار ہونا چاہئے یہ ضرور ہے کہ اغراض فوجداری کے لئے اس امر کا ثبوت ایسا ہونا چاہئے کہ جسمین کوئی شبہہ معقول نہو سے کہ کارسازی یا تبدیلی فعل ملزم ہے یا یہ کہ وہ اوس سے واقف ہے۔

"عمر ملزم جیسا کہ اوسکو خود تسلیم ہے بتاریخ سارٹیفکٹ کے ۲۴ سال کی تہی نقل کاغذ موجودہ دفتر مین ۲۲ سال مندرج ہے چونکہ اوسکو نتیجہ کی فکر ہوگی جب وہ شریک امتحان ہوا اور چونکہ کامیابی سے وہ پاس ہوا تہا لہذا اسنے سارٹیفکٹ کو اوس سے بہ احتیاط کافی ضرور دیکہا ہوگا کہ جس سے اوسکو معلوم ہو کہ آیا اوسکی عمر ۲۳ سال مندرج ہے یا ۲۰ سال اگر اوسمین ۲۰ کا عدد تہا تو وہ اوسکو فوراً معلوم ہو جاتا اور اوسکو صحیح کراتا وہ ایک مختصر دستاویز تہی اور یہ بہین فرض کیا جا سکتا کہ عدد اوسکو نہ معلوم ہوتا جب کہ وہ اوسکو ملی یا جبکہ اوس نے اوسکو صاحب کلکٹر کے پاس بہیجا صرف ممکن نتیجہ یہ ہے کہ عمر ملزم اس سارٹیفکٹ مین ۲۳ مندرج تہی یہ اوسکا فرض بجانب عوام الناس تہا اور اوسکا ذاتی نفع بہی تہا کہ سارٹیفکٹ کو بے نقص رکہتا وہ صرف اوسکی منفعت کے لئے تبدیل کیا گیا لہذا یہ تجویز ہونی چاہئے کہ خود ملزم نے ردوبدل کیا یا کسی کی معرفت اور بظاہر بغرض ترغیب دینے صاحب کلکٹر کے نسبت باور کرنے اس امر کے کہ وہ اپنی اصلی عمر سے کم ہے جس سے اوسکو زیادہ زمانہ ملازمت سرکاری کا دیا جاسے مسٹر اتیلے نے بجانب ملزم کے یہ بحث کی کہ حسب مراد دفعہ ۴۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے

سنہ ۱۸۶۹ع

ملکہ معظمہ
بنام
گنیش کہانڈیرائو
و گنیش دولت

کوئی بددیانتی نہین تہی اسوجہ سے کہ ملزم کو اگر کوئی عہدہ بہی ملتا تو اوسکو اپنی کارگذاری کی صرف اجرت ملتی لیکن اگر تبدیلی فریباً کی گئی تو وہ واسطے اغراض دفعہ ۴۶۴ کے کافی ہے جیسا کہ تشریح (ک) سے ظاہر ہے اور اوس تشریح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محض ایک جہوٹے سارٹیفکٹ کا بنانا جبکہ اونسے قیاس فریب کا ہوتا ہے بی بلنک صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ جسکو ایک عہدی گذری کہ فریب ست نیت بنادہی مراد ہے یہ امر غیر ضروری ہے کہ خود اوس فریق کو کوئی امید نفع ہو یا عداوت دوسرے کی جانب ہو مقدمہ ہے کرانٹ بنام کربی (۱) ملاحظہ طلب نسبت تاثیر دفعہ ۴۷۱ کے واضح ہو کہ تشریح (ک) دفعہ ۴۶۴ کی ایک دفعہ سے ویسی ہی متعلق ہے جیسی کہ دوسری سے صاحب کلکٹر کو ترغیب دینا اسلئے کہ ایک معاہدہ واسطے تقرری اس شخص کے بطور کارکن باعتبار ترغیب جعلی سارٹیفکٹ کے کیا جاوے کہ وہ پچیس ۲۵ سال کی عمر سے زاید نہین ہے مقدمہ کو داخل دفعہ ۴۷۱ کرتا ہے۔

یہ مقدمہ بہت صحیح طرح سے داخل تعریف استعمال کرنے جعلی دستاویز کے ہوتا ہے۔

لہذا ہم حکم رہائی صدورہ اسسٹنٹ سشن جج کو منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ ملزم کی ازسرنو تجویز کیجاے۔

۲۴- جون سنہ ۱۸۶۹ع

(۱) رپورٹ ایسٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۲ لغایت صفحہ ۱۰۸-

اجلاس کامل

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سر چارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس ویسٹ صاحب جسٹس واسکاٹ صاحب جسٹس و نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس

بمعاملہ درخواست گنیش نارائن ساٹھے*

۲۸ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ کتاب انگریزی ۵۹۰

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۰۳ - ڈسمس استغاثہ مجسٹریٹ کا اختیار تمیزی نوعیت اور حد اختیار تمیزی مذکور کی - وجہ کافی کے معنی مستغیث کی غرض -

مجسٹریٹ کوئی استغاثہ حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ڈسمس نہین کرسکتا تاوقتیکہ مستغیث کا اظہار اس غرض سے نہ لے لے کہ آیا بادی النظر مین شہادت کسی جرم فوجداری کی ہے یا نہین اپنے اختیار تمیزی حسب دفعہ ۲۰۳ کے استعمال کرنے مین مجسٹریٹ کو چاہئیے کہ اپنی رائے پر اوس غرض کے خیال کا اثر ہونے دے جسکی وجہ سے مستغیث نے معاملہ پیش کیا ہو نہ کسی ایسے اور خیال کا جو ان واقعات سے باہر ہو جو مستغیث نے بتائید اپنے استغاثہ کے پیش کئے ہون -

591 ایک شخص مسمی ہنمنت راؤ جاگیردار کی نسبت تجویز مجسٹریٹ ضلع پونا نے بابت لینے رشوت کے حسب دفعات ۱۶۱ و ۲۱۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے کرکے جرم ثابت قرار دیا در اثنائے اوسکی تجویز کے چند معاملت داران نے شہادت بطور مستغیثان بطور گواہان ثبوت کے بہ تسلیم اس امر کے دی کہ اونہون نے بذریعہ اوس رشوت کے جو ہنمنت راؤ کو بطور انعام کے بابت اس امر کے دی گئی کہ اوس نے اپنا ذاتی دباؤ مسٹر اے ٹی کرافرڈ صاحب کمشنر مال سی ڈی کے ساتھ نامبردگان کے فائدہ کے لئے استعمال بابت ترقی عہدہ اور تبدیلی ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو حاصل کی تھی -

بعد تجویز ثبوت جرم نسبت ہنمنت راؤ کے جب کہ تحقیقات روبرو اسپشل کمیشن کے بابت اون الزامات رشوت ستانی کے جو مسٹر کرافرڈ پر لگائے گئے تھے ہورہی تھی ایک شخص مسمی گنیش نرائن ساٹھے نے ایک استغاثہ عدالت مجسٹریٹ ضلع پونا مین بالکرشن گوبند سند یکر اور پانچ دیگر معاملتداران پر جنہون نے بوقت تجویز نسبت ہنمنت راؤ کے شہادت دی تھی کیا اور الزام اعانت رشوت ستانی کا حسب دفعات ۱۶۱

---

* مقدمہ نگرانی فوجداری نمبرہ ۹۴ سنہ ۱۸۸۹ء

۳۲۶ و ۳۲۳ و ۱۰ و ۵۰۰ و ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا استغاثہ بعبارت ذیل تھا۔

بعدالت مجسٹریٹ ضلع پونا۔

گنیش نارائن ساٹھے مستغیث

۱۔ مسٹر بالا کرشن گوبند سندیکر۔ ۲ مسٹر بلونت راؤ نارائن وایدیہ ۳ مسٹر یادو راؤ کرشن سلاٹھے ۴۔ مسٹر مہادیو کیشو گیتے کرہ مسٹر رامچندر گوپال چوارکر۔ ۶ مسٹر نارائن ستام راؤ ساٹ بھائی۔ ملزمان۔

حسب دفعات ۱۹۱ و ۱۹۳ و ۲۱۳ و ۱۰۹ و ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند۔

۱۔ اون واقعات سے جو اون دو مقدمات مین قلمبند ہوئے ہین جو عدالت ہذا سے فیصل ہوئے ہین اور جن مین مسٹر سندیکر اور مسٹر وایدیہ مذکور مستغیثان بمقابلہ مسٹر ہنمنت راؤ جاگیردار کے تھے یہ ظاہر ہوا ہے کہ جو یہ اشخاص مذکور۔ بلاشک مرتکب اوس جرم کے ہوئے ہین جو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات مذکور مین بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ وہ دلایل جو اصول وسیع ضروریات انصاف عامہ خلایق پر مبنی ہین اور جنکی وجہ سے حکام متعلق کو یہ ترغیب ہوئی کہ کارروائی بمقابلہ مسٹر ہنمنت راؤ کے کرین بداعمالی جو یہ اشخاص ملازم مذکور سے بخوبی اور یکسان متعلق ہین اور اسوجہ سے بغرض انصاف وعدل عامہ خلایق کے نہایت ضروری ہے کہ تعمیل قوانین تعزیری ملک ہذا کی بذریعہ فوراً کارروائی کرنے نسبت اشخاص مذکور کے سختی ویے رورعایت کیجاے

۳۔ ان اشخاص نے نہایت مکمل طور پر قابل اطمینان عدالت ہذا اپنا جرم حسب دفعات مذکور ثابت کردیا ہے اور اسوجہ سے ثبوت یا شہادت مزید بغرض ثبوت استغاثہ ہذا اس سے زیادہ درکار نہین ہے کہ مقدمہ ہذا مین نقول مصدقہ اون بیانات اشخاص مذکور کی تحریر کیجاۓین جو مقدمہ مسٹر ہنمنت راؤ مذکور قلمبند ہوئے تھے لہذا مین یہ استدعا کرتا ہون کہ نقول مصدقہ اظہارات مذکور کی براہ عنایت مقدمہ ہذا مین داخل اور شامل کی جاۓین۔

۴۔ کارروائیات مقدمہ ہنمنت راؤ مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ اشخاص ہذا سے ارتکاب اون جرائم کا جو مسٹر ہنمنت راؤ مذکور پر بابت تجویز ہوئے ہین شروع ہوا اور اسوجہ سے نامبردگان فی الواقع اصل مجرمان ہین اور ہر شخص ہند مین اور کل تربیت یافتہ دنیا مین خواہ مخواہ ان کارروائیات کو جن مین صرف مسٹر ہنمنت راؤ باستثناے کلی اون اشخاص کے مجرم تصور کیا گیا ہے خلاف اصول عدل والانصاف کے تصور کریگا۔

۵۔ ایک اور امر ایسا ہے جسکو مین بادب اس موقع پر بیان کرنا چاہتا ہون جو روپیہ کان

اشخاص نے مسٹر ہنمنت راؤ کو دینا بیان کیا ہے اوسکو اونکی حیثیت سرکاری سے کچھ تعلق نہین صرف اوس صورت مین کہ جب کوئی ملازم سرکار خود نا جایز یا بہ لاحظ لیتا ہے منظوری گورنمنٹ کی اوسپر استغاثہ کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے لیکن مقدمہ ہذا مین صورت بالکل خلاف ہے اور اسوجہ نسبت ان اشخاص کے قانونا تجویز بابت اون جرائم کے جسکے وہ اسطرحپر مرتکب ہوئے ہین برطبق [illegible]ت کسی شخص کے۔ گو وہ ایک شخص عام خلایق سے ہی ہو عمل مین آسکتی ہے۔

۲- علاوہ برین کارروائیات مذکور کے ملاحظہ سرسری سے ہی ہر شخص یہ باور کریگا کہ ان اشخاص کا گورنمنٹ بمبئی اور اوسکے عہدہ داران نے یہ اطمینان کر دیا ہے کہ اونکی نسبت تجویز بابت جرائم مذکور کے نہ کی جائیگی نوعیت اور شرائط کسی ایسے اطمینان کی کچھ ہی ہون اگر کوئی ایسا وعدہ اونکے ساتھ حکام نے کسی طرحپر کیا ہو، مگر بلحاظ قانون موجودہ کے کوئی ایسا حکم قانونی معلوم نہین ہوتا ہے جسکی روسے گورنمنٹ مجاز عمل مین لانے کسی ایسے اختیار کی ہوسکے بخلاف اسکے قانون مین نہایت صراحت کے ساتھ یہ مندرج ہے کہ شرائط معافی مجرمان گنہگاران نے ساتھ صرف صور رتہائے خاص اور [illegible] مین کیجاسکتی ہین۔ یعنی صرف ایسے مقدمات مین جو صرف قابل تجویز عدالت سشن کے ہین۔

۵۹۳ ۳- مین نہایت احتیاط اور صبر کے ساتھ کارروائیات مذکور اور سلسلہ واقعات ما بعد متعلقہ کارروائیات مذکور کو دیکہتا رہا ہون اور مین معمولی طرحپر یہ امید رکہتا تہا کہ عین بعد تجویز ثبوت جرم نسبت مسٹر ہنمنت راؤ کے گورنمنٹ اور حکام با ختیار مجسٹریٹ ضلع ہذا اس امر کی تدبیر کرینگے کہ اشخاص مذکور بغرض تجویز نسبت الزامات مذکور کے اپنے روبرو پیش کرین لیکن اس معاملہ مین مین بالکل ناامید ہوا لہذا محض بوجہ خواہش وعدل و انصاف کے بتعظیم تمام مین یہ استغاثہ روبرو عدالت ہذا کے بڑی استدعا پیش کرتا ہون کہ براہ مہربانی ان چہہ کس ملزمان پر بابت جرائم مذکور کے وارنٹ جاری کئے جائین اور اونکی تجویز بابت الزامات مذکور کی جاسکے اور مطابق اوسکے سزا دیجاوے۔

گنیش نارائن ساٹہے

دکان دار متصل واڈا ابہٹکر واقع

شکروار پیٹہہ

مقام پونا ۱۳ اکتوبر ۱۸۸۴ع۔

مجسٹریٹ ضلع نے بلا لینے اظہار مستغیث یا ملاحظہ اوس شہادت کے جو ہنمنت راؤ کے

مقدمہ مین قلمبند ہوئی تہی حکم ذیل صادر کیا۔
"چونکہ عدالت کی راے مین وجوہ کافی اسمقدمہ مین کارروائی کرنے کے لیے نہین ہین لہذا استغاثہ حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ڈسمس کیا جاتا ہے"۔

ایک ڈویژنل بینچ ہائی کورٹ نے جسمین ہر دو صاحبان جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس اجلاس فرماتے تہے) باستعمال اپنے اختیار نظرثانی کے مجسٹریٹ سے رپورٹ بتوضیح وجوہ ڈسمسی استغاثہ کے طلب کی
اس رپورٹ مین مجسٹریٹ نے وجوہ ذیل بابت ڈسمسی استغاثہ کے تحریر کین۔
"استغاثہ قبل اوس روز کے پیش کیا گیا کہ جب یہ امید کیجا سکتی تہی کہ ان مقدمات مین جو زیر ۵۵۴
تحقیقات تہے شہادت کرافرڈ کمیشن کو حاصل ہوگی جن مقدمات مین کہ اون اشخاص کا جنکی نسبت استغاثہ تہا قیاساً بطور گواہان کے اظہار ہونیوالا تہا اور استغاثہ مذکور ایک ایسے شخص نے پیش کیا تہا جسکو ظاہرا کوئی وجہ خود اختیار کرلینے خدمات پبلک پراسیکیوٹر کی نہ تہی بجز اس اظہار مندرجہ استغاثہ کے کہ وہ خواہش عدل وانصاف ہونے کی رکہتا تہا۔
قریب اوسیوقت کے کہ جب مستغیث نے اپنا استغاثہ اصالتاً پیش کیا میرے پاس چٹہی رجسٹری شدہ مین نقل استغاثہ مذکور کا پہونچا جسپر لفظ فوراً کا لکہا ہوا تہا۔
اون حالات سے جن مین استغاثہ مذکور داخل کیا گیا میرے دل مین ایک شبہہ قوی پیدا ہو کہ استغاثہ مذکور نیک نیتی نہین کیا گیا ہے اور غرض مستغیث یا اوس شخص یا اون اشخاص کی جنکی ترغیب سے اوسنے استغاثہ کیا یہ تہی کہ اون گواہان کی تخویف کرے جنپر یہ قیاس کیا جاتا تہا کہ اون کارروائیات مین جو روبرو کرافرڈ کمیشن کے پیش تہین مدعی کو استدلال تہا مین نے یہ تصور کیا کہ اگر مین کوئی کارروائی مزید برطبق استغاثہ مذکور کرون تو یہ ایک استعمال عاملانہ اختیار تمیزی کا
مین یہ بہی تحریر کرتا ہون کہ بعد کو تائید اوس شبہہ کی جو مجکو نسبت غرض استغاثہ کے ہوا اوسکے ذریعہ نہایت صریح خواہش مستغیث یا اون اشخاص کے جو اوسکے شریک تہے ہوئی کہ اوسکو فوراً مشہور کرائین اور الزام مذکور گواہان مذکور پر جب تک ممکن ہو قائم رکہین۔
۱۴ - اکتوبر کی صبح کو استغاثہ مذکور پونا کے ایک اخبار (دکن ہیرلڈ) مین مشتہر کیا گیا گو کوئی رپورٹر اوسوقت موجود نہ تہا جب استغاثہ مذکور میری عدالت مین پیش کیا گیا تہا اور صرف یہی نہین کیا گیا کہ اوسوقت استغاثہ مشتہر کیا گیا بلکہ اوسکے شامل ایک اعتراض نسبت حکم ڈسمسی استغاثہ کے بہی تہا یہ اعتراض مستغیث نے اصالتاً یا بذریعہ ایک وکیل مجاز پیش نہین کیا تہا بلکہ بذریعہ

۱۸۹۹ء
درخواست نارائین ساٹے

سنہ ۱۸۹۹ء
معاملہ درخواست گنیش نارائن ساٹھے

ڈاک کھیجی تہا اور مجکو چند گھنٹہ بعد مشتہر ہونے کے ملا تہا۔

دوسرے روز (۲۴) تاریخ میرے پاس بذریعہ ڈاک کے ایک اور تحریر بہی آئی جو منجانب مستغیث کے معلوم ہوئی تہی جس مین مجہہ سے یہ استدعا کی گئی تہی کہ مین دوسرا پرچہ دکنی ہیرلڈ کا ملاحظہ کرون اور اوس مین نقل اوس چٹھی کی بغور پڑہون جسکی نسبت بیان کیا گیا تہا کہ مسٹر نارٹن وکیل مدراس کو بدین درخواست لکھی گئی تہی کہ میرے روبرو حاضر ہوکر مقدمہ مذکور مین بحث کرے اور مزید برآن مجھسے یہ استدعا کی گئی تہی کہ نسبت درخواست مزید کے جو مستغیث نے کی ہے تا وقتیکہ اوسکی جانب سے کونسل حاضر نہو کوئی حکم صادر نکرون۔

اوسوقت سے میرے روبرو کوئی درخواست مزید معاملہ مذکور مین پیش نہین کی گئی ہے۔

برطبق پہونچنے اس رپورٹ کے ہائیکورٹ (رپرڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس) نے اطلاعنامجات بنام ملزمان جاری کئے کہ وہ وجہ اس امر کی ظاہر کرین کہ مجسٹریٹ کا حکم مشعر ڈسمسی استغاثہ منسوخ کیون نہ کیا جاے۔

وکیل سرکار اور مستغیث کو بہی اطلاع سماعت مقدمہ کی دی گئی۔

مقدمہ کی بحث روبرو اجلاس کامل کے جس مین سارجنٹ صاحب چیف جسٹس و بیلی صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس و نانا بہائی ہرداس صاحب جسٹس اجلاس فرماتے ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء کو ہوئی۔

جارڈین (جنکو مسٹران لٹل و اسمتہ و فریر و نکلسن نے ہدایت کی) منجانب ملزمان واسطے اظہار وجہ کے حاضر ہوا۔

راؤ صاحب وی این منڈلیک بہی واسطے ظاہر کرنے وجہ کے منجانب ملزم نمبر ۳ حاضر ہوے

مستغیث حاضر نہین ہوا۔

جارڈین۔ استغاثہ کلیتاً اظہارات ملزمان بمقدمہ ہتک عزت پر مبنی ہے میرا اول عذر یہ ہے کہ اظہارات مذکور سے کوئی جرم ظاہر نہین ہوتا ہے مین عدالت سے یہ استدعا کرتا ہون کہ وہ اظہارات ملاحظہ کئے جائین۔

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ کیا ہمکو اس امر کی ضرورت ہے کہ اس معاملہ مین بحث کرین ہمارے روبرو بحث یہ ہے کہ آیا مسٹر ویڈال کا حکم صحیح ہے یا نہین]

جارڈین۔ مجکو لازم ہے کہ بغرض حق رسی اپنے موکلان کے نسبت اوس شہادت کے بحث

سنہ ۱۹۰۹ء
بمقدمہ درخواست
لیش نارائن ساہے

کردن جسپر استغاثہ مبنی ہے -

[بیلی صاحب جسٹس - مسٹر ویڈال نے نسبت شہادت کے بحث نہین کی ہے

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - حاکم موصوف نے صرف یہ تحریر کیا ہے کہ

غرض استغاثہ کی یہ نیک نیتی نہین ہے]

جارڈین - مین یہ عرض کرتا ہون کہ از روے اظہار کے کوئی شہادت جرم کی نہین ہے مثلاً

سندیکر کا مقدمہ دیکھو -

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - بحیثیت عدالت نظرثانی اجلاس فرماہین ہم

یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ آیا مسٹر ویڈال کو بادی النظر مین کوئی مقدمہ معلوم ہوا یا نہین اور ہم

یہ نہین چاہتے کہ کوئی راے نسبت امر ہذا کے ظاہر کرین]

۵۴ جارڈین - مین یہ عرض کرتا ہون کہ ملزمان کے طریق عمل سے کوئی جرم قائم نہین ہوتا انہون نے

رشوت از خود نہین دی ہمنت راو نے ان سے زبردستی رشوت لی لہذا وہ مجرم کسی جرم

کے نہین ہین لارڈ میکالے صاحب اور دیگر کمشنران نے جنہون نے نسبت مجموعہ تعزیرات کے

رپورٹ کی اپنی رپورٹ مین یہ تحریر کیا ہے کہ جب کوئی ایسا شخص جس سے رشوت طلب کیجا

رشوت دے تو اوسپر استغاثہ نہین کیا جانا چاہیے" کمشنران نے یہ تحریر کیا ہے کہ ایسے شخص

کو سزا نہین دیجانی چاہیے -

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - یہ مجموعہ مین داخل نہین ہے]

جارڈین - مین تسلیم کرتا ہون کہ یہ مجموعہ مین نہین ہے مین اسکا حوالہ زیادہ تر بطور ایک سند

کے دیتا تھا کہ جسکی عدالت بہت تعظیم کریگی -

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - ہم کس طرحپر یہ کہہ سکتے ہین کہ کوئی

اور شہادت نہین ہے ممکن ہے کہ ہمنت راو یہ کہے کہ ملزمان اوسکے پاس خود اپنی مرضی سے گئے

اور رشوت از خود دی ہم کس طرحپر یہ کہسکتے ہین کہ بادی النظر مین کوئی مقدمہ نہین ہے]

جارڈین - اطلاع مین کسی اور شہادت کا ذکر نہین ہے آپکو پابند ہے کہ اطلاع کو دیکھین جس سے

باہر آپ نہین جا سکتے -

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - ہمکو لازم ہے کہ اسکو واسطے تصفیہ

مجسٹریٹ کے چھوڑین]

سنہ ۱۸۷۶ء
معاملہ درخواست گنیش نارائن ساٹھے

جارڈین ۔ اگر حکام عالی مقام کی یہ رائے ہے کہ مین نسبت امر مذکور کے عدالت ہذا مین بحث نہین کر سکتا تو مین دیگر امور کی نسبت بحث کرونگا میرا دوسرا عذر یہ ہے کہ بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ شہادت کے یہ بنا ہے اوس جواب کے جسکے دینے پر گواہ مجبور کیا جائے اوسپر استغاثہ نہین کیا جاسکتا دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گنپو سونبا (۱)

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس ۔ یہ ایک ایسا عذر ہے جو روبرو مشرو یڈال کے کیا جانا چاہیئے]

جارڈین ۔ میرا اخیر عذر یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کے ڈسمس کرنے مین عاقلانہ استعمال اختیار تمیزی کا کیا ہے حاکم موصوف نے اظہارات ملزمان کے ہنمنت راؤ کے مقدمہ مین قلمبند کیے تھے اور بشمار الیہ کو کل معاملہ سے بخوبی واقفیت تھی جو نتیجہ کہ مجسٹریٹ نے اخذ کیا ہے وہ صحیح ہے یعنی یہ کہ استغاثہ مذکور بغرض تخویف دائر کیا گیا تھا مستغیث ایک عام شخص کم رتبہ ہے اونکی خاص غرض یہ تھی کہ گواہان کی تخویف ہوا در وہ قریب قریب اوسوقت گرفتار کیے جاوین کہ جب وہ روبرو مسٹر فرڈکیشن کے شہادت دینے کو جاتے ہون مین یہ عرض کرتا ہون کہ مجسٹریٹ کا حکم ایک حکم مناسب تھا اور حاکم موصوف کو یہ ہدایت نہین ہونی چاہیے کہ مقدمہ مین کارروائی مزید کرے ۔

۱۱۰ تجویز اجلاس کامل سارجنٹ صاحب چیف جسٹس نے صادر فرمائی ۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس ۔ اس مقدمہ مین برڈوڈ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس نے باستعمال اختیار نظر ثانی عدالت ہذا کے ایک حکم بدین مضمون صادر کیا کہ اطلاعنامجات کی تعمیل بالکرشن گووند سندیکر و بلونت نارائن وایرد مہادیو کیشو کمتے کر دراچند رگوپال جوار کرو نارائن شام راؤ سات بہائی پر اس غرض سے کیجاے کہ وہ وجہ اس امر کی ظاہر کرین کہ مجسٹریٹ کا حکم مورخہ ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۸۷۶ء متعلق ڈسمسی استغاثہ مسمی گنیش نارائن ساٹھے منسوخ کیون نہ کیا جاے یہ بہی حکم ہوا تہا کہ وکیل سرکار اور مستغیث کو بہی اطلاع دیجاے بوقت سماعت حکم مذکور کے بجز ملزمان کے جنکی طرف سے کونسل حاضر ہوئے اور کوئی حاضر نہین ہوا یہ حکم بوجہ اوس چٹھی کے صادر کیا گیا تہا جو ۲ ۔ نومبر ۱۸۷۶ء کو مجسٹریٹ ضلع پونا نے بجواب اس تحریر برڈ وڈ صاحب جسٹس اور جارڈین صاحب جسٹس کے بھیجی تہی کہ مجسٹریٹ یہ تحریر کرے کہ اوس نے استغاثہ کو جو گنیش نارائن ساٹھے نے کیا تہا کس طرح طے کیا اوس چٹھی مین مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا کہ اوسنے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۴

۱۸۹۲ء
معاملہ درخواست
گنیش نارائن ساٹھے

استغاثہ کو حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) سرسری طور پر ڈسمس کیا کیونکہ حاکم موصوف کی رائے مین مقدمہ مذکور مین کارروائی مزید کرنے کے لئے کوئی وجوہ کافی نہ تھے" بطور اپنے وجوہ واسطے اسطور پر عمل کرنے کے مجسٹریٹ ضلع نے یہ بھی تحریر کیا کہ اون حالات سے جن مین استغاثہ داخل کیا گیا میرے دل مین ایک شبہ قوی پیدا ہوا کہ استغاثہ مذکور بہ نیک نیتی نہین کیا گیا ہے اور غرض مستغیث یا اوس شخص یا اون اشخاص کی جنکی ترغیب سے اوسنے استغاثہ کیا یہ تھی کہ اون گواہان کی تخویف کرے جنپر یہ قیاس کیا جاتا تہا کہ اون کارروائیات مین جور و برد کرافرڈ کمیشن کے پیش تہین مدعی کو استدلال تہا مین نے یہ تصور کیا کہ اگر مین کوئی کارروائی مزید بمطابق استغاثہ مذکور کرون تو یہ ایک استعمال عاقلانہ اختیار تمیزی کا ہوگا"

ہم شروع مین یہ تحریر کرتے ہین کہ مجسٹریٹ استغاثہ کو حسب دفعہ ۲۰۳ ڈسمس نہین کر سکتا تہا تا وقتیکہ وہ مستغیث کا اظہار نہ لے لیتا اور معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے اوسکا اظہار نہین لیا بنسبت اوس وجہ کے جو حاکم موصوف نے بابت ڈسمس کرنے استغاثہ کے تحریر کی یہ ظاہر ہے کہ اوسنے اپنی رائے پر اون خیالات کا اثر ہونے دیا جو اون واقعات سے بالکل علیحدہ تہے جو مستغیث نے بتائید الزام کے پیش کئے اور حاکم موصوف نے محض بربنائے اوس امر کے کارروائی کی جسکو حاکم موصوف نے دیگر حالات سے اوس غرض کا ہونا قیاس کیا جسکی وجہ سے مستغیث نے معاملہ مذکور پیش کیا ہمارے نزدیک حاکم موصوف ایسا کرنے سے اپنا اختیار تمیزی سرسری طور پر ڈسمس کرنیکا اندر اون حدود کے جو اوس اختیار کے لئے از روے دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) مقرر کی گئی ہین عمل مین لانے سے قاصر رہا مین اختیار مذکور اور اوس اختیار تمیزی کے جو مجسٹریٹ کو انگلستان مین سمن یا وارنٹ جاری کرنے سے انکار کرنیکی نسبت حاصل ہے نہایت مشابہت ہے بمقدمہ یکطرفہ واقعات جسکا حوالہ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ایڈیسن (۱) دیا گیا ہے ایک حکمنامہ عطا کیا گیا تہا درحالیکہ مجسٹریٹ نے حکمنامہ کے جاری کرنے سے اس بنا پر انکار کیا تہا کہ حاکم موصوف کے نزدیک ایک کوشش اس امر کی پائی گئی کہ نفاذ ایک حق دیوانی کا بذریعہ عدالت فوجداری کے کرایا جاوے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ایڈیسن (۲) جسمین الزام سازش بغرض نقض امن اور پہونچانے نقصان شدید جسمانی کے تہا جو ایک ایسے بلوہ پر مبنی تہا جو ایک جلسہ عام مین وقوع پذیر ہوا تہا اور مجسٹریٹ نے سمن جاری کرنے سے انکار کیا تہا عدالت کوئنس بنچ نے جس مین کاکبرن صاحب چیف جسٹس و بلیکبرن صاحب

(۱) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ (۲) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۴۰۴

(۳) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۱۰۴

۱۸۹۰ء
بمعاملہ درخواست گنیش نارائن ساٹھے

جسٹس وفیلڈ صاحب جسٹس اجلاس فرماتے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مجسٹریٹون نے حسب الفاظ چیف جسٹس
صاحب ایک ایسے امر کے خیال پر عمل کیا تھا جو غیر متعلق اور غیر عدالتی تھا" اور استعمال اپنے اختیار
تمیزی کا بر بناے اون واقعات کے جو اونکے روبرو پیش کیئے گئے تھے نہین کیا تھا" اور مقدمہ
کو مع اس اظہار راے کے اون مجسٹریٹون کے پاس واپس بھیجا فیلڈ صاحب جسٹس نے یہ فرمایا
(صفحہ ۲۰۴) جسٹسان کو اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا شہادت بادی النظری کسی ایسے جرم فوجداری
کی ہے یا نہین جسکی وجہ سے حکام ممدوح کی راے مین مجرم مظہرہ کو جواب دینا ضروری ہو" اور ہمارے
نزدیک یہی نوعیت معہ مقدار اوس اختیار تمیزی کی ہے جو مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۲۰۳ نسبت تجویز کرنے اس
امر کے ہے کہ آیا حاکم موصوف کو استغاثہ ڈسمس کرنا چاہیئے یا آئین کارروائی کرنی چاہیئے الفاظ وجہ
کافی سے محض اون واقعات سے مراد ہے جنکی اطلاع مجسٹریٹ کو مستغیث کرے اور اس امر سے مراد
ہے کہ اون واقعات سے ایک بادی النظری قابل اعتبار بیان بمقابلہ ملزم ثابت ہوتا ہو وہ اغراض
جنکی وجہ سے مستغیثان عمل کرتے ہین خواہ مخواہ ضرور ہے کہ نہایت مختلف قسم کی ہون اور اگر کوئی
کوشش اونکے تجویز کرنے کی کیجاے تو ایک بہت وسیع اور خیالی گنجایش تحقیقات کی پیدا ہو گی غرض
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی یہ ہے کہ ایک ذریعہ واسطے سزا اون اشخاص کے مقرر کیا جاے جو مجرم
خلاف اصلی قانون فوجداری کے ہون اگر یہ منشا ہوتا کہ مجسٹریٹ صرف تحقیقات نسبت جرم مظہرہ ۵۹۹
کے اوس صورت مین کرے کہ جب مستغیث کی اغراض ایسی ہون کہ جنکو وہ پسند کر سکے تو ہمکو امید
کرنی چاہیئے کہ بہت مختلف عبارت استعمال کی جاتی لیکن ہمارے روبرو یہ دلیل کی گئی ہے کہ مجسٹریٹ
کو یہ اختیار تھا کہ قطع نظر بحث غرض مستغیث کے اوس اثر پر غور کرتا جو کارروائیات مزید کا اوس
تحقیقات پر ہوتا جو مسٹر ہروکراف ڈکمیشن کے ہو رہی تھی لیکن تحقیقات مذکور ایک معاملہ کلیتاً غیر
متعلق اون واقعات سے تھا جو جرم مظہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور اوسکو بدینوجہ مجسٹریٹ ہماری راے
مین اوس بحث مین داخل نہین کر سکتا تھا جو اوسکے روبرو پیش تھی مگر ہمارے روبرو یہ بیان کیا گیا
ہے کہ مجسٹریٹ کے روبرو شہادت مین صرف وہ اقبالات تھے جو ملزمان نے اثناے تجویز ہمنت مالی
مین کیئے تھے اور اقبالات مذکور بلحاظ دفعہ ۲۴ ایکٹ شہادت ۱۸۷۲ء اور مصلحت قانون مال مجریہ
ہند کے بطور بناے کارروائیات فوجداری بمقابلہ ملزمان کے استعمال نہین کیئے جا سکتے تھے
چونکہ مجسٹریٹ نے مستغیث کا اظہار نہین لیا لہذا یہ کہنا ناممکن ہے کہ آیا کوئی اور شہادت تائید
استغاثہ کے موجود تھی یا نہین اور یہ تحریر کیا جانا چاہیئے کہ مستغیث کی دوسری چٹھی موسومہ مجسٹریٹ

سنہ ۱۸۸۹ء
بمعاملہ درخواست گنیش نارائن ساٹھے

مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۸۸ء مین نامبردہ نے نہ صرف بیانات ملزمان کا حوالہ دیا ہے بلکہ اوس باقی شہادت کا بھی دیا ہے جو وقت تجویز بہمنت راؤ کے پیش کی گئی تھی لہذا بہر حال یہ ضروری ہوگا کہ مجسٹریٹ کے پاس مثل واپس بھیجی جائے علاوہ برین یہ بحث کہ آیا وہ بیانات منظورہ جنسے ملزمان مجرم قرار پائین ملزمان نے ایسے حالات کے کئے یا نہین جنکی وجہ سے یہ امر ثابت ہو کہ بیانات مذکور بطور شہادت بمقابلہ انکے بتائید الزام حال استعمال کئے جائین برطبق حکم ہذا صرف ضمناً پیدا ہوئی اور باینوجہ ہمارے روبرو اوسکی بابت تقریر نہین کی گئی کیونکہ یہی کو کوئی وجہ یہ خیال کرنے کی نہ تھی کہ بحث مذکور پیدا ہوگی اندرین صورت بلحاظ موجودہ بندوبست عدالت ہا و عدالت ہائے اس کے یہ امر نہ صرف بیجا بلکہ نہایت ہی بے موقع ہوگا کہ حالانکہ ہم بطور عدالت نگرانی کارروائی سابق مجسٹریٹ کو دیکھتے ہین کوئی رائے نسبت اس معاملہ کے ظاہر کرین جو بالاشبہ کسیقدر دقت طلب ہے۔

لہذا ہمکو لازم ہے کہ استغاثہ ہذا مجسٹریٹ کو پاس واپس بھیجین کہ حاکم موصوف اوسکی نسبت کارروائی مطابق قانون کے کرے۔

حکم منسوخ اور مقدمہ واپس ہوا۔

صیغہ فوجداری نگرانی

باجلاس اسکاٹ صاحب جج اور جارڈین صاحب جج

بمعاملہ گنیش نارائن ساٹھے*

سنہ ۱۸۸۹ء
۱۹ - جون
سفر کتاب انگریزی
۲۰۰

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹۰ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ - دستی استغاثہ دست برداری استغاثہ ایسے تحریر جو قابل اجرائے وارنٹ ہو کرنے والے کے واسطے کوئی استغاثہ کے نہین ہے - کون استغاثہ کر سکتا ہے - تعریف ایسا گواہ نہین ہے جسکو جواب دینے سے انکار کرنے کی بابت سزا دیجا سکے۔

بطور قاعدہ عام کے ہر شخص جسکو اسکا یہ جرم کا علم ہو بذریعہ استغاثہ کے تحریک قانونی کر سکتا ہے گو بلحاظ اسکو جرم مذکور سے کوئی تعلق نہو نہ اوسکو ضرر پہونچا ہو مستثنیات قاعدہ ہذا جنکی مثالین دفعات ۱۹۸ و ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین الیسی مستثنیات مین جو ازروے قانون قائم کی گئی ہین مجموعہ مین کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے یہ منشا ظاہر ہو کہ استغاثہ صرف وہی اشخاص کر سکتے ہین جنکو صریحاً نقصان پہونچا ہو۔

* تجویز ثانی صیغہ فوجداری نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۹ء

۹ ستمبر ۱۸۸۹ء
بمعاملہ گنیش نارائن ساٹھے

جبکہ وہ جرم جسکا الزام لگایا گیا ہو قابل اجراے وارنٹ ہو نہ قابل اجراے سمن تو مجسٹریٹ کو چاہئے کہ باوجود دستبرداری استغاثہ کے تحقیقات با تجویز کرے اگر مجسٹریٹ موصوف کے نزدیک کوئی جرم اون واقعات سے پیدا ہوتا ہو جو استغاثہ مین مندرج ہاین۔

دفعہ ۲۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری صرف مقدمات قابل اجراے سمن سے متعلق ہے۔

تجویز ضمنی) مستغیث الیہ گواہ نہین ہے۔ اسکو جواب دینے سے انکار کرنے کی بابت حسب دفعہ ۱۷۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا حسب دفعہ ۱۷۹ مجموعہ تعزیرات سزا نہین دیجا سکے

یہ استغاثہ گنیش نارائن ساٹھے نے عدالت مجسٹریٹ ضلع پونا مین بنام بالکرشن گووند بینا یکی اور پانچ دیگر معاملہ داران کے دائر کیا اور ملزمان پر الزام لگایا کہ اونہون نے سرکاری عہدے کے ذریعہ ایک شخص مسمی ہنمنت راؤ جاگیردار کے عرضی دعوے کی جسکی نسبت بیان کیا گیا کہ اوسکا دیا ہوا ڈاکرا فرڈ صاحب اکسٹرا مال سی ڈی پر تھا۔

استغاثہ ڈاکر ویڈال صاحب مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ڈسمس کیا ایک اپیل اسکا بالی ہائی کورٹ سے حکم ڈسمس منسوخ ہوا اور مقدمہ واسطے تحقیقات کے واپس (۱) بھیجا گیا جب تحقیقات دوبارہ شروع کی گئی مستغیث نے اولاً عدالت مین حاضر ہونے سے احتراز کیا بعد تامبروہ آخر کار روبرو مجسٹریٹ کے حاضر ہوا اور نیز یہ درخواست کی کہ اوسکو استغاثہ سے دستبردار ہونے کی اجازت دیجاے اور بیان کیا کہ اوسکو واقفیت ذاتی اون واقعات سے نہین ہے جو اسکے استغاثہ مین مندرج ہین بلکہ اسکے رسیٹ صاحب نے جو بجاے ویڈال صاحب کے مجسٹریٹ ضلع مقرر ہوے تھے مستغیث سے بہت طوالت کے ساتھ نسبت اون اغراض کے جنکے اسکو

۲۰۱ استغاثہ داخل کرنے کی ترغیب دی تھی اور نسبت اسما اون اشخاص کے جنکی ترغیب سے وہ عمل کرتا تھا سوالات کئے مستغیث نے ان سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا مجسٹریٹ نے اوسکی نسبت یہ حکم دیا کہ سات روز تک قید رہے اور استغاثہ کو ڈسمس کیا۔

مجسٹریٹ نے وجوہ مندرجہ ذیل بابت ڈسمسی استغاثہ کے تحریر کئے۔

جو واقعات کہ مین نے نامبردہ سے دریافت کئے ہین کہ اوسکو اس معاملہ سے جسکی بابت اسکا استغاثہ ہے ذاتی واقفیت کچھ بھی نہین ہے اور وہ خود اپنے استغاثہ کو صحیح طور پر نہین پڑھ سکتا ہے اور بعض آدمی مرہی و ہیرو ونسل دلسے اور بعض دیگر اشخاص نکے لینے کے واسطے عمل کرتا ہے جنکو کہ اوقات کے مقدمہ کی جوابدہی سے تعلق ذاتی ہے پس میرے نزدیک کوئی شہادت بادی النظر کسی ایسے

(۱) دیکھو صفحہ قبل ۵۹۰

جرم فوجداری کی نہین ہے جسکا جواب دینا میری دانست مین مجرمان مظہرہ پر لازم ہو لیکن علاوہ برین میری دانست مین میرے روبرو کوئی استغاثہ نہ تہا کیونکہ حکام عالی مقام نے یہ تجویز کی ہے کہ استغاثہ بالاظہار مستغیث کے غیر مکمل تہا اور قبل اسکے کہ اظہار لیا جاسکے مستغیث نے کارروائی کئے جانے سے انکار کیا اور وجوہ ذیل واسطے ایسا کرنے کے ظاہر کئے۔"

۱۹۰۱ء معاملہ گنیش ناراین ساٹھے

ایک اور وجہ ڈسمسی استغاثہ کی مجسٹریٹ نے حسب ذیل تحریر کی۔

اون اشخاص کے افعال مظہرہ سے جنپر اوسنے مستغیث نے الزام لگایا مستغیث کو نقصان نہین پہونچا اور نقصان غیر صریح یا نتیجہ خواہ اوس سے اوسکے دل پر چوٹ پہونچی ہو یا اوسکی ساتہہ لوگونکا اعتبار کم ہوگیا ہو یا کچہہ اور ہوا ہو ایسی خفیف قسم کا تہا کہ یہ امید نہین کیجا سکتی کہ قانون اوسپر لحاظ کرے"

ایک ڈویژن بنچ ہائی کورٹ نے (جس مین اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس اجلاس فرماتے تہے) مثل اور کارروائیات مقدمہ ہذا کو حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے طلب کیا

عدالت نے تجاویز مندرجہ ذیل تحریر فرمائین۔

اسکاٹ صاحب جسٹس - یہ استغاثہ عدالت مجسٹریٹ ضلع پونا مین ایک شخص مسمی گنیش ساٹہے نے بنام بعض عہدہ داران ماتحت دائر کیا جنہون نے مقدمہ قیدیہند بنام ہنمنت راؤ شہادت دی تہی اور استغاثہ اوس شہادت پر مبنی تہا جو اونہون نے دی تہی جسکی مثل محافظ خانہ عدالت خود مجسٹریٹ مین موجود تہی استغاثہ مذکور مجسٹریٹ ضلع نے ڈسمس کیا لیکن ڈسمسی استغاثہ اجلاس کامل ہائی کورٹ سے منسوخ ہوئی ہائی کورٹ نے مقدمہ کو واسطے تحقیقات کے اس بنا پر واپس بہیجا کہ مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ اپنے فیصلہ پر خیال اغراض مستغیث کا اثر ہونے دیا عدالت نے یہ تحریر کیا کہ مجسٹریٹ کو لازم تہا کہ صرف اس امر کا خیال کرتا کہ آیا شہادت بادی النظر کسی جرم فوجداری کی ہے یا نہین استغاثہ بہ طبق واپسی ایک اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا اور پہر ڈسمس ہوا کاغذات ہائی کورٹ نے ایک مرتبہ پہر طلب کئے اور اب روبرو اوس ڈویژن کورٹ کے واسطے فیصلہ کے پیش ہوئے ہین ۔ با احتیاط غور کرنے اوپر کارروائیات کے میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ کی کارروائی مین ہائی کورٹ کی تجویز پر عمل نہین کیا اور اوس صحیح ضابطہ پر عمل نہین کیا جو تحقیقات استغاثہ سے متعلق ہے اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے مین نے کوئی رائے کسی قسم کی نسبت اس امر کے قائم نہین کی ہے کہ آیا مستغیث نے کوئی مقدمہ بمقابلہ اون اشخاص کے ثابت کیا یا نہین جنپر استغاثہ کیا تہا اور نظر اون واقعات کے جو بعد استغاثہ کے اولاً دائر ہونے کے ظہور مین آئے میرے

۶۰۲

مقدمہ ۱۸۹۶ع بمعاملہ آلیس نارائن ساتھے

نزدیک ہائی کورٹ کو ضرورت نہین ہے کہ باستعمال اپنے اختیار تمیزی نسبت اون اختیارات نظر ثانی
کے جو اوسکو از روے دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عطا ہوتے ہین استغاثہ کو ایک مرتبہ
اور واپس بھیجے مگر یہ نہایت ضروری امر ہے کہ صحیح ضابطہ پر استغاثہ جات کی تحقیقات مین عمل
کیا جاوے لہذا میرے نزدیک اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ میری راے مین کس جگہ پر اوس سے
اختلاف کیا گیا ہے۔
۱۔ اس مین شک نہین کہ ہر شخص کو جسکو ارتکاب کسی جرم کا علم ہو جائز ہے کہ تحریک قانون کی بذریعہ
استغاثہ کے کرے گو خود اوسکی ذات کو نقصان یا اثر جرم مذکور سے نہ پہونچا ہو (اسٹیفن صاحب کی
ہسٹری عام نسبت قانون فوجداری صفحہ ۴۹۶ (۱)) مقدمہ حال مین اس امر کا تحریر کرنا اہم ہے کہ جس جرم
کا الزام لگایا گیا ہے ایک جرم خلاف مصلحت عام کے ہے اگر معاملہ مذکور بابت محض فریب ذاتی کے
ہوتا تو شاید مجسٹریٹ ایسے مستغیث کی مقدمہ سماعت کرنے سے انکار کر سکتا تھا جسکو اون اشخاص نے
بطور ذریعہ کے استعمال کیا جنکا یہ منشا تھا کہ ایک غرض بیجا سے کارروائی عدالت کرائین لیکن وہ جرم کہ
جرم خلاف فوائد عام خلایق کے ہے صرف راستی استغاثہ اور اوس مقدار شہادت جرم پر جو اوس سے
۶۰۴ ظاہر ہو غور کیا جانا چاہیے۔ کنگ بنام اسٹوڈرڈ (۱) لہذا مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ اس امر کو کہ نقصان
ذاتی مستغیث کا نہین ہوا اور مستغیث محض ایک ذریعہ ہے واسطے ڈسمسی استغاثہ کے بطور ایک وجہ
کافی کے تحریر کیا۔
۲۔ اب اس امر کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ وہ دست برداری جسکی کوشش مستغیث نے کی ایک وجہ ڈسمسی
کی ہے یا نہین وہ جرم جسکا الزام لگایا گیا ایک مقدمہ قابل اجراے وارنٹ ہے ورنہ قابل اجراے
سمن اور دفعہ ۲۴۸ متعلق نہین ہے حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی مجسٹریٹ سماعت کسی
جرم کی بر طبق پہونچنے شکایت اون واقعات کے جنسے جرم مذکور قائم ہوتا ہو کر سکتا ہے لہذا مجسٹریٹ
کو اختیار تھا کہ بموجب دفعہ مذکور مقدمہ ہذا مین باوجود دست برداری استغاثہ کے کارروائی کرتا اگر
حاکم موصوف کے نزدیک کوئی جرم واقعات مندرجہ استغاثہ سے پیدا ہوتا تھا علاوہ برین حاکم موصوف
نے از روے دفعات ۲۰۰ لغایت ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے غلطی کی اگر مشار الیہ نے مقدمہ کو بلا
لینے اظہار مستغیث اور جانچنے استغاثہ کے ڈسمس کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے بمقدمہ بدیا ناتھ
بنام سیرا ٹ (۲) یہ تحریر کیا ہے کہ از روے دفعات مذکور مجسٹریٹ کو چاہیے کہ استغاثہ کو ڈسمس

(۱) رپورٹ بارنیول و ایڈالفس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱

کرے (۱) اگر مجسٹریٹ کو از روے بیان مستغیث (یعنی استغاثہ کے) معلوم ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب نہین ہوا ہے (۲) اگر مجسٹریٹ کو راستی بیان کا یقین نہو اور (۳) اگر بعد تحقیقات مزید حاکم موصوف کو معلوم ہو کہ واسطے کرنے کارروائی کے کوئی وجہ کافی نہین ہے عدالت موصوف نے یہ فرمایا کہ یہ تین صورتین ہین جن مین مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ۲۰۳ استغاثہ کو ڈسمس کرے ۲۰۳
مین اس راے قانونی کی تقلید کرتا ہون حاکم موصوف نے اوس شہادت کو نہین جانچا جسپر استغاثہ مبنی تہا حالانکہ کاغذات شہادت مذکور خود اوسکی عدالت کے محافظ خانہ مین موجود تہے حاکم موصوف نے استغاثہ کو محض اسواسطے ڈسمس کیا (۱) کہ حاکم موصوف باور کرتا تہا کہ مستغیث کو کوئی وجہ ذاتی واسطے شکایت کے نہ تہی اور (۲) اسوجہ سے کہ حاکم موصوف نے باور کیا کہ مستغیث نے اپنے آپکو ذریعہ اس امر کا بنایا ہے کہ اور اشخاص استغاثہ اوسکے ذریعہ سے پیش کرین فیصلہ کرنے مین میرے نزدیک مجسٹریٹ نے اوس تجویز ہائیکورٹ کی پیروی نہین کی جو اوسکے پاس اوسکی ہدایت کے لئے بہیجی گئی تہی۔

۲- بغرض تحقیق کرنے اس امر کے کہ اصل مستغیثان کون تہے مجسٹریٹ نے مستغیث سے سوالات کئے اور جب اوسنے جواب دینے سے انکار کیا تو اوسنے نامبردہ کے قید کئے جانے کا حکم دیا مگر یہ سوالات اس اصل امر تنقیح طلب سے غیر متعلق تہے کہ آیا کوئی مقدمہ بادی النظری جرم کا ثابت کیا گیا ہے یا نہین بفرض اس امر کے بہی کہ مجسٹریٹ نے سوالات مذکور کو متعلق سمجہا اس امر مین بہت شک ہے کہ آیا حاکم موصوف ایسے مستغیث کو جسنے از خود استغاثہ کیا جواب دینے پر مجبور کرسکتا تہا یہ تصور نہین کیا جا سکتا ہے کہ مستغیث ایک ایسا گواہ ہے کہ جسکو جواب دینے سے انکار کرنے کی بابت از روے دفعہ ۴۸۵ یا دفعہ ۱۷۹ مجموعہ تعزیرات یا مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سزا دیجا سکتی ہے مجکو کوئی ایسی صورت معلوم نہین ہوتی ہے جس مین مستغیث اون احکام تعزیری مین داخل ہوسکے بہرحال قید کرنا ایک استعمال بیجا اختیار تمیزی کا تہا کیونکہ مجسٹریٹ کا کار منصبی محض یہ تہا کہ اس امر کو متحقق کرے کہ آیا مستغیث نے بذریعہ اپنے استغاثہ کے ایک مقدمہ بادی النظری ثابت کیا ہے یا نہین اور نہ یہ کہ تحقیقات اون اغراض اور وجوہ کی کرے کہ جنسے استغاثہ دایر کیا گیا اگر مجسٹریٹ اوس قاعدہ کی پیروی کرتا جو تجویز اجلاس کامل صدر دیوانی گذشتہ مین جب معاملہ ہذا روبروے ہائیکورٹ کے پیش ہوا تہا قرار دیا گیا تہا تو حاکم موصوف صرف اس امر کا خیال

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۶

سنہ ۱۸۷۶ء معاملہ لکھمن نارائن ساتھے

کرتا گرچہ یا شہادت بادی النظری کسی جرم فوجداری کی ہے جسکی جوابدہی حاکم موصوف کی رائے مین مجرمان مظہرہ کو کرنی لازم تہی" ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ "نوعیت اور مقدار اوس اختیار تمیزی کی ہے جو مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۲۰۳ حاصل ہے" استغاثہ حاکم موصوف کے پاس معہ تجویز مذکور اس غرض سے واپس بہیجا گیا تہا کہ اوسمین مطابق قانون کے کارروائی کرے اور میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ نے ایسا نہین کیا لیکن بوجہ کارروائی صیغہ ایکزیکیوٹو اور اون دیگر واقعات کے جو بعد داخل ہونے استغاثہ کے ظہور مین آئے میرے نزدیک اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ کوئی کارروائی مزید مقدمہ خاص مین کیجائے مثل عدالت پونا مین واپس بہیجی جاوے۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ میری یہی رائے ہے میرے نزدیک ویسی ہی غلطیان متعلق ضابطہ الیسٹ صاحب نے کی ہین جیسی ویڈال صاحب نے اسی مقدمہ مین کی تہین جسکی نسبت اجلاس کامل مین سارجنٹ صاحب چیف جسٹس و بیلی صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس و ناناہبائی صاحب جسٹس نے ۲۴ جنوری گذشتہ کو ایک فیصلہ مین تجویز کی جو بہت اہم ہے (۱) دونون صورتون مین نتیجہ غلطیون کا ایک ہی ہے نسبت راستی استغاثہ کے
۶۰۵ تحقیقات نہین کی گئی ہے اور وہ اشخاص جنپر استغاثہ کیا گیا تہا آج تک تحقیقات جرایم رشوت ستانی سے مصئون رہے ہین کہ جنکی بابت استغاثہ تہا قبل کرنے تجویز نسبت کارروائی مجسٹریٹ کے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ میرے نزدیک غلطیان مذکور زیادہ تر غلطیان متعلق قانون ہین اور نہ غلطیان رائے کی اور غلطیان مذکور جزواً بسبب طریق مستغیث کے اور نیز جزواً بسبب اسکے ہوئی ہین کہ کوئی فیصلہ جات رپورٹ شدہ نسبت ان امور کے نہین ہین۔ کون استغاثہ کرسکتا ہے اور کس قسم کی توجہ مجسٹریٹ کو اوس صورت مین عمل مین لانی چاہئے جب مستغیث تلون مزاجی یا بیجا طور پر کوشش اس امر کی کرے کہ کسی جرم شدید کے استغاثہ کی پیروی سے دست بردار ہو۔ بغرض اس امر کے کہ تجویز ہذا مین کسی قسم کا ابہام نرہے اور کوئی موقع اون اشخاص کے حق مین بے انصافی ہونے کا نہو جنکی نسبت تجویز نہین ہوئی ہے مین یہ بہی کہہ سکتا ہون کہ مین اشخاص ملزم کو محض ملزم ہی سمجہتا ہون اور میری غرض یہ نہین سمجہنی چاہئے کہ مین کسیطرحپر یہ قیاس کرتا ہون کہ وہ مرتکب کسی جرم کے ہوئے یا کسی جرم کا ارتکاب ہوا ان امور کی نسبت تحقیقات نہین کیگئی ہے میرے نزدیک غلطیون مذکور کے وقوع مین آنے سے عدالت پر یہ فرض ہوگیا کہ اظہار

(۱) مندرجہ صفحہ ماقبل ۵۹۰

قانون کا نسبت ودامور مذکورہ کے کرے اور یہ امر باعث اسکا ہوگا کہ بہ نسبت جرائم مذکور کے محض بطور امر قانونی کے بحث کرون اور واقعات کو علحدہ چھوڑدون جرائم بالبحث یہ ہین کہ عہدہ ہاے سرکاری بھی خرید کئے گئے اور اس امر سے صفائی عمل تسری مین فرق آتا ہے لہذا مین اس معاملہ کو کامل اور پر قانون متعلقہ ضابطہ تصور کرونگا اور ایسا ہی تصور کرتا ہون جو غلطیان متعلق ضابطہ کے ہوئی ہین وہ میرے نزدیک چندان اس سبب سے ہوئین کہ مجسٹریٹ نے اوس برائی پر غور کامل نہین کیا جو ذریعہ ہاے انصاف مین داغ لگنے سے پیدا ہوتی ہے۔

استغاثہ بابت اعانت رشوت ستانی کے ہے استغاثہ مذکور تحریری اور حسب ذیل ہے (بعدہٗ ان حاکم ذیعلم نے وہ استغاثہ پڑہا جو صفحہ ماقبل ۱۹۵ مین مندرج ہے اور یہ فرمایا) جب وڈال صاحب نے استغاثہ ہذا مین کارروائی کرنے سے انکار کیا تب نسبت انکار مذکور کے عدالت ہذا نے تحقیقات کی اور حکم اجلاس کامل مین یہ ہدایت کی گئی کہ استغاثہ مجسٹریٹ ضلع کے پاس اس لئے واپس بہیجا جاے کہ وہ اوسکی نسبت مطابق قانون کے عمل کرے۔

ایسٹ صاحب کو جو بجاے وڈال صاحب کے مجسٹریٹ ضلع پونا مقرر ہوئے کسیقدر وقت مستغیث کے حاضر کرانے مین ہوئی جب وہ حاضر ہوا اوسنے یہ استدعا کی کہ اوسکو استغاثہ سے دست بردار ہونے کی اجازت دیجاے اور بیان کیا کہ اوسکو واقعات سے ذاتی واقفیت نہین ہے پس بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ اندران حالات کے مجسٹریٹ کا کیا فرض تہا۔

میری یہ راے ہے کہ مجسٹریٹ کو کوئی اختیار نہ تہا کہ استغاثہ سے دست برداری کی اجازت دیتا اور حاکم موصوف کو لازم تہا کہ امر ہذا سے مستغیث کو مطلع کر دیتا مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام لیلا دہرہم نے تجویز ذیل نسبت شکایت سرقہ کے صادر کی تہی مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۳۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے یہ اختیار نہ تہا کہ اوس مقدمہ مین جو مسماۃ پر تہا اجازت صلحنامہ کرلینے کی دے جرم مذکور ایسا جرم نہ تہا جسکی نسبت مجسٹریٹ حسب دفعہ ۳۴۵ معافی عطا کرسکے یا جسمین مجسٹریٹ اجازت استغاثہ سے دست برداری کی حسب دفعہ ۲۴۸ دیسکے کیونکہ مقدمہ حال مین استغاثہ ایک مقدمہ قابل اجراے وارنٹ ہے نہ قابل اجراے سمن دفعہ ۲۴۸ صرف اون مقدمات سے متعلق ہے جن مین چہہ مہینہ سے زیادہ کی قید کی سزا نہ دیجاسکتی ہو اور استغاثہ بابت جرم خفیف قسم ہذا سے بہی مستغیث دست برداری نہین کرسکتا ہے بجز اسکے کہ وہ مجسٹریٹ کا اطمینان کردے کہ وجوہ کافی ہین لیکن استغاثہ مقدمہ حال مین بابت ایسے جرائم کے ہے جنکی بابت زیادہ سزا ہو سکتی ہے

اور جو واقعات کہ بیان کیئے گئے ہین اون سے مصلحت عامہ اور عدل گستری کو نہایت تعلق ہے
دیکھو مقدمہ وایٹ مور بنام فارلی (۱) و مقدمہ کیر بنام لیمن (۲) پس ازروے قاعدہ مندرجہ قانون
کے اجازت اوس رعایت کی نہین ہے جو دفعہ ۲۴۸ مین دیگئی ہے اور بدینوجہ بطور ایک ٹیک
قانونی معاملہ کے خواہش مستغیث کی بابت دست برداری کے غیر متعلق و غیر اہم تھی یہ تجویز ہوئی
ہے کہ اسصورت ہونے مدعیکے بھی گرینڈ جوری کو جایز ہے کہ صحیح راے مجرم ہونے کی ظاہر کرے
اگر اور شہادت سے تایید جرم کی ہوتی ہو جیسا کہ اجلاس کامل سے ظاہر کیا ہے غرض ضابطہ فوجداری
کی یہ ہے کہ جرم کی سزا دیجاے میرے نزدیک جو کونسل کہ مجسٹریٹ کرنے وہ کل حالات مقدمہ
اور شدید ہونے جرم اور موجودگی یا عدم موجودگی اوس امر پر جو بطور ثبوت بیان کیا گیا ہو منحصر
ہونی چاہیئے یہ ظاہر ہے کہ بہت سے جرایم کی بابت اگر مجسٹریٹ اونکی تحقیقات سے مستغیث یا
مخبر کے خواہش دست برداری ظاہر کرنے پر باز رہے سزا نہوگی یہ بخوبی عیان ہے کہ
اس قسم کی خواہش نہ صرف اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ خرچ یا وقت سے بچے بلکہ اکثر صورتون
مین اسوجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ مستغیث یا مخبر سے استدعا ملزم یا اوسکے دوست کرتے
ہین یہ ایک معاملہ تیرا ہے تجربہ کا ہے۔ اوس زمانہ کا جب کا اسٹیٹوٹ ڈٹین ہے اور
۲۰۷ وہ لمبارڈ صاحب کے ایرینارکا یا عہدہ جسٹس آف دی پیس زمانہ ملکہ ایلزبتھ کے صفحہ ۱۵ طبع
سنہ ۱۶۱۹ء مین مندرج ہے جس مین بوقت ذکر کرنے اس امر کے کہ مستغیث کو اس حکم کے دینے کی
کہ راستی استغاثہ کی بابت حلف لے کیا وجہ ہے مصنف نے یہ تحریر کیا ہے"۔ مجکو تجربہ سے معلوم
ہوا ہے کہ بلا ایسے حلف کے بہت سے مخبر بے پروائی سے خلاف کسی بدمعاش کے روبرو جسٹس
کے بیان کرتے ہین اور غالبًا اپنا معاملہ مجرم یا اوسکے دوستون سے قبل اسکے کہ جسٹس مقدمہ
سماعت کرے کر لیتے ہین" یہ ایک وجہ اسکی ہے کہ مستغیثونکی ضمانت بوقت تجویز حاضر ہونے کے
لیئے لیجاتی ہے یہ تحریر کیا جا سکتا ہے کہ اون قوانین مین جو لارڈ کاران واس صاحب نے قریب سو برس
کے ہوئے اسغرض سے صادر ... کہ انسداد رشوت ستانی عہدہ داران کا کیا جاے یہ حکم داخل
کیا تھا کہ جو شخص عدالت مقامی مین حاضر ہو اور اطلاع دے اوس سے حاضر ہونے کی ضمانت لیجاے
مجسٹریٹون کو بھی یہ حکم ہے کہ توجہ کے ساتھ عمل کرین اور نیز اون قوانین کے نافذ کرنے مین اختیار
تمیزی عمل مین لائین جنکی روسے جرایم کی سزا دیجاتی ہے پٹیشن آف رایٹ درخواست متعلق

(۱) رپورٹ کسس و قبس صاحبان جلد ۱۳ صفحہ ۶۱ (۲) رپورٹ ... بیچ جلد ۹ صفحہ ۱۷۰

۶ ستمبر ۱۸۹۹ء بمعاملہ ... سلطنت

سنہ ۱۸۹۴ء
معاملہ گینس نارائن ساستے

مین ایک شکایت یہ ہے کہ چند شدید مجرمان اون سزاؤن سے جو اونکو از روے قوانین واشیٹ ملنی چاہیے
آپ کی اس سلطنت کے ہونی چاہیے تہین اسوجہ سے بچ گئے کہ آپکے چند عہدہ داران ملازمان
متعلقہ عدل گستری نے بیجا طور پر مجرمان مذکور کی نسبت مطابق قوانین واشیٹ ہٰذا کے مذکورہ کارروائی
کرنے سے انکار کیا یا باز رہے" جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کو اس معاملہ سے تعلق ہے کیونکہ جناب
ممدوحہ کو اس امر کا دیکھنا لازم ہے کہ اونکے ماتحت حکام اپنا کار منصبی انجام دیتے ہین اور اونکی کل
رعایا کا بخوبی انصاف ہوتا ہے۔ ہریسن بنام لش (۱) اگر صاحبان مجسٹریٹ جب کبھی کوئی مستغیث
یہ چاہیے کہ دست بردار ہو یا جواب دینے سے انکار کرے تحقیقات کرنی چھوڑ دین تو بہت سے
جرائم بلا سزا بچ جاینگے اور امن کا قائم رکھنا یا جایداد کی حفاظت کرنا دشوار ہوگا اور رعایا کو از روے حفاظت
نہ ملیگی جو اونکو سرکار سے ملنی چاہیے اور خود سرکار کے خلاف پوشیدہ یا ظاہر سازشین وقوع پذیر ہونگی
ایسا اکثر ہوتا ہے کہ سرکار کو جرائم کی گرفت کرنے مین دقت ہوتی ہے اور بعض اوقات بر بناے
اشتباہ عمل کرنا پڑتا ہے اور اکثر ایسے ذلیل وسایل کو استعمال کرنا پڑتا ہے جیسے کہ گواہان سرکاری
اور مخبران مین جو خود اپنے افعال شرارت ظاہر کرتے ہین اور اپنے شریک جرم کو پھنسا دیتے ہین۔
سرکار بنام ڈلسیپر ملو (۲) چنانچہ اون عہدہ داران کو جنکے اختیار مین حفاظت امن سرکار سے رکھی گئی ہے
ایسے اختیارات دیے گئے ہین کہ وہ توجہ اور گرمجوشی کے ساتھہ اوس صورت میں بھی عمل کرسکتی
ہین کہ جب کوئی مستغیث حاضر نہو مجسٹریٹ ضلع اور دیگر مجسٹریٹان بعض جو کہ یا جنکو اختیارات خاص ۴۰۰
دیے گئے ہون حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری بر بناے ایسی اطلاع کے جو کسی اور شخص سواے
اہلکار پولیس کے پہونچے یا بر بناے خود اپنے علم یا اس اشتباہ کے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے عمل
کرسکتے ہین ایسا اوس صورت مین کیا جاسکتا ہے جب ارتکاب کسی جرم خلاف معدلت عامہ کا
بذریعہ لگانے جھوٹے الزام کے ہوا ہو اور مدعی اوسکی پیروی نہ کرے۔ قیصر ہند بنام پنچا (۱) محکمہ فیر
صاحب جسٹس کی اس راے بمعاملہ درخواست سوہیندر ناتھہ راے (۲) سے اتفاق ہے کہ یہ ایک حکم
قانون اسلیئے ہے کہ سرکاری عہدہ دار اس امر کی احتیاط کرسکے کہ انصاف کی تائید کیجاے باوجودیکہ
وہ اشخاص جنپر جرم مظلوم ہون استغاثہ نہ کرنا چاہیے ہون یا نہ کرسکتے ہون" اون اشخاص کو جنکو اختیار
عدالتی عطا کیا گیا ہے لازم ہے کہ قانون کو نافذ کرین گو اونکی یہ راے ہو کہ اوس مقدمہ مین جو اونکے
روبرو پیش ہے انکا اوسکا بیجا ہوا اور گو اونکو از روے قانون اختیار تمیزی حاصل ہو۔ دیکھو جزئی

(۱) رپورٹ ایلس و بلیکبرن صاحبان جلد ۸ صفحہ ۴۴۳ دلا جرنل (سلسلہ جدید) کوئنس بینچ جلد ۲۸ صفحہ ۵۰

(۲) اسٹیفنٹ ٹرانیس مولفہ بادل صاحب جلدہ ۳ صفحہ ۹۰۴، (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱، (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲ صفحہ ۲۸۹

۱۸۹۹ع بمعاملہ گنیش نارائن ساٹھے

برامویل صاحب لارڈ جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام بشپ آف آکسفورڈ (۱) "کسی جسٹس کو یہ اختیار نہین ہے کہ جسکو چاہے واسطے معاف کرنے یا اوسپر نالش کرنے کے منتخب کرے اور خود مدعی کو بہ نسبت جسٹس آف دی پیس کے بہی اختیار بلکہ حق منتخب کرنیکا کمتر حاصل ہے"۔ تجویز لارڈ مینسفیلڈ صاحب بمقدمہ سرکار بنام رو (۲) ملاحظہ طلب۔

میرے نزدیک تحریرات مندرجہ صدر سے لازم آتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کو چاہیئے تہا کہ مسل مقدمہ ہنمنت راؤ متذکرۂ استغاثہ کو بغرض دیکہنے اس امر کے ملاحظہ کرتا کہ آیا یہ سچ ہے یا نہین کہ خود ملزمان نے ایسے بیانات کئے تہے جو بطور شہادت جرم نامبردگان کے استعمال کئے جا سکتے ہین موجود ہوتا ایسی شہادت کا استغاثہ کی دفعہ ۳ مین بیان کیا گیا ہے مجسٹریٹ کو لازم تہا کہ اوس تعبیر دفعہ ۱۲۱ ۔ ایکٹ شہادت مجریہ ہند کی پیروی کرتا جو عدالت ہذا نے بمقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام گنپو سونبا (۳) کی ہے جبکہ تجویز مذکور منسوخ نہین ہوئی بجائے قائم کرنے رائے نسبت اس امر کے کہ آیا ایسی شہادت موجود ہے یا نہین اور آیا اوسکی روسے مقدمہ بادی النظر مین قائم ہوتا ہے یا نہین مجسٹریٹ نے تحقیقات سخت نسبت اون امور کی جو مطابق تجویز اجلاس کامل کے متعلق تہے ۔ میری مراد اوس غرض سے جس سے مستغیث کو ترغیب دائر کرنے استغاثہ کی ہوئی تہی اور اسماء اون اشخاص سے ہے جنہون نے اوسکی مدد ترتیب استغاثہ مین کی تہی اس امر کا تحریر کرنا اہم ہے ۶۰۹
کہ تجویز اجلاس کامل مین ذکر اون اقبالات کا کیا گیا ہے جو اون اشخاص نے جنپر استغاثہ کیا گیا ہے بوقت تجویز ایک شخص مسمی ہنمنت راؤ کے کئے تہے اور یہ بحث ظاہر کی گئی ہے کہ آیا کوئی اور شہادت علاوہ اونکے تہی یا نہین مسل اوس مقدمہ کی خود عدالت مجسٹریٹ ضلع کی ایک مسل تہی اور خود اوسکے اختیار اور قبضہ مین تہی مقدمہ ہنمنت راؤ کا بصیغہ اپیل روبرو کنڈی صاحب سشن جج کے گیا اور تجویز صیغہ اپیل مین جسکو صاحب جج ذیعلم نے مجسٹریٹ ضلع کے پاس بہیجا فقرہ مندرجہ ذیل درج ہے جس مین اون اشخاص مین سے جنپر اب الزام لگایا گیا ہے تین اشخاص کا ذکر ہے اور اونکے نام مندرج ہین پس کسطرح پر دابیر و ساٹے بہائی وجوا کر شریک ہنمنت راؤ کے جرم مظہرہ مین ہین جواب یہ ہے کہ اسوجہ سے کہ اونکا یہ بیان ہے کہ اونہون نے روپیہ دیا یا روپیہ دیتے ہین مدد کی تمثیل (الف) متعلقہ دفعہ ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند حسب ذیل ہے۔
زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے حق السعی کے طور پر اسلئے رشوت دینی کرے کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ مین زید کے ساتہہ کچہہ رعایت کرے اور بکر اوس رشوت کو قبول کرلے تو زید نے اوس جرم مین اعانت کی جسکی تعریف دفعہ ۱۶۱ مین کی گئی ہے" واضح ہو کہ گو اس راے عدالتی کا یہ منشا نہ تہا کہ اوسکی روسے

(۱) رپورٹ کوئنس بینچ ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۲۰۵ بصفحہ ۲۴۵ (۲) رپورٹ کوپر صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۱۳ بصفحہ ۳۲۶

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰

تصفیہ بحث جرم یا ے جرمی اون اشخاص کا ہوجاتا ہے جنکی نسبت تجویز نہین ہوئی تھی مگر یہ ایک اطلاع (شق ... بیوادہ ... ساتھے)
منجانب سشن جج کے ایک عدالت ماتحت کو تھی جو اسلئے کافی تھی کہ عدالت موصوف یعنی مجسٹریٹ
ضلع تحقیقات اور جانچ مسل مذکور کی اوسوقت کرے کہ جب مجسٹریٹ ضلع کو اس امر پر غور کرنا منظور
ہو کہ آیا یہ امر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صحیح ہے یا نہین کہ مسل مذکور مین ثبوت جرم مذکور کا موجود ہے
الیسٹ صاحب کا حکم ڈسمس کا جزو مندرجہ ذیل متعلق امر ہذا کے ہے حاکم موصوف نے نسبت
مستغیث کے یہ تحریر کیا ہے "اوسکو کوئی واقعات سوا ے اوسکے معلوم نہین ہین جو اوسنے اخبار
مین پڑھے ہین فعل مظہرہ اون اشخاص سے جنپر اوسنے الزام لگایا اوسکو صریحا کوئی نقصان نہین
پہونچا اور نقصان غیر صحیح یا نیچ خواہ اوس سے اوسکے دلپر چوٹ پہونچی یا اوسکے ساتھیون کا اعتبار
کم ہوگیا یا ہوگیا ایسی خفیف قسم کا تھا کہ یہ امید نہین کیجاسکتی کہ قانون اوسپر لحاظ کرے" یہ قیاس
کیا جاسکتا ہے کہ اگر استغاثہ بابت بغاوت یا قتل عمد یا کسی اور جرم عظیم سرکار کے ہوتا مجسٹریٹ
باوجود کسی خواہش مستغیث بابت دست برداری کے استغاثہ سے یہ دقت گوارا کرتا کہ اس امر کو دیکھے
کہ آیا یہ امر واقعہ تھا یا نہین کہ خود اوسکی مسل مین ثبوت جرم کا موجود تھا نسبت ایسے استغاثہ کے
۶۱۰ بھی جو بابت کسی جرم عظیم کے ہو جسکا ارتکاب کوئی شخص ملزم کرنا چاہتا ہو یہی کہا جاسکتا ہے اسی
طرح پر اگر کسی کو روکا گیا ہو ... دستاویزات کا جو اوسکے قبضہ مین ہون بطور شہادت کسی
قتل عمد کے دیا جاسے یا اوسنے ... کیجا سے کہ واسطے اپنے اطمینان نسبت اس امر کے کہ کوئی
نعش پڑی ہے چند قدم چلے تو ... نہین ہے کہ وہ اسقدر آسان توجہ عمل مین لائیگا گو شائد
سے افسوس ظاہر کیا ہو کہ اوسنے عہدہ دار حفظ امن کو ہرگز اطلاع نہین کی مگر مقدمہ حال ایک
استغاثہ بمقابلہ بعض مجسٹریٹون کے ہے جو بحیثیت معاملہ داران کے سول جج بھی ہین اور اختیار دیع
بلا اپیل حسب ایکٹ نمبری ... عمل مین لاتے ہین استغاثہ متعلق اس امر کے ہے کہ اونہون نے
سرکاری عہدہ سے ... پس بحث یہ ہے کہ آیا یہ جرم ایسا خفیف متصور ہونا چاہئے یا نہین کہ مجسٹریٹ
کو جائز ہو کہ استغاثہ کو پامال کرنے بحث نسبت ایسی شہادت کے جس سے جرم ثابت ہوتا وادر جوشن
جج نے نشان دیکر ڈسمس کرے اب ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ از روے اسناد کے اس معاملہ کی کیا ہے

بمقدمہ ہریسن بنام بش (۱) لارڈ کیمل صاحب لارڈ چیف جسٹس انگلستان نے ایک تجویز صادر کی
جس مین یہ قرار دیا کہ رعایا کو یہ حق حاصل ہے کہ جناب ملکہ معظمہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ کو یہ درخواست دے
کہ ایسے مجسٹریٹ کو موقوف کیا جاسے جو مجرم بداعمالی کا ہوا ہے عدالت کوئنس بنچ کی یہ راے ہوئی

(۱) رپورٹ المس صاحب ملکر صاحب جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ بصفحہ ۲۵۳ و لاجرنل سلسلہ جدید کوئنس بنچ جلد ۲ صفحہ ۴۹

۱۸۰۹ع بمعاملہ گنیش نارائن ساتھے

کہ رعیت کا صرف یہ حق ہی نہین ہے بلکہ اوسپر فرض ہے کہ بداعمالی کی تحقیقات کرانے اور سزا دلانے لارڈ کیمبل صاحب نے فرمایا۔ مقدمہ حال مین یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ تہمت کو منشاے جرم سے تعلق تھا اور اوسپر فرض تھا بفرض اس کے کہ ڈاکٹر ہیریسن نے بحیثیت مجسٹریٹ بطریق مظہرہ بداعمالی کی حملہ انتخاب کنندگان اور باشندگان قوم پر اس امر سے ظاہر ہوا کہ مجسٹریٹ نے بجاے بلوہ کا انسداد کرنے کے اوسکی اشتعالک دی اور بجاے حفاظت جان و مال رعایا برو کے اونکو خطرہ مین ڈالا اونکو اس امر سے تعلق ہے کہ وہ تابع اختیار اوس مجسٹریٹ کے تھے مین جو اسطرح پر خلاف ورزی قانون کی کرے علاوہ برین اگر ڈاکٹر ہیریسن نے بحیثیت مجسٹریٹ کے ایسی بداعمالی کی تو وہ مرتکب ایک جرم کا ہوا اور اون اشخاص پر جنھون نے بداعمالی مذکور دیکھی فرض تھا کہ بذریعہ اون جملہ معقول وسائل کے جو اونکے اختیار مین ہون کوشش اس امر کی کرین کہ اوسکی تحقیقات ہو کر سزا دیجاے فرض بذریعہ مجوزہ مین صرف ایسے فرایض قانونی پر محدود نہین کیا جا سکتا ہے جنکا نفاذ بذریعہ الزام تحریری یا نالش یا حکم نامہ منڈیمس کے کیا جا سکتا ہے بلکہ اوسمین فرایض اخلاقی و مدنی کہ جنکی تعمیل غیر مکمل طور پر کرائی جا سکتی ہے داخل ہین ایک طریقہ کارروائی واسطے اس جرم کے یہ ہوتا کہ ہم سے درخواست بذریعہ استغاثہ فوجداری کے کی جاتی اور یہ استدعا کی جاتی کہ مجرم کو سزاے جرمانہ و قید دیجاے لیکن ایک اور طریقہ اگرچہ نرم تر لیکن زیادہ پراثر ہوتا یہ ہے کہ بتجویز بذریعہ جایز اور معمولی طریقہ کے کیجاتی اور مجرم کو عدالت فوجداری سے بلا صادر کرانے حکم سزا کے عہدہ سے برخاست کرایا جاتا اس ملک مین جہان قانون اور آزادی دونون ہین کل اشخاص جو ناراض ہون استدعاے چارہ کار کر سکتے ہین اور اطلاع بداعمالی مظہرہ کسی شخص کی اون مین سے جنکو اختیارات منجانب سرکار حاصل ہین اون اشخاص کو کیجا سکتی ہے جنکو اختیار ہے اور جنکا یہ کار منصبی ہے کہ اوسکی تحقیقات کرین اور ایسی تدبیر عمل مین لائین جس سے اوسکے بہر وقوع مین آنے کا انسداد ہو" اسکے بعد مین ذکر اون تحریرات حکام عالیمقام پریوی کونسل کا کرونگا جو بمعاملہ گرانٹ (۱) کی گئین جو اسی طرز کی ہین یہ ایک قدیم اصول عدل انگلشیہ کا ہے کہ مجسٹریٹ اور جج ایسے اشخاص ہونے چاہئین جو قانون کے پابند ہون دفعہ ۴۵ (میگنا کارٹا) فرمان شاہی مین سلطان نے حسب ذیل وعدہ کیا ہے "ہم کسی شخص کو سواے ایسے اشخاص کے جو قانون سلطنت سے واقف ہون اور جنکا یہ منشا ہو کہ اوسپر بخوبی عمل کرین جسٹس یا کانسٹبل یا شیرف یا بیلف مقرر نہین

(۱) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۳۱۔

کرینگے" بلاشک یہ مناسب ہے کہ جو شخص مجسٹریٹ پر الزام لگائے وہ عدالت مین حاضر آئے کہ خود اوسپر کوئی الزام ہو لیکن یہ امر اوس صورت مین اہم نہین ہے جب معاملہ ایسا ہو کہ وہ عامہ خلایق پر موثر ہو (کتاب شاٹ صاحب دربارہ اطلاع رسانی صفحات ۲۲ و ۳۴) کنگ بنام ناہرل (ا) کوئنگ بنام اسٹیوڈ (۲) بمقدمہ کنگ بنام ٹیورڈ لارڈ ٹنٹرڈن صاحب چیف جسٹس نے بوقت منظور کرنے استغاثہ فوجداری بابت آزادی دربارہ انتخاب کرنے ایک الڈرمین کے بر بنائے محض شہادت ایک شریک جرم کے جسکی تردید نہین کی گئی تہی صورت مذکور اور صورت فریب غیر سرکاری کے بعبارت ذیل فرق کیا (صفحہ ۱۲) "یہ جرم نسبت مصلحت عامہ کے ہے اور ایک ایسے عہدہ سے تعلق رکہتا ہے جسکا کار منصبی علاوہ دیگر کاموں کے بابت منصبی کے کار جسٹس آف پیس ہے یہ فرق بہت اہم ہے جرم کے شدید ہونے کا اندازہ کرنے مین عدالتین علاوہ مقدار سزا کے دیگر امور پر اور باہر امر پر کہ از روئے قانون بابت جرم مذکور کے صلحنامہ جایز ہے یا نہین نظر کرتی ہین حالات مذکور پر مثل مقدمہ محوبہ عہدہ کے بالخصوص بلحاظ مصلحت عامہ کے غور کیا جاتا ہے جسکے لئے لازم ہے کہ وہ اشخاص بے لوث ہون جو عدل گستری کرتے ہین عدالتون نے ہمیشہ ان جرائم کو ویسا ہی تصور کیا ہے جیسا کہ اونکو پارلیمنٹ شاہی اور اعلی واضعان قانون اور جناب ملکہ معظمہ کی جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل یعنی اعلیٰ ترین عدالت نے تصور کیا ہے۔

ایک مشہور مقدمہ مین خریداری عہدہ ہائے جوڈیشل کی ایک خلاف ورزی میگناکارٹا کی تصور کی گئی تہی جو (مجکو اس امر کے کہنے کی ضرورت نہین ہے) ایک منجملہ اون قواعد کے ہے جنپر اطاعت رعایا منحصر ہے (دیکھو تحریرات نارمن صاحب جسٹس بمعاملہ امیرخان) وہ مقدمہ جسکا مین حوالہ دیتا ہون مقدمہ الزام بد اعمالی ارل میک کلسفیلڈ صاحب لارڈ ہائی چانسلر موقوعہ ۱۷۲۵ء (۴) بابت جرائم کبیرہ وصغیرہ کے تہا جس جرم کی بابت ارل موصوف کی نسبت تجویز ثبوت جرم مطابق تجویز بالاتفاق ہوس آف لارڈس کے عمل مین آئی ارل ملزم نے بیان کیا کہ اوسکا عہدہ ہائے جوڈیشل کو فروخت کرنا جایز تہا اور رپورٹ طویل مقدمہ تجویز شاہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ارل موصوف نے اس امر کی کوشش کی کہ جواب اوس دلیل ہوس آف کامنس انگلستان کا جو میگناکارٹا مین سے نکالی گئی تہی بذریعہ اس جواب کے دے کہ مابین خود اوسکے عمل فروخت کرنے عہدہ جسٹس کے اور عمل لارڈ چانسلر بیکن صاحب بابت فروخت کرنے

(۱) رپورٹ کینٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۰۔
(۲) رپورٹ بارنیوال و ایڈالفس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۲۔
(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۵۲۔
(۴) اسٹیٹ ٹرائلز مولفہ ہاول صاحب جلد ۶ صفحہ ۷۶۷۔

۱۸۶۸ء مقدمہ گلیش نارمن صاحب

سلسلہ ... معاملہ لینیس ہارمن ملتے

فیصلجات بذریعہ لینے رشوت کے اہل مقدمہ سے بہت بڑا فرق ہے جواب مذکور بار بار بامرار بیان کیا گیا تھا لیکن کامنس نے اس امر پہ استبدا دکیا کہ اس مشہور دفعہ میں عظیم فرمان شاہی کنگ جان کی کہ ہم کسی شخص کے ہاتھ انصاف یا حق فروخت نکرینگے نہ کسی کا انصاف کرنے یا کسیکو حق عطا کرنے سے انکار کرینگے" - بذریعہ فروخت کرنے عہدہ ہاے کے خلاف ورزی کی گئی ہے اور مغزی الیہم نے یہ فرمایا کہ اونکا فروخت کرنا ازروے قدیم قانون انگلستان اور از روے اون ایکٹ ہاے پارلیمنٹ کے جنکا اونہون نے حوالہ دیا اور از روے فرمان شاہی بادشاہان کے ممنوع ہے یہ بیان کیا گیا تھا کہ فرق مابین اوس جسٹس آف دی پیس کے جسنے اپنا عہدہ خرید کیا یا بابت اوسکے معاملہ کیا اور ادن بہترین اور جائز ترین اشخاص کے جو صرف مقرر کئے جاین صدہا سال ہوئے کہ بخوبی متحقق ہو چکا ہے اور جو امر ہدایات واسطے چانسلران مندرجہ اسٹیٹوٹ ۱۲ جلوس رچرڈ دوم باب ۲ و اسٹیٹیوٹ ۱۱ جلوس ہنری چہارم رول پارلیمنٹ نمبر ۲۸ سے ظاہر ہوتا ہے یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس رعایت سے جو خرید و فروخت عہدہ ہاے مین جائز رکھی گئی اور اس اجازت سے کہ عہدہ داران اپنا فائدہ ذاتی عہدہ ہاے جوڈیشل سے حاصل کرین بہت لوگو پر ظلم ہوا ہے فقرات مندرجہ ذیل کامنس انگلستان کی دلیل مین سے ہین -

بصفحہ ۱۲۳ - لیکن کامن لا اور مختلف ایکٹہاے پارلیمنٹ سابق الذکر صرف یہی نہین کہ بحق یا نسبت

۲۱۳ لارڈ چانسلر کے نافذ ہین بلکہ بذریعہ دیگر اسٹیٹیوٹہاے کے بحال رکھے گئے ہین اور نافذ کئے گئے ہین اور فرمان شاہی عظیم نسبت ہماری آزادی کے میگنا کارٹا باب ۲۹ - السٹیٹوٹ کوک حصہ جلد صفحہ ۵۵ ۵۶ کا مفہوم یہ ہے انصاف دراستی مین نہین بیچو نگا جو مطابق میرے لارڈ کوک صاحب کی توضیح کے خود بادشاہ نے کہے ہین اور جو از روے قانون اپنی عدالتہاے انصاف مین موجود رہتا ہے اور بعد کہنے ان الفاظ کے جنسے (حاکم ممدوح فرماتے ہین) مقصد حاصل ہوتا ہے اور جو انصاف ہے اور وہ وسیلہ ہے جسکے ذریعہ سے انصاف حاصل ہو سکتا ہے اور جو تاخیر ہے یا جس سے یہ مراد سمجھنی چاہیے کہ عدل گستری قانون بذریعہ عہدہ داران انصاف کے ہوتی ہے بخوبی سکے کہ یہ خیال کیا جاے کہ قانون مین نسبت خفیف برائیون کے حکم ہے لیکن نقصانات عظیم اوسکی روسے جائز رکھے گئے ہین اور اوسمین امتناع فروخت کرنے کسی خاص ایسی ڈگری یا حکم کی ہے جو نفسہ درست اور صحیح ہو الا اوسکی روسے بادشاہ کے اعلی عہدہ داران کو اجازت ہے کہ عدالت کے کل گروہ اہل مقدمہ کو بحیثیت مجموعی فروخت کرین اور مشار الیہم عہدہ داران ماتحت سے زبردستی روپیہ وصول اور اوپر ظلم کرین اور اونسے مطالبہ فیس کا خلاف قانون اور حق کے کرین پس اگر اول مجرم کی صورت مین یہ قاعدہ

میرے لارڈ کوک صاحب کا صادق آتا جو عدالت چانسری مین تھے اور جہان اہل موصوف ذات پادشاہ کا عین قائم مقام تھا اور اگر ایک مرتبہ درجا لیا وہ عدالت مین باہمی اپنے ماتحتون کے مضمون سے بابت اپنے عہدون کے اہل معاملہ کے مال مین سے روپیہ دیا اسعبارت مین اہل مقدمہ سے یہ اعلان جلیل القدر ہوتے تو ظاہر ہے کہ یہ بات نہایت خلاف کم عقل آدمی کی رائے مین بھی معلوم ہوتی پس یہ ظاہر ہے کہ نسبت ایسے عہدے کے جو خود پادشاہ کے اختیار مین ہین یا جنکو وہ عطا کر سکتا ہے یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ قابل فروخت با اپنی نوعیت مین بلحاظ رکے دیئے جا سکتے ہین کیونکہ قیاس نہین ہوسکتا کہ خود پادشاہ اونکو بیچنے دیگا اور مدبران مملکت جنکو کوئی حق بلا توسط نسبت عہدہ کے حاصل نہین ہوتا اور جنکا صرف یہ کام ہے کہ تعمیل اور توسیع حکم پادشاہ در بارہ دینے عہدے کے کرین اوس چیز کو فروخت نہین کرسکتے کہ جو خود اونکی نہین ہے اور نہ وہ جائز طور پر کوئی فیس یا انعام بابت منظوری استعفا یا دینے سند جدید یا عہدہ پر تقرر کرنے یا عطا کرنے اون چھوٹے عہدون کے جنکا تقرر اونکی سپردگی مین باعتبار جزو اونکے عہدہ کے ہے وہ کوئی فیس یا انعام لے سکتے ہین یا اونکو لینا چاہیئے کیونکہ ایسے روپیہ کا لینا بابت انجام کار منصبی کے خلاف قاعدہ اور قانون متذکرہ بالا کے ہوگا ۔

صفحہ ۲۴۴ لارڈ چانسلر کیلئے کسی ان عہدون مین سے بعوض نذر یا دلالی کے عطا کرنا یا کسی شخص نالایق کو ۶۱۴
نامزد یا مقرر کرنا داخل خیانت ہے کیونکہ اونکے اس منصب عالی کا یہ کام ہے کہ عہدہ داران مناسب بغرض عدل گستری مناسب عدالت مذکور کے مقرر کرے

صفحہ ۲۴۳ ۔ اور چند مثالین قانون ملک ہم کی دلیل مین جہان ایک جزو آمدنی شاہنشاہان کا اس قسم کی نذرون سے حاصل ہوتا تھا اور اوس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ان رقوم کی عوض مین عہدونکا فروخت کرنا خلاف انصاف قدرتی کے نہین ہے مگر یہ اسناد اس بات مین مستعمل نہین ہین کیونکہ وہ خلاف قاعدہ مروج اس ملک کے ہین اور کبھی مقبول نہین ہوئی ہین اور اس صورت مین مطابق قانون رواجی انگلستان کے قاعدہ انصاف کا ہونا چاہیئے "۔

صفحہ ۲۴۶ ۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ نیک عہدہ دار اپنے عہدہ کے لئے روپیہ دیکے اور زبردستی روپیہ وصول کرنیکے لالچ کا انسداد کرنے اور یہ وہ امر ہے جواز روے قانون انگلستان کے ضعف انسانی کے سپرد نہین کیا جاتا ہے "۔

جب ہمارے قانون کی تاریخ پر غور کیا جاے تو تعلق قانون کا نسبت دلالی عہدون کے ساتھ میگنا کارٹا کے عیان تر ہے دفعہ ۴۴ مین حسب ذیل حکم ہے " کوئی شیرف یا کانسٹبل یا کورونر یا کوئی اور ہمارا بیلف استغاثہ فوجداری کا بوقت توضیع دفعہ ہذا کے سماعت نہ کرے" ڈاکٹر ریزی صاحب

۱۸۵۹ء بحوالہ کنیس ناراین ساتھے

نے اپنی تاریخ قواعد سلطنت مین یہ تحریر کیا ہے کہ بادشاہان انگلو نارمن بذریعہ فروخت کرنے عہدہ شیرف کے برابر فائدہ اوٹھاتے تھے یہ بلا شک اسکا نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں پر نہایت ظلم ہو کیونکہ وہ عہدہ داران جو بابت اپنے عہدون کے اسقدر زیادہ روپیہ دیتے تھے کوشش اس امر کی کرتے تھے کہ اپنا نقصان بذریعہ لینے زیادہ فیس اور کرنے بیجا ضبطیون اور کرنے حد سے زیادہ جرمانون اور دیگر ہر قسم کے زبردستی روپیہ وصول کرنے کے پورا کرین" قسم قسم کی برائیان جنکے رفع کرنے کے لئے دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۴ میگنا کارٹا کی بنائی گئی تہین مرآت عبسٹنر مین مندرج ہین جس مین سے فقرات مذکور فلیس صاحب نے اپنی چھپوائی ہوئی کتاب ریو صاحب کی ہسٹری آف انگلش لا جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ مین درج کی ہین اور جس مین مشار الیہ نے دفعہ ۲۴ کی نسبت یہ لکھا ہے کہ دفعہ مذکور رعایا کے حق مین اون جملہ دفعات سے اہم تر ہے جو چارٹر مذکور مین پائی جاتی ہیں

نسبت تاثیر اسٹیٹوٹ ۵ و ۶ جلوس ایڈورڈ ششم باب ۱۶ کے جو ایک ایکٹ مشعر امتناع خرید و فروخت عہدہ ہا کے ہے بوقت اس عظیم تجویز شاہی کے بہت بحث کی گئی تھی بعد ازان اسٹیٹوٹ مذکور اون عہدون سے متعلق کیا گیا جو تحت گورنمنٹ ملک ہذا کے ہین اور خود اسٹیٹوٹ اور تعبیرات عدالتی اسٹیٹوٹ مذکور اور وہ ایکٹ جسکے ذریعہ سے وہ کل نوآبادیون سے متعلق کیا گیا علامات بدیہی اوس بڑے کی ہین ۶۱۵
جو پارلیمنٹ انگلستان نے نسبت خلاف مصلحت ہونے اس امر کے قائم کی کہ جوڈیشیل عہدے فروخت کئے جائین تمہید ایکٹ مذکور اسطرح پر شروع ہوئی ہے "بغرض انسداد اوس رشوت کے جو عہدہ داران ملازمان اون عدالتون یا مقامون یا جگہون مین ہین جن مین ضرور ہے کہ صحیح عدل گستری کیجاوے یا اعتبار کے کام کئے جائین اور اس غرض سے کہ اشخاص لایق و مناسب اوس جگہہ پر مقرر کئے جائین جہان عدل گستری کی جاوے گی یا کوئی خدمت اعتبار کی انجام دیجاوےگی اور عہدہ ہاے مذکور کے لئے صرف ایسے ہی اشخاص کو ترجیح دیجاوے اور نہ اوروں کو بعد ازان یہ حکم مندرج ہے کہ جو شخص بابت ایسے عہدہ کے کوئی روپیہ یا انعام یا فیس دے یا ادا کرے یا اوسکی بابت وعدہ ادائے رشوت کرے وہ قانوناً واسطے جملہ منشاء و اغراض ملنے یا مقرر ہونے یا متصرف ہونے اوپر عہدہ مذکور کے ناقابل قرار دیا جائیگا"

۱۸۰۳ء مین مقدمہ سرکار بنام والس (۱) روبروے لارڈ ایلنبرا صاحب اور صاحبان جج کورٹ کنگس بینچ کے پیش ہوا یہ تجویز ہوئی کہ اسٹیٹوٹ ایڈورڈ ششم نوآبادیون سے متعلق نہین ہے لیکن حاکم ہوی کونسل کو بغرض حاصل کرنے عہدہ کے رشوت دینے کی کوشش کرنا جرم صغیرہ ہے وکلا نے نسبت مقدمہ لارڈ میکلسفیلڈ صاحب کے بحث کی اور یہ دلیل کی کہ "فروخت کرنا کسی عہدہ کا بنفسہ جرم نہین ہے وہ کوئی جرم از روے قانون رواجی کے نہین ہے وہ کوئی جرم نہین ہے اور

(۱) ایسٹ صاحب جلد ۴ صفحات ۹۶ و ۱۰۷ مقابلہ صفحہ ۲۴۲ و ۹۷ ۶

کوئی امر قابل سزاے واقعی کے نہیں ہے یہ امر خلاف تنفیہ نہیں ہے اگر کسی نیک آدمی اور لایق آدمی کی ترقی عہدہ پر کیجاے لیکن لارڈ منسفیلڈ صاحب نے یہ تجویز کی کہ ایسے معاملات کا انسداد کرنا چاہیئے لارڈ موصوف نے وہ خوفناک نتایج بیان کئے جو عامہ خلایق پر عاید ہو سکتے ہین۔ — مقدمہ کیس نارائن سانتھ ۱۸۸۱ء

لارڈ موصوف نے (صفحہ ۲۰۵۰) فرمایا۔ میرے نزدیک اکثر استغاثہ جات بنام فریرا بابت لینے روپیہ متعلق حاصل کرنے ایسے عہدونکے تھے جو سلطان عطا کر سکتا تھا جبر روپیہ کا لینا داخل جرم ہے اوسکا دینا بھی جرم ہے جرایم مذکورہ بالا بہت سی صورتون مین بالخصوص بصورت رشوت بوقت انتخاب واسطے پالیمنٹ کے اقدام مذکور ایک جرم ہے اوس شخص کی جانب سے جو رشوت دینے کے لئے پیش کرے جرم مکمل ہوجاتا ہے سنہ ۱۸۰۰ء مین لارڈ ایلنبرا نے اس فیصلہ کی تقلید بمقدمہ سرکار بنام پول مین (۱) کی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز کی کہ ایسا شخص جسنے یہ وعدہ کیا ہو کہ اوسوقت تک روپیہ کو اپنے پاس امانت رکھیگا جب تک کہ [illegible] ت کے اوسکے ادا کرنیکا وقت آئے مجرم سازش کا قرار پاتا چاہئے جو کچھ شکوک ازروے قانون رواجی کے ہونگے وہ بذریعہ صادر ہونے اسٹیٹوٹ سنہ ۴۹ جلوس جارج سوم باب ۱۲۶ کے رفع ہوگئے جس مین اعلان اور نیز حکم صریح کیا گیا ہے ازروے اس اسٹیٹوٹ کے اسٹیٹوٹ ایڈورڈ ششم عہدہ ہاے ہند سے متعلق کیا گیا تا ثیر ان اسٹیٹوٹ ہاے مشتملہ کی اسٹیفن صاحب جلس نے نسبت فروخت عہدون کے اپنی ڈائجسٹ قانون تعزیری کے صفحہ ۷۹ مین اس طرح پر بیان کی ہے۔ — ۲۱۲

”دفعہ ۱۳۲۔ تعریف عہدہ ہاے۔ لفظ عہدہ جو موقعہ دفعات ۱۳۳ و ۱۳۴ مین مراتب ذیل داخل ہین۔

ہر عہدہ جو سلطان عطا کر سکتا ہے اور عہدہ ہر عہدہ دار کا جسکو سلطان نے مقرر کیا ہو اور تمام کمیشن صیغہ سول و بحری و فوجی اور کل عہدے یا کام کسی سرکاری صیغہ یا دفتر مین خواہ کچھ ہی ہو کسی جزو مملکت جناب ملکہ معظمہ کے خواہ وہ کوئی ہون اور کوئی تعیناتیان کسی ایسے دفتر مین اور کوئی حصہ منافع کسی ایسے عہدہ یا تعیناتی مین

دفعہ ۱۳۳۔ فروخت کرنا عہدونکا۔ ہر شخص مرتکب جرم صغیرہ کا ہوتا ہے جو کوئی امر منجملہ امور مندرجہ ذیل نسبت کسی عہدہ یا کسی تقرر یا استعفا کے کرے یا رضامندی نسبت کسی عہدہ یا تقرر یا استعفا کے کرے یعنی ہر شخص جو صریحاً یا معناً (الف) اوسکو فروخت کرے یا اوسکی فروخت سے کوئی انعام یا منافع لے یا ایسا کرنے پر رضامند ہو (ب) خریدے یا کوئی انعام یا منافع بابت اوسکی خریداری کے دے یا ایسا کرنے پر رضامند ہو یا ایسا کرنے کا وعدہ کرے جو کوئی شخص ان جرایم صغیرہ مین سے کسی کا مرتکب ہو تو بوقت اوسکے ارتکاب کے جو کچھ حق اوسکو عہدہ مذکور مین ہوگا ملکہ معظمہ ضبط کرینگی اور وہ تمام عمر کو عہدہ مذکور پر مقرر ہونے کے ناقابل ہو جائیگا اور ملکہ معظمہ کو جایز ہوگا کہ اس ناقابلیت کو معاف کر دے۔“

(۱) ایسٹ کیمپ صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۲

جو رائے کہ مصنف ذیعلم نے نسبت ضبطی عہدہ کے ظاہر کی ہے اوسکی تائید اون اسناد سے ہوتی ہے جو بیکن صاحب کے ابر کیمنٹ ٹٹ پارڈن انیچ مین مندرج ہین مجھکو لازم ہے کہ ذکر مقدمہ گاڈیفین بنام ٹیوڈر (۱) کا متروک نکرون وہ اسوجہ سے اہم ہے کہ ہوس آف لارڈس نے اوس تجویز بالاتفاق کوئنس بینچ کو منظور فرمایا جس مین بتغیر دلیل اسٹیٹوٹ ایڈورڈ ششم کی گئی تھی یعنی "خریدار عہدہ کو ضرور یہ ترغیب ہوتی ہے کہ اپنے بچانے کے لئے ظلم کرے اور روپیہ وصول کرے اور یہ وہ بڑی قباحت تھی کہ جسکا انسداد کرنا اسٹیٹوٹ کا خاص منشا رہتا" تاریخ اس فیصلہ کی ۱۶۹۷ء مین قریب تاریخ ریوولیوشن یعنی اوس انقلاب کے ہے کہ جب لارڈ میکلسفیلڈ پر استغاثہ ہوا جو بہت عرصہ بعد اوسکے نہین ہوا تھا جب اور وے ایکٹ سٹلمنٹ کے خاندان ہینوور یا مین تاج شاہی قایم ہوا تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ جب غیر منصف ججون کی سختیان جو زمانہ بادشاہان خاندان اسٹیوارٹ مین ہوئی تھین تازہ یاد تھین ایک وجہ اون الفعال کی جو حسب تحریر مورخان کے اصل وجہ اخراج اسٹیوارٹس کی تھی یہ تھی کہ عہدے بکتے تھے نالایق آدمی مقرر کئے جاتے تھے اور اکثر حاکم عدالت کو کچھ فایدہ زر تجویز ثبوت جرم سے ہوتا تھا جس سے اوسکا دل بلا خیال خاص اور بعدہ بطریق رواج اوسکی رائے کا میل اوس جانب ہوتا تھا اول سنہ جلوس ولیم اور میری مین پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ صادر کیا جسکی رو سے جو تجاویز کہ خلاف الگرنن سڈنی و لارڈ ولیم رسل و دیگر اشخاص سے صادر ہوئی تہین منسوخ ہوئین دیکھو کتاب فاس صاحب متعلق صاحبان جج جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ نسبت فروخت عہدہ ہاے حکام عدالت بزمانہ سلطنت جیمس اول و چارلس اول کے جو وجہ بغاوت عظیم ہوا تھا اور نیز واسطے اس امر کے کہ کس طریق سے حکام عدالت رشوت ستان شہادت کی نسبت عمل کرتے ہین دیکھو فلپس صاحب کی اسٹیٹ ٹرایل صفحات ۶۶ و ۱۱۰۔ اپنی گفتگو پارلیمنٹ مین جو خلاف مجسٹریٹان گیا تا کے دربارہ اوس جرم کے تہی جو اتہمہ شسنری پر کیا گیا تہا لارڈ بروہم نے یہ بیان کیا کہ جج جیفریز نے مقدمہ سڈنی کی مثل مین تبدیل و بدل اس غرض سے کی کہ خود اوسکا طریق عمل جو معلوم ہو چو تہا جرم آرچ بشپ لاڈ کے الزامات مین سے بابت فروخت کرنے عہدہ ہاے عدالتی کے تہا دیکھو ہاول صاحب کے اسٹیٹ ٹرایلز جلد ۴ صفحہ ۴۲۳ (۲) نیز دیکھو واگمن صاحب چیف جسٹس کی تحریرات

(۲) ذلیل تجارت عہدہ ہاے عمال و عدالتی کی جو زمانہ پادشاہان سابق مین جاری تہی اس زمانہ مین بہی جاری رہی ہے چانسری مین عہدہ ہاے مذکور مشہور اشیاے تجارت تہین لارڈ صاحب آرچ بشپ منصب اون سے رچارس ھنیر نے درباب اوس عہدہ کے مشورہ کیا جو ماسٹر آف دی رولس کا خالی تہا بشپ موصوف نے اون سے صاف بیان کیا کہ بلحاظ حالات موجودہ وقت کے یہ قرین قیاس نہ تہا کہ عہدہ مذکور اوس قیمت سے کم فروخت ہو جاوے کہ نزدیک کوئی عقلمند آدمی اوسکی بابت دیگا (الف) معلوم ہوتا ہے

(الف) اسٹیٹ ٹرایلز جلد ۴ صفحہ ۲۹۶

حسب عقیدہ چار لنٹس تاارین ساتھے

نسبت صاحبان جج بمقدمہ شیل (۱)

مین نے اوس اہم ترراے سے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جو پارلیمنٹ انگلستان نے نسبت قدرت عہدہ ہاے عدالتی کے قائم کی پارلیمنٹ نے نفاذ اپنی آراے کا بذریعہ بنانے قانون کے اور جیسا کہ لارڈ میسفیلڈ نے بیان کیا بذریعہ کرنے استغاثہ کے کیا عدالتون کا ہمیشہ یہ عملدرآمد او فرض رہا ہے کہ اس جماعت عظیم کا نہایت خیال رکھین عدالت پارلیمنٹ عدالت ہاے قانون سے اعلی ہے ہوس آف کامنز ایک شاخ واضعان قانون کی ہے کہ جن واضعان قانون کا یہ کام ہے کہ قانون بنائین اور جنکا رتبہ عدالت ہاے قانون سے اعلی ہے جنکا یہ کام ہے کہ اون قوانین پر عمل کرین اور بوقت ایسا کرنے کے لازم ہے کہ قانون ہاے مذکور کی تعبیر کرین اور اونکے معنی تحقیق کرین ہوس موصوف بلحاظ اس امر کے بھی اعلی ہے کہ وہ قوم مدار تحقیقات عظیم سے اور اونکو جائز ہے کہ کل مظہرہ برائیون اور بدانتظامیون کی خواہ وہ کسی جز ملک مین ہون بلاشک نسبت عدالتہاے قانون یا اونکے کسی ممبرون کے تحقیقات کرین تجویز ٹینس صاحب جسٹس بمقدمہ اسٹاکڈیل بنام ہنسرڈ (۲) کیا دلایل مزید بغرض نشان دینے ان ایکٹہاے پارلیمنٹ شاہی کے عدالتہاے ماتحت کو ضروری تھے پر سے نزدیک دلائل مذکورہ اس امر سے ظاہر ہوتے ہین کہ پارلیمنٹ نے معاملات ہند کی نگرانی مین وقتاً فوقتاً نسبت انسداد اس خراب عملدرآمد کے غور کیا ہے اور اپنی مرضی کو نہ صرف بذریعہ کرنے استغاثون کے بلکہ بذریعہ بنانے قانون کے بھی نافذ کیا ہے مجکو اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ قوانین مثل اسٹیٹوٹ سنہ باب ہارچ سوم باب

الا کہ باوجود اس احتیاط کے سرچارلس نے پونڈ دو ہزار پونڈ قرضہ کے بادشاہ کو دیے بوقت وفات سرچارلس کے ورثا نے عہدہ مذکور کے لیے ایک رقم کثیر پیش کی اور فی الواقع تین ہزار پونڈ پیشگی ادا کیے لیکن بادشاہ نے زر مذکور اسوجہ سے واپس کیا کہ بادشاہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اوس وعدہ پر قائم رہیگا جو اوسنے سرجان کول پیر سے کیا تھا (ب) اور جنکا کام بلا ہی اس الزام سے مستثنیٰ نہ تھے یہ بیان کیا گیا تھا کہ رچرڈسن صاحب چیف جسٹس نے پونڈ بابت اپنے عہدہ کے دیے تھے (ج) اور مطابق جیمس وایٹ لاک کے روزنامچہ کے دونون صاحب جسٹس نے بغرض اپنی ترقی کے زر دیا تھا (د) بلاشک یہ معیوب طریقہ عام تھا گو بہت سی صورتین منضبط تحریر مین نہین آئین تفصیل اسقدر غیر قابل اعتبار بجانب دینے والے کے تھی جسقدر بجانب لینے والے کے اور اسیقدر بجانب طامع کے جسقدر بجانب طمع دینے والے کے ایک نتیجہ لازمی اسکا یہ تھا کہ لوگون کو اوس عہدہ کے چھن جانے کا اندیشہ رہتا تھا جسکی بابت اونھون نے روپیہ دیا تھا اور یہ تھا کہ عام لوگ جنکو بعض کی رشوت ستانی معلوم تھی وہ اونسکو سب سے متعلق کرتے تھے اور اغراض تجویز عدالت پر اعتبار نہین کرتے تھے گو تجویز مذکور صحیح طور پر صادر ہوئی ہو۔ کتاب فاس صاحب جلد صفحہ

(ب) لایف آف کلیرنڈن جلد اصفحہ (ج) روزنامچہ والٹر یارڈ صاحب صفحہ (د) یگز ورکس (مانیٹنگ) جلد صفحہ (۱) ہاول صاحب کے اسٹیٹ ٹرائلز جلد صفحہ (۲) رپورٹ ایڈلفس والیس صاحبان جلد ۹ صفحہ

سنہ ۱۸۴۶ع معاملہ نتیس نانا ساتے

اسٹیٹیوٹ ۱۸۳۳ جلوس جارج سوم باب ۴۲ جس مین یہ حکم ہے کہ انگلستان مین کنگس بینچ تجویز نسبت ظلم اور عملدرآمد رشوت متعلق ہند کے کرے یا اسٹیٹیوٹ ۱۸۳۳ جلوس جارج سوم باب ۸۵ و اسٹیٹیوٹ ۱۸۴۶ جلوس جارج سوم باب ۵۷ کا جس مین یہ حکم ہے کہ ممبران ہر دو ہوس پارلیمنٹ تجویز عمل مین لاوین بالخصوص ذکر کرون از روئے ریگیولیٹنگ ایکٹ ۱۷۷۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعہ ۲۴ کہ اس جارج کی ممانعت ہے کہ ملازمان سرکاری نذر یا انعام لین علاوہ برین اسٹیٹیوٹ ۱۸۳۳ جلوس جارج سوم باب ۸۵ دفعہ ۷۶ مین یہ حکم ہے کہ طلب کرنا یا لینا نذرون کا قانونا زبردستی لینا رشوت کا ہے اور جرم صغیرہ خیال کیا جائیگا اور متصور ہوگا دفعہ ۷۶ مین یہ حکم ہے کہ کسی معاملہ یا معاہدہ رشوت کا بابت دینے یا لینے کے کرنا یا اوسکا فریق ہونا یا کسی طریق پر بابت یا متعلق امانت یا کار منصبی کسی عہدہ یا نوکری ماتحت سرکار یا کمپنی متحدہ مذکور ایسٹ ۶۱۹
انڈیا کے یا منجانب رعایا سے برتانیہ کے خواہ وہ کوئی ہو یا اوسکے باشندگان کے ایسا معاملہ یا معاہدہ کرنا قانونا جرم صغیرہ خیال کیا جائیگا اور متصور ہوگا اور اوسپر از روئے ایکٹ ہذا نالش و استغاثہ کیا جائیگا" اسکے بعد اسٹیٹیوٹ ۱۸۴۹ جلوس جارج سوم باب ۱۶ ہے جسکی رو سے نہایت وسیع طور پر احکام اسٹیٹیوٹ ایڈورڈ ششم عہدہ ہاے ہند سے متعلق کئے گئے ہین اور ان اشخاص کو جو عہدہ ہاے مذکور خرید یا فروخت کرین یا اونکی بابت روپیہ دین یا لین مجرم جرم صغیرہ قرار دیا گیا ہے جب پارلیمنٹ نے ہند کے لئے ایسے واضعان قانون مقرر کئے جنکو اپنا اختیار تفویض کیا تو قوانین مختص العام اوسی منشا سے اور اوسی غرض کے لئے صادر ہونے شروع ہوئے پس اب بھی دو مجموعہ وضع قانون موجود ہین۔ قوانین پارلیمنٹ شاہی اور دو ایکٹ جنکی رو سے زمانہ لارڈ کارنوالس سے اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ رشوت کا انسداد کیا جاوے اور اوسکی سزا دیجاوے جسکا پتہ طالبعلم کو سیمارت آف لارڈ کارن والس و تاریخ سر الیجا امپی مولفہ صاحبزادہ لارڈ موصوف اور قصہ نندکمار مصنفہ سر جیمس ایف اسٹیفن مین ملیگا۔

یہ امر میرے لئے ویسا ہی نامناسب ہوگا جیسا کہ وہ غیر ضروری ہے کہ دلایل اوس رائے کے تلاش کرون جو جناب ملکہ معظمہ کی پریوی کونسل کے حکام عالیمقام نے بمقدمہ کراکس بنام سرل (۱) ظاہر کی یہ امر حملہ ممالک مین نہایت اہم ہے اور بالخصوص ایسے ملک مین جیسا ہندوستان ہے۔ کہ کسی عہدہ دار عدالت انصاف کی نسبت ایسا شبہہ ہی نہین ہونا چاہئے کہ انجام دہی اوسکے کار ہاے منصبی اور اوسکے طریق عمل پر کسی خیال ذاتی کا اثر ہو۔۔۔ جب گنجایش عمل مین لانے اغراض زبون کی ہو تو یقین اوسکے خلاف کا لوگون کے دل سے نکل نہین سکتا ہے علاوہ برین بمقدمہ بمعاملہ گرانٹ (۲) جس مین ایک ماسٹر

(۱) اپیلہاے ہند مولفہ مور جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ و صفحہ ۳۴۶ (۲) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مو صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ لغایت ۱۶۹

بنام گنیش نارائن ساٹھے

سوپریم کورٹ مقام فورٹ ولیم نے بناراضی اپنی موقوفی کے جو ججون کے حضور سے ہوئی اپیل کیا حکام عالی مقام نے اپنے وجوہ بابت بحالی حکم مین نہایت عبارت صالح استعمال کی ہے حکام ممدوح نے یہ فرمایا "عدل گستری نہایت خالص و بری از شبہات رکھنی چاہیئے اور عالیہ خلائق کو جنکو ٹہیک ٹہیک انجام پانے کار ہائے منصبی متعلقہ عہدہ ہائے ماسٹر وائکونسٹ جنرل وائگریزون سے استقدر تعلق ہے یہ استحقاق ہے کہ یہ استدعا کرین کہ وہ اشخاص جنکو ایسے بڑے اختیارات دئے جائین اونکی نسبت یہ شبہہ نہونا چاہیئے کہ وہ کار منصبی کی ذمہ داری مقدس پر لحاظ نہین کرتے ہین" چونکہ یہ الفاظ اعلی ترین عدالت کے ہین لہذا مین اونکو سند اوس طریقہ کی تقویت کرتا ہون جس طریقہ پر عدالتہائے انصاف کو عدل گستری کرنی چاہیئے میری رائے ہے کہ ایسٹ صاحب کو بوقت عمل مین لانے اون اختیارات کے جواز روے قانون اونکو دیئے گئے لازم تہا کہ اوس جرم کو جسکی شکایت کی گئی تہی ایسا شدید تر تصور کرتے کہ جیسا پارلیمنٹ اور جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل و واضعان قانون ہند نے تصور کیا ہے حاکم موصوف کو چاہیئے تہا کہ اس امر سے شروع کرنے پر زیادہ توجہ کرتے کہ آیا شکایت صحیح ہے یا نہین طریقہ عیان یہ تہا کہ مثل مقدمہ کی دیکھتے کہ جسکا ذکر استغاثہ اور تجویز اجلاس کامل مین تہا انگلستان مین جب کسی عدالت انصاف مین شہادت بابت الزام نسبت طریق عمل کسی مجسٹریٹ کے دیکھی تو اکثر عدالتہائے اعلی سے یہ حکم ہوا کہ معاملہ مذکور روبرو لارڈ چانسلر کے پیش کیا جائے تاکہ حاکم ممدوح یہ تجویز کر سکین کہ آیا صاحبان مجسٹریٹ مذکور کو زمرہ ایسے اشخاص مین جنکا کام حفظ امن ہے رکہا جائے یا نہین" کنگ بنام جالف (۱) اگر اون اشخاص مین سے جنکی شکایت کی گئی تہی کوئی مجسٹریٹ یا سول جج حسب ایکٹ بمبئی ۱۸۷۶ء عدالتانہ طور پر ماتحت مجسٹریٹ ضلع کے تہا تو میری رائے مین یہ امر بیجا ہوتا کہ مجسٹریٹ ضلع کسی ایسے امر کی اطلاع گورنمنٹ کو کرتا جو اختیار مین تہا اور جسکی اطلاع انگلستان مین لارڈ چانسلر کو ہونی چاہیئے تہی ازروے دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اختیار عہدہ سے معطل یا موقوف کرنے مجسٹریٹون کا لوکل گورنمنٹ کو حاصل ہے ہائیکورٹ کلکتہ نے بمقدمہ بیدناتہ سنگہ بنام مسپریٹ (۲) وہ تین مجموعہ حالات بیان کئے ہین جن مین استغاثہ حال قانوناً ڈسمس ہوسکتا تہا مجکو اپنے بہائی اسکاٹ صاحب سے اس رائے مین اتفاق ہے کہ حالات مقدمہ حال اون تینون اقسام مین سے کسی قسم مین داخل نہین ہوتے ہین وہ صرف رپوٹی استغاثہ کی تہی جس سے مجسٹریٹ کو اپنا تعلق رکہنا چاہیئے تہا اور میری دانست مین مسل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امر کی نسبت تحقیقات نہین کی گئی اگر استغاثہ صحیح تہا تو میری رائے بلحاظ قانون مین کارروائی مزید کرنیکے لئے وجہ کافی تہی فیصلہ اجلاس کامل مین یہ تجویز

(۱) ٹرم رپورٹ جلد ۴ صفحات ۹۰ و ۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱

۱۸۸۹ء
معاملہ تنیش نارائن ساتھے
۶۲۱

کی گئی ہے کہ مستغیث کی اغراض کوئی وجہ اس امر کی نہ تہین کہ استغاثہ کی تحقیقات کرنے سے انکار کیا جائے نسبت اوس حکم کے جسکی رو سے مستغیث کو سات روز کی قید حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری دیگئی میری یہ رائے ہے کہ دفعہ ہذا کی رو سے مجسٹریٹ کو اختیار قید کرنیکا نہین ہے دفعہ مذکور صرف گواہونسے متعلق ہے مستغیث گواہ نہ تہا نسبت ان دو الفاظ کے مجموعہ ضابطہ فوجداری مین صریحاً فرق کیا گیا ہے مثلاً دفعات ۱۷۱ و ۲۱۱ و ۴۴۴ و ۲۵۲ و ۴۹۴ قانون تعزیرات کی نقل سنجیدگی کیجانی چاہیئے اور مجسٹریٹون کو قبل اسکے کہ وہ بطریق سرسری سزا دین بہت احتیاط کرنی چاہیئے اونکو چاہیئے کہ کسی قسم کا ظلم نہ کرین (دیکھو مقدمہ حلف یا عہدہ (۲) اور کوک صاحب کی شرح نسبت ایا وہ سگینا کارٹا انسینیوٹ جلدم صفحہ ۵۳) دفعہ ۵۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری گواہون سے متعلق ہے لیکن گواہ کو بابت نہ جواب دینے کسی ایسے سوال کے جسکا جواب دینا اوسپر قانوناً فرض نہو سزا نہین دیجا سکتی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ہری لکشمن (۱) میری یہ رائے ہے کہ چونکہ اجلاس کامل سے سوالات متعلق غرض کے غیر متعلق قرار پاچکے تھے لہذا مجسٹریٹ کو سوالات مذکور نہین کرنے چاہئیں تھے اور بلاشک نسبت مستغیث کے ایسی سختی سے کارروائی نہین کرنی چاہیے تھی اون الفاظ لارڈ کیمبل صاحب سے جنکا حوالہ پیشتر بمقدمہ ہیرلیس بنام لیش (۳) دیا گیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث اپنا فرض پورا کرتا ہے جب وہ نسبت بد اعمالی مجسٹریٹ کے اطلاع دیتا ہے لہذا یہ مناسب نہ تہا کہ اوسکا اظہار بابت اوسکی اغراض کے لیاجاتا اور اوسپر اون لوگون کا نام تبلانے کے لئے جبر کیا جاتا جنہون نے اوسکے لئے عرضی استغاثہ لکھی یا مشورہ قانونی دینے مین مدد کی گویا استغاثہ کے کرنے مین اوس نے کوئی امر بیجا کیا تہا جو کچھ کہ الیٹ صاحب نے نسبت سری دہروت کے تحریر کیا ہے جسنے استغاثہ کی صلاح دی وہ بالکل غیر متعلق ہے کیونکہ ایسا کرنا کوئی امر بیجا نہ تہا بشرطیکہ استغاثہ صحیح ہو اور مجسٹریٹ کو صرف تحقیقات اس امر کی کرنی چاہیے تہی کہ آیا استغاثہ صحیح یا نہین اور ایسا نہین کیا گیا مجکو افسوس ہے کہ الیٹ صاحب نے اپنے اون جوابات مین جو عدالت ہذا کو بہیجے نسبت مستغیث کی اوس درخواست حال کے جو عدالت ہذا مین دگیئی یہ تحریر کیا کہ مستغیث نے بیہودہ گستاخی کی ہے کہ حکام عالیمقام کو تکلیف دی یہ کام حکام عدالت ہذا کا تھا کہ درخواست مذکور کو صبر اور سنجیدگی کے ساتھ طے کرین فیصلہ جات لارڈ
۶۲۲ مسفیلڈ صاحب سے جنکا مین نے پیشتر حوالہ دیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتون پر لازم ہے کہ بعض صورتون مین جن مین مصلحت عامہ کی بحث ہو ایسے شریک جرم کی بہی جسپر الزام فوجداری ہو کہ جو مستغیث حال پر نہین ہے اسغرض سے سماعت کرین کہ اون جرائم کی تحقیقات مناسب ہو سکے جنکا ارتکاب بیان کیا گیا ہو مقدمات قلب سکہ و رشوت ستانی اور سازش مخفی اور بغاوت سے اور جرائم مین اکثر ایسا کیا جاتا ہے

(۱) رپورٹ کوک صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵

(۳) رپورٹ الیس ملیکبری صاحبان جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ و لا جرنل جلد ۲۴ (سلسلہ جدید) کوئنس بنچ صفحہ ۲۵

سنہ ۱۸۸۲ء
ویدا و کمیشن اڈیبرا ساتے

بہ من ایک اور امر کا ذکر کرتا ہون جسکی نسبت میرے نزدیک مجسٹریٹ ضلع قانون کو بخوبی نہین سمجھا میری یہ رائے ہے کہ بطور قاعدہ عام کے اگر کسی قانون عام کی خلاف ورزی کیجاسے ہر شخص کو استحقاق ہے خواہ اُسکو کوئی خاص نقصان پہونچا ہو یا نہ پہونچا ہو کہ استغاثہ کرے سر نبن میکسویل صاحب کی کتاب دربارہ صاحبان مجسٹریٹ کے صفحہ ۱ مین جسکو برونٹن صاحب نے چاہو یا امر مذکور مندرج ہے مجکو کوئی فیصلہ ایسا نہین ملا جس مین نسبت امر قانونی کے مفصل تجویز کی گئی ہو اسٹیفن صاحب سٹیفن نے جو ایک مشہور مصنف ضابطہ کے ہین اور جنہون نے مجوزہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۷۸ء تالیف کیا ہے قانون انگلستان اس طرح پر بیان کیا ہے۔ نتیجہ عملی اوسکا یہ ہے کہ قانون انگلستان موجودہ حال مین کوئی حکم خاص نسبت روکنے یا گرفتار کرنے مجرمان کے نہین ہے اوسکی رو سے ہر شخص کو اجازت ہے کہ یہ کام اپنے ذمہ لے خواہ جرم مذکور سے اوسپر ظلم ہوا ہو یا نہوا ہو (عام رائے نسبت قانون فوجداری صفحہ ۱۵۸) ہر شخص غیر سرکاری کو جائز ہے کہ کوئی امر بغرض انسداد ارتکاب کسی جرم کبیرہ کے کرے ہینڈکاک بنام بکر (۱) اور نیز دیکھو مقدمہ سرکار بنام ہنی (۲) ویبڈلٹن بنام گیبل (۳) ایک مقدمہ قوی بہ ثبوت اصول کے ہے یہ کہ شخص غیر سرکاری کا کہ استغاثہ بابت خلاف ورزی ہاے عظیم قانون کے کرے اسکے اس غرض سے نہایت تعلق رکھتا ہے کہ جرایم کا انسداد کرے یا اونکی سراغ رسانی مین مدد دے ہر چند کہ بعض احکام ہمارے ضابطہ ہند کے تسلیم اور جاری کیا گیا ہے ہمارے مجموعہ کی دفعہ ۴۴ مین ایک فہرست بیس سے زیادہ اون جرایم کی لکھی ہے جنکی بابت ہر شخص کو از روے قانون تعزیری کے لازم ہے کہ قریب ترین مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو اطلاع دے مسئلہ مذکور انگلستان مین زمانہ اینگلوسیکسن سے یعنی اوس زمانہ سے بہت پیشتر سے جاری ہے کہ جب اسٹیٹیوٹ ونچسٹر یا تحریرات برٹن (دیکھو اسٹب صاحب کی کنسٹیٹیوشن ہسٹری جلد ۱ صفحہ ۲۰۳۔۱ اور ریوز صاحب کی ہسٹری قانون انگلستان جلد ۲ صفحات ۱۱۹ و ۱۲۱) اشخاص آزاد سے مچلکے لئے گئے تھے اونپر لازم تھا کہ اسلحہ رکھین اور مجرمان جرم کبیرہ کا تعاقب کرین اور جب شیرف اوس حصہ ملک کو طلب کرے تو مسلح ہوکر آئین اور اوس شخص کو معاوضہ دینے کے لئے حصہ رسدی دین جو اونکے علاقہ کے اندر لٹ گیا ہو ضابطہ بذریعہ اپیل مین جو نسبت اوس استغاثہ بابت جرم کبیرہ سے جو سرکار کے نام سے ہو اسقدر فرق ہے کہ اپیل ایک استغاثہ ۲۲۳
کسی شخص غیر سرکاری کا ہوتا ہے لیکن وہ کسی قدر اس سے زیادہ ہوتا ہے کہ جیسا بہت شروع کے زمانہ مین بیان کیا گیا ہے کہ بابت کسی جرم کے استغاثہ کرنے سے ایک سرکاری کام انجام دیا جاتا ہے پس اپیل کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی نالش غیر سرکاری ہے جو پیروی منجانب سرکار بھی بابت ایسے جرم کے کرتا ہو جو خلاف عامہ خلایق کے ہو (ہاکنس صاحب کے پلیز آف دی کامنس صفحہ ۲۲۴) نسبت

(۱) رپورٹ بوزنکی و پلر صاحبان جلد ۲ صفحہ ۴ (۲) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحب جلد ۵ صفحہ ۵۴۲ (۳) رپورٹ ایلز و ٹیس واکنس صاحبان جلد ۸ صفحہ ۱۵

سنہ ۱۸۹۰ء مدعیا علیہ نیز نالش ساتھے

اور بوسنیے ایلن صاحب کی کتاب دربارہ اختیارات بادشاہ مین بحث کی گئی ہے جس مین بصفحہ ۹۹ مصنف
ذی نام نے یہ تحریر کیا ہے کارروائی مذکور کی غرض یہ ہے کہ شخص غیر سرکاری کے ساتھہ معاوضہ عامہ خلایق کا
بابت جرم مذکور کے شامل کیا جائے" اسٹیفن صاحب کی ہسٹری قانون فوجداری باب سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا
ہے جسکے ذریعہ سے یہ رواج ہوا کہ جو لوگ ارتکاب جرم کبیرہ سے واقف ہون وہ جسٹس آف دی پیس کو اطلاع
کرین ہمکو اپنے مجموعہ ضابطہ فوجداری مین کوئی امر ایسا نہین معلوم ہوتا ہے جس سے یہ منشا ظاہر ہو کہ صرف
وہی اشخاص استغاثہ کرین جنکو نقصان صریح پہونچا ہو یہ قید خلاف ذایض باشندگان شہر اور رہبری جماعتون
کے ہوگی جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل نے بمقدمہ گرانٹ (۱) کل عامہ خلایق کو ایسا تصور کیا ہے کہ اوسکو بے ... ہوئی
عدل گستری سے تعلق ہے اور ایسا ہی بمقدمات ہیرسن بنام لش (۲) اور بٹ بنام کونٹ (۳) تصور کیا
گیا ہے کسیقدر مستثنیات ضابطہ نسبت استغاثہ جات بابت جرایم متعلقہ ازدواج و متعلقہ ازالہ حیثیت عرفی
و متعلقہ قوانین اسٹامپ و متعلقہ چٹھیات ڈالنے کے ہین لیکن یہ مستثنیات جنکا ذکر دفعات ۱۹۵ و ۲۰۰ مجموعہ
ضابطہ فوجداری مین ہے ایسے مستثنیات ہین جو قانون مین قایم کیے گئے ہین مقدمہ گورنر آئر کا ذکر بطور
مثال قاعدہ عام کے کیا جا سکتا ہے کونسل ممتاز نے یہ مشورہ دیا کہ کوئی شخص انگلستان مین نامبردہ پر استغاثہ
بمقام ٹل سکس بابت ایسے افعال کے جنکا ارتکاب جمیکا مین ہوا کر سکتا ہے (فورسائیتہ صاحب کا انسٹیٹیوٹ
صفحہ ۵۶۴) ہمارا قانون فی الواقع مطابق سول لا جوریشیا پبلکا کے ہے جو دنیا پبلکا ایسے استغاثہ جات
فوجداری مین جنکی بابت ہر باشندہ شہر کو اجازت ہے کہ بنام ہر ایسے شخص کے جو مجرم فعل بیجا کا ہوا اس غرض سے
دایر کرے کہ جو سزا قانون مین واسطے فعل مذکور کے مقرر ہے اوسکو دیجائے" (کمین صاحب کا مینول صفحہ ۴۴
کتاب جسٹینین صاحب جلد ۴ فصل ۱۸) کارروائی بذریعہ کرنے استغاثہ روبرو مجسٹریٹ کے اوس سے مختلف
ہے جو بذریعہ درخواست روبرو عدالت اعلی کے بغرض اطلاع دہی کیا جائے جس حال مین کہ کوئنس بنچ ۲۴
مین تحریک بذریعہ نالش کسی شخص غیر سرکاری کے بابت اطلاع دہی خلاف کسی مجسٹریٹ یا اعلی عہدہ دار سرکاری کے
کی گئی عدالت موصوف نے بعض اوقات اس بنا پر انکار کیا کہ جرم صغیرہ ایسا شدید یا ایسا خطرناک نہین ...
عامہ خلایق کے ہے کہ اوسکا استغاثہ خود سرکار کو کرنا چاہیے (کتاب شارٹ صاحب دربارہ ... صفحہ ... و
مقدمہ یکطرفہ کراشے (۴)) لیکن یہ امر ایسا نہین ہے جسپر مجسٹریٹ کو لحاظ کرنا چاہیے اقل درجہ جس سے مجسٹریٹ کو
کرنے سے انکار کرنے کی ترغیب ہو۔ گو بہت سی صورتون مین مجسٹریٹ کو یہ ترغیب ہوسکتی ہے کہ مستغیث مذکور کی اطلاع
سرکار کو اس غرض سے کرے کہ جرایم مذکور کی بابت استغاثہ اوس سے زیادہ توجہ اور بے رو رعایت کیا جائے
جسقدر مستغیث غیر سرکاری ہمیشہ ظاہر کرتا ہے چارہ کار بذریعہ پیش کرنے درخواست بصیغہ کوئنس بنچ ...

(۱) مقدمات پریوی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ (۲) پیوڈط ایلس بلیکبری صاحبان جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ ... لا جرنل (سلسلہ جدید) کوئنس بنچ
جلد ۱۳ صفحہ ۔ (۳) پیوڈط ... صاحبان جلد ۱ صفحات ... (۴) مقدمات فوجداری مولفہ کاکس صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۵۲

بغرض خبررسانی بہت طرح اوس سے مختلف ہے جو انگلستان مین بذریعہ استغاثہ جرم کبیرہ کے یا ملک بنا مین بیہ ۱۸۹۹ع بمقدمہ گنیش نارائن ساتے
استغاثہ روبرو مجسٹریٹ کے ہوتا ہے یہ امر قابل تحریر ہے کہ ہماری کتب ہند مین کوئی فیصلہ لوپہ بدین نسبت اس امر
نہین ہے کہ کون شخص استغاثہ کرسکتا ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری مین اسکا کچھہ ذکر نہین ہے اور اسوجہ سے ممکن ہے
کہ بعض صاحبان مجسٹریٹ رعایا کے اس حق تام سے واقف نہون کہ وہ سرکار کو اوسکی عدالتون مین بغرض انصاف
نسبت اون مجرمان کے جنھون نے خلاف ورزی قانون کی ہے پیش کرین چونکہ تفصیلات موجود نہین ہین مین عدالتہای
ادنی کی غلطیان معاف کرنے پر آمادہ ہون لیکن چونکہ غلطیان وقوع مین آتی ہین لہذا یہ امر اہم ہے کہ ہم یہ قرار دین قانون موجودہ
آخر اب ہمکو یہ تجویز کرنی ہے کہ اسمقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ہمکو کیا حکم صادر کرنا چاہئے جس امر کی نسبت
ایسٹ صاحب نے تحقیقات کی وہ معاملہ متعلق استغاثہ نہین ہے جو کچھہ حاکم موصوف نے بذریعہ سزاے قید کے ظاہر کیا ہے
ایک اطلاع غیر متعلق اوس شورے کے جسپر مستغیث نے عمل کیا اور نام اونکے شورہ دہندگان اور اغراض استغاثہ کرنے کے
ہے پس اشخاص ملزم بوجہ غلطی مجسٹریٹ ہونکے ایسی تحقیقات ابتدائی سے بچگئے جسکی رو سے وہ مجرم قرار پایا نہ پاتے اور
معدلت عامہ کی تائید نہین کی گئی ملزمان طلب نہین کئے گئے اور مستغیث کو قید مین بھیجدیا گیا واضح ہو کہ بطور معائنہ قانون
کے شاید ہمکو بتعمیل تجویز اجلاس کامل کی جبرا کرانی چاہئے اور بعد سماعت ملزمان کے یہ تجویز کرنی چاہئے کہ آیا ہمکو یہ حکم صادر
کرنا چاہئے یا نہین کہ مجسٹریٹ نسبت راستی استغاثہ کے تحقیقات کرے اور اغراض مستغیث اور اوسکے شورہ دہندگان کی
علیحدہ رہنے دیجاین یہ صحیح ہے کہ مستغیث مستحق ہمدردی کا ہم سے سواے نسبت اوسکی قید کے نہین ہے بلاشک اوسکی ۶۲۵
تلون مزاجی اور اوسکے بیانات سے شبہات پیدا ہوتے ہین کہ آیا اوسکی اغراض صحیح ہین اور اگر وہ عدالت ہذا مین
اس صیغہ نگرانی مین یا بغرض خبررسانی حاضر ہو تو ہمکو اس امر پر غور کرنا ہوگا کہ آیا وہ خود بگناہ ہے یا نہین مین تصدیق
کرتا ہون کہ ہمارے نزدیک ازروے تجویز اجلاس کامل کے یہ ضرور ہے کہ ہم اطلاعنامہ بنام مجسٹریٹ یا بمعاملہ ایان
ملزم کے جاری کرین چونکہ حکام عالی مقام نے اس امر پر لحاظ نہین کیا کہ مستغیث نے کوئی تدبیر واسطے تازہ
کرنے استغاثہ کے نہین کی لہذا یہ دلیل کیجاسکتی ہے کہ ہمکو اوسکی کوشش اور دست بردار ہونے پر کچھہ لحاظ نہین کرنا چاہئے
بالخصوص اس سبب سے کہ ایسے استغاثہ جات کی غرض فائدہ عامہ خلایق ہوتی ہے اور اسوجہ سے کہ جب مستغیث کا اظہار بطور
گواہ کے لیا جائیگا تو وہ پابند ہوگا کہ جواب جملہ امور متعلقہ کا دے مین اپنے تئین تحریرات لارڈ مینسفیلڈ صاحب بمقدمہ کنگ بنام
نارس (۱) کا بھی پابند سمجھتا ہون جن مین لارڈ موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ عدالت اس امر سے خوش ہوگی کہ اوسکو
موقع اسبات کا ملے خواہ شکایت کسی حصہ ملک سے کیون نہ کیجاے کہ واسطے سزا دہی نسبت جرم کے ظاہر ہوے اور نیز تحریرات
لارڈ ٹنٹرڈن صاحب چیف جسٹس بمقدمہ کنگ بنام اسٹیورڈ (۲) کا جن مین حکام نے اس امر پر بطور امر اہم
کے لحاظ کیا کہ اشخاص ملزم کی حیثیت عدالتی تھی ہمکو بحیثیت صاحبان جج یہ اختیار نہین ہے کہ کسی خلاف ورزی

(۱) رپورٹ کینین صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ (۲) رپورٹ بارنیوال و ایڈالفس صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۴

قانون کی اجازت دین۔ انٹلیک بنام کانگلش (۱) ہمکو یہ اختیار ہے کہ غلطیون کی اصلاح کرین اور مقدمہ کو اوس عدالت
مین جہان وہ اوسوقت تک پیش تھا جب غلطی کی گئی واپس بھیجین اگر از روے قاعدہ مندرجہ قوانین کے ہمپر لازم ہے
کہ کسی خاص طریقہ پر عمل کرین تو ہم اوسکی پابندی کرینگے ہمکو ویسٹ صاحب جسٹس سے بمقدمہ تلسی داس بنام دیر بسا پا (۲)
اور اون جملہ چانسلرون اور ججون سے اتفاق ہے جنکا حاکم ممدوح نے حوالہ دیا ہے کہ ایکٹ پارلیمنٹ مین تعمیل
نہین کرنی چاہیئے نیز دیکھو نوٹ ایمس صاحب متعلقہ باب ۱۷ فارٹسکیو صاحب کی کتاب ڈی لاڈمیس لیگم اینجلی
لیکن باستعمال ہمارے اختیار صیغہ نگرانی کے عدالت کو کسیقدر اختیار تمیزی عدالتی حاصل ہے ہمکو چاہیئے کہ کوئی
ایسا عمل نکرین جس سے ظاہر ہو کہ اون بعض قواعد عدالتی کی خلاف ورزی کرتے ہین جو بنیاد اوس اعلیٰ سکی
ہے جو عدالتو نپر کیا گیا ہے مبادا یہ معلوم ہو کہ مین اوس جگہہ پر اختیار تمیزی کو تیز ہی طرح پر استعمال کرتا ہون جہان
یہ دلیل ہوسکتی ہے کہ مجکو قانون کا طلائی آلہ پیمایش استعمال کرنا چاہیئے تو مجکو لازم ہوا کہ اپنے دلایل مفصل
بیان کرون واضح ہو کہ یہ بطور قاعدہ عام کے خلاف مصلحت عام کے ہے کہ لوگون کو بذریعہ باربار استغاثہ
کرنے کے تکلیف دیجاے علاوہ برین بلحاظ کل حالات کے یہ مناسب ہے کہ جب اور ذریعہ انصاف کرلینے کا موجود ہو
ہائی کورٹ کو نہین چاہیئے کہ کام شروع کرنے کارروائی کا یا از خود صادر کرنے ایسے احکام کا جنکی وہی تاثیر ہو ۶۲۶
اپنے ذمہ لے کیونکہ کسیقدر مشابہت مابین صادر کرنے حکم واسطے کھلنے استغاثہ کے اور بلا درخواست صادر کرنے
حکم واسطے تجدید کسی ایسے استغاثہ کے ہے جس مین تحقیقات ہوئی ہو بصیغہ اپنے اختیار نسبت اطلاع کے اور بوقت
عطا کرنے حکمنامہ تاکیدی کے کونسل بینچ نے اکثر اس امر پر غور کیا ہے کہ آیا اور چارہ ہاے کار حاصل ہین یا
نہین اور آیا معمولی چارہ ہاے کار کافی ہین یا نہین اگر وہ اشخاص جنکی شکایت کی گئی ہے ایسے صاحبان مجسٹریٹ
اور سول جج ہوتے جو اختیارات عظیم عمل مین لاتے ہین تو مجکو راے قائم کرنے مین دقت کم ہوتی لیکن جیسا کہ
حکام عالی مقام پریوی کونسل نے فرمایا ہے کہ بالخصوص ہند مین عدل گستری بے لوث کرائی جانی چاہیئے اور
ہند مین صاحبان مجسٹریٹ اختیارات عظیم عمل مین لاتے ہین جو اکثر اون اختیارات سے زیادہ ہوتے ہین
جو جسٹس آف دی پیس یا چند جسٹسان یا جلاس متکمل سشن کے عمل مین لاتے ہین ہم مین سے اکثر اشخاص کو جنہون نے
کام مجسٹریٹی کا کیا ہے اوس مقدار اور اون اقسام اختیارات اور اعتبار عظیم پر جو ہمپر گورنمنٹ ہند کا ملک معظمہ
رکھتی ہے تعجب ہوا ہوگا جیسا کہ مجکو ہوا صاحبان مجسٹریٹ درجہ اول حکم سزا دو برس کی قید اور الے جرمانہ کا صادر
کرسکتے ہین اور بید لگواسکتے ہین اور بربناے خود اپنے شبہہ کے مقدمہ قائم کرسکتے ہین صاحبان مجسٹریٹ حکم سزا
چھہ مہینہ کی قید کا صادر کرسکتے ہین ماملتداران کو بہت بڑا اختیار سماعت نسبت نالشات اراضی و مکانات
و حق آسایش کے حاصل ہے (رماداجی بنام سونو (۳)) اور بنا راضی اونکی ڈگریات کے اپیل نہین ہوسکتا لہذا

(۱) اسٹیفن شرائز مولفہ پارل صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۲۲ (۳) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۷

سنہ ۱۸۷۲ء معاملہ کمیشن ادن سامنے

میرے نزدیک اگر ایسے عہدہ داران صیغہ جوڈیشل جنکو یہ اختیارات عظیم حاصل ہین ملزم بدانتظامی ہکے ہوئن قانون متعلقہ ضابطہ درحالیکہ اوس مین حکم واسطے کئے جانے تحقیقات کے ہونافذ کیا جانا چاہیئے ممکن ہے کہ صاحبان مجسٹریٹ غلطی کرین اور بطبق استغاثہ تحقیقات کرنے سے انکار کرین جیسا کہ مسٹر ڈبل صاحب جسٹس نے بمقدمہ سرکار بنام بھنی (۱) فرمایا مجسٹریٹ کے لئے اکثر یہ امر دشوار ہے کہ ٹھیک حد اپنے کار منصبی کی دریافت کرے لیکن باینہمہ جیسا کہ حاکم ذیعلم موصوف نے فرمایا مجسٹریٹ پر لازم ہے کہ اوس ٹھیک حد کو دریافت کرے یہ امر کہ آیا کسی شخص نے عہدہ کلکٹری حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہ جیسی کوشش میر ادر مجسٹریٹ کرتے ہین یا بطور عہدہ دار بغرض حفظ امن کے وہ اوس عہدہ کو جسپر وہ مامور ہے اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ایک ہی قاعدہ متعلق ہے اور اگر اشخاص مطابق قانون عمل کرنے پر مجبور نہ کئے جائین تو جماعتین قائم نہ رہین گی پس کیا ہمکو چاہیئے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اس امر کی

۶۲۰ تحقیقات کرنے پر مجبور کرین کہ آیا استغاثہ سچا ہے اور آیا ججون اور مجسٹریٹون ملزم نے اپنے عہدہ خرید ے ہین اور آیا اوس مسل مین جو اوسکی عدالت مین موجود ہے اقبال ان ججون اور مجسٹریٹون کے موجود ہین ۔

میرے نزدیک مقدمہ کنگ بنام نارس (۲) اور مقدمہ کنگ بنام اسٹورڈ (۳) سے شاید اس بنا پر فرق کیا جا سکتا ہے کہ عدالت کوئنس بنیچ ان دونون مقدمات مین نسبت درخواست اطلاع دہی کے حسب خواست ایک اہل مقدمہ کے جو استغاثہ کرنا چاہتا تھا تامل کرہی تھی میرے نزدیک نسبت خاص اشخاص ملزم کے کوئی ضرورت لاحق ہمکو نہین ہے کہ ہم اپنی رائے نسبت جرم کے ظاہر کرین کیونکہ بصورت نہونے تحقیقات کے یہ قیاس نہین ہو سکتا ہے کہ ملزم جرم مذکور کے ہین میرے نزدیک مستغیث مستحق کسی خاص لحاظ کا نہین ہے بذریعہ ان تجاویز کے ہم یہ قاعدہ قرار دیتے ہین کہ ہر شخص غیر سرکاری بابت امر بیجا متعلقہ عامہ خلایق استغاثہ کر سکتا ہے شخص غیر سرکاری ظلو کم یا بہین اوسکا چارہ کار وہ مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہو کر استغاثہ نہ کر سکا ہے اس ملک مین ہی وہ عرضی بغرض اطلاع دیکر سکتا ہے اوسکو جائز ہے کہ اطلاع اپنی ناراضی کی گورنر اجلاس کونسل کو دیا سکا دیکھو دی آف ہیلتھ کا کری ہیرین بنام نش (۴) ۔

لیکن بعد ازین بلحاظ نسبت سرکار اور عامہ خلایق کے فائدہ کے غور کرنا چاہیئے مقدمات خرید و فروخت عہدون کے رسل صاحب کی کتاب دربارہ جرائم (جلد ۱ باب ۵) مین جمع کئے گئے ہین اور مقدمات ضبطی ایسے عہدون کے بکین صاحب دزدی ایبر جمنس رضیا اصطلاحات اور کروس صاحب کی ڈائجسٹ مین جمع کئے گئے ہین دلائل بابت استغاثہ جات کے جنکا حوالہ رسل صاحب نے ہاکنس صاحب کی کتاب سے دیا ہے اونکی تائید میرے نزدیک ایکٹ پارلیمنٹ اور قوانین ہند اور ان استغاثہ جات سے جو پارلیمنٹ مین ہوئے اور فیصلیجات کوئنس بنیچ اور ہوس آف لارڈس اور تحریرات صاحب جناب ملکہ معظمہ کی پریوی کونسل سے ہوتی ہے یہ امر متحامغر فائدہ عامہ خلایق

(۱) رپورٹ کارنگٹن و مین صاحبان جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ (۲) رپورٹ کینن صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۰ (۳) رپورٹ بارنیوال و ایڈالفس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۲ (۴) رپورٹ ایلس بلیکبرن صاحبان جلد ۸ صفحہ ۴۴۳ و لاجرنل (سلسلہ جدید) کوئنس بنیچ جلد ۲۸ صفحہ ۴۵

۱۹۰۹ع بمعاملہ گنیش نارائن ساتھے

کہ عہدے ایسے اعلی تعلقات کے جنکا کام ٹھیک ہونے پر خوشحالی پادشاہ اور رعایا دونون کی منحصر ہے ایسے شخصون کو نہ دئے جائین جو نہایت لایق اونکا کام انجام دینے کے لئے ہون بلکہ ان لوگون کو دیئے جائین جو اوسکے لئے روپیہ دینے کے نہایت لایق ہون عہدہ داران کے لئے اس سے زیادہ کوئی ترغیب اپنے اختیار کے بیجا عمل مین لانے کے لئے بذریعہ رشوت ستانی اور زبردستی روپیہ وصول کرنے اور دیگر افعال بے انصافی کے نہین ہوسکتی ہے کہ اونکو یہ خیال ہو کہ اپنے عہدونکے حاصل کرنے مین اونکا بہت صرف پڑا ہے اور بعض اوقات ضرورت اس امر کی ہوتی
۶۲۸ ہے کہ کسی امر کو ایسا پیچ و خم دین کہ جو معاملہ وہ کرین وہ مطابق اونکی امید کے ہو میرے نزدیک یہ خیالات اوس صورت مین زیادہ وقعت رکھتے ہین کہ وہ جو ڈسٹرکٹ عہدہ دار جسنے اپنا عہدہ خرید کیا ہے اس اندیشہ یا قابلیت کے ساتھ اجلاس کرے کہ اوسپر استغاثہ فوجداری ازطرف کسی شخص غیر سرکاری یا سرکار کے ہوسکتا ہے مین یہ نکتہ کہ بوقت سماعت روبرو اجلاس کامل کے جہان ان مجسٹریٹون کی طرف سے وکیل حاضر ہوے کوئی عذر معافی جرم کا نہین کیا گیا تھا ممکن ہے کہ یہ امر اسوجہ سے ہو کہ وہ بے گناہ ہین اور ضرورت معافی کی نہ تھی لیکن وہ مستوجب استغاثہ کئے جانے کے رہے۔

مگر سرکار کو یہ اختیار ہے کہ بطور قائم مقام حقوق رعایا کے بذریعہ استغاثہ کے روبرو مجسٹریٹ کے پیروی کرے اور اوسی دفعہ ۱۴۴ ایکٹ ۱۸۶۳ع ایڈوکیٹ جنرل کو اختیار ہے کہ باجازت گورنمنٹ ہائی کورٹ کو اون جملہ اغراض کے لئے اطلاع دے جن اغراض کے لئے جناب ملکہ معظمہ کا اٹارنی جنرل منجانب سرکار عدالت کوئنس بینچ یا ایکسچیکر کو اطلاع دیسکتا ہے اسطرحپر سرکار کو بہت سے وسایل اس امر کے حاصل ہین کہ تحفظ رتبہ عدالتون اور حیثیت ججون اور حقوق اہالی مقدمہ کا کرے لہذا ہم جناب ملکہ معظمہ کے ججون کو اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ اسطرحپر عمل کرین کہ گویا ہمپر لازم تھا کہ اپنی بلا نسبت جرم مظہرہ کے بذریعہ جاری کرنے ایسے حکم کے کرین جسکی روسے استغاثہ بابت اس خاص شکایت منجانب ایک غیر سرکاری شخص کے جو اوسکی پیروی نہین کرنا چاہتا ہے تازہ ہو ہم یہ
۲ قرار دیتے ہین کہ قانون کیا ہے اور اوسکا نافذ کرنا اورون پر چھوڑتے ہین۔

بطور دلیل قطعی بابت فرق کرنے مقدمہ حال کے مقدمات کنگ بنام نارس (۱) وکنگ بنام اسٹور ڈ (۲) سے اوسبابت ظاہرا فرق کرنے کے اوس اصول سے جو اجلاس کامل (۳) نے متعلق کیا ہے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ دو حکام عدالت ہذا نے پیشتر استعمال ایک ذریعہ کا مثل اوس ذریعہ کے کیا ہے جسکا ذکر لارڈ کیمبل صاحب نے بمقدمہ ہیرین بنام بلش (۴) کیا یعنی اطلاع دینے کا حاکم مناسب کو برڈ اوڈ صاحب جسٹس نے اور مین نے (جو اتفاق سے حکام

(۱) رپورٹ کنین صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ (۲) رپورٹ بلیک نیول و ایڈالفس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱
(۳) دیکھو صفحہ ماقبل ۶۰۹ (۴) رپورٹ ایلس و بلیکبرن صاحبان جلد ۵ صفحہ ۴۴۳ و لا جرنل سلسلہ جدید کوئنس بینچ جلد ۲۶ صفحہ ۴۰۵

سنہ ۱۸۶۱ء مہاراج کرشن نارائن سامنے

زمانہ تعطیل تھے) گورنمنٹ کو بعض بیانات حلفی مندرجہ مسل ایک تجویز کی اطلاع دی جن بیانات سے تمامی
رائے مین دلایل اس امر کے حاصل ہوتے تھے کہ گورنمنٹ تحقیقات نسبت ان بعض مجسٹریٹون اور ججون کے
کرے جنھون نے بیان کیا تھا کہ اونھون نے بابت اپنے عہدون کے روپیہ دیا ہے یہ امر ہم نے بصیغہ نگرانی
عدالت ہاے دیوانی و فوجداری پریزیڈنسی ہٰذا نومبر گذشتہ مین کیا تھا اسکاٹ صاحب جسٹس نے اون امور
کا حوالہ دیا جو بعد داخل ہونے استغاثہ بمقدمہ ہٰذا ظہور مین آئے اور مجکو ... سے اتفاق ہے کہ بلحاظ
واقعات جدیدہ کے امور مذکورہ پر یہ رائے قائم کرنے مین لحاظ کرنا چاہئے کہ اب کیا حکم صادر ہونا چاہئے لیکن
چونکہ نتیجہ یہ ہے کہ حکم اجلاس کامل کی تعمیل نہوگی اور اشخاص ملزم تحقیقات استغاثہ سے بچ جاینگے تو ہمارے
قانون کے اشخاص کی عزت نہین کیجاتی ہے میرے نزدیک یہ بنا ان وجوہ کے جو نسبتہ تحریر
کئے گئے ہین اور بہ تعظیم اون حکام کے جو اجلاس کامل مین شریک تھے یہ مناسب ہے کہ اون امور کو ظاہر کرون
جنسے میری مراد ہے میری مراد کارروائیات عام پارلیمنٹ سے ہے واضح ہو کہ یہ امر مشہور عام ہے کہ امور
درباب طریق عمل بعض مجسٹریٹون اور معاملتداران کے جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اونھون نے اپنے عہدے
خرید کئے ہوس آف کامنس مین پیش ہین اور اونکی بابت جناب ملکہ معظمہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ نے احکام
جاری فرمائے ہین اور گورنر اجلاس کونسل نے تحقیقات شروع کی ہے میرے نزدیک ہم بوقت تجویز
مقدمہ ہٰذا بصیغہ نگرانی و نظر ثانی معقول طرح سے اس امر پر غور کر سکتے ہین کہ امر بے لوثی عدالتی کا باختیار ان
اعلیٰ ترین حکام عامل کے یعنی ذمہ دار عہدہ داران سرکار اور سرکار کے قائم مقامان ملک ہٰذا کے ہے علاوہ
جملہ حکام و اشخاص ذی اختیار مقررہ کا لحاظ اور اعزاز کرتی ہین گورنمنٹ اون امور کی نسبت جنکا ذکر
استغاثہ مین ہے حال دریافت کر سکتی ہے گورنمنٹ تجویز کرنے والی اس امر کی ہے کہ واسطے فائدہ خلایق
کے کیا ضروری ہے اوسکو اختیار رحم کا حاصل ہے اور جب میری رائے کا مقابلہ اسناد کے ساتھ کیا جاے
یا اونکے اثر کے تابع ہو تو میری رائے اوس قدر خلاف ہر ایک کارروائی کے ہوگی کہ جس سے اختیار
عاملانہ مین بہ تعمیل ایسے فرض عام کے کہ جو خالصاً عاملانہ ہے دست اندازی ہو جسقدر کہ خلاف کسی
ایسی کارروائی کے ہے کہ جو نسبت خاص اہل مقدمہ کے سخت یا تکلیف دہ ہو۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام

نروتم داس موتی رام ویک کس دیگر*

سنہ ۱۸۸۹ع
۴- اپریل

صفحہ انڈین لا رپورٹ
۶۸۱

بمبئی کا ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ع دفعات ۳ لغایت ۴ - قمار بازی - قمارخانہ عام - بارش پر شرط لگانا - قمار بازی کیا ہے -

ملزم کا ایک سایبان تہا جسمین بہت کثرت سے لوگ بغرض شرط لگانے کے نسبت اوس مقدار مینہ کے جو زمانہ معینہ کے اندر برسے گا جمع ہوا کرتے تہے آلہ جات جو واسطے پیمایش مقدار بارش کے استعمال کئے جاتے تہے وہ تہے ایک بارش دان اور ایک پرنالہ جو سایبان کی چہت مین لگا ہوا تہا ملزمان جو مقدار بارش کو درج رجسٹر کرتے تہے ہر شرط پر کمیشن پانے کے مستحق تہے اونپر حسب دفعہ ۴ ضمنہاے (ب) و (ج) ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ع کے الزام رکہنے سایبان مذکور کا "بغرض قمارخانہ عام" کے لگایا گیا -

تجویز ہوا - کہ بمبئی کا ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ع شرط بازی سے متعلق نہتا سایبان متنازعہ بلاشبہ ایک موقع شرط بازی عام کا تہا اور آلہ جات مستعملہ آلہ شرط بازی تہے مگر ہندوستان مین کوئی ایسا قانون نہین ہے جسکی روسے شرط بازی ناجائز قرار دیگئی ہو شرط بازی و قمار بازی مین فرق ہے قبل اسکے کہ قمار بازی ہو جوا ہونا ضرور ہے اور جوا کے قائم ہونے کے لئے مباحثہ کا ہونا ضرور ہے اور اوسکے لئے شرکت عملی بعض اشخاص کی بہی ضرور ہے صورت حال مین کوئی مباحثہ نہتا نہ کوئی جوا کہیلنے والے تہے اور نہ شرط باران کی اوسمین کوئی شرکت عملی ہوئی تہی بلکہ وے

* اپیل فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۹ع

لوگ صرف انزال بارش کو مشاہدہ کرتے تھے لہذا شرط بازی بارش جو انہین ہے اور وہ موقع جہان شرط بازی مذکور عمل مین آتی تھی "قمار خانہ عام نہ تھا"

سنہ ۱۸۹۵ء — ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نروتم داس مع تی رام

یہ ایک اپیل تھی جو گورنمنٹ بمبئی نے بنارضی حکم رہائی مصدرہ راے ڈبلیو کردلی بودی صاحب قائم مقام چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نروتم داس مع تی رام و کیمراج کھیم جی پیش کیا تھا ملزمان پر بموجب ضمنہاے (ب) و (ج) دفعہ ۴۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء کے الزام رکھنے ایک [illegible] سایبان کا بغرض قمار خانہ عام" (۱) کے لگایا گیا تھا۔

واقعات مقدمہ جیسا صاحب مجسٹریٹ نے تجویز کئے حسب ذیل تھے۔

"[illegible] نروتم داس نمبر ۱ نے ایک بڑا سایبان متصل ہمارا دیبی بغرض اوس جوا کے [illegible] بارش کا جو [illegible] مین [illegible] کرایہ پر لیا ہے اور مالک کو بابت لگان ایک سال کے مبلغ [illegible] پیشگی [illegible] دالیا ہے۔

[illegible] سایبان مذکور [illegible] کا نون [illegible] مقسم ہے جو مختلف اشخاص کو بطور کرایہ داران ذیل کرایہ جسکی تعداد [illegible] مابین [illegible] سے ایک روپیہ [illegible] ماہوار تک ہے دیگئی ہین کا نہاے مذکور واسطے درج رجسٹر کرنے [illegible] کے ہوتا [illegible] بابت برسنے پانی برسنے مینہ کے اندر ایک خاص زمانہ کے ہوتی [illegible] لوگ [illegible] کرتے ہین اور پیشتر خود ہی شرط لگاتے ہین۔

[illegible] سایبان مذکور مین عمل مین آتی ہے وہ [illegible] استعمال کیے جاتے [illegible] رپورٹ مین بارش والی بیان کیا گیا ہے بارش وان

(۱) [illegible] قمار [illegible] سے ذیل ہے

جو شخص

(الف) مالک یا [illegible] استعمال کرنے والا کسی مکان یا کمرہ یا جگہہ کا ہو اوسکو قمار بازی کے مکان عام کے طور پر کہولے یا رکہے یا استعمال مین لاوے

(ب)۔ مالک یا [illegible] کسی مکان یا کمرہ یا جگہہ کا دیدہ و دانستہ یا عمداً کسی اور شخص کو اوسکے بغرض مذکورہ بالا کہولنے یا دخل کرنے یا رکہنے یا استعمال مین لانے کی اجازت دے۔

(ج)۔ کسی ایسے مکان یا کمرہ یا جگہہ کے کاروبار مین جو بغرض مرقومہ الصدر کہولا گیا یا دخل مین لایا گیا یا رکہا گیا یا استعمال مین لایا گیا ہو خبرگیری یا اہتمام یا کسی اور طرح پر اوسکے اجرا مین مدد کرتا ہو۔

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
نروتم داس موتی رام

مذکو بسلسلۂ صرف واسطے اغراض شرط بازی کے استعمال کیا جاتا ہے اور وہ کسی عتبار سے آلہ علمی نہیں ہے آلہ نائی محض ایک پرنالہ یا کٹھولی چوبی ہے جو ایک خاص زاویہ پر خم کہائی ہوئی ہے اور چہت مکان مین نصب ہے شرط اس بات کی لگائی جاتی ہے کہ آیا ایک زمانہ معین کے اندر اوس آلہ موسومہ بارش دان سے جو عام طور پر موری کلکتہ کہلاتا ہے پانی بہے گا یا نہین یا آنکلاب بارش پرنالہ سے گرنے مین جو ایک مخروطا چوبی سے بغرض تمیز کیے جانے کے دیگر آلہ سے از نام موری لکڑی مشہور ہے ٹکرائیگا یا نہین بحیثیت حالت موسم منحصر ہے اور ایک نرخ مروجہ بازار ہوتا ہے جو عام طور پر شایع کیا جاتا ہے۔ مکان شرط بازی مین بہت کثرت سے لوگون کی آمد و رفت رہتی ہے انسپکٹر پولیس کا بیان ہے کہ اوسنے اکثر ایک وقت مین ۵۰۰ آدمی سے لیکر ۷۰۰ آدمی تک اوس موقع پر دیکھے ہین جو کل شرط بازی مین مشغول ہوتے ہین یا اونکا شرط بازی سے مفاد متعلق ہوتا ہے“۔

”بڑی بڑی رقوم ہر کالین دین ہوتا ہے اور دوکانداران کمیشن تحصیل کرکے فایدہ حاصل کرتے ہین۔ شرط بازی جا بسکر نقد ہوتی ہے مگر نامی گاہکون کے ساتھہ حساب رکھا جاتا ہے“۔

”مکانمین سب کو اور ہر ایک کو جانے کی اجازت ہے اور یہ امر متنازعہ نہین ہے کہ موقع مذکور عام مکان شرط بازی ہے“۔

ان واقعات کی بنا پر صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کیا کہ موقع مذکور جہان شرط بازی بارش عمل مین آتی تہی حسب معنی دفعہ ۳۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء قمار خانہ عام نہ تہا لہذا اونہون نے حکم مشعر رہائی ہر دو ملزمان کے صادر کیا۔

۶۰ بنا راضی اس حکم کے گورنمنٹ بمبئی نے عدالت ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

لینہم (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب سرکار۔ مقدمہ ہذا تعبیر دفعہ ۳۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء پر منحصر ہے آیا وہ موقع جہان شرط بازی بارش عمل مین آتی تہی قمار خانہ عام ہے؟ مین یہ گذارش کرتا ہون کہ الفاظ دفعہ ۳ ایسے موقع کے داخل کرنیکے لئے کافی وسیع ہین اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ واضعان قانون کا منشا اس قسم کی قماربازیون کے مسدود کرنے اور سزا دینے کا تہا اس قسم کی قماربازیان اوس ذریان مین جسکے روکنے کا منشا تہا داخل ہوتی ہین۔ کونسل نے مقدمات ٹولیٹ بنام ٹامس (۱) تہورپ بنام کولمین (۲) جنکنس بنام ٹرپن (۳) حایلپورٹ بنام نٹ (۴) کا حوالہ دیا۔

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۶ صفحہ ۵۱۴ (۲) ریپورٹ کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۹۹۰
(۳) لا رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۳ (۴) ریپورٹ کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۹۷۴

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نروتم داس گوکلداس

لینگ منجانب ملزمان:- شرط بازی مین بحیثیت شرط بازی و قمار بازی مین بحیثیت قمار بازی فرق ہے۔
فرق مذکور مختلف ایکٹہاے جاریہ انگلستان مین صاف طور پر نشان دیا گیا ہے یہ بات مناسب
نہین ہے کہ ہند سے وہ احکام قانون انگلستان متعلق کیے جاوین جنکا صرف قمار بازی سے متعلق کرنا مقصود
تھا اس مقدمات محولہ متعلق نہین ہین ہند مین کوئی قانون ایسا نہین ہے جسکی رو سے شرط بازی ناجایز
قرار دی گئی ہو اور یہ امر قرار دینا کہ قمار بازی مین شرط بازی داخل ہے دفعہ ۳- ایکٹ بمبئی نمبر ۳ ۱۸۸۷ء
کی عبارت کو ناجایز طور پر توسیع دینا متصور ہوگا قبل اسکے کہ قمار بازی ہو جوا ہونا ضرور ہے مطابق تعریف
قمار بازی ہیبشر صاحب کے ضرور ہے کہ باہم دو یا زیادہ اشخاص کے جو قمار بازی مین عملاً مشغول ہون
بحث ہو مقدمہ حال مین کوئی اس قسم کی بحث نہین تھی اس مقدمہ مین بہت سے لوگ ایک کمرہ مین اس
غرض سے جمع ہوئے تھے کہ شرط لگاوین اور اپنی شرطون کا فیصلہ بذریعہ بارش دان کے کرتے تھے اور کھیل
اخف درجہ مین بھی کل کے عمل پر منحصر نہ تھا- لہذا مطلقاً کوئی قمار بازی نہ تھی محض ایک خاص اتفاقی شرط بازی
ہوتی تھی واضعان قانون ہند نے شرط بازی کی نسبت عمل کرنیکی ضرورت نہین خیال کی یہ عمل
چاہے جیسا نامناسب ہو مگر اس عدالت کو اوسکی نسبت دست اندازی کرنے کا اختیار حاصل نہین ہے

اسکاٹ صاحب جسٹس - یہ ایک اپیل ہے جو منجانب گورنمنٹ بمبئی بنا راضی حکم بریت
مصدرہ صاحب چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ سابق مورخہ ۴- اکتوبر گذشتہ جنھون نے ایک لائق اور مکمل
تجویز صادر کی تھی پیش کیا گیا ہے۔ واقعات مسلمہ مین ملزمان پر بموجب ایکٹ بمبئی مشعر انسداد قمار بازی
نمبر ۳ ۱۸۸۷ء الزام رکھنے ایک سایبان کا بالغرض قمارخانہ عام حسب معنی ایکٹ مذکور رکھا گیا تھا- تعریف ۶۸۴
کی قانونی قمارخانہ عام کی یہ ہے کوئی مکان یا کمرہ یا جگہہ جسمین تاش یا پانسہ یا میزین یا دیگر آلات قمار بازی
واسطے فایدہ یا منافع اوس شخص کے جو مالک یا قابض اوس جگہہ کا ہو یا جو اوس جگہہ کو استعمال کرتا
یا رکھتا ہو رکھے یا استعمال کیے جاتے ہون"۔ آلہ جات جو اس مقدمہ مین رکھے یا استعمال کیے گئے
ہین دو ہین ایک بارش دان دوسرا پرنالہ یہ آلات خاصکر بطور ذریعہ تحقیق کرنے مقدار بارش کے جو ہوا کے
موسمی مین پڑے بنائے اور استعمال کیے گئے ہین- اوس مقدار بارش پر جو اسطرح پر تحقیق کیجاتی ہے
بہت کثرت سے لوگ شرطین لگایا کرتے ہین جنکو کہ ملزمان درج رجسٹر کرتے ہین اور بابت ہر شرط
کے کمیشن وضع کرنے کے بعد ملزمان روپیہ جیتنے والے کو دیدیتے ہین موقع مذکور بلاشبہہ ایک مقام عام
شرط بازی ہے اور آلات مذکور آلات شرط بازی ہین مگر شرط بازی ہند مین ناجایز نہین ہے
اور قانون موجودہ حال مین داخل ہونے کے لیے یہ ضرور ہے کہ جگہہ مذکور جگہہ قمار بازی عام

فیصلہ ۱۸۹۸ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام نردتم داس موتی رام

ہو پس سوال یہ ہے کہ قمار بازی برخلاف شرط بازی کے کیا ہے گیمنگ یا گیملنگ (جو محض ایک مشتق گرنٹ گیمنگ کا ہے) کی تعریف وہارٹن صاحب نے اپنی لغت قانونی مین یہ کی ہے کہ وہ ہنر یا دستور کھیلنے اور کھیلتے رہنے کسی گیم یعنی جوے کا اور خاصکر اوس جوے کا جو اتفاق پر مبنی ہو ہے۔ جانسن صاحب نے گیم یعنی جوا کی یہ تعریف کی ہے کہ کھیل کسی قسم کا ایک بازی کسی کھیل کی بہ مباحثہ سنجیدہ اور بموجب امپریل ڈکشنری کے گیم یعنی جوا کھیلنے کی یہ تعریف ہے استعمال کرنا تاش یا پانسون یا اشون یا دیگر آلات کا بموجب بعض قواعد کے اس نیت سے کہ روپیہ یا اور چیز کو جسکی شرط نتیجہ مباحثہ پر لگائی گئی ہے جیتین اسطرح پر دونون صاحبان لغت نے مباحثہ کو ایک جزو ضروری قرار دیا ہے اور بعض اشخاص کی شرکت عملی بھی ضروری ہے مقدمہ حال مین انمین سے کوئی جزو پایا نہین جاتا عمل قدرت یعنی برسنا پانیکا بذریعہ بارش دان یا پرنالہ کے بہ آسانی مشاہدہ مین لایا جاتا ہے تاکہ اوسکے تدبدب پر شرط لگائی جاوے۔ مگر اسمین کوئی مباحثہ نہین ہوتا نہ کوئی کھیلنے والے ہوتے ہین اور نہ شرط بازان کی بجز تماشا دیکھنے کے کوئی شرکت ہوتی ہے مکان والا صرف بارش کو درج رجسٹر کرتا ہے اور شرط باز صرف دیکھتے رہتے ہین فعل مذکور مین کوئی شخص شرکت عملی نہین کرتا اور نہ اسمین شرکت عملی ہو سکتی تھی مقدمہ ہالٹ بنام ٹامس (۱) کا بطور نظیر کے منجانب سرکار حوالہ دیا گیا تھا اور مقدمہ مذکور ایکٹ ۱۶۱۷ و ۳۲ وکٹوریا باب ۳۵ پر مبنی تھا جسمین یہ حکم ہے کہ کوئی شخص جو مقام عام مین کسی میز پر یا کسی اور شے سے جو بطور آلہ قمار بازی یا ذریعہ جوئے یا اون لگانے کے استعمال کیجاتی ہے شرط بازی یا قمار بازی بابت ایسے جوے کے کرتا ہو جو اتفاق پر منحصر ہے سزایاب ہو سکتا ہے الفاظ جو اسمین مستعمل ہوے ہین یہ نسبت اون الفاظ کے جو ایکٹ بمبئی مین مستعمل ہین زیادہ تر وسیع ہین اور قمار بازی اور نیز اوس شرط بازی کا جو کھیل منحصر بہ اتفاق ہو اور قمار بازی کا صریح طور پر تذکرہ کیا گیا ہے ایک کل کی نسبت جو موقعہ گھوڑ دوڑ مین استعمال کی گئی تھی جسکے ذریعہ سے وہ اشخاص جنکو اوسکے استعمال کرنیکی ترغیب ہوتی تھی مطابق اسکے کہ اوس ٹکٹ پر جو وہ نکالتے تھے نمبر موافق اسپ بازی جیتنے والے کے ثبت ہوتا یا نہ ہوتا تھا بازی جیتتے تھے یا اپنا روپیہ ہارتے تھے یہ تجویز ہوا تھا کہ وہ حسب مراد ایکٹ مذکور ایک آلہ قمار بازی یا شرط بازی کھیل منحصر بہ اتفاق متصور ہے کل مذکور کی نسبت ایسا اسوجہ سے تجویز ہوا کہ اول تو وہ ایک آلہ شرط بازی تھا اور دوسرے اسوجہ سے کہ شرط بازی مذکور نتیجہ گھوڑ دوڑ پر جو ایک گیم یعنی کھیل اتفاق کا ہے مبنی تھی [دیکھو مقدمہ تہارپ بنام کولمین (۲)] جسمین بذریعہ آلہ مذکور کے ایک متزاد جزو ما اتفاق کا داخل کیا گیا تھا کہ جس سے گھوڑ دوڑ کا کھوڑا ایک کھیل منحصر بہ اتفاق بنایا گیا تھا یا کل مذکور اور گھوڑ دوڑ کو شامل کر کے ایک جداگانہ کھیل منحصر ۶۸۵

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۱۴ و ۵ صفحہ ۱۸ (۲) رپورٹ کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۹۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام نروتم داس [illegible] ۱۹۰۰ء

باتفاق قایم کیا گیا تھا مجھکو یہ مقدمہ مقدمہ حال سے کلیتاً مطابق معلوم نہین ہوتا شرط بازی بارش مین مطلقاً کوئی قماربازی نہین ہوتی ہمین محض ایک آلہ شرط بازی کا تھا اور مقدمہ کوئینس بنچ ایک ایسی صورت پر مبنی تھا جسمین جوا اور آلہ شرطبازی دونون تھے یہ بحث کیگئی تھی کہ اس امر مین کہ آلہ مذکور خاصکر شرط بازی کی غرض سے بنایا گیا تھا ایک جزو جوا کھیلنے کا داخل ہو۔ تاہم بحث مذکور کو تسلیم کرنا لفظ قماربازی کے معنی کو جسکی کہ تعریف بیان ہوچکی ہے ناجایز طور پر توسیع دینا ہوگا گیم یعنی کھیل کا ہونا ضرور ہے اور اوسمین کوئی کھیل نہ تھا ایک قسم کی جوے بازی باتفاق (رولیٹ) کا بطور تشبیہہ کے حوالہ دیا گیا ہے مگر اوسمین مالک رولیٹ کی میز کا اور کھیلنے والے دونون شریک ہوتے ہین اور علاوہ اسکے رولیٹ عدالتی طور پر ایک گیم بیان کیا گیا ہے اور ایکٹہا سے قماربازی مین فہرست قماربازیکی ناجایز مین داخل ہے (دیکھو مقدمہ جنکنس بنام ٹرین (۱)) مقدمہ مذکور مین گہوڑدوڑ کی بازی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا الیورلجب بنام نٹ (۲) مگر مقدمہ مذکور اس واقعہ پر مبنی تھا کہ وہ ایکٹہا سے قرعہ اندازی کے ممنوعات مین داخل تھا مقدمہ جنکنس بنام ٹرین (۱) مین اس امر پر کہ قمارخانہ عام کیا ہے بہت بحث کی گئی ہے اور بموجب اسٹیٹوٹ قدیم ہنری ہشتم (سنہ ۳۳ جلوس ہنری ہشتم باب ۹) و اسٹیٹوٹ سنہ ۹ جلوس وکٹوریا ۱۰۹ اوسکی یہ تعریف کی گئی ہے "کوئی مکان یا مقام جو اس غرض سے رکھا یا استعمال کیا جاوے کہ اوسمین کوئی گیم یعنی کھیل ناجایز کھیلا جاوے" ہاکنس صاحب جسٹس نے ایک فہرست اون قماربازیون کی بنائی تھی جو ناجایز مین اور جسکا صاحب مجسٹریٹ نے حوالہ دیا ہے تعریف قانون مین الفاظ گیم یعنی کھیل ناجایز واقع نہین ہوئے ہین مگر کسی صورت کے قانون ہند مین داخل کرنیکے لئے یہ ضرور ہے کہ کوئی آلہ قماربازی استعمال کیا جاوے اور قماربازی کے قایم کرنیکے لئے یہ ضرور ہے کہ کوئی گیم یا کھیل کھیلا جاوے پس دونون ممالک مین قمارخانہ عام قرار دئے جانیکے لئے یہ ضرور ہے کہ گیم یعنی کھیل ہوا اور ان وجوہ سے جو ہم بیان کرچکے ہین ہم نہین خیال کرتے کہ ان آلہ جات شرطبازی بارش اور اوس طریقہ سے جسمین وے استعمال کئے جاتے ہین کوئی کھیل قایم ہوتا ہے میری یہ راے ہے کہ ایک دوسری وجہ پر احکام صاحب مجسٹریٹ قایم رہنے چاہئین ایکٹ مذکور تعزیری قسم کا ہے اور اوسکی تعبیر سختی کے ساتھہ ہونی چاہئے کسی صورت کی نسبت جو اوسکے الفاظ کے معقول معنی مین داخل نہو یہ قرار نہین دیا جا سکتا کہ وہ اوسمین داخل ہے گو صورت مذکور اوس خرابی مین داخل ہو سکتی ہو جسکے مسدود کرنیکا منشا ہے لفظ قماربازی کی نسبت یہ تجویز کرنا کہ وہ ان عمل ہاے شرطبازی بارش پر جاری ہے اوسکی توسیع ناجایز کرنا متصور ہوگا اپیل ڈسمس ہونا چاہئے

جارڈین صاحب جسٹس - ہماری بھی یہ راے ہے کہ حکم براءت صحیح تھا۔ واقعات تنازعہ نہین ہین یہ امر مسلمہ ہے کہ لوگ ملزمان کے گھر مقدار بارش پر جو ایک وقت معین کے اندر برسے شرطبازی کرنیکے لئے آمد و رفت رکھتے ہین اور مقدار بارش کی پیمایش کے لئے ایک آلہ از قسم بارش پیما استعمال کیا جاتا ہے یہ آلہ پیمانہ مقبولہ مقدار بارش کا ہے جس سے مقدار ٹھیک اوسی طور پر معلوم ہوجاتی ہے جس طور پر کہ اوس گھڑی سے جو بوقت گھوڑدوڑ جج کے ہاتھہ مین ہوتی ہے وقت

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۵ بصفحہ ۵۲۴ (۲) رپورٹ کامن بنچ جلد ۱ صفحہ ۵۷۳

مقدمہ ۱۸۸۹ء حکم معلقہ عیر مستند بنام سرو تم داس موتی رام

معلوم ہوجاتا ہے یا جسطرح پر کہ تہرمامیٹر سے گرمی یا بیرومیٹر سے وزن ہوا کا معلوم ہوتا ہے آلہ مذکور کا استعمال ان اوقات
کے استعمال سے مزید بران بدینوجہ مشابہ ہوتا ہے کہ اوس سے شرط بازی مین کوئی جزو اتفاق کا داخل نہین ہوتا اسطرح پر
میری راے مین آلہ مذکور کل پیری میوچویل سے نہایت زیادہ مختلف ہے جسکی نسبت مقدمہ ٹالیٹ بنام ٹامس (۱)
مین یہ تجویز ہوا تہا کہ وہ ایک آلہ شرط بازی ہے اور اوس معاملہ مین اشخاص شرط باز سکے حسب معنی ایکٹ ۱۶ و ۱۷ جلوس
وکٹوریا باب ۱۱۹ دفعہ ۳ کے ایک گیم یعنی کہیل منحصر بر اتفاق ہوجاتا ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے یہ بحث کی ہے کہ آلہ تہرما
میٹر سے شرط بازی بمنزلہ جوا کے ہوجاتی ہے اور یہ کہ بارش دان حسب مراد ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۶ع دفعہ ۳ کے خود
ایک آلہ قمار بازی ہے ایکٹ مذکور کا مقصد انسداد قمار بازی ہے مگر اوسکی تمہید مین یا اور کسی جگہہ داو لگانے یا شرط بازی
کا ذکر نہین ہے صاحب موصوف مقدمہ ٹالیٹ بنام ٹامس (۱) پر استدلال کرتے ہین صاحب موصوف کو تسلیم ہے کہ
اگر اوس موقع پر جہان تہرمامیٹر معمولی آسایش یا علمی کام کے استعمال کے لئے موجود ہو دو شخص یکجا ہون اور نسبت
تعداد درجہ ہاے گرمی کے جو وقت معین کے اندر اوس سے معلوم ہونگے شرط لگائین تو تہرمامیٹر آلہ قمار بازی نہین ہے و
شرط مذکور قمار بازی نہین ہے اور اشخاص شرط لگانیوالے آئین مذکور کی رو سے مجرم نہین ہین مگر جیسا کہ ہم اس
بحث کو سمجھتے ہین حجت یہ ہے کہ اگر تہرمامیٹر کو صرف اسلئے تجویز کیا گیا ہو اور استعمال کیا گیا ہو کہ اوسکے ذریعہ سے شرط بازی مین
آسانی ہو تو شرط مذکور اور اتفاق اور آلہ سے قمار بازی قایم ہوتی ہے ہماری راے مین یہ جانچ تعبیر ایسے قانون کے بارہ
مین قبول نہین کی جاسکتی جسکی تعبیر بوجہ اسکے کہ وہ مخل (ازادی) ہے سختی کے ساتھہ ہونی چاہیئے [لوس بنام فنونیک ذرا
خصوصاً اسوجہ سے کہ اوسکی رو سے بعض حالات مین بار ثبوت مدعی کی جانب سے ملزم کی جانب منتقل ہوجاتا ہے عملاً بہی
اس فرق کے نکالنے مین بڑی دقت معلوم ہوگی کیونکہ نسبت وجہ بنانے خاص یا دستیاب یا گہڑی یا تہرمامیٹر یا بیرومیٹر
اور نسبت اون مختلف استعمالون کے جنمین وے لگائے جاسکتے ہین شہادت لینی ضرور ہوگی علاوہ برین عدم تحقیق سے
کثیر کو ترقی ہوگی اسیطرح پر حالات مثل مقدمہ ہیڈن بنام وانش (۳) مین جسمین کہ یہ شرط ہوئی تہی کہ آیا زمین گول ہے یا نہین اور
شرط مذکور کا تصفیہ بذریعہ بعض آزمایشات کے جو ثالثی سے قرار پاگئی ہین اور جنکو منحصر الیہ یا امپیرچ ایک خاص مقام پر جو اس کام کے
لئے پسند کر لیا گیا تہا عمل مین لاتا تہا ہوا تہا یہ بحث کہ آیا شرط داخل قمار بازی تہی یا نہین اور آئین کی خلاف ورزی عمل
مین آئی تہی یا نہین اس امر پر منحصر ہوسکتی کہ آیا آلات علمی جو واسطے تحقیق کرنے ملخص کے استعمال کئے گئے تہے غرض مذکور کے لئے
منگوائے یا بنالئے گئے تہے یا آنکہ آلات مذکور معمولی آلات پیمائش تہے۔ ہماری راے مین مقدمہ ٹالیٹ بنام ٹامس (۱)
مین وہان تک تجویز نہین ہوئی ہے کہ جسکی بابت بحث کی گئی ہے قانون انگلستان کا مقصد انسداد داو لگانے و
شرط بازی کا ہے لیس کل پیری میوچویل صریحاً داخل اوس برائی کے تہی جسکا انسداد مقصود تہا اوسکی نسبت یہہ

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۹ صفحہ ۵۱۴ (۲) لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۹ صفحہ ۳۳۹ (۳) لا رپورٹ کوئینس بنچ دویژن جلد ۱ صفحہ ۲۸۹

تجویز ہوا کہ و آنکہ شرط بازی تہا ہند مین کوئی قانون نہین ہے جسکی رو سے داو لگانا اور شرط بازی ناجایز قرار دیگئی ہو اس ایکٹ
مین جو خلاف قمار بازی کے ہے ایسے عمل ہاے کا کوئی ذکر نہین ہے بہہ درمیان مقدمہ ثالث بنام ٹامس (۱) اور اوس
مقدمہ کے جسکی سماعت صاحب چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے کی تہی وہ اور اختلافات ہین مقدمہ اول الذکر مین بحث کی گئی
۶۸۸ تہی اور یہ بات ثابت کی گئی تہی کہ مقدار جیتنے ہوے مال کی محض نتیجہ گہوڑ دوڑ پر منحصر تہی لارڈ کالبرن صاحب چیف جسٹس
نے (بصفحہ ۵۱۴) فرمایا ہے "عام اس سے کہ گہوڑ دوڑ بطور خود ایک جوا مبنی بالاتفاق ہے یا نہین ہمکو اسمین کچہہ شبہہ نہین
ہو سکتا کہ اگر اوسمین کوئی مستزاد جزو اتفاق کا داخل کیا جاے تو گہوڑ دوڑ کی شرط بازی ایک قمار بازی مبنی بالاتفاق
مین تبدیل ہو سکتی ہے انتظامات پیری میوچویل مین مختلف اتفاقات بلا تعلق نتیجہ دوڑ و مرضی و تجویز جیتنے والے کے داخل
کیے جاتے ہین کیونکہ وہ مرضی یا تلون طبع دیگر اشخاص شرط بازان پر منحصر ہوتا ہے ...... تو جب معاملہ گہوڑ دوڑ مین ذریعہ
شرط بازی کے یہ جزو اتفاق کا موجود ہوتا ہے تو ہماری راے مین وہ درمیان انکے ٹہیک طور پر ایک جوا مبنی بالاتفاق کہا
جا سکتا ہے" اس مقدمہ مین جو ہمارے روبرو ہے یہ جزو موجود نہین ہے بار شدان سے فقط عمل قدرت معلوم ہوتا تہا اور
اوس سے بطور مثل کل پیری میوچویل کے تعداد اتفاقات کی مابین خود شرط بازان کے اضافہ نہین ہوتی تہی پس وہ دلیل جسپر
کہ مقدمہ ثالث بنام ٹامس (۱) فیصل ہوا تہا مقدمہ حال متعلقہ بار شدان سے متعلق نہین ہوتی جس سے بطور خود کوئی
جدید خاص قسم کہیل کی مابین شرط بازان کے پیدا نہین ہوتی کہ جو انگلستان مین ممکن تہا کہ بموجب قانون کے گیم
متصور ہوتی دوسرا فرق یہ ہے کہ اس مقدمہ مین کوئی گہوڑ دوڑ یا اور کہیل یا لڑائی نہین ہے جیسی کہ مقدمہ ثالث بنام
ٹامس (۱) مین تہی یہ بات بہی مکرر ظاہر کرنا ضرور ہے کہ جج ذی علم نے اوس مقدمہ کی نسبت یہہ تجویز کیا تہا کہ وہ
اوس برائی مین جسکا انسداد منشا قانون انگلستان تہا یعنی داو لگانے اور شرط بازی مین داخل تہا مگر ہند
مین جیسا کہ صاحب چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ظاہر کیا ہے واضعان قانون نے داو لگانے یا شرط بازی کی
نسبت مداخلت کرنے سے احتیاطاً پرہیز کیا ہے اور بوقت توضیع قوانین مشابہ قوانین انگلستان متعلقہ قمار خانہ ہاے
عام کے واضعان موصوف نے خانہ ہاے شرط بازی کی نسبت کسی قانون کے وضع کرنے سے احتراز کیا ہے یہان
(ہند مین) کوئی قانون مثل اسٹیٹیوٹ مرقومہ سنہ ۱۶ و ۱۷ جلوس وکٹوریا باب ۱۱۹ کے جو واسطے انسداد خانہ ہاے شرط بازی کے
صادر ہوا تہا اور جسکی رو سے خانہ ہاے شرط بازی مذکورہ خانہ ہاے قمار بازی متصور کیے گئے ہین موجود نہین ہے
یہ مضمون بار ہا واضعان قانون کے روبرو پیش ہوا ہے اور بالآخر نسبت شرط بازی کے ترک مزاحمت بلا شبہہ بالارادہ
ہوئی ہے سنہ ۱۸۹۱ ع مین حکام عالی مقام عدالت پریوی کونسل ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے یہ تجویز فرمایا تہا کہ اسٹیٹیوٹ
سنہ ۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۹ (اسٹیٹیوٹ ترمیم قانون متعلقہ قمار بازی و شرط بازی) ہندوستان سے متعلق نہین تہا
رام لال تہکرسی داس بنام سوجمل دہوندی (۲) اور یہہ کہ بصورت عدم موجودگی ایسے قانون کے نالش جو

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۵۱۴
(۲) اپیلہاے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۴ صفحہ ۳۳۹

فیصلہ ۱۶ فروری ۱۸۹۶ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام نروتم داس موتی رام ۶۶۹

بربناے شرط دایر ہو قایم رہسکتی تہی اوسی سال مین ایکٹ ۱۸۴۸ء حسب ایماے حکام عالیمقام موصوف صادر ہوا جسکی رو سے جملہ اقرارات جو بطریق قمار بازی یا شرط بازی ہون باطل و کالعدم قرار دیے گئے تہے ایکٹ ۱۸۶۵ء مین ایک مستثنی نسبت بعض معاملات گہوڑ دوڑ کے قایم ہوا ہے اور قاعدہ دستثنا مذکور ایکٹ معاہدہ ہند ۹ - ۱۸۷۲ء مین واقعی طور پر نقل کیے گئے ہین قوانین ہند مین بجز اسکے کہ معاہدات شرط بازی کالعدم قرار دیے گئے ہین اور کچہہ زیادہ درج نہین ہے معاہدات مذکور خلاف قانون نہین ہین اس فرق کی نسبت ایک مقدمہ غیر مطبوعہ بارکہہ گوردہن بہائی ہری بہائی بنام نرسور داس دولبہ داس (۱) مین جناب صاحب چیف جسٹس نے کامل طور پر بحث کی ہے بجویز مقدمہ مذکورہ مین ایک اور تجویز جسکو سر ایم ساس صاحب نے صادر فرمایا تہا مندرج ہے اوس تجویز مین بہی بذیل حیف جسٹس صاحب موصوف نے قانون انگلستان و ہندوستان کی نسبت بحث کی ہے اور متفق تجویز عدالت سپریم کورٹ مصدرہ مقدمہ رام لال بنام دولبہ داس (۲) کو کہ شرط بازی بموجب دہرم شاستر اہل ہنود کے ناجایز نہین ہے بحال رکہا ہے کیفیت دہرم شاستر اہل ہنود (سر ایم ساس صاحب فرماتے مین) معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین قانون برطانیہ کے بالکل مشابہ تہی جو قبل اسٹیٹیوٹ ۱۸۴۵ء ۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۹ کے تہا کہ جس وقت تک بابوی ہاے شرط بالعموم معاہدات جایز متصور نہین گو اوسمین سے بعض قسم کی شرط بازیان مثل قمار بازی کے جو پانسہ یا خوق غیرہ سے ہون بموجب قانون کے ناجایز قرار دی گئی ہین یہہ بہی بہول جانیکے قابل نہین ہے کہ واضعان قانون ہند نے بوقت ترمیم مجموعہ تعزیرات ہند کے دفعہ ۲۹۴ الف کو پہر وضع کیا جسکی رو سے قرعہ اندازی مثل ایسے معاملہ کے متصور ہے کہ جسکی نسبت خود سرکار اجازت دیسکتی ہے واضعان قانون ہند نے کبہی بحث الفاظ نسبت داؤ لگانے یا شرط بازی کے استعمال نہین کیے ہین جیسے کہ تہمید اسٹیٹیوٹ ہاے انگلستان مین مستعمل ہین اگر عدالت یہہ تجویز کریگی کہ شرط بازی قمار بازی مین تبدیل ہو گئی اور خانہ شرط بازی خانہ قمار بازی ہین اور شرط باز لوگ مجرمان خلاف قانون فوجداری ہین اسوجہ سے کہ بارشدان یا گہنٹہ کا خیشہ یا دیگر پیمانہ شرط مذکور کے تصفیہ کے لیے تجویز اور استعمال کیا گیا ہے تو ہماری راے مین عدالت خود وضع قانون کے کام کو اختیار کریگی جسکو کہ پارلیمنٹ نے دیگر حکام کے سپرد کیا ہے بجز اسکے کہ لفظ شرط کا استعمال خلاف استعمال معمولی و قانونی کے بطور استعارہ کیا جاوے شرط واسطے اغراض قانون فوجداری کے بطور جوا کے متصور نہین ہوسکتی معمولی و قانونی ۶۹۰ استعمال لفظ آخر الذکر کا واقعی طور پر مطابق ہے خانہ شرط بازی کے خانہ قمار بازی متصور ہونیکے لیے صریح حکم قانونی مطلوب ہے یہ امر کہ قانون مین جو اس چیز کو تصور کیا ہے اون قوانین سے جنکا مقدمہ جنکس بنام ٹرین (۳) مین نظر ثانی کی گئی ہے اخذ ہوسکتا ہے مثلاً اسٹیٹیوٹ ۱۶ کار ۲ باب ہفتم دفعہ ۲ جسمین

(۱) تجاویز مطبوعہ بابت ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۲ لغایت ۸۱ و ۸۲ (۲) پیری صاحب کے اری اینٹل کیسز صفحہ ۱۹۸ (۳) لا رپورٹس کوینس بنچ ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۵

[illegible]

تاش و پانسہ و مینزون و ٹینس و بولس اسکٹلس و شطرنج و بورڈ و مرغ کی لڑائی و گھوڑ دوڑ و کتون کی دوڑ و پیدل کی دوڑ کا قبیل زیادہ عام الفاظ دیگر تماشہ یا کھیل یا کھیلون کسی قسم کے ذکر کیا گیا ہے بموجب جملہ رائے فیصلہ بیکن صاحب لفظ قمار بازی پیدل کی دوڑ اور گھوڑ دوڑ اور قمار بازیان داخل منشاے اسٹیٹیوٹ ہیں جنکا قانون مین تذکرہ ہے اسیطرح پر کرکٹ بھی متعلق ہوتا ہے مقدمہ حال مین چھ مین کر روپیہ عمل قدرت پر لگایا گیا ہے اور آلہ مذکور محض ایک پیمانہ عمل مذکور ہے ہماری یہ رائے ہے کہ جو کھیل یا الک مکان نے مہیا کیا ہے وہ جو بذریعہ اجازت دینے اس امر کے کہ شرط بازان وہان آئین اور ایشدان کو بطور ذریعہ تصفیہ نتیجہ شرط استعمال کیا جاوے عمل میں آیا ہے قمار بازی نہیں ہے اور یہ کہ مکان مذکور حسب منشا ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء قمار خانہ عام نہیں ہے ہماری یہ بھی رائے ہے کہ ایکٹ مذکور خلاف عملدرآمد ہائے شرط بازی و داو لگانے کے نہین بنایا گیا ہے بجز اون کے کہ جنکو قمار بازی سے تعلق ہے۔

حکم بریت قایم رکھا گیا

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس جارڈن صاحب جسٹس و کنیڈی صاحب جسٹس

بمقدمہ استمار رام نراین پرب وغیرہ *

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۴۴ - مندروں مین پوجا کرنے اور دیگر رسوم مذہبی کے ادا کرنے کے استحقاق کی نسبت نزاع اختیار مجسٹریٹان درباب دست اندازی کرنے کے اون مقدمات مین جن مین عدالتہاے دیوانی دادرسی عطا نہین کرسکتی ہین - کارروائی جو اوس صورت مین کرنی چاہیئے جب امن خلائق مین فتور پڑنے کا احتمال ہو -

ایک مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک حکم بموجب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے صادر کیا جسکی رو سے چند اشخاص بعض مندروں مین پوجا کرنے اور دیگر رسوم مذہبی کے ادا کرنے سے ممنوع کیے گئے دربارہ استحقاق ایسی رسمیات کے ادا کرنے کے ہائیکورٹ نے سابق مین یہ تجویز کی تھی کہ عدالت ہاے دیوانی نسبت خصوصاً سوال متعلق محض منصب یا استحقاق کے تجویز نہین کرسکتی ہین

* صیغہ نگرانی فوجداری نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۹ء

[illegible] نمابین پریب

مجسٹریٹ [illegible]

ہونے کی ممانعت کرے

یہ بھی تجویز ہوئی کہ حکم [illegible]

رہے۔

مزید بران یہ بھی تجویز ہوئی کہ بہ حالت [illegible]

تو اونکے واسطے مناسب طریقہ یہ ہے کہ بموجب احکام [illegible]

کے عمل کریں۔

سانملان اتمارام زبین وبابا جی بخشس رام وشن رام وغیرہ اہلیان [illegible]

مقام وینگورلا کے تھے وا بین اہالیان اس خاندان کے استحقاق بان [illegible]

مذہبی متعلق مندر ہاے رامیشر و بہرواج پروس و ہوم کائی ورابل [illegible] وینگورلا میں

ہونے کی نسبت نزاع تھیں ان نزاعات کی بابت مختلف نالشات [illegible] ہائی کورٹ

سے بالآخر (۱) یہ فیصلہ ہوا کہ حقوق مابہ البحث کی نسبت عدالت ہاے دیوانی [illegible]

کرتی ہیں۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو مجسٹریٹ درجہ اول مقام رتناگری نے برطبق رپورٹ پولیس کے کارروائی

بموجب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ لغایت ۱۸۸۲ء بمقابلہ سانملان و دیگر اشخاص

شروع کیں اور ایک حکم بدین استقرار صادر کیا کہ گام ماد ہی پریب وسا توسدا شیو پریب

صرف مستحق اسکے ہیں کہ مندر ہاے مابہ البحث میں رسمیات مذہبی کے ادا کرنے میں شریک ہوں

اشخاص کو حکم مذکور کی رو سے امتناع ہے کہ نامبردگان کے استعمال و تمتع اونکے حقوق میں مزاحم

نہ کریں۔

حکم صاحب مجسٹریٹ بہ عبارت ذیل ہے۔

"ہرگاہ مجھکو اطمینان ہے کہ ایک نزاع بابت استحقاق کرنے و متروک رکھنے بعض افعال

متعلق رسوم مذہبی کے اندر یا متعلق مندر رامیشر اور بہرواج اوس اور ہوم کائی ورادل ناتہ واقع

وینگورلا کے ہے جس سے کہ نقض امن خلائق کا احتمال ہے پس میں حسب ذیل ہدایت کرتا ہوں

بہ استثناے گام ماد ہی پریب کے کسی شخص کو منجملہ فریقان کے بجز سا توسدا شیو پریب و [illegible]

بمقابلہ اتمارام نراین پرب

[illegible] کرنے یا شریک ہونے کسی رسمیات مذہبی مین اندر یا متعلق مندر کے [illegible]
[illegible] کاری گاو کاری یا شریک کے حاصل نہین ہے مین جلسہ [illegible]
[illegible] صاحب سوندا شوپرب و لکشمن پادو پرب کے یہ ممانعت کرتا ہون
[illegible] رسمیات مذہبی مذکور بلحاظ اعتبار کسی حیثیت مذکور کے انتظام نکرین
[illegible] شریک ہوے یا اوسکے انتظام کرنے کا ارادہ نکرین (دوم)
[illegible] استعمال حقوق مثل مان کاری گاو کاری
[illegible] صاحب سوندا شوپرب و لکشمن دادو پرب
[illegible]
[illegible] عدالت [illegible] کیجائیگی تو
[illegible] دادو پرب کی طرف سے جیسی کہ صورت [illegible]

[illegible] مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ [illegible]
[illegible] جاتا اور خلاف اختیار کے تہا۔
[illegible] اپیل گادی کے کی گئی جنکو یہی رسمیات [illegible]

[illegible] اس مقدمہ کی طلب کین۔
[illegible] اتمارام نراین پرب وغیرہ۔
[illegible] بجانب راوجی کاشی با۔
[illegible] عدالت (جارڈین صاحب جسٹس و کنیڈی صاحب جسٹس) نے صادر فرمائی

جارڈین صاحب جسٹس۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکم صاحب مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۱۴۷
مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری کیا گیا تہا نہ بلحاظ شکل کے ناقص ہے کیونکہ اوسمین کوئی قید اوسوقت
کی نہین ہے جسمین وہ حکم نافذ ہے حالانکہ خود دفعہ مین قید لفظ ہر حکم کی جو بموجب دفعہ مذکور کے صادر کیا
جاوے صرف اوسوقت تک ہے جب تک کہ وہ شخص جو اوس فعل کے ہونے پر اعتراض
کرتا ہو یا وہ شخص جو فعل عمل مین لانے کا دعوی رکہتا ہو کسی عدالت دیوانی سے انکا فیصلہ حاصل
کرے جسمین اوسکا استحقاق بہ بابت شروع کرنے یا عمل مین لانے ایسے فعل کے جیسا کہ مرقوم ہو

۱۸۸۹ء

مہلا اتمارام بنام پرب

تجویز ہوئی کہ چونکہ امور متنازعہ قابل فیصلہ عدالت دیوانی کے نہین تھے پس صاحب مجسٹریٹ کو یہ اختیار بموجب دفعہ ۱۴۴ کے نہ تھا کہ اشخاص مندرجہ حکمنامہ کو رسوم مابہ البحث مین شریک ہونے کی ممانعت کرتے۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ حکم اس وجہ سے ناقص تھا کہ اوسمین کوئی قید وقت کی نہتھی جسکے اندر حکم نافذ رہے۔

مزید بران یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ ایسے حالات مین جبکہ مجسٹریٹ کو نقض امن خلائق کا احتمال ہو تو اونکے واسطے مناسب طریقہ یہ ہے کہ بموجب احکام باب ہشتم مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے عمل کرین۔

سائلان اتمارام نراین وباباجی وشن رام ووش رام وتیمو اہالیان خاندان پرب مقام وینگورلا کے تھے وما بین اہالیان اس خاندان کے استحقاق مان پان لینے وبعض رسمیات مذہبی متعلق مندرہاے رامیشر وبہر واسچ پروس وبہوم کائی وراول ناتہہ واقع وینگورلا مین شریک ہونے کی نسبت نزاع تھین ان نزاعات کی بابت مختلف نالشات ہوئین جنمین ہائیکورٹ سے بالآخر (۱) یہ فیصلہ ہوا کہ حقوق مابہ البحث کی نسبت عدالت ہاے دیوانی داد رسی عطا نہین کرتی ہین۔

۱۱۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو مجسٹریٹ درجہ اول مقام رتناگری نے برطبق رپورٹ پولیس کے کارروائیات بموجب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء بمقابلہ سائلان و دیگر اشخاص کے شروع کین اور ایک حکم بدین استقرار صادر کیا کہ گام ماد ہی پرب وساتو سدا شیو پرب ولکشمن پرب صرف مستحق اسکے ہین کہ مندرہاے مابہ البحث مین رسمیات مذہبی کے ادا کرنے مین شریک ہون بقیہ اشخاص کو حکم مذکور کی رو سے امتناع ہے کہ نامبردگان کے استعمال وتمتع اونکے حقوق مین مزاحمت نہ کرین۔

حکم صاحب مجسٹریٹ بہ عبارت ذیل ہے۔

"ہرگاہ مجھکو اطمینان ہے کہ ایک نزاع بابت استحقاق کرنے ومتروک رکھنے بعض افعال متعلق رسوم مذہبی کے اندر متعلق مندر رامیشر اور بہر واسچ اوس اور ہوم کائی وراول ناتہہ واقع وینگورلا کے ہے جس سے کہ نقض امن خلائق کا احتمال ہے پس مین حسب ذیل ہدایت کرتا ہون بہ استثنائے گام مادہی پرب کے کسی شخص کو منجملہ پربان کے بجز ساتو سدا شیو پرب ولکشمن اوجی پرب

۱۸۸۹ء
بمقابلہ آتمارام نراین پرب

کے کوئی استحقاق انتظام کرنے یا شریک ہونے کسی رسمیات مذہبی مین اندر یا متعلق مندر ہائے مذکور الصدر کے بحیثیت ناگکاری ماٹ کاری گاوکاری یا ورتنک کے حاصل نہین ہے مین جملہ اہالی پرب کو بجز گام ادہی پرب وساتوسداشو پرب ولکشمن لادو پرب کے یہ ممانعت کرتا ہون کہ (اول) نامبردگان کسی رسمیات مذہبی مذکور الصدر کا باعتبار کسی حیثیت مذکور کے انتظام نکرین اور اوسمین شریک نہون اور اوسمین شریک ہونے یا اوسکے انتظام کرنے کا ارادہ نکرین (دوم) یا ساتوشو پرب یا لکشمن لادو پرب کو کرنے افعال یا استعمال حقوق مثل مان کاری گاوکاری یا ورتنک مین مزاحمت یا ممانعت نکرین اگر کسی اہل خاندان ہائے ساتوسداشو پرب اور لکشمن لادو پرب سے کسی فعل کے کرنے مین یا کسی حق کے استعمال مین جو منجانب ساتوسداشو پرب یا لکشمن لادو پرب مذکور کے مقام ونیگورلا مین حیثیت ہائے مذکور مین عمل مین آئے ممانعت یا مزاحمت کیجائیگی تو اوسکی نسبت یہ تصور ہوگا کہ وہ ساتوسداشیو پرب یا لکشمن لادو پرب کی طرف سے جیسی کہ صورت ہوگئی ہے،،۔

بنا راضی اس حکم کے سائلان نے بموجب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء کے ہائی کورٹ سے اس بنا پر درخواست کی کہ حکم مذکور ناجائز اور خلاف اختیار کے تہا۔

اسی قسم کی درخواست منجانب راوجی کاشی با اور لکہارام اپیا گادی کے کی گئی جنکو بہی رسمیات مین شریک ہونے کی ممانعت کی گئی تہی۔

ہائی کورٹ نے مسل اور کارروائیات اس مقدمہ کی طلب کین۔

گہنشام نیلکنٹہ منجانب آتمارام نراین پرب وغیرہ۔

واسدیوجی بہنڈارکر منجانب راوجی کاشی با۔

تجویز عدالت (جارڈین صاحب جسٹس وکنیڈی صاحب جسٹس) نے صادر فرمائی

جارڈین صاحب جسٹس۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکم صاحب مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۱۴۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری کیا گیا تہا نہ بلحاظ شکل کے ناقص ہے کیونکہ اوسمین کوئی قید اوس وقت کی نہین ہے جسمین وہ حکم نافذ رہے حالانکہ خود دفعہ مین قید نفاذ ہر حکم کی جو بموجب دفعہ مذکور کے صادر کیا جاوے صرف اوس وقت تک ہے " جب تک کہ وہ شخص جو اوس فعل کے ہونے پر اعتراض رکہتا ہو یا وہ شخص جو فعل عمل مین لانے کا دعوی رکہتا ہو کسی عدالت دیوانی مجاز کا فیصلہ حاصل کرے جسمین اوسکا استحقاق درباب متروک رکہنے یا عمل مین لانے ایسے فعل کے جیسا موقع ہو

۱۸۸۹ء بمعاملہ کرشنا رام نرائن پربھ

اوسکے حق مین تجویز کیا گیا ہو" صاحب مجسٹریٹ اس فیصلہ سے واقف نہ تھے اور یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ تجویز عدالت ہذا بمقدمہ نراین دتھی پربھ بنام کرشناجی سداشیو (۱) بروقت سماعت کے
مشارالیہ کی توجہ مائل کی گئی تھی۔ تجویز مذکور متعلق اون حقوق کے ہے جنکی بابت اب نزاع
ہے اور وہ نیز ایک سند نسبت اس عام قانون کے ہے کہ عدالتہاے دیوانی خفیفا امور محض
منصب یا استحقاق کی تجویز کرینگی ہیلیکاپا بنام گنگاپا (۲) راما بنام شیورام (۳) چونکہ اب یہ طے
ہو گیا ہے کہ امور متنازعہ قابل فیصلہ عدالت دیوانی کے نہین ہین پس دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کی روسے صاحب مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اشخاص مندرجہ حکمنامہ کو مندر یا سے
مذکور مین اداے رسمیات مین شریک ہونے کی ممانعت کرتے صاحب مجسٹریٹ نے حسب ذیل تحریر کیا ہے
"علاوہ بران عدالتہاے دیوانی نے اپنی اس ناقابلیت کے تسلیم کرنے مین کہ وہ حکمنامہ امتناعی دائمی عطا
نہین کر سکتین یہ بیان کیا ہے کہ عدالتہاے مذکور ساتو کی حفاظت نہین کر سکتی ہین تا کہ نامبردہ
اپنے حقوق کا استعمال کرے" مشارالیہ کی اس تحریر کی نسبت صرف اوس حفاظت کا بتلانا ضرور
ہے جو عموماً ازروے اصلی قانون فوجداری کے دیجاتی ہے نسبت کارمنصبی صاحب مجسٹریٹ کے
درحالیکہ مشارالیہ کو نقض امن خلائق کا احتمال ہو احکام باب ہشتم مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب
لینے ضمانت کا ذکر کرنا کافی ہے اسکی بابت مقدمہ سندرام چیٹی بنام ملکہ معظمہ (۴) مین لحاظ
کیا گیا تھا جسمین حدود مداخلت صاحب مجسٹریٹ متعلقہ حقوق کی بحث کی گئی ہے۔ ولیم جسٹس
نے یہ تحریر کیا ہے (صفحات ۲۲۰ و ۲۲۱) "اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت
نہین ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کو اپنا اختیار حقوق کی حفاظت مین بجاے اونکے استعمال کے بند کرنے
مین اور افعال خلاف قانون کے انسداد مین نہ کہ افعال جائز مین دست اندازی کرنے مین کام مین
لانا چاہئے اگر صاحب مجسٹریٹ کو یہ اطمینان ہو کہ کسی حق کے استعمال سے غالباً بلوہ ہونے کا احتمال
ہے تو مشارالیہ اون اشخاص سے ناواقف نہین ہو سکتے ہین جنکی جانب سے فساد کرنیکا احتمال ہو اور
مشارالیہ کا یہ کار منصبی ہے کہ نامبردگان سے ضمانت حفظ امن کی لین" پس ہم حکم کو منسوخ کرتے ہین
کیونکہ وہ بلا اختیار صادر کیا گیا ہے۔

حکم منسوخ کیا گیا۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳ (۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۶
(۲) ایضاً ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ (۴) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۳

۴
۱۸۹۹ء
۱۸ جنوری
صفحہ انڈین لاء رپورٹ
۹۳
۲

نظر ثانی صیغہ فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام بہرام جی خورشید جی

ایکٹ ابکاری بمبئی (۵ ۱۸۷۸ء) دفعات ۴۳ (۱) و ۴۳ و ۴۵ ۔ قبضہ ایسے عرق منشی کا جسکا حال قابل اطمینان نہ بتلایا گیا ہو ۔ قیاس جو ایسے قبضہ سے پیدا ہو ۔

ملزم کے قبضہ مین کسیقدر تاڑی تھی جو اوس سے زیادہ تھی جسکی قانون مین اجازت ہے تاہم وہ وجہ قابل اطمینان اسبات کی نہ بتلا سکا کہ کیون تاڑی زائد اوسکے قبضہ مین ہے لہذا اوسپر استغاثہ حسب دفعات ۴۳ و ۴۳ (۲) ایکٹ ابکاری بمبئی (۵ ۱۸۷۸ء) کیا گیا اور تجویز ثبوت جرم بابت دونون

* نظر ثانی صیغہ فوجداری نمبر ۱۵۶ ۱۸۹۸ء

(۱) دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ بمبئی ۵ ۱۸۷۸ء مین حسب ذیل حکم ہے "جو کوئی شخص بخلاف ورزی ایکٹ ہذا یا کسی قاعدہ یا حکم مصدرہ حسب ایکٹ ہذا یا کسی لیسنس یا رونہ یا پاس مصدرہ حسب ایکٹ ہذا ۔

"(الف) کوئی عرق منشی یا شئے منشی کسی جزو پریزیڈنسی بمبئی کے اندر یا باہر سے لائے یا باہر کو لیجاوے یا ۔

"(ب) شراب یا کوئی شئے منشی ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے یا لیجاوے یا ۔

"(ج) شراب یا کوئی شئے منشی طیار کرے یا ۔

"(د) کسی درخت سے تاڑی نکالے یا ۔

"(ہ) کوئی کارخانہ شراب مقطر یا خمر کا بناوے یا کام مین لائے یا ۔

"(و) کوئی سامان یا بھٹی یا برتن یا اوزار یا اسباب کسی قسم کا بغرض تیار کرنے شراب یا کسی اور شئے منشی کے اپنے قبضہ مین رکھے یا استعمال کرے یا رہنے دے یا ۔

"(ز) شراب یا اور کوئی شئے منشی فروخت کرے ۔

اوسکو بابت ہر ایسے جرم کے سزاے جرمانہ جو الف روپیہ تک ہوسکتا ہے یا سزاے قید جسکی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجاینگی "۔

(۲) دفعہ ۴۴ حسب ذیل ہے جس کسی شخص کے قبضہ مین سوائے بہ سند کسی لیسنس یا رونے یا پاس یا ایسے حکم خاص کے جو حسب ایکٹ ہذا حاصل کیا گیا ہو کسی ایسے قصبہ یا مقام مین جس سے حکم دفعہ ۷ ایمتعلق کیا گیا ہو اوس سے زیادہ مقدار مین شراب دیسی یا کوئی شئے منشی ہو جو بطور جائز مقررہ فروختگی مین حسب احکام دفعہ مذکور فروخت کیجاسکتی ہے

اوسکو سزاے جرمانہ دیجائیگی جسکی تعداد ۵۰۰ تک ہوسکتی ہے "

حکم قیصر ہند بنام ڈاہی جی خورشید جی ۱۸۸۹ء

دفعات کے عمل مین آئی۔

تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۳ ناقص ہے درحالیکہ کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہو کہ ملزم نے تاڑی بنائی یا اوسکے قبضہ مین کوئی بھٹی شراب ہے یا وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو تاڑی لے گیا کوئی قیاس حسب دفعہ ۵۳ (۱) کسی جرم متذکرہ دفعہ ۴۳ کا نہین کیا جا سکتا ایسے قبضہ سے جسکی وجہ صحیح نہ بتلائی جاوے صرف یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ قبضہ ناجائز ہے اور ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صرف حسب دفعہ ۴۷۔ ایکٹ مذکور ہو سکتی ہے۔

درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء)

ملزم کے قبضہ مین ۴۴ بوتل شراب دیسی اوس سے زیادہ تیز پائی گئی جسقدر تیز شراب عموماً ضلع مذکور مین فروخت ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ مقدار شراب جسکے رکھنے کی اجازت کسی شخص کو بموجب ایکٹ آبکاری بمبئی (۵ سنہ ۱۸۷۸ء) ہے ایک گلن یا ۴ بوتل ہے ملزم وجہ قابل اطمینان اس بات کی نہ بتلا سکا کہ کیون زیادہ شراب اوسکے پاس ہے لہذا اوسپر حسب دفعات ۴۳ و ۴۷۔ ایکٹ ابکاری استغاثہ کیا گیا اور بموجب دونون دفعات کے تجویز ثبوت جرم عمل مین آئی اور سزا چھ مہینے کی قید سخت اور ۲۰۰ جرمانہ کی دیگئی۔

برطبق اپیل تجاویز ثبوت جرم بحال رہین لیکن میعاد قید گھٹا کر تین مہینہ رکھی گئی۔

لہذا ملزم نے ہائی کورٹ مین بصیغہ نگرانی درخواست گذرانی۔

جارڈین (بمعیت مانک شاہ جہانگیر شاہ) منجانب ملزم۔

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔

تجویز عدالت (اسکاٹ صاحب جج و جارڈین صاحب جج) اسکاٹ صاحب جج نے صادر فرمائی۔

---

(۱) دفعہ ۵۳ مین حسب ذیل حکم ہے۔ استغاثہ جات حسب دفعہ ۴۳ یا دفعہ ۴۴ مین یہ قیاس کیا جائیگا تاوقتیکہ اوسکے خلاف ثابت نکیا جاوے کہ شخص ملزم مرتکب جرم حسب دفعات مذکور بابت کسی شراب یا شئے منشی یا کسی بھٹی شراب یا ظروف یا سامان یا آلات ہر قسم متعلق طیار کرنے شراب یا شئے منشی یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً طیاری شراب یا اشیائے منشی مین استعمال کیا جاتا ہے یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً طیاری شراب یا کسی شئے منشی مین استعمال کیا جاتا ہے جسکے اپنے پاس رکھنے کی وجہ قابل اطمینان وہ بیان نکر سکے ہوا ہے۔

۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام برہم جی خورشید جی

اسکاٹ صاحب جسٹس - اس مقدمہ مین یہ ثابت کیا گیا کہ ملزم کے پاس چوالیس بوتل شراب ہندوستانی اوس سے بہت زیادہ تیز تہی جو ضلع مین فروخت ہوتی ہے نامبردہ پر الزام حسب دفعات ۴۳ و ۴۷ - ایکٹ آبکاری لگایا گیا اور وہ مجرم قرار پایا اور اوسکو حسب دفعات مذکور سزاے قید سخت چہ ماہ اور ۲۰۰ جرمانہ کی دیگئی چہ مہینے کی قید کو حاکم اپیل نے گہٹا کر تین مہینے کی رکہی لیکن اوس جج پر تجویز ثبوت جرم مطابق ہر دو دفعات مذکور بحال رکہی یہ تجویز ہوئی کہ اوس قیاس سے جو از روے دفعہ ۵۳ - ایکٹ مذکور پیدا ہوا مقدمہ داخل منشاے دفعہ ۴۳ ونیز دفعہ ۴۷ - ہوا اور ملزم نے ارتکاب جرم حسب ہر دو دفعات بابت اس شراب کے کیا جسکو اپنے پاس رکہنے کی وجہ قابل اطمینان وہ بیان نہ کرسکا" ہماری راے مین دفعہ ۵۳ کی یہ مراد نہین ہے وہ قیاس جسکا قانوناً اخذ کرنا دفعہ مذکور مین مقصود ہے قیاس ایک جرم کا یا کوئی جرم دفعہ ۴۳ - یا دفعہ ۴۷ یا دونون کے بلحاظ واقعات ہر مقدمہ خاص کے ہے از روے دفعہ مذکور ایک استثنا نسبت اس اصول عام کے قائم کیا گیا ہے کہ ثبوت نیت مجرمانہ کا واسطے قائم کرنے خلاف ورزی قانون فوجداری کے ضروری ہے اگر دفعہ ۵۳ - نہ بنائی جاتی تو محض قبضہ بلا ثبوت اثباتی اس امر کے کہ قبضہ مذکور ناجائز تہا کافی نہوتا دفعہ مذکور کی عبارت حسب ذیل ہے - "استغاثہ جات حسب دفعہ ۴۳ - یا ۴۷ - مین یہ قیاس کیا جاے گا تا وقتیکہ اوسکے خلاف ثابت نہ کیا جاے کہ شخص ملزم مرتکب جرم حسب دفعات مذکور بابت کسی شراب یا شئے منشی یا کسی بہٹی شراب یا ظروف یا سامان یا آلات ہر قسم متعلق طیار کرنے شراب یا شئے منشی یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً طیاری شراب یا اشیاے منشی مین استعمال کیا جاتا ہے یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً طیاری شراب یا کسی شئے منشی مین استعمال کیا جاتا ہے جسکا اپنے پاس رکہنے کی وجہ قابل اطمینان وہ بیان نکرسکے" ہوا ہے عدالتہاے ماتحت نے دفعہ ہذا کا یہ مطلب سمجہا ہے کہ گویا بجاے الفاظ "مرتکب کسی جرم کا حسب دفعات مذکور ہوا ہو" یہ الفاظ ہین "مرتکب کسی جرم کا بموجب ہر دو دفعات مذکور کے ہوا ہے" بصورت نہونے الفاظ مذکور کے جو قیاس قبضہ سے کیا جاے اوس سے ہر مقدمہ کا اوس دفعہ کے اندر داخل ہونا جو صحیح طور پر بلحاظ واقعات خاص کے متعلق ہو تجویز ہوگا اس مقدمہ مین صرف قبضہ ثابت کیا گیا ہے اور اون واقعات مزید مین سے جنکا ذکر دفعہ ۴۳ - مین کیا گیا ہے کوئی ثابت نہین ہین اگر واقعات سے یہ ثابت ہوتا کہ ملزم نے تاڑی نبائی یا اوسکے قبضہ مین کوئی بہٹی شراب کی ہے یا وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو تاڑی لے گیا تو مجسٹریٹ صحیح طور پر یہ قیاس کرسکتا تہا کہ طیاری

یا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کو لیجانا جائز تہا ۔ وہ مقدمہ داخل دفعہ ۴۴ کے ہوتا لیکن اس مقدمہ مین امر واقعہ صرف یہ ہے کہ ملزم کے قبضہ مین شراب تہی اور وہ اوسکو قبضہ مین رکہنے کی وجہ بیان نہین کر سکتا تہا اور صرف وہ قیاس جو واقعہ مذکور سے حسب دفعہ ۵۳ پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ قبضہ جسکی وجہ مناسب بیان نہ کیجاے ناجائز ہے مگر یہ ایک جرم صرف حسب دفعہ ۴۷ ہے دفعہ ۵۳ کی دوسری تعبیر سے جسکی روسے دفعہ ۴۳ مقدمہ سے متعلق ہو دو قیاس کا کرنا لازم آویگا اور گویا یہ کہ چونکہ نامبردہ کے قبضہ مین شراب تہی تو ضرور ہے کہ اوس نے یا تو شراب بنائی یا وہ اوسکو کسی اور جگہہ سے لایا اور ثانیاً چونکہ اوس نے شراب بنائی یا وہ اوسکو اور جگہہ سے لایا لہذا یہ تصور کرنا چاہئے کہ اوس نے یہ امر اگر وہ اپنے قبضہ کی وجہ ظاہر نہ کر سکے ناجائز طور پر کیا یہ تعبیر ایک تاویل قانون فوجداری کی خلاف اس اصول کے ہے کہ قوانین تعزیری کی تعبیر سختی سے مفید آزادی اور حقوق رعایا کے ہونی چاہئے دفعہ ۴۳ کو متعلق کرنے کے لئے ضرور ہے کہ علاوہ قبضہ کے کوئی شہادت اثباتی مقدمہ مین نسبت اون واقعات کے ہوجو بغرض قائم کرنے جرم حسب دفعہ مذکور ضروری ہین لہذا ہم نے یہ تجویز کی کہ ملزم صرف صحیح طور پر مجرم جرم خفیف کا قرار دیا گیا ہے سزاے قید جو نامبردہ جزواً بہگت چکا ہے حسب دفعہ ۴۷ عائد کی جاتی اور جسقدر باقی رہی ہے وہ معاف ہونی چاہئے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۳ منسوخ ہونی چاہئے اور بمعاوضہ اوس میعاد قید کے جو وہ بہگت چکا ہے نصف جرمانہ معاف ہونا چاہئے ۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس پیلی صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۲۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مکن لال و موتی لال

۱۱۵

شریک جرم ۔ شہادت شریک جرم ۔ ضرورت تائید ۔ مجبور کیا جانا بطور وجہ بریت جرم سے ۔ موجودگی بطور شہادت ارادہ شرکت کے ۔ خوف فوراً ہلاکت کا ۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۳۴ و ۹۴ ۔

ملزمان پر جو قسمواز کنندگان متعینہ سررشتہ پیمایش مال ہین حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ

* مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر ۲۶۳ و ۲۶۵ سنہ ۱۸۸۹ء

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و موتی لال

تعزیرات ہند الزام لینے رشوت کا رعایا سے بعض موضع سے لگایا گیا تھا بمقابلہ ملزمان کے شہادت صرف اون اشخاص کی تھی جنہون نے یا تو رشوت کے لئے چندہ دیا تھا یا چندہ وصول کیا تھا یا روپیہ ملزمان کو دیا تھا اشخاص مذکور کا بیان یہ تھا کہ اونہون نے اسوجہ سے رشوت دینا چاہا کہ قسموار کنندگان نے یہ دہمکی دی تہی کہ وہ تشخیص بڑہا دینگے اور جہاڑیان کاٹ ڈالینگے اور نئے نشانات حدود قائم کرینگے نسبت اس شہادت کے مجسٹریٹ مجوز نے یہ لکہا کہ اگرچہ گواہان ثبوت شریک جرم ہی سمجھے جاوین تو بہی مجسٹریٹ کو جائز تہا کہ اونکی شہادت غیر موید پر تجویز ثبوت جرم صادر کرتے کیونکہ اونکے بیانات مین صداقت اندرونی موجود ہے اور ایسے حالات موجود ہین جنسے خیالات سازش کی تردید ہوتی ہے اور علامات صداقت عیان ہین۔ مجسٹریٹ کی یہ بہی راے تہی کہ مابین ایسے شرکاے جرم کے جنہون نے ایصال مابہ الاحتفاظ ناجائز مین بخوشی مدد دی ہو اور اون شرکاے جرم کے جنہون نے بوجہ مجبوری مدد دی ہو فرق ہے مجسٹریٹ کی راے مین گواہان مقدمہ حال قسم آخر الذکر مین داخل تہے اور کوئی وجہ نامعتبر سمجھنے اونکی شہادت کی نہ تہی لہذا مجسٹریٹ نے نسبت ملزمان کے حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم سزاے قید سخت وجرمانہ کا دیا۔

تجویز ہوئی (اسکاٹ صاحب جسٹس مختلف الراے) کہ تجویزات ثبوت جرم خلاف قانون ہین کیونکہ کوئی شہادت بتائید گواہان ثبوت کے نہین ہے جو سب شرکاے جرم ہین۔

یہ بہی **تجویز ہوئی (اسکاٹ صاحب جسٹس مختلف الراے)** کہ مجسٹریٹ کی راے مین نسبت شہادت کے ایسی غلطی تہی جس سے ملزمان کو ضرر پہونچا اور ایسا سقوط انصاف ہوا کہ جسکے لحاظ سے عدالت ہذا کو صیغہ نگرانی مین منسوخ کرنا تجویزات ثبوت جرم کا جائز ہے۔

از عدالت ۔ حدود تعلق مسئلہ ضرورت بطور وجہ بریت نتائج ایسے فعل سے جو دیگر نہج پر جرم ہے وہ ہین جو دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین قرار دیگئی ہین پس وہ گواہان جنہون نے ضرر مالی یا خلل جسمانی سے بچنے کے لئے کسی عہدہ دار سرکاری کو رشوت دینی چاہئے یا رشوت دی معینان جرم لینے مابہ الاحتفاظ ناجائز کے تہے اور اونکی شہادت بطور شہادت شرکاے جرم متصور ہونی چاہئے بموجب قانون ہند و انگلستان دونون کے شہادت شریک جرم کی قابل پذیرائی ہے اور کوئی تجویز ثبوت جرم اسوجہ سے خلاف قانون نہین ہے کہ وہ شہادت غیر موید شریک جرم پر مبنی ہے دفعہ ۱۳۳ ۔ ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء لیکن یہ قیاس کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے بجز اسکے

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مگن لال و موتی لال

کہ نسبت مراتب اہم کے اوسکی تائید ہو ایک ایسا قاعدہ عملدرآمد ہے جو قریب قریب تمام جہان مین استعمال کیا جاتا ہے۔

از اسکاٹ صاحب جج - لیکن ایسی استثنائی قسم کی صورتین ہو سکتی ہین جنمین صرف شہادت شریک جرم سے جج کو یقین پیدا ہوا اور اگر جج اوس یقین پر عمل کرے درحالیکہ نوعیت گواہان کی سرِ جج کے ذہن مین موجود ہو تو عدالت نگرانی کو بحالت نہونے دیگر حالات کے جنسے عدم وجود اختیار تمیزی عدالتی پیدا ہو دست اندازی نہ کرنی چاہئے۔

از جارڈین صاحب جج - محض اس امر سے کہ کوئی شخص ایک موقع جائز پر حاضر تھا قیاس اوس شخص کی شرکت کا ایسے جرم مین جسکا ارتکاب اوسوقت ہوا اس طور پر نہین ہو سکتا کہ دفعہ ۱۱۴ مجموعہ تعزیرات ہند متعلق ہو سرکار بنام فارلر (۱) جس حالت مین کہ مجسٹریٹ نے قیاس مذکور بربنائے مذکور نسبت ایک ملزم کے کیا اور احکام دفعہ ۳۴ کو متعلق کیا مجسٹریٹ نے ارتکاب غلطی قانونی کا کیا اور ہائی کورٹ بطور عدالت نگرانی کے ملزم کو بری کر سکتی ہے۔

یہ درخواست ہائی کورٹ مین باستعمال اختیار سماعت نگرانی فوجداری عدالت ممدوح حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء تھی۔

متعدد اشخاص پر جو بطور قسموار کنندگان محکمہ پیمایش مال متعین تھے الزام لینے رشوت کا لگایا گیا اور تجویز ثبوت جرم مذکور صادر ہوئی رپورٹ ذیل متعلق مقدمات دو اشخاص یعنی مگن لال و موتی لال کے ہے جنکی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی ہے مگر تجویز اسکاٹ صاحب جج مین ذکر دیگر مقدمات کا بھی ہے۔

مگن لال و موتی لال پر الزام لینے رشوت کا یعنی مبلغ للعہ کا ساکنان موضع ستھل سے اور مبلغ للعہ کا ساکنان موضع جیون پور نے لگایا اونکی نسبت مسٹر پی ایچ دستور مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور حکم سزا دو ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کا صادر کیا۔

تجویز ثبوت جرم شہادت ایسے اشخاص پر مبنی تھی کہ جنھون نے یا تو رشوت کے لئے چندہ دیا تھا یا چندہ وصول کیا تھا یا روپیہ حوالہ ملزمان کیا تھا گواہان مذکور کا یہ بیان تھا کہ ملزمان نے روپیہ طلب کیا تھا اور روپیہ بوجہ اس دھمکی کے دیا گیا کہ ملزمان نے یہ کہا کہ ہم تشخیص سطح دیکھے اور جھاڑی کاٹ والینگے اور نئے نشانات حدود قائم کرینگے۔

(۱) رپورٹ کارنگٹن و مین صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۰۶

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
مگن لال وغیرہ

نسبت اس شہادت کے مجسٹریٹ تجویز کنندہ مقدمہ نے حسب ذیل تحریر کیا۔

"یہ کہا جائیگا کہ گواہان اس مقدمہ کے سب شریک جرم ہین اور اسلئے اونکی شہادت کی تائید کی ضرورت ہے اور یہ عیان ہے کہ ایک شریک جرم دوسرے شریک جرم کی تائید نہین کر سکتا مین اس دلیل کی وقعت کو قبول کرتا ہون لیکن دفعہ ۱۳۳ - ایکٹ شہادت صاف ہے اور ایسے مقدمون مین جس امر کی تجویز اس عدالت کو کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آیا بیانات شرکاے جرم مین ایسی صداقت اندرونی ہے یا نہین جس سے اونکے بیانات کی تصدیق ہوتی ہو دونون مقدمون مین مین نے ایسے حالات ثابت کئے ہین جس سے قیاس سازش کی تردید ہوتی ہے اور علامات سچائی کے ظاہر ہوئے ہین۔

"پھر تحریرات عالمانہ سر ریمنڈ ویسٹ صاحب متعلقہ مقدمہ کرافورڈ صاحب مین درمیان ایسے شرکا کے جو خود بخود ایصال مابالاعتظا ناجائز مین مدد دین اور اون شرکا کے جو مجبوری مدد دین فرق رکھا گیا ہے گواہان مقدمہ ہذا قسم آخر الذکر کے ہین اور مین اونکی شہادت سے باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین دیکھتا"

برطبق اپیل صاحب سشن جج نے تجویزات ثبوت جرم واحکام سزا کو بحال رکھا۔

برطبق اسکے ملزمان نے ہائیکورٹ مین درخواست حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۸۲ع) گذرانی۔

مقدمہ کی نسبت اول دبرو ایک ڈویژنل بنچ کے جسمین اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس شریک تھے بحث کی گئی۔

گوکل داس کاہنداس پارکھ منجانب مگن لال ملزم۔

برنسن (دیعیت جی ایم ترپتی) منجانب موتی لال ملزم۔

شانتارام نارائن گورنمنٹ پلیڈر منجانب سرکار۔

برنسین صاحب نے یہ حجت کی کہ شہادت بمقابلہ ملزمان شہادت ملوث شرکاے جرم کی ہے جسکی تائید کسی شہادت جداگانہ سے نہین ہوئی جو فرق کہ مجسٹریٹ نے مابین اون اشخاص کے جو از خود رشوت دین اور اون اشخاص کے جو مجبوراً رشوت دین قائم کیا ہے قانون مین پایا نہین جاتا کوئی امر جو خوف فوراً ہلاکت سے کم ہو بطور وجہ معافی جرم کے پیش نہین کیا جا سکتا دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین قانون متعلقہ امر ہذا درج ہے برنسین صاحب نے حوالہ مقدمات سلطان بنام ٹیلر (۱)

(۱) رپورٹ کارنگٹن پین صاحبان جلد ۸ صفحہ ۹۲

۱۴

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام مکن لال و ہری کمل ۹ ستمبر ۱۸۸۹ء

و ملکہ معظمہ بنام ڈڈلی (۱) و مقدمہ میگر و ہتر (۲) و ملکہ معظمہ بنام سونو (۳) و سلطان بنام پرسرام (۴) کا دیا۔

حکام ڈیویژنل کورٹ (اسکاٹ صاحب جٹس و جارڈین صاحب جٹس) نے ۹ ستمبر ۱۸۸۹ء کو تجویزات ذیل صادر فرمائین

اسکاٹ صاحب جٹس۔ میرا یہ ارادہ ہے کہ اول اون امور قانونی کی نسبت تجویز کرون جو ان جملہ مقدمات مین مشترکہ ہین اور بعد اوسکے قانون کو مختلف واقعات ہر مقدمہ سے متعلق کرون اسلئے کہ دست اندازی عدالت بصیغہ نگرانی جائز ہو ضرور ہے کہ اولاً یہ ثابت کیا جاوے کہ جج عدالت ماتحت نے کوئی غلطی قانونی کی ہے اور ثانیاً یہ کہ اوس سے ملزم کو بطریق نفس الامری ضرر پہونچا۔ سلطان بنام فتح چند وستہند (۵) نیز عدالت ہذا اپنے اختیارات نگرانی نسبت تجویزات امور واقعات کے بہی اون صورتون مین استعمال کر سکتی ہے جنمین عدالت ماتحت نے شہادت کو بالکل غلط طور پر سمجھا ہو اور صریحاً غلط نتیجہ اخذ کیا ہو (۶) لیکن صرف نہایت انتہائی صورتون مین ایسی دست اندازی رائے عدالت ماتحت مین جس نے شہادت کی سماعت کی اور عدالت اپیل ماتحت مین جس نے مکرر اوسکی وقعت پر غور کیا نسبت امر متعلق واقعات کے جائز ہو سکتی ہے الفاظ غلطی نفس الامری کی نسبت یہ تجویز نہین ہو سکتا کہ اونمین غلطی رائے نسبت وقعت شہادت کے داخل ہے (۷) ضرور ہے کہ غلطی نفس الامری قانونی ہو (۸) ٹیلیل صاحب جٹس نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ عملدرآمد عدالت کا یہ رہا ہے کہ عدالت اپنے اختیار منسوخی تجویز متعلقہ واقعات کو استعمال نہین کرتی الا اوس صورتین کہ کوئی نہایت غیر معمولی وجہ ہو اور یہ امر کہ ممکن ہے کہ خود عدالت ایک مختلف نتیجہ اخذ کرتی ایک ایسی وجہ نہین ہے میری یہ رائے ہے کہ مقدمات حال مین سے یہ مقدمہ ایسا نہین ہے جسمین اس بناپر نگرانی کی ضرورت ہو۔

ان چھٹون مقدمون مین جس خاص غلطی پر استدلال کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جج نے شہادت

(۱) رپورٹ لوکس بنچ ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۳
(۲) اسٹیٹ ٹرائلس جلد ۹ صفحہ ۵۶۶
(۳) ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۱۰ جلد ۴۴
(۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴ مقدمات فوجداری
(۵) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸-(۶) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۷ و رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ اور رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ فوجداری جلد ۴ صفحہ ۲۵
(۷) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۸ - (۸) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گمن لال و مرلی لال

کی وقعت کے خیال کرنے مین ظاہراً اس بات کو ذہن مین نہین رکھا کہ جملہ شہادت ایسے اشخاص کی تہی جو شریک جرم تہے میرے نزدیک یہ ظاہر ہے کہ گواہان خود اپنے بیان کے بموجب شریک جرم تہے اونہون نے ملکر اس غرض سے چندہ کیا تہا کہ سرکاری قسموار لکہنے والون کو اس غرض سے رشوت دین کہ یا تو وہ اونکی زمین کو بطور ایسی اراضی کے درج کرین جو مستوجب کمی تشخیص کے ہے یا اونکو بحالت خود اپنے کام مین اوس زمانہ مین چہوڑ دین کہ جب پیمایش سرکاری مین اونسے مدد طلب کیجا سکتی تہی ایسی غرض کے لئے روپیہ دینے مین اشخاص مذکور قانون کی نظر مین معینان جرم رشوت تہے اور مجہکو کچہ شک نہین ہے کہ وہ خود اس بات سے واقف تہے کہ وہ مستوجب مواخذہ قانون فوجداری بابت دینے روپیہ کے ملازم سرکاری کو بغرض ناجائز کے تہے بموجب قانون ہند و انگلستان دونون کے شہادت شریک جرم قابل پذیرائی ہے اور کوئی تجویز ثبوت جرم اسوجہ سے خلاف قانون نہین ہے کہ وہ مبنی اوپر شہادت غیر موید ایک شریک جرم کے ہے (دفعہ ۱۳۳۔ ایکٹ شہادت ہند) لیکن یہ قیاس جو بموجب تشریح (ب) دفعہ ۱۱۴ ایکٹ شہادت کے جائز ہے کہ شریک جرم قابل اعتبار نہین ہے الا اوس صورت مین کہ نسبت مراتب اہم کے اوسکی تائید عمل مین آوے ایک ایسا قاعدہ عمل درآمد ہوگیا ہے کہ جو قریب قریب تمام جہان مین استعمال کیا جاتا ہے اب حکام اپنی تقریر مین ساتہہ جوری کے یہ کہا کرتے ہین کہ معمولی حالات مین ایسی شہادت کی بنا پر تجویز ثبوت جرم کا صادر کرنا غیر مصون ہے بجز اسکے کہ شہادت جداگانہ سے بطریق نفس الامری تائید حاصل ہو جبکہ حاکم کو خدمات جج و جوری دونون کی حاصل ہون ہین اوسپر بدرجہ مساوی لازم ہے کہ شہادت شریک جرم کو نہایت احتیاط سے جانچے اور اس بات پر غور کرے کہ کوئی شہادت تائیدی ہے یا نہین درحالیکہ خاص شہادت از قسم شہادت شریک جرم ہے مگر ایسی صورتین استثنائیہ قسم کی ہوسکتی ہین جنمین تنہا شہادت شریک جرم سے حاکم کو نسبت اون واقعات کے یقین ہوجاے جنکے ثابت ہونے کی ضرورت ہے اور دفعہ ۱۳۳۔ مد حاکم مذکور ہوگی اگر وہ اوس یقین پر بلا اوس تائید کے جسپر عموماً اصرار کیا جاتا ہے عمل کرین لیکن عدالت صیغہ نظر ثانی کو یہ بات صاف طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ جب جج یا مجسٹریٹ نے نتیجہ مذکور اخذ کیا اسوقت نوعیت گواہان کی اُسکے ذہن مین تہی درحالیکہ ایسا ہو کوئی وجہ دست اندازی کی از قسم نگرانی کے نہین ہے۔

اب بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ آیا یہ مقدمات اوس استثنائیہ قسم کے ہین یا نہین شریک جرم

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ملکن لال سوائی وغیرہ ۱۸۷۹ء

کی شہادت تین وجہ سے ناقابل اعتبار سمجھی جاتی ہے اول اسوجہ سے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ شریک جرم اس غرض سے حلف دروغی کریگا کہ جرم کو اپنے اوپر سے ہٹا دے دوسرے اسوجہ سے کہ شخص مذکور ایک شریک ارتکاب جرم ہے اور اسوجہ سے بُرے چال چلن کا آدمی ہے اور اسبات کا احتمال ہے کہ وہ وقعت حلف کا لحاظ نہ کریگا تیسرے اسوجہ سے کہ وہ اپنی شہادت بموجب ایک وعدہ معافی کے یا بامید معافی ضمنی کے دیتا ہے بشرطیکہ نامبردہ وہ کل حال بیان کردے جو اوسکو خلاف اون اشخاص کے معلوم ہے جنکے ساتھ اوس نے عمل مجرمانہ کیا اور اس امید کے باعث سے وہ مدعی کی طرفداری کرنا چاہیگا۔

اب ان اصول کو مقدمات حال سے متعلق کرکے واضح ہوتا ہے کہ تائید کا حاصل کرنا نہایت دشوار تھا اگرنا ممکن نہ تھا اگر کل گاؤن ملکر کسی عہدہ دار سرکاری کو رشوت دے تو کوئی شہادت بلاتعلق اشخاص کی نسبت جرم مذکور کے نہین ہوسکتی مقدمات حال مین ملزمان کے خلاف حلف سے جھوٹ بولنے کی وجہ رغبت اس معنی مین موجود نہ تھی کہ حلف دروغی مذکور اس غرض سے ضروری ہو کہ خود گواہان کو مواخذہ قانون فوجداری سے بچا دے۔ بروے اپنی شہادت کے نامبردگان نے اپنا معین ہونا قبول کیا اگر وہ کچھ نہ کہتے تو کوئی جرم اونپر ثابت نہو سکتا نسبت دوسری وجہ اشتباہ کے واضح ہو کہ مجرمیت اونکے فعل کی غالبًا اونکے نزدیک خفیف تھی کسی عہدہ دار سرکاری کو نذرانہ دینا ایک عام بات ہے اور جو فعل کہ اون اشخاص نے کیا اوس سے وہ محدود مقدار اعتبار کی جو عمومًا اس قسم کے گواہون سے متعلق کیجاتی ہے کچھ کم نہین ہوجاتی لیکن تیسری وجہ اشتباہ کی موجود ہے گواہان مذکور نے اپنے بیانات از خود نہین کئے بلکہ بوجہ ایک تحقیقات کے کئے جو منجانب سرکار ہوئی اور ممکن ہے کہ انہون نے طرفداری مدعی کی بغرض تیقن کرنے اپنی خاص بریت کے کی ہو گو کوئی وعدہ معافی کا نہین کیا گیا تھا تاہم یہ باور کرنا دشوار ہے کہ انکو یہ معلوم نہ تھا کہ اونہون نے ایک عہدہ دار سرکاری کے ساتھ آمیزش کی اور وہ اس بات کی امید نہین رکھتے تھے کہ اگر وہ تمام حال جس سے انکو واقفیت تھی کہدینگے تو اس سزا سے جسکا ہونا ممکن ہے بچینگے پس اشخاص مذکور گواہان شریک جرم ہین جنکی شہادت نہایت احتیاط سے جانچی جانا چاہیے کیونکہ ایک خاص وجہ اس بات کی ہے کہ وہ سرکار و مدعی کی طرفداری کرین با این ہمہ میری یہ راے ہے کہ وہ اوس قسم کی شہادت شرکاے جرم ہے جسکے معتبر قرار دینے کی نسبت تجویز مجسٹریٹ

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مکن لال و کموتی لال

کی حسب دفعہ ۱۳۳-بعد نہایت احتیاط سے جانچنے کے اور قانون کو اپنے ذہن مین رکھنے کے واجب طور پر باوجود معمولی قاعدہ متقید کرنے والے کے تائید ہوسکتی ہے میری رائے مین اس امر کا تجویز کرنا خلاف قانون ہوگا جس طور پر کہ وہ ہمارے مجموعہ شہادت مین قرار دیا گیا ہے کہ یہ کہا جاوے کہ کسی حالت مین کوئی مجسٹریٹ کسی ملزم کو بربناے شہادت غیر موید شریک جرم کے مجرم نہین قرار دیسکتا اگر یہ امر عیان ہے کہ جج اور مجسٹریٹ دونون نے شہادت پر بعلم و تسلیم کامل اس امر کے غور کیا ہے کہ وہ از قسم شہادت شرکاے جرم ہے اور معمولی حالات مین تائید کی ضرورت ہے تو میری دانست مین عدالت ہذا بصیغہ نگرانی دست اندازی نہ کریگی اگر یہ عیان ہے کہ جج اور مجسٹریٹ نے اس بات کو بالکل نظر انداز کیا ہے کہ شہادت از قسم شرکاے جرم ہے تو میری دانست مین عدالت ہذا کو دست اندازی کرنا واجب ہوگا بجز اسکے کہ خود عدالت ہذا کو اس امر کا اطمینان ہو کہ شہادت مذکور کی تائید ہوتی ہے یا آنکہ شہادت براے خود حسب دفعہ ۱۳۳-باوجود تشریح (ب) دفعہ ۱۱۴ کے قابل اطمینان ہے اون تمام مقدمون مین جنمین مین یہ تجویز کرتا ہون کہ عدالت ہذا کو دست اندازی کرنی چاہئے مین چاہتا ہون کہ یہ بات صاف طور پر سمجھی جاوے کہ مین تجویز جدید کا حکم دونگا نہ کہ منسوخی تجویز کا بحالیکہ ملزمان بڑا حصہ اپنے احکام سزا کا برداشت نہ کر چکے ہون۔

اب مین نسبت ہر مقدمہ کے مفصل تجویز کرونگا نسبت مقدمہ مسودا (یعنی مقدمہ ملاپ سنگھ) کے واضح ہو کہ تجویزات مین کوئی علامت اس بات کی نہین ہے کہ جج خواہ مجسٹریٹ کے ذہن مین بوقت غور اوپر مقدمہ کے یہ بات موجود تھی کہ کل شہادت از قسم شہادت شرکاے جرم ہے اور کوئی شہادت بلا تعلق اشخاص کی ہی نہین ہے پہل رو پچند کو چندہ کا حال معلوم تھا جب کہ اوس نے روپیہ کا دینا اپنے ذمہ لیا کوئی شہادت اس بات کی نہین ہے کہ ملزم نے ظلم کیا یا آنکہ اوس نے روپیہ طلب کیا تھا اور شہادت متضمن اسکے کہ اوس نے روپیہ پایا بالکل نا قابل اعتبار ہے میری یہ راے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونی چاہئیں اور ملزم رہا ہونا چاہئے۔

مقدمہ نو پورا (یعنی مقدمہ چھوٹے لال) مین جج و مجسٹریٹ نے پھر اس امر کو نظر انداز کیا کہ شہادت از قسم شہادت شرکاے جرم تھی اور اسوجہ سے اونہون نے شہادت کو اوس خاص طور پر نہین جانچا کہ جس طور پر ایسی شہادت جانچی جانی چاہئے مگر اس مقدمہ مین شہادت

ایک بیوہ کی ہے جسکا یہ بیان ہے کہ اوس نے وہ روپیہ گانون والون کو قرض دیا تھا جسکی نسبت یہ بیان ہے کہ حوالہ قسموار کرنے والے کے کیا گیا اور بوہرہ تائید اسکی بذریعہ ایک اندراج اپنی کتاب کے کرتا ہے مگر وہ خود ایک اعتبار سے معین ہے کیونکہ وہ غرض قرضہ لینے سے واقف تھا اور شہادت متعلق اس قبضہ مین اہم اختلافات ہین اور سوائے شہادت شرکائے جرم کے کوئی شہادت واقعی اداے روپیہ کی قسموار کنندہ کو نہین ہے نسبت جرم مظہرہ کے واضح ہو کہ اوسکا ارتکاب دو برس پہلے ہوا تھا اور گواہان نے ابتداءً ملزم کو نہین پہچانا اگر جج مجسٹریٹ کے ذہن مین یہ بات ہوتی کہ قریب قریب تمام شہادت اگر کل نہین شہادت شرکائے جرم کی تھی تو ممکن ہے کہ وہ تجویز ثبوت جرم صادر نکرتے میری یہ راے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین اور ملزم رہا ہونا چاہئے۔

مقدمہ میرا مین شہادت اس سے زیادہ قوی ہے اگرچہ نسبت شہادت شرکائے جرم کے وہی غلطی عدالتی ظہور مین آئی ایک گواہ بلاتعلق ہے جس نے رشوت دینے مین شریک ہونے سے انکار کیا تھا اور جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ واسطے قسموار کنندہ کے روپیہ جمع کیا گیا اور دو دکانداروں کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے واقعی کھانا قسموار کنندہ کو بموجب کہنے پٹیلون کے اور اونکی ذمہ داری پر مہیا کیا باینہمہ اصل واقعہ دئے جانے روپیہ کا ملزم کو شہادت غیر موید شرکائے جرم سے ثابت ہے اور مجسٹریٹ نے اوس شہادت پر اس لحاظ سے غور نہین کیا میری یہ راے نہین ہے کہ تجویز ثبوت جرم بحال رہے اگر اسقدر سزا جو بھگت لیگئی ہوتی تو مین ہر آئینہ اس مقدمہ مین اور دیگر مقدمات مین تجویز جدید کا حکم دیتا لیکن بلحاظ مراتب واقعی مقدمہ کے میری راے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین۔

مقدمہ سیلک کی تائید ایک جماعت کثیر گواہان نے کی ہے مگر وہ سب قریب قریب از قسم مزارعان اور شرکائے جرم ہین شہادت تائیدی دکانداران کی ہے جنہون نے روپیہ مزارعان کو قرض دیا جنہون نے قسموار کنندہ کو کھانا مہیا کیا لیکن کوئی تائید صریح اس خاص واقعہ ملزمانہ کی نہین ہے کہ روپیہ قسموار کنندہ کے پاس پہونچا۔ تو مجسٹریٹ نے جج نے شہادت پر اس لحاظ سے غور کیا کہ وہ شرکائے جرم نے دی ہے مین تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرونگا۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ۱۸۸۹ء بنام مگن لال موتی لال

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و موتی لال

مقدمات منتقل وجہون پورمین مجسٹریٹ نے اپنی تجویزمین اس بات کوصاف طور پردکھلایا ہے کہ یہ امرکہ گواہان مقدمہ شرکاے جرم ہین اونکے ذہن مین موجود تہا مجسٹریٹ نے لکہا ہے کہ بموجب دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت کے عدالت کو یہ تجویزکرنا چاہیے کہ آیا بیان شرکاے جرم مین صداقت اندرونی ہے یا نہین جس سے ہردومقدمات مین تصدیق بیانات کی ہو بعدہ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ شہادت شرکاے جرم مین اندرونی علامات صداقت کی ہین جنکا واسطے تجویز ثبوت جرم کے ضروری ہونا مجسٹریٹ نے صحیح طور پر بیان کیا ہے اس بات کو یاد رکہنا چاہیے کہ ان جملہ مقدمات مین کوئی قیاس اس قسم کا پیدا نہین ہوتا کہ کوئی سازش بغرض بربادی قسمواکنندگان کے تہی مزارعان نے اپنے بیانات نسبت اوس امرکے جو واقع ہوا صرف اوسوقت کئے کہ جب عہدہ داران گورنمنٹ نے اونسے پوچہا اوراگراونکو کوئی رنج ساتہہ قسم وارکنندہ کے ہوتا تو وہ بیانات مذکور بہت پہلے کرتے یہ بات بہی یاد رکہنی چاہیے کہ درجہ جرم اونکے روپیہ دینے مین قسم وارکنندہ کو انکی نگاہ مین خفیف اوراونکا خوف سزا بدرجہ مساوی خفیف ہوگا یہ اوس قسم کی صورت شہادت شریک جرم کی نہین ہے کہ جسمین شریک جرم تیسرے شخص پر جہوٹہہ الزام لگا کر اپنی خاص گردن یا اپنی مخلصی آزادی کو بچاویگا ممکن تہا کہ وہ اپنے آپ کو تمام تکلیف مزید سے یہ کہکر بچاتا کہ مجکو کچہہ علم نہین مگر اوس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اوس نے روپیہ قسم وارکنندہ کو دیا وہ تنہا وجہ کہ کیون بیان مذکور ساتہہ احتیاط کے پذیرا ہونا چاہیے یہ ہے کہ نامبردہ نے بیان مذکور پولیس کے کہنے سے کیا لیکن معمولی وجہ اشتباہ کی نسبت شہادت شرکاے جرم کے یعنی یہ کہ وہ دوسرون پر جرم کے عائد کرنے کی کوشش کرینگے مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے کیونکہ شرکاے مذکور پر الزام کسی قسم کا لگایا نہین گیا تہا پس میری راے مین کوئی وجہ ہماری دست اندازی کی صیغہ نگرانی مین اس بنا پر نہین ہے کہ مجسٹریٹ نے شہادت شریک جرم پر عمل کیا۔

علاوہ اسکے یہ بحث ہے کہ آیا یہ قسموارکنندگان حسب دفعہ ۳۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے اس بنا پر مجرم ہین کہ ایک شخص نے بتائید ارادہ مشترک دونون کے رشوت لی واضح ہوتا ہے کہ جب موتی لال نے روپیہ مانگا اور انتظامات بابت دینے اوسکے ادا کئے گئے دونون شخص موجود تہے اور مگن لال اوسوقت بہی موجود تہا کہ جب روپیہ فی الواقع موتی لال کو دیا گیا ان واقعات سے اور دیگر حالات مقدمہ سے جو روبرو مجسٹریٹ کے تہے مجسٹریٹ نے یہ مستنبط کیا کہ نیت مشترک تہی میری یہ راے نہین ہے کہ صیغہ نگرانی مین ہمکو اس نتیجہ مین دست اندازی کرنی چاہیے۔

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و موتی لال

بمقدمہ بہون پور مجسٹریٹ نے اس امر پر غور کیا ہے کہ آیا گواہ شرکاے جرم ہین یا نہین اور مجسٹریٹ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ شرکاے جرم نہین ہین مجسٹریٹ کی دلیل یہ ہے کہ گواہان نے بوجہ دباؤ اور دہمکی قسموار کنندہ کے روپیہ دیا مگر دباؤ مظہرہ میری راے مین اوس قسم کا جبر نہین ہے جسکو قانون نے بطور وجہ معافی جرم اعانت بہ مال مابہ الاحتفاظ ناجائز منجانب عہدہ دار سرکاری کے جائز رکہا ہو پس مجسٹریٹ نے اس باب مین غلطی قانونی کی کہ شہادت کو بطور شہادت گواہان شرکاے جرم کے نہین جانچا مقدمہ مین کوئی شہادت بلاتعلق نسبت خاص واقعہ مجرمانہ کے نہین ہے یعنی نسبت واقعی دئے جانے رشوت کے اسقدر سزا ہگت چکی ہے کہ تجویز جدید کیواسطے وقت باقی نہین ہے میری یہ راے ہے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ مگن لال و موتی لال (۱) ملزمان مین سے ہر ایک کی نسبت حکم سزاے قید و جرمانہ بمشقت ہشتر وستو سے بموجب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند بابت بیجا طور پر لینے مبلغ ... کے رعایا سنتہل سے اور رقم ثانی مبلغ ... کے دو اقساط مین رعایاے جیون پور سے صادر ہوا ہے مگن لال و موتی لال بوقت وقوع جرائم مظہرہ بطور قسموار کنندگان پیمایش مال کے مواضع مذکورین مقرر تہے اونکی طرف سے یہ حجت کی گئی ہے کہ مجسٹریٹ نے وقعت شہادت کو بالکل غلط طور پر سمجہا کیونکہ اونہون نے اس بات پر غور نہین کیا کہ آیا شہادت گواہان کی جو شرکاے جرم تہے تائید ہوئی تہی یا نہین اور صاحب سشن جج نے جنہون نے بعد سماعت گفتگو وکلاے ملزمان اور ملاحظہ مسل کے اونکے اپیلون کو بلا اونکے منظور کرنے کے خارج کردیا یہ مسیار شہادت مذکور سے متعلق نہین کیا ہم سے یہ استدعا کیگئی ہے کہ ہم اپنے اختیارات بطور عدالت نگرانی نسبت واقعات اور قانون دونون کے استعمال کرین اور اسلئے مین اول نسبت واقعات کے غور کرونگا۔

اول نسبت مقدمہ سنتہل کے واضح ہوتا ہے کہ جملہ گواہان ثبوت خود اپنے اقرار کے بموجب رشوت سے واقف تہے اونمین سے سب نے بجز دو بنیون کے بشمول پٹیل رشوت کے لئے چندہ دیا یا چندہ وصول کیا یا رشوت حوالہ موتی لال کے کی بلئے واسطے ثابت کرنے اس امر کے حاضر ہوئے کہ ان گواہون مین سے دو شخصون نے روپیہ اونسے بدین غرض قرض لیا تہا کہ اپنا چندہ رشوت ادا کرین بنیون نے اپنا بہی کہاتہ بتائید اسکے پیش کیا مگر مجسٹریٹ کی یہ راے ہے کہ بہ مقابلہ ملزم

(۱) دیگر مقدمات مندرجہ تجویز اسکاٹ صاحب جسٹس مندرجہ بالا مین جارڈین صاحب جسٹس نے تجویزات جداگانہ صادر فرمائین

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال وغیرہ

شہادت پیدا کرنے کی کوشش مین ان تحریرات مین تغیر و تبدل کیا گیا پس میری یہ راے ہے کہ
شہادت مذکور پر استدلال کرنا قرین سلامتی نہوگا پس کوئی تائید اون گواہان کی نہین ہے
جنہون نے بغرض دینے رشوت کے سازش کی تہی وجہ ترغیب دینے رشوت کی یہ بیان کیجاتی ہے
کہ اس بات کا خوف تہا کہ قسمواڑ کنندگان ٹہراے تشخیص مین اپنا اثر ڈالینگے اور ایک ایسا معاملہ
ہے جس سے اونکو کسیقدر تعلق ہے اور نیز یہ خوف تہا کہ وہ اس طور پر کچہ روپیہ خرچ کراوینگے کہ نشانات
حدود قائم کراوینگے حالانکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے بظاہر اونکو کچہ تعلق نہ تہا کوئی شہادت
اس بات کی نہین ہے کہ معاملات پیمایش مین دونون ملزمان مین سے کسی کی جانب سے کوئی
فعل یا ترک فعل بیجا ظہور مین آیا کوئی شہادت اوسوقت تک نہین کی گئی کہ جبتک ایک پولیس
انسپکٹر گانون مین ان جرائم کی نسبت تفتیش کرنے کو نہین آیا۔

نہایت مجہول و متفرق و غیر مؤید بیانات کو درباب دہمکی زبانی کے خارج کرکے وہ واقعات
جنکی روسے ملزمان پر جرم عائد کیا جاتا ہے خاصکر دو ہین ایک مطالبہ روپیہ کا منجانب موتی لعل
بموجودگی مگن لال بعد اسکے کہ موتی لال نے گانون والون کو اپنے قیام گاہ پر طلب کیا تہا اور
ایک ادا کیا جانا مبلغ ۱؏ کا موتی لال کو مگن لال کی موجودگی مین منجملہ گواہان کے پانچ اشخاص
کا اظہار بابت موجودگی مگن لال ان دونون موقعون پر کرایا گیا ہے ان گواہون مین سے ایک
شخص کو اس بات سے انکار ہے کہ ان دونون موقعون مین سے مگن لال کسی موقع پر موجود تہا
بقیہ چار گواہ کہتے ہین کہ وہ کسی جگہ قریب بیٹہا ہوا تہا مگر کوئی شہادت اس بات کی نہین ہے کہ
اوس نے کچہ کہا یا کیا یا کچہ روپیہ لیا اور انہین گواہون کی شہادت سے پایا جاتا ہے اور مجسٹریٹ
نے بہی یہ امر تجویز کیا ہے کہ مگن لال اکثر موتی لال کے قیام گاہ پر جایا کرتا تہا اور وہان کہانا کہایا کرتا
تہا بظاہر مگن لال اوس مقام پر واسطے غرض جائز کے تہا اور تجویز لارڈ امپیجر صاحب بمقدمہ کار
بنام فارلر (۱) اوسکے مفید ہے نظر باین حالات میری یہ راے ہے کہ مجسٹریٹ نے اس بات کے
تجویز کرنے مین غلطی قانونی کی کہ دفعہ ۳۴ مجموعہ تعزیرات ہند متعلقہ ارادہ مشترک متعلق تہی اور میری
راے مین مجسٹریٹ نے بعدم موجودگی شہادت ارادہ مجرمانہ نسبت مگن لال کے فرض کر لیا اور
اوسوجہ سے مگن لال تنہا اس بنا پر مستحق بریت کا الزام ہذا سے ہے۔

نسبت اس امر کے شہادت بالکل عدیم الوجود ہے کہ وہ کون اشخاص تہے جنسے زر رشوت بہم

(۱) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحبان جلد ۵ صفحہ ۱۰

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و موتی لال

کرنے والون نے چندہ لیا الا نسبت اون اشخاص کے جنہون نے بنیون سے قرض لیا جنہون نے تغیر و تبدیل شدہ تحریرات پیش کین شنکر فقیر جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے اوس نے خزانچی کا کام انجام دیا ایسا شخص نہین ہے کہ محض اوسکا بیان باور کر لیا جاوے پس نسبت دونون قیدیون کے میری یہ راے ہے کہ ہمیہ لازم ہے کہ بہت توجہ نسبت اس دلیل کے کرین کہ تجویز ثبوت جرم ناقص ہے رشوت دینے والے شریکا ے جرم ہین جیسا کہ مین ابہی ثابت کرونگا اور اس حیثیت سے اونکی شہادت محتاج تائید ہے اور بہی اختلافات نسبت اون سکہ جات کے ہین جو شنکر نے اپنے پاس رکہے اور نیز نسبت اون باتون کے جو گواہون نے بنیون سے کہین نسبت مقدمہ جیون پور کے واضح ہو کہ بمقابلہ موتی لال کے صریحا جو امر ہے وہ یہ ہے کہ موتی لعل اوس گانون مین ہمراہ مگن لال کے گیا اور گانون والون کو دہمکی دی لیکن یہ امر تسلیم ہے کہ موتی لال نے جیون پور مین کچہ کام نہین کیا اسلئے کوئی وجہ اس بات کی نہین ہے کہ لوگ اوسکی بات کا کیون خیال کرتے ہین ایک گواہ اس دہمکی سے بہی ناواقف ہے دیگر شہادت سے پایا جاتا ہے کہ جب دونون رقمین مگن لال کو بمقام سنبہل دی گئین اور موتی لال خاموش دیکہتا رہا میرے نزدیک اوسکی موجودگی سے یہ فرض کر لینا جائز نہین ہے کہ وہ روپیہ کے لینے مین شریک تہا پس موتی لال کے مجرم قرار دینے کی نسبت جو شہادت ہے وہ صرف رشوت دینے والون کی ہے جنکا یہ بیان ہے کہ موتی لال جیون پور آیا تہا جو ابہی ہین اسوجہ سے دقت پیدا ہوئی کہ منجانب مدعی ہرگز صحیح تاریخ قائم نہین کی گئی بعض گواہان کا بیان ہے کہ دوسری رقم تین روز بعد پہلی رقم کے دیگئی ایک گواہ کہتا ہے کہ وہ ایک روز بعد دیگئی ہے میرے نزدیک یہ امر نہایت خلاف قیاس ہے کہ محض اسامیان زمیندار کے رشوت دینے پر اس آسانی سے اس امید پر متفق ہو جاین کہ تشخیص زمیندار جو اسکا تا بڑہ سکتی تہی نہ بڑہے اگر اسامیان مذکور محض اس خیال سے رشوت دینے کو تیار تہے جیسا کہ مجسٹریٹ نے فرض کیا ہے کہ اگر تشخیص زمیندار بڑہ جائیگی تو ممکن ہے کہ زمیندار انکا لگان بڑہا دے اور یہ بہی ممکن ہے کہ وہ کسی روز ضرورت سے جہوٹہی شہادت دینے کے لئے تیار ہو گئے ہون پہر یہ امر بہی قابل لحاظ ہے کہ اسامیون نے اپنے زمیندار سے کچہ مشورہ نہین کیا اور نیز یہ کہ سنبہل کا کوئی باشندہ جہان دونون رشوتین دی گئین اوس غرض کے لئے ملزمان کے آنے سے واقف ہے اور ایک زمیندار سنبہل اور تلاقی ان ہندون سے بالکل ناواقف ہے نسبت مقدمہ موتی لعل کے بطور ایک بحث مخلوط قانون کے حسب دفعہ ۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند اور ایک مقدمہ خاص کے بلحاظ

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و موتی لال

واقعات کے ضمن مین ہماری دست اندازی جائز ہے میری یہ راے ہے کہ موتی لال کی نسبت تجویز ثبوت
جرم صادر نہین ہونی چاہئے اور نسبت مگن لال کے مین نے اس بات پر احتیاط غور کیا ہے کہ آیا اوسکی
مضرت بوجہ اوس راے کے ہوئی ہے یا نہین جو مجسٹریٹ نے نسبت رشوت دینے والون کے قائم
کی ہے اون وجوہ سے جو مین نیچے بیان کرونگا میری یہ راے ہے کہ رشوت دینے والے اشخاص
مجرم اور شرکاے جرم ہین اور چونکہ ارتکاب غلطی کا ہوا ہے اور معیار تائید کو صاحب سشن جج نے متعلق
نہین کیا یا اقل درجہ اپنی تجویز مین ظاہر نہین کیا لہذا ہمپر مثل اکثر دیگر مقدمات کے شہادت کا جانچنا
اور اس امر کا تجویز کرنا لازم ہے کہ آیا تجویزات ثبوت جرم بلا خطرہ بحال رکھی جا سکتی ہین یا نہین
اب مین امور قانونی کا ذکر کرتا ہون جو بحث اہم ہین بوقت تجویز اس امر کے کہ بیانات گواہان
سے جنکا شرکاے جرم ہونا مسٹر دستور مجسٹریٹ مجوز کو تسلیم ہے کیا معیار متعلق کرنا چاہئے مجسٹریٹ موصوف
نے وجوہ اس تجویز کے بیان کئے ہین کہ بیانات گواہان مذکورین اندرونی صداقت اور باہم اونکے
سازش بغرض رجوع کرنے جھوٹھے الزامات کے نہین تھی مجسٹریٹ موصوف نے دفعہ ۱۳۳ ایکٹ
شہادت ہند کو متعلق سمجھا ہے نسبت اوس قاعدہ کے جسکی رو سے تائید شہادت شرکاے جرم کی
ضرورت ہے مجسٹریٹ موصوف نے لکھا ہے تحریرات عالمانہ سر ریمنڈ ویسٹ صاحب متعلقہ
مقدمہ کرافورڈ مین ایک امتیاز مابین اون شرکاے جرم کے جو از خود ایصال مال بالاحتیاط ناجائز مین
مدد دین اور اون شرکاے جرم کے جو بوجہ مجبوری مدد دین ملحوظ رکھا گیا ہے گواہان مقدمہ ہذا قسم
آخر الذکر مین داخل ہین اور مین کوئی وجہ اونکی شہادت پر اعتبار کرنے کی نہین دیکھتا اسلئے مین
ہر دو ملزمان کو جرم ثانی کا مجرم قرار دیتا ہون" اس سے کچھ اظہار اس بات کا ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ
نے اپنے ذہن مین اس سوال کو خیال کیا کہ آیا شرکاے جرم کی شہادت کی تائید کی ضرورت تھی
اگرچہ مجسٹریٹ موصوف نے اس بات پر غور نہین کیا کہ یہ امر ممکن ہے یا نہین کہ جن شخصون نے
روپیہ اس حیلہ سے جمع کیا کہ اوسکو رشوت دینے مین خرچ کرینگے زر مذکور کو خود اپنے پاس رکھا ہو
ظاہراً مجسٹریٹ موصوف نے یہ تجویز کی کہ کوئی تائید نہین ہے اور کسی تائید کی ضرورت نہ تھی سشن جج
نے بھی اسی قسم کی راے قائم کی اور یہ تجویز کی کہ قطع نظر اسکے کہ رشوت دینے والون نے رشوت
ذاتی وجوہ سے دی یا شکایت کی دقت سے بچنے کے لئے دی یا نامبردگان نے بوجہ اپنے خوف
کے رشوت دی جیسے کہ اون صورتون مین پائے جاتے ہین جنمین ارتکاب جرم استحصال بالجبر کا کیا جاتا
ہے کہ اوس حالت مین ممکن ہے کہ وہ عملاً بیچارہ رہے ہون اشخاص مذکور ایسے ہین کہ جنکی شہادت

۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... لال موتی لعل

بطور گواہان قابل اعتبار سمجھنی چاہئے بعد غور او فکر کثیر کے میری یہ راے ہے کہ یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ صاحب سشن جج کے ذہن مین قاعدہ متعلق شرکاے جرم کے موجود تہا اور شاید اونہون نے یہ خیال کیا کہ دفعہ ۱۶۳ سے متعلق ہے ایک دوسرے مقدمہ مین جسمین مسٹر ڈریکپ نے مگن لال ملزم کی نسبت اسی قسم کے جرم کی بابت تجویز ثبوت جرم صادر کی تہی (مقدمہ نگرانی نمبر ۲۶۲) جسمین ہمنے بعد مباحثہ کے تجویزات کی (۱) مجسٹریٹ موصوف نے اعتراض وکیل ملزم کا نسبت ضرورت تائید

(۱) بمقدمہ محولہ تجویز ذیل جارڈین صاحب جسٹس نے صادر فرمائی تہی

جارڈین صاحب جسٹس - میری تجویز مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر ۲۶۲ مین میرے وجوہ بابت اس تجویز کے درج ہین کہ اس مقدمہ مین مسٹر ڈریکپ نے اس باب مین غلطی کی کہ اون گواہان کو جنکا یہ بیان ہے کہ اونہون نے وہ روپیہ جو چندہ سے واسطے رشوت کے اکٹھا کیا گیا تہا ملزم کو دیا اور اون گواہان کو جنکا یہ بیان ہے کہ اونہون نے بموجب کہنے دوستون اور پڑوسیون کے رشوت دینے کی صلاح کی یہ تصور کیا کہ یہ دونون قسم کے گواہ نہ تو مجرمانہ قابل سزا ہین نہ جرم مظہرہ کے شریک ہین صاحب سشن جج نے جنہون نے اپیل کو سماعت کیا مطابق ذکر اوس قاعدہ کا نہین کیا جسکے بموجب اس بات کی ضرورت ہے کہ شہادت شرکاے جرم کی تائید بذریعہ شہادت بلا تعلق کے ہونی چاہئے کسیقدر نہایت مجہول شہادت اون دہمکیون کی ہے جو ملزمان نے استعمال کین اکثر رشوت دینے والون کا یہ بیان ہے کہ اونہون نے تمیز نشانات حدود سے بچنے کے لئے رشوت دی لیکن یہ امر تسلیم ہے کہ ایسے معاملہ کی نسبت ملزم کو کچہ اختیار حاصل نہ تہا پس کہانی خلاف قیاس ہے ہیرا گوا کو اس امر سے اقرار ہے کہ اوس نے ملزم کو رشوت دینے کی غرض سے چندہ شروع کیا اور مبلغ للعہ جمع کئے اوسکا بیان ہے کہ اوس نے یہ روپیہ اوسی روز ملزم کو بمقام چوراہا دیدیا اور اہبارام ایک شخص منجملہ اون لوگون کے جنہون نے چندہ کا انتظام کیا تہا بیان کرتا ہے کہ وہ بوقت دئے جانے روپیہ کے اتفاقاً موجود تہا ہیرا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ملزم نے اوس سے کبھی روپیہ نہین مانگا ہیرا کا یہ بیان تہا کہ اوس نے دو چندہ دینے والون مسمیان واجی وسانگلا سے روپیہ پایا اور بیان یہ ہے کہ ان اشخاص نے ایک بنیا مسمی اتمارام سے روپیہ قرض لیا اور آتمارام کا اظہار ہوا اور اوس نے اپنی بہی جات پیش کین اس موقع پر مثل دیگر مقدمات کے ان مقدمات مین سے شہادت ساقط ہوتی ہے کیونکہ یہ امر قابل اطمینان مجسٹریٹ کے ثابت ہوا اور اوسکی نسبت کچہ شک نہین ہو سکتا کہ آتمارام کی تاریخون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کے گانون سے چلے جانے کے ایک روز بعد واجی کو روپیہ دیا گیا اور سانگلا کو دو روز بعد دیا گیا مجسٹریٹ ان دونون تحریرات کی نسبت کہ جو بجات صحیح ہونے بیان مدعی کے غلط ہین یہ تصور کرتے ہین کہ وہ نتیجہ غلطی کا ہے

سنہ ۱۸۰۹ء ۲
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال ہوتی لال

شہادت شرکائے جرم کے ساتھ تحریر ذیل کے جواب دیا لیکن یہ ظاہر ہے کہ ملزم نے کچھ روپیہ گواہان سے ساتھ اس دہمکی کے مانگا کہ وہ اونکے نشانات حدود ڈہا دیگا اور بوجہ ان دہمکیون کے روپیہ جمع کیا گیا اور ادا کیا گیا اور اس معاملہ کی نسبت مصنفان مجموعہ تعزیرات ہند نے یہ تحریر کیا ہے جو شخص بلا کسی طلب صریح یا معنوی کے منجانب کسی عہدہ دار سرکاری کے از خود رشوت دینا چاہیگا اور عہدہ دار سرکاری مذکور کو اس بات کی ترغیب دیگا کہ وہ اوسکو قبول کرے تو وہ بموجب قاعدہ عام مندرجہ ضمن ۸۸ کے بحیثیت ترغیب دہندہ قابل سزا ہوگا لیکن جو شخص تعمیل ایسے طلب کی کرے جسکا اظہار کسی نہج پر منجانب عہدہ دار سرکاری کے ہوا ہو تو وہ مجرم اس بات کا نہین سمجھا جا سکتا کہ اوس نے عہدہ دار مذکور کو رشوت لینے کی ترغیب دی" یہ ظاہر ہے کہ مسٹر دریکپ نے ان تحریرات مندرجہ رپورٹ اول کمشنران مجموعہ تعزیرات ہند کو بطور بیان صحیح قانون حال کے جس طور پر کہ وہ چند سال بعد منضبط ہوا تصور کیا صاحب سشن جج نے جنہون نے اپیل کی سماعت کی تذکرہ قاعدہ متعلقہ شرکائے جرم کا نہین کیا اگرچہ اونہون نے یہ خیال کیا ہے کہ ممکن ہے کہ رشوت دینے والون نے جو وجہ رشوت دینے کی بیان کی ہے وہ صحیح نہو اور یہ ممکن ہے کہ نامبردگان نے اپنے آپکو تکلیف سے بچانے کے لئے رشوت ندی ہو در حالیکہ مسٹر دستور نے رشوت دینے والون کو بطور شرکائے جرم بدرجہ

اور اسلئے وہ اونکو چہوڑکر پہر بحث شہادت زبانی و دستاویزی شرکائے جرم پر استدلال کرتے ہین مگر مجسٹریٹ نے اس امر کو نظر انداز کیا ہے کہ داجی نے حلف سے یہ بیان کیا ہے کہ آتمارام نے اوسوقت بہی مین لکہا اگر آتمارام کو کوئی وجہ جہوٹا کرنے اپنے حسابات کی نہ تہی تو تحریرات مذکور شہادت مفید ملزم ہین اور اونسے اس بات کی کوشش ظاہر ہوتی ہے کہ معمولی لین دین موضع کو ایک جہوٹہی رنگت اس غرض سے دیگئی کہ ملزم پہنس جاوے میری دانست مین ایسی حالت شہادت مین ملزم کو ایک حق خاص نسبت متعلق کئے جانے قاعدہ متعلقہ شہادت شرکائے جرم کے حاصل ہے کیونکہ ایسی شہادت وہ عین خطرہ ہے جسکے لوگ مستوجب ہین بچ سکے کہ وہ چیز جسکو سر بارنس پیکاک صاحب نے الہی بخش کے مقدمہ مین پناہ عظیم متعلقہ قاعدہ مذکور نامزد کیا ہے اونسے متعلق کی جاوے قاعدہ مذکور جملہ اشخاص سے یکسان طور پر متعلق ہے یہ ثابت نہین ہے کہ ملزم نے اپنے کار منصبی کے انجام مین کوئی ظلم کیا اگرچہ کار مذکور کا لوگون کے آدمیون کو ہمیشہ ناگوار ہوتا ہے میری یہ رائے ہے کہ بے انصافی ہوئی ہے اور بوجوہ بالا ملزم مستحق بریت کا ہے اور وجوہ مذکور مطابق خاص دلائل مسٹر گوکل داس کے ہین جو بوقت سماعت از طرف ملزم حاضر ہوئے تہے۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مکن لال و موتی لال ۱۸۸۵ء

اوسط انیک جلین تصور کیا کہ جنکی شہادت کو وہ آخرکار باور کرسکتے ہین مسٹر ڈریکپ نے اونکو بطور اشخاص معصوم کے تصور کیا پس گو نتیجہ دونون مقدمون مین واحد ہے اور ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی ہے تاہم باستعمال اختیارات نگرانی عدالت ہذا ان مقدمات مین امتیاز ہونا چاہئے

ودمنٹ یعنی یادداشت جسکا حوالہ مسٹر دستور نے دیا ہے اگرچہ وہ کوئی سند عدالتی نہین ہے الا ایک دستاویز سرکاری ہے جسمین رائے گورنمنٹ بمبئی کی ایک معاملہ اہم مین ظاہر کی گئی ہے چونکہ مجسٹریٹ نے منٹ مذکور کو شہادت گواہان شریک جرم کے جانچنے مین بطور ہدایت استعمال کیا ہے اور چونکہ اور خاص حجت مسٹر رنسن کی بطور کونسل منجانب موتی لال یہ ہے کہ یہ طریقہ قانونی غلط تھا اور اوس سے بے انصافی ہوئی اور چونکہ مسٹر گوکل داس نے اس مقدمہ مین منجانب مکن لال اور مسٹر باسدیو نے منجانب ملزمان دیگر مقدمات کے جنکی سماعت ہنے ایک ہی روز کی مسٹر رنسن کی دلیل کو اختیار کیا لہذا ہمنے اس بات کی اجازت دی کہ منٹ مذکور کا حوالا اس طور پر دیا جاوے کہ اوس سے مطلب مسٹر دستور کا عبارت مندرجہ بالا مین ظاہر ہوتا ہے بعد ازہ قلیلہ ہے جسپر دلائل کونسل ذیعلم نسبت امر ضرورت اور اس بات کے کہوستی ہین کہ آیا رشوت دینے والے شریک جرم تھے یا محض مظلوم تھے اور اس امر کی نسبت صاحب سشن جج نے یہ خیال کیا ہے کہ وہ متعلق جرم استحصال بالجبر کے ہے جس طور پر کہ اوسکی تعریف دفعہ ۳۸۳ مجموعہ تعزیرات ہند مین کی گئی ہے علاوہ اسکے منٹ مذکور تصنیف ایک مقنن ذیعلم کی ہے جو چند برس تک ایک لائق جج عدالت ہذا کا رہا اور اسلئے میری رائے مین یہ نہین چاہئے کہ بینچ ہذا بوقت صدور تجویز اوسکو چپ چاپ چھوڑ جاوے اور چونکہ اوسکی وجہ ضرورت حوالہ مقدمات کی ہوئی لہذا مین نے منٹ مذکور کو تمام تر دوستانہ تعظیم کے ساتھہ جہانتک کہ دلائل اور مقدمات کو اوس سے تعلق ہے جانچا مقدمات مذکور بھی اس قابل نہین ہین کہ اونکی نسبت خاموشی اختیار کیجاوے اور اونکا ذکر نہ کیا جاوے۔

جو کچھ کہ مین نسبت مباحثات قانونی کے کہا چاہتا ہون وہ بلا حوالہ دلائل کونسل اور ان اسناد اعظم کے جنکا حوالہ کونسل موصوف نے دیا ہے سمجھہ مین نہین آسکتا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عبارت منٹ مذکور جسکا حوالہ مسٹر دستور نے دیا ہے عبارت مندرجہ ذیل ہے جسمین سر رمینڈ ولیٹ صاحب نے نسبت وقعت شہادت بعض گواہان یعنی معاملت داران و مجسٹریٹان کے جنہون نے یہ اظہار دیا تھا کہ اونہون نے بغرض حاصل کرنے اپنے عہدون کے روپیہ دیا تھا دلیل کی ہے میکالے صاحب اور اونکے ہم جلیسون نے ہنگام منضبط کرنے مجموعہ تعزیرات ہند کے اپنی یادداشتون مین سے

۱۸۹۵ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
[illegible]

ایک مین اس بات کے نشان دینے کی ضرورت تھی کہ ہند مین جرم ایسے شخص کا جو بوجہ دباؤ کے کسی عہدہ دار کو رشوت دے محض برائے نام ہے بلحاظ عادات خیال و روایات اون لوگون کے دینے روپیہ سے ایسے حالات مین بغرض حاصل کرنے کسی عہدہ کے یا کرانے تبدیلی کے اوسی طور پر عام پروائی تہذیب کی مستبنط نہین ہوتی کہ جسطور پر انگلستان مین خرید کرنے کسی معاش متعلقہ گرجا یا خریداری کمیشن یا تبادلہ مابین افسران فوج سے پس امر مذکور سے اعتبار کسی گواہ مین بھی بطریق اہم کمی نہین ہوتی ایسکے بعد جو امر قابل لحاظ ہے وہ یہ ہے کہ اگر شہادت اوس قسم کے گواہون کی جسکا حوالہ ابھی دیا گیا اور کیونکہ یعنی شہادت ایسے اشخاص کی جنسے استحصال بالجبر کیا جاتا تھا اور جو خود بالارادہ شریک رشوت دینے کے نہ تھے تو ایک عام خیال ظلم اور مجبوری کا سرکاری عہدہ داران مین ایسا پھیلا ہوا ہوگا کہ وہ شخص جنہون نے بلا جبر یا دباؤ صریح کے معاملات رشوت ستانی مین مدد دی یا بموجب معاملات مذکور کے روپیہ دیا یا روپیہ دلانے مین مدد کی مشکل سے ایسے اشخاص تصور کئے جاسکتے ہین جنہون نے اپنے ارادہ آزادانہ کے بموجب عمل کیا جو مسافر اپنی تھیلی روپیہ کی کسی ڈاکو کے حوالہ کردے فی الحقیقت اوس شخص سے زیادہ آزاد نہین ہے کہ جس سے اوسکی تھیلی جبراً چھین لیجاوے (پارلیمنٹری بلو بک حرف سی - ۵۷۰۱ بابت ۱۸۸۹ء مراسلت متعلق مقدمہ مسٹر کرافورڈ سی ایم جی سول سروس بمبئی صفحہ ۱۲۷) یہ تحریرات فی الواقع نسبت طریق عمل بجا بعض مجسٹریٹون اور ججون کے لکھی گئی تہین جنسے احکام اسٹیٹوٹ سنہ ۵ و ۶ جلوس ایڈورڈ ششم باب ۱۶ و اسٹیٹوٹ سنہ ۴۹ جلوس جارج سوم باب ۱۲۶ متعلق ہین ہمکو اسوقت مجرم ہونے اون اشخاص سے تعلق نہین ہے جو عہدہ عدالتی یا دیگر عہدہ ہائے سرکاری اعتبار کے بذریعہ دینے رشوت کے حاصل کرین اوس صورت کی نسبت عدالت ہذا سے حال مین بصیغہ نگرانی فوجداری بمقابلہ گنیش نارائن ساٹھے (۱) تجویز ہوئی تھی اور بہ تقلید فیصلجات پارلیمنٹ شاہی و ہوس آف لارڈس و جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل و عدالت کوئنس بینچ قاعدہ قرار دیا گیا اور جملہ فیصلجات مذکور مین طریق عمل اور رشوت آمیز صاحب جج بلحاظ آغاز نہایت مجرمانہ اور بلحاظ نتائج نہایت پرخطر سمجھا گیا ہے بہت سی تحریرات اوس مقدمہ کی مقدمہ ہذا سے متعلق ہین اور تحریرات کنیڈی صاحب جسٹس وانیجانب کی بمقدمہ قیصر ہند بنام گنیش (۲) کی گئین کسیقدر تعلق بحث مجسٹریٹ ایسے اشخاص سے ہے جو وسائل رشوت آمیز واسطے حصول فوائد کے استعمال کرین مقدمہ حال ایسا ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۰

(۲) ایضاً ،، ،، ،، صفحہ ۱۵۲

۱۹۰۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
تکن لال سنگی لال

کہ جسمین گواہ اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ اونہون نے وہ روپیہ جمع کیا اور اوسکا چندہ کیا جسکی نسبت بیان ہے کہ مازیان قیمواز کنندگان صیغہ پیمایش مال تے یا گواہان یہ ظاہر کرتے ہین کہ اونہون نے زر مذکور بزلبق دہمکی قیمواز کنندگان کے یا اونکے مانگنے کے یا بموجب مشورہ دیگر اشخاص کے جنہون نے اونکو چندہ دینے کی صلاح دیکر دیا یا اونکا اقرار ہے کہ اونکو خوف تہا کہ دیگر نہج پر قیمواز کنندگان بیجا طور پر اونکی تشخیص بڑہا دینگے یا تعمیر نشانات حدود مین اونکا روپیہ خرچ کرا دینگے دو امور قانونی پیدا ہوتے ہین اور دونون کی نسبت دلیل کی گئی ہے (اول) آیا گواہان درحالیکہ قیمواز کنندگان نے اونسے رشوت مانگی یا اونکو دہمکایا یا دیگر اشخاص نے اور اونکے دوستون اور پڑوسیون نے پہسلا کر اونسے چندہ کرایا مستوجب سزا بعلت اعانت بغرض رشوت دینے کے اور بعلت رشوت دینے کے ہین یا نہین (دوم) اور اگر ہین تو وہ شرکا جرم ہین یا نہین -

ان امور مین سے امر اول کی نسبت منجانب مسٹر برنسن یہ دلیل کیگئی کہ کوئی شخص بطور صفائی ایسے فعل کے جو دیگر نہج پر مجرمانہ ہو عذر ضرورت یا مجبوری بجز اوس نہج کے کہ جس نہج پر دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین حکم ہے پیش نہین کرسکتا اور ازروے دفعہ مذکور کے بعبارت صریح جوابدہی مذکور ایسے جرم پر محدود کیگئی ہے جبکہ اوسکو کوئی شخص دہمکی سے مجبور ہوکر کرے اور اوس دہمکی سے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول طور سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اوس امر کا اوسکے فوراً ہلاک کیے جانے کا نتیجہ ہوگا اس عذر سے ازروے دفعہ مذکور قتل عمد و جرائم خلاف ورزی یا سرکار جنکی پاداش مین سزاے موت مقرر ہے مستثنی کیے گئے ہین مسٹر شانتا رام وکیل سرکار نے اس دلیل کا صحیح ہونا اور یہ امر تسلیم کیا کہ صرف دفعہ ۹۴ وہ قانون ہے جسکی روسے مرتکب جرم کو اس بات کی اجازت ہے کہ بطور جوابدہی عذر ضرورت کو پیش کرے میری یہ راے ہے کہ یہی قانون ہے ضرور ہے کہ عین اوسوقت پر فوراً ہلاک کیے جانے کا اندیشہ معقول ہو بہر نسبت تحریرات متعلقہ استحصال بالجبر و تعریف مندرجہ دفعہ ۳۸۳ مجموعہ تعزیرات کے واضح ہو کہ مسٹر برنسن نے صورت اون اشخاص کو جو اپنے روپیہ کی تہیلی ڈاکوؤن کے حوالہ کردین جو ہر آئینہ شرکا جرم نہین ہین اس بنا پر متمیز کیا کہ ایسا کرنے مین وہ ارتکاب کسی ضرر کا بحق عوام الناس نہین کرتے اشخاص مذکور امن ملکہ معظمہ مین خلل نہین ڈالتے نہ انتظام سرکاری مین مخل ہوتے ہین جو اس بات پر مبنی ہے کہ جملہ عہدہ داران سرکاری اپنی خدمت کو حسب منشا بطا انجام دین اشخاص کو جائز نہین ہے کہ بالجبر عہدہ داران سرکاری کا مقابلہ کرنے مین باہم متفق ہون نہ اونکو یہ جائز ہے کہ باہم سازش کرکے اور بذریعہ رشوت کے عہدہ داران سرکاری پر حملہ کرین (ملکہ معظمہ بنام گنیش) مسٹر برنسن نے الفاظ لارڈ چیف جسٹس ڈینمن صاحب جو

۱۸۸۹ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گمن لال ہتی لال

اونہون نے بمقدمہ سرکار بنام شیلڈ (۱) کیے تہے اختیار کیا ہے اوس موقع پر لارڈ صاحب موصوف نے
یہ نشان دیا ہے کہ قیدیان اکثر یہ کہتے ہین کہ اونہون نے ارتکاب جرم کا ایک دوسرے کے خوف سے
کیا تاہم جناب ممدوح یہ فرماتے ہین کہ "امر مذکور کبہی قانوناً بطور وجہ معافی جرم قیدی کے پذیرا نہین کیا گیا اور
قانون ہے کہ کسی شخص کو بخوف نتائج اپنی ذات خاص کے یہ استحقاق نہین ہے کہ شریک ارتکاب
ضرر عوام الناس ہو" اسی طور پر بمقدمہ سرکار بنام پرسرام کیشو (۲) یہ تجویز ہوئی تہی کہ لینا رشوت کا منجانب
ملازمان سرکاری کے استحصال بالجبر منجانب اشخاص جمہور انام سے مختلف ہے اور اوسکی تجویز بموجب
دفعہ ۱۶۱ کے ہونی چاہئے نہ کہ بموجب دفعہ ۳۸۴ مجموعہ تعزیرات کے جس حالت مین کہ بعض گواہان
نے جہوٹی شہادت دی اور پہر یہ عذر کیا کہ ایک پولیس انسپکٹر نے اونسے مجبوراً جہوٹی شہادت دلوائی ہے
یہ تجویز ہوئی کہ وہ مجرم ہین کیونکہ کوئی ثبوت اندیشہ فوراً ہلاک کئے جانے کا نہ تہا (ملکہ معظمہ بنام سونو (۳)
ہر آئینہ یہ اصول زیادہ خوف کے ساتہہ عہدہ داران سرکاری سے متعلق ہین بمقدمہ سرکار بنام کمنیٹ
(۴) لارڈ منسفیلڈ صاحب نے یہ فرمایا قانوناً یہ کہنا کہ مجہکو خوف تہا کوئی وجہ معافی واسطے مجسٹریٹ کے
نہین ہے" بلکہ اشخاص جمہور انام بہی جبکہ وہ کوئی افعال مجرمانہ کسی چیز کے خوف سے بجز خوف فوراً
ہلاک کئے جانے کے کرین تو وہ ذمہ دار اپنے افعال کے ہین (۵)۔

(۱) رپورٹ کار نگٹن وپین صاحبان جلد ۷ صفحہ ۱۷ لغایت صفحہ ۶۲۰ ۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱ مقدمات فوجداری
(۳) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۱۰ صفحہ ۳۳ ۔ (۴) رپورٹ کار نگٹن وپین صاحبان جلد ۵ صفحہ ۱۹۵۔
(۵) دفعہ مندرجہ نوٹ حرف بی نوشتہ میکالے صاحب متعلقہ مسودہ اول تعزیرات ہند کا حوالہ دینا کارآمد ہوگا میکالے صاحب
نے فرمایا ہم یہ یقین نہین کر سکتے کہ وہ خوف جو کسی شخص کو اس امر کا ہو کہ وہ کسی وقت زمانہ آیندہ مین پہانسی پر چڑہایا
جائیگا خوف فوراً ہلاک کئے جانے پر غالب آنے کے لئے کافی ہے لیکن خوف سزاے زمانہ مابعد اکثر اون وجہون سے
غالب آسکتا ہے جنسے کسی شخص کو ترغیب اس بات کی ہو کہ شرکاے خلاف ورزی کنندگان قانون کے ساتہہ متفق ہو
جنکے ساتہہ مین کوئی شخص جو کسی ایسے ظلم سے پرہیز کرے جسکا وہ حکم دین اپنی جان کو محفوظ نہین سمجہہ سکتا ہے
اس سے زیادہ کوئی بات معمولی نہین ہے کہ سمندر کے لٹیرے اور رہزنون کے قافلے کے لوگ اور بلوہ کرنے والے بطور
وجہ معافی اپنے جرائم کے یہ بیان کیا کرتے ہین کہ اونکو اپنے شرکا کا خوف تہا اور اونکی یہ جرات نہین ہو سکتی تہی کہ وہ دیگر
نہج پر عمل کرین نہ یہ امر کسی نہج پر خلاف قیاس ہے کہ یہ بات اکثر صحیح ہو بلکہ یہ بات خلاف قیاس نہین ہے کہ جماعت
سمندر کے لٹیرون اور رہزنون کے قافلون نے بخوف یکدگر ایسے جرائم کا ارتکاب کیا ہو کہ جنکا ارتکاب اونمین سے
ہر شخص کرنا نہین چاہتا لیکن ہمارے نزدیک عیان ہے کہ اس بات سے اشخاص کو پوری ہمتی قانون سے معاف رہنے چاہیئن۔

سنہ ١٨٩٩ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گمن لال و منی لال

پس کہیا یعنی مقدم و دیگر جمع کنندگان چندہ و دہندگان رشوت اور اون اشخاص پر کیا فرض تہا جنکا یہ بیان ہے کہ اونہون نے قسموار کنندگان کو روپیہ دیا ہر آئینہ یہ فرض تہا کہ اس طور پر عمل کرین فرض انکو یہ خوف تہا کہ وہ انکو نشانات حدود قائم کرنے نہ دینگے حالانکہ معلوم ہوتا ہے کہ قسموار کنندگان کو اوس سے کچہ تعلق نہ تہا یا اس بات کا خوف تہا کہ مبادا پیش ہونے تجویزات افسران اعلی صیغہ پیمایش کے پیشگاہ گورنران کونسل سے تشخیص جمع زائد اونکے کہیتون پر ہو جائیگی مگر سوال یہ ہے کہ اشخاص متعلق نے کیونکر اس بات کے قیاس کرنے کی جرات کی کہ تشخیص کیا ہوگی یا آیا کہ قسموار کنندہ نے زمین کے اقسام صحیح طور پر قائم کئے تہے رشوت دینے سے بادی النظر مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ رشوت دینے والے بیجا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین اور رشوت دینے والے کی بات کا باسانی یقین نہین ہو سکتا جو یہ بیان کرے کہ اوسنے کسی عہدہ دار سرکاری کو بغرض سے رشوت دی کہ وہ کسی امر خلاف قانون پر پوشش کے کرنے سے باز رہے بموجب دفعہ ١٦١ مجموعہ تعزیرات ایسے عہدہ دار سرکاری کو سزا ہوتی ہے جو کوئی انعام یا رشوت محض واسطے کرنے اوس فعل کے لے جسکا کرنا اوسپر فرض ہے پس اگر لوگ اس غرض سے متفق ہون کہ کسی عہدہ دار سرکاری کو رشوت دین اور اس غرض سے چندہ کرین اور بموجب اتفاق مذکور رشوت دین تو وہ حصول رشوت کے اعانت کے جرم کے مرتکب ہو سکتے ہین وہ سب اشخاص معین ہین جو اتفاق کرین یا صریحاً یا ضمناً مشورہ دین یا بہیا کرین یا حکم دین یا پیش کرین (ڈائجسٹ مولفہ اسٹیفن صاحب مد ۴۰ ملاحظہ طلب ہے) یہ عام قاعدہ جو قانون انگلشیہ سے لیا گیا ہے اور بطور دفعہ ٩٤ منضبط کیا گیا ہے کہ کسی خوف سے بجز خوف فوراً ہلاک کئے جانے کے کوئی فعل مجرمانہ جائز نہین ہوتا لارڈ میکالے صاحب اور اونکے شرکا نے بعد غور کامل کے تجویز کیا تہا جیسا کہ اونکے دلچسپ اور طویل مباحثہ مندرجہ نوٹ بی سے ظاہر ہوتا ہے دفعات متعلقہ رشوت جس طور پر کہ وہ ابتدا درج مسودہ کی گئی تہین اوسوقت تبدیل کی گئین کہ جب واضعان قانون نے مجموعہ تعزیرات کو منضبط کیا اور اس بات کا ذکر نامناسب ہے کہ تشریح متعلقہ دفعہ ١٦١ ایک استقرار اس امر کا منجانب واضعان قانون کے ہے کہ کسی عہدہ دار سرکاری کے روبرو رشوت کا پیش کرنا جو اوسکے لینے سے انکار کرے ایک جرم بموجب مجموعہ تعزیرات کے ہے ۔

قانون ہند بابت مجبوری و ضرورت بطور وجہ جواز ایسے فعل کے جو دیگر نہج پر جرم ہے قانون انگلستان پر مبنی ہے جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون اور قانون انگلستان جیسا کہ مین صاحب نے دفعہ ٩٤ کے نیچے اور اسٹیفن صاحب جسٹس نے مادات ٣١ و ٣٢ - اپنے ڈائجسٹ مین فرمایا ہے بالخصوص وہی ہے قانون مذکور بہت پرانا ہے تشریحات اسٹیفن صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ٹالسن (١) ملاحظہ طلب

(١) رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ٢٣ صفحہ ١٨٦ ۔

سنہ ۱۸۰۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
مگن لال موتی

طلب ہین لارڈ ایل صاحب نے یہ دلیل کی ہے کہ ہمارا قانون بہ نسبت اوس قانون کے جو فرانس
جسٹنگل کمیز وپشن نے اس بارہ مین قرار دیا ہے بہتر ہے کیونکہ ہمارے قانون کے بموجب اشخاص
مظلوم اس بات سے باز رہتے ہین کہ اپنے خاص مقدمہ کی نسبت خود تجویز کا دعوی کرین اور بیجا
وسائل خلاف قانون سے چارہ جوئی حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہون مثلاً درحالیکہ ملازمان یہ تجویز
کرین کہ اونکو کپڑون یا کہانے کی ضرورت ہے اور اپنے آقاؤن کی چوری کرکے اونکو حاصل کرین
(۱) مسٹر برہیلیس نے مقدمہ میک کروتر (۲) کا حوالہ اسلئے دیا ہے کہ اوس سے ثابت ہوتا ہے
کہ اگر کوئی اور قاعدہ ہوتو اوس سے جرم کا زور ہو جائیگا جس حالت مین بعض قیدیان نے یہ
عذر کیا کہ ۱۷۴۵ء مین وہ شریک ڈیوک آف پرتہہ کے جنگ وجدل بمقابلہ بادشاہ ہین
اس وجہ سے ہوئے کہ اونکو یہ خوف تہا کہ اونکے مکانات جلا دئے جائینگے اور مال واسباب
لوٹ لیا جائیگا جملہ حکام عدالت نے اس بات مین اتفاق کیا کہ قیدیان کی نسبت تجویز
ثبوت جرم صحیح طور پر صادر ہوئی اور سرایم فاسٹر صاحب نے نشان دیا ہے کہ اگر اس قسم کی
دہمکی وجہ معافی سمجہی جاوے تو ہر بغاوت کے سرغنہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اپنے جملہ مددگاران کو
معاف کرالیگا یہی خیالات اون اشخاص سے متعلق ہین جو عہدہ داران سرکاری کو رشوت
دین اور اس ملک مین یہ جرم بہ نسبت جرم بغاوت کے زیادہ تر عام ہے اگر بموجب قانون کے
یہ جائز ہو کہ رشوت دینے والے جبکہ وہ کسی جج کو بغرض حاصل کرنے کسی فیصلہ کے یا کسی اعلی
عہدہ دار صیغہ ایگزیکیوٹیو کو بغرض حاصل کرنے کسی عہدہ کے رشوت دین مواخذہ فوجداری
سے بذریعہ بیان وثابت کرنے اس بات کے بچ جاوین کہ اونکو خوف کسیقدر نقصان ز رکا یا ایکہ
تر دلے جانے ترقی کا دیا گیا تہا تو یہ امر بمنزلہ تائید رشوت ستانی کے ہوگا کیونکہ اوس حالت مین
جج یا عہدہ دار مستلوث کو کوئی موقع حاصل ہوگا کہ ہوشیاری کے ساتھ دہمکی کو کام مین لاکر اون
جملہ اشخاص کو معافی دلوا دے جو اوسکو روپیہ دین یہ دلیل اور بہی زیادہ وسیع ہو جاتی ہے اگر
معافی مذکور کسی مسئلہ قانون کے ذریعہ سے اون اشخاص سے بہی متعلق کیجا سکے جو رشوت گیرندہ
کے قریب ہون بلکہ جنکو مثل اکثر گواہان مقدمہ کے دیگر اشخاص نے بہلایا ہو کہ بوجہ خوف رشوت
گیرندہ مذکور کے اونکو روپیہ دین دوسرا مقدمہ متذکرہ مقدمہ اسٹرٹین و دیگر ممبران کونسل
کا ہے جنکی نسبت اس جرم کی تجویز ہوئی تہی کہ اونہون نے لارڈ پگٹ صاحب گورنر مدراس کو

(۱) رپورٹ ہای صاحب مقدمات پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۱۵ (۲) اسٹیٹ ٹرایلس جلد ۹ صفحہ ۴۴ مسٹر فاسٹر صاحب کے مقدمات فوجداری صفحہ

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال و مرلی لال

تحت سے اوتار دیا تہا ملزمان مذکور نے عذر ضرورت کا پیش کیا اور یہ بیان کیا کہ یہ امر جبر بغرض جاری رکھنے گورنمنٹ کے ضروری تہا مگر لارڈ منسفیلڈ صاحب (۱) نے مختلف معنی لفظ کے بیان کئے درحالیکہ وہ خوف فوراً ہلاک کئے جانے سے متعلق ہو اور جبکہ وہ محض معاملات رائے اور حساب فائدہ سے متعلق ہو ضرورت آخری یعنی متعلق سیاست ملن جو قانوناً کوئی وجہ معافی نہین ہے ایسی حالت مین موجود نہین ہوسکتی کہ جب گورنمنٹ باضابطہ اور اوسکے تمام عہدہ دار ایسے موجود ہون کہ جنسے شخص مظلوم چارہ جوئی کرسکتا ہے سب حال کا مقدمہ جسکا حوالہ کونسل ذیعلم نے دیا ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ڈڈلی (۲) ہے جسمین تجویز ہوا ہے کہ جو شخص بباعث بہوک کے موت سے بچنے کے لئے دوسرے شخص کو اوسکا گوشت کہانے کے لئے مار ڈالے تو وہ مجرم قتل عمد ہے اوسمقدمہ مین لارڈ کالرج صاحب نے اون اسناد کا نتیجہ بیان کیا ہے جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسی کوئی ضرورت نہ تہی جس سے دیگر جہاز رانان جہاز تباہ شدہ کو یہ جائز ہوسکتا کہ اوس لڑکے کو مار ڈالین جسکو اونہون نے اپنی جان بچانے کے لئے کہا لیا ان تمام اسنادسے نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ بحث مجرمیت کے تجویز کرنے مین بموجب قانون کے عدالتہاے کو درحالیکہ کوئی خوف فوراً ہلاک کئے جانیکا نہو مسئلہ فلسفا متعلقہ ارادہ آزاد کی نسبت بحث کرنے کی ضرورت نہین ہے نہ اس بات کے تجویز کرنے کی ضرورت ہے کہ جو شخص اپنا کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے رشوت دے وہ مظلوم استحصال بالجبر ہے یا بیچارہ معلوم ہوتا ہے بجز اسکے کہ کمی سزا کو علاقہ ہو اس قسم کا بیان زیادہ تر داخل سخن آرائی ہے نہ کہ دلیل متعلق بہ امر موقت تجویز لارڈ فرس صاحب بعلت جرم قتل عمد نشان دیا گیا ہے اوسمقدمہ مین جب کونسل ملزم نے یہ دلیل کی کہ غصہ ایک دیوانگی مختصر ہے اور یہ کہا کہ ملزم اسوجہ سے بری ہونا چاہیے کہ وہ غصہ مین تہا تو سالسٹر جنرل نے یہ جواب دیا کہ مسئلہ زبان لاطینی بطور ایک تنبیہ متعلقہ اخلاق کے چاہو جیسا عمدہ ہو مگر کبہی قاعدہ قانونی نہ تہا نہ کبہی قاعدہ قانونی ہوسکتا ہے کیونکہ قوانین کا یہ مطلب ہے کہ اشخاص پر غضب ارتکاب قتل سے روکے جاوین ہمارا قانون عقل عام و فلاح عام پر مبنی ہے اور کمین مدعا قانون کا وجود صرف اس غرض سے تسلیم کیا گیا ہے کہ اوسکو سزا دیجاے بیکانے صاحب نے فرمایا ہے کہ قانون تعزیری کا مقصد حصول نیکی نہین ہے اور اگر انسان نیک ہون تو دنیا کو قوانین تعزیری کی ضرورت نہوگی کوئی مستغیث کونکر کہہ سکتا ہے کہ کیا تجویز ہمارا ہونی چاہئے نہ کوئی رعیت یہ کہہ سکتی ہے کہ کسقدر زر لگان وصول کیا جانا چاہئے نہ کوئی سول سرونٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ آیا اوسکا طریق عمل ترقی کے لائق ہے یا نہین نہ کوئی عہدۂ فوج یہ کہہ سکتا

(۱) اسٹیٹ ٹرائلس جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ ۔ (۲) رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۳

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مگن لال مرلی لال

کہ اوسکو کمیشنڈ ملنا چاہئیے یا نہین یا وہ واسطے کسی خدمت معززکے منتخب ہونا چاہئیے یہ باتین اختیار تمیزی اشخاص بالاتر مین ہین اور اکثر داخل اختیارات شاہی ہین اگر ہر شخص جو ناخوش ہو اپنے انجام کو بوشت احکام منسوب کرے اور بمقابلہ مجازقیاسات قانونی کے اپنے اغراض کو بذریعہ دینے رشوت کے حاصل کرنا چاہے تو گورنمنٹ لوٹ جائیگی ورنہ اسی طور پر پادری بذریعہ خریداری کے منصب بشپ کو کیون حاصل نکرے یا کوئی ادنی شخص بذریعہ رشوت رتبہ امیری کیون حاصل کرے اگر ایک مرتبہ خوف قانون فوجداری کا جاتا رہے تو ایسی تمام باتون کے واسطے موقع وافی ہو جائیگا عنایات سلطانی مثل عطیات الہی روپیہ کے ذریعہ سے خرید نہونی چاہئین ہمارے انتظام مملکت مین کسی سیمن میگس [۱] قوم کی گنجایش نہین ہے ہر رعیت سلطنت کی اپنے حقوق کو بطرق معینہ قواعد سلطنت حاصل کرسکتی ہے کوئی شخص کوئی کیون نہو اس بات کی کوشش نہین کرسکتا کہ ملازمان سلطنت کو رشوت دیکر اپنے حقوق حاصل کرے یہ عمل خلاف مصلحت عام قانون کے مثل خریدنے عہدہ ہاے سرکاری کے اون صورتون مین بھی جنمین کوئی جرم بخلاف ورزی اسٹیٹیوٹ کے نہو ہے لا بنام لا (۱) ونگ ٹن بنام ڈکسل (۲)۔

چونکہ یہ سبب رشوت اس طور پر خلاف تہذیب اور سلطنت کے لئے باعث خطرہ ہے اور بروے مجموعہ تعزیرات و اسٹیٹیوٹ ۳۲ جلوس جارج سوم باب ۵۲ و باب ۶۲ جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکی نسبت پارلیمنٹ کی کیا راے ہے ممنوع و قابل سزا ہے لہذا میری یہ راے ہے کہ رشوت دینے والے گواہ حصول رشوت ظاہرہ مین شریک جرم ہین جو وجوہ مینے بیان کئے ہین اونسے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گواہان مذکور بطور اشخاص نیک چلن تصور نہین کئے جاسکتے بلکہ اشخاص ہتاوث تصور کئے جائینگے مجکو شہادت مین کوئی ایسی بات معلوم نہین ہوئی جس سے یہ جائز ہوسکے کہ ہم گواہان مذکور کو مجرمان سے کم (گو سخت قسم کے نہین) تصور کرین نہ اونکی شہادت کو کوئی وقعت دیگر نہج پر حاصل ہوسکتی ہے کیون اونکو کافی سے زیادہ موقع سازش کرنے کا حاصل ہا کوئی شخص اس بات کا شبہہ کرنے سے باز نہین رہسکتا کہ جو شخص ایسے ملائم ہین اور رشوت دینے کے شائق ہین اونکو کسی دیگر وجہ یا دباؤ سے جھوٹ بولنے کی ترغیب ہوسکتی ہے یہ خیالات اسوجسے اہم ہین کہ تحقیقات نہین کیگئی ہے کہ ملزمان نے انجام اپنے منصب واقعی مین استعمال کسی ظلم کا کیا چونکہ یہ ثابت نہین ہے کہ ملزمان نے اپنے کام قسموارہ

[۱] سیمن میگس ایک شخص تھا جسکا ذکر بیبل مین ہے اور جو اختیار عطاے روح مقدس کو خرید کرنا چاہتا تھا باب المکیس

(۱) رپورٹ پیروولیمس صاحبان جلد ۳ صفحہ ۳۹۱ -

(۲) رپورٹ چانسری مولفہ برون صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۲۴

کرنے زمین مین کوئی ایک فعل بہی خلاف قانون یا غیر ضروری کیا لہذا یہ بیان رشوت دینے والون کا کہ اونہون نے ظلم سے بچنے کے لئے روپیہ دیا قابل جانچ کے ہے اور نیز شہادت متعلق دہمکی کے بہی قابل جانچ کے ہے۔

مجکو کوئی وجہ اس بات کی نہین معلوم ہوتی کہ کیون معمولی معیار شہادت گواہان شریک جرم کا ان گواہان سے متعلق نہ کیا جاوے لارڈ انجبر صاحب نے یہ قرار دیا ہے کہ اس قسم کے قاعدے سب سے یکسان طور پر متعلق کئے جانے چاہئیں اور وہ وجوہ جو سر بارنس پیکاک صاحب نے بمقدمہ الہی بخش (۱) بیان کئے ہین پورے طور پر متعلق ہین خصوص تر اس وجہ سے کہ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس مقدمہ مین جو ایک شہادت دستاویزی ہے اوسمین بہنون نے اس غرض سے تغیر و تبدل کیا ہے کہ شہادت بعض چندہ دہندگان رشوت کی تائید معلوم ہو پس یہ کیون فرض ہونا چاہئے کہ شہادت قابل اعتبار ہے یہ امر بہی قابل لحاظ ہے کہ بیان رشوت دینے والون کی تائید کسی تفصیل تحریری اون رقوم سے جو بمقام سنتھل جمع کی گئین نہین ہوئی اگرچہ جمع ہوئے روپیہ اور اوسکے دئے جانے مین اوس شخص کا جس نے خزانچی کا کام کیا اس بارہ روز صرف ہوئے نہ رشوت دینے والون کی تائید اونہین کے کسی بیان سابق سے جو اونہون نے کسیوقت مین کیا ہو ہوتی ہے اشخاص مذکور اوس وقت تک خاموش رہے کہ ایک پولیس انسپکٹر آیا شرکائے جرم دو وجہ سے قابل شک ہین اونہون نے ارتکاب جرم کیا ہے اور جس طور پر اونہون نے رشوت دینے مین سازش کی ممکن ہے اوسی طور پر اونہون نے جہوٹی شہادت کے دینے مین اتفاق کیا ہو یہ دونون جرم اکثر ساتھ ساتھ ہوتے ہین اگر ان اشخاص کی شہادت باور کیجاے تو وہ سزا سے بچنے کی امید رکہتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض رشوت لینے والے عہدہ دار اپنے عہدہ پر قائم رکہے گئے ہین مجسٹریٹ نے اونکو گواہ تصور کیا ہے اور بالفاظ سر بارنس پیکاک صاحب جس اشخاص مذکور اس امید پر گواہی دیتے ہین کہ اگر اونکی شہادت باور کیجاے تو وہ سزا سے بچینگے مین تجویز مجسٹریٹ سے یہ مستنبط کرتا ہون کہ وہ اوس قاعدہ کو جو سر بارنس پیکاک صاحب نے نسبت اونکے عمل کرنے حق عادلانہ معافی کے بموجب فیصلہ لارڈ مینس فیلڈ صاحب مصدرہ مقدمہ رڈ (۲) قرار دیا ہے اور جسکی تقلید عدالت ہذا نے بمقدمہ سرکار بنام ہمنت (۳) کی تہی نہین سمجہے سر بارنس پیکاک صاحب نے جو کچہ نسبت اوس خطرہ عظیم کے فرمایا ہے جو بیانات ایسے اشخاص کے باور کرنے مین بلا پناہ اوس قاعدہ کے ہے جسکی رو سے تائید کی ضرورت ہے اوسکا مطالعہ مجسٹریٹ کو باحتیاط کرنا چاہئے سر بارنس پیکاک صاحب

(۱) بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل جلد ہشتم صفحہ ۴۵۴ - و مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر ضمیمہ نگرانی فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸

(۲) رپورٹ کوپر صاحب صفحہ ۳۳۴ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۹

۱۸۸۹ء مقدمہ ... بنام لگن لال ...

سنہ ۱۸۰۹ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
کنولال مرلی دال

کی راے کا نفاذ اوسوقت سے اکثر ہوا ہے اور راے مذکور دفعات ۱۱۴ و ۱۳۳ - ایکٹ شہادت ہند مین صریحًا اختیار کیگئی ہے اور جیساکہ ٹنڈل صاحب چیف جسٹس نے بوقت تجویز فراست کے نشان دیا ہے اکثر اس بات کا خطرہ ہے کہ شرکاے جرم بجاے سچ بیان کرنے کے اپنے بچانیکی غرض سے بمقابلہ قیدی زیادہ تر سخت مقدمہ اور اپنی طرف زیادہ رعایت کے ساتھہ بہ نسبت اوسکے کہ اوس امر واقعہ کی روسے جائز ہو ثابت کرینگے شرکاے جرم اپنی شہادت اس قطعی یقین کے ساتھہ نہین دیتے کہ وہ سزا سے معاف رہینگے ورغالبًا بعض اونمین سے اس بات کی امید رکھتے ہین کہ نہ صرف استغاثہ فوجداری سے بچینگے بلکہ ملازمت سرکاری مین اپنے عہدون پر قائم رہینگے مجسٹریٹ نے بصراحت ذکر اون وجوہ کا دربارہ ضرورت تائید جداگانہ کے جسپر سر بارنس پیکاک صاحب نے ایسے زور سے استبداد کیا ہے نہین کیا ان حالات مین اور بہ نظر اسکے کہ ہمکو اختیار حاصل ہے اور ہمسے استدعا اوسکے استعمال کی کیگئی ہے ہمارے اوپر بحیثیت عدالت نگرانی کے یہ فرض ہے کہ شہادت کو بلحاظ اوس قاعدہ کے جسکی روسے تائید کی ضرورت ہے جانچین یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ بہ نسبت رشوت کے اور بہت سے جرائم زیادہ تر قوی ہین اگرچہ ہم اس حد تک نہین جاسکتے کہ رشوت دینے والون کو ایماندار شخص مثل اون دو اشخاص ساکنان بیرونجات کے تصور کرین جنپر بابت مدد کرنے سٹرک کے جرم قائم کیا گیا تھا مثل اون دو اشخاص معزز نیک چلن کے جنکی مثال سر بارنس پیکاک صاحب نے دی ہے جو اپنے گھوڑون پر خفا ہوگئے اور غصہ کی حالت مین جو قانونًا اشتعال طبع کی حد تک نہین پہونچا اوتر آئے اور اوسکو مارا پہر ان رشوت دینے والون کا مقابلہ عہدہ داران فوجی سے نہین ہوسکتا (اگرچہ سر ریمنڈ ویسٹ صاحب نے عبارت محولہ) مین یہ مقابلہ کیا ہے) جو اوس زمانہ مین کہ جب طریقہ خرید کرنیکا فوج مین بطور عملدرآمد مسلمہ کے جاری تھا علانیہ اپنی ترقی خرید کرتے تھے اوس صورت کو صاحبان جج انگلستان نے اس بنا پر تمیز کیا ہے کہ عہدہ داران مذکور سازشی نہ تھے گو اونھون نے خلاف ورزی کسی قانون کی کی ہو کیونکہ جو کچھہ کہ وہ کرتے تھے وہ اونکے افسران اعلی فوج کا منظور شدہ تھا اور اسلیئے نا شایستہ نہ تھا لیکن مقدمہ بلیک فورڈ بنام پرسٹن (۱) ایک مختلف راے نسبت ایک معاملہ کے قائم ہوئی جسمین ایک شخص نے ایک ایسٹ انڈیا مین متعلقہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے کپتانی خرید کیا اور سمندر کو گیا اور وہان جہاز کو کھو دیا (نیز دیکھو مقدمات گریم بنام راوٹن (۲) وہاچکنسن بنام پریکاٹ (۳) یہ بات بہی تسلیم کیجا سکتی ہے کہ

(۱) ٹرم رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۹ (۲) رپورٹ اکسیچیکر جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶

(۳) جوڈیشل کامن پلیز سلسلہ جدید جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۹

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مکن لال موتی لال

بند شون کی حالت مین اکثر صرف شرکاے جرم گواہ ہوسکتے ہین۔

لیکن دو نامی ججون نے جواب ممبر جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کے ہین یہ تجویز کی ہے کہ ہندمین مجلدر آمد مقربہ انگلستان سے درباب متعلق کرنے اوس قاعدہ کے جسکی روسے تائید کی ضرورت ہے انحراف کرنا ہر آئینہ قرین سلامتی ہوگا یہ بیان کوچ صاحب چیف جسٹس کا بمقدمہ سرکار بنام امام (۱) ہے اور سر بارنس پیکاک صاحب کے فیصلہ مقدمہ الہی بخش (۲) مین سب جگہہ پہیلا ہوا ہے میری راے مین بجنبہ رشوت دینے والون کے استثنا نہین ہوسکتا کیونکہ میری راے مین وہ اچھے چال چلن کے آدمی نہین ہین اور اگر ایسا استثنا جائز رکہا جاوے تو وہ اشخاص جنکا چال چلن پہلے اچھا تہا بلا حفاظت کافی اس خطرہ مین پڑینگے کہ اونپر اتہامات لینے رشوت کے لگائے جاین جیساکہ اون چہ مقدمون مین واقع ہوا جنمین ہمنے آج تجویزات ثبوت جرم منسوخ کین زمانہ حال مین ہمارے روبرو چند ایسے مقدمہ پیش ہوئے جنمین جج ضلع احمد آباد نے نسبت پٹیلون اور رعایاے اوس ضلع کے درباب بنانے اور چہپا دینے شہادت کے مقدمات فوجداری مین سخت حرف گیری کی ہے۔

اگرچہ عہدہیل صاحب نے نسبت اس مسئلہ قرار یافتہ قانون کے کہ کس قسم کی ضرورت تہام فوجداری مین صفائی کی حد تک پہونچتی ہے آجتک کبہی شبہہ نہین کیا گیا تاہم میری راے مین اون مقدمات مین جنکا فیصلہ آج ہم کرتے ہین مسئلہ مذکور کی وقعت غلط طور پر خیال کیگئی ہے اور نسبت دوسرے امر قانونی کے مجکو یہ لکہنا ہے کہ کوئی فیصلہ مطبوعہ نسبت اس امر کے معلوم نہین ہوتا کہ آیا وہ شخص جو کسی عہدہ دار سرکاری یا معمولی شخص کی ملائم دہمکی یا مانگنے سے عہدہ دار سرکاری کو رشوت دے مجرم کسی جرم کا ہے یا نہین اسوجہ سے مین نے اپنے وجوہ بسط کے ساتہہ مع دلائل کونسل ذیعلم کے درج کئے ہین کیونکہ بلا اونکے یہ تجویزات نامکمل ہوتی ہین اور چونکہ یہ مناسب ہے کہ ہر بحث عظیم قانون تعزیری کی تحقیقات کے ساتہہ ہیچ سے عمل مین آوے لہذا مین بلحاظ اپنے بہائی اسکاٹ صاحب کو موقع ملاحظہ کرنے اس فیصلہ کا قبل اوسکے صادر کرنے کے دیا میری دانست مین ان امور قانونی کی نسبت باہم ہمارے نفس الامر مین اتفاق ہے مین نے اون اسناد کا ذکر کیا ہے جنکا حوالہ ہمارے روبرو دیا گیا کیونکہ ہمسے یہ استدعا کیگئی ہے اور صحیح طور پر استدعا کی گئی ہے کہ ہم یہ قرار دین کہ قانون کیا ہے اور ہمارے قانون کی یہ عظمت خاص ہے کہ اوسکے مسائل تجربہ زمانہ سلف اور دانائی سلسلہ درانجان ذیعلم اور اون طری نظائر پر مبنی ہین جنہون نے اپنے نشان تاریخ

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۹ مقدمات فوجداری

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
مگن لال موتی لال

ملک پر چھوڑے ہین ساتھہ شک و تامل کے شہادت پر باحتیاط غور کرنے کے بعد خاصکر اسوجہ سے کہ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ انہون نے تحریرات مین تبدیل بدل کیا اور اس طور پر بمقابلہ ملزمان کے جو حسب بیان مجسٹریٹ پرانے ملازم سرکاری ہین جھوٹہی شہادت بنائی مین نے یہ راے قائم کی کہ بحیثیت عدالت نگرانی ہمکو احکام سزا مین دست اندازی کرنے سے احتراز کرنا چاہئے جو موتی لال پر بابت اتہام موضع سنستہل اور مگن لال پر بابت اتہام موضع جیون پور صادر ہوئے میرے نزدیک یہ تجویز کیا جانا چاہئے کہ مجسٹریٹ نے ایک طریق پر رشوت دینے والون کو شریک جرم خیال کیا اور چونکہ بعدہ مجسٹریٹ نے کر دفعہ ۱۳۳ - ایکٹ شہادت کا کیا لہذا یہ تصور کرنا چاہئے کہ مجسٹریٹ اس بات پر غور کرنے کی طرف متوجہ ہوئے کہ آیا بلحاظ جملہ حالات اشخاص مذکورہ کے بیانات باور کئے جاسکتے ہین یا نہین اگر مجسٹریٹ نے نسبت واقعات کے نتیجہ غلط اخذ کیا تو عدالت مناسب واسطے نظر ثانی واقعات کے عدالت اپیل ہے یعنی عدالت سشن احمد آباد مین اس بات کا یقین نہین کرسکتا کہ آیا جج ذیعلم نے رشوت دینے والون کو مجرم تصور کیا یا آنکہ اونہون نے یہ تصور کیا کہ وہ بوجہ مسئلہ ضرورت کے بری تھے یہ امر جابجا جسطرح پر ہو ملزمان جنکے وکلا اونکی طرف سے وکیل تھے یہ دلیل کرسکتے تھے کہ رشوت دینے والے شریک جرم تھے اور آج بملاحظہ مسل گجراتی مجکو دریافت ہوا کہ یہ امر موتی لال کی درخواست اپیل مین خلاف عدالت سشن مین بیان کیا گیا ہے عدالتہا ماتحت جج مقررہ نسبت واقعات کے ہین اور بلا وجہ خاص ہمکو واقعات مین دست اندازی نکرنی چاہئے مبادا ہمارے ایسا کرنے سے ذمہ داری عدالتہاے موصوف کی کم ہوجاے -

الا بلحاظ مجسٹریٹ مگن لال بابت الزام موضع سنستہل و مجسٹریٹ موتی لال بابت الزام موضع جیون پور اور بعد غور او پر دفعہ ۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند و مقدمہ سرکار بنام فارلر (۱) وسرکار بنام کلیوس (۲) و نہایت خفیف شہادت و نقائص شہادت مذکور (جسکی نسبت بصراحت بحث ہوچکی ہے) اور اوس ناکافی طریقہ کے جسمین شہادت مذکور عدالتہاے ماتحت مین جانچی گئی مجکو افسوس ہے کہ بعد چند مشورون کے مین اپنے بہائی ذیعلم سے اختلاف راے کرتا ہون اور ملزمان کو بری کرونگا مجکو یہ خوف ہے کہ اگر قاعدہ پناہ الیہ صحیح مین تمام تر احتیاط اور سختی سے متعلق نکیا جاے تو ممکن ہے کہ اشخاص نیک چلن اور ملازمت عمدہ سالہاے دراز کے لئے نتیجہ ویسا ہی برا ہو کہ گویا ایسا کوئی قاعدہ نتہا آج کی تاریخ مین ہمکو ایک تجویز ثبوت جرم بعدہ دوسرے کی اسوجہ سے منسوخ کرنی پڑی کہ تجویز مذکور شہادت ایسے اشخاص پر مبنی تہین جنکا یہ بیان ہے کہ اونہون نے خفیف ترین ایما اور سب سے پہلے موقع پر رشوت دی اور جنکو مجسٹریٹ نے مسئلہ قانونی ضرورت کو غلط طور پر متعلق کرکے

(۱) رپورٹ کار نگلش و مین صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ (۲) رپورٹ کار نگلش و مین صاحبان جلد ۴ صفحہ ۲۲۵ -

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مگن لال و موتی لال

ایسا تصور کیا کہ گویا وہ ایماندار اور بیگناہ آدمی تہے لیکن جب باہم ہمارے اختلاف راے ہے تو لازم ہے کہ ہم امر اختلاف کو واسطے راے ایک اور جج کے ارسال کرین اور بموجب دفعات ۴۲۹ و ۳۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ مع ہماری آراے کے روبرو تیسرے جج کے پیش کیا جاے۔

چونکہ باہم ہر دو حکام ذیعلم کے اس طور پر اختلاف راے تہا لہذا مقدمہ بیلی صاحب جسٹس کے سپرد کیا گیا تجویز مصدرہ بیلی صاحب جسٹس حسب ذیل تہی۔

بیلی صاحب جسٹس - ۹ ستمبر حال کو اسکاٹ صاحب جسٹس اور جارڈین صاحب جسٹس نے حکم ذیل صادر فرمایا۔

آج کی تاریخ ہمنے تجویزات ثبوت جرم اور احکام سزا جو نسبت موتی لال کے الزام اول یعنی الزام متعلقہ موضع سنستہل اور مگن لال پر بابت الزام دوم یعنی الزام متعلقہ موضع جیونپور صادر ہوئے ہین بحال کئے مگر باہم ہمارے اس بارہ مین اختلاف راے ہے کہ آیا مگن لال مجرم الزام اول یعنی الزام متعلقہ سنستہل اور موتی لال مجرم الزام یعنی الزام متعلقہ موضع جیونپور ہے یا نہین اور اسلئے ہم حسب دفعات ۴۲۹ و ۳۹۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مقدمہ کو اور اپنی آراے کو روبرو بیلی صاحب جسٹس کے پیش کرتے ہین۔

جو معاملہ کہ اس طور پر سپرد کیا گیا ہے اوسکی نسبت میرے روبرو بتاریخ ۲۴ ستمبر حال مسٹر شانتا رام نارائن وکیل سرکار نے منجانب سرکار اور مسٹر گوکلداس نے منجانب مگن لال اور مسٹر گوبردہن رام نے منجانب موتی لال پورے طور پر گفتگو کی اوس شہادت پر باحتیاط غور کرنے کے بعد جو روبرو مجسٹریٹ کے پیش کی گئی تہی مجکو اسکاٹ صاحب جسٹس اور جارڈین صاحب جسٹس سے اس تجویز مین اتفاق ہے کہ وہ جملہ گواہان جو منجانب ثبوت پیش کئے گئے شرکاے جرم ہین اور مجکو مجسٹریٹ سے اسبات کے خیال کرنے مین اتفاق ہے کہ وہ ایک شہادت دستاویزی جو منجانب سرکار پیش کی گئی یعنی تحریرات مندرجہ بہی جات بنیون کے بالکل ناقابل اعتبار ہے کیونکہ بلاشبہ کسی شخص نے تحریرات مذکور کو بغرض امداد حصول تجویز ثبوت جرم نسبت ملزمان کے تبدیل کیا ہے اور بنایا ہے۔

مین تجویز مجسٹریٹ سے یہ مستنبط کرتا ہون کہ یہ بحث اہم کہ گواہان منجانب سرکار کل شرکاے جرم تہے اور بحیثیت مذکور اونکی شہادت محتاج تائید تہی اون وکلا کی طرف سے پیش نہین ہوئی تہی جنہون نے منجانب ہر دو ملزمان روبرو داد مجسٹریٹ کے واسطے اونکی بریت کے پیروی کی تہی اپنی تجویز کے اخیر کے قریب مجسٹریٹ نے یہ لکہا ہے جواب مین منجانب ملزمان نسبت مقدمہ ہذا و نیز مقدمہ سنستہل کے محض اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ہے کہ ملزمان پرانے ملازم ہین اور اونکا چال چلن اچہا رہا ہے بجودہ مجسٹریٹ

سنہ ۱۸۸۹ء
ملاحظہ قیصر ہند
بنام
گمن لال موتی لال

بحث تائید پر غور کرنے کی طرف بعبارت ذیل متوجہ ہوئے ہین مینے صرف ایک بات او مجھکو کہنا ہے
اور بعد اوسکے میری تجویز ختم ہو جائیگی "یہ کہا جائیگا کہ گواہان اس مقدمہ کے سب شریک جرم ہین اور اسلئے
اونکی شہادت کی تائید کی ضرورت ہے اور یہ بیان ہے کہ ایک شریک جرم دوسرے شریک جرم کی
تائید نہین کر سکتا مین اس دلیل کی وقعت کو قبول کرتا ہون لیکن دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت ممانعت
ہے اور ایسے مقدمہ مین جس امر کی تجویز اس عدالت کو کرنی چاہئیے وہ یہ ہے کہ آیا بیانات شرکائے
جرم مین ایسی صداقت اندرونی ہے یا نہین جس سے اونکے بیانات کی تصدیق ہوتی ہو دونون
مقدمون مین مین نے ایسے حالات ثابت کئے ہین جنسے قیاس سازش کی تردید ہوتی ہے اور علامات
سچائی کی ظاہر ہوتی ہین ہر تحریرات عالمانہ سر ریمنڈ ویسٹ صاحب متعلقہ مقدمہ کرافورڈ صاحب
مین درمیان ایسے شرکا کے جو خود بخود دالیصال مابہ الاختلاط ناجائز مین مددین اور اون شرکا کے
جو بمجبوری مددین فرق رکھا گیا ہے گواہان مقدمہ ہذا قسم آخر الذکر کے ہین اور مین اونکی شہادت کے
باور نکرنے کی کوئی وجہ نہین دیکھتا پس مین ہر دو ملزمان کو مجرم جرم دوم کا بھی قرار دیتا ہون۔

چونکہ مجسٹریٹ نے اس طریق پر شہادت گواہان ثبوت کی نسبت جنمین سے ہر ایک شریک جرم تھا عمل
کیا لہذا مجھکو کچھ شبہہ نہین ہے کہ نسبت شہادت کے غور کرنے مین ایسی غلطی ہوئی جس سے اون
اشخاص کو جنکی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی ضرر پہونچا اور ایسی ناانصافی ہوئی کہ جسکے باعث
سے عدالت ہذا کو بصیغہ نگرانی منسوخ کرنا تجویز ثبوت جرم کا جائز ہے میری راے مین وہ طریقہ جسمین مجسٹریٹ
نے شہادت پر لحاظ کیا ایک سے زیادہ وجہ کی بنا پر غلط تھا۔

اولاً مجسٹریٹ نے احکام دفعہ ۱۱۴ تشریح ب ایکٹ شہادت کا حوالہ نہین دیا اور بالتحقیق اوسکو مناسب
طور پر نافذ نہین کیا جسمین یہ حکم ہے "عدالت یہ قیاس کر سکتی ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے بجز
اسکے کہ نسبت مراتب اہم کے اوسکی تائید ہو" بشمول تعریف الفاظ قیاس کرے موقوعہ دفعہ ۴ ایکٹ مذکور
کہ "جہان ایکٹ ہذا مین یہ مرقوم ہے کہ عدالت ایک امر واقعہ کو قیاس کرے وہان اوسکو اختیار ہے
کہ اوس امر واقعہ کو امر مشتبہہ تصور کرے الا اوس حال مین اور اوسوقت تک کہ اوسکا استرداد ہو یا
اوسکو جائز ہو کہ اوسکا ثبوت طلب کرے" بظاہر مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا ہے کہ جو کچھ گواہ دافعی بیان
کرے اور شریک جرم ایک گواہ دافعی ہے اوسکی نسبت یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ موید شہادت گواہ
مذکور ہے اور میری دانست مین غلطی سنگین قسم کی ہے۔

ٹیلر صاحب کی کتاب متعلقہ شہادت جلد اول دفعہ ۹۷۱ (طبع سنہ ۱۸۶۸ء) مین یہ تحریر ہے "چند عام

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
من لال موتی لال

اصول نسبت امور واقعہ اور وقعت شہادت کے اب عموماً مسلمات گستری مین فرض کرلئے جاتے ہین اور منظور شدہ عملدرآمد میخ مین شلاً اونمین وہ تنبیہ داخل ہے جو اہل جوری کو نسبت نامعتبری شہادت شریک جرم کے کیجاتی ہے بیجا اسلئے کہ شہادت مذکور کی تائید اہم طور پر دیگر شہادت سے ہو کوئی سخت قیاس کامن لا کا خلاف ایسی شہادت کے نہین ہے تاہم تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ بہت کم اعتبار کے لائق ہے اور اس تجربہ پر عملدرآمد مذکور مبنی ہے واضعان قانون ہند نے اس دستور یا عملدرآمد کو ایکٹ شہادت مصدرہ سنہ ۱۸۵۵ء (ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء دفعہ ۲۸) مین صاف طور پر تسلیم کیا تھا جسمین یہ حکم تھا کہ بجز صورتہاے مخالفت با سرکار کے شہادت صریح ایک گواہ کی جو مستحق پورے اعتبار کا ہو واسطے ثبوت کسی واقعہ کے کسی ایسی عدالت مین یا روبرو کسی ایسے شخص کے کافی ہوگی لیکن یہ حکم موثر کسی قاعدہ یا عملدرآمد کسی عدالت کا نہوگا جسکی روسے بتائید شہادت شریک جرم کے تائیدی شہادت کی ضرورت ہے "

بمقدمہ ہدایتی ملکہ معظمہ بنام الہی بخش (۱) جو اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ سے سنہ ۱۸۶۶ء مین فیصل ہوا اکثر حکام عدالت نے بموجب تجویز مدلل مصدرہ سر بارنس پیکاک صاحب جسٹس یہ تجویز کی کہ شہادت غیر مؤیدہ ایک یا زیادہ شرکاے جرم کی قانوناً واسطے تائید تجویز ثبوت جرم کے کافی ہے لیکن شہادت شرکاے جرم واسطے غور اہل جوری کے بلا ایسی ہدایات و اظہارات کے از طرف جج جو بلحاظ حالات مقدمہ ضروری معلوم ہون نہین چھوڑی جانی چاہئے اور اونمین اہل جوری کو یہ بات نشان دینی چاہئے کہ ایسی شہادت پر اعتبار کرنا درحالیکہ اوسکی تائید دوسری شہادت سے نہو خطرناک ہے اور ایسی ہدایات یا اظہار نکرنا بمنزلہ ایسی غلطی قانونی کے ہے کہ جسکی وجہ سے ہائیکورٹ کو بصیغہ اپیل یا نگرانی یہ جائز ہوگا کہ تجویز ثبوت جرم کو درحالیکہ عدالت کی یہ راے ہو کہ ترک ہدایت یا اظہار مذکور سے قیدی کو ضرر پہونچا اور بے انصافی وقوع مین آئی منسوخ کرے۔

سر بارنس پیکاک صاحب چیف جسٹس نے اثناے اپنی تجویز مین یہ فرمایا ہے "اب غلطیان کسی بات کے نکرنے کی اوسی طور پر ہوسکتی ہین کہ جس طور پر غلطیان کرنے کی ہوسکتی ہین اور مجکو کچھ شک نہین ہے کہ کوئی جج توجہ اہل جوری کی اوس تمام شہادت کی نسبت کراے جو خلاف قیدی کے ہو اور اوس شہادت کا مطلق ذکر نکرے جو مفید قیدی کے ہو یا اوسکی طرف توجہ نکراے تو یہ بات عمدہ وجہ اپیل بنا راضی راے تجویز ثبوت جرم کے ہوگی" "میری راے مین ایسا نکرنا یا ایسے عملدرآمد کی پیروی نکرنا جسکو صاحبان جج انگلستان مین ہمیشہ اختیار کرتے ہین اور جسکو لارڈ

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد تتمہ صفحہ ۴۵۹ - و کلکتہ ویکلی رپورٹر مجاویز فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸۰

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
نگن لال موتی لال

انجر صاحب نے بطور ایسے عمل آمد کے بیان کیا ہے جو قابل تمام تنظیم قانونی کے ہے" وجہ اپیل بنا راہی
تجویز ثبوت جرم بربناے راے مجرم ہونے کے تنہا ایسی شہادت کی بنیاد پر ہوا جسکو اہل جوری نے ایسے
خطاب جج پر قائم کیا ہے علی ہذا القیاس میری یہ راے ہے کہ یہ امر داخل غلطی خطاب اہل جوری کا
کہ اگر کوئی جج بعد نقصان دینے اوس خطرہ کے جو شہادت غیر موئد شریک جرم پر عمل کرنے مین ہے اہل جوری
سے یہ کہے کہ شہادت شریک جرم کی تائید شہادت ایک واقعہ سے حاصل ہوتی ہے درحالیکہ وہ ہرگز
کسی تائید کی حد تک نہ پہونچتی ہو (۱) بمقدمہ سرکار بنام بدھو سنگھ (۲) جسکا فیصلہ سر ایم آر ویسٹراپ صاحب
چیف جسٹس و نانا بھائی ہری داس صاحب جسٹس نے ۱۸۷۶ء مین کیا یہ تجویز ہوا تھا کہ ایسی تجویز ثبوت
جرم جو شہادت شرکاے جرم معاف شدہ پر مبنی ہو اور جسکی تائید نسبت شناخت ملزم کے نہوئی ہو قائم نہین رہ سکتی
اور اقرارات قیدیان شریک جلسے قیدی کی شرکت جرم مین پائی جاوے بطور تائید کافی شہادت مذکور
پذیرا نہین ہو سکتے۔

مقدمہ حال مین مجسٹریٹ نے یہ کہا ہے عدالت کو جس امر کی تجویز کرنی ہے وہ یہ ہے کہ آیا بیان شرکاء
جرم مین صداقت اندرونی ہے یا نہین جس سے اونکے بیانات کی تصدیق ہوتی ہو" مجسٹریٹ کے روبرو
سواے شہادت ملوث شرکاے جرم اقراری کے اور کچھ نہ تھا مجسٹریٹ کا منزور اس بات پر غور نکرنا
کہ شہادت مذکور کی تائید ایک یا زیادہ گواہان بے داغ سے ہونی چاہئے میرے نزدیک اخل ایسی غلطی
کے ہے کہ جس سے گواہان کو بلاشبہ ضرر پہونچا۔

اگر اس مقدمہ کی تجویز سشن فوجداری ہائی کورٹ مین میرے روبرو ہوتی تو بوقت ختم ہونے مقدمہ
جانب ثبوت کے مین اہل جوری سے یہ کہدیتا کہ بتائید اوس شہادت کے جو شرکاے جرم نے دی
ہے ایک ذرہ شہادت بھی نہین ہے اور مین اہل جوری کو قوی طور سے یہ مشورہ دیتا کہ ملزمان کو
رہا کرین ایسی سفارش ہیچ کو اہل جوری کبھی نظرانداز نہین کرتے ہین جیسا کہ مجکو تجربہ چند سال سے
عدالتہاے فوجداری مین ثابت ہوا ہے۔

بعدہ میری یہ راے ہے کہ ملزمان کو اوس طریقہ سے ضرر پہونچا جسمین مجسٹریٹ نے اون اشخاص
کی نسبت خیال کیا ہے جو حصول مال بالاختفاظ ناجائز مین بوجہ مجبوری مدد کرتے ہین اور مجسٹریٹ نے
یہ بیان کیا ہے کہ گواہان قسم آخر الذکر کے مین عبارت منسٹ نوشتہ سر ریمنڈ ویسٹ صاحب کی جسکا

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۸۸

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵

مجسٹریٹ نے حوالہ دیا ہے جابڈین صاحب جسٹس نے اپنی تجویز مقدمہ حال مین پوری نقل کر دی ہے اور اسلئے مجکو اوسکے اس مقام پر نقل کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

مجکو جج ذیعلم موصوف اور اسکاٹ صاحب جسٹس سے بالکل اتفاق ہے کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مقدمہ حال مین دباؤ تھا تو وہ دباؤ اوس قسم کا جبر نہ تھا جسکی نسبت قانون مین اجازت ہے کہ بطور وجہ معافی جرم اعانت لینے مال بالاستحقاق نا جائز کے منجانب کسی ملازم سرکاری کے پذیر اکیا جاوے ظاہرا مجسٹریٹ نے دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند کو نظر انداز کیا ہے جسمین یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی حالت مین وہ شخص جو بوجہ دہمکی کے ارتکاب کسی جرم پر مجبور کیا جاوے معاف سمجھے جانے کے لائق ہے دفعہ ۹۴ مین یہ حکم ہے قتل عمد اور جرائم خلاف ورزی با سرکار کے سوا جنکے پاداش مین سزاے موت مقرر ہے کوئی امر جرم نہین ہے جبکہ اوسکو کوئی شخص دہمکی سے مجبور ہو کر کرے اور اوس دہمکی سے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول طور سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اوس امر کا نہ کرنا اوسکے فوراً ہلاک کئے جانے کا باعث ہوگا بعدہ ایک فقرہ استثنائیہ مندرج ہے جو مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے تشریحات متعلق دفعہ ۹۴ حسب ذیل مین تشریح پہلی "اگر کوئی شخص خود اپنی رغبت یا مار پیٹ کی دہمکی سے ڈاکوؤن کے کسی گروہ کا باوصف جاننے اونکے چال چلن کے شریک ہو جاوے تو شخص مذکور اسوجہ سے کہ اوسکے ساتھیون نے اوس سے کوئی فعل جو قانوناً جرم ہے بجبر کرایا اس مستثنی سے مستفید ہونے کا مستحق نہین ہے۔ دوسری تشریح۔ اگر ڈاکوؤن کا کوئی گروہ کسی شخص کو پکڑ لے اور وہ شخص فوراً جان سے مارے جانے کی دہمکی سے کسی فعل کے کرنے پر جو قانوناً جرم ہے مجبور ہو مثلاً کوئی لوہار اپنے اوزار لیجائے اور کسی مکان کا دروانہ توڑ ڈالنے کے لئے مجبور کیا جاوے تاکہ ڈاکو اندر گھسکر لوٹین تو وہ شخص اس مستثنی سے مستفید ہونے کا مستحق ہے اس مقدمہ مین کوئی شہادت نہین ہے اور صریحاً ایسا خیال کرنا خلاف عقل ہوگا کہ قسموار کنندگان پیمایش مال یعنی ہر دو ملزمان نے باشندگان موضع کو ایسے طریق پر دہمکی دی جس سے اونمین سے کسی کو بطریق معقول اس بات کے اندیشہ کرنے کی وجہ پیدا ہوئی کہ اگر وہ دونون قسموار کنندگان کو رشوت دینے کے لئے روپیہ فراہم نکرینگے تو وہ امر باعث اونکے فوراً ہلاک کئے جانے کا ہوگا اور با این ہمہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیونکر کوئی چیز جو اوس سے کم ہو قانوناً گواہان کو نتائج اوس فعل سے بری کرے گی کہ جو اونہون نے کیا۔

بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام سونو (۱) جو روبرو ہائی کورٹ کلکتہ کے ۱۸۶۷ء مین پیش ہوا تھا قیدیان

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گمرلال موتی لال

(۱) ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۱ صفحہ ۴۸

سنہ ۱۸۸۶ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گن لال موتی لال

سے نے یہ تسلیم کیا تہا کہ اونہون نے یہ جہوٹہے بیانات کئے تہے کہ جنکا الزام اونپر لگایا گیا تہا مگر اونکی جوابدہی یہ تہی کہ اونہون نے بوجہ دباؤ ناجائز انسپکٹر پولیس کے بیانات مذکور کئے تہے یہ تجویز ہوا کہ کوئی ثبوت دباؤ ناجائز کا نہ تہا اور اگر تہا تو اس امر کا ثابت کرنا ضرور تہا کہ قیدیان اس اندیشہ سے کہ اگر وہ انکار کرینگے تو نتیجہ اوسکا فوراً ہلاکت ہوگا اوس طور پر عمل کرنے پر مجبور ہوئے کہ جس طور پر اونہون نے عمل کیا اور بموجب دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات کے اس سے کچھ کم درکار نہین۔

یہ بحث کہ آیا بوجہ بہسلانے والی رغبت یا طاقت حالات موجودہ کے ارتکاب کسی جرم کا جائز ہوسکتا ہے ایک عدالت انگلستان مین جسمین پانچ جج شامل تہے سنہ ۱۸۸۴ع مین مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ڈڈلی واسٹیفنس (۱) پیش ہوئی تہی او مقدمہ مین قیدیان نے درحالیکہ وہ ایک کہلی ہوئی کشتی مین اور غالباً ایک ہزار میل سے زیادہ فاصلہ پر خشکی سے تہے بوجہ بہوک کے موت سے بچنے کے لئے ایک لڑکے کو بغرض کہانے اوسکے گوشت کے یہ باور کرکے اور اس بات کے باور کرنے کی وجوہ معقول رکہکر مار ڈالا کہ اونکی زندگی کے قائم رکہنے کا صرف وہی ذریعہ ہوسکتا ہے حکام کی بالاتفاق یہ راے ہوئی کہ قیدیان مرتکب جرم قتل عمد کے تہے۔

لارڈ کالرج صاحب لارڈ چیف جسٹس انگلستان نے بوقت صدور تجویز عدالت کے فرمایا (صفحہ ۲۸۳) لارڈ ہیل صاحب نے اوس بات کو بیان کیا ہے جو کہ ہم کوشش کرتے ہین جسکو حسب بیان لارڈ صاحب موصوف گروشش اور پفنڈراف نے منظور کیا کہ بحالت ضرورت انتہائی خورش یا پوشش کے کوئی چوری چوری نہین ہے یا اقل درجہ بطور چوری قابل سزا نہین ہے جیسا کہ بعض ہمارے مقننان نے بہی اوسکو بیان کیا لیکن لارڈ ہیل صاحب نے لکہا ہے کہ مین تصور کرتا ہون کہ یہان انگلستان مین قاعدہ مذکور اقل درجہ بموجب قانون انگلستان کے غلط ہے اسلئے اگر کوئی شخص بسبب ضرورت بوجہ محتاجی کہانے یا کپڑون کے اوس باعث سے چہپاکر اور بہ نیت سرقہ دوسرے شخص کے مال کو چرالے تو وہ ایک فیلنی یعنی جرم سنگین ہے اور ایسا جرم ہے جسکی سزا بموجب قوانین انگلستان موت ہے کتاب پلیز آف دی کرون مولفہ ہیل صاحب صفحات ۵۴ و ۱۵۰ ملاحظہ طلب "

اور اپنی تجویز کے اختتام پر (صفحہ ۲۸۸) لارڈ کالرج صاحب نے فرمایا یہ تصور نہین کرنا چاہئے کہ بہسلانے والی رغبت کے بطور وجہ معافی جرم نہ تسلیم کرنے مین یہ بات فراموش کی گئی ہے کہ وہ بہسلانے والی رغبت کیسی مہیب تہی اور تکلیف کیسی سخت تہی اور ایسے مواقع پر عقل کو صحیح اور چال چلن کو صاف رکہنا کیسا

(۱) رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۳

۱۸۸۹ء — ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نکمن لال ہمتی لال

مشکل ہے ہم اکثر ایسے معیار قائم کرنے پر مجبور ہوتے ہین جنکے برابر ہم خود نہین ہو سکتے اور ایسے قواعد کے قائم کرنے پر مجبور ہوتے ہین جنکو ہم خود پورا نہین کر سکتے مگر کسی شخص کو یہ استحقاق نہین کہ کسی پھسلانے والی رغبت کو وجہ معافی قرار دے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ خود اوس رغبت سے مغلوب ہو جاوے نہ کسی شخص کو یہ استحقاق ہے کہ بوجہ اپنی ہمدردی کے ساتھہ مجرم کے کسی طریق پر تعریف قانونی جرم کو متغیر یا ضعیف کرے"۔

اوس خوفناک قحط مین جو پریذیڈنسی مدراس او بعض حصص پریذیڈنسی ہذا مین ۱۸۷۷ء مین ہوا تھا متعدد مقدمات قتل عمد کے بغرض منظوری سزاے موت یا بصیغہ اپیل روبرو میرے ہمجلیسان سکے اور میرے پیش ہوئے تہے اور اونمین ایک عورت نے ایک بچہ کو واسطے اوسکے زیور کے مار ڈالا تھا اور زیور کو قیدی نے فوراً بغرض حاصل کرنے روپیہ کے واسطے خریدنے کہانے کے اپنے آپ کو بہوکا مرنے سے بچانے کے لئے گروی یا فروخت کر دیا تھا ان مقدمات مین سے کسی مین جو میرے روبرو پیش ہوئے کبھی یہ بیان نہین کیا گیا کہ جرم قتل عمد سے کم تھا پس میری راے مین اس امر کو کتنی ہی وضاحت کے ساتھہ نشان دینا بیجا نہوگا کہ میرے ہر دو ہمجلیسان ذی علم (اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس) کی راے مین اور میری راے مین وہ امتیاز جسکا حوالہ مجسٹریٹ نے دیا ہے اور جسکی نسبت اونہون نے اپنی تجویز مین لکھا ہے کہ وہ اوسکو سنٹ یعنی یادداشت سر ریمنڈ ویسٹ صاحب متعلقہ مقدمہ کرافورڈ صاحب مابین ایسے شرکا کے جو خود بخود ایصال مال بہ الاحتفاظ ناجائز مین مدد دین اور اون شرکا مین جو بہ مجبوری مدد دین" ایک امتیاز بے بنیاد ہے اور ایسا ہے جو صریحاً خلاف اوس قانون کے ہے جو برٹش انڈیا مین نافذ ہے پس مجھکو جارڈین صاحب جسٹس سے درباب بری کرنے ہر دو ملزمان کے اون الزامات سے جو واسطے میری راے کے ارسال کئے گئے ہین اتفاق ہے اور مجھے سر بارلس پیکاک صاحب جسٹس کی اس بات سے اتفاق ہے جو اونہون نے اپنی تجویز مین بمقدمہ الہی بخش (۱) کہی ہے کہ "اگر عدالت کی یہ راے ہو کہ شہادت سے اوسکی نسبت جو مناسب راے قائم کیجاے تجویز ثبوت جرم کی تائید نہین ہو سکتی تو یہ بات بیکار سے بدتر ہوگی کہ مقدمہ واسطے تجویز جدید کے واپس بہیجا جاے۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوا۔

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۸۹

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ع
۱۰ جلائی
صفر ۱ انڈین لا رپورٹ
۱۹۰

بمعاملہ جاب سالومن

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعات ۴۵۲ و ۴۰۸ و ۴۴۳ و ۴۴۹ اپیل - ہائی کورٹ مین اپیل کرنے کا حق ایسے شخص کا جو رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے اور جسکی نسبت تجویز بشمول رعیت مذکور عمل مین آئی ہے - حیدرآباد - اختیار ہائی کورٹ بمبئی کا اوپر رعایاے برطانیہ اہل یورپ بمقام حیدرآباد کے -

ایک شخص جو رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے اور جسکی نسبت تجویز مجسٹریٹ ضلع کے یہان بشمول ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل مین آئی ہے حسب دفعہ ۴۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ع ہائی کورٹ مین اپیل کرنے کے استحقاق کا دعوی نہین کرسکتا کہ جو خاص اوس رعیت برطانیہ اہل یورپ کے لئے رکہا گیا ہے -

۲

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا صصدرہ ایل ایس نیو مارچ صاحب قائم مقام کنٹونمنٹ مجسٹریٹ و مجسٹریٹ ضلع سکندرآباد کے ہے -

جاب سالومن ملزم پر بشمول ایک شخص کلایو ڈیورنٹ کے الزام ازالہ حیثیت عرفی کا بابت ایک مضمون کے لگایا گیا جو حیدرآباد ریکرڈ مین جو ایک اخبار ہے اور حیدرآباد مین علاقہ نواب نظام مین چہپتا ہے چہاپا گیا تہا اور شائع کیا گیا تہا -

۳

ہر دو ملزمان رعایاے برطانیہ ملکہ معظمہ کے باشندگان حیدرآباد کے تہے سالومن یوریشین تہا اور ڈیورنٹ رعیت برطانیہ اہل یورپ تہا ان دونون کی نسبت تجویز ایک ساتہ ایل ایس نیو مارچ صاحب کنٹونمنٹ مجسٹریٹ و مجسٹریٹ ضلع کے روبرو عمل مین آئی اور مجرم قرار پاکر قید محض کی سزا کا حکم صادر ہوا ڈیورنٹ کو چار ماہ اور سالومن کو تین ماہ مع مبلغ جرمانہ کے -

دونون نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا وقت سماعت اپیل سالومن کے یہ بحث پیدا ہوئی کہ آیا اوسکو ہائی کورٹ مین اپیل کرنے کا استحقاق تہا یا نہین -

برینین دمعیت ایس ایم ریلے بجانب سالومن مین تسلیم کرتا ہون کہ سالومن رعیت برطانیہ

---

* اپیل فوجداری نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۹ع

سنہ ۱۸۹۹ء

بمعاملہ جاب سالومن

اہل یورپ نہین ہے مین یہ بہی تسلیم کرتا ہون کہ قانون متعلقہ مقدمہ ہذا وہ ہے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے سالومن بیشک یہ دعوی نہین کرسکتا کہ اوسکو فقرہ استثنائیہ (ب) متعلقہ دفعہ ۴۰۸ مجموعہ کا فائدہ دیا جاوے لیکن چونکہ اوسکی نسبت تجویز بشمول ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل مین آئی تہی لہذا وہ حسب دفعہ ۵۲۴ ہائیکورٹ مین اپیل کرنے کا مستحق ہے جسطرح کہ اوسکا ساتھی ملزم مستحق ہے الفاظ دفعہ مذکور کے اسقدر وسیع ہین کہ اونمین کارروائیات اپیل داخل ہوتی ہین جو ضابطہ کہ اوس دفعہ مین مقصود ہے وہ صرف تجاویز عدالت اولیٰ سے ہی متعلق نہین ہے بلکہ اپیل سے بہی متعلق ہوتا ہے۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ درخواست منجانب ایک شخص جاب سالومن کے واسطے اجازت اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم مصدورہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد کے ہے سائل ایک رعیت برطانیہ ملکہ معظمہ کا ہے مگر خود اوسی کے بیان کے بموجب جو مقدمہ مین ہوا ہے رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے اوسپر الزام بشمول ایک شخص کلاڈ یورنٹ کے جو رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے لگایا گیا اور حسب دفعہ ۵۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تجویز اوسکی نسبت بشمول نامبردہ کے عمل مین آئی۔ ازروے اشتہار گورنر جنرل اجلاس کونسل ۱۸۷۴ء کے جو مطابق اسٹیٹیوٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ کے جاری ہوا تہا اختیار صیغہ ابتدائی و اپیل ہائیکورٹ بمبئی کو نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ باشندگان حیدرآباد کے دیا گیا تہا بموجب دفعہ ۸ فارن جورسڈکشن ایکٹ ۱۸۷۹ء کے قانون برٹش انڈیا کا کل رعایاے ملکہ معظمہ باشندگان ریاستہاے ہندوستانی ملک ہند سے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا اہل یورپ متعلق کیا گیا پس مقدمہ ہذا سے مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہے ہائیکورٹ مین براہ راست اپیل کرنے کا حق صریحا رعایاے برطانیہ اہل یورپ کو ازروے دفعہ ۴۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دیا گیا ہے لیکن وہ حق عدالت ہذا مین براہ راست اپیل کرنے کا کسی اور شخص کو نہین دیا گیا ہے جملہ دیگر مقدمات مین مجسٹریٹ کے یہان سے سشن جج کے یہان اپیل ہوتا ہے دفعہ ۴۰۴ مین یہ لکہا ہے کہ سواے اوس طریقہ کے جو مجموعہ یا دیگر قانون نافذہ مین محکوم ہو کسی طرح اپیل نہوگا اندرین حالات کیا کوئی شخص جو رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے اوس حق کا دعوی جو رعیت برطانیہ اہل یورپ کے لئے رکہا گیا ہے باین وجہ کرسکتا ہے کہ اوسنے بشمول ایک شخص قوم مذکور کے اپنی نسبت تجویز ہونا پسند کیا و یورنٹ کو حق براہ راست اپیل کرنے کا حاصل ہے کیا سالومن کو بہی وہ حق حاصل ہے کیا اس امر مین کہ تجویز ایک ساتہ عمل مین آئی حق اپیل کا معناً شامل ہے ہماری رائے ہے کہ حق اسطرح پر معناً نہین دیا جاتا ہے راے خلاف اسکے صاف برعکس دفعہ ۴۰۴

سنہ ۱۸۸۹ء بمعاملہ جاب سالومن

کے ہوگی حسب دفعہ ۸ فارن جورسڈکشن ایکٹ نمبر ۲۱ ۱۸۷۹ء کے قانون فوجداری اور ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا کا کل رعایاے ملکہ معظمہ باشندگان ریاستہاے ہندوستانی سے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا اہل یورپ متعلق کیا گیا ہے بموجب اوس مجموعہ کے سائل کو صرف وہ حق اپیل کا حاصل ہے جو اوسکو بحالت علیحدہ تجویز عمل مین آنیکے حاصل ہوتا یعنی سشن جج کے یہان اپیل کرنے کا (دفعہ ۴۰۸) ہمکو اس امر کے تصفیہ کرنے کی اسوقت ضرورت نہین ہے کہ کس عدالت اپیل مین سائل درخواست دیسکتا ہے فہرست ہند مروجہ حال مین یہ لکہا ہے کہ رزیڈنٹ کا اسسٹنٹ اول ایک عہدہ دار عدالت عین اوپر کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے ہے اور اوسکو اختیارات سشن جج کے دئے گئے ہین اگر یہ بات اصلح ہو تو حسب دفعہ ۴۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۲۱ ۱۸۷۹ء کے متعلق ہے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے یہان کا اپیل اسسٹنٹ اول کے یہان ہوگا مگر ہمکو اس بحث کا تصفیہ عدالتا نہ کرنے کی ضرورت نہین ہے اسوقت ہمارا صرف یہ فیصلہ ہے کہ اپیل اس عدالت مین نہین ہوسکتا اور درخواست نامنظور ہونی چاہئے۔

جارڈین صاحب جج - اپیلانٹ جاب سالومن کی نسبت کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد نے تجویز کرکے حسب راے جوری جرم ثابت تجویز کیا کونسل ذیعلم اپیلانٹ نے بیان کیا کہ نامبردہ کی نسبت تجویز بشمول ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل مین آئی تہی اور کنٹونمنٹ مجسٹریٹ نے بااختیار مجسٹریٹ ضلع تجویز کی تہی مجسٹریٹ کے تجویز کرنے کے لئے مجاز ہونیکی نسبت کوئی عذر پیش نہین کیا گیا ہے گو یہ امر پیش کیا گیا تہا مگر سالومن کی طرف سے یہ حجت نہین کی گئی کہ وہ رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے اور نہ کاغذات متعلقہ درخواست اپیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسی رعیت ہے یا وہ اوس حیثیت کا دعوی دار تہا بہ لحاظ دفعہ ۸ فارن جورسڈکشن ایکٹ نمبر ۲۱ ۱۸۷۹ء کے ہم یہ فرض کرسکتے ہین کہ سالومن کی نسبت تجویز حسب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴۵۱ الف ضمن ہ عمل مین آئی تہی جسکی روسے ضابطہ اون تجاویز کا جو بذریعہ جوری روبرو عدالت سشن کے عمل مین آتی ہین رعایاے برطانیہ اہل یورپ کی تجاویز سے جو مجسٹریٹ ضلع کے روبرو عمل مین آوین کہ جو جسٹس آف دی پیس بہی ہو اور اجلاس ساتہہ جوری کے کرتا ہو متعلق کیا گیا ہے اور مجسٹریٹ نے بےشک یہ تصور کیا ہے کہ اس دفعہ کی روسے دفعہ ۴۵۲ اس مقدمہ سے متعلق ہے اور اوسکو اختیار ہے کہ سالومن کی نسبت تجویز بشمول رعیت برطانیہ اہل یورپ کے کرے درحالیکہ سالومن کو کوئی دعوی علیحدہ تجویز ہونے کا نہین ہے دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام میکارتہی (۱)۔

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۲۰۔

سنہ ۱۸۹۶ء
معاملہ جان سالومن

بغرض ماسکے کہ سالومن ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے میری یہ راے ہے کہ اس عدالت کو اوسکا اپیل منظور کرنیکا اختیار نہین ہے کونسل نامبردہ نے اپنی تقریر مجموعہ ضابطہ فوجداری پر مبنی کی ہے اور یہ بحث کی ہے کہ دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین جو یہ الفاظ ہین کہ تجویز کے وقت وہی کارروائی عمل مین آئیگی اونکا یہ مقصود ہے کہ ضابطہ متعلقہ اپیل بھی اوسمین داخل ہو کہ جس سے وہ شخص جسپر جرم ثابت تجویز ہوا ہے اور وہ رعیت برطانیہ اہل یورپ نہین ہے مگر اوسکی نسبت تجویز بشمول رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل مین آئی ہے ہائیکورٹ مین اپیل کر سکے جیسی کہ رعیت برطانیہ اہل یورپ کو کرنا جائز ہے اصل دفعہ کے پڑھنے سے میرے نزدیک یہ منشاء واضعان قانون کا پایا نہین جاتا بہرحال یہ منشاء واضعان قانون نے ظاہر نہین کیا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ جو کچھ ذہن مین ہو وہ ظاہر نہ کیا جاے علاوہ برین مادہ سی مجموعہ کی اور دیگر دفعات مین واضعان قانون نے صاف الفاظ تحریر کئے ہین دفعہ ۴۰۸ مین مجسٹریٹ کے بیان سے اپیلون کا ذکر ہے اوسمین یہ لکھا ہے ہر رعیت برطانیہ اہل یورپ جو مجرم قرار دیا جاے مجاز ہے کہ حسب خواہش اپنے خواہ ہائیکورٹ مین اپیل کرے خواہ عدالت سشن مین اس صورت مین جیسا کہ دفعہ ۴۱۶ سے ظاہر ہوتا ہے بعض اون تجاویز ثبوت جرم سے متعلق ہے جو مقدمات خفیفہ مین اور بر بنائے تجاویز سرسری کے ہون کہ جنمین دیگر مجرمان حسب دفعات ۴۱۳ و ۴۱۴ - اپیل کرنے سے ممنوع ہین ان خاص احکام کے ذریعہ سے واضعان قانون نے احکام مذکور کا تعلق دوسری صورتون سے روا نہین رکھا ہے مطابق اس قاعدہ کے کہ جب ایک بات بصراحت بیان کی گئی تو دوسری بات خارج ہو گئی لیکن اگر کچھ گنجائش شبہ کی ہو تو وہ دفعہ ۴۰۴ سے رفع ہو جائیگا جسمین یہ لکھا ہے - کوئی اپیل بنا راضی کسی تجویز یا حکم مصدورہ کسی عدالت فوجداری کے جائز نہوگا الا حسب حکم مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مجاریہ وقت کے۔"

پس میری یہ راے ہے کہ سالومن حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت ہذا مین اپیل کرنیکا مستحق نہین ہے
دوسری بحث یہ ہے کہ آیا کسی اور قانون کی رو سے عدالت ہذا کو اوسکا اپیل کے منظور کرنے کا اختیار حاصل ہے جیسا کہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ڈبلو ڈی ایڈورڈس (۱) مین ظاہر کیا گیا ہے دفعہ ۲۷ فرمان شاہی مرقومہ ۱۸۶۵ء مین ہمکو یہ ہدایت ہے کہ اختیار صیغہ اپیل کو ایسے مقدمات مین استعمال کرین جنمین اپیل ہائیکورٹ مذکور مین بوجہ کسی قانون کے جو اسوقت نافذ ہو ہو سکتا ہو میرے علم مین کوئی ایسا قانون نہین ہے جسکی رو سے عدالت ہذا کو اختیار صیغہ اپیل فوجداری ایسے اشخاص پر جو رعایاے برطانیہ اہل یورپ نہین ہین اور جنکی نسبت تجویز ثبوت جرم علاقہ نظام مین عمل مین آئی ہے حاصل ہو ایکٹ پارلیمنٹ ۲۸ و ۲۹ جلوس وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۳ کی رو سے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہمکو یہ اجازت و اختیار دیسکتے ہین کہ کل

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۳۳

سنہ ۱۸۸۹ء بمعاملہ جاب ساوسن

یا کوئی جزو اوس اختیار کا جو فرمان شاہی کی روسے دیا گیا ہے نسبت عیسائی رعایاے ملکہ معظمہ کے جو اندر علاقہ اون فرمانروایان وریاستہاے ہند کے رہتے ہون جنسے عہد وپیمان ساتھہ ملکہ معظمہ کے ہے جسطرح پر کہ نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل بذریعہ حکم وقتاً فوقتاً تجویز کرین کام مین لاوین مطابق اس قانون کے نواب گورنر جنرل بہادر نے بہ اجلاس کونسل بذریعہ اشتہار نمبر ۸۱۷ اے مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء کے (جو پریب صاحب اور سیر اکنو صاحب کے مجموعہ ضابطہ فوجداری مین دفعہ ۴۵۸ کے ذیل مین چہپا ہے) ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ہذا کو اختیار اپیل صیغہ فوجداری اوپر رعایاے برطانیہ ملکہ معظمہ اہل یوروپ کے جو عیسائی ہون اور ریاست ہندوستانی حیدرآباد مین سواے اضلاع مفوضہ کے رہتے ہون عطا کیا ہے کوئی اور حکم اجلاس کونسل کا یا حکم قانون (دیکہو مقدمہ تہارن جی بنام تہارن جی (۱) ہمکو نہین دکہلایا گیا ہے جسکی روسے اختیار اپیل صیغہ فوجداری ہائی کورٹ ہذا کا علاقہ نظام کے ایسے اشخاص سے جو علاوہ اشخاص مصرحہ بالا کے ہون متعلق کیا گیا ہو بحالت نہ ہونے کسی بیان یا دیگر وجہ باور کرنے اس امر کے کہ ساوسن رعیت برطانیہ اہل یوروپ اور عیسائی ہے میری یہ راے ہے کہ ہمکو اوسکا اپیل سماعت کرنے کا اختیار نہین ہے پس ہمکو لازم ہے کہ اوسکو نامنظور کرین۔

اپیل نامنظور ہوا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۸۹ء ۲۵ جولائی صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۶۵

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام لکہمی داس مکنداس٭

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۴۴ مجسٹریٹ کا اختیار لوگون کو عموماً برادری کو کہانا دینے سے منع کرنے کا۔ اطلاع۔

بوجہ ہیضہ پہیلنے کے مجسٹریٹ ضلع بہروچ نے حسب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ایک حکم بشکل اشتہار جاری کیا جسکی روسے لوگون کو عموماً شہر مین برادری کو کہانا دینے سے ممانعت کی گئی یہ حکم شہر کے مختلف محلون مین جنمین وہ گلی بہی داخل تہی کہ جسمین ملزم کا مکان ہے اسکو نہ تہا لگا دیا گیا۔

چند روز بعد مشتہر ہونے اس حکم کے ملزم نے ایک خاص مکان مین اپنی برادری کے تخمیناً پانسو شخصون کو کہلایا اوسپر ملزم پر حسب دفعہ ۱۸۸ اخمس ب مجموعہ تعزیرات ہند (نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) جرم ایک ایسے حکم کی عدولی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ ٭ نگرانی فوجداری نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۸۹ء

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کلمی داس بکذالک ۱۸۸۹ء

کا جو ایک ملازم سرکاری نے باضابطہ مشتہر کیا تھا ثابت تجویز ہوا اور روپے جرمانہ کی سزا کا حکم صادر ہوا۔
پنسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ ضلع کا حکم۔ اشتہار اوسکے مضمون کے
اور نیز اوسکے طریقہ تشہیر کے ناجائز تھا کیونکہ اون اختیارات سے جو از روے دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری
ایکٹ ۱۸۸۲ء کے دئے گئے ہین باہر تھا مجسٹریٹ کا اختیار حسب دفعہ مذکور صرف اسیقدر ہے کہ کسی خاص
شخص کو کسی خاص قسم کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے یا عموماً لوگون کو جبکہ وہ کسی خاص جگہ جاتے
آتے ہون اوسی قسم کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے۔

یہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے ہے۔

۲۰ - مارچ ۱۸۸۹ء کو بوجہ پھیلنے ہیضہ کے مجسٹریٹ ضلع بھروچ نے ایک اطلاعنامہ بشکل اشتہار حسب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) جاری کیا جسکی روسے عموماً لوگون کو شہر بھروچ مین برادری کو کھانا دینے کی ممانعت کی گئی یہ اشتہار شہر کے مختلف محلون مین جنمین وہ گلی بھی شامل تھی کہ جسمین ملزم رہتا تھا لگا دیا گیا۔

۲۲ - مارچ ۱۸۸۹ء کو ملزم نے ایک خاص مکان مین اپنی برادری کے تخمیناً چار سو یا پانسو شخصون کو بوجہ اپنی عورت کی تیرہی کے کھلایا۔

اسپر ملزم پر حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند بابت عدول حکم مجسٹریٹ ضلع کے جو ۲۰ - مارچ ۱۸۸۹ء کو باضابطہ مشتہر کیا گیا تھا مقدمہ قائم ہوا۔

مجسٹریٹ درجہ اول مقام بھروچ نے ملزم پر حسب ضمن ب دفعہ ۱۸۸ جرم ثابت تجویز کیا اور یہ حکم سزا صادر کیا کہ وہ ۵ جرمانہ دے ورنہ دو ہفتہ قید محض بھگتے۔

ملزم پر جرم ثابت قرار دینے مین مجسٹریٹ مذکور نے حسب ذیل تحریر کیا۔

"شہادت سے ثابت ہے کہ ملزم نے تین روز بعد مشتہر ہونے اشتہار مجسٹریٹ ضلع کے برادری کو کھانا دیا ملزم کا یہ عذر کہ وہ سب طیاری پہلے سے کر چکا تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ ممانعت صرف راستون سے متعلق ہے معقول نہین ہے کیونکہ اشتہار مذکور مین صاف طور پر شہر بھروچ مین اور نہ صرف راستون پر برادری کو کھلانے کی ممانعت کی گئی علاوہ برین اگر اوسنے طیاری بھی کر لی ہو تو اس سے یہ جائز نہوگا کہ وہ خود اختیاری سے عمل کرے اشتہار مذکور عوام الناس کی حفاظت کے لئے جاری ہوا تھا راے ڈاکٹری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی ضیافتون سے انسان کی جان کو خطرہ ہے"

ملزم کی درخواست پر ہائی کورٹ نے مسل اور کاغذات مقدمہ کے حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
لکھمی داس
مکند داس

طلب کی۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ بجانب ملزم۔ اشتہار مجسٹریٹ ضلع خلاف اختیار ہے حسب دفعہ ۱۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء اطلاعنامہ کسی خاص شخص کے نام ہونا ضروری ہے یا اگر وہ عموماً لوگون کے نام جاری کیا جاوے تو اوسکی تاثیر کسی خاص مقام پر جہان سب جاتے ہون محدود ہونی چاہیئے علاوہ برین اس امر کی شہادت نہین ہے کہ ملزم کو اس حکم کی اطلاع ہوئی تہی۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ ایک تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند بابت عدولی ایک ایسے حکم کے ہے جسکو ایک ملازم سرکاری نے مشتہر کیا تہا حکم مذکور کے مضمون سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ حسب دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صادر ہوا تہا ہماری یہ راے ہے کہ خاص وہ حکم جسکا عدول عمل مین آیا اور جسکی بناپر مجسٹریٹ نے عمل کیا مطابق احکام دفعہ مذکور کے نہین ہے مجسٹریٹ کا اختیار حسب دفعہ مذکور اسیقدر ہے کہ کسی خاص شخص کو کسی خاص قسم کے افعال کے کرنے کی ہدایت کرے یا عموماً لوگون کو جبکہ وہ کسی خاص جگہہ جاتے آتے ہون اوسی قسم کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے اس مقدمہ مین حکم مذکور بشکل ایک اشتہار کے جو ہر ایک کے گلیون مین لگایا گیا جاری کیا گیا تہا اور اوسکی رو سے باشندگان کو عموماً برادری کے کہلانے کی ممانعت کی گئی تہی یہ حکم جو اسطرح جاری کیا گیا اوسکی اطلاع بہی ملزم کو نہین ہوئی تہی ضیافت مذکور ایک خاص مکان مین ہوئی تہی ہماری یہ راے ہے کہ حکم مذکور باعتبار اوسکے مضمون کے اور نیز اوسکے طریقہ تشہیر کے ناجائز تہا کیونکہ اون اختیارات سے جو از روے دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دئے گئے ہین باہر تہا وہ کسی خاص شخص کے نام نہین ہے اور نہ عوام الناس کے نام بحالت جانے ایک خاص جگہہ کے ہے اور نہ اوسکی تعمیل کسی خاص شخص پر ہوئی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونا چاہیئے اور جرمانہ واپس ہونا چاہیئے (دیکھو نظیر فوجداری مورخہ ۲۔ مارچ سنہ ۱۸۷۸ء)

تجویز ثبوت جرم وحکم سزا منسوخ ہوئے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۸۹ء
۳۰۔ جولائی
صفحہ ۱۷۰ انڈین لا رپورٹ

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جام الدین ولد محمد

جہاز پر مال لادنا۔ مرچنٹ شپنگ ایکٹ (اسٹیٹیوٹ سنہ ۱۸۹۴ء جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴) دفعات

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
علم الدین ولد محمد

ہو وفعات ۲۴ و ۲۶ متعلق ہوتا ایکٹ مذکور کا ہندوستان سے نسبت قواعد پیمائش کے۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء
ہم و ۱۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء۔ کُہلے ہوئے جہازون مین چندر وزہ تعمیرات۔ اسٹریک د تختہ بندی مسلسل جہاز
کے بلند سے مین یا کسی طرف پر آگے کے سرے سے پیچہے کے سرے تک۔ معنی لفظ مذکور کے۔ قواعد پیمائش
جو سررشتہ بحری مین ۱۸۷۲ء مین بنائے گئے۔

مرچنٹ شپنگ ایکٹ ۱۸۵۴ء کا (اسٹیٹیوٹ ۱۷ و ۱۸ جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴) نسبت قواعد پیمائش کے جناب ملکہ معظمہ کی کل قلمرو سے متعلق ہے اور وہ ہندوستان مین جہانتک کہ ازروے قوانین موضوعہ مقامی کے منسوخ نہین کیا گیا ہے بمنزلہ قانون ہے اکیٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء (۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء) خلاف اوسکے نہین ہے۔

ملزم مالک ایک جہاز کا تہا جو حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء بتعداد ۶۲۳ ٹن کا درج رجسٹر ہوا تہا اثناے سفر مین فصیل جہاز مذکور کے بذریعہ بنا لینے ایک ٹہاٹ کے جو چندروزکے لئے سمندر کے پانی سے جہاز کے مال کو بچانے کی غرض سے بنالیا گیا تہا بلند کئے گئے اس سفر مین ایک کوسٹ گارڈ انسپکٹر نے جہاز مذکور کی پیمائش کی اور اوسکے نزدیک بموجب اون قواعد پیمائش کے جو سررشتہ بحری سے ۱۸۷۲ء مین جاری ہوئے تہے اور جنمین یہ حکم ہے کہ پیمائش سب سے اونچے اسٹریک کی چوٹی سے خواہ وہ چندروزہ ہو یا نہو کیجاوے بوجہ اوس ٹہاٹ چندروزہ کے جہاز کا وزن ۷۲ ٹن زیادہ نکلا۔

جہاز کے وزن مین اس تبدیل کے ہونے کی وجہ سے ملزم پر استغاثہ فوجداری حسب دفعہ ۱۳ (۱) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء بابت اس امر کے کیا گیا کہ اونسے جہاز کو از سر نو درج رجسٹر نہین کرایا اور ایک جدید سارٹیفکٹ رجسٹری حسب دفعہ ۱۵۱

(۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء مین حسب ذیل حکم ہے۔
(۱۳) اوربذریعہ اسکے یہ قاعدہ منضبط کیا جاتا ہے کہ درحالیکہ کسی ایسے جہاز پر جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز پر یا بندرگاہ کے جہاز پر حسب ہدایت بالا ہر طرح پر نشان ڈالا گیا ہو یا آگ کے ذریعہ سے بنایا گیا ہو یا درحالیکہ ہر طرح پر حسب ہدایت بالا نام و نمبر کسی ایسے جہاز کا جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز کا یا بندرگاہ کے جہاز کا رنگ سے اوسپر نہ لکھدیا گیا یا برابر لکھا ہوا نہ ہو یا درحالیکہ حسب مصرحہ بالا سارٹیفکٹ کسی ایسے جہاز مین جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز مین یا بندرگاہ کے جہاز مین نہو درحالیکہ حسب ہدایت بالا مالک یا مالکان یا افسر کسی ایسے جہاز کا جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز کا یا بندرگاہ کے جہاز کا ایسا سارٹیفکٹ عندالطلب پیش نہ کرے تو مالک یا مالکان ہر ایسے جہاز کے جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے مستوجب جرمانہ کے ہونگے جو اوس جنس کی تعداد سے جو بابت سارٹیفکٹ رجسٹری جہاز مذکور کے واجب الادا ہو وہ گونہ ہوگا اگر جہاز مذکور ایک ایسا جہاز ہو کہ جسکے سارٹیفکٹ رجسٹری کے لئے کوئی فیس

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جام الدین ولد محمد

۴-(۱) ایکٹ مذکور عمل نہیں کیا مگر مجرم جرم ثابت تجویز ہوا اور بسبب جرمانہ ادا کرنے کا حکم صادر ہوا۔

منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا ہو تجویز ہوئی کہ چونکہ کوئی صریح حکم ایکٹ ہند نمبر ۱۹ (۳۹) ۱۸۱۲ء یا ۱۸۴۸ء

مین یا مرچنٹ شپنگ ایکٹ ۱۸۵۵ء مین ایسا نہین ہے جو کھلے ہوے جہازون مین تعمیرات چندہ روزہ سے

متعلق ہو لہذا قواعد پیمایش جو ۱۸۶۳ء مین سررشتہ بحری سے جاری کئے گئے جہانتک کہ اونمین تاکید کی

گئی ہے کہ اوپر کے اسٹرک مین جو تعمیر چندروزہ کی گئی ہو اوسکی چوٹی سے پیمایش کیجاوے خلاف اختیار تھے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ تہاٹ مزید جو ملزم نے لگا لیا تہا چونکہ چندروز کے لئے تہا اور سفر کے ختم ہونے پر

نکال دیا جاتا لہذا لفظ اسٹرک کے معنی مین داخل نہین ہے جو ایک جزو خود جہاز کی تعمیر کا ہے جسکی تعریف

یہ ہے تختہ ہاے چوبی یا دہات کی چدر کا مسلسل لگانا جہاز کی کسی طرف پر آگے کے سرے سے پیچھے

کے سرے تک "۔

واجب الادا ہو اور مالک یا مالکان ہر ایسے شکار ماہی کے جہاز کے یا بندرگاہ کے جہاز کے مستوجب عہ جرمانہ

کے ہونگے اور یہ جرمانہ بطلب ہونے تجویز ثبوت جرم روبرو کسی مجسٹریٹ یا جسٹس آف دی پیس یا ایسے شخص کے جو

اختیارات ایک ایسے مجسٹریٹ کے استعمال کرتا ہو کہ جسکو اندر علاقہ جات مذکور کے اختیار حاصل ہو بذریعہ نیلام جہاز

مذکور کے یا شکار ماہی کے جہاز یا بندرگاہ کے جہاز مذکور کے اور اوسکے اسباب و سامان جنگ رسی وغیرہ اور سلاسل

کے وصول کیا جاسکتا ہے اور جب جب مالک یا مالکان یا افسر کسی ایسے جہاز کا جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے

یا شکار ماہی کے جہاز یا بندرگاہ کے جہاز کا قصور مذکورہ بالا کریگا تبھی ایسا جرمانہ واجب الادا ہوگا شرط یہ ہے

کہ ہر ایسا قصور مابعد تجویز ثبوت جرم سابق کی تاریخ سے ایک ماہ کے بعد کیا جاوے۔

(۲) دفعہ ۴۔ ایکٹ ۹ (۱) ۱۸۴۱ء مین حکم حسب ذیل ہے۔

۴۔ اور بذریعہ اسکے یہ قاعدہ منضبط کیا جاتا ہے کہ نام و نمبر ہر ایسے جہاز کا جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے اور شکار ماہی

کے جہاز اور بندرگاہ کے جہاز کا اور اوسکا وزن اور نیز نام اوسکے مالک یا مالکان کا ایک

رجسٹر مین درج کیا جائیگا جو بغرض مذکور اوس شخص کے پاس رہے گا جسکو بعد ازین ہدایت ایسی جسٹری کی کیگئی ہے

بمبئی مین ایسی رجسٹری ماسٹر اٹنڈنٹ اور دیگر مقامات مین جو اندر علاقہ جات مذکور ہین کلکٹر کسٹمس بحری جو وہان ہو یا

دیگر شخص جسکو گورنمنٹ بمبئی بہ تعمیل ایکٹ ہذا مقامات مذکور مین کام کرنے کے لئے مقرر کرے کریگا اور جب کبھی

ایسے جہاز کے وزن مین جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز یا بندرگاہ کے جہاز کے وزن

مین یا اوسکے مالک یا مالکان کے نام مین کوئی تبدیل واقع ہو تو رجسٹری مذکور عمل مین آویگی مگر شرط یہ ہے کہ ایسے جہاز

کا جو حسب مذکورہ بالا کام مین لایا جاوے یا شکار ماہی کے جہاز یا بندرگاہ کے جہاز کا کوئی اور نام رکھنا سواء اوسکے

کہ جس نام سے وہ اولاً درج رجسٹر کیا گیا تہا جائز نہ ہوگا۔

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جام الدین ولد محمد

یہ ایک درخواست منجانب گورنمنٹ بمبئی حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ہے ملزم مالک ایک جہاز کا تہا جو حسب ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء بنمبر ۱۶۲ ۔ ٹن کا درج رجسٹر کیا گیا تہا کتاب ملا بار سے بمبئی جانے مین اثناے سفر مین جہاز کی طرفون پر اوپر کے کٹہرے پر چارون طرف بذریعہ جانے تختہ وغیرہ کے سمندر کے پانی سے مال جہاز کو بچانے کے واسطے چندروز کے لئے ایک ٹہاٹ بنالیا تہا اثناے سفر مذکور مین جبکہ جہاز رتناگری کے قریب ایک بندر مین ٹہرا ہوا تہا ایک کوسٹ گارڈ انسپکٹر نے جہاز کی پیمایش کی اور اوسوقت اوسکا وزن ۱۹۰ ٹن نکلا اس تبدیل وزن جہاز کی وجہ سے ملزم پر حسب دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء بابت دوبارہ درج رجسٹر نکرانے جہاز کے اور نہ حاصل کرنے سارٹیفکٹ حسب دفعہ ۲۰ ۔ ایکٹ مذکور کے استغاثہ فوجداری کیا گیا

ملزم نے یہ عذر کیا کہ ٹہاٹ مذکور چندروز کے لئے تہا اور سفر کے ختم ہونے پر نکالدیا جاتا جہاز کے درجہ مین کوئی تبدیل نہین ہوئی لہذا سارٹیفکٹ جدید کا حسب ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء حاصل کرنا ضروری نہ تہا ۔

مدعی کی طرف سے چند قواعد پیمایش پر استدلال کیا گیا جو منظوری گورنمنٹ سررشتہ بحری سے سنہ ۱۸۷۳ء مین جاری کئے گئے تہے جنمین یہ حکم تہا کہ کہلے ہوے جہاز کا وزن دریافت کرنے کے لئے گہرائی اوپر کی سطح سے خواہ وہ چندروزہ ہو یا نہو پیمایش کرنی چاہئے نہ ٭ ۔

مجسٹریٹ درجہ اول رتناگری نے ملزم پر جرم ثابت تجویز کیا اور اوسکی نسبت حسب دفعہ ۳۰ حکم ہذا سزا ادائی ۵ روپیہ کے ادا کرنیکا صادر کیا جو دہ گونہ اوس فیس کا ہے جو بابت رجسٹری نمبر ۱۹۰ ٹن کے جہاز کے واجب الادا ہے برطبق اپیل تجویز ثبوت جرم بحال رکہی گئی لیکن جرمانہ گہٹا کر ۲۵ روپیہ رکہا گیا ہے ۔

گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین درخواست نگرانی حکم سشن جج کی اس بنا پر گذرانی کہ جرمانہ مین تخفیف بہی کی گئی ۔

شانتارام نارائن وکیل سرکار نے منجانب سرکار حجت کی کہ جو فیس بابت جدید سارٹیفکٹ رجسٹری کے واجب الاخذ ہے اوسکا شمار کل وزن پر ہونا چاہئے اور نہ صرف اوسقدر پر جو رجسٹری سابق بعد بڑہایا گیا ۔

دی جی بہنڈارکر منجانب ملزم ۔ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا ناجائز ہین ٹہاٹ مزید چندروزہ کے لئے تہا سفر کے ختم ہونے پر نکالدیا جاتا یہ ثابت نہین ہے کہ وزن جہاز کا اس ٹہاٹ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے تبدیل ہو گیا پس جدید سارٹیفکٹ رجسٹری حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے علاوہ برآن کوئی حکم ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء مین نسبت تعمیرات چندروزہ کے نہین ہے پس قواعد سررشتہ بحری جہانتک کہ وہ تعمیرات چندروزہ سے متعلق ہین خلاف اختیار ہین ۔

٭ دیکہو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۳ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء

سنہ ۱۸۵۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جمال الدین ملاح

تجویز عدالت اسکاٹ صاحب جسٹس نے صادر فرمائی۔

اسکاٹ صاحب جسٹس — یہ ایک ایسی بحث ہے جو تعبیر دفعات ۴ و ۶ و ۷ و ۱۲ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء پر منحصر ہے دفعہ ۴ مین بابت کل جہازون کے جو کنارہ بمبئی پر بغرض تجارت آوین یہ لکھا ہے کہ نام و نمبر و وزن ہر ایسے جہاز کا مع نام مالک کے وہ شخص درج رجسٹر کریگا جسکو ہدایت ایسی رجسٹری کرنے کی ہے "اور جب کبھی ایسے جہاز کے وزن مین . . . . کوئی تبدیل واقع ہو تو رجسٹری مذکور ہر عمل مین آویگی" وزن جہاز کا اوسکی قابلیت بوجھ لیجانے کی ہے یعنی تعداد ٹنون کی جو وہ لیجاویگا دیکھو میرین ڈکشنری دفعہ ۶ کی رو سے کام وزن تحقیق کرنے کا اوس اہلکار کے ذمہ ڈالا گیا ہے جو ہر بندر مین اوس غرض کے لئے مقرر ہوتا ہے دفعہ ۷ کی رو سے ہر مالک کو لازم ہے کہ "سارٹیفکٹ رجسٹری اوس شخص سے جو حسب مذکورہ بالا ایسی رجسٹری کرنے کا مجاز ہو حاصل کرے" دفعہ ۱۲ مین یہ لکھا ہے کہ "در حالیکہ حسب مصرحہ بالا (یعنی دفعہ ۴ مین) سارٹیفکٹ کسی جہاز مین نہو تو مالک مستوجب جرمانہ کا ہوگا جو اوس فیس کی تعداد سے جو بابت سارٹیفکٹ رجسٹری جہاز مذکور کے واجب الادا ہو دہ گونہ ہوگا"۔

مقدمہ حال مین شہادت منجانب مدعی سے جسمین شہادت مسٹر ہین انسپکٹر کوسٹ گارڈس کی داخل ہے یہ واضح ہوا کہ کنارہ بمبئی پر لکڑی جہاز پر لاد کر سفر کرنے کے لئے جہاز کے فصیل بذریعہ ایک چندروزہ تعمیر مزید کے بلند کئے گئے تھے یہ حجت کی گئی کہ جہاز کا وزن بڑہ گیا اور اوسکے سارٹیفکٹ کی تجدید نہین ہوئی مگر یہ نہین ثابت کیا گیا کہ غرض اس تعمیر کی یہ تھی کہ قابلیت لیجانے بوجھ کی بڑہ جاوے مدعا علیہ نے بیان کیا کہ یہ ٹہاٹ صرف لکڑی کو سمندر کے پانی سے بچانے کے لئے لگایا گیا تھا مسٹر ہین نے شہادت مین چند قواعد پیمایش کشتی ہاے ہندوستانی جو بمنظوری گورنمنٹ سنہ ۱۸۷۳ء مین جاری ہوئے تھے پیش کئے جنمین یہ لکھا ہے کہ جہاز کے سب سے اونچے اسٹریک کی چوٹی سے خواہ وہ چندروزہ ہو یا نہو پیمایش ہونی لازم ہے ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۳۸ء مین کوئی قواعد پیمایش مندرج نہین ہین لیکن ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۴۱ء مین یہ لکھا ہے کہ کھلے ہوئے جہازون کا وزن دریافت کرنے کے لئے اوپر کے اسٹریک سے گہرائی پیمایش کرنی چاہئے سنہ ۱۸۷۳ء کے قاعدہ مین الفاظ خواہ وہ چندروزہ ہو یا نہو بڑہائے گئے ہین مطابق اس قاعدہ پیمایش کے مسٹر ہین نے بانس کے ٹہاٹ چندروزہ کی وجہ سے ۲۷ ٹن کی بیشی نکالی لہذا نامبردہ نے یہ حجت کی کہ "وزن مین تبدیل واقع ہوئی" اور مجسٹریٹ نے بحق اوسکے یہ فیصلہ کیا کہ مالک کو رجسٹری ازسرنو کرانی چاہئے تھی اور وہ حسب دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۹ مستوجب جرمانہ کا ہے جو اوس فیس کی تعداد سے جو بابت سارٹیفکٹ جدید کے واجب الادا ہو دہ گونہ ہوگا یہی حکم مجسٹریٹ نے صادر کیا سشن جج نے تعداد کم کر دی مگر اور

۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام جام الدین ولد محمد

طرحپر فیصلہ بحال رکہا۔

ہماری یہ رائے ہے کہ یہ رائے نسبت قانون کے صحیح نہین ہے تختون اور بانسون کا کہڑا کرنا کہ جس سے وزن بڑہ گیا مسلماً صرف چند روز کے لئے تہا اور سفر کے ختم ہونے پر وہ نکال دئے جاتے یہ بحث کی گئی کہ یہ تعمیر مرحاگم سے کم جہاز کے ایک سفر کے لئے کی گئی تہی اور وہ اوپہلے اسٹریک کی تعریف مین داخل ہوتی ہے کہ جہان سے پیمایش کرنی لازم ہے پس وہ منشاے ایکٹ مین داخل ہے اور رجسٹری جدید اوسکی وجہ سے ضروری تہی تعریف اسٹریک کی جسطرحپر کہ لفظ مذکور جہازون کی تعمیر مین استعمال ہوتا ہے یہ ہے "تختہ ہاے چوبی یا دہات کی چدر کا مسلسل لگانا جہاز کی کسی طرف پر آگے کے سرے سے پیچہے کے سرے تک (دیکہو ویبسٹر کی ڈکشنری) اسٹریک فی الواقع ایک جزو خود جہاز کا ہے یہ تجویز کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ فصیل مین چند روز کے لئے کچہ بڑہا دیا جاوے تو وہ بہی اس تعریف مین داخل ہو مرچنٹ شپنگ ایکٹ ۱۸۵۴ء مین ایک اصول پیمایش کا ویسا ہی کہ جیسا ایکٹ ۱۸۴۱ء مین ہے مندرج ہے دفعہ ۲۴ مین یہ لکہا ہے "کہلے ہوئے جہازون کا وزن دریافت کرنے کے لئے اوپر کا کنارہ اوپر کے اسٹریک کا حد پیمایش ہوگا اور جہاز کی چوڑے بل مین گہرائی کی پیمایش کیجائیگی جو اسٹریک مذکور کے اوپر کے کنارہ سے ہر حصہ لمبائی مین شروع ہوگی" اور مرچنٹ شپنگ ایکٹ مین بعد اسکے یہ لکہا ہے (دفعہ ۲۶) کہ "جو وزن اسطرحپر تحقیق ہووے وہ اوسوقت سے آیندہ وزن جہاز متصور ہوگا بجز اسکے کہ کوئی تبدیل شکل یا وسعت جہاز مذکور مین کیجاوے" کوئی حکم صریح ایکٹ ہند ۱۸۳۸ء یا ۱۸۴۱ء مین یا مرچنٹ شپنگ ایکٹ مین ایسا نہین ہے جو کہلے ہوے جہازون مین تعمیرات چند روزہ سے متعلق ہو الفاظ چند روزہ ہو یا نہو صرف ۱۸۷۳ء کے قواعد مین واقع ہوئے ہین اگر یہ شبہہ بہی ہو کہ آیا الفاظ چند روزہ ہو یا نہو ایکٹ مین سمجہے جاوین یا نہین تو شبہہ ہونے کی وجہ سے الفاظ مذکور خارج ہونے چاہئین کیونکہ "شبہہ کی حالت مین اوس تعبیر کے خلاف مائل ہونا چاہئے جس سے بار رعیت پر عائد ہوتا ہو" (۱) یہ ایک مشہور قاعدہ تعبیر کا ہے کہ ایکٹہاے تعزیری کی تعبیر سختی کے ساتہہ کرنی چاہئے ایک ایکٹ رجسٹری جہاز کے بعض دو معنی فقرات کی تعبیر کرنے مین ہیتہہ صاحب جسٹس نے یہ فرمایا۔ "گو یہ قانون منشعر عطاے چارہ کار ہو مگر اوسکے کل احکام کی تعمیل نہو تو نہایت تعزیری ہے * * * یہ قوانین بغرض ترقی تجارت اور سوداگری کے اور تاجرون کے طریق عمل کے انتظام کے لئے بنائے گئے ہین اگر اس قسم کے قوانین کلیتاً صاف

(۱) رپورٹ کلارک و فنلی صاحبان جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ صفحہ ۹۱۔

سنہ ۱۸۶۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
جام الدین ولد محمد

نہون اور اوس قسم کے اشخاص کی سمجھ مین نہ آوین تو واضعان قانون کا استعمال کرنا ایسے فقرات ذومعنی کا رعایا کے لئے ایک جال ہوگا ایک ایسی تعبیر جسمین ایسا الزام ہو کبھی اختیار نہین کرنی چاہئے میری دانست مین یہی قاعدہ اسمین ہونا چاہئے جو قوانین مالگذاری مین ایسے فقرات کی تعبیر کے لئے ہے کہ جنکی روسے سزا اور تاوان مقرر ہو یعنی اگر اونکی عبارت ذومعنی اور ناصاف ہو تو تعبیر بحق رعیت کے ہوتی ہے اور وجہ اسکی صاف یہ ہے کہ واضعان قانون ہمیشہ اپنے معنی سمجھانے کے لئے اور اوس بات کو جو ناصاف طور پر ظاہر کی گئی ہو زیادہ تر صاف طور پر ظاہر کرنے کے لئے موجود ہین"۔ ہبرڈ بنام ہیچنسن (۱) اگرچہ کھلے ہوئے جہازون مین تعمیرات چندروزہ کی بابت ایکٹون مین کچھ ذکر نہین ہے نسبت اون جہازون کے ضمین تختہ بندی ہو مرچنٹ شپنگ ایکٹ دفعہ ۱۲ ضمن ۴) مین یہ حکم ہے کہ اوپر کی تختہ بندی پر جو بند جگہہ ہے وہ ہمیشہ ایک سی رہنی چاہئے وزن مین ایسی تعمیر کا تحقیق نہ کیا جاویگا (دیکھو مقدمہ لارڈ ایڈووکیٹ بنام کلایڈ ہسٹیم نیویگیشن کمپنی (۲) مرچنٹ شپنگ ایکٹ نسبت قواعد پیمایش کے کل قلمرو جناب ملکہ معظمہ سے متعلق ہے اور ہندوستان مین جہانتک کہ وہ بذریعہ وضع قانون مقامی کے منسوخ نہین کیا گیا ہے بمنزلہ قانون ہے ایکٹہاے سنہ ۱۸۳۸ء و سنہ ۱۸۴۱ء خلاف اوسکے نہین ہین اور کوئی اور قانون مقامی نہین ہین پس قواعد اوسکے بہر حال اسوجہ سے کہ اونکی عبارت سے جو زیادہ تر احتیاط سے لکھی گئی ہے معنی اوس قاعدہ پیمایش کے جو ایکٹ سنہ ۱۸۴۱ء مین مندرج ہے توضیح ہوتی ہے متعلق ہونے چاہئیں مقدمہ ہذا مین تعمیر مسلمہ چندروزہ ہے اور ایک کھلے ہوئے جہاز مین مثل ایک بند جگہہ کے ہے جو تختہ بندی والے جہاز مین اوپر کی تختہ بندی پر ہوتی ہے اگر تبدیلات چندروزہ کے شامل ہونے کا منشا ہوتا تو ایکٹ مین ایسا لکھا ہوتا۔

لیکن مدعی کی طرف سے قواعد سنہ ۱۸۶۳ء پر استدلال کیا گیا ہے وہ بموجب کسی ایکٹ کے جاری نہین ہوئے تھے گورنمنٹ گزٹ ۱۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء مین وہ بطور قواعد مجریہ سررشتہ بحری بابت پیمایش کھلی ہوئی کشتیون ہندوستانی کے مندرج ہین قواعد بنانے کے اختیار سے ایسے قاعدہ کا بنانا جائز نہین ہے جو اوس اختیار سے باہر ہو کہ جو ایکٹ کی روسے دیا گیا ہے ہماری دانست مین وہ قواعد جہانتک کہ اونمین یہ تاکید کی گئی ہے کہ اوپر کے اسٹرک کی تعمیر چندروزہ کی چوٹی سے پیمایش کیجاوے خلاف اختیار ہین ایسے قاعدہ کا نافذ کرنا بمنزلہ اوسکے ہوگا کہ ایکٹ مین الفاظ چندروزہ

(۱) رپورٹ ماٹن صاحب جلد ۱۳ صفحہ ۷۷ لغایت صفحہ ۲۲۰ (۲) رپورٹ ہوس آف لارڈس داسکاٹ لینڈ جلد ۱ صفحہ ۴۹

ہو یا نہو تبرباد کئے جائین
لہذا ہمکو عدالتین ماتحت سے اختلاف ہے اور ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ مدعا علیہ کو رجسٹری ازرفو کرانا لازمی نہ تہا پس تجویز ثبوت جرم اور حکم بحالی تجویز مذکور منسوخ ہونے چاہئین - اور جرمانہ واپس ہونا چاہئے -

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہوا -

استصواب فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہری لال

بمبئی کا ایکٹ میونسپلٹی ضلع (نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء) دفعہ ۷۳ - ہیضہ کے پہیلنے پر اختیار میونسپلٹی کا برادری کا کہانا بند کرنیکا - معنی ان الفاظ کے کہ "ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو ضروری سمجھے جاوین - تعبیر قوانین -

چونکہ شہر احمد آباد مین ہیضہ پہیلنے کا احتمال تہا لہذا پریزیڈنٹ لوکل میونسپلٹی نے حسب دفعہ ۷۳ - ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء عمل کر کے ایک حکم بشکل اشتہار جاری کیا جسکی رو سے برادری کو کہلانے کی جس حالت مین کہ تیس شخصوں سے زیادہ جمع ہونیوالے ہوں ممانعت کی گئی -

بعد مشتہر ہونے اس حکم کے ملزم نے ایک خاص مکان مین اپنی برادری کے تیس سے زیادہ شخصون کی ضیافت کی اور پر حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) اوسکی نسبت جرم ایک ایسے حکم کی عدول کا جسکو ایک ملازم سرکاری نے باضابطہ طور پر مشتہر کیا تہا ثابت تجویز کیا گیا اور روپیہ ۵ جرمانہ ادا کرنیکا حکم صادر ہوا -

بمنسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے یہ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۷۳ ایکٹ میونسپلٹی ضلع و ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء کی رو سے میونسپلٹی کو یہ اختیار نہین ہے کہ لوگون کو خاص اپنے مکانات جمع ہوکر کہانے پینے کی ممانعت کرے خود الفاظ مندرجہ دفعہ مذکور سے کہ "ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو واسطے انسداد یا علاج یا تخفیف بیماری کے ضروری سمجھی جاوین" یہ مفہوم ہوتا ہے کہ خود میونسپلٹی کی طرف سے کوئی کام کیا جاوے نہ یہ کہ شہروالون کے خاص حقوق مین اونکے طریقہ بود و باش روزانہ مین

* استصواب فوجداری نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۸۸ء

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جام عثمان کوڈو محمد

۴
۱۸۸۸ء
۲۰ - جولائی
صفحہ انڈین لاء رپورٹ
۱۸۰

۱۸۸۹ء
نظائر سلسلہ بمبئی جلد
بنام
سرکار

کوئی قید لگائی جاوے خاص تدابیر واسطے تندرستی شہر کے مثلاً گندہک کی دہونی دینا موریون کا ہر روز صاف کرانا مکانات کی صفائی اچہی طرح سے کروانا جن اضلاع مین بیماری ہیضہ پہیل گئی ہو انسے سلسلہ آمد ورفت کا روکنا اور اسی قسم کی دیگر تدابیر جو خود سرکار کی طرف سے کیجاوین معمولی طور پر یہی الفاظ دفعہ مذکور مین داخل ہوتی ہین۔

عدالت کو کسی ایکٹ کی تاویل نہین کرنی چاہئے جس سے کہ لوگون کے خاص حقوق مین دست اندازی ہو کہ جو اصل معنی عبارت کی روسے جائز نہین ہے۔

یہ ایک استصواب حسب دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء منجانب ایچ ای ایم جیمس صاحب مجسٹریٹ ضلع احمدآباد کے ہے۔

استصواب بحالات ذیل کیا گیا ہے۔

مارچ ۱۸۸۹ء مین چونکہ شہر احمدآباد مین ہیضہ پہیلنے کا احتمال تہا پریزیڈنٹ لوکل میونسپلٹی نے باستعمال اون اختیارات کے جو از روے دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ ۱۸۷۳ء دئے گئے ہین ایک اشتہار جاری کیا جسکی روسے اندر حدود میونسپلٹی کے برادری کو کہلانے کی جس حالت مین کہ تیس شخصون سے زیادہ جمع ہونے والے ہون ممانعت کی گئی چہپی ہوئی نقلین اس اشتہار کی شہر کے مختلف محلون مین دیوارون پر لگادی گئین۔

۲۸ اپریل ۱۸۸۹ء کو ملزم نے بتقریب تیوہار رام نومی اپنی برادری کے تیس سے زیادہ شخصون کی ضیافت کی۔

اوسپر ملزم کی نسبت آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم احمدآباد کے اجلاس مین حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند بابت عدولی ایک ایسے حکم کے جسکو ایک لازم سرکاری نے باضابطہ طور پر مشتہر کیا تہا تجویز عمل مین آئی اور جرم ثابت تجویز کیا گیا اور حکم ادا کرنے ۵ روپے جرمانہ کا صادر ہوا۔

اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو مجسٹریٹ ضلع نے اپیل مین بحال رکہا مگر مجسٹریٹ ضلع کے دل مین نسبت اس امر کے کہ میونسپلٹی کو حسب دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ ۱۸۷۳ء برادری کو کہانا دینے کی ممانعت کرنے کا اختیار رہتا ہی یا نہین شبہہ تہا لہذا اونہون نے ہائیکورٹ سے استصواب کیا۔

مقدمہ استصواب واسطے بحث کے روبرو اسکاٹ صاحب اور جارڈین صاحب جسٹسان کے پیش ہوا

نانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب ملزم۔ الفاظ دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ میونسپلٹی ضلع کے مبہم اور عام ہین تعبیر انکی بتائید اور نہ بہ تقلیل حقوق رعایا کے جو از روے قانون رواجی ہین ہونی چاہئے میونسپلٹی کو بموجب اس دفعہ کے ضیافتون مین جو مکانات خاص مین کی جاوین دست اندازی کرنے کا اختیار نہین ہے

اگر واضعان قانون کا منشا ایسا اختیار عطا کرنے کا ہوتا تو وہ بالفاظ صریح اوسکو ظاہر کرتے عبارت دفعہ مذکور کی ایسی تاویل نہین کی جا سکتی کہ جس سے خاص اشخاص کے حقوق مین دست اندازی خلاف معمول عمل مین آوے اگر یہ فرض بھی کر لیا جاوے کہ میونسپلٹی کو ایسا اختیار حاصل تھا تو بھی ایکٹ مذکور مین کوئی سزا بابت خلاف ورزی اون قواعد کے جو از روے دفعہ ۳۰ بنائے جاوین مقرر نہین ہے دیکھو دفعہ ۳۴، پس ملزم مرتکب کسی جرم کا نہین ہوا ۔

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
سرجی لال

اسکاٹ صاحب جسٹس

- یہ استصواب تعبیر دفعہ ۶۳ - ایکٹ میونسپلٹی ڈ ایکٹ بمبئی نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۳ء پر جو اس احاطہ سے متعلق ہے منحصر ہے اوس دفعہ کی روسے ہر ایسی جگہہ کی میونسپلٹی کو جہان کسی او ونی بیماری کے ہونے کا احتمال ہو یا وہ بیماری آ گئی ہو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو واسطے انسداد یا علاج یا تقلیل یا تخفیف اوس بیماری کے ضروری سمجھی جاوین ظاہر الغرض انسداد استعمال بیجا اس وسیع اختیار تجویزی کے یہ حکم بھی مندرج ہے کہ جو تدابیر بموجب اس دفعہ کے کی جاوین اونکی نسبت اول منظوری جناب گورنر بہادر بإجلاس کونسل یا کسی ایسے عہدہ دار کی جسکو جناب گورنر بہادر نے اختیار دیا ہو ضروری معلوم ہوتی ہے کہ میونسپلٹی احمد آباد مین رپورٹ ڈاکٹر میونسپلٹی کی اس مضمون کی پہونچی کہ شہر مین ہیضہ کا احتمال تھا اور برادری کا کھانا بند کرنا ایک تدبیر ضروری تھی منظوری نواب گورنر بہادر بإجلاس کونسل کی حاصل کر لی گئی اور بموجب اون اختیارات کے جو دفعہ ۶۳ کی روسے دئے گئے تھے ایک حکم دیوار پر لگا دینے کے ذریعہ سے شہر مین مشتہر کیا گیا جسکی روسے برادری کو کھانا دینے کی جس حالت مین کہ بیس شخصون سے زیادہ جمع ہونے والے ہون ممانعت کی گئی مدعا علیہ مقدمہ ہذا نے اس قاعدہ کی خلاف ورزی کی اور حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند اوسپر بابت حکم عدولی ایک ملازم سرکاری کے جسکو ایسا حکم مشتہر کرنے کا اختیار تھا ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا مجسٹریٹ ضلع کو باوجودیکہ حکم مذکور اونہون نے اندر اختیارات دفعہ مذکور کے صادر کیا تھا اس بارہ مین شبہہ پیدا ہوا اور اونہون نے اوسکے جائز ہونے کی بحث کی نسبت ہائی کورٹ سے استصواب کیا وہ بحث ان الفاظ کی تعبیر پر منحصر ہے "ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو واسطے انسداد یا علاج یا تقلیل یا تخفیف اوس بیماری کے ضروری سمجھی جاوین" یہ الفاظ بلا شبہہ وسیع اور عام ہین حالانکہ جو اختیارات اونکی روسے دئے گئے ہین وہ واسطے حفاظت عوام الناس کے اور صرف خاص وقت مین جب عوام الناس کو خطرہ ہو کام مین لانے چاہئین لیکن کیا اونمین ایک ایسا حکم داخل سمجھا جا سکتا ہے کہ جس سے ہر باشندہ شہر کے اس حق مین کہ اوسکو اپنی نسبت اختیار ہے کہ جسطرح چاہے رہے اور اپنے مکان کو کام مین لاوے دست اندازی ہوتی ہو اور لوگون کو اپنے خاص مکانات

سنہ ۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ہری لال

مین جمع ہو کر کہانے پینے کی ممانعت ہوتی ہو خاص تدابیر واسطے تندرستی شہر کے مثلاً گندہک کی دہونی دینا موریون کا ہر روز صاف کرنا مکانات کی صفائی اچھی طرح سے رکھوانا جن اضلاع مین بیماری پہیل گئی ہو اون سے علیحدگی رکہنا اور اسی قسم کی دیگر تدابیر جو خود سرکار کی طرف سے کیجاوین زیادہ تر معمولی طور پر معنی الفاظ دفعہ مذکور مین داخل ہوتی ہین بلکہ خود ان الفاظ سے کہ "ایسی تدابیر عمل مین لاوے" یہ مفہوم ہوتا ہے کہ خود میونسپلٹی کی طرف سے عملاً کیا جاوے نہ یہ کہ شہر والون کے خاص حقوق مین اونکے طریقہ بود و باش روزانہ مین کوئی قید لگائی جاوے اگر قواعد بحث عموماً نسبت طریقہ بود و باش کے اور خصوصاً نسبت کہانا کہانے کے خاص مکانات مین مقصود ہوتے تو واضعان قانون اپنا منشا بہ الفاظ مناسب ظاہر کرتے الفاظ حکمی و امتناعی جیسے کہ دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین واقع ہوئے ہین استعمال کئے جاتے علاوہ برین واضعان قانون کوئی خاص سزا بابت خلاف ورزی اون قواعد کے جو اصلاح پر بنا کئے جاوین مقرر کرتے جیسا کہ دیگر دفعات ایکٹ مذکور مین کیا گیا ہے دفعہ ۴۷ مین وہ دفعات ایکٹ کی بیان کی گئی ہین جنکا اثر تعزیری ہونا مقصود ہے اور اونمین یہ دفعہ نہین ہے سزا کا مقرر نہونا اور نیز اصل معنی ان الفاظ کے کہ "تدابیر عمل مین لاوے" تائید اس امر کے ہین کہ دفعہ مذکور کے یہ معنی سمجھے جاوین کہ خود میونسپلٹی کے افعال سے مراد ہے اور نہ رعایا کے حقوق مین کسی غیر معمولی قید کے لگانے سے مگر دفعہ مذکور کی تعبیر دو طرح پر ہو سکتی ہے اولاً یہ الفاظ کہ تدابیر عمل مین لاوے ایسے افعال پر محدود ہو سکتے ہین جو خود میونسپلٹی کو کرنے چاہئین جیسے کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس تعبیر مین خواہ مخواہ کوئی خلاف ورزی حقوق رعایا کی جو از روے قانون رواجی کے ہین داخل نہین ہوتی لیکن ثانیاً یہ الفاظ کہ "تدابیر عمل مین لاوے" اسقدر مبہم اور عام ہین کہ اونکی ایسی توسیع ہو سکتی ہے کہ جس سے اونمین حکم افعال کے کرنے کا اور امتناع ایسے افعال کے کرنے سے داخل ہو کہ جو اور طرح پر اور حقوق رعایا مین جو از روے قانون رواجی کے ہین داخل ہونگے یہ تعبیر دوم وہ تعبیر ہے کہ جو حکم مابہ البحث کے جائز ہونے کے لئے اس مقدمے سے متعلق ہونی چاہئے مگر ایسی تعبیر الفاظ عام کی خلاف اون قواعد کے ہے جنکے مطابق کل قوانین کی تعبیر کیجاتی ہے اس مقدمہ سے جو قاعدہ متعلق ہے وہ صاف طور پر حسب ذیل ظاہر کیا گیا ہے "قاعدہ عام توضیح کل ایکٹہاے پارلیمنٹ کے یہ ہے کہ کل معاملات مشتبہ مین اور جس حالت مین کہ الفاظ عام استعمال کئے گئے ہون تعبیر اونکی ایسی ہونی چاہئے جو مطابق قواعد قانون رواجی کے ہو کہ جو اس قسم کی صورتون کے لئے ہون کیونکہ قوانین کی نسبت یہ قیاس نہین کیا جاتا ہے کہ اونکی روسے قانون رواجی مین کوئی تبدیل زائد اوس سے جو ایکٹ مین صاف طور پر قرار دیگئی ہو یا اوس سے اور طرح پر کیجاتی ہے پس کل معاملات عام مین قانوناً یہ

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ہری لال

قیاس کیا جاتا ہے کہ ایکٹ کا منشا کسی تبدیل کے کرنے کا نہ تہا کیونکہ اگر پارلیمنٹ کا ایسا ارادہ ہوتا تو وہ اوسکو ایکٹ مین ظاہر کرتی" (خلاصہ وانبیز صاحب کا باب متعلقہ قوانین) چونکہ تعبیر دوم خلاف اس قاعدہ تعبیر کے اور خلاف اصل معنی الفاظ کے ہے لہذا ہم اوسکو قبول نہین کرسکتے عدالت کو کسی ایکٹ کی ایسی تاویل نہین کرنی چاہیے کہ جس سے حقوق خاص مین ایسی دست اندازی ہو جو عبارت کے اصل معنی کی رو سے جائز نہو اگر مکانات خاص مین برادری کی ضیافت کرنے کی ممانعت مقصود ہو تو یہ امر ضروری ہے کہ واضعان قانون کا ایسا منشا یا تو بذریعہ الفاظ صریح کے ظاہر کیا جاوے یا خواہ مخواہ مفہوم ہو ہماری رائے مین یہ منشا اون الفاظ سے جو ہمارے روبرو موجود ہین نہین نکل سکتا پس ہماری دانست مین میونسپلٹی نے اس حکم کے جاری کرنے مین اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین اور جرمانہ واپس ہونا چاہئے۔

جارڈین صاحب جج - مجھکو اتفاق ہے میری یہ رائے ہے کہ اس مقدمہ مین مجسٹریٹ ضلع کا استصواب کرنا نہایت مناسب تہا اور اونہون نے جو پوری بحث واقعات اور قانون کی کی ہے اوس سے اور نیز تقریر مسٹر مانک شاہ سے ہمکو معاملہ کے سمجھنے مین مدد ملی ہے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند سے بحث یہ ہے کہ آیا الفاظ وسیع دفعہ ۴۳ - ایکٹ بمبئی نمبر ۶ بابت ۱۸۷۳ء کی رو سے میونسپلٹی کو ایک وبائی بیماری کی پہیلنے پر (کہ صورت حال مین ہیضہ تہا) یہ اختیار ہے کہ بذریعہ اشتہار کے حدود میونسپلٹی کے اندر برادری کی ضیافت کرنے کی ممانعت کرے واسطے اغراض استصواب ہذا کے مین یہ فرض کرتا ہون کہ ایسی برادری کی ضیافتون کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ لوگ زیادہ مرتے ہین مجسٹریٹ ضلع کا دفعہ ۴۳ کی اس عبارت وسیع پر خیال کرنا صحیح ہے کہ ایسی تدابیر عمل مین لاوے جو واسطے انسداد یا علاج یا تقلیل یا تخفیف اوس بیماری کے ضروری سمجھی جاوین" ہم ہی بطور احتیاط مفید رعایا کے اس امر پر خیال کرتے ہین کہ منظوری نواب گورنر بہادر باجلاس کونسل یا اونکے قائم مقام کی قبل اسکے کہ تدبیر ضروری کیجاوے ضروری ہے مجسٹریٹ ضلع نے یہ ظاہر کیا ہے کہ واضعان قانون کا منشا بذریعہ ان احکام اور احتیاط کے میونسپلٹی کے اختیار مین یہ بات دیکہنے کا تہا کہ وہ تجویز اس بات کی کرے کہ آیا ضرورت اشتہار جاری کرنے کی ہے یا نہین یعنی یہ کہ آیا اشتہار از روے اس مسئلہ کے کہ امن خلائق سب سے بڑا قانون ہے قائم رہ سکتا ہے یا نہین اس رائے پر جو نسبت میونسپلٹی کے اختیار و کار منصبی کے ہے ہمکو غور کامل کرنا ضروری ہے مگر ہماری دانست مین تمام ایکٹ مذکور سے اور بے شک دفعہ ۴۳ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکے وضع کرنے کے وقت واضعان قانون کے ذہن مین مسئلہ اہم تہا ایکٹ مذکور مین بہت سے افعال خاص بوجہ اسکے کہ وہ تندرستی خلائق کے لئے خطرناک ہین جرائم قرار دئے گئے ہین

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ہری لال

میونسپلٹی کو اوسکی رو سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ لوگون کو بذریعہ اطلاع تحریری کے امور تکلیف دہ کے رفع کرنے کی مثلاً بموجب دفعات ۵۸ و ۵۹ و ۶۲ کے ہدایت کرے اور بعض صورتون مین تعمیل نہ ہونے پر خود امور تکلیف دہ کو رفع کرے اور باقی صورتون مین وہ شخص جو تعمیل نہ کرے مستوجب سزا کا بر طبق تجویز ثبوت جرم کے ہے دفعہ ۸۲ کی رو سے میونسپلٹی کو بابت امور تکلیف دہ عام کے استغاثہ فوجداری کا اختیار دیا گیا ہے پس یہ صحیح طور پر خیال کیا جا سکتا ہے کہ اگر واضعان قانون کا یہ منشا ہوتا کہ بذریعہ اشتہار عام کے ایسے افعال کی ممانعت کا اختیار دیا جاوے جو امور تکلیف دہ عام یا اور طرح جرائم خلاف ایکٹ میونسپلٹی یا دیگر قوانین کے نہین ہین تو وہ زیادہ تر صاف عبارت بہ نسبت اوس عبارت کے جو دفعہ ۳۰ کی ہے تحریر کرتے اس رائے کی تائید اوس عبارت سے ہوتی ہے جو احتیاط کے ساتھ بہ نسبت اون احکام امتناعی کے استعمال کی گئی ہے جو مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۹ آئین ۱۱ سنہ ۱۸۸۱ء و دفعات ۱۴۳ و ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری کر سکتا ہے علاوہ برین الفاظ دفعہ ۳۰ مین گنجایش اور طرح پر متعلق ہونے اس مسئلہ کی ہے کہ اس خلایق سب سے بڑا قانون ہے الفاظ مذکور مین اشارہ طرف کام مین لانے معمولی اختیارات جائز ممبران میونسپلٹی کے در بارہ اون تدابیر عملی کے ہے جو وہ بحالت پھیلنے ایک اوٹھنی بیماری کے خواہ مخواہ عمل مین لاوینگے مگر ممکن ہے کہ بوجہ نہونے روپیہ کے یا بوجہ ضرورت منظوری ایک حاکم کے جو بفاصلہ دور ہے یا بوجہ تاثیر ایک قاعدہ متعلقہ ٹھیکہ جات کے یا بوجہ توقف کے جو بجٹ کے تیار نہونے سے ہو یا بوجہ معمولی تعمیل ضابطہ کے تدابیر مذکور نہو سکین ممکن ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا ہو کہ اس قسم کی دقتین اور توقف بحالت ضرورت رفع کر دیجاوین اور منظوری نواب گورنر بہادر باجلاس کونسل یا اونکے قائم مقام کی بطور ایک احتیاط کے سمجھی گئی ہو جسکی رو سے ضابطہ و مراتب ابتدائی کا چھوڑ دینا جو معمولی اوقات و حالات مین ضروری اور مناسب ہونگے جائز ہو اسطرح پر میونسپلٹی خود اپنی جائداد کی صفائی مین مصروف ہو سکتی ہے میری مراد مقامات عام و نہرون و مہریون و کنوون وغیرہ سے ہے جنکا ذکر دفعہ آئین اور تدابیر جو میونسپلٹی جائز طور پر عمل مین لا سکتی ہے میری رائے مین وہ تدابیر داخل ہونی چاہئین جنکی تفصیح انگلستان کے ایکٹہائے متعلقہ تندرستی عام مین صاف طور پر کی گئی ہے یا جو اوس ملک مین لوکل گورنمنٹ بورڈ عمل مین لاتے ہین جبکہ خطرناک اوٹھنی و اندرونی و بائی یا متعدی بیماری کسی حصہ انگلستان مین آوے یعنی نسبت جلد گڑوا دینے مردون کے اور ہر ایک مکان کا معاینہ کرنے کے اور ڈاکٹری مدد اور سامان مہیا کرنیکے اور صفائی اور آمد ہوا اور اخراج بیماری کے اور واسطے انسداد پھیلنے بیماری کے۔ لوکل گورنمنٹ بورڈ واسطے ان اغراض کے قوانین وضع کر سکتی ہے اور بعد اوسکے حاکم مقامی کا یہ کام ہے کہ بذریعہ مقرر کرنے ڈاکٹرون اور دیگر عہدہ دارون کے اور بذریعہ دیگر تدابیر ضروری و مناسب کے اونکی تعمیل کرے میری رائے مین دفعہ ۳۰ ایکٹ مذکور جسکی ہم کو تعبیر

۱۹۰۸ء مقدمہ [illegible] بنام ہری لال

کرنی ہے اسی قسم کے اغراض کے لئے بنائی گئی ہے اور ایسی ہی تعبیر اوسکی ہونی چاہئے دفعہ مذکور کی رو سے
میونسپلٹی کو نہ صرف یہ اختیار دیا گیا ہے بلکہ ہدایت کی گئی ہے کہ بمنظوری ایسی تدابیر جو ضروری سمجھی جاوین
عمل مین لاوے اسکے بعد کے ایک ایکٹ یعنی ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۸ء کی رو سے دفعہ ۴۳۲ کی اسطرح ترمیم
ہوئی ہے کہ انمین سے بعض تدابیر جو سابق مین اختیاری تہین اب میونسپلٹی پر لازمی ہوگئی ہین اختیار حاصل
کرنے منظوری گورنمنٹ کی ممکن ہے کہ بغرض جواز ایسے افعال کے تجویز کی گئی ہو جو واسطے رفع کرنے خطرناک امور
تکلیف دہ کے کئے جاوین مثلاً مسمار کردینا ایسے مکانات کا جنمین اوٹلی بیماری پہیلی ہو یا عمارات غلیظ کا —
میری مراد ایسی صورتون سے ہے جو مشابہ اون بعض صورتون کے ہین جنمین عدالتون نے مسئلہ کار آمد مذکور
متعلق کیا ہے مثلاً ایک مکان کا گرادینا اس غرض سے کہ آگ پہیلنے نہ پاوے یا اراضی خاص رعایا پر
دمدمے قائم کرنا واسطے مقابلہ دشمن کے کہ جس صورت مین بجاے ایک مکان کے بہت سے مکانات مسمار
کرنے پڑے تہے اور دست اندازی بہت زیادہ عمل مین آئی تہی یہ بخوبی ہوسکتا ہے کہ واضعان قانون نے
یہ خیال کیا ہو کہ اجازت گورنر باجلاس کونسل ضروری قرار دینے کی زیادہ تر حفاظت حاصل ہوگی لیکن بادشاہ
کے اشتہار سے بہی قانون تبدیل نہین ہوسکتا اور نہ کوئی جرم جو پہلے جرم نہ تہا قائم ہوسکتا ہے دیکہو
خلاصہ بیکن صاحب باب متعلقہ حقوق شاہی حصہ ۸ د مقدمہ متعلقہ اشتہارات کتاب کوک صاحب جلد ۱۲
صفحہ ۲۹۷ وراے متعلقہ اوسکے منجانب کاکبرن صاحب چیف جسٹس جو بمقدمہ سرکار بنام نلسن و برانڈ
اونہون نے اپنے بیان مین روبرو جوری کے ظاہر کی اور جو بصفحہ ۲۹ مندرج ہے دہیلم صاحب کی
کانسٹیٹیوشنل ہسٹری باب ۱ صفحہ ۴ پس منشاے دفعہ ۲۳ کا پورا ایفا بلا اوسکی ایسی تعبیر کرنے کے ہو سکتا ہے
کہ جسکی رو سے عوام کے ایسے افعال کرنے مین جو خود ناجائز نہین ہین اور نہ از روے قانون یا ایسے
قاعدہ کے جو وقعت قانون کی رکہتا ہو منع ہین یکایک مزاحمت عام کرنی جائز ہو جاوے یہ ایک
قاعدہ قانونی بخوبی قرار پاگیا ہے کہ ہر تبدیل جو اس بارہ مین ہو بذریعہ عبارت صاف وصریح کے قائم ہونی
لازم ہے ۔ ڈن بنام ڈامینڈ (۱) اور جیسا کہ بروم صاحب کے لیگل میکسم مین ظاہر کیا گیا ہے کوئی بار زیر
بلا صریح اجازت قانونی کے نہین عائد کیا جا سکتا ۔ گاسلنگ بنام ویلی (۲) کیونکہ مسئلہ متعلقہ امر خلاف
۔ سند کافی نہین ہے مقدمہ حال ایسا ہے کہ جسمین عام دست اندازی شہر احمد آباد مین نہ رعایا کی
تہیلی مین بلکہ رعایا کے پیٹ مین جیسا کہ مجسٹریٹ ضلع نے ظاہر کیا ہے یعنی مضیافتون مین ہوئی ہے
میری دانست مین یہ امر مطابق اصول قانونی کے نہین ہے کہ کوئی ایسی اجازت جس حالتمین کہ ظاہر نہ
کی گئی ہو معناً سمجھی جاوے وہ اشتہار جو ہمارے روبرو پیش ہے ایک ایسا حکم ہے جسکے مضمون سے یہ پایا

(۱) رپورٹ بارنیوال وکرسویل صاحبان جلد ۲ بصفحہ ۲۴۵ (۲) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۴ بصفحہ ۲۰۷

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ہری لال

جاتا ہے کہ وہ تاثیر قانون کی رکھتا ہے لیکن میونسپلٹی پر کوئی فرض قانونی اوس کے مشتہر کرنے یا کسیطرح اعلان
کرنے کا نہ تھا اور جیسا کہ مسٹر نانک شاہ نے ظاہر کیا ہے کوئی حکم دفعہ مذکور مین ایسا نہین ہے جسکی رو سے بابت
کسی حکم عدولی میونسپلٹی کے جو تدابیر عمل مین لائی گئی ہو تاوان مقرر کیا گیا ہو یہ خلاف اصول ہے کہ رعایا پر
پابندی ایسے قواعد کی ہو کہ جنکے مشتہر کرنے کی ضرورت نہین ہے متعلق اوس معاملہ کے جو ہمارے روبرو پیش
ہے نہ کوئی قاعدہ اور نہ بائی لا بنایا گیا ہے میری دانست مین مقدمہ حال اصول مقدمہ ناگروب نرسی بنام
میونسپلٹی دہند ہوکا (۱) داخل نہین ہوتا ہے جسمین میونسپلٹی کو اندر دفعہ ۳۳ ایکٹ مذکور کے اختیارات خاص
حاصل تھے اور بحث یہ تھی کہ آیا عدالت کو بربنائے غلط استعمال اختیار تمیزی کے دست اندازی کرنی چاہیئے یا نہین
اس بارہ مین دیکھو مقدمہ ڈیوک آف بیڈفرڈ بنام ڈاسن (۲) گارڈ بنام کمشنران صفائی شہر لندن (۳) ومیکلو
بنام میر اینڈ کامونیلٹی آف لندن (۴) اٹرنی جنرل بنام گریٹ وسٹرن ریلوے کمپنی (۵) اور نہ یہ بحث ہمارے
روبرو پیش ہے جیسے کہ مقدمہ پیپ بنام برن لی یونین (۶) مین تھی جسمین عدالت کو یہ تجویز کرنا تھا کہ آیا بائی لا
معقول تھا یا نہین بحث مذکور مجھکو زیادہ تر مثل اوس بحث کے معلوم ہوتی ہے جو مقدمہ فاسٹر بنام مواٹ (۷)
مین تھی جسمین حد اختیار ملکہ معظمہ بہ اجلاس کونسل بموجب ایک قانون کے تجویز کی گئی تھی یا مثل امر اول
مندرجہ تجویز مقدمہ ارل ڈربی بنام بیری امپروومنٹ کمشنرس (۸) کے کہ آیا ایکٹ کی رو سے وہ اختیار
خاص دیا گیا تھا یا نہین یہ الفاظ کہ ایسی تدابیر عمل مین لاوے نہایت مبہم ہین مگر ان الفاظ مبہم مین جنکو
اختیار قانون بنانے کا داخل ہونا معلوم نہین ہوتا کہ جسکی بابت بذریعہ قواعد حسب دفعہ ۱۴ کے جو وقعت قانون
کی رکھتے ہین قاعدہ قرار پا چکا تھا دفعہ ۴۷ کا یہ مقصود ہے کہ کام میونسپلٹی کا صاف طور پر ظاہر کر دیا جاوے
تاکہ کوئی ایسا عذر نہو سکے جو ایک ناواقف یا مجہول یا کفایتی میونسپلٹی درحالیکہ الفاظ مستعملہ واضعان قانون
سے کوئی امر اختیاری اوسکا رکھا جاوے پیش کریگی دیکھو کتاب ڈوارس صاحب متعلقہ قانون طبع دوم صفحہ
۶۰۴ و مسٹر کار بنام کمشنران بلاک و ڈانکلوز (۹) میونسپلٹی کو یہ نہین چاہیئے کہ خود اپنے کام سے بذریعہ جاری
کرنے اشتہارات مشعر امتناع نسبت دیگر لوگون کے بچے کہ یہ طریقہ واقعی کم خرچ کا ہے مگر ظاہر ہے کہ کسیطرح
اوس طبی بیماریون کی حالت مین بجائے اسکے نہین ہو سکتا کہ سپتال یا اہلکاران ڈاکٹری وصفائی

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹ (۲) لارپورٹ ایکوٹی جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۰
(۳) لارپورٹ چانسری ڈویزن جلد ۲۰ صفحہ ۱۴ - (۴) لارپورٹ ہوس آف لارڈس جلد ۱ صفحہ ۲۴
(۵) لارپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۰ - (۶) لارپورٹ ہلی و ڈیوس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۶۱۸
(۷) لارپورٹ کوئنس بنچ جلد ۳ صفحہ ۶۰ (۸) لارپورٹ ایکسچیکر جلد ۳ صفحہ ۲۲۲
(۹) رپورٹ ہچی صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ہری لال

یہ تعداد کافی مقرر کئے جاوین (دفعہ ۲۷) ایک نیا قاعدہ موضوعہ ہے جسکی رو سے میونسپلٹی کو چند امور کے عمل مین لانے کا اختیار دیا گیا ہے اور یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جنکی بابت قانون سابق مین جو دفعہ ۹ ضمن اہین پر منضبط کیا گیا ہے ایک اور قسم کا حکم ہے جسکی رو سے یہ اجازت ہے کہ نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل بعد تحقیق کرنے اس بات کے کہ میونسپلٹی نے کوئی کام یا کار منصبی جو بموجب ایکٹ ہذا مین داخل ہے یا نہین کیا ہے کہ یہ امر نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل واسطے تندرستی یا امن خلائق کے نہایت ضروری ہے حکم بنام میونسپلٹی واسطے کرنے اوس کام کے یا انجام دینے اوس کار منصبی کے جاری کرین بحالت حکم عدولی نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل مجسٹریٹ ضلع کو اوسکے کرنے کی ہدایت کر سکتے ہین میری دانست مین مسودہ قانون کے بنانے والے نے جو الفاظ تدابیر عمل مین لاوے استعمال کئے ہین وہ غالبًا بمعنی شروع کرنے کسی اوس قسم کے کام کے ہین جو بذریعہ الفاظ کرنے اور انجام دینے کے ظاہر کیا گیا ہے اور اصل منشا واضعان قانون کا ایفا محض بذریعہ امتناعات مندرجہ ایک اشتہار کے نہین ہوتا ہے دفعہ ۳۷ مین علاج بتلایا گیا ہے جہانتک کہ اوسمین میونسپلٹی کا یہ کام قرار دیا گیا ہے کہ بعد آجانے منظوری نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل کے خود بحالت وبائی بیماری کے وہی کام یا کار منصبی شروع کرے جسکے کرنے کا حکم میونسپلٹی کو بخیال وجوہ امن خلائق سے نواب گورنر بہادر با جلاس کونسل دیسکتے ہین اور بحالت حکم عدولی کے یہ حکم دیسکتے ہین کہ مجسٹریٹ ضلع میونسپلٹی کے خرچ سے اوسکو کرے واضعان قانون نے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۸۳ء مین دفعہ ۳۴ کو ترمیم کیا ہے جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اور بنا کا حفظ صحت کا لازمی قرار دیا ہے اور اہلکاران عمال و کلکٹر ضلع کو اختیارات جبر بذریعہ معطلی میونسپلٹی کے دئے ہین ایک ایسے قانون کی نسبت عمل کرنے مین ہی کہ جسکی رو سے فوائد عطا کئے گئے ہون ہمکو لازم ہے کہ تعبیر اوسکی بسخت مثل قانون تعزیری کے کرین ورنہ فیاضانہ طور پر جیسی کہ چارہ کار عطا کرنے والے قانون کی کیجاتی ہے جس حالت مین کہ نتائج تعزیری ہو جاتے ہون کتاب کو وارس صاحب متعلقہ قوانین دفعہ ۳۴۶ و مقدمہ ہبرڈ بنام جانسٹن (۱) اور اوس مقدمہ کے جج ذیعلم کی رائے سے اتفاق کرکے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ گو یہ قانون چارہ کار عطا کرنیوالا ہے مگر اوسکے کل احکام کی تعمیل نہو تو نتائج تعزیری ہے اور مزید بران وہی قاعدہ اسمین ہونا چاہئے جو قوانین مالگذاری مین ایسے فقرات کی تعبیر کیلئے ہے کہ جنکی رو سے سزا دی جاوے مقرر کیا گیا ہو یعنی اگر اونکی عبارت ذومعنی و ناصاف ہو تو تعبیر ہمیشہ بحق رعایا ہونی چاہئے اور وجہ اسکی صاف یہ ہے کہ واضعان قانون ہمیشہ اپنے معنی سمجھانے کے لئے اوس بات کو جو ناصاف طور پر ظاہر کی گئی ہو زیادہ تر صاف طور پر ظاہر کرنیکے لئے موجود ہین پس میری رائے مین تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا بحالی تجویز مذکور منسوخ ہونا چاہئے۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوا۔

(۱) رپورٹ بلاکس صاحب تجویز متعلقہ صاحب جسٹس جلد ۲ صفحات ۲۲۰ و ۲۲۱

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

۲۱۔ اگست ۱۸۸۹ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۲۲۷

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیخ عبد الرحمن[1]

اختیار سماعت - کہلا ہوا سمندر - جرائم جنکا ارتکاب کہلے ہوئے سمندر مین ہوا - قانون متعلق ایسے جرم کے جسکا ارتکاب گوا سے اندر تین میل کے ہوا - ایکٹ عہدنامہ ۱۸۱۰ء اسٹیٹیوٹ ۱۸۶۷ء ۳۰ و ۳۱ جلوس وکٹوریا باب ۱۲۴ - دفعہ ۱۱ - اسٹیٹیوٹ ۱۸۷۸ء ۴۱ و ۴۲ جلوس وکٹوریا باب ۷۳ - ضابطہ

جو قاعدہ کہ مقدمہ سرکار بنام السٹن (۱) مین نسبت اس امر کے قرار دیا گیا کہ قانون انگلستان اور نہ قانون ہند ایسے جرائم سے متعلق ہو سکتا ہے جنکا ارتکاب کہلے ہوئے سمندر پر ہوا ہو از روے اسٹیٹیوٹ ۱۸۷۸ء ۴۱ و ۴۲ جلوس وکٹوریا باب ۷۳ جسمین یہ حکم ہے کہ جرائم مذکور کی تجویز اور انکی بابت سزا بموجب قانون مختص المقام کے کی جائیگی تبدیل ہو گیا ہے۔

ملزم پر جو کپتان ایک دیسی جہاز کا تہا الزام بددیانتی سے بیچنے اپنے مال جہاز اور ہنگا لیجانے جہاز کا اثناے سفر مین جو آپس سے بمبئی تک تہا لگایا گیا ملزم ضلع رتناگری مین گرفتار کیا گیا اور واسطے تجویز کے سشن جج مقام رتناگری کے سپرد کیا گیا جنہون نے اوسکی نسبت حسب دفعات ۴۰۷ و ۴۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) تجویز ثبوت جرم کی اور اوسکی نسبت حکم سزاے قید بمحنت پانچ سال کا صادر کیا۔

اپیل مین ملزم نے یہ حجت کی کہ سشن جج مقام رتناگری کو کوئی اختیار تجویز مقدمہ کا حاصل نہ تہا اول اسوجہ سے کہ جرم اول کا اگر وہ مطلقاً وقوع مین آیا سمندر واقع علاقہ گوا مین ارتکاب ہوا اور دوم اسوجہ سے کہ جرم مذکور کی اگر اوسکا ارتکاب کہلے ہوئے سمندر مین ہوا تجویز صرف بموجب قانون انگلستان کے اور نہ بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے ہو سکتی تہی۔

تجویز ہوئی - (۱) کہ عدالت واقع رتناگری کو اختیار سماعت حاصل تہا اگر جرم کا ارتکاب اندر تین میل کے گوا سے ہوتا تو از روے ایکٹ عہدنامہ ۱۸۱۰ء مابین انگلستان و پرتگال متعلقہ قلمرو گوا کے منصب تجویز کرنے ایسے مقدمات کا برٹش انڈیا مین دیا گیا ہے

(۲) اگر جرم کا ارتکاب حد تین میل سے باہر اور کہلے ہوئے سمندر مین ہوتا تو عدالت کو اختیار سماعت حاصل تہا اور مجموعہ تعزیرات ہند حسب احکام اسٹیٹیوٹ ۱۸۶۷ء ۳۰ و ۳۱ جلوس وکٹوریا باب ۱۲۴ دفعہ ۱۱ اور اسٹیٹیوٹ ۱۸۷۸ء ۴۱ و ۴۲ جلوس وکٹوریا باب ۷۳ متعلق ہوتا۔

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۷ صفحہ ۸۹ - [1] اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۸۹ء

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیخ عبدالرحمن

یہ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم وحکم سزا کے ہے جو جی سی ڈ ہنٹ ورتہہ صاحب سشن جج مقام رتناگری نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیخ عبدالرحمن تحریر کیا۔

ملزم جو ساکن بانکوٹ واقع قلمرو برطانیہ تھا کپتان ایک ہندوستانی کشتی موسومہ گھونا تھہ کا تھا جسپر ۲۰ ٹن تک مال لدسکتا تھا ۹ جنوری ۱۸۸۸ء کو اوس نے بمقام آلپی ساحل ملابار پر مال لیا جسمین ۲۳۵ کینڈے ناریل کی گری اور کچہہ سی واسطے جو ا لگی بمقام بمبئی سے گئی تھی۔

اثناے اپنے سفر مین جو مقام آلپی سے بمبئی تک تھا اوسنے بددیانتی سے بہت بڑا حصہ طل محمولہ جہاز کا بمقام سکری مسل کو فروخت کیا اور اپنے جہاز کو ساحل کو اسے تین میل تک ہگا لیگیا ملزم ضلع رتناگری مین گرفتار کیا گیا اور واسطے تجویز کے عدالت سشن مقام رتناگری مین بجرم خیانت مجرمانہ بحیثیت بردہ مال اور نقصان رسانی حسب دفعات ۴۰۷ و ۴۳۷ مجموعہ تعزیرات ہند سپرد کیا گیا۔

سشن جج مقام رتناگری نے اسیسران سے اختلاف راے کرکے ملزم کو مجرم ہردو جرائم کا قرار دیا اور اوسکی نسبت حکم سزاے قید سخت دو سال کا بموجب دفعہ ۴۰۷ اور میعاد مزید تین سال کا بموجب دفعہ ۴۳۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے صادر کیا۔

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

انوریبل دبعیت اتک شاہ جہانگیر شاہ منجانب ملزم سشن جج کو کوئی اختیار تجویز مقدمہ کا حاصل نہ تھا ملزم رعیت برطانیہ اہل ہند نہین ہے شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اول جرم یعنی بددیانتی سے علیحدہ کرنا مال محمولہ جہاز کا۔ اگر مطلقاً اوسکا ارتکاب ہوا ہو ساحل کراسے اندر تین میل کے ہوا تھا اور ہماری یہ حجت ہے کہ دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) متعلق نہین ہے اگر جرائم مذکورہ کا ارتکاب کہلے ہوئے سمندر پر بہی ہوتا تو قانون انگلستان اور نہ قانون ہند متعلق ہوتا دیکہو مقدمہ سرکار بنام المسٹن (۱)

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔

برہمین منجانب مستغیث خود ملزم کو تسلیم ہے کہ وہ بانکوٹ کا رہنے والا ہے جو ایک گانون واقع قلمرو برطانیہ ہے اور شہادت سے یہ بخوبی ظاہر ہے کہ ہردو جرائم کا ارتکاب کہلے ہوئے سمندر پر تین میل کی حد سے باہر کیا گیا اگر یہی صورت ہے تو جرائم مذکور کی تجویز اور اونکی بابت سزا بموجب

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸۵

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیخ عبدالرحمن

قانون مخصوص المقام کے ہوسکتی ہے قانون فوجداری ہند مولفہ اسٹارلنگ صاحب صفحات ۱۷ لغایت ۱۸ ملاحظ طلب جبار لیمن نظیر سرکار بنام المسٹن (۱) اب بذریعہ اسٹیٹیوٹ ۳۷ و ۳۸ جلوس وکٹوریا باب ۲۷ ترمیم ہوگئی ہے کونسل موصوف نے حوالہ مقدمات باپو دلدی بنام ملکہ معظمہ (۲) و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام بارٹن (۳) کا دیا بغرض اس امر کے کہ جرائم مذکورکا ارتکاب اندر علاقہ سمندر گوا کے ہوا تھا عدالت سشن کو اختیار سماعت بموجب دفعہ ۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حاصل تھا مقدمات ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام دیا بھیما (۴) و ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سرکیہ سنگھ (۵) و سرکار بنام کشیارام (۶) ملاحظ طلب ان مقدمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مجموعہ تعزیرات ہند متعلق ہے۔

اسکاٹ صاحب جسٹس - خوش قسمتی سے یہ مقدمہ واسطے تجارت بمبئی کے ایک نہایت غیر معمولی قسم کا ہے ملزم کپتان ایک ہندوستانی جہاز کا ہے جسپر ۹۴ ٹن مال لد سکتا ہے اور جسکا نام گھوناتہ ہے ملزم پر الزام بددیانتی سے فروخت کرنے اپنے مال محمولہ جہاز اور بگاڑ لیجانے اپنے جہاز کا اثناے سفر مین جو مقام کوچین سے بمبئی تک تھا دسمبر گذشتہ مین لگایا گیا عدالت ماتحت نے اسیسران سے اختلاف راے کر کے اوسکو ہر دو جرائم کا مجرم قرار دیا ملزم اب ہائی کورٹ مین بربناے دو وجوہ کے اپیل کرتا ہے اول اوسکا یہ بیان ہے کہ عدالت مقام رتناگری کو اختیار تجویز مقدمہ کا حاصل نہ تھا دوم وہ یہ کہتا ہے کہ وہ بربناے واقعات مجرم نہین ہے۔

نسبت امر اختیار کے یہ بحث کی گئی تھی کہ ملزم رعیت برطانیہ اہل ہند نہین ہے اور جرم اول اگر وہ مطلقاً وقوع مین آیا تو اندر علاقہ سمندر گوا کے وقوع مین آیا اور جرائم مذکور کی تجویز اگر اونکا ارتکاب کھلے ہوئے سمندر مین ہوا صرف بموجب قانون انگلستان کے ہوسکتی تھی لیکن خود ملزم کے بیان سے یہ امر بخوبی عیان ہے کہ وہ رعیت برطانیہ اہل ہند ہے اوسکا یہ بیان ہے کہ وہ باشندہ بانکوٹ ہے شہادت سے یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو جرائم کا ارتکاب اگر مطلقاً اونکا ارتکاب ہوا تھا کھلے ہوئے سمندر مین کنارہ سے تین میل کی حد قلمرو مذکور کے باہر ہوا تھا اگر جرم اول کا ارتکاب اندر حد تین میل کے بھی ہوتا تو از روے ایکٹ عہدنامہ ہوسنہ ۱۸۸۰ء مابین انگلستان اور پرتگال متعلق قلمرو گوا کے منصب تجویز کرنے ایسے مقدمات کا برٹش انڈیا مین حاصل ہوتا اور چونکہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۸ صفحہ ۸۹ — (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳-
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۷ (۴) ،، ،، ،، کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۰
(۵) ،، ،، ،، الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ (۶) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۵ صفحہ ۶۳

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیخ عبدالرحمن

گو اُمین کوئی پولیٹیکل ایجنٹ سرکار برطانیہ کا نہین ہے کوئی منظوری ابتدائی حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ضروری نہ تھی۔

بعد اسکے یہ بحث ہے آیا عدالت ہاے ہند کو اختیار سماعت حاصل ہے اور آیا مجموعہ تعزیرات ہند ایسے جرائم سے متعلق ہے جنکا ارتکاب کُھلے ہوئے سمندر مین ہوا ہو اسٹیٹیوٹ ۱۲ و ۱۳ جلوس وکٹوریا باب ۴۲ دفعہ ۱ مین جو ہند سے متعلق ہے یہ حکم ہے کہ اون جرائم کی تجویز اور تحقیقات جنکا ارتکاب کُھلے ہوئے سمندر مین ہوا ہو اس طرح پر ہوگی گویا کہ اونکا ارتکاب کھلے ہوئے سمندر مین ہوا اور اسٹیٹیوٹ ۲۳ و ۲۴ جلوس وکٹوریا باب ۲۷ مین یہ حکم ہے کہ سزا بھی بموجب قانون مختص المقام کے ہو اس امر کی نسبت باستحکام وصراحت مسٹر اسٹارلنگ نے اپنے رسالہ متعلقہ قانون فوجداری ہند صفحات ۱۳ لغایت ۲۰ طبع چہارم* مین بحث کی ہے وہ یہ ظاہر کرتے ہین کہ وہ قاعدہ جو مقدمہ سرکار بنام السٹن (۱) مین قرار پایا تہا کہ قانون انگلستان نہ قانون ہند ایسے جرائم سے جنکا ارتکاب کھلے ہوئے سمندر مین ہوا اور جنکی تجویز ہندوستان مین ہوئی متعلق ہے از روے اسٹیٹیوٹ ۲۳ و ۲۴ جلوس وکٹوریا باب ۲۷ تبدیل ہوگیا کل ناقابلیت اب زمانہ صدر و بربرد و ایکٹ محولہ سے رفع ہوگئی ہے لہذا عذر ابتدائی نسبت اختیار سماعت کے ساقط ہوتا ہے۔

اب ہم اپیل کی بربناے واقعات تجویز کرتے ہین مال محولہ جہاز موسومہ رگھوناتہ مین ۵۴۴ بورے خشک گری ناریل کے اور کچہ روسے تہے ملزم پر الزام بددیانتی سے بمقام گوا فروخت کرنے ایک جزو کثیر اس گری کا بذریعہ جزواً بدست ابراہیم مالک جہاز موسومہ پشونتی اور جزواً بدست احمد مالک جہاز سلامتی لگایا گیا ہے خاص شہادت نسبت ان دو ناجائز فروخت کے شہادت اہل جہاز ان تین جہازون کی ہے وہ جانتے تہے کہ وہ جرم مین شریک ہوتے ہین اور ضرور ہے کہ اونکی شہادت باحتیاط قبول کیجاے اور ضرورت تصدیق کی ہے کیونکہ وہ شرکاے جرم تہے جو حال کہ اب وہ بیان کرتے ہین وہ نسبت جماعت جہاز رگھوناتہ اور ایشونتی کے مطابق بیان اول کے جو اونہون نے کیا تہا نہین ہے اونہون نے بیان ملزم کی اس امر مین تائید کی کہ جہاز سمندر مین ڈوب گیا تہا لیکن روبرو مجسٹریٹ کے ہر سہ جماعت جہاز نے یہ حال بیان کیا کہ گری جہاز پشونتی و جہاز سلامتی پر بوقت شب مقابل گوا کے بعد اسکے کہ جہاز

* صفحات ۱۳ لغایت ۲۰ طبع چہارم

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۸ صفحہ ۱

سنہ ۱۸۶۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
شیخ عبدالرحمن

رگھوناتھہ چندر روز تک متصل گوا مع دو دیگر جہازون کے ٹھہر رہا تھا منتقل کی گئی ایسی صورت
مین جیسی کہ صورت حال ہے شہادت گواہ چشم دید کی جو بلوث نہو حاصل ہونا قریب ناممکن کے ہے
اوسکی تصدیق حالات سے ہوسکتی ہے نسبت تباہی مظہر وکے مشیر مین کو سٹ گارڈ داسپکٹر
کا یہ بیان ہے کہ وہ دوسرے روز شب کو نزدیک اوس موقع کے سمندر مین تھا اور موسم خراب تھا
صرف دن مین تیز ہوا تھی جیسے کہ معمولی طور پر سال مین اسوقت چلا کرتی ہے اوسکا یہی بیان
ہے کہ پگار جسپر سوار ہو کر آدمی بچے ایسے سمندر مین جو واسطے تباہی جہاز کے کافی تھا نہ نہین سکتی
تھی اوسنے بورون کو جیسا کہ قرین قیاس ہے تیرتے ہوئے دیکھا کیونکہ مستغیث کا یہ بیان ہے
کہ کل بورے فروخت نہین ہوئے لیکن ملزم نے یہ بیان کیا ہے کہ جہاز مع کل مال محمولہ کے
ڈوب گیا اور اونہون نے دو گھنٹہ تک انتظار کیا کہ شاید مال تیر آوے مگر کوئی مال نہین تیر املزم
جب کنارے پر پہونچا تو اوسنے واسطے تلاش کرنے مال محمولہ جہاز کے امداد نہین چاہی اور کسی
شخص سے واسطے تلاش کرنے اپنی کسی چیز کے بمقام ہانی یا بانکوٹ درخواست نہین کی اوسنے
ہمیا کا نستبل کو عـہ یا عـہ اسلئے دے کہ سب آدمیون کو گھر جانے دے مدعا علیہ کو دستاویزات
کرایہ جہاز الشونتی اور سلامتی پر استدلال ہے ہر دو جہاز ان کے پاس کاغذات واسطے بانکوٹ کے
تھے مگر باوجود اسکے ایک نے اپنا مال چیاون مین اوتار دیا اور دوسرے نے قانون مین ایک پرت
کاغذات مین ۴۰۰ کے ۲۰۰ بورے بیان کئے گئے مین اور دوسرے مین تعداد بورون کی ۶۰۰ تھی مگر
جہاز مین ۳۰۰ بورون سے کچھ کم لایا وجہ اختلاف کی یہ بیان کی گئی تھی کہ جہاز چٹان پر چڑھ گیا تھا
اور اوسکے ہلکا کرنے کے لئے مال پھینک دیا گیا لیکن جب جہاز اول مرتبہ پہونچا اونہون نے
یہ نہین بیان کیا کہ مال جہاز کے ہلکا کرنے کے لئے پھینکا گیا تھا یا جہاز زمین سے لگ گیا تھا یا
کوئی اور نقصان پہونچا تھا اور کوئی مال تیر کر کنارہ پر نہین پہونچا جیسا کہ ہونا ممکن تھا احمد جو
حاضر ہو کر جملہ ان واقعات کا حال بیان کر سکتا تھا روپوش ہو گیا ہے اور ابراہیم فوت ہو گیا
ہے بہیرون گواہ کے بیان کی تائید جو یہ کہتا ہے کہ اوسنے ساٹھہ ہزار ناریل عرصہ تین یوم
مین کہوپرے خشک کرکے اور جہاز پر لادے کسی اور گواہ کے بیان سے نہین ہوتی ہے اور خود
اوسکا یہ خاص بیان قابل اعتبار نہین ہے اگرچہ صاحب جج کو نسبت شہادت جماعت جہاز
رگھوناتھہ کے شک ہے مگر وہ نسبت طریقہ دیگر جماعت ہائے جہاز کے اچھی راے ظاہر کرتے ہین
اونکی شہادت پر استدلال کرکے جسکی تصدیق حالات سے ہوتی تھی حاکم موصوف نے جرم کو ثابت

۱۸۹۵ء

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیخ عبد الرحمن

تجویز کیا قصہ تباہی مطہرہ کا قریب قریب ناقابل اعتبار ہے اور اوسی قسم کے جہاز جو اوسی وقت آلیپی سے روانہ ہوئے بحفاظت بمبئی مین پہونچے ثبوت قصہ مدعاعلیہ کا بالنسبت اون امور کے جو بمقام گوا واقع ہوئے بلا تائید ہے گو اوسکی تائید شہادت کثیر سے ہو سکتی تھی۔

نظر بجملہ حالات ہمکو صاحب جج کی رائے متعلقہ مقدمہ سے اتفاق ہے اور ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال کرتے ہین۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا بحال رہا۔

اجلاس کامل

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس سر چارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس و بلی صاحب جسٹس و سکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۲

۱۰ ستمبر ۱۸۸۸ء

صفحہ ۱۳ جلد انڈین لا رپورٹ ۲۷۰

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نانا*

ایکٹ شہادت (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعات ۸ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - قابل مقبولی ہونا ایسے بیانات کا جو ملزم نے بحالت حراست پولیس کئے ہون - اقبال - اقبال جس سے کوئی واقعہ دریافت ہوتا ہو - بیانات بطور شہادت چال چلن -

ملزم پر حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند الزام بددیانتی سے مال مسروقہ کے لینے کا لگایا گیا اثنائے تحقیقات پولیس مین ملزم سے پولیس نے پوچھا کہ مال کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ مین نے رکھا ہے دکھلا دونگا نامبردہ نے کہا کہ مین نے مال کھیتون مین گاڑ دیا ہے پھر وہ پولیس کو اوس مقام پر لے گیا کہ جہان مال چھپا کر رکھا تھا اور اپنے ہاتھ سے اوس ہانڈی کو جسمین مال رکھا تھا کھود کر نکالا اوسنے ایک اور بیان بوقت نشان دینے مقام کے اس مضمون کا کیا کہ اوسنے مال کو وہان گاڑا تھا یہ حجت کی گئی کہ یہ بیانات ناقابل مقبولی ہین کیونکہ اوسوقت

* درخواست نگرانی فوجداری نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۸ء

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نانا

مین کئے گئے تھے کہ جب ملزم پولیس کی حراست مین تھا۔

تجویز ہوئی

اول یہ کہ بیانات مذکورۂ بالا صریحاً از قسم اقبال ہین کیونکہ اونسے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قیدی نے ارتکاب جرم کا کیا اور اگر یہ مقصود ملزم کا بھی نہو کہ وہ بطور اقبال جرم کے سمجھے جاوین تاہم وہ ایک اقرار ایک ایسے امر کا ہین کہ جس سے جرم عائد ہوتا ہے اور ایک نہایت اہم جزو شہادت بمقابلہ ملزم کے ہین کیونکہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مال ایمانداری سے اوسکے پاس نہین آیا تھا پس وہ صحیح طور پر اوس قاعدہ استثنا مین داخل ہین جو متعلق ایسے اقبالات کے ہے کہ جو ایک شخص نے بحراست پولیس کئے ہون۔

دوم یہ کہ بیانات مذکور مین سے کوئی بیان حسب تشریح اول دفعہ ۸۔ ایکٹ شہادت ۱۸۷۲ء بطور شہادت چال چلن ملزم کے قابل مقبولی نہین ہے دفعہ ۸ کو جہانتک کہ اوسکی رو سے ایک بیان بلفظ چال چلن مین داخل ہونے کی وجہ سے منظور کیا جاتا ہے دفعات ۲۵ و ۲۶ سے ملاکر پڑہنا لازم ہے اور اوسکی رو سے ایک ایسا بیان جو ازرو ے دفعات مذکور خارج کیا جاویگا بطور شہادت کے منظور نہین کیا جا سکتا۔ ۶

سوم یہ کہ ملزم کا یہ بیان کہ مین نے مال کو کہیتون مین گاڑ دیا ہے حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت کے شہادت مین قابل مقبولی ہے کیونکہ بیان مذکور کی وجہ سے پولیس کو تحریک ہوئی اور مال برآمد ہوا۔ اندرو ے دفعہ ۲۷۔ کے ایک بیان خواہ وہ اسقدر مفصل ہو کہ پولیس خود مال کو برآمد کر سکے خواہ وہ اس قسم کا ہو کہ ٹہیک اوس مقام کے دریافت کرنے مین جہان مال چھپایا گیا ہے ملزم کی مدد کی ضرورت ہو دونون حالت مین قابل منظوری ہے۔

استصواب از اجلاس کامل۔

واقعات اس مقدمہ کے مختصراً حسب ذیل ہین۔ چوری ہونے کی وجہ سے چند اشخاص جرم مین شریک ہونے کے شبہ سے گرفتار کئے گئے ماخوذگان نے روبرو پولیس کے سرقہ کا اقرار کیا اور یہ بیان کیا کہ اونہون نے مال مسروقہ ایک شخص نانا کے حوالہ کر دیا اسپر نانا طلب کیا گیا اور پولیس نے اوس سے سوالات کئے نانا سے پوچھا گیا کہ مال کہان ہے نانا نے جواب مین کہا ہان مین نے اوسکو رکھا ہے مین اوسے دکھلا دونگا مین نے اوسکو کہیتون مین گاڑا ہے پہر نانا پولیس کو اوس مقام پر لے گیا جہان مال چھپایا تھا

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نانا

اور یہ کہا کہ وہاں میں نے اوسکو گاڑا ہے اور اپنے ہاتھ سے ایک ہانڈی کھود کر نکالی کہ جسمین مال رکھا ہوا تھا مال مستغیث کو دکھلایا گیا اور اوسنے اوسکو شناخت کیا۔

بربنائے ان واقعات کے نانا پر مجسٹریٹ درجہ اول مقام شعلہ پور نے حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) جرم بددیانتی سے لینے مال مسروقہ کا ثابت تجویز کیا اور حکم سزا سے قید سخت چھہ ماہ کا اور عـہ جرمانہ کا صادر کیا۔

برطبق اپیل سشن جج نے اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال رکھا۔

اسپر ملزم نے ہائی کورٹ مین درخواست بصیغہ نگرانی پیش کی۔

مقدمہ اولاً ایک ڈویژن کورٹ (اسکاٹ صاحب جارڈین صاحب جسٹسان) نے سماعت کیا اور اجلاس کامل سے نسبت امور ذیل کے استصواب کیا۔

(۱) آیا حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت ہند کوئی بیان منجملہ اون بیانات کے جو ملزم نے پولیس سے کئے بمقابلہ اوسکے شہادت مین قابل منظوری ہے اور وہ کون سا بیان ہے ۴

(۲) آیا منجملہ بیانات مذکورکے کوئی بیان حسب تشریح اول دفعہ ۸ ایکٹ شہادت ہند قابل منظوری ہے اور وہ کونسا بیان ہے۔ ۱۰
مغ

اس استصواب کی نسبت روبرو سارجنٹ صاحب چیف جسٹس وبلی صاحب واسکاٹ صاحب وجارڈین صاحب وپارسنس صاحب جسٹسان کے بحث ہوئی جی آر کر اوسکر منجانب ملزم۔ میری یہ حجت ہے کہ یہ بیان قیدی کا کہ مین نے مال کہا ہے اور اوسکو کھیتون مین گاڑ دیا ہے حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت قابل منظوری نہین ہے خود ملزم نے مال بتایا تھا بوجہ کسی اطلاع کے جو اوسنے دی ہو نہین دریافت ہوا۔

(پارسنس صاحب جسٹس کیا یہ بیان صریحاً موجب برآمد ہونے مال کا نہین ہوا) مین عرض کرتا ہون کہ نہین ہے ملزم نے محض بیان ہی نہین کیا بلکہ خود اوس مقام پر گیا اور خود اپنے ہاتھ سے اوس ہانڈی کو جسمین مال رکھا ہوا تھا کہود کر نکال دیا۔ (۱) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام پچم (۱) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کملیا (۲) ملکہ معظمہ

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ – (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۹۵

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نا

قیصرہ ہند بنام بابولال (۳)
میری یہ حجت بھی ہے کہ اگر یہ بیان حسب دفعہ ۲۷ قابل منظوری نہیں تو وہ حسب دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ شہادت بھی قابل منظوری نہیں ہے دفعہ ۸ - ایکٹ عام حکم ہے اور دفعہ ۲۷ - ایک صورت خاص سے متعلق ہے از روے تشریح اول دفعہ ۸ کے بیان ایسا ہونا ضروری ہے کہ اوس سے اوس فعل کی تصریح ہوتی ہو جو مقدمہ حال میں فعل یہ ہے کہ مال کو بتلایا یہ ایک ایسا فعل ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور اوسکی تصریح کی ضرورت نہیں ہے وکیل موصوف نے کتاب رسکو صاحب متعلقہ شہادت صفحہ ۵ کا حوالہ دیا۔

شانتا رام نارائن (وکیل سرکار) منجانب سرکار بیانات مذکور اقبالات نہیں ہیں ایکٹ شہادت میں درمیان اقرار اور اقبال کے فرق کہا گیا ہے مثلاً ملزم یہ کہے کہ مال اوسنے پایا لیکن اوسکی قیمت ادا کی تو یہ اقبال ہوگا یہ ضروری ہے کہ صاف اقرار جرم ہو بیانات مذکور ایسا اقرار جرم نہیں ہے پس وہ از روے دفعہ ۲۵ یا ۲۶ یا ۲۷ ایکٹ شہادت کے خلاف نہیں ہوئی از روے دفعہ ۸ کے بھی وہ بطور شہادت چال چلن ملزم کے قابل قبول ہیں ملکہ معظمہ بنام نکڈونلڈ (۲) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام راما بیرا پا (۳) سرکار بنام جورا ہاس جی (۴) ملکہ بنام پگاری شاما (۵) ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کنور صاحب (۶) کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت دفعات ۸۲۴ و ۸۲۵ یہ امر کہ ملزم نے خود اپنے ہاتھ سے مال کھود کر نکال دیا کوئی وجہ بیانات کے خارج کرنے کی نہیں ہے کیونکہ اس امر سے مال برآمد ہوا۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - اس استصواب میں جو بحث پیش کی گئی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۹
(۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ ضمیمہ ۲
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱
(۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲
(۵) کلکتہ ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۸ صفحہ ۱۵
(۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۳

سنہ ۱۸۹۶ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نانا

ہے وہ نسبت قابل مقبول ہونے چند بیانات کے ہے جو قیدی نے بحالت حراست پولیس کئے تھے قیدی پر مع چار دیگر اشخاص کے جرائم دفعات ۴۵۷ و ۳۸۰ مجموعہ تعزیرات ہند کا الزام لگایا گیا اور وہ حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ مذکور مجرم اس بات کا تجویز ہوا کہ اوسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا بیان اول وہ ہے کہ جسکی نسبت پولیس پٹیل نے اظہار دیا ہے نامبردہ یہ کہتا ہے "جبکہ نانا سے پوچھا کہ مال کہاں ہے اوسنے جواب دیا کہ میں نے اوسکو رکھا ہے دیکھا دونگا اوسنے کہا کہ میں نے مال کو کھیتوں میں گاڑ دیا ہے پھر ہم نانا کے ساتھ گئے ہم یعنی جیت کانسٹبل اور بینج، نانا جاکر اوس مقام پر کھڑا رہا جہاں مال گڑا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ سے ہانڈی جسمیں مال رکھا تھا کھود کر نکالی" دوسرے بیان کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مقام بتلانے کے وقت کہا گیا تھا اور اوسوقت نامبردہ کا یہ بیان کرنا کہا جاتا ہے کہ میں نے مال وہاں گاڑا ہے بیانات مذکور ہماری رائے میں جیسا کہ وہ قسم اقبال ہیں "اونسے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قیدی نے ارتکاب جرم کا لکیا کہ یہ عبارت اسٹیفن صاحب جسٹس کی اونکی ڈائجسٹ متعلقہ قانون شہادت میں ہے اور اگر ملزم کا یہ مقصود نہ بھی ہو کہ وہ بطور اقبال جرم کے سمجھے جاوین تاہم وہ جیسا کہ میلول صاحب جسٹس مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پنڈاری ناتھ (۱) میں فرماتے ہیں "ایک اقرار ایک ایسے امر کا ہوگا جس سے جرم عائد ہوتا ہے اور جسپر مدعی کو خاصکر استدلال ہے اور ایک نہایت جزو اہم شہادت کا بمقابلہ ملزم کے ہونگے کیونکہ اونسے یہ ثابت ہوگا کہ مال ایمانداری سے اوسکے پاس نہیں آیا تھا پس "وہ صحیح طور پر اوس قاعدہ استثنا میں داخل ہونگے جو متعلق ایسے اقبالات کے ہے کہ جو ایک شخص نے بحراست پولیس کئے ہوں"۔

چونکہ یہ نوعیت بیانات مذکور کی ہے لہذا ہماری دانست میں اونمیں سے کوئی بیان حسب دفعہ تشریح اول بطور شہادت چال چلن ملزم کے قابل مقبول نہیں ہے دفعہ مذکور کو جہانتک کہ اوسکی رو سے ایک بیان فقط چال چلن میں داخل ہونے کی وجہ سے منظور کیا جاتا ہے ہماری دانست میں دفعات ۲۵ و ۲۶ سے ملاکر پڑھنا لازم ہے اور اوسکی رو سے ایک بیان جو ازروئے دفعات مذکور خارج کیا جاویگا بطور جزو شہادت منظور نہیں کیا جا سکتا یہ رائے اوس رائے کے مطابق ہے جو عدالت نے مقدمہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰

۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ...

بنام جورا ہاس جی (۱) مین قائم کی تہی جسمین دفعہ مذکور کی نسبت جو بحث کیگئی ہے اوسمین یہ لکہا ہوا ہے کہ چونکہ قواعد اخراج اور استثنا اونکا صریح طور پر قائم کردیا گیا ہے تو استثنا امور کی توسیع اسطرح پر نہین ہوسکتی کہ وہ ایسی صورتون سے متعلق ہوجاوے تو صریح طور پر اوسمین داخل نہین ہوتین"۔

نسبت دفعہ ۲۷ کے بحث کی گئی ہے کہ وہ متعلق نہین ہے کیونکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مال بوجہ اوس اطلاع کے برآمد نہین ہوا جو ملزم نے پولیس کو دی بلکہ بذریعہ خود ملزم کے فعل کے جو اوسنے موقع پر کیا برآمد ہوا اور بتائید اس راے کے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کمالیا (۲) کا نظیر حوالہ دیا گیا ہے جسمین اوس راے کی تقلید کی گئی ہے جو اسٹریٹ صاحب جسٹس نے مقدمہ قیصرہ ہند بنام پچم (۳) مین ظاہر کی ہے مگر ظاہر ہے کہ اوسی اطلاع پر جو اوس بیان سے پولیس کو ہوئی پولیس ملزم کے ساتھ اوس موقع پر گئی کہ جہان ملزم نے بتلا دیا کہ جسمین مال تہا کہود کر نکالی اور اسی طرح پر یہ بہی ظاہر ہے کہ اگر یہ اطلاع نہوئی ہوتی تو مال برآمد نہوتا پس باستعمال الفاظ معمولی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ برآمدگی مال نتیجہ اطلاع مذکور کا ہے اسی اطلاع سے پولیس کو تحریک ہوئی کیونکہ فوراً اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ پولیس والے ملزم سے موقع دکہلانے کے واسطے کہا اور وہ ساتھ وہان گئے اور یہ کارروائی پولیس کی اس غرض سے تہی کہ مال نکل آوے اور خواہ مخواہ نتیجہ اوس اطلاع کا تہا جو اونکو ملزم سے حاصل ہوئی تہی اور اسطرح پہ اوس سے اطلاع مذکورہ اور نتیجہ آخر برآمدگی مال مین بطور سبب و نتیجہ کے تعلق ہوگیا۔

یہ راے مطابق اوس راے کے ہے جو ہائی کورٹ مدراس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کنو صاحب (۴) قائم کی ہے کہ جسمین حکام نے یہ تحریر کیا ہے۔ "یہ بیان قیدی کا کہ اوسنے کپڑے اون گواہون کے پاس رکہہ دئے تہے کہ جنہون نے اوسکے مانگنے پر پیش کئے ہین سبب برآمدگی مال کا تہا جیسا کہ عدالت نے بعد ازان تحریر کیا ہے خواہ مخواہ ابتدا اوس واقعہ کا تہا جو دریافت ہوا جیسی کہ صورت اوس اطلاع کی ہے کہ جو اس مقدمہ مین دیگئی تہی ہماری راے مین اس بحث پر یہ امر موثر نہین ہے کہ آیا بیان جو ملزم نے کیا وہ اسقدر مفصل پتہ و نشان کے ساتھ ہے کہ پولیس خود مال کو برآمد کرسکین یا صرف اس قسم کا ہے کہ ایک اوس مقام کے دریافت کرنے مین جہان مال ہو ملزم کی مدد کی ضرورت ہو ہر دو حالت مین برآمدگی مال سے ملزم کے بیان کا صحیح ہونا یقینی ہوجاتا ہے اور یہی وجہ عام قاعدہ میں استثنی کے

(۱) انڈین لاریپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۲ لغایت ۲۲۶ (۲) انڈین لاریپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۹۵

(۳) " " " الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ لغایت ۸۶ (۴) " " " مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۴

۱۹۰۰ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نانا

قائم کرنے کی قیاس کی جا سکتی ہے دیکھو کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت دفعہ ۲۴۸
پس ہماری رائے مین جس فرق کے قائم کرنے کی خواہش کی گئی ہے وہ بے اصل ہے۔
لیکن یہ غور کرنا باقی ہے کہ آیا کل بیان شہادت مین قابل منظوری تہا اور اس امر کی
نسبت مختلف عدالت ہاے ہائیکورٹ کی رائے مین بہت ہی کم فرق پایا جاویگا یا مطلق
نہ پایا جاویگا "اوسقدر اطلاع کہ جو مخبر کا باعث برآمدگی مال ہوئی ہو منظور کی جا سکتی ہے"
یہ تجویز عدالت ہذا کی مقدمہ سرکار بنام جوراناس دجی (۱) مین بعد غور کامل دفعہ مذکور کے ہوئی ہے
اور ہم یقین کرتے ہین کہ اسپر عدالت ہذا مین ہمیشہ عمل ہوا ہے تجویز مندرجہ فیصلہ اس محولہ
بالا کا در اصل یہی مضمون ہے اور یہی مضمون اوس رائے کا بہی ہے جو اسٹریٹ صاحب
چیف جسٹس نے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بابولال (۲) مین ظاہر کی ہے کہ "دفعہ ۲۷ کا
یہ مقصود نہ تہا کہ عموماً اقبال منظور کر لیا جاوے بلکہ صرف وہ خاص جزو اوسکا کہ جسکی وجہ سے
اوس شخص کو جسکے سامنے وہ کیا گیا تحریک ہوئی ہو اور جسکی وجہ سے اوسنے وہ واقعہ یا واقعات
جنکی وہ شہادت دیتا ہے تحقیق کئے ہون منظور ہونا چاہئے بالآخر اس رائے کو نارس صاحب
جسٹس نے جبکہ اونہون نے اپنی اور مسٹر صاحب جسٹس کی تجویز مقدمہ ودشک دار بنام ملکہ
معظمہ قیصر ہند (۳) مین صادر کی با صرار اختیار کیا اس مقدمہ مین یہ بیان ملزم کا کہ اوسنے مال کو
کہیتون مین گاڑ دیا تہا مخبر کا باعث تحریک پولیس کا ہوا اور اوسی کی وجہ سے مال برآمد ہوا لیکن
یہ بیان کہ مال اوسنے رکہا تہا خواہ مخواہ اوس واقعہ سے جو دریافت ہوا تعلق نہین رکہتا
لہذا ہماری رائے مین قابل منظوری نہ تہا۔
ہمنے نظائر انگلستان کا تذکرہ نہین کیا ہے کیونکہ ہماری دانست مین اوس سے بہت
کم فائدہ حاصل ہوتا ہے اونکے دیکہنے سے بیشک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صدی گذشتہ کے آخر مین کوئی
بیانات بجز صرف اوس واقعہ کے جو دریافت ہوا ہو شہادت مین منظور نہین کئے جاتے تہے مقدمہ
وارک بنام شا (۴) مگر ۱۷۸۹ء مین قاعدہ تبدیل ہو گیا تہا کیونکہ مقدمہ سرکار بنام گولڈ (۵) ٹنڈل
صاحب چیف جسٹس کی یہ تجویز پائی جاتی ہے کہ نہ الفاظ نسبت چیز برآمد شدہ کے استعمال کئے جاویں
وہ قابل قبول ہین اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ اونہون نے اس بیان کو منظور کیا ہے کہ ملزم نے

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۹
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲ (۴) مقدمات فوجداری مرتبہ لیچ صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۶۳
(۵) رپورٹ کاؤن مین صاحبان جلد ۹ صفحہ ۳۶۴

سنہ ۱۸۹۶ع ... بنام نانا

یہ کہا تہا کہ مین ... کیونکہ مین جو الدی ہے اور وہ قاعدہ جو کتاب ... صاحب دربارہ شہادت
مین قائم کیا گیا ہے جسطرح کہ فی الحال نافذ ہے یہ ہے کہ وہ سقدر اقبال جو صریحاً متعلق اوس واقعہ کے
ہو جو بذریعہ اوسکے دریافت ہوا ہو شہادت مین دیا جا سکتا ہے ظاہراً غرض مجموعہ کی اس رائے
متعلقہ قانون کے اختیار کرنے سے یہی کہ یہ بحث طے ہو جاوے اور بذریعہ ایسی عبارت کے وہ
مجموعہ مین اختیار کی گئی ہے کہ جسمین کوئی شبہ معقول نسبت اوسکے معنی کے نہین ہو سکتا اگر یہ بات
ہے تو ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اوسکو اثر پذیر کرین پس ہمکو یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ بیان اول بلحاظ تحریرات
بالا شہادت مین قابل منظوری تہا۔

جارڈین صاحب جسٹس — مجھکو اوس رائے کی صحت مین جو اوس تجویز عالمانہ مین جو ابہی صادر کی گئی نسبت وسعت دفعہ ۲۷ ایکٹ شہادت ہند کے مندرج ہے کبہی شبہ نہین ہوا میری یہ رائے کہ تشریح اول کی روسے کوئی ایسا بیان بطور شہادت قابل منظوری نہین ہوتا جو ازروے دفعات ۲۵ و ۲۶ کے خارج ہوتا ہو اور اوسکی تعبیر اسطرح کہ گویا وہ ایک شرط متعلق دفعات مذکورہ ہے نہین کرنی چاہیئے احکام خاص مندرجہ دفعات ۲۵ و ۲۶ کے معنی مین کوئی شبہ نہین ہو سکتا لہذا وہ دفعہ ۲۷ سے قطع نہین ہوتے عام قواعد قواعد خاص سے قطع نہین ہوتے کتاب میکسول صاحب دربارہ قوانین صفحہ ۲۱۲ طبع دوم۔ بادشاہ بنام کمشنران قانون غربا (۱) چرچل بنام کرنیر (۲) مجھکو اس تجویز سے بہی اتفاق ہے کہ بیان جو بحالت حراست پولیس ملزم نے کیے تہے اقبالات تہے اور مین باقی حکام عدالت سے اس بارہ مین کہ کسقدر بیانات مذکور اغراض کیلئے کہ ازروے دفعہ ۲۷ کے کوئی بیان منظور کیا جا سکے قابل منظوری ہین اور جملہ وجوہ سے جو بیان کیگئی ہین مین اتفاق کرتا ہون اسمین شبہ نہین ہے کہ بیانات مذکور صریحاً متعلق اوس واقعہ کے ہین جو دریافت ہوا اور یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر پولیس یا کوئی اور شخص بلا مدد ملزم کے مال برآمد کرتا تو وہ قابل منظوری ہوتے کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت (طبع چہارم) صفحہ ۲۴ مقدمہ سرکار بنام بوچر مندرجہ نوٹ متعلقہ مقدمہ سرکار بنام وارک شال (۳) سرکار بنام گولڈ (۴) لیکن شہادت سے ثابت ہوتا ہے اور مجسٹریٹ نے تجویز کیا ہے کہ مال ایسی جگہہ گڑا ہوا تہا جو سواے خود مالک اور کسی کو معلوم نہین ہو سکتی تہی اس امر سے یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ آیا برآمدگی مال بذریعہ فعل شنا کے ہوئی یا ان الفاظ مستعملہ دفعہ ۲۷ مین کہ بذریعہ اوسکے بیانات ہوا ازروے تعبیر معقول وہ بیانات جو اظہر قابل منظوری ہمین ہین داخل ہونگے یا نہین اس امر کی

(۱) رپورٹ اینالفس تالیس صاحبان جلد ۶ صفحہ ۴۹۴۔ (۲) رپورٹ لیچ صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۶۵

(۳) رپورٹ ... صاحب جلد ۵ صفحہ ۹۰ (۴) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحبان جلد ۹ صفحہ ۳۶۴

[illegible] بنام نانا

نسبت مجھکو کچھ شبہ تھا انگلستان مین وہ قابل منظوری ہونگے نہ اسقدر بطور اقبالات کے جسقدر
کہ بطور بیانات متعلقہ چال چلن کے (کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت دفعہ ۵۸۲) اور مجھکو یہ
خیال ہوا کہ اگر واضعان قانون ہند کا یہ منشا ہوتا کہ ایسے بیانات بطور شہادت کے منظور کئے جاوین
تو وہ خواہ مخواہ ایسا حکم دفعہ ۸ مین درج کرتے (دیکھو تحریرات متعلقہ مقدمہ سرکار بنام گوڑا مندرجہ
کتاب فلپس صاحب دربارہ شہادت صفحہ ۴۱۴ طبع دہم و کتاب رسل صاحب دربارہ جرائم طبع
غور مزید کے میری یہ راے ہوتی ہے کہ نسبت وسعت ان الفاظ کے کہ "بذریعہ اوسکے دریافت
ہوا ہو" ہمکو کچھ مدد اوس بیان سے حاصل ہو سکتی ہے جو عدالتین قریب و بعید وجہ نقصان
کی تجویز کرنے مین اختیار کرتی ہین یعنی یہ کہ آیا جو کچھ بعد ازان ہوا وہ نتیجہ معمولی و قرین عقل فعل مدعا علیہ
کا تھا مین چیف جسٹس صاحب کی علم کی اس دلیل سے قایل ہون کہ ال کا کسیت مین
لیجانا اور بعد ازان اوسکو زمین مین سے نکالنا نتایج معمولی نانا کے بیانات اول کے تھے
چونکہ یہ امر نہایت اہم ہے کہ ایسے معاملہ کی نسبت جو اکثر واقع ہوا کرتا ہے صاف طور پر
قاعدہ قرار پا جاوے مجھکو اس بات کی خوشی ہے کہ میرے شبہات رفع ہوگئے اور عدالت
ہذا مین اختلاف راے نہین ہوا لیکن بغرض اسکے کہ ہماری تجویز ایسے حالات سے جو اوسکی
منشا مین داخل نہوتے ہون اور بہ تجاوز مصلحت قانون کے ایسے بیانات سے جو اسباب
قریب نہین سمجھے جا سکتے متعلق نہ کیجاوے مین لارڈ بلیکبرن صاحب کے فیصلجات کا
حوالہ دیتا ہون جسمین اونہون نے لارڈ بیکن صاحب کے اس مسئلہ کی نسبت کہ "سبب
کا تجویز کرنا قانون مین ایک بے انتہا کام ہوگا" اور فرق قائم کرنے کے وقت کی بحث کی
ہے سینیسی بنام لینکلسر اینڈ ریلوے کمپنی (۱) ڈبن بنام ہمبروک (۲) ہابس بنام
لنڈن اینڈ سوتھ ریلوے کمپنی (۳) مقدمہ ہذا مین میری یہ راے ہے کہ افعال مابعد نانا
کے اوسکے بیانات ماسبق سے بہت ہی زیادہ تعلق رکھتے ہین اور معمولی طور پر یہ
سلسلہ حالات معمولی اونہین کی وجہ سے عمل مین آئے اور نتایج بعید و غیر صریح
نہین ہین۔

(۱) لا رپورٹ کوئینس بینچ جلد ۹ صفحہ ۲۶۷
(۲) ״ ״ ״ جلد ۹ صفحہ ۵۹۵
(۳) ״ ״ ״ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱

صیغہ نظر ثانی فوجداری

سنہ ۱۸۹۰ء ۲۵ فروری
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۱

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام چھگن دیارام وغیرہ*

ہائیکورٹ کے اختیارات نظر ثانی مقدمات فوجداری مین - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹ - شریک جرم - تصدیق - ایکٹ شہادت (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعات ۱۱۴ و ۱۳۳ -

حسب دفعہ ۴۳۵ و ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ہائیکورٹ باستعمال اپنے اختیارات نظر ثانی کے تجاویز واقعات عدالت ہاے ماتحت مین دست اندازی کر سکتی ہے اور اگر بہت خاص وجوہ ہون تو بغرض معدلت گستری دست اندازی کریگی -

جو کوئی شخص کسی ملازم سرکاری کو رشوت دے وہ شریک جرم ہے -

از برڈاوڈ صاحب جسٹس - تجویز ثبوت جرم محض اس وجہ سے خلاف قانون نہین ہے کہ وہ ایسی شہادت شریک جرم پر مبنی ہے کہ جسکی تصدیق نہوتی ہو چونکہ ایسی شہادت قابل مقبولی ہے لہذا قانوناً اوسکی بنا پر جیسا کہ دیگر شہادت کی بنا پر جو قابل مقبولی ہو تجویز ثبوت جرم ہو سکتی ہے اس قاعدہ مستورہ پر عمل نکرنا کہ ایسی شہادت کی تصدیق ہونی چاہیئے کوئی غلطی قانونی نہین ہے لیکن جس حالت مین کہ شہادت شریک جرم کی اوس قسم کی نہین ہے کہ اوس سے عدالت کو اوس مسئلہ کے متعلق کرنے سے جو تشریح (ب) دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء مین بیان ہوا ہے انکار کرنا صحیح ہو تو تجویز ثبوت جرم جو صرف ایسی شہادت پر مبنی ہو مناسب نہوگی -

از جارڈین صاحب جسٹس - عموماً عدالت دست اندازی کرنے سے انکار کرتی ہے اول جبکہ اضعان قانون کا یہ مقصود ہو کہ فیصلہ ابتدائی یا صیغہ اپیل نسبت واقعات کے قطعی ہو دوم جبکہ دادرسی مطلوبہ عدالت ماتحت مساوی الاختیار صیغہ نظر ثانی سے حاصل ہو سکتی ہو سوم جبکہ تجویز عدالت ماتحت نسبت واقعات کے صاف یا صریح طور پر غلط نہ ثابت کی گئی ہو دفعہ ۱۱۴ و ۱۳۳ ایکٹ شہادت ہند (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) کی یکجا تعبیر کرنی چاہیئے اور ان دفعات مین سے کسی دفعہ کو استعمال اختیار تمیزی عدالت مین نظر انداز نکرنا چاہیئے تشریح حرف ب دفعہ ۱۱۴ - کہ عدالت کو اس امر کے

* نظر ثانی فوجداری نمبر ۴۵۹ سنہ ۱۸۸۹ء

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
چھگن و دیارام

قیاس کرنے کا اختیار ہے کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نہین ہے الا اوس حال مین کہ مقدمہ کے اہم امور جزئی مین اوسکے بیان کی تائید ہوتی ہو قاعدہ عام ہے اور جبکہ اوس سے تجاوز کیا جاے تو عدالت کو یہ ظاہر کرنا چاہئے یا یہ ظاہر ہوتا ہو کہ نظر بحالات ایسا تجاوز کرنا صحیح ہے

چنانچہ جس حال مین کہ تجویز ثبوت جرم صرف شہادت اشخاص شریک جرم پر مبنی تھی اور حالات متعلقہ تکمیل و ترتیب مقدمہ جیسے کہ مسل سے معلوم ہوتے تھے اور نیز اجزاے شہادت سے جو وقت تجویز پیش کیگئی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اوس شہادت پر عمل کرنا مناسب نہین ہے عدالت نے تجویز ثبوت جرم کو منسوخ کیا۔

یہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) ہے

ملزمان چھگن و دیارام وہ وارکاد اس ہرشندا اس محکمہ پیمایش مال مین محرران قسم وار تھے اونپر الزام لینے رشوت کا بجاآوری اپنی خدمات مین بحیثیت ملازمان سرکار لگایا گیا اور حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول بمقام احمدآباد نے جرم ثابت قرار دیا۔ ۳۴۲

یہ تجویز ثبوت جرم زیادہ تر شہادت اون اشخاص پر مبنی تھی جنہون نے چندہ واسطے جمع کرنے ایک رقم کے بغرض دینے رشوت محرران قسم وار کے دیا تھا۔

مجسٹریٹ مجوز نے اس شہادت کو شہادت شرکاے جرم تصور کیا لیکن یہ قرار دیا کہ اوسکی تصدیق کافی بعض تحریرات مندرجہ کتب دو ساہوکارون سے ہوتی ہے جنسے گواہون نے روپیہ بغرض رشوت مین دینے محرران قسم وار کے قرض لیا تھا۔

بر طبق اپیل سشن جج نے اندراجات کتب حساب کو کچھ وقعت نہین دی لیکن تجاویز ثبوت جرم کو بربناے شہادت شرکاے جرم جو حاکم موصوف کی دانست مین دراصل صحیح حال بیان کرتے تھے بحال رکھا۔

بر طبق اسکے ملزمان نے ہائی کورٹ سے بہ صیغہ نظر ثانی درخواست منسوخی تجاویز ثبوت جرم کی اور ہائی کورٹ نے مسل مقدمہ طلب کی۔

مسٹر برنس بجانب ملزم نمبر ۱۔

مسٹر میکفرسن بجانب ملزم نمبر ۲

مسٹر لیتھم ایڈوکیٹ جنرل (بمعیت شانتارام ناراین وکیل سرکار) بجانب سرکار۔

مسٹر برنس ایسشن جج نے تجاویز ثبوت جرم بربناے شہادت غیر مصدقہ ایسے اشخاص کے بحال رکھین جو مسلماً شرکاے جرم مین ہماری یہ حجت نہین ہے کہ تجاویز ثبوت جرم خلاف

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
پھگن میارام

قانون مین بلکہ یہ ہے کہ تجاویز مذکور بلحاظ حالت گواہان اور اون حالات کے کہ جنمین وہ شہادت دینے کو حاضر ہوئے نہایت نامناسب ہین ایسے مقدمہ مین کہ جیسا یہ ہے بلاشبہ عدالت کو اختیار دست اندازی تجویزہ واقعات عدالت ماتحت مین ہے از روے دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) اختیارات وسیع تر اس عدالت کو صیغہ نظر ثانی مین بمقابلہ اون اختیارات کے دئے گئے ہین جو از روے دفعہ ۲۹۷ مجموعہ سابق کے عطا ہوئے تھے مجموعہ سابق کی رو سے بھی جب بہت سہل انگاری ہوا کرتی اور جانچنے شہادت مین ہو نظر ثانی کرنا روا تھا۔ دیکھو مقدمہ قیصرہ ہند بنام مرلی (۱) از روے مجموعہ حال عدالت کا یہ کام ہے کہ نسبت مناسب یا غیر مناسب ہونے کسی حکم یا کارروائی عدالت ماتحت کے غور کرے
۳۳۴ اور اسلئے اوس دفعہ کی رو سے عدالت کو اختیارات عدالت اپیل دئے گئے ہین دیکھو دفعہ ۴۳۹ اس عدالت کے اختیار دست اندازی مین صرف یہ قید ہے کہ وہ بغرض فائدہ عام کے عمل مین آوے دیکھو مقدمہ نوبین کرشن مکرجی بنام رسک لال (۲) ملکہ معظمہ بنام شیخ صاحب الدین (۳) مقدمہ حال مین سشن جج نے نامناسب طور پر شہادت کو تسلیم نہین سمجھا ہے صرف شہادت اشخاص شریک جرم کی ہے جو بطور گواہ وعدہ معافی حاضر ہوئے ہین معاملت دار کو کچھ اختیار جاری کرنے اشتہارات کا مشعر وعدہ معافی گواہان و وایسی پر کے نہ تھا گواہان کلیتًا ناقابل اعتبار ہین اور کوئی وجہ اسکی بیان نہین کی گئی ہے کہ کیون اس معمولی دستور سے اس مقدمہ مین تجاوز کیا گیا کہ شہادت شرکاے جرم کی تصدیق ضروری ہے۔

مسٹر میکفرسن۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہین کہ صیغہ نظر ثانی مین عدالت ہذا مفصل شہادت پر غور نہین کر سکتی لیکن ایسے مقدمہ مین کہ جیسا کہ یہ ہے جسمین تجویز ثبوت جرم صاف غلط اور نامناسب ہے یہ عدالت دست اندازی کر سکتی ہے اور کریگی۔ دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین یہ حکم ہے کہ عدالت واسطے اغراض معدلت کے دست اندازی کرے۔ کارروائی معاملت دار کی بالکل بضابطہ ونا روا تھی۔ مجموعہ مالگذاری اراضی یا مجموعہ ضابطہ فوجداری مین معاملت دار کو یہ اختیارات نہین دئے گئے ہین کہ اشتہارات مشعر معافی گواہان کے جاری کرے۔

مسٹر فینشم۔ جو قاعدہ کہ نسبت شہادت شریک جرم کے ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے وہ صاف طور پر عدالت ہاے ماتحت کے قابل فہم نہین ہے۔ مقدمہ مکن لال (۴) قابل اطمینان نہین ہے مین عدالت سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہون کہ یہ مقدمہ سپرد اجلاس کامل کے کیا جاے تاکہ ایک مرتبہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴
(۳) " " " " بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۹۰ (۴) دیکھو صفحہ ماقبل ۱۱۵

[redacted]

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
چھگن دیا رام

ہمیشہ کے لئے قاعدہ مقرر ہو جاوے۔ مقدمات ملکہ معظمہ بنام جان کیمن (۱) و ملکہ معظمہ بنام ملاپا (۲) و ملکہ معظمہ بنام بدہو تنکو (۳) و قیصر ہند بنام کرشنا (۴) ملاحظہ طلب صحیح معیار یہ ہے کہ آیا جج کے ذہن میں و... شریک جرم کی شہادت پر اعتبار کرنے میں ہے تہا یا نہیں جس حالت میں کہ جج نے اس امر پر لحاظ کر دیا کہ گواہان شریک جرم ہیں اور شہادت کو باحتیاط جانچ لیا تو بار تائید ثبوت جرم کا سرکار پر نہیں رہتا بنسبت اختیارات نظر ثانی عدالت ہذا جو اصول کہ میری دانست میں
۳۳۴ مقدمات منفصلہ سے مستنبط ہو سکتا ہے یہ ہے کہ جب ثبوت جرم معقول ہو عدالت دست اندازی نکرے مقدمہ مٹروپولیٹن ریلوے کمپنی بنام ریٹ (۵) و بمقدمہ جگت چندر چکربتی (۶) ملاحظہ طلب۔

برڈ او ڈ صاحب جج۔ ملزمان پر جو محرران قسم و اصیغہ پیمایش مالگذاری سرکار تھے حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے یہ جرم ثابت قرار دیا گیا کہ اونہوں نے دہنگا ہری گواہ سے رقم للعہ کی بطور رشوت بلا لحاظ علاوہ اجرت جائز کے اس غرض سے لی کہ وہ باستعمال اپنے کار منصبی کے اہنگاہری اور دیگر اشخاص کے خلاف جنہوں نے چندہ دیکر وہ رقم جمع کی تہی عمل کرنے سے باز رہینگے دوارکاداس ملزم پر بہی اسی طور پر للعہ لینے کا جرم ٹہوار جن سے بہ نیت طرفداری قسم مذکورہ بالا ثابت قرار دیا گیا۔ خاص شہادت خلاف ملزمان کے شہادت شریکان جرم ہے یعنی اون اشخاص کی جنہوں نے وہ رقوم مذکور کے لئے چندہ واسطے دئے جانے ملزمان کے دیا تہا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ شہادت کی تصدیق کافی تحریرات مندرجہ کتب دو بیوہاری دن سے ہوتی ہے جنمیں یہ قرض دیا جانا روپیہ کا شریکان جرم کو مندرج ہے تیسرے الزام سے جو دوارکاداس ملزم پر قائم کیا گیا تہا مجسٹریٹ نے اپنی تجویز میں اوسکو اس وجہ سے بری کیا کہ شہادت شریکان جرم کی تصدیق شہادت جداگانہ سے نہیں ہوتی۔

بوقت ڈسمس کرنے اپیل دونوں ملزمان کے سشن جج نے نسبت امر اول کے یہ تحریر کیا کہ شہادت ناگرامہا بیوہری کی نسبت اون رقوم کے جو اوس سے قریب ۲۳۔ دسمبر ۱۸۸۹ء کے قرض لی گئیں اور جنکی تائید ایک تحریر مندرجہ اوسکے بہی کہاتہ (کاغذ حرف ج) سے جو ظاہرا اوسیوقت کی گئی تہی ہوتی ہے اس سے زیادہ کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ قرض گیرندگان نے یہ ظاہر کیا تہا کہ وہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۶ صفحہ ۱۵۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۶
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹
(۵) مقدمات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ (۶) " " " کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
چگن دیارام
۳۳۵

روپیہ واسطے دینے محرران قسم وار کے لیتے ہین سشن جج نے دراصل تجویز ثبوت اول و دوم الزامات کی بلحاظ شہادت شرکاے جرم کی کیونکہ اونکو یہ اطمینان تھا کہ ان لوگون نے واقعی سچ حالات بیان کئے اور حاکم موصوف نے خاصکر یہ راے نسبت اعتبار شہادت شرکاے جرم کے اسوجہ سے قائم کی کہ اونکو یہ معلوم ہوا کہ وہ شہادت بہ سبب دریافت ہونے سراغ کے کتب ناگراسہاد گوندچا سے پیش کی گئی اور نیز اسوجہ سے کہ اسمین سے کوئی سازش یا اتفاق پایا نہین جاتا تھا حاکم موصوف نے اور وجوہ بھی اپنی راے کے ظاہر کئے لیکن ظاہر ان دو امور کو نہایت وقعت دی گئی ہے

قبل اس سے کہ یہ درخواست واسطے سماعت کے پیش ہوئی ایڈوکیٹ جنرل ذیعلم نے منجانب گورنمنٹ ہمسے یہ درخواست کی کہ وہ سپرد اجلاس کامل کی جاے لیکن ہم اس درخواست کو اسوجہ سے منظور نکر سکے کہ یہ صاف طور پر پایا نہین گیا کہ نسبت کسی امر اہم قانونی متعلقہ مقدمہ کے کوئی ایسا تناقض نظائر عدالت ہذا مین تھا کہ جس سے استصواب مناسب ہو۔

تجاویز ثبوت جرم کی نسبت جنکو عدالت سشن نے بحال رکھا کونسل ذیعلم سائلان نے خلاف قانون ہونے کا عذر نہین کیا ہے بلکہ اونکو نامناسب اور بیجا بلحاظ حالات مقدمہ بیان کیا ہے یہ صاف ظاہر ہے بلکہ بصراحت دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت ہند صدرہ سنہ ۱۸۷۲ء مین تحریر ہے کہ تجویز ثبوت جرم محض اسوجہ سے خلاف قانون نہین ہے کہ وہ شہادت بلا تائید شریک جرم پر مبنی ہے بلکہ ایسی شہادت قابل مقبولی ہے تو وہ بناے قانونی ثبوت جرم کی مثل دیگر شہادت قابل مقبولی کے ہو سکتی ہے قاعدہ ضابطہ مستمرہ جو نسبت تصدیق اس قسم کی شہادت کے ہے عمل نکرنا کوئی غلطی قانونی نہین ہے۔ دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام الیسٹبز(۱) جسکا حوالہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کینیو(۲) مین دیا گیا ہے مسٹر فلپس نے اپنی کتاب قانون شہادت مین یہ تحریر کیا ہے "اگرچہ جج بالفاظ صریح یہ نہین ظاہر کرتا کہ جو مقدمہ شہادت شریک جرم پر جسکی تائید نہ ہوئی ہو منحصر ہو قانوناً واسطے جواز ثبوت جرم کے ناکافی ہے اور جوری کو صرف یہ صلاح دیتا ہے کہ اوس شہادت پر اعتبار نکرو لیکن چونکہ یہ قرین قیاس نہین ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جسمین جوری اس قسم کی صلاح کو نہ مانے اور ملزم پر جرم ثابت قرار دے تو واقعی نتیجہ قریب اسی کے ہے کہ گویا یہ ضابطہ قاعدہ قانونی پر مبنی ہے بجاے اسکے کہ وہ صرف استعمال اختیار تمیزی حاکم عدالت پر منحصر ہے صرف فرق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر جج کوئی مقدمہ اس قسم کا جوری کے روبرو بلا اس قسم کے اظہار راے کے پیش کرے

(۱) لا جرنل مقدمات فوجداری جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۷۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۶ صفحہ

۱۸۹۰ء سرکار قیصر ہند بنام چگن ویارام

اور جرم ثابت قرار دیا جاے یا اگر جوری خلاف صلاح جج کے جرم ثابت قرار دے تو صحیح طور پر نسبت جوری کے مطابق نظائر متعلقہ معاملہ ہذا یہ نہین کہا جا سکتا کہ تجویز ثبوت جرم خلاف قانون ہوگی" (قانون شہادت مولفہ فلپس صاحب جلد ا صفحہ ۹۵) اور ہند مین تجویز ثبوت جرم جو جوری سے کی ہو بطلبق اپیل محض اس بنا پر مسترد نہین ہو سکتی کہ خلاف ملزم کے صرف شہادت شرکاے جرم ہے کیونکہ حسب دفعہ ۴۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری بصورت ہونے تجویز کے باداد جوری اپیل صرف نسبت امر قانونی کے ہو سکتی ہے قاعدہ مذکور زیادہ تر اصول مصلحت و دور اندیشی متصور ہوا ہے اور نہ اصول قانونی (دیکھو تجویز مسٹر جیمس ہین پریزیڈنٹ اسپیشل کمیشن ۱۸۵۱ء ایمس رپورٹ حصہ ۳ صفحہ ۹۴) لیکن حسب دفعات ۴۲۳ و ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ عدالت باستعمال اپنے اختیارات نظر ثانی کے امسال مقدمات اسلئے دیکھہ سکتی ہے کہ اپنا اطمینان اوسی طرح پر نسبت صحت یا مناسب ہونے کسی تجویز یا سزا یا حکم کے کرے کہ جس طرح پر اونکے قانوناً جائز ہونے کی نسبت کرتی ہے اور جس حالت مین کہ بہت خاص وجوہ دست اندازی عدالت کے ہون تو وہ بغرض معدلت گستری اختیارات عدالت اپیل پر اون مقدمات مین عمل کریگی (ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیخ صاحب بدرالدین (۱) و نوبین کرشن مکرجی بنام رسک لال (۲) و بہاؤ جیواجی بنام مولجی دیال (۳)) اگر ایسے وجوہ دست اندازی کے مقدمہ حال مین ہون تو یہ عدالت نسبت اس درخواست کے اوسی طور پر عمل کر سکتی ہے کہ گویا وہ کسی اپیل کی سماعت بنا راضی فیصلہ سشن جج مصدورہ ایسے مقدمہ کے کرتی ہے کہ جسکی تجویز باداد جوری نہین ہوئی واضح ہو کہ حالات متعلقہ ترتیب و پیروی مقدمہ ہذا جیسے کہ مسل سے ظاہر ہوتے ہین و نیز اجزاے شہادت جو بوقت سماعت مقدمہ پیش کئے گئے ہماری دانست مین ایسے ہین کہ اون سے شہادت قوی نسبت صحت اور مناسب ہونے تجویز سشن جج کے ہماری دانست مین صحیح طور پر پیدا ہوتے ہین معاملت دار نے مجسٹریٹ ہی سے قبل شروع کرنے تحقیقات کے موضع ریتھل مین جہان اون جرائم کا وقوع مین آنا بیان کیا گیا ہے اشتہارات اون موضع مین جاری کئے جو اوسکے زیر اہتمام ہین اور اونمین موضع ریتھل بھی داخل ہے اور یہ اشتہارات مجسٹریٹ اور سشن جج دونون کی راے مین ایسے تہے کہ جنسے احتمال تہا کہ یہ سمجھا جاے کہ وعدہ معافی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴۷

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۷

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
۳۷ بنام
چمگن دیارام

کا بابت دینے رشوت کے محرران قسم وارکو کیا گیا ہے اگر وہ اشخاص جنہون نے رشوت دی ہی بلاخوف واسطے دینے شہادت وا سطے زرمذکور کے حاضر ہون کاغذ حرف ح ایک اشتہار خود معاملت دار کا لکہا ہوا ہے' اوسمین یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کا روپیہ واپس دیا جائیگا یہ ثابت نہین کیا گیا ہے کہ کوئی اشتہار جسمین ٹہیک یہ وعدہ مندرج ہوا۔ تہیل مین جاری کیا گیا لیکن غالبًا تہیل مین جیسا کہ دوسری جگہون مین یہ مشہور تہا کہ اس قسم کا وعدہ کیا گیا ہے سشن جج کی یہ راے ہے کہ گواہان ثبوت نے خود اپنی نسبت شریک جرم ہونا نہ صرف بوجہ کسی وعدہ کے جو کیا گیا تہا بلکہ بوجہ اوس سراغ کے جو بیوہرون کی کتابون سے ملا تہا ظاہر کیا لیکن پورے طور پر اندازہ اوس اثر کا جو ایسے اشتہار کا ہو سکتا ہے دشوار ہے اگر محرران قسم وار اس ضلع مین عوام کی راے مین بُرے تہے یا اگر کوئی راے خلاف اونکے نہ بہی ہو تاہم اس قسم کے اشتہار سے کاشتکاران ناخواندہ یہ تصور کرینگے کہ گورنمنٹ نے ایک قسم کے ملازمان سرکاری کو بُرا سمجہا اون اشخاص کو کہ جنہون نے کبہی رشوت نہین دی یہ ترغیب ہوگی کہ حاضر ہو کر بیگناہ آدمیون پر الزام لگاوین جو وعدہ کہ کیا گیا اوس سے شاید وہ یہ خیال کرین کہ وہ بلا خطرہ وبلا کسی اندیشہ کے ایسا کر سکتے ہین اور شاید خود اونکا فائدہ ہی ہو اگر وہ خزانہ سرکاری سے اوس روپیہ کو خود اپنے لئے وصول کر سکتے ہون جسکو حسب بیان اپنے اونہون نے محرران قسم وار کو دیا ہے یہ اشتہار قطعًا کسی قانون کے مطابق نہ تہا اوسکی اجازت کسی حاکم بالادست نے نہین دی تہی اور اوسکی صرف یہ وجہ ہمارے روبرو ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کی ہے کہ معاملت دار غالبًا یہ چاہتا تہا کہ وہ عہدہ دار کارگذار مشہور ہو اوسکا طریق عمل ہمارے روبرو صرف اوسیقدر معرض نظر ثانی مین ہے کہ جسقدر وہ شہادت مقدمہ ہذا پر موثر ہے اور ہمکو یہ تحریر کرنا ضرور ہے کہ گو کوئی وجہ اوسکے اشتہار کے جاری کرنے کی ہو لیکن ہم یہ نہین قرار دیسکتے کہ اشتہارات مذکور کے جاری ہونے کا کوئی اثر مطلقًا گواہون کے دلون پر نہین ہوا نسبت کتب بیوہرون کے اور نسبت اوس اعتبار کے جو سشن جج نے اون کتابون کا کیا یہ قابل تحریر ہے کہ ناگر ابہا بیوہرے نے سب سے پیشتر بوقت تجویز ایک کتاب (کاغذ حرف الف) پیش کی جسکو اوسنے اپنی اصلی بہی بیان کیا اور جسکو دیکہکر وہ اظہار نسبت ہندر قوم کے دیگا جو ۲۳- دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو اوس نے ادا کی تہین لیکن بوقت سوال جرح یکم جولائی سنہ ۱۸۹۰ء کو اوسنے مجبورًا یہ تسلیم کیا کہ یہ کتاب ایک دوسرے چہہ کتاب

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
۱ جھگن دیارام

(کاغذ حرف ج) سے نقل کی گئی جو اوسنے ۹ جولائی کو پیش کی یہ کتاب (کاغذ حرف ج) بظاہر اوسکے لڑکے کی لکھی ہوئی ہے مگر وہ اوسکے ثابت کرنے کے لئے طلب نہین کیا گیا یہ گواہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ بھی کہاتہ کے معاملات سے واقف نہین ہے کیونکہ اوسکا لڑکا اوسکو لکھتا ہے پس یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی قسم کی تائید اوس الزام کی جو ملزمان پر لگایا گیا ہے اون حسابات سے جو پیش کئے گئے یا شہادت ناگرامیا سے ہوتی ہے - یہ قرار دینا خطرہ سے خالی نہین ہے کہ حسابات جنکی صحت کی نسبت کوئی شہادت بوقت تجویز مقدمہ قلمبند نہین کی گئی کسی ثبوت کا شرائع دریافت ہے ایسے حسابات غیر مشتبہ بطور شہادت تائیدی اس مقدمہ مین ناگرامیا کے بیان پر استعمال نہین کئے جا سکتے اور اگر وہ استعمال کئے بھی جا سکتے ہون تو ظاہرا اوسکی شہادت سے کچہ تصدیق نہین ہوتی کیونکہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ اپنی ذاتی واقفیت اور یاد سے بیان دینے اوس روپیہ کا کرتا ہے جو اوسکی جانب سے اون اشخاص کو ادا کیا جانا بیان ہوا ہے جنکا یہ قول ہے کہ ملزمان کو رشوت دی گئی گوبندا چا بوہرا جسکی نسبت اوس روپیہ کا فرض دینا بیان کیا گیا ہے جو منشاے الزام دوم ہے خود اپنی کتابون کو ثابت نہین کرتا وہ لکھہ پڑہ نہین سکتا اوسکی کتابین اوسکے بھتیجہ تلسمی لوچا نے لکھی ہین اور وہ طلب نہین کیا گیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گواہ کو ادا کیا جانا روپیہ مابہ البحث کا یاد ہے -

بلاشبہہ اون امور سے جنپر بیشتر لحاظ کیا گیا بصورت نہونے وجوہ خوبی ترکے ہمکو دست اندازی تجویز واقعات مین جو عدالت ماتحت نے کی جائز نہوگی لیکن اوسکے یہ عیان ہے کہ بمقابلہ ملزمان کے ثبوت دراصل محض شہادت شرکاے جرم پر منحصر ہے کوئی تائید نسبت اون الزام کے کسی طرح پر حالات موجودہ سے نہین ہوتی جنسے قیاس عام نسبت صحت شہادت کے کیا جاے جیسا کہ موافق راے بر جیمس ہینین کے اوس موقع پر از روے قاعدہ متعلقہ شہادت شرکاے جرم کے مطلوب ہے جسکا ذکر پیشتر کیا گیا صرف تائید اوس شہادت کی جو نسبت دوسرے جرم کے ہے جو کہ اوسکی نوعیت ہو رہی ہے جو گوبندا چا کے بیان سے ہوتی ہے لیکن اوسکی شہادت نسبت ایک اور معاملہ کے جسکا عنقریب ذکر کیا جائیگا قابل اطمینان نہین ہے پس اس مقدمہ مین اس امر کی تحقیقات کرنا نہایت ضروری ہے کہ آیا شہادت شرکاے جرم کی ایسی ناقابل اعتراض نوعیت کی ہے کہ جیسی ہمکو ایسے مقدمہ مین درکار ہے جسمین ثبوت جرم صرف اوسی پر منحصر ہو -

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
چھگن دیارام

واضح ہو کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ بعد جاری کرنے اشتہارات کے معاملت دار نے تحقیقات
بمقام تحصیل ۲۷ فروری ۱۸۸۹ء کو شروع کی اوسنے اظہار گوبند اچا کا اوسی تاریخ لیا اور مزید براں
ایک فقرہ اظہار گوبند اچا سے جسکی نسبت اوسنے نہایت مبہم جواب حسب تحریر مجسٹریٹ کے دئیے یہہ
ظاہر ہوتا ہے کہ معاملت دار نے دیگر گواہون کا بھی اظہار اوسوقت لیا ہوگا لیکن اونکے بیانات
مورخہ تاریخ مذکور موجود نہین ہین اور بجاے اونکے بیانات جو باقرار صالح یکم مارچ کو قلمبند ہوئے
موجود ہین اونسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسطرح پر رقوم للعہ اور معہ کی جنکی بابت اول دو الزام
قائم کئے گئے ہین بہم پہونچائی گئی تہین ونگا ہری گواہ جسنے چندہ للعہ کی رقم کا جمع کیا تہا یہ بیان
کرتا ہے کہ اول بیانات جو معاملت دار نے تحریر کئے تہے پہاڑ ڈالے گئے اور بعد اوسکے دیگر بیانات
تحریر کئے گئے کیونکہ پیچھے سے بہت سے آدمیون نے روپیہ کے دینے کا اقبال کیا۔ اس سے
بہت صاف وجہ ظاہر نہین ہوتی بلکہ اس سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر کچھ اختلاف مابین دونون
بیانون کے نہ تہا تو یہ ظاہر نہین ہوتا کہ کیون وہ ضائع کئے گئے مجسٹریٹ نے معاملت دار
کے بیان کو باور نہین کیا جب اوسنے یہ کہا کہ کوئی بیانات رشوت دہندگان نے ۲۷ فروری کو
نہین کئے حاکم موصوف کی راے مین نہ معاملت دار نے اور نہ بعض گواہان نے اس امر مین سچ
بولا لیکن صاحب سشن جج کو اس امر کا یقین نہین ہوا کہ معاملت دار نے کوئی بیانات کسی گواہ کے
باضابطہ تحریر ہوئے تہے تلف کئے لیکن اڈوکیٹ جنرل نے اثناے تقریر مین یہ تسلیم کیا کہ
معاملت دار نے نامناسب طور پر عمل کیا اور جواب صاف نہین دیا اور اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ گواہون کا اظہار ۲۷ فروری کو لیا گیا یہ حجت نہین کی گئی ہے کہ معاملت دار کو اختیار گواہان
کے اظہار لینے کا اقرار صالح کراکے نہ تہا گو معاملت دار نے یہ تصور کیا ہو کہ وہ بحیثیت مجسٹریٹ
کارروائی کرتا ہے لیکن اس امر سے کہ اوسنے اظہارات مذکور اسطور پر تحریر کئے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اوسنے تحقیقات باضابطہ کی تہی اور عدم موجودگی بیانات اول گواہان سے کل مقدمہ جانب
سرکار کی نسبت اشتباہ اور بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے اور صرف مناسب طور پر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے
کہ بیانات مذکور اگر پیش کئے جاتے تو وہ مفید مستغیث کے نہوتے۔
شہادت شرکاے جرم اس توصیف سے موصوف نہین ہے کہ وہ اس طور پر دیگئی کہ کسی
قسم کی سازش کا ہونا ناممکن تہا یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب گواہ اوسوقت موجود تہے
جب ہر ایک کا اظہار روبرو معاملت دار کے لیا گیا اس بات سے اونکی شہادت کی وہ وقعت

۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جھگن دیا رام

باقی نہین رہتی جو اوسکو باشتباہ اوس صورت مین ہوتی کہ اونکا اظہار علیحدہ علیحدہ لیا جاتا اور اوسوقت وہ ایک دوسرے کے بیانات کی تصدیق بلحاظ جزئیات مین کرتے۔ (دیکھو دوسرا امر جو نیچے تمثیل ب دفعہ ۱۱۴ ایکٹ شہادت کے لکہا ہے) مزیدبران اسمین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا کہ جو مقدمہ بالآخر یکم مارچ کو اور بتاریخ بتجویز پیش کیا گیا وہ یہ تہا کہ للوسے ملزمان کو دئے گئے یہ رقم چندون سے مجتمع کی گئی تہی اور سب چندون کی بابت ثبوت دیا گیا تہا دہنگا ہری گواہ نے نسبت صحت تفصیل فہرست چندہ کے حلفاً اظہار دیا لیکن جب ایک شخص منجملہ چندہ دہندگان مظہرہ کے یعنی دیوا دہن سنگہ جسنے دہنگاہری کو وہ روپیہ کے دینے سے انکار کیا تہا دہنگاہری کے مقابل لایا گیا اوسوقت دہنگاہری نے اپنے بیان ادائے روپیہ سے انحراف کیا اس قسم کے انحراف سے صرف تہا اوسکی شہادت مین ضعف آگیا اور مقدمہ جانب مدعی مین ایک جزو اہم بلا توضیح باقی رہ گیا۔ اس قسم کا گواہ ایسا نہین ہے کہ جسکی شہادت بلا تائید پر عمل کرنا بے خطر ہو۔

مقدمہ صریحاً ایسا قوی نہین ہے جیسا کہ اوسکو سشن جج نے سمجہا ہے تمثیل ب دفعہ ۱۱۴ ایکٹ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی عدالت واقع برٹش انڈیا یہ قیاس کرسکتی ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے بجز اسکے کہ اوسکے بیانات کی تائید امور جزئی مین ہوتی ہو۔ مسٹر فلپس نے اپنی کتاب متعلقہ قانون شہادت (جلد ۱ صفحہ ۹۵) مین یہ تحریر کیا ہے کہ دستور درکار ہونے تائید شہادت شریک جرم اسقدر استوار قانونی ہو گیا ہے کہ اوس سے کسی خاص مقدمہ مین انحراف کرنا صحیح طور پر نامناسب سمجہا جائیگا ہماری یہ رائے ہے کہ نوعیت اوس شہادت کی جسپر منجانب مستغیث استدلال کیا گیا اس قسم کی نہ تہی کہ صاحب سشن جج کا انکار اوس اصول کے مقدمہ ہذا سے متعلق کرنے مین جو تمثیل ب۔ دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ شہادت مین بیان ہوا ہے صحیح سمجہا جائے ہم سزا و نیز ثبوت جرم اور احکام سزا نسبت ملزمان جھگن و ددارکا داس کے منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ نامبردگان رہا کئے جائین۔

جارڈین صاحب جج۔ میری بہی یہی رائے ہے۔

ہمکو ایڈوکیٹ جنرل نے جو سرکار کی طرف سے اور مسٹر برنیس اور مسٹر میکفرسن نے جو ملزمان کی جانب سے حاضر ہوئے مدد دی اور اسوجہ سے ہمکو بہت آسانی مباحثہ قانونی اور جانچنے شہادت مین ہوئی پس مجہکو اوس نتیجہ کے نکالنے مین جو مین اب بیان کرتا ہون اوس سے زیادہ تر اطمینان ہے جو اور طرح پر ہوتا۔ ۳۴۱

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جگن دیارام

ادن امور اہم مین سے جن پر اس مقدمہ مین مباحثہ کیا گیا ایک یہ ہے کہ یہ عدالت واقعات مجوزہ عدالت ہاے ماتحت مین کس حد تک دست اندازی کرسکتی ہے اس امر پر اسکاٹ صاحب جسٹس نے بمعاملہ درخواست فوجداری نمبر ۲۶۳ و ۲۶۵ ۱۸۸۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مگن لعل و موتی لعل (۱) بحث کی ہے اور بیلی صاحب جسٹس اور خود مین نے صرف مختصر ذکر کیا ہے کیونکہ اوسکی بابت محض خفیف گفتگو ہوئی تھی مقدمہ حال مین پورے طور پر اس بارہ مین بحث کی گئی ہے اور اب مین اپنی راے بیان کرتا ہون صریحاً اختیار از روے باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء دیا گیا ہے مین زیادہ تر حوالہ دفعات ۴۲۵ و ۴۳۸ و ۴۳۹ کا دیتا ہون اگر یہ دفعات دفعات ۲۹۴ لغایت ۲۹۷ مجموعہ مصدرہ ۱۸۷۲ء سے مقابل کی جائین تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب واضعان قانون نے ہائی کورٹ کو اختیار جانچنے صحت کارروائیات عدالت ہاے ماتحت کا اوسی طرح پر دیا کہ جیسا مطابق قانون و مناسب و باضابطہ ہونا چاہیے اور مین نے اس امر پر بھی خیال کیا کہ پرنسپ صاحب جسٹس نے نسبت دفعہ ۴۳۹ کے یہ راے ظاہر کی ہے کہ گو بموجب مجموعہ ۱۸۷۲ء کے ہائی کورٹ بطور عدالت نظرثانی صرف اوس صورت مین عمل کرسکتی تھی کہ جب کبھی یہ معلوم ہو تا کہ غلطی عظیم کسی کارروائی عدالتی مین واقع ہوئی اور اس عبارت کی یہ تعبیر کی گئی تھی کہ اوس سے اختیارات محدود کئے گئے ہین مگر اب عدالت حسب اقتضاے راے اپنے کے عمل کرسکتی ہے یہی راے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیخ صاحب بدرالدین (۲) عدالت ہذا نے قائم کی تھی اور اس نظیر کی پابندی بمقدمہ بھاؤ بنام موگجی (۳) کی گئی ہائی کورٹ مقام فورٹ ولیم نے وہی راے قائم کی نو مین کرشن مکرجی بنام رسک لعل (۴) اور بظاہر ہائی کورٹ الہ آباد کی یہی راے اون مقدمات مین بھی ہے جنمین مجرم بری کیا گیا ہو ملکہ معظمہ بنام بلونت (۵) نیز دیکھو مقدمہ ہیرولیا (۶) جو حسب مجموعہ ۱۸۷۲ء کے فیصل ہوا تھا ان مقدمات اور دیگر مقدمات سے یہ پایا جاتا ہے کہ اختیار نظرثانی کرنے تجاویز واقعات مجوزہ عدالت ہاے اپیل نیز عدالت ہاے ابتدائی کا حاصل ہے چنانچہ یہ بات الفاظ دفعہ ۴۳۹ سے بھی مستنبط ہوتی ہے میری دانست مین از روے قانون کوئی قید اس اختیار مین بجز اختیار تمیزی حکام کے نہین ہے اور

(۱) دیکھو صفحہ ماقبل ۱۱۵ - (۲) انڈین لاءرپورٹ سلسلہ مبیئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ - (۳) انڈین لاءرپورٹ سلسلہ مبیئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۷
(۴) انڈین لاءرپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۴ - (۵) انڈین لاءرپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۱
(۶) انڈین لاءرپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام بھگن دیارام ۹۳

جیسا کہ مین اب ثابت کرونگا حکام نے اس اختیار تمیزی کو از روے قواعد اس طور پر قائم کیا ہے کہ جس سے اوسکے استعمال پر عملاً قیود ہوگئی ہین —

مین احتیاطاً ایسی عبارت استعمال کرنا نہین چاہتا ہون کہ جس سے یہ مفہوم ہو کہ اہل معاملہ جو کوئی ایسی داد رسی عدالت ہذا سے چاہتا ہو جو وہ اپنے اختیار تمیزی سے عطا کر سکتی ہے اس امر سے ممنوع ہے کہ اپنا مقدمہ عدالت کے روبرو پیش کرے لیکن ہمنے اوس قاعدہ کی پیروی کی ہے جو کیمبال صاحب جسٹس نے مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۹۹ مین قرار دیا ہے یعنی یہ کہ ہمکو دست اندازی کرنے سے بر بناے غلطی تجویز متعلقہ واقعات کے بجز بر بناے نہایت خاص وجوہ کے انکار کرنا چاہئیے بمقدمہ نوبین کرشن مکرجی بنام رسک لال (۱) حکام نے یہ فرمایا ہم اس اختیار کو صرف اون صورتون مین استعمال کرتے ہین کہ جنمین ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہ لحاظ انصاف اوسکا استعمال ہونا چاہئیے جس حالت مین کہ کسی اہل معاملہ کو اختیار اپیل ہو اور وہ اوسکو استعمال نکرے تو اختیارات نظر ثانی جیسا کہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام الہ بخش (۲) مین بیان ہوا ہے بہ قلت استعمال کرنے چاہئین اور بجز نہایت خاص صورتون کے مطلقاً دربارہ امور واقعات کے استعمال نکرنے چاہئین اس عدالت مین زمانہ حال مین ہمنے اکثر تقلید عمل درآمد حکام کلکتہ کی جسکی رپورٹ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ریولا (۳) کی گئی ہے کی ہے اور درخواست ہاے نظر ثانی کو اون مقدمات مین نا منظور کیا ہے جنمین عدالت ماتحت کو اختیار ساوی نظر ثانی کا تھا بجز اسکے کہ کوئی خاص وجوہ ظاہر کی گئی ہون یا یہ کہ درخواست پیشتر عدالت ماتحت مین کی گئی ہو اس عملدرآمد کی تائید مین ہمنے ایک مرتبہ سے زیادہ ایک مقدمہ قدیم زمانہ چارلس فوتھ کا حوالہ دیا ہے جسمین عدالت کنگس بنچ نے حکمنامہ ہنیڈیمس کے عطا کرنے سے اس بنا پر انکار کیا تھا کہ ڈگری عدالت ماتحت سے بذریعہ اپیل ہو سکتی تھی اور وہ نہین کیا گیا اگرچہ عدالت کو اختیار نگرانی عام جملہ عدالت ہاے مذہبی و دنیاوی پر حاصل تھا تاکہ عدالت ہاے مذکور اندر اپنے اختیار کے عمل کرین لیکن اہالیان مقدمہ سے یہ کہا گیا کہ اونکو اس وجہ سے یہ نہ چاہئیے کہ اس عدالت مین اپیل کرین کیونکہ اگر وہ ایسا کرینگے تو معاملات جملہ کالجون اور جملہ عدالتون کے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴۷ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۸

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۰۸

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
جگن دیارام

یہان آجاینگے (دیکھو مقدمہ ڈاکٹر وڈ زنگٹن (۱)) گو عموماً ہمنے اہل معاملہ کو اجازت صیغہ نظرثانی مین تحریک کرنے کی اس عدالت مین دی ہے لیکن ہمنے ان اصول پر عمل کیا ہے اور بڑے دو تمام مقدمات مین دست اندازی کرنے سے انکار کیا بالالفاظ عموماً جن صورتون مین کہ واضعان قانون نے فیصلہ عدالت مرافعہ اولی یا اپیل کو نسبت واقعات کے قطعی قرار دینا چاہا ہو (ب) جس حالت مین کہ دادرسی مطلوبہ عدالت ماتحت سے جسکو اختیار مساوی نظرثانی کا ہو حاصل ہو سکتی ہو۔

یہ بات کہ آیا دیکھنے امور واقعات سے بہت خاص وجوہ دست اندازی کے بصیغہ نظرثانی پائے جاتے ہین یا آیا عدل گستری کے لئے یہ بات ضرور ہے ایسے امور ہین کہ جنکا فیصلہ بلحاظ حالات ہر مقدمہ کے ہونا چاہئے جیسا کہ ایڈوکیٹ جنرل ڈبیلم نے ظاہر کیا اور مسٹر برنسن اور مسٹر سیکفرسن نے تسلیم کیا کہ یہ بخوبی صحیح بیان طریق کارروائی اس عدالت کا جب وہ اپنے اختیار تمیزی پر عمل کرتی ہے ہوگا اگر ہم یہ کہین کہ ہم تجویز متعلقہ واقعات مین اوسی طرح دست اندازی نہین کرتے جسطرح کہ ہم رائے جوری مین حسب دفعہ ۳۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دست اندازی نہین کرتے یعنی جبکہ وہ صاف اور صریح طور پر غلط ثابت نہ کیجاسے (ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منی (۲)) اور نہ یہ کہ عدالت ماتحت نے اپنا اختیار تمیزی مطلقاً استعمال نہین کیا یا اسطرح پر استعمال کیا کہ وہ کلیتاً ناواجب ہے (مقدمہ جگت چندر (۳)) ایڈوکیٹ جنرل نے یہ بھی دلیل کی کہ اس صیغہ مین عدالت ہائی کورٹ بمشابہت مقدمہ ہم سٹر اوبیٹن ریلوے کمپنی بنام ربٹ (۴) عمل کریگی اوس مقدمہ مین لارڈ ہالسبری نے بصفحہ ۸۵ یہ فرمایا اگر معقول آدمی اوس رائے کو قائم کرسکتے ہون دینیہ کہ اوسکو قائم کرنا چاہئے جیسا کہ مقدمہ سالومن بنام ٹبن (۵) مین کیا گیا) جو رائے کہ قائم کی گئی ہے تو کسی عدالت کو اختیار دست اندازی کرنے کا فیصلہ واقعات مین جو از روے قانون سپرد جوریون کے ہے اور نہ صاحبان جج کے نہین ہے میری دانست مین ان مقدمات مین مرد بخشنے اون اصول مین جوتی ہے جنکے بموجب عدالتہا بالاتر اس امر پر لحاظ رکھتی ہین کہ واضعان قانون نے خاص خدمات عدالتہا ماتحت کے سپرد کی ہین اور عدالتہا موصوف کی بجا آوری خدمات مذکورہ مین اعانت کرنا ضرور ہے لیکن نسبت آراے جوریون کے بھی جنکی نسبت حسب دفعہ ۳۰۰ عمل کیا جاتا ہے زیادہ تر اختیار تمیزی صاحبان جج پر منحصر ہے مقدمات مندرجہ رپورٹ شدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض اوقات مختلف حکام ایک ہی ڈویژن بنچ کے نسبت اس امر کے مختلف الراے ہوتے ہین کہ آیا جوری کی رائے صاف اور صریحاً غلط ہے یا نہین اور مین اس امر پر لحاظ کرتا ہون کہ دفعہ ۴۳۹ مین واضعان قانون نے بوقت تحریر کرنے ہمارے اختیارات نظرثانی کے یہ الفاظ استعمال کئے ہین "جو ہائیکورٹ حسب اقتضاے اپنی رائے کے" یہ عبارت وسیع بلاشبہہ ہے دانستہ اور ساتھ اس علم کے

(۱) رپورٹ نیوٹن صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ بصفحہ ۳۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۹۷ بصفحہ ۵۰۰ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ — (۴) لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ — (۵) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۱۷۶

جیسا کہ مین اب بتا چکا ہون چونکہ ہر مقدمہ مین فرق ہوتا ہے لہذا اگر اختیار تمیزی عدالتی حکام مین قید لگائی جائیگی
کہ جیسا کہ سنہ ۱۸۲۸ء مین لگائی گئی تھی تو انصاف کا حاصل کرنا زیادہ تر مشکل ہوگا۔ ۱۹۰۵ سپریم کورٹ بنام ہنگن دیارام
ایک اور امر کی نسبت ہم ایڈوکیٹ جنرل نے ظاہر کرنے ہماری رائے کی استدعا کی ہے کہ وہ امر
اس مقدمہ مین مشکل پیدا ہوتا ہے میری مراد تائید بیان شریک جرم سے ہے اس مقدمہ مین بلاشبہ عدالتون کو
استعمال کرنا اپنے اختیار تمیزی عدالتی کا ضرور ہے اختیار تمیزی عدالتی کے استعمال مین عدالتون کو نہ صرف ۳۴۴
قوانین بلکہ قواعد و اصول قانون مثلاً اصول منطق یا شہادت یا مصلحت عام بھی یاد رکھنے چاہئیں
عدالت سے بخوبی اس تجویز کی نظر ثانی کرائی جاسکتی ہے کہ دو اور دو ملکر پانچ ہوتے ہین کسی قدر کم
درجہ تک (کیونکہ اس صورت مین معاملہ مادی ہے) بر طبق ملاحظہ مقدمات کے عدالت ہذا میری دانست
مین مہربانی سے سماعت ایسے اپیل معاملہ کی کریگی کہ جسکی نسبت ایسی تجویز ثبوت جرم کے بوجہ صرف شہادت
شریک جرم بدون منضم ہونے مبنی ہو اور اوس عدالت نے جسنے جرم ثابت قرار دیا کوئی وجوہ اعتبار کرنیکے شہادت
مذکور پر نہ بیان کئے ہون اور نہ مقدمہ کے دیکھنے سے پائے جاتے ہون۔ ایک قاعدہ ضابطہ کو جو اتنے
عرصہ سے قائم ہے اور جسکی رو سے بطور عام قاعدہ کے یہ قرین احتیاط سمجھا گیا ہے کہ شہادت شریک جرم
کی تائید طلب کرنا ضروری ہے بلا خطرہ عوام الناس کے صاحبان مجسٹریٹ اور سشن جج محض اسوجہ
سے نظر انداز نہین کر سکتے کہ دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت ہند مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ تجویز ثبوت جرم محض
اسوجہ سے خلاف قانون نہین ہوتی کہ وہ کسی شریک جرم کی شہادت بلا تائید پر مبنی ہے جیسا کہ بیلی صاحب جسٹس
نے بمقدمہ ہنگن لعل ظاہر کیا ہے عدالتون کو لازم ہے کہ اوس تجربہ زمانہ کثیر پر عمل کرین جو طریقے بدمعاشون
کی بابت حاصل ہوا ہے اور دفعہ ۱۱۴ تمثیل ب ایکٹ مذکور مین داخل کیا گیا ہے یعنی یہ کہ عدالت کو
یہ قیاس کرنا جائز ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے تاوقتیکہ اوسکی شہادت کی تائید جزئیات اہم مین
نہوتی ہو قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۱۴ و قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۳۳۔ ایک ہی معاملہ کے جزو ہین اور دونون اکثر
بڑی تجاویز مین پائے جاتے ہین جنکا ذکر ہماری تجاویز مقدمہ مذکور مین ہے اور ان دفعات مین سے کوئی
دفعہ بوقت استعمال اختیار تمیزی عدالتی کے نظر انداز نہونی چاہئے لیکن تمثیل ب قاعدہ عام ہے
اور جب اوس سے تجاوز کیا جاوے تب عدالت کو یہ ظاہر کرنا چاہئے خواہ یہ ظاہر ہونا چاہئے کہ ایسے
حالات ہین کہ مقدمہ مین خاص طور پر عمل کرنا جائز ہے مین نے بمقدمہ ہنگن لال (دیکھو صفحہ ما قبل
۱۳۸) یہ کہا تھا "دو اعلی حکام نے جو اب شریک جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل ہین یہ تجویز کی ہے
کہ اوس قاعدہ مستمرہ انگلستان سے جسکی رو سے طلب کرنا شہادت تائیدی کا ضرور ہے ہندوستان

سنہ ۱۸۹ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جیکسن و ایامر ۳۴۲

مین تجاوز کرنا بلاشبہ خالی از خطر نہین ہے یہ الفاظ کوچ صاحب چیف جسٹس کے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام امام (۱) مین اور بروے فیصلہ سر بارنس پیکاک صاحب مصدرہ مقدمہ الٰہی بخش (۲) مین برابر ملتے ہین عدالت کے لئے یہ کافی نہین ہے کہ قاعدہ بطور ضابطہ اور محض بغرض سے کہ اوس سے درگذر کیا جاے بیان کرے عدالتون کو لازم ہے کہ اوسپر عمل کرین بیان اوس مقدمہ مین جو ہوا ہے بروے مجسٹریٹ نے جسنے تجویز ثبوت جرم کی اور سشن جج نے بصیغہ اپیل اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ جو شخص کہ کسی عہدہ دار سرکاری کو رشوت دیتا ہے وہ مجرم ہے اور قابل سزا ہے اور اسوجہ سے وہ ایک شریک جرم ہے اور یہ کہ بوقت موازنہ وقعت شہادت اس شریک جرم کے حکام موصوف کے ذہن مین وہ امر تہا جسکو سر بارنس پیکاک صاحب نے اس قاعدہ کا بڑا خطرہ بچانے والا قرار دیا ہے پس یہ مقدمہ بعض مقدمات رشوت ستانی مقام احمدآباد سے جنکی نظرثانی ہمنے ماہ ستمبر گذشتہ مین کی فرق رکھتا ہے اون مقدمات مین مجسٹریٹ نے یہ فرض کیا تہا کہ رشوت دینوالا مستوجب سزا نہین ہے بلکہ بربناے اصول ضرورت محفوظ ہے اور بدینوجہ جیسا کہ ہمارے روبرو منجانب سرکار گفتگو کی گئی تہی شریک جرم نہین ہے جیسے اب استدعاے منسوخی تجاویز ثبوت جرم بوجہ کسی غلطی قانونی یا ضابطہ کے نہین کی گئی ہے کونسل ذیعلم نے استدعا دست اندازی بربناے اوس قسم کی خاص غلطی اندازہ وقعت شہادت کے کی ہے کہ جیسی بناے دست اندازی مقدمہ ملکہ معظمہ بنام شیخ صاحب بدرالدین (۳) مین تہی اور وہ غلطی بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مرلی (۴) غلطی اہم قرار پائی تہی چونکہ ہمسے درخواست عمل مین لانے اپنے اختیار کی کی گئی ہے لہذا ہمپر لازم ہے کہ اس امر پر غور کرین کہ آیا سائل کے کونسل نے وجوہ خاص استعمال اختیار مذکور کرنے کے ظاہر کئے ہین یا نہین اور اسلئے ہمکو ضرور ہے کہ شہادت کی جانچ کرین۔

(اس مقام پر حاکم ممدوح نے شہادت پر نظر ڈالی اور فرمایا)

میری دانست مین مجسٹریٹ نے بہت ہی آسانی سے ناگر اور گوبند کی شہادت تائیدی کی نسبت اطمینان کر لیا یہ دونون گواہ نہایت ناقابل اعتبار پائے گئے میری دانست مین خود شہادت سے عیان ہے کہ سشن جج کا یہ تصور غلط ہے کہ کوئی سازش باہم اون اشخاص کے نہ تہی جنہون نے اپنا رشوت کا دینا بیان کیا ہے چونکہ اب یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بوجہ طریق عمل معاملت دار

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۵ مقدمات فوجداری

(۲) بنگال لا رپورٹ (اجلاس کامل) جلد ہشتم صفحہ ۴۵۹ - ویکلی رپورٹر مقدمات فوجداری جلد ۵ صفحہ ۸۰

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۹ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۳۶

سنہ ۱۸۹۰ع

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام چھگن دیارام

اصل سنفیث کے شہادت اہم پیش نہین کی گئی اسلئے میری دانست مین واقعات ایسے خاص قسم کے ہین کہ ہمکو بہ نظر عدالت گستری تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کو منسوخ کرنا چاہئے ۔

مین اوس شہادت کا ذکر کر چکا ہون کہ جسپر خاصکر تجاویز ثبوت جرم مبنی ہین اب مین بعض اون امور پر توجہ کرتا ہون جنکی نسبت بحث کی گئی اور جنسے امور قانونی پیدا ہوتے ہین ایڈوکیٹ جنرل ذیلیم نے ہمسے یہ درخواست کی کہ اس مقدمہ پر اجلاس کامل مین غور کیا جاوے تاکہ تعین اس امر کا ہوجاوے کہ کس حد تک قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت ہند متعلق کیا جاوے یہ گذارش کی گئی ہے کہ بعض الفاظ موقوعہ تجویز ہمارے بجلیس بیلی صاحب بصدور مقدمہ مگن لال (۱) سے شبہ نسبت اوس راے کے پیدا ہوگئے ہے جو اس عدالت نے مقدمات رپورٹ شدہ مین قائم کی تھی لیکن ہماری راے خلاف اسکے ہے بسٹ صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ رچرڈسن بنام مباشر (۲) یہ راے ظاہر کی کہ الفاظ . ہر ایک حاکم عدالت کے معنی بلحاظ اوس مقدمہ کے سمجھنے چاہئین کہ جو اوسنے فیصل کیا ہو ورنہ قانون مین نہایت پیچیدگی پیدا ہوجائیگی" ایڈوکیٹ جنرل نے یہ تحریک حسب ہدایت گورنمنٹ بمبئی کے کی تھی جو یہ باور کرتی تھی کہ تجویز مابہ البحث سے مجسٹریٹون کو غلطی ہوئی لیکن ہماری دانست مین یہ بات مطلقاً ثابت نہین کی گئی چونکہ مین ایک حاکم منجملہ اون حکام کے تہا جنہون نے اوس مقدمہ کو فیصل کیا تہا لہذا مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کچہہ بہی بحث نسبت قانون متعلقہ شہادت شریک جرم کے روبرو اسکاٹ صاحب جسٹس اور میرے نہین ہوئی تہی گو اسکاٹ صاحب جسٹس نے اپنی تجویز مین نسبت اس امر کے اپنی راے لکہی ہے اصل امر جسکی نسبت بحث کی گئی تہی یہ تہا کہ آیا وہ شخص جو کسی عہدہ دار کو رشوت دے مستوجب سزا اور شریک جرم ہے یا نہین یہ بات تجویز بیلی صاحب جسٹس اور میری تجویز سے عیان ہے ایک مجسٹریٹ احمد آباد نے خلاف اسکے غلطی سے تجویز کی تہی اور بطور سند بعض الفاظ موقوعہ منٹ سر آر ویسٹ صاحب بمقدمہ کرافرڈ کا جو گورنمنٹ بمبئی سے منظور ہوا تہا حوالہ دیا تہا مسٹر ڈین کونسل ملزم نے بحوالہ بہت سے مقدمات نہایت مستند کے یہ بحث کی تہی کہ مسئلہ ضرورت قانونی سے رشوت دینے والے کی براءت نہین ہوتی ہے اور ہمارے فیصلہ سے یہ راے بحال رکہی گئی جسکی نسبت ہمنے یہ کہا کہ اوسمین کبہی شبہہ نہ تہا نہ بیلی صاحب سے مین ہوا تہا جو کچہہ کہ مجہکو خیال کل مقدمات رشوت کے ملاحظہ سے جو ہمارے روبرو تہے پیدا ہوا تہا یہ تہا کہ اوس فیصلہ سے ایک بڑی دقت جو رشوت ستانی کے انسداد مین ہوتی ہے رفع ہوجاویگی میری مراد اوس آسانی بجاے

(۱) دیکہو صفحہ ماسبق ۱۴۰ ۔ (۲) رپورٹ علیم صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ ۔

۱۸۹۰ع ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام چھگن دیارام

جسکے ساتھ رشوت دینے والا شخص سیکھنا اور نہ بدمعاش تصور کیا جاتا ہے اور بہت آسانی سے اوسکے
بیان پر بلا تائید اوس صورت مین بھی استدلال کیا جاتا ہے جبکہ اوسکی تصدیق بذریعہ جعلسازی اور جھوٹی
شہادت کے کی گئی ہو نسبت قاعدہ قانونی اور قاعدہ ضابطہ متعلقہ شرکاے جرم کے اکثر تجویز ہوئی ہے
اور اونکی بابت جملہ کتب قانونی مین مفصل اسے ظاہر کی گئی ہے پس ہماری دانست مین کوئی وجہ
اسکی نہ تھی کہ کیون ہم اجلاس کامل سے اوس قاعدہ کو قرار دین جو بہت عرصہ سے جاری ہے اور جب بوقت
۳۴۷ آغاز مباحثہ کے ہمکو یہ دریافت ہوا کہ اس بارہ مین کچھ نزاع نہین ہے ہمنے یہ راے قائم کی کہ اس مقدمہ
کی سماعت روبرو ڈویژن بنچ کے کیجاے جس وقت کہ ہمنے اس درخواست غیر معمولی کو نامنظور کیا اوسوقت
بلاشبہ ہمنے گورنمنٹ کی اس فکر کو پسند کیا کہ چونکہ یہ مقدمات جو کسی قدر دشوار ہین اکثر پیش آتے ہین مجسٹریٹان
کو ہدایت مناسب اوسی قدر ملنی چاہئے اور چونکہ اصل بحث ہر مقدمہ مین زیادہ تر یہ نہین ہوتی کہ کیا قاعدہ
ہے بلکہ یہ ہوتی ہے کہ کس طرح پر وہ متعلق کیا جاے لہذا ہمین سلئے اس مقدمہ مین جیسا کہ اسی قسم کے
دیگر مقدمات مین ملحوظ رہا ہے یہ احتیاط کی کہ شہادت کی پورے طور پر فکر کے ساتھ جانچ کرین
تاکہ عدالت ہاے ماتحت کو یہ معلوم ہو کہ کس طرح پر عدالت ہذا نسبت شہادت کے عمل ہونا چاہئے
ہے چونکہ مین ایک اون حکام مین سے تہا جنہون نے مقدمہ مگن لال (۱) کو فیصل کیا تہا لہذا مینے
اس ایماے ایڈوکیٹ جنرل ذیعلم کو قبول کیا کہ توضیح اس امر کی کیجاے کہ ہمنے واقعی اوس مقدمہ
مین کیا فیصلہ کیا تہا اور کیا خیال ہمارے ذہن مین نسبت حد اوس قاعدہ کے تہا جو بابت
شہادت تائیدی کے ہے مقدمہ حال مین دیگر امور بڑے اہم پیدا ہوئے ہین مثلاً معاملت دار
کا اشتہارات جاری کرنا جنکو بدالست ہر دو عدالت ہاے ماتحت رعایا بمنزلہ براوت مجرمان کے
تصور کریگی اس امر کی نسبت مجھکو کوئی مقدمات کتب مین جنکین سٹیٹ ٹرائلس بھی شامل ہین نہین ملے
اور اسوجہ سے مجبوراً مجھکو اظہار راے حکام اور اون اصول پر جو واضعان قانون نے اختیار کئے ہین
بتائید اپنی راے کے جو مینے بعد غور کرنیکے دلائل کونسل ذیعلم پر قائم کی ہے استدلال کرنا لازم آیا مجھکو کوئی مقدمہ
ایسا نہین ملا جسمین انگلستان یا ہندوستان مین کسی مجسٹریٹ نے ایسے اشتہارات جیسے کہ اس مسل مین
شامل ہین جاری کئے ہون - مین اب وہ راے جو مینے نسبت اس امر اور دیگر امور کے قائم کی ہے
جنکی نسبت کونسل ملزمان نے اعتراض خلاف قانون اور مضر عدل گستری ہونے کا کیا ہے ظاہر کرتا ہون
مین باتفاق راے ایڈوکیٹ جنرل کے یہ تصور کرتا ہون کہ اس مقدمہ مین ضرورت اظہار راے عدالت عالیہ
کی ہے جس سے آیندہ مجسٹریٹون کو ہدایت بخصوصاً نسبت اون امور کے جنکی بابت اون نظائر مین

۱۸۵۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جگن وبارام

جو حاکمان موصوف کو مل سکتی ہین بہت کم ہدایات پائی جاتی ہین۔
معاملت داران کو بہت اختیار اوردبا و مفصلات مین ہے جہان اونکو اختیارات دیوانی و فوجداری حاصل ہین اور اونکو بہ نسبت عوام الناس کے زیادہ تر احتیاط رکھنی چاہئے کہ لوگون سے ایسے بیانات نکرائین جنکی بابت اونکو اختیار تحقیقات کرنے کا نہین ہے ایڈوکیٹ جنرل یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اس عہدہ دار کو کچھ اختیار سماعت اس مقدمہ مین بموجب کسی قانون مال یا حسب دفعہ ۱۹۱ ضمن (ج) مجموعہ ضابطہ
۲۴۰ فوجداری کے تھا پس وہکی کارروائی حسب دفعہ ۵۳ کالعدم ہے ظاہر اوسکو کوئی اختیار حلف دینے کا نہ تھا اگر کوئی شخص حلفا جواب دینے پر مجبور کیا جاے جبکہ وسکو حسب قانون مجبور کرنا نہ چاہئے تو یہ ظلم ہے" (دیکھو مقدمہ حلف باعتبار عہدہ (۱)) اجراے اشتہارات اگر وہ مطلقاً جاری کئے جانے تو زیادہ تر احتیاط سے جاری ہونے چاہئین تھے رشوت دینیوالون کے ساتھہ یہ وعدہ کرنا کہ اگر وہ مخبری کرینگے تو اوسکا روپیہ اونکو واپس ملیگا ایک امر ناقابل تعمیل اور خلاف مصلحت عام تھا دمقدمہ ملیکفرڈ بنام پرسٹن (۲)) قانون پر اسطرح عمل کیا جانا کہ شرکاے جرم کو کسی بیچ بات کی تاویل کرنیکی جہانتک ممکن ہو کم ترغیب ہو دیکھو تجویز بلیکبرن صاحب جسٹس مقدمہ ڈلسر بنام ملکہ معظمہ (۳)) یہ صلاح کر اندیشہ نکرنا چاہئے یا تو کوئی حاکم بالادست دے یا ایسا عہدہ دار کہ جسکو اختیار سماعت مقدمہ حاصل ہو اگر اشتہارات جیسا کہ عدالتہا ماتحت تصور کرتی ہین ایسے ہین کہ اونکی تعبیر رشوت دینوالے بطور معافی کے کرسکتے تہے تو زیادہ تر احتیاط اس امر کی ضرور تھی کہ وعدہ خلافی سرکار کی جانب سے نہو سواے واضعان قانون کے کوئی مجاز اسکا نہین ہے کہ معمولی استعمال قانون تعزیری اور تاوانات کا بزمانہ امن جبکہ عدالتین کہلی ہون کرے اور معمولی نفاذ قانون متعلق جرائم یا نا قابلیت کو معطل کرے یہ امر سات شب کی نسبت تجویز لارڈ ہیل آف رائٹ سے طے ہوچکا دیکھو کتاب دوم مسابقہ متعلقہ کرکٹ شو کونسل لائسنس ہوم ہین کی سہ گونہ قابلیت قطعی قائم کیگئی ہے اور بعض قوانین کی رو سے حکام بالادست کو یہ اختیار دیا ہے کہ مجسٹریٹون اور دیگر عہدہداران مجرم بداعمالی کو موقوف کرین اور علاوہ اسکے استحقاق شاہی بہی ہے اس امر کی نسبت ایک صورت مین بزمانہ حال توجہ واضعان قانون کی مائل ہوئی جب گورنمنٹ بمبئی نے گواہون سے جو بعض مقدمات بدعمالی مین گواہ تہے یہ وعدہ کیا کہ کوئی شخص جو گواہی دیگا اوسپر نالش نکیجائیگی اور جس صورت مین کہ روپیہ واسطے ترقی پانے یا نہونے تبادلہ کے دیا گیا ہو کوئی سزا یا نقصان باعتبار عہدہ یا صیغہ نہ دیجائیگی یا نہ پہونچیگا (دیکھو بلوبک پارلیمنٹ صفحہ ۱۰۵ و مراسلات متعلقہ مقدمہ مسٹر کرافرڈ صفحہ ۲۵ وکارروائی لیجس لیٹو کونسل گورنر جنرل مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۵۰ء) یہ ضرور ہوا کہ واضعان قانون کی اجازت واسطے حفاظت گواہان کے حاصل کیجاے تاکہ اونکے بیانات بطور شہادت خلاف اونکے استعمال نکئے جاوین اور اسوجہ سے

(۱) رپورٹ کوک صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۷ (۲) کرمنل رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۹

(۳) لا رپورٹ کوئنس بینچ جلد ۱ صفحہ ۳۱۲

[illegible] ۶۹ بنام جیکسن [illegible]

ایکٹ برارت معاملت دوران ۱۸۹۵ء جاری کرنا پڑا چنانچہ یہ بات تحریرات بعض لیفٹننٹ گورنر جنرل سے واضح ہوتی ہے مزید بران عام الفاظ اوس برارت سے گواہان اثر اسٹیٹوٹ ۱۸۹۵ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۶ اسے جو ہندوستان سے بذریعہ اسٹیٹوٹ ۱۸۴۹ جلوس جارج سوم باب ۶ متعلق کیا گیا جسکی روسے خریدار عہدہ عدالتی یا کسی عہدہ اعتمادی کا اوس عہدہ پر برقرار رہنے کے لائق نہین ہے محفوظ نہین ہوے دیکھو مقدمہ گنیش سیٹھہ (۱) واضعان قانون نے جلیسا کا اونکی کارروائی سے ظاہر ہے ان گواہون کو اس ناقابلیت سے سبکدوش نہین کیا۔ بیرن مارٹن صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ امر اہم ہے کہ توجہ جملہ اشخاص کی ان ایکٹ ہاے پارلیمنٹ کی جانب مائل کیجاے دیکھو بنام راٹن (۲) اور ہماری دانست مین ہماری تجاویز بصدور مقدمہ نگن لال پر بھی توجہ مائل ہونی چاہئے جسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو شخص کہ رشوت کسی عہدہ دار سرکاری کو دیتا ہے وہ مستوجب سزا حسب مجموعہ تعزیرات ہند ہے اور ازروے اصول قانونی ضرورت کے وہ معذور نہین ہے۔ ان نتائج کے جاننے سے اکثر وہی آدمیون کو جرم کے ارتکاب کا اوس سے کم حوصلہ ہوگا کہ جلیسا رشوت دہندگان کو اکثر مقدمات احمدآباد مین ہوا تھا کاکبرن صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ ونسر بنام ملکہ معظمہ (۳) جو کچھ فرمایا وہ جملہ صیغون ملازمت سرکار سے متعلق ہوسکتا ہے "ہمارے قواعد ایسے مرتب ہونے چاہئین کہ جنسے صدل گستری مین امکان بداعمالی نرہے" مزید بران ہمکو اون ذریعون پر اعتبار کرنا چاہئے جو بداعمالی اور بے ایمانی کی سزا دینے کے لئے ہین "ان ذریعون مین سب سے قوی ذریعہ اون اشخاص پر استغاثہ کرنیکا ہے جو رشوت دینے مین سازش کرتے ہین یا مجبور رشوت دیتے ہین۔ اشتہارات برارت مین یہ تاثیر کا آمد قانون تعزیری کی نظرانداز ہوئی ہے اور اونسے کسیقدر ترغیب لگانے الزامات کی محرران قسم واپیمایش مال پر ہوئی اور مسٹر نیس صریحًا ایک فقرہ مندرجہ حالات تجویزنند کمار مصنفہ میکالے صاحب کو یاد کرکے ایسی عام برارت کے دینے کے وعدہ کو اس بنا پر ناپسند کرتے ہین کہ جو طرفداری اوسکی وجہ سے ایک عہدہ دار ذی اختیار کی پائی جاتی ہے اوس سے ترغیب بنانے جھوٹے الزامون اور جھوٹی شہادت کی ہوتی ہے جس سے کوئی شخص گو اوسکا مرتبہ کیسا ہی بڑا ہو یا کیسا ہی نیک نام ہو کسی ملک مشرقی مین محفوظ نہین ہوسکتا۔ میکالے صاحب کے الفاظ یہ ہین۔ جب کسی عہدہ دار کا ایسا ہو تو استغاثہ کے لئے ہم ۲ گھنٹہ کے اندر شدید الزامات مہیا ہوسکتے ہین جنکی تائید ازروے ایسے اظہارات مکمل اور مفصل کے کی جاوے گی کہ کوئی شخص جو باشندگان ایشیا کی دروغ گوئی کا عادی نہو اونکو ثبوت قطعی سمجھیگا میری دانست مین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۰ (۲) رپورٹ اسپیکر جلد ۱ صفحہ ۱۴۶

(۳) لا رپورٹ کوئنس بینچ جلد ۱ صفحہ ۳۱۰

سنہ ۱۸۹۰ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام پھگن دیارام

شہادت سے ان بیانات مسٹر بنس کی وجہ معقول پائی جاتی ہے علاوہ اسکے از روے قانون ایسے عام اور ایسے غیر معین وعدے جو گواہون سے اسلئے کئے جاوین کہ اونکو خیال جوابدہی باقی نرہے ناپسندیدہ ہین دیکھو مقدمہ شاہ بنام ٹڈ (۱) و شرح ہیلول صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہنومنت (۲) جو خطر عظیم اس قسم کے وعدون کے کرنے مین ہے اوسکی تشریح مسٹر فلپ نے بمقدمہ قتل عدالتی لارڈ استافورڈ کے کی ہے از خود تسلیم کرنا جرم کا (مفت مین نہین) بغرض قائم کرنے ایک جھوٹے الزام کے کسی دوسرے شخص پر گونانہ حال مین سننے مین نہین آیا۔ ہماری زمانہ قدیم کی تواریخ ایسی مثالون سے خالی نہین ہے۔ اور ملک روم کے مخبران مین اس قسم کے دستور کا ہونا بخوبی معلوم ہے۔ ڈگڈیل کو یہ بخوبی معلوم تہا کہ اوسکو کچہ اندیشہ نہین ہے اور اوسکو اچھی طرح سے انعام ملیگا جو کچہ کہ وہ چاہے اپنے حلاف کئے لیکن شرط یہ کہ وہ قیدی کے خلاف بیان کافی کردے دیکھو کتاب اسٹیٹ ٹرائلس فلپ صاحب جلد ا صفحہ ۴۷۶۔ بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری کے معافی عدالتی صرف خاص صورتون مین عہدہ داران مرتبہ اعلی پر نسبت اس معاملت کے دیکتے ہین معافی صرف اس شرط پر دیجاتی ہے کہ پورا اور صحیح حال بیان کرے۔ اور نسبت اس امر کے عدالت راے قائم کرتی ہے یہ بہت ممکن ہے کہ ان مقدمات مین سے بعض مین مجسٹریٹ کو پریشانی بوجہ وقت دریافت کرنے صحیح حال کے ہوئی ہو اور شہادت عام رشوت ستانی کی ہو۔ اور حالات مشابہ اوسکے ہون جو انگلستان مین رشوتی برائین ہوتے ہین۔ مگر اس قت سے یہ لازم نہین آتا۔ کہ کسی قانون شہادت کی تاویل کیجاے اور نہ یہ کہ وعدہ معافی بلا اون قیود کے کیا جاے جنکا قائم کرنا واضعان قانون نے مناسب سمجھا اغراض نیک نیتی کے از روے خلاف ورزی قانون حاصل نکرنے چاہئیں دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہلکن (۳) کارروائی انگلستان مین برطبق تجویز درخواست ہاے الکشن یعنی انتخاب دربارہ ظاہر کرنے صحیح حالات کے یکسان ہیں گواہ کہ جو خود اپنی کارروائی بداعمالی کا اظہار کرتا ہے معافی نہین پاسکتا بجز اسکے کہ وہ کمشنران کا جنہون نے شہادت لی اطمینان کردے کہ اوسنے جواب ایمانداری سے دیا اور صرف اوسی صورت مین اوسکو سارٹیفکٹ دیاجاتا ہے اور صرف کمشنران اوسکی نسبت راے قائم کرتے ہین مزید بران سارٹیفکٹ برائت سے گواہ اوس ناقابلیت سے بری نہین ہوجاتے جو بوجہ بداعمالی اونپر عائد ہوتی ہے اصول رد و بیوشن ۱۸۹۵ع کے بہت احتیاط کے ساتھ سب سے حال کے ایکٹ پارلمینٹ ۳۵۱

(۱) رپورٹ کوپر صاحب جلد ا صفحہ ۳۳۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ا صفحہ ۶۱۸

(۳) رپورٹ کریس بنچ جلد ۳ صفحہ ۴۶

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
چھگن ویارام

مین جو اس بارہ مین ہے یعنی کارپٹ پریکٹسز ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ء مین درج کئے گئے مین دفعہ ۳۸
ضمن ۲ جب فی الجملہ سے بخش حالت مین کہ نسبت کسی شخص کے جو جسٹس آف دی پیس ہے کسی عدالت
الکشن یا کمشنران الکشن کی جانب سے یہ رپورٹ کیجاے کہ وہ مجرم کسی عملدرآمد بداعمالی کا دربارہ
الکشن ہوا اما اس سے کہ اوسنے سارٹیفکٹ برات حاصل کیا یا نہین ڈائرکٹر پبلک پراسیکیوشن
پر یہ فرض ہوگا کہ اوسکی نسبت رپورٹ لارڈ ہائی چانسلر برطانیہ اعظم کو مع ایسی شہادت کے کرے
جو بابت بداعمالی مذکور کے دیگئی ہوا ور جس حالت مین کہ ایسا شخص کا کم جسٹس آف دی پیس کا بوجہ
ہونے یا رہنے بیرسٹر کسی بار کے کرتا ہو تو لارڈ ہائی چانسلر کو وہی اختیار موقوف کرنے اوس شخص کا
عہدہ جسٹس آف دی پیس سے ہوگا جو کہ اوس حالت مین ہوتا کہ وہ کمیشن پیس مین داخل ہوتا
اسی قسم کے احکام نسبت بیرسٹران وسالیسٹران ودیگر اہالی اس پیشہ کے ہین۔
اس امر پر بھی ہمنے لحاظ کیا ہے کہ اشتہارات برات مین جو اس مقدمہ مین شامل مسل ہین کوئی
شرائط مثل شرط سچ بولنے یا برخاستگی عہدہ یا اوسکے مستوجب ہونے کی نہین ہین اور یہ ایسے معاملات
ہین جو کل وطن دارون سے جن سے ایکٹ عہدہ ہاے موروثی بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۴ء حصہ ۹ متعلق ہے
اور پٹیلون سے جنکو اختیارات عدالتی حاصل ہین اور تلاٹیون سے جنکو خدمات معتمدی سپرد ہین
ہمیشہ اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر عہدہ داران متعلق معاملت داران کے برات ازروے اشتہارات
کے عطا کر سکینگے تو قیود قانونی اور وہ قیود جو مصلحت کی رو سے ضروری ہین فراموش ہو جاوینگی
اور غلطی سے سرکار پر ایفاء ان وعدون کا لازم آجائیگا جو خلاف قانون ہین یہ اشتہارات
کلیتاً خود معاملت دار نے بلا اسکے کہ عہدہ داران قانونی سے صلاح لے جاری کئے یہ صورت
بالکل اوس کارروائی مجسٹریٹ یا رعیت خیرخواہ سے جو بغرض رفع کرنے کسی بلوہ خطرناک
یا جماعت شورانگیز کے کیجاتی ہے بالکل مختلف ہے بخوبی موقع حاصل کرنے ہدایات کا حکام بالا دست
سے حاصل تھا معاملت دار ایک عہدہ دار ماتحت ہے اور جیسا کہ اس صورت مین واقع ہوا اوسکو کچھ
اختیار کرنے تحقیقات کا مطلق نہ تھا باوجود اسکے اوسنے اشتہارات ہر جانب راست وچپ
جاری کردئے ۔ ودیگری یہ راے ہے کہ اگر وہ ہنوز گاؤن کی چوپالون مین لگے ہون تو گورنمنٹ
کو مناسب ہے کہ اونکی منسوخی کا حکم دے ممکن ہے کہ معاملت دار نے یہ خیال کیا ہو کہ جو
۳۶۲ حفاظت کہ رشوت دہندگان کی بحیثیت گواہان دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت ہند سے کہ قانون
مروجہ ہے ہوتی ہے بخوبی کافی نہین ہے اور یہ کہ کوئی خاص طریقہ مثل اوسکے کہ جو کارپٹ پریکٹسز

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
چمگن وبارام

ایکٹ انگلستان سے زیادہ تر مشابہ ہو بلا اون قیود کے جو اوسمین مصلحتاً رکھی گئی ہین زیادہ تر لگو ہوگا لیکن ہرگز قانون کی تعبیر خلاف عوام الناس کے نہین کی جاتی ایسا کرنا داخل تعدی ہے نہ قانون مین کسی کی رعایت نہین ہوسکتی احکام انگلستان دربارہ سارٹیفکٹ برارت خاص وجوہ مندرجہ قانون مذکور پر مبنی ہین جنکی تشریح بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہول (۱) لارڈ جسٹس بریٹ نے کی ہے بغرض انسداد نا واجبیت عمل گستری موافق قانون موجودہ کے ہونی چاہیئے گو وہ کیسا ہی صحیح اختیار تمیزی یہ نہین ہے کہ وہ بات کی جاسے جو مطابق انصاف ہو بلکہ وہ جو قانوناً داخل انصاف ہو کہ اس بات پر کوک صاحب نے استدلال کیا ہے۔ اس عدالت کا یہ کام ہے کہ مجسٹریٹون کو ٹھیک اندر حدود اونکے فرائض منصبی کے رکھین بادشاہ بنام مینے (۲) اور اونکے لیے یہ دشوار ہے کہ ٹھیک طریق ان مقدمات رشوت مین سمجھلین۔ مقدمہ گنیش سیٹھہ (۳) مین ہمکو ایسے مجسٹریٹون سے کام پڑا تھا جنہون نے غلطی سے استغاثہ رشوت ستانی کی تحقیقات کرنے سے انکار کیا تھا مقدمہ حال مین ہماری تحریرات ایک ایسے عہدہ دار سے متعلق ہین جسنے سرگرمی ناواجب کی ہے اور بلا کسی استغاثہ کے خلاف اختیار عمل کیا ہے جو رائے کہ مجسٹریٹ مجوزنے نسبت شہادت سازشی وار کے ظاہر کی ہے وہ میری دانست مین ایسی ہے کہ اوسپر توجہ گورنمنٹ کی ضروری ہے لیکن چونکہ تحقیقات کامل نسبت اوس عہدہ دار کے طریق عمل کے نہین ہوئی ہے لہذا مین اس سے زیادہ اظہار رائے کرنے سے اجتناب کرتا ہون۔

تجاویز ثبوت جرم منسوخ ہوئین

---

(۱) لا رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱، صفحہ ۵۸۳

(۲) رپورٹ کارنگٹن وپین صاحبان جلد ۲، صفحہ ۲۷۰

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۰

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و کنیڈی صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند   بنام   ماناجی*

۴
۱۸۸۸ء
۲۹ - نومبر
صفحہ انڈین لا رپورٹس
۳۸۱

ایکٹ متعلق تادیب گاہ (۵ سنہ ۱۸۷۶ء) دفعہ ۸ مجسٹریٹ کا کام بموجب دفعہ مذکور نسبت تحقیق کرنے عمر قیدی کے - کارروائی بموجب دفعہ مذکور کارروائی عدالتی ہے - اختیار ہائیکورٹ نسبت نگرانی کارروائی مذکور - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴ و ۴۳۵ - کارروائی عدالتی -

مجسٹریٹ جبکہ بموجب دفعہ ۸ - ایکٹ متعلق تادیب گاہ (۵ سنہ ۱۸۷۶ء) (۱) عمل کرتا ہو پابند اس امر کا ہے کہ عمر قیدی کی تحقیق کرے اور مطابق اوس تجویز کے تادیب گاہ میں مقید رہنے کی ہدایت بموجب قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ مذکور کے کرے - مجسٹریٹ کا صرف یہ تجویز کرنا کہ قیدی کی عمر ایک خاص عمر سے کم ہے کافی نہیں ہے بموجب دفعہ ۸ ایکٹ مذکور مجسٹریٹ قیدی کی عمر کی نسبت شہادت لے سکتا ہے اور چونکہ کارروائی مجسٹریٹ میں تعمیل حکم بہ استعمال اختیار عدالتی داخل ہے لہذا ایسی کارروائی مرحسب معنی دفعات ۴ و ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ایک کارروائی عدالتی ہے اسلئے ہائیکورٹ مجاز ہے کہ اپنے اختیار نظر ثانی کو ایسی صورتوں میں استعمال کرے -

نظر ثانی حکم صادرہ ایم سی گب صاحب مجسٹریٹ درجہ اول پونا بموجب دفعہ ۸ ایکٹ متعلق تادیب گاہ (۵ سنہ ۱۸۷۶ء) -

ملزم ایک نوجوان مجرم تھا جسکی نسبت ثبوت جرم چوری کا ہوا تھا اور سب مجسٹریٹ ان پونا نے چھماہ قید سخت کی سزا کا حکم صادر کیا تھا سپرنٹنڈنٹ انچارج جیلخانہ یرودا نے اوسکو روبرو مجسٹریٹ درجہ اول پونا کے پیش کیا تاکہ وہ کسی تادیب گاہ میں بھیجدیا جاوے مجسٹریٹ نے عمر ملزم کی نسبت کوئی شہادت نہ لیکر حکم بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۶ء یہ ہدایت صادر کیا کہ ملزم تادیب گاہ یرودا میں پانچ

---

* نگرانی فوجداری ۴۲ سنہ ۱۸۸۸ء   (۱) دفعہ ۸ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۶ء حسب ذیل حکم ہے -
"جب کوئی مجرم جسکی عمر ۱۶ برس سے کم ہو سزا قید کا حکم پاچکا ہو تو صدر مہتمم جیلخانہ جسمیں کہ مجرم مذکور مقید ہو اختیار رکھتا ہے کہ اوسکو روبرو اوس مجسٹریٹ کے کہ جسکے علاقہ میں وہ جیلخانہ ہو حاضر کرے اور مجسٹریٹ کی دانست میں اگر وہ مجرم (الف) سولہ برس سے کم عمر کا ہو اور (ب) تادیب گاہ میں بھیجنے کے لائق ہو تو حکم دے کہ وہ تادیب گاہ میں بھیجدیا جاے اور وہاں اوس مدت تک جو دو برس سے کم اور سات برس سے زیادہ نہو رکھا جاوے اور تعین اوس مدت کا مطابق اون قواعد نافذ الوقت کے جو بموجب دفعہ ۱۲ کے مرتب ہوئے ہوں کیا جائیگا -"

برس تک یا جب تک کہ اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہونچے قید رکھا جاے۔

ہائی کورٹ نے استعمال اپنے اختیار نظرثانی کے اس مقدمہ کی مسل اور کارروائیات کو طلب کیا اور گورنمنٹ پلیڈر کے نام اطلاع نامہ بدین مضمون جاری کیا کہ وہ وجہ بیان کریں کہ حکم مجسٹریٹ کیوں منسوخ نہ کیا جاے۔

شاما رام نارائن گورنمنٹ پلیڈر منجانب سرکار میری یہ عرض ہے کہ اس عدالت کو اختیار نظرثانی حکم مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے حاصل نہیں ہے کارروائیات دفعہ ۸ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۷ء عدالتی نہیں ہیں اور مجسٹریٹ جو بموجب دفعہ مذکور عمل کرتا ہے وہ بحیثیت عدالت عمل نہیں کرتا ہے وہ زیادہ تر بطور حاکم عامل کے عمل کرتا ہے دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو نہ ہائی کورٹ کو اختیار چھوڑ دینے مجرم کا تادیب گاہ سے کسی وقت یا ایک تادیب گاہ سے دوسرے کو بھیجدینے کا حاصل ہے مزید بران میری یہ عرض ہے کہ یہ عدالت حکم مابہ البحث کی نظرثانی بموجب دفعہ ۲۸ فرمان شاہی کے نہیں کر سکتی ہے یہ مقدمہ ایسا نہیں ہے جسکی مجسٹریٹ نے تجویز کی ہے جسکے حکم کی نظرثانی مطلوب ہے نسبت روداد کے میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ نے ٹھیک ٹھیک مطابق احکام دفعہ ایکٹ مذکور کے عمل نہیں کیا ہے بیشک یہ اوسپر فرض تھا کہ عمر ملزم کی تحقیق کرے۔

ملزم کی طرف سے کوئی حاضر نہیں ہوا۔

از عدالت۔ اس معاملہ میں مسل و کارروائیات ہمارے روبرو بصیغہ نظرثانی بموجب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری پیش ہوئیں صاحب مجسٹریٹ نے جسکے علاقہ میں جیلخانہ بروادا واقع ہے بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۷ء بجاے حکم سزا چھ ماہ قید سخت کے یہ حکم صادر کیا کہ مجرم پانچ سال تک یا اوسوقت تک کہ اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہونچے تادیب گاہ میں قید رہے گورنمنٹ پلیڈر نے منجانب سرکار کے اس عدالت کے اختیار سماعت کی نسبت اعتراض کیا اس بنا پر کہ خدمت انجامی مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۸ ایکٹ متعلق تادیب گاہ (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۷ء) ایک فعل عاملانہ تھا نہ کہ کارروائی عدالت فوجداری درجہ ادنی تابع اختیار نظرثانی عدالت ہائی کورٹ حسب مراد دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور نہ یہ مقدمہ تھا جسکا فیصلہ حسب معنی دفعہ ۲۸ فرمان شاہی مرقومہ کے کیا گیا دفعہ ۸ ایکٹ تادیب گاہ میں یہ تحریر ہے "اگر عہدہ دار مہتمم جیلخانہ کی یہ راے ہو کہ کوئی مجرم جسکی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہے ۱۶ برس سے کم عمر کا ہے تو اوسکو روبرو اوس مجسٹریٹ کے جسکے علاقہ میں وہ جیلخانہ ہو حاضر کرے اور اگر مجسٹریٹ کی دانست میں مجرم سولہ برس سے کم عمر کا ہو اور تادیب گاہ میں بھیجنے کے لائق ہو تو حکم دے کہ وہ تادیب گاہ میں بھیجا جاے

[illegible] تا با عی نجام

پس ایک قسم کا اختیار تمیزی صاحب مجسٹریٹ کو حاصل ہے اور اسکو اختیار ہے کہ حکم سزا ابتدائی کو
معطل دیوین واضح ہو کہ بموجب اختیار تبدیل کرنے حکم سزا کے جو گورنمنٹ کو بموجب اختیار معافی حاصل ہے
یہ اختیار تمیزی اسیہ اختیار تبدیل حکم عدالتانہ عمل مین نہین لایا جاتا ہے بلکہ صرف خاص افسر جیلخانہ و مجسٹریٹ
بہ ہدایت انجام دیتے اپنے کار منصبی کے اوس اختیار تمیزی پر عمل کرتے مین کوئی تذکرہ گورنمنٹ کا دفعہ مذکور
مین نہین کیا گیا ہے کہ بوجب دفعہ مابعد گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی کو تادیب گاہ سے رہا کرے یا ایک
تادیب گاہ سے دوسری تادیب گاہ کو بدل دے فقرہ تیسری مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴ مین کارروائی
عدالت سے مراد ہر کارروائی سے ہے جسکے اثنا مین شہادت قانوناً لیگئی ہو یا لیجا سکتی ہو بموجب
دفعہ ۵ ایکٹ متعلق تادیب گاہ کے مجسٹریٹ شہادت نسبت عمر ملزم کے لے سکتا ہے لہذا معلوم
ہوتا ہے کہ یہ کارروائی عدالتانہ ہے مزید برآن اس کا سوالی مین تبدیل کرنا حکم سزا عدالت مجاز کا عمل
ہے مثلاً مقدمہ حال مین حکم قید چھ ماہ کے بجائے حکم چند سال تک تادیب گاہ مین مقید رہنے
کا صادر ہوا ہے صاحب مجسٹریٹ حکم کو بعد اپنا اطمینان کرنے نسبت دو امور کے جو اوسکے فیصلہ کے
لئے پیش کئے جاتے ہین بدلتے ہین فرض کرو کہ مشار الیہ ان دو امور کی نسبت ٹھیک طور پر
اپنے اختیار تمیزی کو عمل مین نہ لاوے تو اونکے فیصلہ کی نظر ثانی کرنے اور اونکے حکم کے درست
کرنے کے لئے کیا اختیار ہے ہماری دانست مین یہ مقدمہ داخل مراد کارروائی بموجب دفعہ ۴۳۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے اور اسلئے ہائی کورٹ عدالت نظر ثانی کنندہ ہے یہ تجویز کرنا ہمکو ممکن
معلوم ہوتا ہے کہ کارروائی جسمین بعد استعمال اختیار تمیزی عدالتانہ کے تبدیل حکم سزا داخل ہو جیسا کہ آئین
داخل ہے از قسم عدالتانہ نہین ہے اور یہ کہ مجسٹریٹ کا تذکرہ اس ایکٹ مین شامل مجسٹریٹ کے نہین ہے
یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا بموجب دفعہ ۲۰ فرمان شاہی کے یہ مقدمہ ہے یا نہین لیکن ہمکو معلوم ہوتا ہے
کہ یہ داخل دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے۔
اسلئے بدین تجویز کہ ہمکو اختیار نظر ثانی حاصل ہے ہم اس مقدمہ کا جو ہمارے روبرو ہے فیصلہ
شروع کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے قیدی کو یہ ہدایت کی کہ وہ بعد اسکے تادیب گاہ
مین پانچ سال کے لئے تابوقتیکہ وہ عمر اٹھارہ سال پہونچے بھیجا جاوے بحث یہ پیدا ہوتی ہے
کہ کیا مجسٹریٹ پابند اس امر کا نہ تھا کہ قیدی کی عمر تحقیق کرتا اور مطابق اوس تجویز کے بموجب قاعدہ
کے تادیب گاہ مین مقید رہنے کی ہدایت کرتا صرف یہ تجویز کرنا کافی نہین ہے کہ مجرم کی عمر سولہ سال سے
کم ہے اور نہ سپرنٹنڈنٹ تادیب گاہ کو ضرورت پڑیگی کہ اس امر کی نسبت تحقیقات کرے کہ آیا

فوجداری مین قیدی کی عمر ظاہرا ۱۳ سال درج ہے لیکن بنچ مجسٹریٹان کے روبرو جو قیدی کا بیان قلمبند ہوا اوس مین عمر ۱۰ سال کی لکھی ہے اور روبکار مین کلرک بنچ مجسٹریٹان نے عمر ۱۶ سال درج کی ہے اسلئے ہم حکم مجسٹریٹ کو منسوخ کرتے ہین اور کارروائیات اونکے پاس واپس بھیجتے ہین تاکہ وہ عمر قیدی کی تحقیق کرین اور تب مطابق دفعہ ۱۰ اور قواعد مقتضیہ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۶ع کے حکم صادر کرین۔
حکم منسوخ کیا گیا۔

صیغۂ فوجداری

باجلاس فیرن صاحب جج

ملکۂ معظمہ قیصر ہند بنام کرشنا جی بابو راؤ بیل

حوالہ آمد۔ ضابطہ استغاثہ فوجداری۔ استحقاق جواب۔ کاغذات جو منجانب ملزم گواہان ثبوت سے جرح کرنے مین پیش کئے گئے۔ کوئی گواہ صفائی طلب نہین ہوا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۲۹۲۔

اس امر سے کہ گواہان ثبوت سے سوالات جرح کرنے مین منجانب ملزم کاغذات شہادت مین داخل ہوئے مدعی کو استحقاق جواب حاصل نہین ہوتا اگر کوئی گواہان صفائی طلب نہ کرائے جاوین۔

ملزم کی نسبت تجویز جرم ازالہ حیثیت عرفی و اعانت ازالہ حیثیت عرفی حسب استغاثہ برجورجی بیرامجی عمل مین آئی۔

مسٹر لین قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل، و پی ایم مہتا منجانب مدعی۔

رسل منجانب مدعا علیہ۔

برجورجی بیرامجی مدعی سے سوالات جرح کرنے مین کونسل ملزم نے ایک سارٹیفکٹ چال چلن ملزم دستخطی مدعی بطور شہادت داخل کیا۔

گواہ مابعد (مسمی منچرجی ایم بھاؤنگری) سے سوال جرح کرنے مین کونسل مدعا علیہ نے چٹھیان نوشتہ خانصاحب موسومہ گواہ مذکور بغرض ثابت کرنے اس امر کے پیش کین کہ خانصاحب ناواجب طور پر گواہ مذکور سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا یہ بات اس غرض سے کی گئی کہ خانصاحب کی مشتہری مین جو ایک بڑا گواہ ثبوت کا تھا خلل پڑے۔ ان چٹھیون کو شہادت مین داخل کرنے سے پہلے کونسل مدعا علیہ نے عدالت سے اس امر کے تجویز کرنے کی درخواست کی

سنہ ۱۸۸۹ء لا صفحہ قیصر ہند بنام کرشنا جی بابو وبل

کہ اگر مین اونکو داخل کر دون تو میرے ایسا کرنے سے کونسل مدعی کو استحقاق جواب حاصل ہوگا یا نہین مگر عدالت نے ایک بیان فرضی پر کوئی تجویز صادر کرنے سے انکار کیا۔ زان بعد کونسل مدعا علیہ نے چٹھیات مذکور کو داخل کیا۔

خانصاحب بطور گواہ ثبوت پیش ہوا اور اوس سے سوالات جرح کرنے مین کونسل مدعا علیہ نے ایک چٹھی پیش کی جو گواہ مذکور نے بنام پریزیڈنسی مجسٹریٹ جنکے اجلاس مین الزام بمقابلہ ملزم ابتداً رجوع کیا گیا تھا بہ درخواست التوائے مقدمہ لکھی تھی۔

ثبوت کی جانب سے مقدمہ ختم ہونے پر کونسل مدعا علیہ نے بیان کیا کہ میرا ارادہ گواہان کے طلب کرانے کا نہین ہے

اوسپر پیکفرسن (قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل) نے اس بات کا دعوی کیا کہ چونکہ منجانب ملزم شہادت داخل ہوگئی لہذا پہلے کونسل مدعا علیہ کو تقریر روبروجوری کے کرنی چاہئے اور مجکو بحیثیت کونسل مدعی استحقاق جواب ملنا چاہئے ۔ اونھون نے دفعہ ۲۹۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) پر استدلال کیا۔

خلاف اوسکے رسل نے مقدمات ملکہ معظمہ بنام گریش چندر بنرجی (۱) و قیصر ہند بنام کالی پرسنو داس (۲) کا حوالہ دیا۔

عدالت نے تجویز کی کہ مدعی کو استحقاق جواب حاصل نہین ہے۔

اٹرنیان منجانب مدعی: مسٹر نانو و مسٹر سیرمزجی

اٹرنیان منجانب مدعا علیہ: مسٹر بالکرشن و مسٹر ڈیشت

صیغہ اپیل فوجداری

سنہ ۱۸۹۰ء ۸ و ۱۳ جنوری صفحہ انڈین لا رپورٹ ۴۴۱

باجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نرسنگہ ٹہپا بہائی وغیرہ*

استحقاق حفاظت خود اختیاری ۔ آغاز و وسعت استحقاق مذکور ۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۹۹ ضمن ۳ و ۱۰۵ ضمن ۱۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۵

* اپیل فوجداری نمبر ۳۵۲ سنہ ۱۸۸۹ء

سنہ ۱۹۰۵ء
۱۰ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نرسنگ بہا بہائی

ضمن سوم دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کو ضمن اول دفعہ ۱۰۵ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت جائداد اوسوقت شروع ہوتا ہے جب اندیشہ معقول خطرہ کا نسبت جائداد کے شروع ہو۔ قبل شروع ہونے ایسے اندیشہ کے مالک جائداد کو ضرور نہین ہے کہ حکام سرکاری سے حفاظت کی درخواست کرے۔ اندیشہ جسکی وجہ سے حکام سے تحریک کرنا واجب ہے کسی اطلاع معین پر نسبت وقت اور مقام خطرہ کے جسکا واقعی خوف دلایا گیا ہے مبنی ہونا چاہئے۔

ایک روز شام کے وقت ملزم نمبر ۱ کو اطلاع ہوئی کہ مدعیان دوسرے روز اوسکی اراضی پر جانے اور تخم جواری کو جو اوسمین بویا ہے اوکھاڑنے کا ارادہ رکھتے ہین دوسرے روز قریب مین بجے صبح کے نالسبوہ کو اطلاع ہوئی کہ مدعیان اوسکی اراضی مین داخل ہوئے اور بیج کو جوتے ڈالتے ہین اسپر وہ فوراً ہمراہی دیگر ملزمان موقع پر گیا اور مدعیان کو فہمایش کی مدعیان نے اوسکی فہمایش پر کچھ لحاظ کیا اور ملزم پر حملہ کرنا شروع کیا لڑائی مین جو شروع ہوئی فریقین کے سخت ضربات آئین اور مدعیان کے فریق کا سرگروہ ہلاک ہوا بر طبق اسکے ملزمان پر حسب دفعات ۳۰۴ و ۱۴۹ و ۳۲۵ و ۱۴۹ مجموعہ تعزیرات ہند جرائم قتل انسان مستلزم السزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچتا ہو اور بالارادہ ضرر شدید اوضرر پہونچانے کے عائد ہوئے اور ثابت قرار پائے۔

بمنسوخی تجاویز ثبوت جرم **تجویز ہوئی** کہ چونکہ مدعیان بانی فساد تھے لہذا بنظر حالات ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت ذات اور مال دونون کے حاصل تھا اور اس استحقاق پر عمل کرنے مین اونہون نے ضرورت سے زیادہ نقصان نہین پہونچایا۔

اور یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ ملزمان کو اوس اطلاع پر عمل کرنا جو اونکو پہلے روز شام کو ملی تھی اور حکام سرکاری سے درخواست حفاظت کرنا لازم نہین تھا کسواسطے کہ اونکو کوئی وجہ اس اندیشہ کی نہین تھی کہ اونکی جائداد پر کب مین حملہ ہوگا۔

اپیل بنا راضی تجاویز ثبوت جرم واحکام سزا مصدرہ ۹ وینکٹ راؤ وٹو بنجامن قائم مقام سشن جج احمد آباد بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نرسنگ بہا بہائی۔

واقعات مقدمہ ہذا حسب ذیل ہین مسمی نرسنگ بہا بہائی ملزم نمبر ۱ مالک ایک کھیت کا تھا جو بقبضہ اوسکے کاشتکار یعنی ملزم نمبر ۲ تھا ۲ جولائی ۱۹۰۵ء کی شام کو نرسنگ کو یہ اطلاع ہوئی کہ دکت سنگ ایک پڑوسی قوم گراسیا کا ارادہ ہے کہ دوسرے روز اوسکی زمین پر حملہ کرے اور تخم جواری جو اوسمین بویا ہوا ہے لوٹ ملے دوسرے روز صبح کو قریب مین بجے کے نرسنگ

خلاصۂ مقدمہ نمبر ۱۰ بنام سنگھ پتیا بہائی

جگایا گیا اور اوسکو خبر دی گئی کہ دکھت سنگہ اور اوسکے ہمراہیان نے کہیت پر قبضہ کرلیا ہے ملزم جرای کو بیلون سے لوسنے ڈالتے مین اسپر ترسنگہ ہمراہی ملزمان نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۸ موقع پر گیا اور دکھت سنگہ کو فہمایش کرنے لگا۔ مگر ناصبر دہ نے اوسکے فہمایش پر کچہ لحاظ نہ کیا اور اپنے آدمیوں سے کہا کہ ملزم کو مارو۔ لڑائی ہونے لگی اور اوسمین دونون فریق کے سخت ضربات آئین اور دکھت سنگہ کی کہوپڑی پہٹ گئی اور وہ مر گیا۔

اسپر ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۸ - اور چار دیگر شخصون پر الزام قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچتا ہو اور بالارادہ ضرر شدید اور ضرر پہونچانے کا حسب دفعات ۳۰۴ و ۳۲۵ و ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے قائم ہوا۔

ملزمان نے جرم سے انکار کیا۔ ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۸ نے یہ حجت کی کہ ہمنے حق حفاظت خود اختیاری پر عمل کیا ہے اور دفعات ۹۶ لغایت ۱۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند سے ہماری حفاظت ہوتی ہے۔

دیگر ملزمان نے عدم موجودگی مقام دیگر کا پیش کیا۔

جنٹ سشن جج نے ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۸ کو مجرم جرائم قتل انسان مستلزم السزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچتا ہو و بالارادہ ضرر شدید پہونچانے و بالارادہ ضرر پہونچانے کا حسب دفعات ۳۰۴ و ۳۲۵ و ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند قرار دیا اور ہر ایک کو حسب دفعہ ۳۰۴ تین سال قید سخت و حسب دفعہ ۳۲۵ ایک سال قید سخت و حسب دفعہ ۳۲۳ مبلغ ۱۰ جرمانہ کی سزا دی۔

باقی ملزمان بری ہوئے۔

بنا بر اضی ان تجاویز ثبوت جرم کے ملزمان نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

برٹیسی دیع مین لال ہری لال منجانب ملزمان۔

گوور دہن ناتہم تریشی منجانب معیان۔

شانتارام نارائین وکیل سرکار منجانب سرکار۔

برٹیسن۔ ملزمان اپنی اراضی پر قابض تہے اونکو اندیشہ تہا کہ ہماری جائداد پر حملہ ہوگا چنانچہ اوسکی حفاظت کرنے کو گئے اور اونپر حملہ ہوا جو ضربات اونکو پہونچین وہ سنگین تہین اور قریب قریب ضرر شدید کی حد تک پہونچتی ہین۔ اندرین حالات ناصبرگان کو بلاشبہ

استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت ذات و نیز جائداد کے حاصل تھا مقدمات ملکہ معظمہ بنام ستو سنگہ (۱) و برجو سنگہ بنام خوب لال (۲) و معاملہ شنکر سنگہ (۳) و قیصر ہند حسب استغاثہ دینا ناتھ گنگ بنام راجکمار سنگہ (۴) و گستوری لال داس بنام ملکہ معظمہ قیصر ہند (۵) ملاحظہ طلب۔

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کنگ چند بھاٹی

ٹھاکر رام نرائن۔ ملزمان کی حفاظت استحقاق حفاظت خود اختیاری سے خواہ نسبت ذات یا جائداد کے نہیں ہوئی اول تو شہادت نسبت ملکیت اراضی متناقض ہے اس امر مین شک ہے کہ اراضی کس کی ہے گواہان ثبوت کا بیان ہے کہ مدعیان قابض تھے تائید اس تجویز سشن جج کی کہ ملزمان قابض تھے مشکل سے ہوسکتی ہے اونکی تجویز یہ ہے کہ ملزمان موقع پر اس مصمم ارادہ سے گئے کہ مدعیان کو روکین اونکو پولیس سے رجوع لانے کے لئے بہت وقت تھا اونکو پہلے روز شام کو اطلاع مل چکی تھی کہ مدعیان کا ارادہ اراضی پر جانے کا ہے اونکو چاہیئے تھا کہ وہ پولیس کو اوس حملہ کی جسکا ارادہ تھا اطلاع دیتے اور اونسے حفاظت چاہتے لہذا اونکو استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت جائداد کے حاصل نہیں ہوا دیکھو ضمن ۴ دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند نہ اونکو استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت ذات کے حاصل تھا کسی ملزم کے ضرر شدید نہیں آئی اور ضرور ہے کہ ضرر شدید کا خوف پورے طور پر ثابت کیا جاوے اور ملزمان اس بار سے سبکدوش نہین ہوئے کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے وکت سنگہ پر قاتلانہ حملہ واجب ہوتا اگر اونکو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل بھی تھا تو اونہون نے اوس سے زیادہ نقصان پہونچایا جو درحقیقت ضرور تھا مقدمہ قیصر ہند بنام عبد الحکیم (۶)

برٹین نے جواب دیا۔ جو اطلاع ملزمان کو پہلے روز کی شام کو ملی وہ نہایت ہی مبہم طور کی تھی اونکو ایسی اطلاع پر عمل کرنا لازم نہ تھا۔

برڈوڈ صاحب جج ۔ اس مقدمہ مین جنٹ سشن جج نے شہادت کو باحتیاط دریافت کیا۔ اور کوئی وجہ کافی اونکی اس تجویز کے مسترد کرنے کی نہین ہے کہ کھیت جہان مدعیان و ملزمان مین تکرار ہوئی وہان وکت سنگہ کے ضربات مہلک لگین اور ہوی سنگہ مدعی کو ضرر شدید اور ہرسنگہ مدعی اور دیگر اشخاص کو ضرر خفیف پہونچا ملکیت اون اشخاص ملزم کی ہے جو کہ اسپر

(۱) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۱ نگرانی فوجداری۔ (۲) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۲ نگرانی فوجداری
(۳) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵ نگرانی فوجداری۔ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۶۶
(۵) " " " جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۶ (۶) " " " الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۵۳

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نرسنگ بہا بملائی

ہین اوس کہیت مین یا بہر حال اوسکے ایک جزو مین ملزم نمبر ۴ سے نے جو کاشتکار ملزمان
قوم گراسیہ کا ہے جواری بوئی تہی معلوم ہوتا ہے کہ ملزم نمبر ا کو ملزم نمبر ۸ سے نے جو گراسیون کا
حوالدار ہے جھگڑا ہونے سے پہلے شام کو یہ خبر دی کہ مدعیان کل کے روز ہل سے تخم جواری لوٹنے
آئینگے مگر رات مین (یعنی قریب تین یا چار بجے صبح کے) ملزم نمبر ا کو خود اوسکے بیان کے مطابق
جسپر اعتماد نکرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی حوالدار نکو رنے جگایا اور کہا کہ کہیت مین ہل
آگئے ہین تب ملزم نمبر ا کہیت پر گیا اور اوسکا بیان ہے کہ مین نے اون لوگون سے جو وہان ملے
اور جنمین وکہت سنگہ متوفی اور دیبی سنگہ مدعی تہے کہا کہ جواری مت اوکہاڑو دیگر اشخاص
ملزمان یا تو ملزم نمبر ا کے ہمراہ گئے تہے یا اوسکے پیچہے گئے تہے ملزمان کا بیان ہے کہ ہم نے مدعیان
کو فہمایش کی مگر اوسکا کچہہ اثر نہوا اور وکہت سنگہ نے اپنے لپسر سے کہا کہ ملزمان کو لاٹہیون سے مار رو
کہ پسر اوس نے ملزمون کو مارا اور لڑائی ہوئی ہین شہادت کی نسبت جو اس مقدمہ مین
پیش ہوئی ہے بہ تصریح مباحثہ کرنا ضروری نہین سمجہتا اوسکی نسبت اوس تجویز مین جو
جوائنٹ سیشن جج صاحب نے مرتب کی ہے مباحثہ ہوا ہے اور مین اون نتایج سے جو اونہون نے
قایم کی ہین اتفاق کرتا ہون کوئی وجہ جنٹ سیشن جج صاحب کے اس فیصلہ مین دست اندازی
کرنے کی نہین ہے کہ وکہت سنگہ متوفی اور اوسکا گروہ ملزمان کے ساتہہ تکرار کرنے مین بانی
فساد تہا اونہین کا پہلے اوس موقع پر پہونچنا معلوم ہوتا ہے وہ وہان پر بہت پیش از وقت
گئے بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ اگر اونکا صرف یہ منشا ہوتا کہ وہ اوس اراضی کو جسپر وہ با من
قابض تہے جوتین تو وہ اوسوقت سے جسپر وہ معمولاً جاتے بہت پہلے گئے قراین مقدمہ
تائید اوس رائے کی ہین جو جنٹ سیشن جج صاحب نے نسبت واقعات کے قایم کی ہے اونہون نے
صرف قانون کے ملزمان کے استحقاق حفاظت خود اختیاری سے متعلق کرنے مین غلطی کی
ہے لہذا اس تحریر کے کہ مسل مین کاغذات ثبوت نشانی حرف ایس وٹی سے مدعیان کے
استحقاق اور قبضہ کی تردید ہوتی ہے اور ملزمان قوم گراسیہ کے استحقاق و قبضہ کی تائید
ہوتی ہے اور اگر یہ بات ہے تو اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اراضی متنازعہ کو سال حال مین
ملزم نمبر ۴ نے کاشت کیا تہا اور وکہت سنگہ اور اوسکے گروہ کا اوس صبح کو موجود ہونا اونکی
اس خواہش کی وجہ سے تہا کہ اوس قبضہ مین دست اندازی کرین صاحب موصوف نے
یہ لکہا ہے اگر ملزمان نمبر ۱ و ۳ و ۴ و ۶ (یعنی اپیلانٹان حال) اوس صبح کو خود اپنا کام کرنے کو

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام نرسنگہ تہیا بہائی — سنہ ۱۸۹۰ء

ملا اسکے کہ اونکو پیشتر سے اطلاع اس امر کی ہوتی کہ ہمارے مخالفین کا ارادہ مزاحمت کرنیکا ہے
وہان سے گئے ہوتے تو اونکا اپنے قبضہ کی مزاحمت غیر مستر قبہ کو روکنا جائز ہوتا اور اون ضربات سے جو اونہون
نے اپنے مخالفین کی اثنائے اونکی مزاحمت مین لگائین وہ مستوجب سزائے مجرمانہ نہوتے مگر ملزمان نمبرا
تا ۸ تسلیم کرتے ہین + + + اور اونکے گواہان + + + مظہر ہین کہ اونکو اپنے مخالف کے ارادون کی
پہلے سے اطلاع مل گئی تہی اور جب یہ بات تہی تو اونکو واجب تہا کہ وہ مدد پولیس یا مکہی کی اپنی اراضی
پر جانے سے پہلے حاصل کرین تاکہ وکہت سنگہ اور اوسکے گروہ کی مزاحمت کو روکین اگر وہ ایسی
امداد کے حاصل کرنے مین قاصر رہے تو اونہون نے نتائج کا خطرہ اپنے اوپر لیا اور وہ اون ضربون کے
جو اونکے آدمیون نے لگائین مجرمانہ ذمہ دار ہین کو وہ بوجہ وکہت سنگہ اور اوسکے آدمیون کے بانی فساد
ہونیکے لگائی گئین پس بحث یہ ہے کہ آیا ملزمان کو حکام سرکاری سے حفاظت کے لیے رجوع کرنیکا
وقت تہا یا نہین اگر تہا تو از روے ضمن ۳ دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کچہہ استحقاق حفاظت خوداختیاری
حاصل نہ تہا اب اس ضمن کو ضمن اول دفعہ ۱۰۵ کے ساتہہ پڑہنا ضرور ہے استحقاق حفاظت خوداختیاری
نسبت جایداد کے اوسوقت شروع ہوتا ہے جبکہ معقول اندیشہ خطرہ کا نسبت جایداد کے پیدا ہوا ایسے اندیشہ
کے پیدا ہونے سے پہلے مالک جایداد کو ضرور نہین ہے کہ وہ حکام سرکاری سے درخواست حفاظت
کی کرے عموماً اندیشہ جسکی وجہ سے حکام سے رجوع کرنا واجب ہو کسی اطلاع معین پر نسبت وقت
ومقام خطرہ کے جسکا خوف دلایا گیا ہو مبنی ہونا چاہیے اب مقدمہ ہذا مین ملزم نمبر ۱ نے ملا تنک اطلاع
اس امر کی شام کو پائی کہ مدعیان اوسکے کہیت پر تخم ریزی اوس تخم کے جو اوسمین بویا ہوا ہے آتے ہین اطلاع
اس امر کی تہی کہ وے کل کے روز آئینگے ظاہرا اونکے شب مین آنے کی نسبت کوئی بات بیان
نہین کیگئی تہی یہ نہین کہا جاسکتا کہ ملزمان کو کوئی معین اطلاع اوس حملہ کی تہی جو اونکی جایداد پر
طلوع آفتاب سے پہلے واقع کیا گیا ملزم نمبرا کو لازمی نہین تہا کہ وہ فوراً اوسی شام کو پٹیل کے پاس
جاتا یا مرکہاوسکو اپنی اراضی پر شب مین حملہ ہونے کا اندیشہ نہ تہا ظاہرا اس قرینہ سے ثابت ہوتا ہے
کہ وہ بجاے اسکے کہ اپنے کہیت پر یا پٹیل کے پاس جاتا سونے کو چلا گیا جب وہ تین یا چار بجے صبح
گیا اور اوسنے اطلاع معین موجودگی واقعی مدعیان کی اپنی اراضی پر پائی وہ مستحق تہا کہ وہ فوراً جاکر اپنی
جایداد کو بچاوے یہ بات ثابت یا بیان نہین کیگئی ہے کہ جب وہ اپنے کہیت پر جاتا تہا وہ پٹیل کے مکان پر
گذر کر پولیس وغیرہ کی حفاظت حاصل کرسکتا تہا اگر کہیت پہونچنے مین زیادہ دیر ہوجاتی تو وہی نقصان
جسکے پہونچنے کا اوسکی جایداد کو خوف تہا مکمل ہوجاتا تخم جو بویا گیا تہا ہلون سے لوٹ ڈالا جاتا پس

میری یہ راے ہے کہ ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت اپنی جایداد کے تھا مگر اگر اونکا بیان سچ ہے اور اوسپر لحاظ کرنے کی کوئی وجہ کافی معلوم نہین ہوتی تو اونہون نے اول مدعیان کو فہمایش کی مگر اونکی فہمایش پر کچھ لحاظ نہین ہوا بلا تامل لڑائی ہوئی اور اسکے بعد ہوئی اونکے ضربات سنگین آئین جو جو قریب قریب ضرر شدید کی حد تک پہونچتی ہین بر بناے ایسی شہادت کے جو موجود ہے مین اس بات کے کہنے پر آمادہ نہین ہون کہ اونہون نے حملہ آورون کے مارنے مین جسکی نسبت یہ سمجھنا ضرور ہے کہ اونہون نے بحفاظت اپنے جسم اور نیز اپنی جایداد کے مارا اوس سے زیادہ نقصان پہونچایا جو بنظر حالات اونکو بغرض حفاظت پہونچانا ضرور تھا پس ضرور ہے کہ تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا منسوخ کئے جاوین اور اپیلانٹان بری اور رہا کئے جاوین۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ علاوہ اسکے شہادت مین جو ہر دو جانب سے پیش ہوئی ہے غایت درجہ کے اختلافات ہین چند وجوہ اس بات کے ہین کہ واقعات کو بہت احتیاط کے ساتھہ جانچا جاوے منجملہ اسیسرون کے صرف ایک تجویز مقدمہ کے اخیر تک رہا اور اوسکی یہ راے ہے کہ ملزمان مجرم قتل انسان مستلزم السزا کے ہین جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچا اون وجوہ پر مبنی ہے جو نہایت عام الفاظ مین بیان ہوئے ہین یعنی یہ کہ مین گواہان ثبوت کو معتبر اور گواہان صفائی کو نامعتبر سمجھتا ہون مگر فاضل جنٹ سشن جج صاحب کی یہ راے ہے کہ مدعیان اور اونکے گواہان نے نہایت ناقابل اعتبار بلکہ بادی النظر مین جھوٹی شہادت نسبت اصلی امور واقعاتی کے دی ہے اور انکی یہ بھی راے ہے کہ شہادت صفائی زیادہ تر سچی ہے یعنی وہ جو نسبت اس امر کے ہے کہ قیدیان نمبر ۵ و ۶ و ۷ و ۹ لڑائی مین موجود نہین تھے اور اراضی مملوکہ یا مقبوضہ مدعیان یا اونکے کاشتکاری کی نہ تھی بلکہ بقبضہ قیدی نمبر ۸ کے بحیثیت کاشتکار ملزمان توم گراسیہ ساکنان ونالا کے تھی۔

نسبت تجویز متعلقہ قبضہ کے ہمسے منجانب وکیل سرکار بتائید تجاویز ثبوت جرم یہ بات قرار دینے کی درخواست ہوئی ہے کہ جنٹ سشن جج صاحب غلطی پر ہین مگر مجھکو وجوہ اور شہادت پر جنپر تجویز مذکور مبنی ہے اطمینان ہے۔

اس تجویز کی نسبت کہ چہار قیدیان جو بری کر دئے گئے ہین موقع پر بالکل موجود نہ تھے کچھ اعتراض نہین ہوا ہے نسبت اسکے کہ رتن سنگہ و جیبا بھائی قیدیان نمبر ۱ و ۲ موجود تھے اور رتن سنگہ نے مہلک ضرب وکہت سنگہ کے سر پر لگائی اور وکہت سنگہ نے اپنے مرتے وقت کے بیان مین رتن سنگہ کا نام اپنے حملہ آورون کے زمرہ مین لیا بہت زیادہ شہادت مدعیان اور اونکے گواہون کی موجود ہے لیکن

۱۲ ۔ دلیل مین وجوہات جنٹ سشن جج صاحب اس امر کے ثابت کرنے کے واسطے کافی ہین
کہ یہ بیانات جھوٹے ہین اور عداوت سے کئے گئے ہین مین اونکی اس رائے سے بھی متفق ہون
کہ رتن سنگھ اور جیسا بہائی کے عذر عدم موجودگی کی تائید تصریح کے ساتھہ معتبر گواہون اور
رسیدات اور شنات محصول گھر سے ہوتی ہے مین اونکی اس تجویز سے بھی اتفاق کرتا ہون کہ وہ
گواہ جنکا بیان ہے کہ ہمنے ان دونون آدمیون کو پٹیل کے پاس بمقام فیدرا استغاثہ کرتے ہوئے
دیکھا اور جنکا یہ بیان ہے کہ ہمنے اونکو اوسی روز چند گھنٹے بعد بمقام دہند کا دیکھا قابل اعتبار
نہین ہے جنٹ سشن جج صاحب نے ایک اور معقول وجہ گواہان ثبوت کے غیر معتمد سمجھنے کی
لکھی ہے وہ یہ ہے کہ جیسا کہتے ہین کہ ہمکو سبب اون ضربون کا جو قیدیان کے آئی ہین معلوم نہین
ہے اور بتلاتے ہین کہ ضربات مذکور خود لگائی گئین ہین مجھکو اسمین شک نہین ہے کہ یہہ
ضربات لڑائی مین مدعیان اور اونکے معاونان کے ہاتھہ سے لگین۔

چار قیدیان جو مجرم قرار دئے گئے تسلیم کرتے ہین کہ ہم لڑائی مین موجود تھے اور قیدی
نمبر ۴ مولا کا شتکار اراضی کا بیان ہے کہ مینے واکت سنگھ کو کر پدیا کے اوس طرف سے مارا جو
کند ہوتا ہے مگر وہ اوس سے زمین پر نگرا جنٹ سشن جج صاحب نے اس امر کی تجویز نہین
کی کہ آیا ایسی کوئی ضرب لگائی گئی یا نہین یا آنکہ قیدی نمبر ۴ نے جس طور پر کہ اوس نے اقبال کیا ہے
لگائی یا نہین اور آیا وہ باعث ہلاکت ہوئی یا نہین مگر اونکی یہ رائے ہے کہ ہر چہار اشخاص حسب
دفعات ۱۴۸ و ۳۰۴ و ۱۴۹ مجموعہ تعزیرات مجرم جرم قتل انسان مستلزم السزا و دیگر ضربات کے ہین کس واسطے
کہ وہ سب لڑائی مین موجود اور مشغول تھے اور بنظر اسکے کہ اونہون نے پٹیل پولیس دیہی کی مدد نہین لی
اور وہان وہ اسغرض مصمم سے گئے تھے کہ واکت سنگھ اور اوسکے آدمیون کو جبراً روکین اونہون نے
اپنے استحقاق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا جنٹ سشن جج صاحب نے ضمن ۳ دفعہ ۹۹ کو
متعلق کیا اور اس عدالت مین بھی یہ بحث کی گئی ہے کہ ضمن ۴ خلاف اپیلانٹان متعلق ہے۔
اون واقعات کی تجویز کرنے مین جنسے احکام قانون دربارہ حفاظت خود اختیاری متعلق ہوجاتے ہین
مین بیانات ملزمان کی جانب مایل ہوتا ہون کیونکہ وے جیسا کہ ابھی ظاہر کیا گیا ہے نسبت
امور موجودگی رتن سنگھ و جیسا بہائی و کاشت و دخل ملزم نمبر ۴ ۔ اور ضربات جو اپیلانٹان کے
لگی ہین قابل اعتبار ہین اور بیان مدعیان قابل اعتبار نہین ہے چونکہ مدعیان قابض نہ تھے
لہذا اول جز و اونکے بیان کا غیر صحیح ہے وے اور قیدیان بانی فساد تھے اور یہ بھی عدالت

۱۹۰۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
نرسنگ ٹھیا گہائی

ماتحت نے تجویز کی ہے ضرور ہے کہ اونہین کے ہاتہہ سے قیدیان کے یہ ضربات لگین یہ امر قرین قیاس ہے کہ چونکہ وے اراضی پر بارادہ پیش قدمی فساد تین بجے صبح کے گئے تو یہہ بات اونہون نے ساتہہ نمایش جبر کے کی اور یہہ بہی قرین قیاس ہے کہ قیدی نمبر ا مع ایک یا دو دوستون کے فہمایش کے لئے گیا مجھکو یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ قیدیان کو اطلاع کافی اوس وقت کی تہی کہ جب نقصان رسانی اور مداخلت بیجا مجرمانہ کے ارتکاب کا ارادہ کیا گیا تہا تاکہ اونکی وجہ سے اونکو پولیس پٹیل سے حفاظت کی درخواست شب سابق مین کرنی ضرور ہوتی یہ بات ظاہر نہین کی گئی ہے کہ اونکو تین بجے صبح کے جب اونکو خبر واقعی نقصان رسانی کے شروع ہونے کی ملی اس بات کا موقع تہا جن لوگون کو کہ پیداوار سے تعلق تہا وہ استحقاق رکہتے تہے کہ فوراً جاوین اور اوس کو بچائین اور مدعیان کو جو اراضی جوتنے گئے تہے فہمایش کرین مجھکو یہ واقعات ایسے معلوم ہوتے ہین جو واقعات مقدمات برجو سنگہ بنام خوب لال (۱) و معاملہ شنکر سنگہ (۲) و ملکہ معظمہ بنام سیجی عرف سیجی بول (۳) سے فوراً قابل تمیز ہین وہ واقعات مقدمہ گنوری لال (۴) اس بنام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند (۴) سے مختلف ہین کچہہ شک نہین کہ شہادت عداوت سے آلودہ ہے مگر مین اس بات کو مشتبہ نہین سمجھتا کہ جب قیدیان اراضی پر گئے تو اونہون نے کوئی نمایش ہتہیار یا جبر کی اس غرض سے کی کہ ہر طرح کی مزاحمت پر غالب آوین اونکا یہ بیان کہ مدعیان نے اونکی فہمایش جائز کا جواب اس طرح پر دیا کہ اون کو ناجائز طور پر لاٹہیون سے مارنے لگے بنظر جملہ حالات بہ نسبت اسکے زیادہ تر قرین قیاس ہے کہ بانیان فساد نے اراضی پر تین بجے صبح قبضہ کرنے کے بعد نہایت سخت مارپیٹ اور ضرر شدید کو

(۱) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۶ - نگرانی فوجداری۔
(۲) ایضاً ایضاً جلد ۲۴ صفحہ ۴۰ -
(۳) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ - نگرانی فوجداری۔
(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۶ -

مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام نرسنگہ شاہ بہائی — سنہ ۱۸۹۱ع

بلا مزاحمت برداشت کیا اور قیدیون کے یہ ضربات بہی جو ہاسپیٹل اسسٹنٹ کو اونکے سرون اور پہلوؤن پر معلوم ہوئین نہین لگائین۔

میری یہ بہی راے ہے کہ استحقاق حفاظت خوداختیاری سے تجاوز کرنا ثابت نہین کیا گیا ہے مین خیال کرتا ہون کہ قیدیان کو نحوی اندیشہ ضرر شدید پہونچنے کا ہوسکتا تہا اور در حقیقت اونکے بہت سی ضربین لگین مدعیان نے جھوٹا اتہام کہوپڑی توڑنے کا رتن سنگہ پر لگایا ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ کوئی معتبر شہادت نسبت اس امر کے نہین ہے کہ وہ چوٹ کیسے آئی ہین جملہ ضربون کو جو قیدیان کے ہاتہہ سے مدعیان کے آئین اوس معمولی ضرورت سخت مارپیٹ پر محمول کرنے پر مائل ہون جو اوس حالت مین ہوتی ہے جب متعدد حملہ کرنے والے ہون تفصیل ضربون کی بلحاظ تعداد و تواتر اور اس بات کے کہ کس شخص کے ہاتہہ سے لگین مدعیان اور اونکے گواہان نے کی ہے مگر ایسے شخصون کے بیان کو باور کرنا پر خطر ہوگا۔

لہذا مین تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا کو مسترد کرتا ہون۔

تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا مسترد کئے گئے۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس و کینیڈی صاحب جسٹس

ملکہ قیصر ہند بنام سکہا رام ولد رام جی *

۲۵ فروری ۱۸۹۱ع — صیغہ اپیل فوجداری — ۵۶۴

مجلد آمد ضابطہ اقرار جرم — قتل عمد — مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع دفعات ۸۴ و ۳۰۲ — معیار قانونی مواخذہ دار ہونے کی اون صورتون مین کہ جب فتور عقل بیان کیا جاے۔

ملزم پر جوگانجا پینے کا عادی تہا الزام قتل عمد اپنی بی بی اور پسر شیرخوار کا لگایا گیا اپنے اقبال جرم مین اوس نے بیان کیا کہ اوس نے اپنی زوجہ کو اس وجہ سے مار ڈالا کہ وہ اوس کی لڑکی تہی اور اوس نے ایک دوسرے گانو مین جانے سے انکار کیا تہا جہان کہ وہ چاہتا تہا بوجہ افلاس کے مکان تبدیل کرکے رہے وہ اس بیان پر جبکہ اوسکا مقدمہ سماعت کے لئے روبرو عدالت سشن کے پیش کیا گیا قایم رہا سشن جج نے اس بیان کو بطور اقبال جرم قتل عمد کے خیال کیا اور ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کرکے حکم سزاے موت تابع منظوری ہائیکورٹ کے دیا۔

* مقدمہ منظوری حکم سزاے موت نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۹۰ع۔

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
سکھا رام ولد
رام جی

تجویز ہوئی (از جارڈین صاحب و کینڈی صاحب جسٹسان) کہ ملزم کا بیان اقبال جرم قتل عمد اپنی بی بی کی حد تک نہین پہونچتا ہے اوس نے اشتعال طبع ناگہانی بیان کیا پس سماعت اوسکے مقدمہ کی اس غرض سے ہونی چاہیے تھی کہ عدالت اس امر کو تحقیق کر سکے کہ آیا اشتعال طبع مذکور اسقدر سخت اور ناگہانی تھا کہ جرم مذکور قتل عمد کی حد تک نہ پہونچ سکے۔

تجویز ہوئی (از برڈوڈ صاحب و جارڈین صاحب جسٹسان) کہ بجز اسکے کہ ملزم کی گانجا پینے کی عادت کی وجہ سے ایسی کیفیت بیماری عقل کی پیدا ہوگئی تھی کہ وہ نوعیت اپنے فعل یا اوسکے مجرمانہ ہونے کو نجان سکے دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات ہند اوسکے حق مین متعلق نہین ہے۔

مقدمہ قیصرہ ہند بنام لکشمن و دگر (۱) سے فرق ظاہر کیا گیا۔

استصواب بعدالت ہائی کورٹ بموجب دفعہ ۳۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء)

بغرض بحالی حکم سزاے موت جو ملزم پر ایچ ایچ ایکارڈی صاحب سشن جج خاندیش نے صادر کیا۔

ملزم کی عادت گانجا پینے کی تھی جسکے سبب سے وہ نہایت زود رنج ہوگیا تھا ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء کو اوس نے اپنی بی بی اور پسر شیر خوار کو مار ڈالا دو روز بعد قتل کے اوس نے ایک مجسٹریٹ درجہ سوم کے روبرو اقبال کیا جسمین اوس نے اپنی بی بی اور بچہ کے مار ڈالنے کی وجہ حسب ذیل بیان کی ”مین نے اوس سے کہا کہ مین اس جگہ اچھی طرح نہین رہ سکتا اسلیے ہمکو کسی اور گانون مین جا کر رہنا چاہیے لیکن میری بی بی راضی نہوئی اور ہمارے آپسمین لڑائی ہوئی اور مین نے اوسکو مار ڈالا + + + + + پہلے مین نے کلہاڑی کی ایک ضرب اوسکے کنپٹی پر ماری وہ گر پڑی وہ بہت زور سے تڑپ رہی تھی اور مین نے یہ خیال کیا کہ اوسکی جان جلد نہ نکلے گی اس خیال سے مین نے اور ضرب مارین اور اوسکی زندگی کو ختم کیا اور چونکہ بچہ نے اوسوقت رونا شروع کیا مین نے اوسکو بھی کلہاڑی سے مار ڈالا“

برطبق اسکے ملزم پر جرم قتل عمد بموجب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے قایم کیا گیا۔

مجسٹریٹ سپرد کنندہ اور نیز عدالت سشن کے روبرو ملزم بیانات مندرجہ اپنے اقبال جرم پر قایم رہا ان بیانات پر سشن جج نے اقرار جرم قتل عمد کا تحریر کیا اور تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور اوسکو سزاے موت کا حکم دیا۔

[illegible] کورٹ سے بغرض بحالی سزاے موت کے استصواب کیا گیا۔

مکی جی [illegible] جانب ملزم سشن جج نے بیان قیدی کو غلط طریق سے سمجھا اوس نے

(۱) انڈین لا رپورٹس سلسلہ بمبئی جلد [illegible]

ملکہ قیصر ہند بنام سکھارام والد رام جی ۱۸۹۰ء

یہ بیان کیا تہا کہ اوسکی بی بی نے اشتعال طبع پیدا کیا تہا سشن جج پر اس امر کا تجویز کرنا فرض تہا کہ آیا اشتعال طبع سخت اور ناگہانی تہا اس امر کی تحقیق کرنے کے لئے ملزم کی نسبت تجویز ہونی چاہئیے مقدمہ قیصر ہند بنام ویم بلی (۱) و نیتابی السکر بنام ملکہ قیصر ہند (۲) ومعاملہ درخواست گوپال وہندک (۳)۔

شانتا رام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار - اقبال جرم ایک صریح اقبال قیدی کے گناہ کا نسبت ہردو اجزاے فردقرارداد جرم کے ہے اور اس اقبال جرم سے عدالت سشن مین انکار نہین کیا گیا پس عدالت کا اوسکو بطور اقرار جرم کے سمجھنا درست تہا۔

عدالت (جارڈین صاحب وکینڈی صاحب جٹسان) نے ۱۷ دسمبر ۱۸۸۹ء کو حسب ذیل حکم صادر کیا۔

بعد غور کرنے کے اون مقدمات پر جنکا حوالہ وکیل منجانب قیدی نے دیا ہے یعنی مقدمات قیصر ہند بنام ویم بلی (۱) و نیتابی السکر بنام ملکہ قیصر ہند (۲) و قیصر ہند بنام گوپال وہندک (۳) ہماری یہ راے ہے کہ بیانات جو قیدی نے نسبت جزو اول فردقرارداد جرم کے کئے ایک اقبال جرم قتل عمد کی حد تک نہین پہونچتے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اشتعال طبع ناگہانی کا ہونا بیان کیا ہے ہماری راے مین بلحاظ جملہ حالات کے اوسکی نسبت تجویز ہونی چاہئیے تاکہ عدالت کو یہ تحقیق ہوسکے کہ آیا اشتعال طبع ایسا ناگہانی اور سخت تہا کہ اوسکی وجہ سے جرم قتل عمد کی حد تک نہ پہونچ سکے اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہوتا تو عدالت کو بہتر موقع اس امر کے تجویز کرنے کا ملتا کہ آیا اگر سماعت مقدمہ کا نتیجہ تجویز ثبوت جرم قتل عمد ہوتا تو کوئی وجوہ ایسے تہے یا نہین کہ موت سے کم سزا کا حکم صادر کیا جاوے بعض مرتبہ یہ ضروری ہوتا ہے کہ قیدی کی حالت عقلی کی نسبت تحقیقات کیجاوے مقدمات ملکہ قیصر ہند بنام لکشمن والدرو (۴) و ملکہ قیصر ہند بنام فنگناسوامی (۵) مثال اسی امر کی ہین۔

"اب ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو جو جزو اول فردقرارداد جرم کی نسبت صادر ہوئے ہین منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ اوسکی نسبت عدالت سشن مین تجویز کیجاوے اور اوسکا جواب بطور انکار جرم کے تحریر کیا جاوے۔"

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲۶ (۲) ایضاً " " جلد ۱۶ صفحہ ۳۱۰۔
(۳) ایضاً " " جلد ۷ صفحہ ۹۶ (۴) ایضاً " بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۲۔
(۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۰۔

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ
بنام
سکھا رام ولد
رام جی

بموجب اس حکم کے ملزم کی نسبت جزو اول فرد قرارداد جرم یعنی قتل اپنی زوجہ کی بابت تجویز کی گئی جرم کی جوابدہی کرنے کے وقت ملزم نے جو کچھ پیشتر اپنے اقبال مین بیان کیا تھا پھر بیان کیا اور یہ کہا کہ اوسکی زوجہ نے صیغہ واحد حاضر مین بعوض صیغہ جمع کے کلام کیا تھا اور اس وجہ سے اوسکو ایسا اشتعال طبع پیدا ہوا کہ اوس کو مار ڈالا۔

سشن جج نے یہ تجویز کی ملزم نے اپنی بی بی کو ایسے سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کی حالت مین قتل نہین کیا کہ جسکی وجہ سے ملزم اوسوقت اپنے اوپر قابو نرکھہ سکتا اس فعل کے ارتکاب کے وقت وہ فاتر العقل نہ تھا گو وہ گانجا پینے کا عادی تھا لیکن کوئی امر یہ ظاہر نہین کرتا کہ اوس نے گانجا زیادہ پیا یا یہ کہ اپنی زوجہ کو مارنے کے وقت اوسپر گانجے کا اثر تھا۔

پس سشن جج نے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم سزای موت تابع منظوری ہائیکورٹ صادر کیا۔

ملزم نے اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کی نارضامندی سے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

وی جی بھنڈارکر منجانب ملزم

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار

بعدہ ڈولی صاحب جسٹس۔ ملزم نے اپنی بی بی کو بذریعہ ایک کلہاڑی کے بار بار اوسکے سر پہ مارنے کے مار ڈالا اور قریب اوسی وقت کے اپنے پسر شیرخوار کو اوسی طرح مار ڈالا اوس نے بھاگنے کی کوئی کوشش نہین کی بلکہ اپنے پکڑے جانے کے پیشتر اوس نے کچھہ لکڑی اوس دالان مین جہان دونون لاشین تھین جمع کین اور اندر سے مکان کا دروازہ بند کرنے کے بعد اوس نے اون لکڑیون مین صریحاً اس ارادہ سے آگ دیدی کہ مکان اور خود اپنے آپ کو معدوم کرے لیکن گانون والون نے چھت او کھاڑ ڈالی اور آگ کو بجھا دیا۔

ملزم دو برس یا زیادہ سے گانجا پیتا ہے اور شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس نے اوس روز صبح کو کہ جب اوس نے اپنی بی بی اور بچہ کو مار ڈالا گانجا پیا تھا اسیسرون کی یہ راے ہے کہ یہ جرم اوسوقت کیا گیا کہ جب وہ نشہ کی حالت مین تھا لیکن یہ راے میرے خیال مین درست نہین سمجھی جاسکتی کیونکہ گواہ طبی (سول سرجن دہولیا) یہ بیان کرنے کے بعد کہ گانجا پینے سے آدمی نشہ مین او مثل پاگل کے ہو جاتا ہے یہ کہتا ہے کہ آدمی کو وہ بات یاد نہین رہ سکتی جو اوسوقت کہ وہ نشہ مین تھا واقع ہوئی ہو حالانکہ ملزم کسی قدر تفصیل کے ساتھہ اپنے جرم کے حالات بیان کر سکتا ہے پس اوس وقت وہ بالکل گانجے کے نشہ مین نہین ہو سکتا۔

ملکہ قیصرہ ہند بنام سکھا رام والد رامجی ۱۸۹۹ء

نہ شہادت مقتضی اس تجویز کی ہے کہ گانجا پینے کی وجہ سے ایسی کیفیت بیماری عقل کی پیدا
ہوگئی تھی کہ وہ نوعیت اپنے فعل یا اوسکے مجرمانہ ہونے کو نہین سمجھہ سکتا تھا موجب بیان سول سرجن کے
وہ صورت سے بڑا گانجا پینے والا آدمی نہین معلوم ہوتا تھا اور آنکھون کے قریب وہ صورت
نہین پائی جاتی جو بہت گانجا پینے سے پیدا ہوتی ہے اوسکی صورت کسیقدر پژمردہ معلوم ہوتی تھی
جسکو سول سرجن اوسکی غربت اور اوس دوگونہ قتل سے منسوب کرتے ہین جسکا وہ مرتکب ہوا۔
لیکن سول سرجن کو یہ معلوم نہین ہوا کہ اوسکی کیفیت عقلی معمولی آدمی کی حالت سے مختلف تھی
اوسکی پختہ عادت گانجہ پینے کا ظاہرا یہ نتیجہ ہوا کہ اوسکو کام کرنا ناگوار اور ناممکن ہوگیا
اوسی کی وجہ سے اوسپر غربت اور مصیبت آگئی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے سبب سے
زودرنجی کی کیفیت پیدا یا مضبوط ہوگئی جسکی وجہ سے وہ اس قابل نرہا کہ ذرہ سی گستاخی
یا اپنی مرضی کی مخالفت کا بدلہ حیوانی سختی کے ساتھہ لینے کی خواہش کو روک سکے اگر اوسکے کہنے پر یقین
کیا جاوے اور غالبا وہ سچ ہے اوس نے اپنی زوجہ کو اسوجہ سے مار ڈالا کہ اوس نے صیغہ واحد حاضر مین بعوض
صیغہ جمع کے اوس سے کلام کیا اور ایک دوسرے گانون کو جانے مین عذر کیا جہان کہ مکان تبدیل
کرکے وہ بوجہ اپنی مفلسی کے رہنے کی تجویز کرتا تھا کوئی اشتعال طبع ناگہانی اور سخت اس موقع پر
ایسا نہ تھا کہ جسکی وجہ سے جرم قتل عمد سے کم ہوجاوے جیسا کہ اسیسران نے خیال کیا ہے۔

مقدمہ ہذا مقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام لکشمن داگدو(۱) سے تمیز کیا جاسکتا ہے گو اونکے باہم چند امور
مین مشابہت ہے اوس مقدمہ مین ملزم کو بخار آتا تھا جسکے سبب سے وہ زودرنج ہوگیا تھا اور
آواز کا اثر اوسپر بہت ہوتا تھا اوس نے اپنے دو بچون کو جنکو کہا جاتا ہے کہ وہ بہت پیار
کرتا تھا ایک جوش ناگہانی کے وقت اونکا غل سنکر مار ڈالا اوس مقدمہ مین ہم نے تجویز
ثبوت جرم قتل عمد برقرار رکھی لیکن صرف حکم دایم الحبس بعبور دریاے شور کا صادر کیا کیونکہ
گو یہ ناممکن تھا کہ اوس معیار قانونی ذمہ داری اور صورت فتور عقل متعلق کرنے کے بعد
جو دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین تحریر ہے ملزم بری کیا جاوے تاہم اس امر کے واسطے
بناے کافی موجود تھی کہ مقدمہ مذکور اون چند مشہور مقدمات کی قسم مین داخل کیا جاوے
جنمین حسب راے ایسے بڑے مستند شخص کے جیسے کہ ڈاکٹر ٹیلر ہے امر بخوبی قایم
کیا گیا تھا کہ بعض صورتون مین ایک ایسی کیفیت جنون قتل انسانی کی موجود تھی جسمین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۲۔

سنہ ۱۹ء ملکہ قیصرہ ہند بنام سکھارام ولد رابجی

عقلی حالت ملزمان کی بوقت ارتکاب افعال قتل ایسی تہی کہ اوسکی بنا پر بوجہ فتور عقل اونکو رہا کرنا جایز تہا مقدمہ ہذا مین حالت عقل ملزم کی جہانتک کہ وہ حالت اصلی سے تبدیل ہو گئی تہی اوسکی بیہودہ عادتون کی وجہسے تہی اور گو وہ فعل جسکی بنا پر تجویز اثبات جرم صادر کی گئی ہے ایک معنی مین پہلے سے سوچا ہوا تہا تاہم وہ ایک فعل بدلہ لینے کے لئے تہا جو ایک خیالی گستاخی کا بدلہ لینے کی غرض سے کیا گیا تہا کوئی بناے قانونی سزاے موت کے تبدیل کرنے کی نہین پائی جاتی جو سشن جج نے صادر کی ہے۔

وہ وجوہات جو گین سرکار نے بہت انصاف کے ساتہ اس غرض سے ظاہر کئے ہین کہ ملزم پر کم درجہ کی سزا کا حکم صادر کیا جاوے ہماری راے مین نہایت مناسب ... مقدمہ ہذا مین اونکی نسبت غور کر سکتی ہے جسکے حضور مین کاغذات حسب ضابطہ ... ہم اپیل کو ڈسمس کرتے ہین اور حکم سزاے موت کو جو سکھارام ولد رابجی پر سشن جج نے صادر کیا ہے بحال کرتے ہین۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ مجکو سشن جج کے تجویز شہادت سے اتفاق ہے جو کہ وہی ہے جو ہر دو اسیسران نے کیا ہے سواے متعلق کرنے مستثنیات اول و چہارم دفعہ ۳۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند اور اس بحث کے کہ آیا قیدی نشہ مین تہا اور صرف حالت غصہ مین نہ تہا جب اوس نے قتل کئے ان مستثنیات کی بابت میری راے مین اسیسران غلطی پر ہین جو تہا مستثنی متعلق نہین ہے کیونکہ قیدی نے مسلماً بیرحم اور غیر معمولی طور پر عمل کیا جبکہ اوس نے اپنی بیوی کی کہوپڑی توڑ ڈالی کوئی شہادت ناگہانی اور سخت اشتعال طبع کی نہین ہے قیدی نے کئی مرتبہ بیان کیا کہ کس وجہ سے اوسکو غصہ پیدا ہوا میری راے مین پہلا استثنا متعلق نہین ہے ملزم کے بیانات سے جو اوس نے اپنی لڑکی سوجی اور پٹیل سے فوراً اوسوقت کئے کہ جب قتل کے بعد صبح ہوئی اور اون بیانات سے جو اوس نے مجسٹریٹ درجہ سوم مقام جال گانون کے روبرو دوسرے روز اور دیگر عدالتون مین بعد اوسکے کئے معمولی طاقت عقلی اور حافظہ اور موجودگی خیال ذمہ داری کی پائی جاتی ہے اوس نے مجسٹریٹ درجہ سوم سے کہا کہ کوشش جو اوس نے جلکر مرجانے کی کی اسوجہسے کی تہی کہ سزاے قانونی سے بچ جاوے۔

میری یہ راے ہے کہ دفعہ ۸۴ مجموعہ تعزیرات اوسکے حق مین مفید نہین ہے ہم نے اس امر پر غور کیا کہ آیا گانجہ پینے کی عادت مشتبہ کی وجہسے قیدی کا دماغ ایسا کمزور ہو گیا تہا

۱۸۹۰ء ملکہ قیصر ہند بنام سکہارام ولد ابھی

کہ جسکی وجہ سے ایک ایسی بیماری پیدا ہوگئی جو اوسکو اوس صورت مین بری الذمہ کردیتی کہ جب اوس خلل دماغی کی موجودگی سے جو مسکرات کے استعمال کی عادت سے پیدا ہوتا ہے وہ شخص جو دوسرے کو مارڈالے ذمہ داری قانون فوجداری سے بری ہوجاتا ہے اس امر کی نسبت ہمنے ہدایت جوری کو جو اسٹیفن صاحب جسٹس نے بمقدمہ سرکار بنام ڈیوس (۱) کی دیکھا قیدی نے یہ بیان نہین کیا اور سشن جج کی راے سے مین اتفاق کرتا ہون کہ یہ ثابت نہین کیا گیا کہ ایک یا زیادہ عمل (نشہ پینے) سے ایک عادتی یا مستقل جنون پیدا ہوگیا تھا جسکی نسبت یہ الفاظ لارڈ ہیل صاحب جنکا مین حوالہ دیتا ہون یہ کہا جاسکے کہ گو یہ جنون بدی اور مرضی اوس شخص کی وجہ سے پیدا ہوا تھا تاہم وہ عادتی اور مستقل جنون جو اوسکی وجہ سے پیدا ہوا انسان کی وہی حالت کردیتا ہے کہ گویا وہ اولا بلا ارادہ پیدا ہوا تھا۔ کتاب ہیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۲ کتاب رسل صاحب نسبت جرایم جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ (طبع پنجم) حالات اس مقدمہ کے حالات مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام لکشمن واگدرو (۲) سے بہت مختلف ہین جسکی تقلید ہائی کورٹ مدراس نے بمقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام وینکٹ سامی (۳) کی پس میری راے مین قیدی کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل عمد صحیح طور پر صادر کی گئی اور مین سشن جج اور ہر دو اسیسران سے اتفاق کرتا ہون کہ وہ فاترالعقل نہ تھا۔

میری یہ راے ہے کہ سشن جج اور ہر دو اسیسران کی وہ راے صحیح ہے جو اونھون نے نسبت کیفیت عقلی قیدی کے قایم کی ہے جبکہ اوس نے اپنی زوجہ کو مار ڈالا سواے اس امر کے وہ اوس وقت نشہ مین تھا قیدی نے کبھی یہ بیان نہین کیا کہ اوس نے حالت نشہ مین وہ فعل کیا اور کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے اوسکی نسبت ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک سست لڑاکو گانجہ پینے والا شخص تھا جو اپنی زوجہ کی کمائی سے بسر اوقات کرتا تھا اور اکثر نشہ مین ہوجاتا تھا میری راے مین یہ امر قرین قیاس ہے کہ اوسکی برائیون کے سبب سے ایک نہایت زود رنجی اور بیحیائیت کی عادت پیدا ہوگئی تھی اور مین سشن جج سے اس تجویز کرنے مین اتفاق کرتا ہون کہ اوس نے عورت کو ایسے اشتعال طبع کی حالت مین مار ڈالا جو جملہ ممالک مین بہت عام ہے میری مراد اون گستاخانہ الفاظ سے ہے جو اوسکی نسبت

(۱) رپورٹ کاکس صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۳ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۲-

(۳) ایضاً مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۹-

۱۸۸۹ء ملکہ قیصرۂ ہند بنام سکھارام ولد راجی

استعمال کیے گئے یہ الفاظ گالی کی حد تک نہین پہونچتے ہین کاہل نشہ باز آدمیون کی بیبیان اکثر بد زبان ہوتی ہین۔

مسٹر پاسدیو نے جو قیدی کی طرف سے ہمارے روبرو حاضر ہوئے یہ حجت نہین کی کہ تجویز ثبوت جرم غلط ہے اونہون نے عدالت سے یہ سوال کرنے پر اپنے آپ کو محدود رکھا کہ حکم سزاے موت بدل دیا جاے مقدمات مندرجہ صفحہ ۱۱- کتاب رسل صاحب جلد ۱- سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو مقدمہ بلا اسکے بحال نکرنا چاہئے کہ راے منظرہ اسیسران پر پورا غور کیا جاوے جنکا یہہ خیال تہا کہ قیدی اوس وقت نشہ مین تہا اور اوسکا ارادہ ضرر پہونچانے کا تہا نہ مار ڈالنے کا مین نے اسکے تعلق مین مقدمہ سرکار بنام کرول (۱) و سرکار بنام جان ٹامس (۲) پر غور کیا مقدمہ اول الذکر مین پارک صاحب جسٹس نے یہ فرمایا۔ اسمین کوئی شک نہین کہ قیدی بہت غصہ مین تہا لیکن بحث قانونی یہ ہے کہ کافی اشتعال طبع اوس غصہ کے پیدا کرنے کے لیے تہا یا نہین؟ میری راے مین کوئی چیز اس قسم کی نہ تہی

قیدی نے اقرار جرم نسبت قتل اپنے لڑکے یعنی طفل مسمی گنپت کے کیا اوس نے مجسٹریٹ درجہ سوم کے روبرو یہ بیان کیا کہ اوس نے اپنے بچہ کو اسوجہ سے مار ڈالا کہ اوسکے پالنے کے لیے کوئی باقی نرہا تہا اور اس وجہ سے کہ اوس نے رونا شروع کیا تہا اوس نے مجسٹریٹ سپرد کنندہ سے یہ کہا کہ اونے اوسکو اسوجہ سے مار ڈالا کہ وہ ڈرتا تہا کہ طفل مذکور حال کہدیگا شہادت اس امر کی بہی موجود ہے کہ اوس نے ایک اور بچہ کو بہی زخمی کیا۔

میری راے مین جج ذی علم نے حکم سزا صادر کرنے مین اختیار تمیزی صحیح طور پر استعمال کیا اور وجہ کافی حکم مذکور کے تبدیل کرنے کی ہمارے روبرو ظاہر نہین کی گئی شرابی اور زود رنج آدمی کو چاہئے کہ اپنے اوپر زیادہ قابو رکہے بہ نسبت اون لوگون کے جو نشہ نہین پیتے اوسکے بیان کے بموجب اشتعال طبع جو قیدی کو اوسکی زوجہ کی وجہ سے پیدا ہوا نہایت خفیف قسم کا تہا بچہ نے کوئی اشتعال طبع مطلق پیدا نہین کیا پس اسلیے کہ مساوی طور پر قانون کا عملدرآمد ہو مین تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کو بحال کرونگا کمی کی درخواست میری راے مین گورنمنٹ سے کرنی چاہئے جسکو اختیار ہے کہ حفظ امن عامہ خلایق کے راستہ مین حقوق رحم کو استعمال کرے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا بحال کیا گیا۔

(۱) رپورٹ کرانکشن بین صاحبان جلد ۸ صفحہ ۱۴۵- (۲) رپورٹ کرانکشن وبین صاحبان جلد ۷ صفحہ ۱۸۲-

استصواب فوجداری

با جلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سہدیو ولد تکارام *

۲۷ فروری ۱۸۸۱ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۵۷۲

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۵۵ - ناقابلیت مجسٹریٹ اکی نسبت تجویز ایسے مقدمہ کے جسمین اوسکو ذاتی تعلق ہو۔

ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بے پروایانہ اور زور سے گاڑی چلانے کا شارع عام پر بموجب فقرہ ۳ دفعہ ۳۱ ایکٹ بمبئی نمبر ۷ ۱۸۶۷ء صادر کی گئی مستغیث ملازم اوس مجسٹریٹ کا تہا جس نے مقدمہ کی تجویز کی اور یہ واضح ہوا کہ مجسٹریٹ کی زوجہ ایک ٹمٹم مین شارع عام پر چلی جاتی تہی جس وقت کہ ٹانگا جسکو ملزم ہانک رہا تہا اوس طرف ہو کر گذرا۔

تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ کو تجویز مقدمہ کا اختیار نہ تہا کیونکہ اوسکو اوس مقدمہ مین "تعلق ذاتی" حسب مراد دفعہ ۵۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے تہا۔

مجسٹریٹ کے واسطے یہ امر نہایت بیجا ہے کہ کسی مقدمہ کے طے کرنے مین کسی طرح اون بیانات پر استدلال کرے جو اوس سے بیرون عدالت کئے گئے ہون۔

یہ ایک استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جے ڈبلیو واکر صاحب سشن جج احمد نگر نے کیا تہا۔

ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بے پروایانہ اور زور سے گاڑی چلانے کی حسب دفعہ ۳۱ فقرہ ۳ ایکٹ پولیس ضلع بمبئی (۷ ۱۸۶۷ء) مجسٹریٹ چہاونی (درجہ اول) احمد نگر نے صادر کی اور حکم سزائے جرمانہ بقدر ۵ صادر کیا۔

مستغیث اس مقدمہ مین ایک ملازم مجسٹریٹ موصوف کا تہا اور یہ واضح ہوا کہ مجسٹریٹ کی زوجہ ایک ٹمٹم مین سوار شارع عام پر جاتی تہی جبکہ ٹونگا جسکو ملزم ہانکتا تہا اوس طرف ہو کر گذرا حالات مذکورہ کی اطلاع مجسٹریٹ سے چند اشخاص نے کی جنہون نے ملزم کو زور سے گاڑی ہانکتے ہوئے دیکہا تہا اور اسوجہ سے مجسٹریٹ نے شہادت کا لینا ضرور نہین سمجہا۔

ان واقعات پر سشن جج کی یہ راے ہوئی کہ مجسٹریٹ نے خود مقدمہ کو طے کرنے نہین

* استصواب فوجداری نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۱ء۔

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہند
بنام
سدیو ولد تکارام

ناواجب طور پر عمل کیا اور اس وجہ سے یہ استصواب کیا گیا۔

منجانب سرکار یا منجانب ملزم کوئی حاضر نہین ہوا۔

از عدالت ۔ مقدمہ سرکار بنام لاہنا ولد ماروتی (۱) مین عدالت ہذا نے یہ تجویز کیا تہا کہ ایسا مجسٹریٹ جو ایک منجملہ اون اشخاص کے تہا جنکو ایک شخص کے شکرم کی غلط طرف گاڑی چلانے سے رکنا پڑا خود مجرم کی نسبت حسب دفعات ۲۸ و ۲۹ ۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۷ء کے تجویز نہین کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو مقدمہ سے ذاتی تعلق تہا۔

اسی طرح مقدمہ ہذا مین بہی ہمکو تجویز کرنا چاہیے کہ مجسٹریٹ کو تعلق ذاتی حسب مراد دفعہ ۵۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تہا کیونکہ اوسکی زوجہ ہی شکرم پر سوار جا رہی تہی جسکے قریب ہوکر گذرنے کی وجہ سے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بے احتیاطی اور غفلت سے گاڑی چلانے کی صادر کی گئی اور حکم سزا بموجب فقرہ ۳ ۔ دفعہ ۳۱ ۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۷ ۔ سنہ ۱۸۶۷ء کے دیا گیا پس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونے چاہئین اور جرمانہ اگر ادا کردیا گیا ہے واپس ہونا چاہیے مجسٹریٹ کے لئے یہ امر نہایت بیجا ہے کہ مقدمہ کے طے کرنے مین ایسے بیانات پر کسی طرح استدلال کرے جو اوس سے بیرون عدالت کئے گئے دفعہ ۴۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل زیادہ احتیاط کے ساتہ ہونی چاہیئے تہی کوئی شخص جسکو تکلیف پہونچی ہو اگر وہ ایسا چاہے کسی اور مجسٹریٹ کے روبرو استغاثہ جدید دائر کرکے کارروائی شروع کرسکتا ہے

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

استصواب فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۰ء
یکم مارچ
[unclear]
۵۰۴

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام چندو والد کتاب ⁺

ایکٹ آبکاری بمبئی (۵ سنہ ۱۸۷۸ء) دفعات ۴۳ و ۴۷ ۔ خلاف قانون باہر سے شراب لانا ۔ ناجائز قبضہ شراب کا ۔ کس حالت مین جرائم جداگانہ ہوتا ہے۔

جو کوئی شخص ناجائز طور پر باہر سے شراب لاوے وہ شراب کو کچھ مدت تک اپنے قبضہ مین بعد اوسکے باہر سے لانے کے رکہہ سکتا ہے ایسی صورت مین باہر سے لانا اور قبضہ مین رکہنا علحدہ علحدہ جرم حسب دفعہ ۴۳ و ۴۷ ۔ ایکٹ آبکاری بمبئی (۵ سنہ ۱۸۷۸ء) کے ہونگے۔

لیکن چونکہ شراب کے باہر سے لانے سے قبضہ شراب کا لازم آوے مجرم پر صرف ایک جرم دفعہ ۴۳
ایکٹ مذکور قرار دیا جاسکتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ع مقدمہ سرکار بنام چندوالد

یہ استصواب ڈبلیو ڈبلیو لاک مجسٹریٹ ضلع خاندیش نے بموجب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) کے کیا۔

ملزم کو ٹی ڈاکر مجسٹریٹ درجہ اول خاندیش نے بموجب دفعات ۴۳ و ۴۷۔ ایکٹ آبکاری بمبئی (۵ سنہ ۱۸۷۸ع) کے ناجائز طور پر شراب غیر ملک سے لانے و نیز ناجائز طور پر قبضہ میں رکھنے شراب مذکور کے مجرم قرار دیا اور حکم جرمانہ بیس روپیہ بابت ہر ایک جرم کے صادر کیا۔

مجسٹریٹ ضلع نے کاغذات اس مقدمہ کے ہائی کورٹ کو بوجوہ مندرجہ ذیل جو اونہوں نے تحریر کئے ہیں ارسال کئے۔

"مجھکو اس امر میں شک ہے کہ آیا کوئی شخص جو مجرم ایک جرم کا منجملہ جرایم دفعہ ۴۳ بابت ناجائز طور پر شراب باہر سے لانے یا باہر کو لیجانے یا بنانے یا بیچنے کے مجرم قرار پاچکا ہے اسپر ناجائز طور پر شراب کے قبضہ میں رکھنے کی بابت بموجب دفعہ ۴۷۔ تجویز ثبوت جرم ہو سکتی ہے یا نہیں قبضہ ناجائز ایک جزو ضروری جرایم متذکرہ دفعہ ۴۳ کا ہے جس حالت میں کہ تعداد اوسے زیادہ ہو جسکا قبضہ بموجب قواعد کے روا رکھا گیا ہے اور میری دانست میں قبضہ مذکور جرم علیحدہ متصور نہونا چاہیئے دفعہ ۴۷۔ اس قسم کے مقدمات کے لئے موضوع ہوئی ہے کہ جنمین کوئی جرم بجز اسکے کہ شراب اس سے زیادہ تعداد میں ہو جسکا رکھنا بموجب قاعدہ کے روا ہے۔"

کوئی شخص منجانب سرکار خواہ ملزم حاضر نہیں ہوا۔

تجویز عدالت (برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس) نے حسب ذیل صادر فرمائی۔

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ کوئی شخص جو کہ خلاف قانون شراب باہر سے لائے وہ شراب کو کچھ عرصہ تک اپنے قبضہ میں بعد اوسکے باہر سے لانے کے رکھ سکتا ہے ایسی صورت میں شراب کا لانا اور قبضہ میں رکھنا جرایم علیحدہ ہونگے لیکن اس صورت میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ باہر سے لانے میں قبضہ جسکی بابت ملزم پر تجویز ثبوت جرم کی گئی لازمی تھا اسلئے ہم حکم سزائے بیس روپیہ جرمانہ کو جو بموجب دفعہ ۴۷ ایکٹ مذکور کے صادر ہوا منسوخ کرتے ہیں۔

حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

بمعاملہ شیوا یا بن شد لنگا یا +

۲
۱۸۸۱ء
۱۱ جنوری

[illegible]
۱۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعات ۴۶۲ و ۴۶۴ - مضامین تجویز سے جو تجویز کا ضروری ہونا۔

ایک مجسٹریٹ ضلع نے ایک اپیل کے فیصل کرنے میں حسب ذیل تجویز تحریر کی۔

"یہ ہنگامہ ایک لڑائی مخالفانہ درمیان شرکاء دو فریق کے تھی جن میں جماعت پنچائتی منقسم معلوم ہوتی ہے کوئی وجہ معقول نسبت واجبیت اس تجویز مجسٹریٹ کے شک کرنیکی نہیں ہے کہ ہر دو اپیلانٹ ہنگامہ میں شریک تھے اور وہی فریق جس میں وہ تھے بانی فساد تھا۔ اپیل ڈسمس کیا جاتا ہے اور تجویز ثبوت جرم و حکم سزا بحال رکھا جاتا ہے۔"

تجویز ہوئی۔ کہ یہ فیصلہ مطابق دفعات ۴۶۲ و ۴۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء نہیں ہے

یہ درخواست حسب دفعہ ۲۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (۱۰) سنہ ۱۸۷۲ء کے ہے۔

ملزم اور دو دیگر اشخاص کو مجسٹریٹ درجہ دوم ہالکا پور نے مجرم جرم ہنگامہ حسب دفعہ ۱۶۰ مجموعہ تعزیرات ہند قرار دیکر ۵۰ ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی

+ نگرانی فوجداری نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۰ء

اس تجویز ثبوت جرم وحکم سزا کی ناراضی سے ملزم نے روبروے مجسٹریٹ ضلع اپیل کیا اور انہون نے حکم مندرجہ ذیل صادر کیا۔

"یہ ہنگامہ ایک لڑائی مخالفانہ درمیان شرکاے دو فریق کے تھی جن مین جماعت ونشی منقسم معلوم ہوتی ہے۔ کوئی وجہ معقول نسبت واجبیت اس تجویز مجسٹریٹ کے شک کرنے کی نہین ہے کہ ہر دو اپیلانٹ ہنگامہ مین شریک تھے ور دہی فریق جسمین وہ تھے بانی فساد تھا۔ اپیل ڈسمس کیا جاتا ہے اور تجویز ثبوت جرم وحکم سزا بحال رکھا جاتا ہے۔"

ملزم نے بحضور ہائی کورٹ نگرانی حکم مجسٹریٹ ضلع کی درخواست کی۔

برنیس (کمیعیت نراین گنیش چندا ور کرپا سدھو گوپال بہاندارکر) منجانب ملزم حکم نامنظوری ہمارے اپیل کا صریح خلاف منشاے دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہے کوئی وجوہ نامنظوری اپیل کے تحریر نہین ہوئے ہین

برڈاوڈ صاحب جسٹس۔ مجسٹریٹ ضلع تجویز اپیل مین جو اونکے روبرو تھا تعمیل منشاے دفعات ۳۶۷ و ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین قاصر رہے ہین اور اونکی تجویز سے جس حیثیت سے کہ وہ ہے ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اونہون نے شہادت مقدمہ پر کما ینبغی لحاظ کیا ہے۔ مثلاً وہ اس امر ضروری کا بالکل ذکر نہین کرتے کہ جب ملا پا مدعی نے پولیس پٹیل سے اول استغاثہ کیا تو وسنے سائل کے ہنگامہ مین شریک ہونے کا بالکل ذکر نہین کیا گو معلوم ہوتا ہے کہ سائل وقت ہونے استغاثہ کے واقعی موجود تھا۔

یہ بات نہین کہی جاسکتی کہ مجسٹریٹ ضلع نے جو مقتضیات دفعہ ۴۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل کی اوس سے سائل کو ضرر نہین پہونچا لہذا ایسے مقدمہ مین جس سے دفعہ ۴۲۳ متعلق نہین ہے ہم نظائر بہ مقدمات قمرالدین ورسے بنام سناتن منڈل (۱) وبمعاملہ درخواست رام داس مینگھی (۲) کی پیروی کرتے ہین اور حکم مجسٹریٹ ضلع کو منسوخ کرکے یہ حکم دیتے ہین کہ مشارالیہ اپیل کی سماعت مکرر کرین

حکم منسوخ مقدمہ واپس

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۹

(۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱

ملتستم
بمعاملہ رشیوا ابن
شد لنگا؟

سنہ ۱۸۹۰ء ۳ - جولائی
صفحہ کتاب ... ۴

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈ واڈ صاحب جسٹس وکینڈی صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ بنام رامچندر رامادین

ایکٹ آبکاری (بمبئی) نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۸ء دفعات ۴۵ و ۴۴ و ۴۳ - ملازمان لیسنسدار قابل سزا نہین -

حسب دفعہ ۴۳ (ج) ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۸ء کے ملازمان اوس لیسنسدار کے جسکو لیسنس حسب ایکٹ مذکور عطا کیا گیا ہو خلاف ورزی شرائط لیسنس کے واسطے ذمہ دار نہین کئے جا سکتے ہین -

حالانکہ بموجب دفعہ ۴۵ (۱) ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۸ء کے لیسنسدار مع اوس شخص کے جو اوس مین بطور "اصلی مجرم" کے بیان کیا گیا ہے کسی ایسے جرم کی بابت جو کسی شخص سے اوسکی ملازمت مین یا منجانب اوسکے کاروبار کرنیوالے نے بموجب دفعہ ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۴۶ کے کیا ہو اوسی طور پر ذمہ دار ہوگا گویا کہ اوسنے جرم مذکور کا ارتکاب کیا تھا بجز اسکے کہ وہ شخص یہ ثابت کرے کہ اوسنے تمام واجب و مناسب احتیاطین ارتکاب جرم مذکور کے انسداد کے واسطے استعمال کی تھین تاہم دفعہ ۴۵ "اصلی مجرم" کو گو وہ ملازم لیسنسدار ہو قابل سزا نہین قرار دیتی ہے بجز اسکے کہ وہ خود گیرندہ اوس لیسنس کا ہو جو بموجب ایکٹ عطا کیا گیا ہو -

ملزم ایک لیسنس یافتہ فروشندہ دیسی شراب کا ملازم تھا اوسکے پاس ایک نوکرنامہ اوسکے آقا کا عطا کیا ہوا تھا جو محض ایک اجازت شراب فروخت کرنے کی تھی لیکن لیسنس نہین تھا جو بموجب ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۸ء کے جاری ہوا ہو مجسٹریٹ (درجہ اول) نے اوسکی نسبت بتجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۵ (ج) (۲) ایکٹ مذکور کے صادر کی اور مبلغ للعہ جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا -

مجسٹریٹ ضلع نے دربارہ اس امر کے شک کرکے کہ آیا تجویز ثبوت جرم بموجب دفعہ ۴۵ - ایکٹ مذکور کے جائز تھی کیونکہ ملزم گیرندہ اوس لیسنس کا نہ تھا جو بموجب ایکٹ مذکور عطا کیا گیا ہو مقدمہ مین بموجب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہائیکورٹ سے استصواب کیا -

(۱) دفعہ ۴۵ ایکٹ بمبئی ۵ سنہ ۱۸۷۸ء مین یہ حکم ہے - گیرندہ لیسنس پرمٹ یا پاس کا حسب ایکٹ ہذا مع اصلی ملزم کے کسی ایسے جرم کیواسطے جسکا ارتکاب اوسکے کسی ملازم نے یا منجانب اوسکے کاروبار کرنیوالے نے بموجب دفعات ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۴۶ کے کیا ہو اوسیطور پر ذمہ دار ہوگا گویا کہ اوسنے کہ جرم کا ارتکاب کیا تھا بجز اسکے کہ وہ شخص یہ ثابت کرے کہ تمام واجب مناسب احتیاطین اوسنے انسداد ارتکاب جرم کے واسطے استعمال کی تھین - (۲) دفعہ ۴۳ (ج) مین حسب ذیل حکم ہے - وہ شخص جو گیرندہ لیسنس پرمٹ یا پاس حسب منشاء اس ایکٹ ہذا کا کوئی فعل خلاف ورزی کسی شرائط اپنے لیسنس کے جسکا کہ ایکٹ ہذا مین ذکر ہو اور یہ حکم نہین ہے کریگا وہ قابل سزا اوس جرمانہ کے ہوگا

۱۸۸۲ء ملکہ معظمہ بنام راجھنا مادین

منجانب سرکار یا ملزم کوئی حاضر نہین ہوا۔

فیصلہ عدالت (برڈ اوڈ صاحب جسٹس و کیمپی صاحب جسٹس) کا حسب ذیل تھا۔

از عدالت ۔ ملزم کی نسبت جو ملازم ایک لیسنس یافتہ فروشندہ دیسی شراب کا خاندیش مین ہے مجسٹریٹ درجہ اول سے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۵ (ج) ایکٹ آبکاری بمبئی ۱۸۷۸ء کے صادر کی جس مین گیرندہ لیسنس کے واسطے جسکو لیسنس حسب ایکٹ مذکور عطا ہوا ہو سزا کا حکم ہے اگر وہ کوئی فعل بخلاف ورزی شرائط اپنے لیسنس کے جنکا ایکٹ مذکور مین کسی دیگر طور پر حکم نہین ہے ارتکاب کرے مجسٹریٹ درجہ اول کی یہ راے ہے کہ چونکہ ملزم کے پاس نوکرنامہ تھا جس پر کہ دستخط صاحب کلکٹر کے ثبت تھے اسلئے وہ شخص اندر احکام دفعہ مذکور کے آگیا لیکن مجسٹریٹ ضلع جنہون نے مقدمہ مین بموجب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اس عدالت سے استصواب کیا ہے یہ کیفیت تحریر کرتے ہین کہ نوکرنامہ حسب ایکٹ مذکور لیسنس نہین ہے نمونہ نوکرنامہ مین جو اونہون نے ہمارے پاس بھیجا ہے شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے جو لیسنسدار نے اوس ملازم کو عطا کیا ہے جسکو اوس نے اپنی دوکان مین نوکر رکھا ہے اگرچہ اوس پر دستخط صاحب کلکٹر کے ثبت ہین تاہم وہ اونہون نے نہین عطا کیا ہے لہذا بہ تقلید نظائر عدالت ہذا بمقدمات ملکہ معظمہ بنام غفور (نظیر فوجداری مورخہ ۲ اگست ۱۸۸۰ء) و ملکہ معظمہ بنام گوپال وسرام دیوکر (نظیر فوجداری مورخہ ۱۹ جولائی ۱۸۸۰ء) و ملکہ معظمہ بنام راجی راگھوجی (نظیر فوجداری مورخہ ۱۸ نومبر ۱۸۸۰ء) و ملکہ معظمہ بنام پانڈو منفصلہ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۱ء و باختلاف نظیر بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام فتو وبو (نظیر فوجداری منفصلہ ۱۲ فروری ۱۸۸۱ء) ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سزا جو راجھن ماتادین ملزم کی صادر ہوا منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ جرمانہ اگر ادا ہو گیا ہو واپس کیا جاے ایسا کرنے مین ہمکو واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۴۵ ایکٹ آبکاری بمبئی (۵ ۱۸۷۸ء) مین حکم ہے کہ گیرندہ لیسنس حسب ایکٹ مذکور و نیز اصلی مجرم کسی ایسے جرم کی بابت جسکا ارتکاب اوسکے کسی ملازم نے یا منجانب اوسکے کاروبار کرنیوالے نے بموجب دفعہ ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۵ یا ۴۶ کے کیا ہو اوسیطور پر ذمہ دار ہوگا گویا کہ اوس نے خود ہی جرم کا ارتکاب کیا تھا بجز اسکے کہ وہ شخص یہ ثابت کرے کہ تمام واجب و مناسب احتیاطین اوس نے انسداد ارتکاب جرم مذکور کے واسطے استعمال کی تھین" لیکن دفعہ ۴۵ ایکٹ مذکور جسکا کہ تنہا تعلق مقدمہ حال جو الہ دنیا ضرور ہے اصلی مجرم کو اگر بمقدمہ حال وہ ملازم لیسنسدار کا ہو قابل سزا نہین قرار دیتی ہے بیشک کہ وہ خود گیرندہ لیسنس کا ہو دفعہ ۴۵ مین درحقیقت یہ حکم ہے کہ ماخوذی لیسنسدار مین بعلت بعض جرائم ایکٹ مذکور بجز خاص صورتون کے یہ بیان کرنا جائز جواب ہوگا کہ ملزم نے درحقیقت اوس جرم کا ارتکاب نہین کیا جسکی کہ اوس سے شکایت ہوئی ہے

سنہ ۱۸۹۰ء ملکہ معظمہ بنام رامچندر راماوین

لیکن اوسکا ملازم یا کوئی شخص منجانب وسکے کاروبار کرنیوالا اصلی مجرم تہا جبکہ ملازم خلاف ورزی لیسنس آقا کی کرتا ہے تو آقا قابل سزا ہے اور صرف وہی ہے بجز اسکے کہ ملازم بہی بموجب ایکٹ مذکور گیرندہ ایسے لیسنس کا ہو کیونکہ دفعہ ۴۲ مین جو تعریف ملازم کی ایسی صورت مین بطور اصلی مجرم کے ہے اوس سے یہ استنباط نہین کیا جا سکتا ہے کہ وہ بہی بموجب کسی دفعہ مندرجہ دفعہ ۴۳ کے قابل سزا ہے جبتک کہ اوسکا فعل ٹہیک انہین دفعات کے داخل نہو یہ ظاہر ہے کہ ایسے ملازم سے جو لیسنس دار نہو دفعہ ۴۵ ایکٹ مذکور متعلق نہین ہے اور اسلئے دفعہ ۴۳ مقدمہ حال ملزم سے متعلق نہین ہے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس وکینیڈی صاحب جسٹس

۱۳ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء ۴

صفحہ کتاب تجویز ہائی کورٹ ۲۲

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کہنڈیا بن پانڈو*

ایکٹ شہادت (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۳۰۔ اقبال ساتہی ملزمان کا جنکی تجویز کیجا بابت اوسی جرم کے عمل مین آئی ہو۔ شہادت۔

جبکہ ملزم پر صرف بربناے اقبالات دیگر ملزمان کے جنکی تجویز کیجا اوسکے ساتھ بابت ایک ہی جرم ہوئی تہی جرم ثابت قرار دیا گیا۔

تجویز ہوئی۔ کہ تجویز ثبوت جرم ناقص ہے حسب دفعہ ۳۰۔ ایکٹ شہادت ہند (۱ سنہ ۱۸۷۲ء) اس قسم کے اقبالات پر بمقابلہ ملزم کے لحاظ کیا جا سکتا ہے لیکن وہ حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور کے شہادت نہین ہے اور اسوجہ سے تنہا اقبالات مذکور کی بنا پر تجویز ثبوت جرم نہین ہو سکتی۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے ہے۔

سائل اور دیگر دو ملزمان کی نسبت تجویز کیجا بجرم چوری روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مقام تہانہ عمل مین آئی اور بہ ثبوت جرم تین مہینے کی قید سخت کا حکم دیا گیا۔

شہادت خلاف سائل کے صرف اقبالات اون ملزمان مین موجود تہی جو اوسکے ساتہی تہے سائل نے ہائی کورٹ مین درخواست بصیغہ اختیارات نظر ثانی واسطے منسوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے پیش کی۔

نگن داس تلسی داس منجانب سائل اقبالات ساتہی ملزمان کے کوئی شہادت خلاف ملزم نہین ہین اقبالات مذکور پر حسب دفعہ ۳۰ ایکٹ شہادت بشمول شہادت مندرجہ مسل لحاظ

* نظر ثانی فوجداری نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۹۲ء

سنہ ۱۸۹۱ع — مقدمہ قیصر ہند بنام کھنڈیا بن پانڈو

کیا جا سکتا ہے لیکن اسمقدمہ مین کوئی شہادت علاوہ اوسکے نہین ہے - پس تجویز ثبوت جرم قابل بحالی نہین ہے -

عدالت (برڈ اوڈ صاحب جسٹس و کینڈی صاحب جسٹس) نے تجویز ذیل صادر کی

تجویز - سائل پر جرم چوری صرف بربناے اقبالات ملزمان نمبر ۲ و ۳ کے ثابت قرار دیا گیا جنکی نسبت یکجا تجویز سائل کے ساتھ بابت اوسی جرم کے عمل مین آئی تھی حسب دفعہ ۳۰ - ایکٹ شہادت (ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ع) ان اقبالات پر بمقابلہ ملزم لحاظ کیا جاسکتا ہے لیکن وہ اصطلاحاً شہادت حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۳ - ایکٹ مذکور کے نہین ہے چنانچہ یہ بات بمقدمہ قیصر ہند بنام بیاجی (۱) ظاہر کی گئی تھی اور اسلئے تنہا اقبالات مذکور کی بنا پر تجویز ثبوت جرم نہین ہوسکتی اونپر صرف بحیثیت شہادت لحاظ کیا جا سکتا ہے اور اگر وہ شہادت بھی متصور ہون تو تنہا اونکو وہ وقعت نہین دیجا سکتی جو قانوناً شہادت حلفی شریک جرم کو دیجا سکتی ہے جس سے سوالات جرح کئے جا سکتے ہین تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کئے جاتے ہین اور ملزم مسمی کھنڈیا بن پانڈو جرم چوری سے جو مجسٹریٹ نے اوسپر ثابت قرار دیا ہے بری کیا جاتا ہے -

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈ اوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۱ع — ۲۴ ستمبر — ٹو کتاب انڈین لا رپورٹ ۱۶۲

بمقدمہ ہچا پا دشنو لنگوا +

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۱۴۵ (۲) - وقت جب مجسٹریٹ کو تجویز کرنی چاہیئے کہ کون شخص قابض ہے -

ازروے دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) مجسٹریٹ کو تجویز کرنا چاہیئے کہ کون شخص منجملہ فریقین جنکے باہم نزاع ہے قابض شے نزاعی کا اوسوقت ہے جبکہ مجسٹریٹ تنقیح کی بحث کا فیصلہ کرتا ہے اور نہ کسیوقت قبل اوسکے -

استصواب ازروے دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) از جانب جے ایل جانسٹن صاحب سشن جج دہاروار -

+ استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۱ع (۱) نظیر فوجداری ہائیکورٹ بمبئی مورخہ ۱۸ - نومبر سنہ ۱۸۸۸ع

سنہ ۱۸۹۱ء
ہچا پا د شیو گنگو

اجزائے ضروری استصواب حسب ذیل ہین۔

حسب طبق رپورٹ چیف کانسٹبل تعلقہ دہاوار کے کہ احتمال نقض امن کا باہم ہچا پا بن گنگا پا اور شیو گنگوا زوجہ گنگا پا کے بابت قبضہ مکان اور جایداد قیمتی متعلقہ اوسکے ہے مسٹر اولٹ شا (مجسٹریٹ درجہ اول) نے تحقیقات شروع کی اور معاملت دار اور مجسٹریٹ درجہ دوم دہاوار سے رپورٹ طلب کی اوسیوقت ہچا پا پسر متبنیٰ منظرہ گنگا پا متوفی شوہر شیو گنگوا نے ایک درخواست مجسٹریٹ ضلع کے روبرو گذرانی کہ پولیس نے دست اندازی بیجا میرے قبضہ جایداد مذکور مین کی اسپر مجسٹریٹ ضلع نے معاملت دار کو خود تحقیقات کرنے اور جایداد کی ایک فہرست مرتب کرنے اور اوسکی رپورٹ کرنیکا حکم دیا چنانچہ معاملت دار مکان مذکور پر گیا اور جب یہ دریافت ہوا کہ دو کمرہ مقفل ہین اور کنجیان ہچا پا کے پاس ہین کنجیان پیش کرنے کو اوس سے کہا اور جایداد مکان کی ایک فہرست بجز اوسکے جو دفینہ بیان کیا گیا مرتب کی اور ہمراہ اپنی رپورٹ اور کنجیان وغیرہ کے روانہ کی برطبق درخواست مزید ہچا پا کے مجسٹریٹ ضلع نے معاملہ مذکور واسطے فیصلہ کے سپرد مسٹر ولٹ شا یر کے کیا۔

مسٹر ولٹ شا یر نے کچھ عرصہ بعد اطلاع نامجات اظہار وجہ بنام فریقین کہ کیون کنجیان اور جایداد متنازعہ اون اشخاص کو واپس نہ کر دیجاوین جنسے وہ حاصل کی گئی تہین جاری کئے بعد ازان موصی الیہ نے دو معاملے اور شامل کئے یعنی تحقیقات ازروے دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری برطبق رپورٹ چیف کانسٹبل نسبت ظاہری جایداد غیر منقولہ کے اور تحقیقات برطبق درخواست ہاے ہچا پا نسبت کنجیون اور قیمتی جایداد منقولہ کے جسکی بابت بیان کیا گیا کہ پولیس نے ہچا پا کے قبضہ اور حفاظت سے لیکر فریق کی کو کیا اس کارروائی پر وکیل ہچا پا نے عذر کیا تھا۔

مسٹر ولٹ شا مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز کی کہ شیو گنگوا مکان پر قابض تھی اور اوسنے اپنے آپکو مکان مذکور مع اوسکے اسباب کے قابض رہنے کی مستحق تا وقتیکہ وہ باضابطہ بیدخل کیجاوے ظاہر کیا اور اس اثنا مین اپنے قبضہ مین ہر قسم کی مداخلت کرنے سے منع کیا نیز موصی الیہ نے حکم دیا کہ کنجیان اونکو واپس کر دیجاوین جنسے لی گئین ہین یعنی ہچا پا اور شیو گنگوا کو

ضابطہ جو مجسٹریٹ درجہ اول نے درباب شامل کرنے دونون معاملات تحقیقات مذکورہ بالا اور صادر کرنے حکم یکجائی نسبت اونکے ازروے اوس دفعہ کے جو جزواً متعلق ہے

اختیار کیا ہے خلاف قانون اور بیضابطہ ہے بالخصوص جبکہ اطلاعنامہ مین حوالہ کنہیان کا دیا گیا اور صرف کنیھون کا حوالہ ہے جیسا کہ مین اوسکو سمجھتا ہون -

\+ + + + + +

سوا اوس قبضہ کے جسکی تجویز اور تائید کرنا مجسٹریٹ پر قانوناً لازمی تہا اوسوقت کا قبضہ تہا جسوقت کارروائیات کا آغاز ہوا اور نہ کہ اوسوقت جبکہ وہ واپس گیا اور تحقیقات کی یعنی چار مہینے قبل آغاز کارروائیات کسی عدالت کے -

مسٹر ولٹ شائر کے احکام کی تعمیل مین سے ملتوی کردی اور تا صدور احکام ہائیکورٹ کے معاملات کو حالت موجودہ مین چھوڑ دیا -

برنیین (بمعیت مانک شاہ جہانگیر شاہ) منجانب ہیچا پا -

لینگ بمعیت) گنیش رام چندر کرلوسکر) منجانب شیو لنگوا -

شانتارام نراین وکیل سرکار منجانب سرکار -

برلنسن مجسٹریٹ کو یہ فیصلہ کرنا چاہیے تہا کہ کون فریق اوسوقت قابض تہا جسوقت اونہون نے از روے دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحقیقات کی نہ کہ اوسکے پیشتر کے زمانہ کی بابت عبارت دفعہ مذکور صاف اور غیر مشتبہ ہے -

از **عدالت** - مجسٹریٹ نے اپنے حکم ۹ - جون گذشتہ مین یہ تحریر کیا ہے بیدخلی منجانب ایک شخص کے دوسرے شخص کی جو جایداد پر قانوناً قابض ہے شخص سابق الذکر کو کوئی حقوق ایسے عطا نہین کرتی جنکو مین تسلیم کرسکتا ہون مین بالضرور زمانہ قبل از نزاع کا ذکر کرونگا جبکہ قبضہ تہا ایک شخص یا دوسرے شخص نزاع کنندگان کو بلا مزاحمت حاصل تہا میری تحقیقات بالضرور اوس نزاع کی بابت ہوگی کہ کون فریق شے متنازعہ فیہ پر قبل اسکے قابض تہا کہ کوئی کارروائیات عدالتون مین اوس معاملہ کی نسبت ہوئی ہون " اس تجویز کے کرنے مین مجسٹریٹ نے فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ بمقدمہ مہیش چندر خان (۱) کی پیروی کی لیکن تجویز مذکور از روے دفعہ ۵۳۰ ایکٹ ۱۸۸۲ء تہی جسکے احکام کی اوسکی ہم مضمون دفعہ (دفعہ ۱۴۵) مجموعہ ضابطہ فوجداری حال سے ترمیم کیگئی ہے جسکی روسے مجسٹریٹ کو تجویز کرنا چاہئے کہ کون فریق باہم جنکے نزاع ہے شے متنازعہ فیہ پر اوسوقت قابض ہے جبکہ مجسٹریٹ بحث قبضہ کا فیصلہ

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۱

۱۸۹۱ء مقدمہ نمبر ۱ شیو لنگاپا

کرتا ہے چونکہ مجسٹریٹ نے احکام قانون کی تعمیل نہین کی لہذا ہم اونکے حکم کو منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ اگر مومی الیہ کو معلوم ہو کہ ہنوز نقض امن کا احتمال اوس مکان کے متعلق جسکی نسبت اونکا حکم ہے موجود ہے تو اونکو قبضہ کی بحث کا فیصلہ مطابق قانون کے کرنا چاہیئے

حکم مجسٹریٹ منسوخ اور مقدمہ واپس کیا گیا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اباجی رامچندر*

۱۸۹۱ء ۳ ستمبر صفحہ کتاب انڈین لاء رپورٹ ۱۰۹

مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۴۷۵ - قبضہ مین رکھنا ایسے کاغذات کا جنپر نشانات یا علامات ملتبس ہون - فرد قرارداد جرم حسب دفعہ ۴۷۵ کس طرح پر مرتب ہونی چاہیئے - ہدایت غلط - شہادت جعل -

اثناے تحقیقات پولیس مین جو نسبت ایک استغاثہ سرقہ کے تہی ملزم کے مکان کی تلاشی لی گئی اور ایک منٹہ کاغذات کا جسمین قریب ۱۰۰ کاغذ کے تہے ملا ان کاغذات کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ وہ جعلی تہے یا واسطے جعل کے بنائے گئے تہے برطبق اسکے ملزم سپرد عدالت سشن بجرم دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند کیا گیا چند روز قبل تجویز ملزم کے پولیس نے ایک شخص شیو لنگاپا کے مکان کی تلاشی لی جو گواہ مدعا علیہ کا تہا اور ایک منٹہ کاغذات مشتبہ کا ملا جو وقت تجویز بطور شہادت خلاف ملزم پیش کیا گیا ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند صادر ہوئی اور اوسکو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی۔

بمنسوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے یہ تجویز ہوئی کہ جو کاغذات مشتبہ شیو لنگاپا کے مکان مین سے ملے خلاف ملزم شہادت مین قابل پذیرائی نہ تہے۔

مزید بران یہ تجویز ہوئی کہ صاحب جج نے جو یہ ہدایت جوری کو نسبت اون کاغذات کے کی کہ اونسے مابین ملزم اور بہت سے گواہان اوسی فرقہ کے ایک قسم کا تعلق ثابت ہوتا تہا اور اونسے یہ بہی ثابت ہوتا تہا کہ کس حد تک سلسلہ جعل کا موضوع مین تہا اور اسطرح پر کاغذات مذکور واقعہ متعلقہ نسبت علم اور نیت مجرمانہ کے تہے ایک ہدایت غلط تہی جس سے ملزم کو نقصان پہونچا۔

جب کسی شخص ملزم کی نسبت بجرم دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز عمل مین آوے تو فرد قرارداد جرم اسطرح پر مرتب کیجانی چاہیئے کہ اوس مین صاف طور پر تفصیل اوس جزو دفعہ کی ہو جو متعلق مقدمہ ہے اور اوس مین صاف طور پر تصریح

* اپیل فوجداری نمبر ۲۲۳ سنہ ۱۸۹۰ء

۱۹۰۸ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
راجی رامچندر

اون خاص کاغذات کی جو جنپر نشان یا علامت ملتبس ہو جنکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ بقبضہ ملزم بہ نیت مبینہ فقرہ مذکور ہے تھے ۔

اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے جو ڈاکٹر اے ڈی یولن صاحب سشن جج سلے نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام راجی رامچندر صادر کیے ۔

بوجہ ایک استغاثہ کے جو ایک شخص ناگو پا نے راجی رامچندر ملزم پر ایک کاغذ اسٹامپ کے چرا لینے کا کیا تھا پولیس نے مکان ملزم واقع موگلی کی ۱۰ اگست ۱۹۰۸ء کو تلاشی لی پولیس نے ایک مشتبہ کاغذات کا جسمین قریب ۵۰ کاغذ کے بشمول کاغذ اسٹامپ گمشدہ کے تھے مکان کے کمرہ درمیانی مین الماری مین پایا ان مین سے اکثر کاغذات کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ جعلی تھے یا واسطے جعل کے بنائے گئے بمطابق اسکے ملزم واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن بیلگام بجرم ذیل کیا گیا ۔

یہ کہ بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۰۸ء یا قریب اسکے ملزم کے قبضہ مین کاغذات نمبر ۱ لغایت ۵ تھے اور دیگر کاغذات جو اسکو دکھلائے گئے جنپر مہر اور دستخط دیسائی دتاتا ساری کے بہ نیت بنانے کفالت کے جعلی بنائے گئے تھے اور اسوجہ سے وہ مرتکب جرم دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کا ہو ۔

بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء یعنی چند روز قبل آغاز تجویز ملزم کے پولیس نے ایک عرضی بلا نام پا کر ایک شخص شیو لنگا پا کے مکان کی جو مدعا علیہ کا گواہ تھا تلاشی لی اور ایک مشتبہ کاغذات مشتبہ کا جسمین قریب ۱۲ کاغذ کے تھے پایا یہ کاغذات بوقت تجویز اور شہادت مین خلاف ملزم کے پیش کئے گئے ۔

سشن جج نے بوقت جوری کو ہدایت کرنے کے نسبت ان کاغذات کے حسب ذیل رائے ظاہر کی ۔

"مجکو جوری کی توجہ بجانب اوس مشتبہ کاغذات کے جو ۲۲ اپریل گذشتہ کو شیولنگا پا کے مکان مین ملا مائل کرنی چاہیے یہ ادعا نہین کیا گیا ہے کہ وہ ملزم کے قبضہ مین ملے لیکن یہ حجت کی گئی ہے کہ اون مین سے ایک قسم کا تعلق مابین ملزم اور اوسکے بہت سے گواہان کے جو اوسی فرقہ سے تھے ثابت ہوتا ہے اور اون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کس حد تک رواج جعل کا موضع موگلی مین تھا اور اسطرح پر کاغذات مذکور واقعہ متعلق نسبت امر علم اور نیت مجرمانہ کے ہین ۔

مین اس امر کو ناممکن سمجھتا ہون کہ شہادت کو نسبت اس جزو مقدمہ کے نظر انداز کرون کیونکہ وہ مجکو بہ تعلق ملزم کے جرم یا بیگناہی کے نسبت تحقیق کرنے صداقت کے بشرط امکان نہایت اہم معلوم ہوتی ہے اسیوجہ سے تحقیقات مین بہت طوالت اور پیچیدگی ہو گئی لیکن اگر اس انکشافات حال جدید کی پوری تحقیقات نہ کیجاتی تو مقدمہ بالکل ناکمل رہتا ۔

\+ + + + + + + + +

سنہ ۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
آباجی رامچندر

تجویز کو ان کاغذات کی باحتیاط جانچ کرنی چاہیے کیونکہ ان میں سے بعض کاغذات سے بلاشبہ زیادہ تر حال تعلق مختلف اشخاص متعلقہ معاملہ کا اور مقدمہ کا عام طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

\+ \+ \+ \+ \+ \+ \+

صرف وہ کاغذات جو مہر کیا یا غیر مہر کیا مقدمہ ہذا سے متعلق ہیں مدہ برو جوری کے پڑہے گئے لیکن بہت سے دیگر کاغذات کم و بیش مشتبہ اوس مثل میں ہیں جو شیولنگاپا کے مکان میں ملا اور وہ سب اس مقدمہ میں داخل اور روبرو جوری کے پیش ہیں۔

ملزم مجرم جرم دفعہ ۲۰۵ مجموعہ تعزیرات ہند قرار دیا گیا اور اوسکی نسبت حکم سزا حبس دوام بعبور دریاے شور صادر ہوا۔

بنا برضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔

برمنین (المعیت مانک شاہ جہانگیر شاہ) منجانب ملزم۔ جو کاغذات کہ شیولنگاپا کے مکان میں ملے خلاف ملزم شہادت میں قابل پذیرائی نہیں ہیں کاغذات مذکور کو کوئی تعلق کسی قسم کا اصل امر سے نہیں ہے کہ آیا ۱۰۔ اگست ۱۸۹۰ء کو ملزم کے قبضہ میں کاغذات جن پر مہر یا علامات ملتبس بہ نیت ارتکاب جعل کے تھیں تھے یا نہیں سشن جج نے ہدایت غلط جوری کو نسبت اس امر کے دی اور اس سے ملزم کو نقصان پہونچا علاوہ اسکے جو الزام کہ خلاف ملزم کے ثابت ہوا نہایت مبہم ہے فرد قرارداد جرم سے تصریح اون خاص کاغذات کی نہیں ہوئی تھی جنکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ملزم کے قبضہ میں بہ نیت ارتکاب جعل تھے

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔ جو کاغذات کہ شیولنگاپا کے مکان میں ملے شہادت میں بہ ثبوت اس امر کے پذیرا کئے گئے تھے کہ خود گواہان مدعا علیہ جعل میں شریک تھے میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کاغذات مذکور نسبت امر علم مجرمانہ کے واقعہ متعلقہ ہیں اگر ان کاغذات پر بھی لحاظ نہ کیا جاوے تو بھی مسل میں ثبوت کافی بغرض بحالی تجویز ثبوت جرم کے ہے اقل درجہ تجویز مکرر ہونی چاہیے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام اودہرا (۱) ملاحظہ طلب

برڈاوڈ صاحب جسٹس۔ ملزم کی نسبت تجویز بجرم دفعہ ۴۷۳ مجموعہ تعزیرات ہند بابت چند کاغذات کے جو ۱۰۔ اگست ۱۸۹۰ء کو اوسکے قبضہ میں پائے گئے عمل میں آئی ملزم نومبر ۱۸۹۰ء میں واسطے تجویز کے سپرد کیا گیا اور تجویز بعدالت سشن یکم مئی سنہ ۱۸۹۱ء کو شروع ہوئی ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۹۰ء کو چند کاغذات شیولنگاپا کے مکان میں جو منجملہ گواہان مدعا علیہ کے ایک گواہ تھا ملے اور یہ کاغذات جنمیں سے بعض کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ وہ جعلی ہیں بوقت تجویز بطور شہادت منجانب مدعی پیش کئے گئے اور سشن جج نے انکو بطور

(۱) انگریزی اہلہ رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۲

۱۹۰۸ء
فوجداری اپیل
۱۶۸
اودھی رام چند

شہادت خلاف ملزم پیدا کیا حاکم موصوف کی ہدایت تحریری مین جو اونہون نے جوری کو کی ہنکو ہدایت ذیل نسبت ان کاغذات کے ملین ۔

"جوری کو مزید بران اون حالات پر لحاظ رکھنا چاہئے جو متعلق بیع اور حوالگی قبضہ (مکان کے جسمین کاغذات مذکور ۱۱ اگست ۱۹۰۸ء مین ملے) ہین اون اشخاص پر جنکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ ہر دو مواقع پر موجود تھے اور اونکے تعلق پر جو اونکو ملزم کے ساتھہ تھا اور نیز اس امر پر کہ اونکو کیا تعلق اون کاغذات مشتبہ سے تھا جو بعد ۲۰ - اپریل گذشتہ کو پولیس کو ملے

\+ + + + + + +

"تمکو جوری کیوجہ بجانب اوس مشتبہ کاغذات کے جو ۲۰ - اپریل گذشتہ کو شیولنگا پا کے مکان مین ملا مائل کرنی چاہئے اور جو بیان کیا گیا ہے کہ وہ ملزم کے قبضہ مین ملے لیکن یہ حجت کی گئی ہے کہ اون سے ایک قسم کا تعلق مابین ملزم اور اوسکے بہت سے گواہان کے جو اوسی فرقہ سے تھے ثابت ہوتا ہے اور اون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کس حد تک رواج جعل کا موضع موگی مین تھا اور اس طرحپر کاغذات مذکور واقعہ متعلقہ نسبت امر علم اور نیت مجرمانہ کے ہین

\+ + + + + + +

جوری کو ان کاغذات کی باحتیاط جانچ کرنی چاہئے کیونکہ اون مین سے بعض کاغذات سے بلاشبہ نہایت حال تعلق مختلف اشخاص متعلقہ معاملہ کا اور مقدمہ کا عام طور پر ظاہر ہوتا ہے + + + + + + صرف وہ کاغذات جو صریحا بہ غیر مقدمہ سے متعلق ہین بروبرو جوری کے پڑہے گئے لیکن بہت سے دیگر کاغذات کم و بیش مشتبہ اوس مثل مین ہین جو شیولنگا پا کے مکان مین ملا اور وہ سب اسمقدمہ مین داخل اور روبرو جوری کے پیش ہین ۔"

ہماری صاف یہ رائے ہے کہ کاغذات مابہ البحث کبھی شہادت مین پیش نہونے چاہئین تھے اور جج کی ہدایات جوری کو نسبت اونکے غلط ہین اور ضرور ہے کہ خواہ مخواہ اون سے ملزم کو نقصان پہونچا ہو۔ اپریل ۱۹۰۸ء مین چند کاغذات مشتبہ کا ایک ایسے شخص کے قبضہ مین سے نکلنا جسکو ملزم سے صرف یہ تعلق ہے کہ وہ علاوہ اوسکے گواہ کے طالب علم ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اوسی فرقہ سے ہے کوئی شہادت خلاف ملزم کے نہین ہو سکتا اس امر سے کہ جعل کا موضع مین عام رواج تھا اور اپریل ۱۹۰۸ء مین شیولنگا پا قبضہ مین کاغذات جعلی تھے صحیح طور پر یہ تصور نہین کیا جا سکتا ہے کہ کسی طرحپر تصفیہ اس امر کا ہوتا ہے کہ آیا ۱۱ - اگست ۱۹۰۸ء کو ملزم کے قبضہ مین وہ کاغذات جو اوسوقت اوسکے مکان مین پائے گئے ایسی نیت کے ساتھہ تھے جو داخل منشاے دفعہ ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند ہے ۔

سنہ ۱۸۹۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
لالجی رامچندر

جو فرد قرار داد جرم کہ اس مقدمہ مین مرتب ہوئی بہت زیادہ مبہم ہے۔ اوسکی روسے ملزم پر کاغذات نمبرا لغایت ۵۔ اور دیگر کاغذات کے قبضہ مین رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ دیگر کاغذات مین جنکا ذکر کیا گیا ہے وہ کاغذات سے کم نہین ہین جو بوقت تجویز داخل کئے گئے تھے۔ فرد قرار داد جرم سے جو اس طرح پر مرتب کی گئی ملزم یہ نہین جانسکتا تھا کہ اوسکو کس بات کی جوابدہی بجز نسبت کاغذات ا لغایت ۵ کے کرنی ہے فرد قرار داد جرم مطابق عبارت اوس جزو دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے مرتب کیجانی چاہیئے تھی جو اسمقدمہ سے متعلق ہے اور اوس سے صاف طور پر تصریح اون خاص کاغذات کی مہر نشان یا علامت ملتبس تھی جنکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بقبضہ ملزم بہ نیت مبینہ دفعہ مذکور تھے ہونی چاہیئے تھی اور بعد اسکے شہادت صرف نسبت اونہین کاغذات کے لینی چاہیئے تھی ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ ملزم کی نسبت تجویز مکرر باعدالت سشن بموجب ہدایت کے عمل مین آوے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کئے گئے اور تجویز مکرر کا حکم صادر کیا گیا

صیغہ اپیل فوجداری

سنہ ۱۸۹۵ء
۲۳ ستمبر
منقول از کتاب ... ۱۹۴

باجلاس سر چارلس سارجنٹ صاحب نائٹ چیف جسٹس و بیڈ اوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کہانڈو ولد بہوانی*

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۳۰۰۔ اقدام قتل عمد۔ قتل عمد۔

ملزم نے تین ضرب لاٹھی کی متوفی کے سر پر بہ نیت اوسکے ہلاک کرنے کے لگائین متوفی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا ملزم نے یہ جانکر کہ وہ مرگیا اوس جہوپڑے مین جسمین وہ پڑا ہوا تھا اس غرض سے آگ لگادی کہ کل شہادت جرم کی مفقود ہوجاوے شہادت طبی سے یہ ثابت ہوا کہ جو ضربین ملزم نے لگائین اون سے احتمال وقوع ہلاکت کا تھا اور وہ وہ باعث ہلاکت نہین باعث ہلاکت دراصل وہ ضرر تھا جو جلنے سے جب ملزم نے جہوپڑے مین آگ لگادی پہونچا۔

تجویز ہوئی (پارسنس صاحب جسٹس مختلف الراے) کہ ملزم مجرم اقدام قتل عمد بموجب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے۔

از پارسنس صاحب جسٹس ملزم مجرم قتل عمد بموجب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے یہ مقدمہ حسب دفعہ ۳۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) بغرض منظوری حکم سزاے موت کے جو نسبت ملزم کے صادر ہوا تھا ارسال کیا گیا۔

* مقدمہ منظوری حکم سزاے موت نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۹۵ء

۱۸۹۵ء
کوئین امپرس
بنام
سرکھودار بہاری

سپردکنندہ مین اپنا یہ یقین بیان کیا کہ ہلاکت متوفی کی وجہ جلنے کے اور نہ بوجہ اوس زخم کے جو پشت و سر پر تہا ہوئی اوسنے بیان کیا کہ زخم کے اثر سے بیہوشی کا ہونا ممکن تہا لیکن خود زخم باعث اوسکی ہلاکت کا نہین ہوسکتا تہا سول سرجن کا عدالت سشن مین اظہار نہین لیا گیا لیکن ہماری رائے مین اوسکا پورا پورا اظہار نسبت نوعیت زخم مبینہ نامبردہ اور نسبت وجوہ اوسکے یہ خیال کرنے کے کہ زخم مذکور مہلک نہین ہوسکتا تہا لیا جانا چاہئے تہا اگر اون ضربون سے جو ملزم نے لگائین احتمال وقوع مین آنے ہلاکت متوفی کا نہ تہا اور فی الواقع وہ باعث ہلاکت نہ تہین بلکہ اونکی وجہ سے وہ صرف بیہوش ہوگیا تو بذریعہ ضرب لگانے کے وہ مرتکب قتل عمد کا نہین ہو بلکہ صرف مجرم اقدام قتل عمد کا ہوا خواہ بذریعہ مارنے کے یا اوسکے جلانے کے وہ ہر آئینہ باعث ہلاکت متوفی کا ہوا لیکن اگر باعث ہلاکت صرف جلنا تہا اور نہ ضربات تو یہ امر تصفیہ طلب ہوگا کہ آیا وہ فعل جو دراصل باعث ہلاکت ہوا ایسی نیت یا علم کے ساتہ کیا گیا جیسا کہ منشاے تعریف قتل انسان مستلزم السزا قرار مندرجہ دفعہ ۲۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند مین داخل ہے اگر وجہ ہلاکت جلنا تہا اور جہونپڑے مین اوسی نیت سے جس سے ضربین لگائی گئین آگ لگائی گئی تو نسبت مجرم ہونے ملزم کے کوئی کلام نہین ہوسکتا وہ اوس صورت مین مجرم جرم قتل عمد کا ہوگا لیکن اگر بوقت جہونپڑے مین آگ لگانے کے ملزم کو واقعی متوفی کے مرچکنے کا یقین تہا تو ظاہر ہے کہ یہ قرار دینا ضرور ہوگا کہ ملزم کی آگ لگانے سے نیت نہین ہوسکتی تہی کہ متوفی کو ہلاک کرے اور نہ وہ یہ جان سکتا تہا کہ اوسکے فعل سے احتمال ہلاکت متوفی ہے لیکن جو ضرر کہ لاٹہی سے پہونچایا گیا اگر واقعی خطرناک قسم کا ہوتا اور اوس سے احتمال وقوع مین آنے ہلاکت کا ہوتا تو جہونپڑے مین آگ لگانے کے فعل سے ہلاکت متوفی مین منجانب ملزم کے محض تعجیل ہوتی اور اوس صورت مین صحیح طور پر ہلاکت اون ضربون سے منسوب ہوسکتی جو حسب نیت مقابلہ مارڈالنے متوفی کے لگائی گئی تہین اور مشتبہ اس مقدمہ مین شاید بذریعہ اظہار مزید سول سرجن کے صاف ہوسکین لہذا ہم یہ ہدایت کرتے ہین کہ اوسکی شہادت بلحاظ تحریرات بالا کے لیجاوے۔

اقبال ملزم کا سول سرجن کے روبرو پڑہا جاوے اور اوس سے خاصکر یہ دریافت کیا جاوے کہ آیا ضربین جو ملزم نے بیان کین اور زخم جسکا اوسنے معائنہ کیا خطرناک قسم کے تہے اور اون سے احتمال وقوع مین آنے ہلاکت کا اگر جہونپڑے مین آگ نہ لگائی جاتی تہا یا نہین اور آیا ضرر جو آگ سے پہونچا وہ اس قسم کا تہا کہ وہ بنفسہ باعث ہلاکت ہوسکتا تہا اور علاوہ برآن اگر زخم جو لاٹہی یا دیگر آلہ سے جو ممکن ہے کہ استعمال کیا گیا ہو لگائے گئے خطرناک قسم کے تہے تو آیا اوسکی یہ رائے ہے کہ جلنے کی وجہ سے ہلاکت مین جلدی ہوئی اور نہ خود جلنا باعث ہلاکت تہا شہادت مزید دربارہ ملزم کے

۱۸۷۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
کمانا مرد ولد بیواگی

لی جاسے اور وہ اندر تین ہفتہ کے عدالت ہذا مین ارسال کیجاے۔

چنانچہ سول سرجن کا اظہار لیا گیا اوسکی شہادت بمضمون ذیل ہے۔

"یکم جون کو لاش ایک بڈہے آدمی کی میرے پاس ملاحظہ کے لئے بہیجی گئی مین نے اوسکا معاینہ کیا وہ ایک بڈہے آدمی کی لاش تہی مین اوسکی عمر نہین بتلا سکتا لاش مذکور جبکہ وہ میرے پاس پہونچی بہت سڑگئی تہی مین نے بجانب چپ بازو کے نیچے جسم مین ایک سوراخ پایا جو پیٹ کے اندر تک پہونچ گیا تہا جسمین ہوکر بعض آنتین وغیرہ نکل آئی تہین چمڑا بہت جہلس گیا تہا اور سڑ گیا تہا لہذا مین یہ نہین بیان کرسکتا کہ کیونکر یہ زخم لگا تہا ایک زخم تیز آلہ کا دو انچ لنبا تہا جو سر کے پیچہے کی ہڈی تک پہونچ گیا تہا خود ہڈی کو ضرر نہین پہونچا تہا مین نے سر کو نہین کہولا پیچہے کا دہڑ بالکل جہلس گیا تہا اور ٹانگون اور چوتڑون کے اوپر کا چمڑا بہی جہلس گیا تہا مین نے جسم کو چاک نہین کیا مین نے ملزم کے بیانات کو سنا سر کا زخم ایک ضرب خطرناک سے پہونچا تہا لیکن میری راے مین اوس سے احتمال وقوع مین آنے ہلاکت کا نہ تہا مین نے صرف ایک زخم سر پر پایا جو سوراخ کے پہلو مین تہا وہ ایسی ضرب کا نہین معلوم ہوتا تہا جو لاٹہی سے لگائی گئی ہو میری راے مین باعث اوس سوراخ کا کسیقدر مبنی ہوئی حالت چمڑے کی اور کسیقدر سڑی ہوئی حالت جسم کی تہی میری راے مین سر کا زخم باعث ہلاکت ہوتا اگر جہونپڑے مین آگ نہ لگائی جاتی میری دانست مین باعث ہلاکت جلنا تہا اور اوسکی وجہ سے ہلاکت مین محض تعجیل نہین ہوئی جو ضرب کہ سر مین لگی غالبا اوسکی وجہ سے دماغ کو صدمہ پہونچا جو مترکہ جلنے سے پہونچا اس قسم کا تہا کہ اوس سے ہلاکت وقوع مین آسکتی تہی غالبا متوفی سر کی ضرب سے جسکا نشان مین نے دیکہا بیہوش ہوکر گر پڑا ہوگا"۔

سوالات جرح۔ میری راے مین متوفی بعد لگنے ضرب کے فورًا ہلاک نہین ہوا۔

بوقت پہونچنے اس شہادت کے مقدمہ مین پہر مباحثہ ہوا اور تجاویز ذیل صادر ہوئین۔

برڈاوڈ صاحب جسٹس۔ ہمارے پاس اب شہادت طبی پہونچی جو بذریعہ ہمارے حکم مورخہ ۱۰ اگست کے طلب کی گئی تہی شہادت مذکور بدین مضمون ہے کہ ہلاکت متوفی کا باعث وہ ضربین نہ تہین جو ملزم نے لگائین اور علاوہ اسکے ضربات مذکور سے احتمال وقوع مین آنے ہلاکت کا نہ تہا مگر غالبا اون سے متوفی بیہوش ہوگیا تہا۔ ہلاکت دراصل بوجہ اوس ضرر کے وقوع مین آئی جو بوقت ملزم کے جہونپڑے مین آگ لگانے کے جلنے سے پہونچا ہلاکت مین بوجہ جلنے کے محض تعجیل نہین ہوئی ملزم کے اقبال اور شہادت طبی کے ایک ساتھ پڑہنے سے مجکو اس امر مین کچہ شبہہ نہین ہے کہ ملزم کو یہ یقین تہا کہ بوقت اوسکے جہونپڑے مین آگ لگانے کے متوفی مرچکا تہا۔

ملزم تسلیم کرتا ہے کہ اوسنے متوفی کو بہ نیت اوسکے ہلاک کرنے کے مارا تہا لہذا باعتبار نیت وہ قاتل ہے لیکن بربناے شہادت جیسی کہ وہ ہے یہ قرار پانا چاہیئے کہ مارنا قتل عمد کی حد تک نہین

سنہ ۱۸۹۰ء
قیصرہ ہند
بنام
کہانڈو

پہونچتا تہا مگر وہ اقدام قتل عمد کی حد تک پہونچتا ہے میری راے مین ملزم کی نسبت بہی تصور کرنا چاہئے کہ اوس نے جہوپڑے مین بغرض رفع کرنے شہادت قتل عمد کے آگ لگا دی تہی کہ جسکا وہ اپنی دانست مین مرتکب ہوا تہا گو خود اوسنے کوئی اس قسم کی وجہ اپنے طریق عمل کی نہین بیان کی مگر جہوپڑے مین آگ لگانے سے وہ واقعی مرتکب ہلاکت ہوا اور امر تصفیہ طلب مقدمہ ہذا مین بہ تعلق تعریف مندرجہ دفعہ ۲۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند یہ ہے کہ آیا اوس نے جہوپڑے مین آگ بہ نیت ارتکاب ہلاکت یا بہ نیت ارتکاب ایسے ضرر جسمانی کے لگائی جس سے احتمال وقوع مین آنے ہلاکت کا تہا یا بہ علم اس امر کے کہ احتمال باعث ہونے ہلاکت کا بذریعہ فعل مذکور کے تہا چونکہ میری یہ راے ہے کہ ملزم بوقت مکان مین آگ لگانے کے یہ جہتا تہا کہ متوفی مرچکا تہا لہذا مین یہ نہین قرار دے سکتا کہ فعل جہوپڑے مین آگ لگانے کا جس سے ہلاکت وقوع مین آئی ایسی نیت یا علم سے کیا گیا تہا جیسا کہ داخل منشاے دفعہ ۲۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند ہے جہوپڑے مین آگ لگانے سے ملزم کی ایسی نیت نہ تہی کہ وہ ہلاکت متوفی کو یقینی کردے مین یہ باور نہین کرتا کہ اوسکی یہ نیت تہی اگر ایسی صورت ہوتی تو مجکو تجویز ثبوت جرم کے بحال کہنے مین کچہہ دقت ہوتی لہذا مین تجویز ثبوت جرم کو ساتہہ ایک تجویز ثبوت جرم بموجب دفعہ ۳۰۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے تبدیل کرونگا اور چونکہ ارتکاب ضرر سکا ہلو لہذا مین ملزم کی نسبت حکم سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور صادر کرونگا چونکہ پارسنس صاحب جسٹس کو اس راے سے اتفاق نہین ہے لہذا ضرور ہے کہ مقدمہ روبرو کسی دوسرے حاکم کے بموجب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش کیا جاوے۔

پارسنس صاحب جسٹس۔ مین اپنے ذی علم ہم جلیس کے ساتہہ اس راے مین اتفاق نہین کرسکتا کہ جرم جسکا ملزم مجرم ہے صرف ایک جرم اقدام قتل عمد کا ہے میری راے مین جرم مذکور قتل عمد ہے ملزم نے دیدہ و دانستہ بہ نیت ہلاک کرنے اپنے خسر کے اوسکے سر پر تین ضرب لگائین بعدہ اوس نامبردہ کو اوٹہا کر ایک چیرہ کا بکس اوسکے سر کے نیچے رکہا اور اوس جہوپڑے مین جسمین وہ تہا آگ لگادی اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ خسر جو ہلاک نہین ہلوا تہا بلکہ صرف بوجہ ضربون کے بیہوش ہوگیا تہا جلکر مرگیا میرے ذی علم ہم جلیس کی یہ راے ہے کہ ملزم مجرم قتل عمد کا نہین ہے کیونکہ بوقت جہوپڑے مین آگ لگانے کے اوسنے یہ سمجہہ لیا تہا کہ اوسکا خسر مرچکا ہے اور اوسکی غرض جہوپڑے مین آگ لگانے سے ظاہرا یہ تہی کہ شہادت جرم کی رفع ہو جاوے اور نہ یہ کہ ہلاکت متوفی کی یقینی ہو جاوے بغرض اسکے کہ یہ غلطی واقعات کی اگر اوسکا کچہہ وجود ہو ایک عذر جایز واسطے صفائی ملزم کے ہوتا میری یہ راے ہے کہ شہادت موجودہ مسل واسطے جواز کسی قیاس تبدیل نیت کے کافی نہین ہے یہ صحیح ہے کہ ملزم کا یہ بیان ہے کہ فوراً

[illegible]
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
کمانڈو

بعد لگانے تین ضرب کے اوسکا خسر مرکز زمین پر گر پڑا مگر وہ یہ نہین کہتا ہے کہ اوسنے کسی طرح پر
اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرلیا تہا کہ وہ واقعی مرگیا تہا یا یہ کہ اوسنے یہ خیال کیا کہ وہ مرگیا تہا اور یہ وہ
مطلقاً نہین کہتا کہ اوسکی نیت جہوپڑے مین آگ لگانے سے اخفاے اپنے جرم سے ہتی وہ یہ نہین
بیان کرتا کہ اوسکی کیا نیت ہتی چونکہ صورت یہ ہے لہذا میری راے مین قیاس قانونی یہ ہے کہ جو کچہ
اوسنے کیا وہ برابر ایک ہی نیت سے کیا کوئی شہادت یا ثبوت کسی تبدیل نیت کا نہین ہے پس
نیت ملزم کی ہلاکت کی پائی جاتی ہے اور دو فعل سے مگر جنکا ارتکاب ملزم نے کیا ہلاکت وقوع
مین آئی یعنی ایسے افعال جو یکے بعد دیگرے دوسرے کے عمل مین آئے اور وہ باہم ایک دوسرے
سے اسقدر ملے ہوئے ہین کہ جدا نہین کئے جاسکتے اور ایک جرم سے ایک نیت اور دوسرے
جرم سے دوسری نیت منسوب نہین کیجاسکتی بلکہ دونون افعال سے وہ نیت ابتدائی منسوب کرنی چاہئے
جسکی وجہ سے ارتکاب افعال مذکور کا ہوا اور بلا ہونے نیت مذکور کے اون افعال مین سے کوئی فعل
عمل مین نہ آتا میری راے مین ملزم ارتکاب افعال مذکورہ سے مجرم قتل عمد کا ہوا یہ قتل نہایت دیدہ و دانستہ
بلا اشتعال اور وحشیانہ طور کا تہا اور مین حکم سزاے موت کو بحال کرونگا لیکن چونکہ باہم ہمارے نسبت
اوس جرم کے جو واقعی قانوناً ملزم پر ثابت قرار دینا چاہئے اختلاف ہے لہذا ضرور ہے کہ مقدمہ کسی دوسرے
حاکم کے روبرو پیش کیا جاے مین یہ بھی تحریر کرتا ہون کہ اگر جرم صرف جرم اقدام قتل عمد کا قرار پائے
تو مجکو اوس حکم سزا سے اتفاق ہے جو میرے ہمجلیس نسبت جرم مذکور کے صادر کرنا تجویز کرتے ہین۔

بوجہ اوس اختلاف راے کے مقدمہ سارجنٹ صاحب چیف جسٹس کے سپرد کیا گیا۔

تجویز ذیل چیف جسٹس صاحب ذیعلم نے صادر فرمائی۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس ۔ یہ امر قابل افسوس ہے کہ توجہ سول سرجن کی
اس بیان قیدی کیطرف کہ اوسنے متوفی کے تین ضرب مارین مائل نہین کی گئی ان مین سے دو ضرب
کا نہر لگی تہین اور سول سرجن سے صرف نسبت نتائج قرین قیاس اوس زخم کے جو سر کے پیچہے کیطرف
لگا تہا سوالات کئے گئے مین نے وہ لاٹہی طلب اور ملاحظہ کی کہ جس سے وہ ضربات لگائی گئی تہین
میری راے مین بہت کم وجہ نسبت اس امر کے شبہہ کرنیکی تہی (خاصکر اسوجہ سے کہ متوفی مبتلاے عارضۂ
جذام اور کمزور رہتا) کہ ضربہاے مذکور کا نتیجہ مہلک ہوا اور ملزم بہی خود یہی بیان کرتا ہے لیکن بفرض اسکے
کہ متوفی اون ضربونکے صدمہ سے نہ مرتا مجکو برڈ وڈ صاحب جسٹس سے اس امر مین اتفاق ہے کہ ملزم
کو بلاشبہہ یہ یقین تہا کہ اوسنے اپنے دشمن کو مار ڈالا اور جو کچہ کہ اول سے آخر تک وقوع مین آیا اوسکو ایک

سنہ ۱۹۰۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکھ نند

ایسا فعل مسدل سمجھنے مین دقت ہے جو بہ نیت ہلاکت متوفی کیا گیا ہو اندرین حالات جرم مذکور کی نسبت یہ قرار دیا جانا چاہیے کہ وہ جرم صرف اقدام قتل عمد کا تہا اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریاے شور حسب دفعہ ۳۰۷ صادر ہوگا -

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس بڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

صہ
۲۴ - ستمبر ۱۹۰۰ء

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گرجا شنکر کاشی رام*

صفحہ ۲۰۹

ازالہ حیثیت عرفی مشتہر کرنا - مشتہر کرنا مضمون باعث ازالہ حیثیت عرفی کا اخبار مین - ذمہ داری طبع کنندہ و مالک اخبار کی - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۵۰۰ -

طبع کنندہ و مالک اخبار جو اپنا اخبار با ندراج مضمون باعث ازالہ حیثیت عرفی ایک شہر مین طبع کرے اور اپنے اخبار کی کاپیان بذریعہ ڈاک اشخاص کے دوسرے شہر مین بھیجدے بحالت عدم موجودگی ثبوت خلاف اسکے ذمہ دار مشتہر کرنے مضمون باعث ازالہ حیثیت عرفی کا شہر مذکور مین ہے -

یہ اپیل منجانب گورنمنٹ بمبئی بنا راضی حکم برات مصدرہ راو صاحب جیٹھا لال ابہی چ رائے مجسٹریٹ (درجہ اول) مقام احمد آباد کے تہی -

ملزم گرجا شنکر کاشی رام طبع کنندہ و مالک ایک دیسی اخبار کا تہا جو بمبئی مین چھپتا تہا اور جس کا نام راج بہگت و ہم نسٹ تہا -

اس اخبار کے پرچہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء مین ایک مضمون درج ہوا جسکی پیشانی یہ تہی مختصر حال کیفیت رعایاے بہاونگر جسمین بعض مضامین باعث ازالہ حیثیت عرفی جنسے طریق عمل در چال چلن سدا شنکر منی شنکر مدعی پر جو ایک عہدہ دار پولیس ریاست بہاونگر کا تہا حرف آیا تہا درج تہے وہ خاص اتہامات جو مدعی پر لگائے گئے تہے یہ تہے (۱) کہ وہ ایک شخص نالایق عہدہ دار ہے (۲) اور راشی ہے (۳) اور اوسکا چال چلن خلاف تہذیب ہے -

بابت مشتہر کرنے اس مضمون کے ملزم پر روبرو مجسٹریٹ درجہ اول احمد آباد کے الزام ازالہ حیثیت عرفی بموجب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) لگایا گیا -

بوقت سماعت یہ ثابت ہوا کہ کاپیان اوس اخبار کی جسمین مضمون باعث ازالہ حیثیت

*اپیل فوجداری نمبر ۲۴۴ سنہ ۱۹۰۰ء

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۸۶ -

سنہ ۱۸۹۰ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گریجا شنکر کاشی رام

عرفی درج تہا اوس مطبع سے کہ جہان وہ طبع ہوا تہا پاس بعض اشخاص کے احمدآباد مین بہیجی گئی۔ مجسٹریٹ نے جو ملزم کو اس بنا پر رہا کیا کہ اوس نے مضمون مابہ البحث بغور و احتیاط کافی اور واسطے فایدہ عام کے چہاپا تہا وجوہ مجسٹریٹ موصوف انتخاب بتجویز حاکم موصوف مندرجہ ذیل مین بیان کی گئی ہین

مضامین مذکور مندرجہ اخبار مذکور بلاشبہ ظاہرا باعث ازالہ حیثیت عرفی ہین ہر معقول شخص اوس مضمون کو پڑہکر خواہ اوسکی نسبت یہ بات بیان کریگا اور بلا کسی شرط کے بیان کریگا علاوہ برین یہ امر کہ وہ باعث ازالہ حیثیت عرفی ہین جسکے فیصلے بطلب ثابت کیا گیا ہے یہ بات بہی بہر نہج کافی ثابت کی گئی ہے کہ مضامین مذکور شہر احمدآباد مین یعنی علاقہ اختیار عدالت ہذا مین مشتہر کیے گئے امر قابل غور جو باقی ہے وہ یہ ہے کہ آیا ملزم نے یہ اتہامات بہ نیت نقصان پہونچانے کے نیک نامی مدعی کو یا ساتہہ اس علم کے یا وجہ باور کرنے اس امر کے کہ اس سے مدعی کی نیک نامی کو نقصان پہونچیگا مشتہر کیے۔ اس امر کا فیصلہ کرنے مین یہ بات ذہن مین رکہنے کے لایق ہے کہ ملزم کو کوئی کینہ ساتہہ مدعی کے نہین ہے اس امر کو مدعی نے اپنے اظہار مین تسلیم کیا ہے منجانب مدعی چند مقدمات کا حوالہ واسطے ثبوت اس امر کے دیا گیا ہے کہ یہ قانونا کینہ ہے کہ کوئی بیان دیدہ و دانستہ فی الواقع جہوٹہا اور نقصان رسان چال وچلن دوسرے شخص کا کیا جاے مگر ان مقدمات کا تعلق ناالشات ہرجہ سے ہے متعلق اس امر کے تشریح چہارم دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند پڑہی جا سکتی ہے اوسکی عبارت حسب ذیل ہے کسی اتہام کی نسبت نہ کہا جایگا کہ وہ کسی شخص کی نیک نامی کو نقصان پہونچاتا ہے بجز اسکے کہ ویسا اتہام صراحتاً یا کنایتاً اور لوگون کی نظر مین اوس شخص کی عادات کی یا صفات عقلی کی خفت کا باعث ہو یا بہ لحاظ اوسکی ذات یا اوسکے پیشہ کے اوس شخص کی حیثیت عرفی کی خفت کا باعث ہو الخ کوئی شہادت بہ ثبوت اس بات کے پیش نہین ہوئی کہ مدعی کی نیک نامی کو بحیثیت عہدہ دار ریاست اور بحیثیت ذاتی فی الواقع نقصان پہونچا لیکن مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ٹہاکر داس (۱) کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جسمین یہ تجویز ہوا ہے کہ واسطے قایم کرنے ازالہ حیثیت عرفی کے اس بات کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ مدعی کو فی الواقع صراحتاً یا کنایتاً اتہام ہتک آمیز مشتہرہ سے نقصان پہونچا بلکہ صرف اس قدر ثابت کرنا کافی ہے کہ ملزم کی یہ نیت تہی یا اوسکو علم تہا یا وہ اس بات کے باور کرنے کی وجہ رکہتا تہا کہ جو اتہام اوسنے لگایا ہے اوس سے مدعی کی نیک نامی کو نقصان پہونچیگا مگر ایسی کوئی نظیر ہائیکورٹ بمبئی کی دستیاب نہین ہوئی اگرچہ مین نے اوسکی تلاش کی۔ کیا نظیر محولہ بالا احکام صریح قانون مندرجہ تشریح مذکور سے نہین ہے میری راے مین جواب اس سوال کا بصیغہ اثبات ہونا چاہیے اگر اس بات کا ثابت کرنا کافی تہا کہ ملزم کی یہ نیت تہی الخ کہ اتہام سے نیک نامی مدعی کو نقصان پہونچیگا تو کوئی ضرورت منضبط کرنے تشریح چہارم کی نہ تہی۔ اس مقدمہ مین اگر مدعی کو کچہ نقصان پہونچا بہی ہے تو وہ نقصان اوسکی نیک نامی کو حدود ریاست

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱۲ صفحہ ۹۸

بہاونگر مین پہونچا ہے چونکہ وہ باشندہ [illegible] ملازم ریاست مذکور کا ہے اور اگر اوسکو کوئی نقصان برٹش انڈیا کے اندر جسین
پہونچا ہے تو شتہر کیا مضمون ہتک آمیز کا کوئی جہم نہین ہے ۔
ملزم نے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اوس نے مضمون کو بعد احتیاط اور غور کافی کے مشتہر کیا
اوسنے چار گواہ پیش کئے مین جنمین سے ایک خاص گواہ ہے اور جس کا نام موہن چند ٹریکم ہے ظاہرا بدل گیا ہے اور جس
[illegible] اپنے بیان [illegible] الف [illegible] اور میری راے مین ملزم نیک نیتی کے ثابت کرنے مین کامیاب ہوا ہے ملزم کے
پاس ایک تحریر [illegible] دسمبر ۱۸۹۵ء از طرف موہن چند ٹریکم آئی جسمین یہ اتہامات ہتک آمیز مندرج تھے بعوض فوراً چھاپ دینے
تحریرات [illegible] کے ملزم نے کچھ تحقیقات معرفت گواہان نمبر ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ کے کی اور اوسکو معلوم ہوا کہ مدعی کے خلاف شکایتین
کی وجہ [illegible] کے روبرو کوئی ایسی چیز نہین ہے جس سے عدالت اون بیانات کو نامعتبر سمجھے جو ان گواہون نے کئے ہین
پس کوئی وجہ نہین ہے کہ اوپر اعتبار نہ کیا جاوے معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے اپنی تحقیقات معرفت بعض تجاران
[illegible] دلالان بمبئی کے کی اور اوسکے نتیجہ کی اطلاع ملزم کو دی ملزم نے جو مضامین مندرجہ تحریر مذکور کو چھاپا تو اوسکے
بعد جیلیا مول چند کو تسلیم ہے کہ اوس نے وہ چٹھی جسمین اتہامات مذکور مندرج ہین چٹھی دستاویز نشان حرف
ج مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۵ء ملزم کے پاس مقام بمبئی بتاریخ ۲۲ خواہ ۲۳ ماہ مذکور پہونچی ہوگی مگر اوسکے مضامین کو اوسنے
[illegible] جنوری مابعد یعنی قریب دو مہینہ بعد تک طبع نہین کیا یہ واقعہ شمول شہادت گواہان مذکور بطور کافی اس نتیجہ کے
جانب رجوع کرتا ہے کہ ملزم نے حتی الامکان تمام تحقیقات بغرض اطمینان اپنے نسبت اس امر کے کہ وہ مضمون جو
اوسکے پاس آیا ہے سچا ہے اس موقع پر حوالہ ایک نظیر ہائیکورٹ کلکتہ کا دونگا ۔ بمعاملہ سوال شیو پرشاد دینڈا (۱)
اوس مقدمہ مین یہ فیصلہ ہوا تھا کہ بحث نیک نیتی کے فیصلہ کرنے مین صحیح امر تجویز طلب یہ نہین ہے کہ آیا وہ
بیانات جو بنا بنیاد اتہام حیثیت عرفی کے ہین بالخصوص سچ ہین یا نہین بلکہ یہ کہ اوسکو یہ اطلاع دی گئی تھی یا نہین
اور بعد غور اور احتیاط کافی کے اوسکو وجہ معقول اس بات کے باور کرنے کی تھی یا نہین کہ بیانات مذکور سچ ہین
بلحاظ ان حالات مقدمہ کے میری یہ راے ہے کہ ملزم داخل مستثنیات ۸ و ۹ متعلقہ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ
تعزیرات ہند ہے ملزم نے بنیک نیتی بعض اتہامات نسبت چال وچلن مدعی کے روبرو اوسکے حاکم بالا دستکے
اور نیز فایدہ عام کے لگائے ۔

بنا برامنی اس حکم براءت کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا ۔
سیکفرسن قایم مقام اڈوکیٹ جنرل (بمعیت سانتارام نراین) منجانب سرکار ۔
ینیمچی مردان جی بہاونگری منجانب مدعی ۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام

میکفرسن - جرم مشتمل اور مشتہر کرنے مضمون باعث ازالہ حیثیت عرفی کے ہے اخبار بمبئی مین چھپتا ہے کاپیان اس اخبار کی اشخاص ساکنان احمد آباد کے پاس بھیجی گئیین یہ امر بمنزلہ مشتہر کرنے اخبار شہر مذکور مین ہے اس بات کے ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ اخبار مذکور اوس شہر مین فروخت ہوتا ہے رسالہ اودگر صاحب رباب ہتک عزت صفحہ ۹ ۵ ۵ ملاحظہ طلب ہے -

برڈین - دبعیت چمن لال ہری لال منجانب ملزم - جب تک یہ ثابت نہو کہ ملزم نے اخبار کو بمقام احمد آباد مشتہر کیا حکم بریت بحال ہونا چاہیئے اس بات کا کوئی ثبوت نہین ہے کہ اخبار بمقام احمد آباد فروخت ہوا - جن اشخاص بمقام مذکور کی نسبت بیان ہوا ہے کہ اونکے پاس کاپیان اخبار مذکور کی بھیجی گئین اونکی نسبت یہ ثابت نہین ہوا کہ اونہون نے اونکو خریدا ملزم طبع کنندہ اخبار کا ہے نہ مالک اوسکا اگر وہ اخبار کو بذریعہ ڈاک احمد آباد روانہ کرتا تو ڈاکخانہ اوسکا کارندہ متصور ہوتا اور یہ کہا جاتا کہ اخبار بمقام مذکور مشتہر ہوا لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اخبار کو وہان بھیجدے تو وہ داخل مشتہر کرنے کے نہوگا - سرکار بنام کالی داس (۱) وملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام تقی حسین (۲) -

برڈ وڈ صاحب جسٹس - شہادت سے ثابت ہے کہ ملزم طبع کنندہ و مالک اوس اخبار کا ہے جسمین مضمون باعث ازالہ حیثیت عرفی متنازعہ طبع ہوا یہ اخبار بمبئی مین چھپتا ہے مگر بعد اوسکے شائع ہونے کے اوسکی کاپیان مطبع سے جہان وہ چھپتا ہے پاس بعض اشخاص کے بمقام احمد آباد بھیجی گئین یہ قیاس کیا جانا چاہیئے کہ یہ کاپیان از طرف ملزم بھیجی گئین پس وہ بابت سرکیولیشن اون کاپیون اخبار کے احمد آباد مین ذمہ وار ہے جو اس طور پر بھیجی گئین بعدم موجودگی ثبوت خلاف اسکے یہہ تجویز نہین کیا جا سکتا کہ اس معاملہ مین اشخاص متعلق مطبع نے کسی اور نہج پر سوائے اس کے کہ بمتابعت اوس ہدایت کے جو خود ملزم نے اونکو دین عمل کیا پس منجانب ملزم اشتہار بمقام احمد آباد سرزد ہوا -

بیان مابہ البحث صریحاً بابت ازالہ حیثیت عرفی کے ہے اور ہماری راے مین ملزم اس بات کے ثابت کرنے سے قاصر رہا کہ اوس نے بہ نیک نیتی عمل کیا یعنی بیان مذکور کے کرنے مین اوس نے بہ احتیاط و غور مناسب عمل کیا جس اطلاع پر اوس نے عمل کیا وہ ایسی زیادہ مجہول تھی کہ جس سے اون اتہامات مخصوص و سنگین کا قایم کرنا جایز نہ تھا جو ملزم نے مدعی کے چال و چلن پر لگائے

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظایر فوجداری جلد ۴۴ -

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ بصفحہ ۲۱۲ -

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گرجا شنکر کاشی رام

پس ہم حکم برات صادرہ مجسٹریٹ کو مسترد کرتے ہین اور نسبت گرجا شنکر کاشی رام ملزم کے تجویز ثبوت جرم آمادہ حیثیت عرفی جو موجب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہے اور جس کا الزام اوسپر لگایا گیا تھا صادر کرتے ہین اور اوسکی نسبت یہ حکم سزا صادر کرتے ہین کہ وہ مبلغ صما ؏ جرمانہ ادا کرے اور بحالت عدم ادا چھ ماہ تک قید محض رہے ۔

حکم برات مسترد کیا گیا

استصواب صیغہ فوجداری

سنہ ۱۸۹۵ء
۲۲ جنوری
صفحہ اشتہار پنجاب
۳۴۴

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و چارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ناگا پا*

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۳۷۰ - سرقہ - نیت بد دیانتی کی - استعمال ناجائز - زیان ناجائز

الزام سرقہ حسب دفعہ ۳۷۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) اوس صورت مین بھی عائد ہو سکتا ہے

کہ جب نیت ہو کہ اوس مال پر جو لیا جاوے اختیار کلی حاصل کیا جاوے یا وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا جاوے

جب کوئی شخص کسی اور شخص کا مال بوجہ غلطی امر واقعہ اور بلا علمی قانون کے یہ باور کر کے لے کر اوسکو مال مذکور کے لینے کا استحقاق ہے تو وہ مجرم جرم سرقہ کا نہین ہے کیونکہ نیت بد دیانتی کی نہین ہے گو نا مبردہ باعث زیان ناجائز کا حسب مراد مجموعہ تعزیرات ہند ہو۔

ملزم پر اور مستاجر یا ٹھیکہ دار گھاٹ سرکاری تادری ندی کا تھا اوس نے ایک کشتی مستغیث کی جبکہ مسافران اوسمین بیٹھے ہوئے اوس سوتے کے پار جا رہے تھے جو ندی مذکور مین گھاٹ سرکاری سے تین میل سے کم فاصلہ پر ملتا ہے پکڑلی اوسکی نیت ظاہرا یہ تھی کہ اون اشخاص کو جو سوتے کے پار جانے تھے مجبور کرے کہ بصورت نہ ہونے مستغیث کی کشتی کے گھاٹ پر اوترین اور اسطرح اپنے بھائی کی آمدنی جو اوس محصول سے ہوتی ہے جو مسافران سوتے کے پار جانے والے ادا کرتے ہین بڑھائے مستغیث کو کوئی وجہ یہ باور کرنے کی نہ تھی کہ وہ اسکو کشتی کا پکڑنا جائز تھا۔

تجویز ہوئی کہ ملزم مجرم سرقہ ہے گو اوسکی یہ نیت نہین تھی کہ کشتی کو خود اپنے کام مین لائے یا مستغیث کو ہمیشہ کے لئے اوسکے قبضہ سے محروم کرے۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیا گیا۔

ملزم مستاجر یا ٹھیکہ دار گھاٹ سرکاری تادری ندی کا بھائی تھا اوس نے ایک کشتی مستغیث کی جب کہ مسافران اوسمین بیٹھے ہوئے اوس سوتے کے پار جا رہے تھے جو ندی مذکور مین گھاٹ سے قریب تین میل کے فاصلہ پر ملتا ہے پکڑلی اوس کی نیت صریحا یہ تھی کہ اون اشخاص کو جو سوتے کے پار جاتے تھے مجبور کرے کہ بصورت نہ ہونے مستغیث کی کشتی کے سرکاری گھاٹ پر اوترین اور اسطرح اپنے بھائی کی آمدنی جو اوس محصول سے ہوتی ہے جو مسافران ادا کرتے ہین بڑھا دے

* استصواب صیغہ فوجداری نمبرہ ۱۶ سنہ ۱۸۹۵ء۔

مجسٹریٹ درجہ دوم نے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت سرقہ کے کی اور اوسکو قید سخت کی سزا دی۔ سنہ ۱۸۶۸ء
برطبق اپیل مجسٹریٹ سب ڈویژن نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس تجویز سے بحال رکھا کہ گو ملزم کا یہ منشا مقدمہ سرکار قیصر ہند
یہ تہا کہ کشتی کو خود اپنے کام مین لائے تاہم اوس نے کشتی کے پکڑنے مین بددیانتی سے عمل کیا حاکم موصوف بنام
نے یہہ بہی تجویز کی کہ ملزم نے بہ نیک نیتی عمل نہین کیا تہا کیونکہ اوسکو کوئی وجہ یہ باور کرنے کی نہین تہی ناگاپا
کہ اوسکو کوئی حق کشتی کے پکڑنے کا تہا۔
سشن جج کی یہ راے ہوئی کہ چونکہ مدعی یہ ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے کہ کشتی مذکور اس نیت
سے پکڑی گئی تہی کہ مستغیث کو اوسکے قبضہ سے ہمیشہ کے لئے محروم کرے لہذا ملزم مجرم جرم سرقہ نہ تہا
پس حاکم موصوف نے مقدمہ ہائی کورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ارسال
کیا اور اپنی یہ راے تحریر کی کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا فسخ کیا جاے۔
کوئی شخص منجانب سرکار یا منجانب ملزم حاضر نہین ہوا۔
بمرڈ اوڈ صاحب جسٹس۔ ملزم کا بہائی ٹہیکہ دار یا مستاجر گہاٹ سرکاری تہا ور ہی ندی کا ہے
اور ملزم کی نسبت مجسٹریٹ درجہ دوم نے جرم سرقہ بابت پکڑ لینے کشتی مستغیث کے جسمین مسافران ایک
سوتے کے پار جارہے تہے کہ جو ندی مذکور مین گہاٹ سے تین میل سے کم فاصلہ پر ملتا ہے ثابت
تجویز کیا ہے تجویز ثبوت جرم مذکور برطبق اپیل مجسٹریٹ سب ڈویژن نے بحال رکہی جس نے یہ تجویز کی
کہ گو ملزم کا یہ منشا نہ تہا کہ کشتی مذکور کو اپنے کام مین لاے مگر اوس نے کشتی مذکور کو بددیانتی
سے پکڑا کیونکہ نتیجہ اوسکے فعل کا یہ تہا کہ مستغیث اوس محصول سے محروم رہے جو مسافران سے
ملتا تہا اگرچہ محصول وہ مسافران جو مستغیث کی کشتی مین سوتے کے پار جاتے تہے ادا کرتے
تہے اور اوس محصول مین اضافہ کرے جو ٹہیکہ دار گہاٹ کو اون اشخاص سے ملیگا جو سوتے کے پار
جانا چاہین اور جنکو اگر مستغیث کی کشتی ہٹادی جائے تو ٹہیکہ دار کی کشتی مین اوترنا پڑیگا مجسٹریٹ
سب ڈویژن نے یہ بہی تجویز کی کہ ملزم نے بہ نیک نیتی عمل نہین کیا ہے کیونکہ وہ کسی طرح یہ باور
نہین کرسکتا تہا کہ اوسکو کشتی کا پکڑنا جائز تہا لہذا مجسٹریٹ موصوف کی یہ راے ہوئی کہ گو کشتی کا
پکڑنا ازروے قانون انگلستان لارسنی (چوری) کی حد تک نہین پہونچتا تہا مگر وہ ازروے
مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) سرقہ کی تعریف مین داخل ہوتا تہا سشن جج نے مقدمہ کو ہائیکورٹ
مین اس غرض سے ارسال کیا ہے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا ناجائز قرار پاکر فسخ کئے جائین حاکم
موصوف کی یہ راے ہے کہ مدعی کو اس امر کا ثابت کرنا لازم تہا کہ کشتی اس نیت سے پکڑی گئی تہی

۱۹۰۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ناگاپا

کہ مستغیث کو اوسکے قبضہ سے ہمیشہ کے لئے محروم رکھے معلوم ہوتا ہے کہ سشن جج کی اس راے کی تائید فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ بمقدمہ ادوشکدار بنام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند (۱) سے ہوتی ہے لیکن بربناے اون وجوہ کے جومین ابہی تحریر کرونگا مین سشن جج سے اتفاق نہین کرتا حاکم موصوف کی یہ بہی راے ہے کہ الزام سرقہ بابت اوس محصول آیندہ کے جو مستغیث یا ٹہیکہ دار کو سوتے کے پار مسافران کو پہونچانے کی بابت ملسکتا ہو جائز نہین ہوسکتا اور حاکم موصوف کو اوس فرق سے اتفاق نہین ہے جو مجسٹریٹ سب ڈویژن نے مابین جرائم لارسنی اور سرقہ کے کیا ہے اور حاکم موصوف کی یہ راے ہے کہ چونکہ مقدمہ مذکور مین کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ ملزم کی نیت چوری سے کشتی کو لیجانے سے تہی لہذا وہ مستحق برارت کا ہے۔

جرم لارسنی حسب قانون انگلستان قائم ہونے کے لئے ضرور ہے کہ کوئی شے نہ صرف ناجائز طور پر اور فریباً لی گئی ہو بلکہ یہ بہی ضرور ہے کہ کسی قسم کا حق اوسکے لینے کے لئے نہ پایا جاتا ہو" تمام مقدمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر یہ نیت نہو کہ مال مذکور پر اختیار کلی حاصل کیا جاے تو وہ لارسنی نہین ہے" (تجویز پارک صاحب بیرن بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ولیم ہالوے (۲) ملاحظہ طلب یہ عیان ہے کہ مقدمہ حال مین ایسی نیت نہ تہی علاوہ برین اگر مال اس نیت سے لیا گیا ہو کہ وہ صرف تہوڑے عرصہ تک استعمال کیا جاے اور بعدازان وہ مالک کو پہر دیدیا جاے تو لارسنی نہین ہے بلکہ صرف مداخلت بیجا ہے" (تجویز کیمبل صاحب چیف جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ٹریبل کاک (۳) ظاہرا مقدمہ حال مین ملزم کی یہ نیت نہ تہی کہ مستغیث کی کشتی ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکہے۔
مگر تجویز کی گئی ہے کہ مستغیث کو یہ حق حاصل تہا کہ سوتہ مذکور مین کشتی چلاے اور اگر وہ چاہتا تو اوسکو مسافران سے کرایہ لینا جائز تہا کیونکہ ٹہیکہ گہاٹ ناوری ندی کا سوتے مذکور تک نہین پہونچتا تہا ملزم کا فعل کشتی کے پکڑنے کا ناجائز تہا اور اگر ایک لمحہ کے لئے خلاف تجویز مجسٹریٹ درجہ دوم کے یہ فرض کر لیا جاے کہ اوس نے یہ عمل بوجہ غلطی امر واقعہ کے یعنی بوجہ غلطی نسبت حد اوسکے بہائی کے حقوق کے کیا اور اوس نے یہ باور کیا کہ مستغیث حقوق مذکور کی خلاف ورزی کرتا تہا تاہم ایسی غلطی کوئی جواب اوسکے فعل ناجائز کی نہین ہوسکتی کیونکہ اگر کوئی غلطی نہ بہی ہوتی تو اوسکو کشتی کا پکڑنا جائز نہوتا اگر مستغیث مسافران کو خود ندی مذکور مین گہاٹ کے کسی جانب تین میل کے اندر لیجاتا تو وہ مستوجب تاوان حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ بمبئی ۱۸۶۳ع کے ہوتا لیکن ٹہیکہ دار

(۱) ٹیبن لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ و بصفحہ ۴۴۔ (۲) مقدمات فوجداری مولفہ ڈینسن صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ و بصفحہ ۲۷۵
(۳) لا جرنل سلسلہ جدید مقدمات متفرقہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۳

۱۸۹۱ء ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام ناگاپا

خواہ کسی اور شخص کو جو اوسکے فائدہ کے لئے یا اوسکی طرف سے عمل کرتا ہو بموجب ایکٹ مذکور یا بموجب کسی اور قانون کے یہ حق حاصل نہوگا کہ کشتی کو پکڑے ایسے حالات مین وہ شخص جسنے قانون کا عملدرآمد خود کر لیا مبرّی اس حجت سے مستفید نہین ہو سکتا کہ اوسنے بوجہ غلطی امر واقعہ کے عمل کیا۔

مجسٹریٹ درجہ دوم نے صرف یہی تجویز نہین کی ہے کہ ملزم نے یہ غلط بیان کیا کہ اوسکے بھائی کو گورنمنٹ سے اجازت ہے کہ اپنی کشتی سوتے مین اور نیز ندی مین چلاوے اور وہ جانتا تہا کہ وہ خانگی کشتیون کو بلا اجازت کلکٹر یا معاملت دار کے روک نہین سکتا ہے بلکہ مجسٹریٹ سب ڈویژن نے عملاً یہی تجویز کی ہے کہ ملزم یہ باور نہین کر سکتا تہا کہ اوسکو کوئی حق گرفتار کرنے مستغیث کی کشتی کا حاصل تہا جو سالہا سال سے سوتے مذکور مین چلتی تہی اور جہان کشتی چلانے کا حق اوسکو حاصل تہا یہ تجویز آخر الذکر اہم ہے کیونکہ وہ ملزم کی اوس حالت طبیعت سے متعلق ہے جو وقت پکڑنے کشتی کے تہی

تمثیل (ل) دفعہ ۳۷۸ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) سے ظاہر ہوتا ہے کہ الزام سرقہ اوس صورت مین بھی عائد ہوتا ہے جب یہ نیت نہو کہ اوس مال پر جو لیا جاوے اختیار کلی حاصل کیا جاوے یا وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا جاوے۔ وہ صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی شے کو مالک کے قبضہ مین سے بلا اوسکی رضامندی کے نکال لے اس نیت سے کہ اوسکو اوسوقت تک اپنے پاس رکہے کہ جبتک مالک سے بابت اوسکی واپسی کے "کچھ روپیہ نہ حاصل کرے" یہ قرار دیا گیا ہے کہ اوسنے بددیانتی سے لیا اور بدین وجہ وہ مرتکب سرقہ کا ہوا بموجب دفعہ ۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے جب ایک شخص مال ناجائز طور پر حاصل کرے اور نیز جب وہ ناجائز طور پر اپنے پاس رکہے تو وہ مال اوسکو ناجائز طور پر حاصل ہوتا ہے اور جب ایک شخص ناجائز طور پر مال سے محروم کیا جاوے اور نیز جب ناجائز طور پر مال اوسکو نہ لینے دیا جاوے تو اوسکا زیان ناجائز ہوتا ہے اور از روے دفعہ ۲۴ "جو کوئی شخص کوئی امر کرے اس نیت سے کہ وہ کسی شخص کو استحصال ناجائز کرائے یا کسی شخص کو زیان ناجائز پہونچائے تو کہا جائیگا کہ اوسنے وہ امر بددیانتی سے کیا۔"

مستغیث کو ملزم نے ناجائز طور پر اوسکے مال سے اوسوقت سے کہ ملزم نے اوسکی کشتی پکڑی اوسوقت تک کہ جب اوسنے کشتی مذکور واپس کی اگر اوس نے کبھی واپس کی ہو محروم رکہا لہذا مستغیث کا زیان ناجائز ہوا قیاس یہ ہے کہ ملزم کی نیت وہی تہی جو اوسکے فعل کا نتیجہ لازمی تہا تا وقتیکہ یہ ثابت نہو کہ اوسکی نیت تہی کہ زیان ناجائز پہونچائے بجز اسکے کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ اوسکی ایسی نیت نہ تہی اگر بوجہ غلطی امر واقعہ بلا علمی قانون کے وہ باور کرتا تہا کہ اوسکو یہ استحقاق حاصل تہا کہ مستغیث کی کشتی کو اوسوقت پکڑے

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ناگاپا

کہ جب وہ اوس مقام پر پہونچا جہان اوس نے کشتی مذکور کو پکڑا چل رہی ہو تو اوسکی طبیعت بوقت اوسکے پکڑنے کے بیگناہی کی حالت مین تہی اور نہ جرم کی گو وہ باعث زیان ناجائز کا حسب مراد مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے ہوا مگر فی الواقع وہ صورت مذکور مین نیت پہونچانے زیان ناجائز کی نہ رکہتا ہوگا اور کوئی نیت بددیانتی کی نہوگی اوس صورت مین مقدمہ ہمشکل مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نوبین چندر ہلدر (۱) کے ہوگا کہ جسکا حوالہ مین صاحب نے نوٹہائے متعلقہ دفعہ ۳۷۹ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) مین دیا ہے اوس مقدمہ مین ملزم نے جو ملازم پورٹ کننگ کمپنی کا تہا ایک گروہ ماہیگیران کے جال چہین لئے جو کمپنی کے مقامات ماہی گیری مین چوری کر رہے تہے اور اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت سرقہ کے ہوئی ہائیکورٹ کلکتہ نے تجویز ثبوت جرم مذکور کو منسوخ کیا کیونکہ نیت بددیانتی کی جو جرم سرقہ کے لئے ایک امر لازمی ہے موجود نہ تہی ملزم نے بہ نیک نیتی واسطے فائدہ اپنے مالکان کے جالون کو بہ استفار حکم اپنے مالکان کے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور بدینوجہ بوقت تبدیل قبضہ کے جالون کا لے لینا داخل جرم نہ تہا مجسٹریٹ سب ڈویژن نے مقدمہ مذکور مین مقدمہ حال سے فرق ظاہر کیا ہے جسمین کشتی کا پکڑنا ناجائز تہا اور ملزم جانتا تہا کہ وہ ناجائز ہے کشتی کے پکڑنے سے حسب تعریف مندرجہ مجموعہ تعزیرات زیان ناجائز ہوا اور وہ زیان پہونچانا مقصود تہا جو فی الواقع پہونچا بدینوجہ کوئی امر ضروری جرم سرقہ کا مقدمہ حال مین غیر موجود نہین معلوم ہوتا پس ہم تجویز و حکم سزا مین دستاندازی نہین کرسکتے۔

جارڈین صاحب جج چونکہ اوس مجسٹریٹ نے جس نے اپیل کی سماعت کی یہ تجویز کی ہے کہ ملزم بہ نیک نیتی یہ باور نہین کرتا تہا کہ اوسکو کشتی کا پکڑنا جائز تہا اور چونکہ اوسکا پکڑنا بادی النظر مین ایک فعل ناجائز تہا لہذا مجکو کوئی وجہ دستاندازی کی نہین معلوم ہوتی دیکہو مقدمہ لکہی نراین بنرجی بنام رام کمار مکرجی (۲) و کتاب پیلی صاحب و بارہ سرسری تجاویز ثبوت جرم (طبع چہارم) صفحہ ۱۲۱

تجویز ثبوت جرم بحال رکہی گئی

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹس متعلق تجاویز فوجداری صفحہ ۱۲۹
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۴

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس وکنیڈی صاحب جسٹس

ہیرابائی ویک کس دیگر بنام فرامجی بھیکاجی*

۳ ۱۸۹۰ء ۳۰ جولائی مقدمہ ہائیکورٹ ۲۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۳۹ - ہائی کورٹ کے اختیارات نگرانی۔ حکم برات - ہائی کورٹ کا اختیار کرنے نظر ثانی ایسے حکم کا عملدرآمد -

گو ہائی کورٹ کو حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) یہ اختیار حاصل ہے کہ حکم برات کی نظر ثانی کرے تاہم عدالت موصوف عموماً ایسے حکم مین باستعمال اپنے اختیار صیغہ نگرانی دست اندازی نہین کرتی ہے کیونکہ حسب دفعہ ۴۱۷ مجموعہ مذکور لوکل گورنمنٹ ہمیشہ اپیل کرسکتی ہے -

یہ درخواست واسطے نظر ثانی حکم برات صادرہ سی پی کوپر صاحب چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے کی گئی -

سائلان نے ایک استغاثہ بنام فرامجی بھیکاجی و پانچ کس دیگر بالزام حملہ و مداخلت بیجا مجرمانہ حسب دفعات ۳۵۵ و ۴۴۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے دائر کیا -

چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے جسنے تجویز مقدمہ کی ملزمان کو اس بنا پر بری کیا کہ شہادت موجودہ مقدمہ مین نہایت اختلاف تھا اور جو بیان کہ ملزم نمبر ۱ نے کیا وہ حاکم موصوف کی راے مین زیادہ ترقرین قیاس تھا -

بنا رضی اس حکم برات کے مستغیثان نے ہائی کورٹ مین درخواست بصیغہ نگرانی بدین وجہ پیش کی کہ شہادت منجانب مدعی سے ملزمان کا جرم قطعاً ثابت ہے اور مجسٹریٹ سے یہ غلطی کی ہے کہ مستغیثان کو شہادت بغرض تردید ان بیانات کے طلب نہین کرنے دی جو احد الملزمان نے روبرو عدالت کے اپنے اظہار مین کئے -

انوریبل جمیعت مسٹران کرافرڈ دیرڈ رو بکلنیڈ دیلی منجانب مستغیثان -

ازعدالت ہم سے اس مقدمہ مین یہ درخواست کی گئی ہے کہ ایک حکم برات کی نظر ثانی کرین گو ہم کو ایسا کرنے کا اختیار از روے دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حاصل ہے

* درخواست صیغہ فوجداری بغرض نگرانی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء

سنہ ۱۸۹۰ء ہیرابائی بنام فرامجی بھیکاجی

تاہم عدالت ہذا حکم برارت مین باستعمال اپنے اختیار صیغہ نگرانی کے اسوجہ سے دست اندازی نہین
کرتی ہے کہ بنا راضی ایسے حکم کے حسب دفعۂ ۱۴۲ مجموعہ کے لوکل گورنمنٹ ہمیشہ اپیل کرسکتی ہے
اور مستغیثان مقدمہ حال کو اختیار ہے کہ اگر اونکو مشورہ دیا جاوے تو گورنمنٹ سے درخواست کرین
کہ بنا راضی حکم چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اپیل کیا جاوے ہمارے نزدیک بلحاظ حالات مقدمہ
ہذا کہ جو ایک مقدمہ قابل اجراے سمن ہے (جسکے لئے ایک خاص ضابطہ مقرر ہے اور جسپر مجسٹریٹ
نے عمل کیا ہے) ہم کو بر طبق درخواست مستغیثان کے دست اندازی نہین کرنی چاہئے اگر ہم
یہ بھی قیاس کرین کہ مجسٹریٹ کو کاؤس جی ڈوباش کا اظہار لینا چاہئے تھا جسکو مدعیان اس غرض
سے طلب کرانا چاہتے تھے کہ اوس بیان کے ایک جزو کی تردید کرین جو ملزم نمبر ۲ نے نسبت ایک
مظہرہ انتقام مابین مستغیثان و ملزم نمبر ۲ بابت حفاظت اونکی اولاد کے کیا تھا تاہم یہ امر باقی رہتا
۲۵۱ ہے کہ بعد جانچنے کل شہادت صریحی پیش کردہ فریقین متعلق جملہ مظہرہ اور مداخلت بیجا مجرمانہ کے مجسٹریٹ
نے گواہان مدعی پر اعتبار نہ کیا ہمارے نزدیک بلحاظ ان حالات کے ہم کو یہ لازم نہین ہے
کہ مجسٹریٹ کو حکم دین کہ بغرض تردید بیان ملزم کے متعلق انتقام مظہرہ کے شہادت مزید لے اور
بعد ازان وقت کل شہادت مقدمہ کی بلحاظ شہادت مذکور کے پھر تنقیح کرے ہم درخواست نامنظور
کرتے ہین۔

درخواست نامنظور کی گئی

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و کینڈی صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۰ء ۱۰ اگست

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ای ایم اسلیٹر*

صفحہ کتاب انگریزیہ ۲۵۱ (ازالہ حیثیت عرفی مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۹۹ مستثنی ۹ الزام جو بہ
نیک نیتی ایک شخص نے بغرض انحفاظ اپنے فائدہ کے لگایا۔

بغرض قائم کرنے جواب حسب مستثنی نہم دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے یہ ثابت
کرنا کافی ہے کہ الزام بہ نیک نیتی اور بغرض انحفاظ فائدہ ملزم کے لگایا گیا تھا۔

ہر شخص کو دوسرے کے ساتھ کاروبار کرنے مین یہ استحقاق حاصل ہے کہ بہ نیک نیتی وہ الفاظ
استعمال کرے جو متعلق کاروبار مذکور کے ہون اور جو بلحاظ مناسب خود اپنے فائدہ کے ضروری ہون

* درخواست صیغہ فوجداری بغرض نظر ثانی نمبر ۔ سنہ ۱۸۹۰ء

سنہ ۱۹۱۱ء
ملک معظم قیصر ہند
بنام
ای ایم اسلیٹر

گو وہ صریحًا یا بذریعہ اونکے نتایج کے دوسرے شخص کے مضر یا اوسکو تکلیف دہ ہون

مستغیث حاجی یوسف پیربہائی اور اوسکا شریک بالاوینا مالکان جہاز دخانی موسوم تجور کے تہے جہاز مذکور بینک بنگال کے پاس بعوض صـــــــ کے رہن کیا گیا تہا مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین مستغیث نے چاہا کہ جہاز مذکور معہ زایران و اسباب جدہ کو بہیجا جائے اس غرض سے اوسنے مسٹر اسلیٹر ایجنٹ بینک سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ صـــــ بینک کو بطور شرط ما قبل اس امر کے ادا کریگا کہ مرتہنان جہاز کو سفر مقصودہ کو جانے دین رقم مذکور کرایہ اسباب و اشخاص مین سے جو مستغیث وصول کرے ادا کرنی قرار پائی تہی ۹ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو کہ جس تاریخ جہاز روانہ ہوا مستغیث نے شام کے وقت روپیہ ادا کرنیکا وعدہ کیا اوسنے روپیہ ادا نہین کیا بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے مستغیث کو لکہا کہ روپیہ فورًا ادا کرو اور نیز اوسکو پانچ چہہ مرتبہ بلایا لیکن مستغیث نہ مسٹر اسلیٹر کے دفتر مین گیا نہ اوسنے روپیہ ادا کیا ۱۱ اپریل کو مسٹر اسلیٹر نے مستغیث کے شریک کو حسب ذیل لکہا - حاجی یوسف پیربہائی (یعنی مستغیث) نے وہ صـــــ جو بینک کو اس لئے دیئے جانے چاہیئے تہے کہ اوسنے جہاز تجور کو جدہ کو جانے دیا تصرف کئے اور چہپا پہرتا ہے مین بعد ہو پہنچنے اس چٹہی کے مستغیث نے بینک کے سالیسٹران کو روپیہ دینے کے لئے پیش کیا بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے بالاوینا کو بتاریخ ۱۲ - اپریل یہ لکہا کہ مین نے جو کچہ بیان نسبت مستغیث کے اپنی چٹہی ۱۱ - اپریل مین کیا ہے اوس سے باز آیا ۱۴ - اپریل کو مستغیث نے استغاثہ بنام مسٹر اسلیٹر بدین الزام دائر کیا کہ اوسنے اپنی چٹہی ۱۱ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مین ازالہ حیثیت عرفی کیا مسٹر اسلیٹر کی نسبت مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم صادر کی اور یہ حکم سزا صادر کیا کہ ۵ روپیہ جرمانہ ادا کرے -

جسکی منسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا **تجویز ہوئی** کہ وہ الزام جسکی شکایت کی گئی ہے بہ نیک نیتی اور بغرض انحفاظ فائدہ ملزم کے لگایا گیا تہا اور بدینوجہ وہ داخل مستثنی نہم دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند ہوتا ہے

یہ درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء) پیش ہوئی -

ملزم ای ایم اسلیٹر پر الزام ازالہ حیثیت عرفی کا حسب دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات لگایا گیا - مقدمہ کے واقعات اہم حسب ذیل ہین - مستغیث حاجی یوسف پیربہائی اور ایک شخص حاجی عبد اللطیف بالاوینا مالکان جہاز دخانی موسوم تجور کے تہے جہاز مذکور بینک بنگال کے پاس بعوض ـــ کے رہن کیا گیا تہا مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین مستغیث نے چاہا کہ جہاز مذکور معہ زایران و اسباب جدہ کو بہیجا جائے اور اوس نے مسٹر اسلیٹر ایجنٹ بینک بنگال سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ جہاز مذکور کو مقام مرمت مین پہونچوا دیگا اور بینک کو ـــ دیگا اگر بینک (یعنی مرتہن) جہاز مذکور کو سفر مذکور پر جانے دے

۱۹۰۸ء
محکمہ مسٹر قیصر ہند
بنام
ای ایم اسلیٹر

دے مگر مستغیث جہاز مذکور کو عام مرت مین نہین پہونچا سکا بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے اصرار کیا کہ بجائے عمہ کے عمہ قبل اسکے کہ جہاز جدہ کو جاوے ادا کیے جاین مستغیث اور اوسکے شریک نے وعدہ ادا کرنے عمہ کا ۳- اپریل ۱۹۰۸ء کو کیا بغرض ادائے اس رقم کے مستغیث نے بعد ازان عمہ نقد اور باقی روپیہ کا چک پیش کیا مسٹر اسلیٹر نے چک کے لینے سے انکار کیا اور ۹- اپریل کو کہ اوس تاریخ کو جہاز سفر کے لئے روانہ ہوا کہا کہ کل روپیہ نقد ادا کرو مستغیث نے مسٹر اسلیٹر سے یہ وعدہ کیا کہ عمہ شام کو ادا کر دیگا رقم مذکور کرایہ اور اوس راہ خرچ مین سے جو مستغیث وصول کرے ادا کرنی قرار پائی تھی مگر زر مذکور حسب وعدہ ادا نہین ہوا بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے مستغیث کو لکہا کہ روپیہ فوراً ادا کرو اور نیز اوسکو ماین ۹- اپریل کی شام اور ۱۲- اپریل کی صبح کے پانچ چہہ مرتبہ بولایا مگر مستغیث نہ مسٹر اسلیٹر کے دفتر مین آیا نہ روپیہ ادا کیا ۱۲- اپریل کو مسٹر اسلیٹر نے مستغیث کے شریک بالا دینا کو چٹھی مندرجہ ذیل لکہی جسمین الزام مظہرہ جس سے ازالہ حیثیت عرفی ہوتا تہا مندرج تہا -

۳۵۲ "حاجی یوسف پیر بہائی نے وہ عمہ جو بنک کو اسلئے دیئے جانے چاہئین تہے کہ اوسنے جہاز تیمور کو جدہ کو جانے دیا تصرف کیے اور چہپا پہرتا ہے براہ مہربانی زر مذکور وصول کرکے مطابق اپنے وعدہ کے ادا کیجئے مین نے یہ معاملہ جہانتک کہ یوسف کو تعلق ہے مسٹران کریگی و لینج وادوین کے سپرد کر دیا ہے"-

۱۳- اپریل کو مستغیث نے رقم عمہ کی بنک کے سالیسٹران کو دینے کے لئے پیش کی بر طبق اوسکے مسٹر اسلیٹر نے بالا دینا کو حسب ذیل تحریر کیا -

"حاجی یوسف پیر بہائی نے (بذریعہ اپنے سالیسٹران کے) عمہ بابت تیمور کے پیش کیے پس مین ان بیانات سے جو مین نے اوسکی نسبت اپنی کل کی چٹھی مین تحریر کیے تہے باز آیا"-

۱۴- اپریل کو حاجی یوسف پیر بہائی نے ایک استغاثہ عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ مین بنام مسٹر اسلیٹر دائر کیا اور اوس مین نامبردہ پر حسب دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند یہ الزام لگایا کہ اوس نے اپنی چٹھی موسومہ بالا دینا مورخہ ۱۲- اپریل ۱۹۰۸ء مین میرے چال چلن پر ایسا الزام لگایا ہے کہ جس سے ازالہ میری حیثیت عرفی کا ہوتا ہے -

ملزم نے یہ عذر کیا کہ چٹھی جسکی شکایت ہے بہ نیک نیتی بغرض انحفاظ فائدہ بنک کے لکہی گئی تہی اور وہ بوجہ مطابق مستثنی ۹ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند مراسلت استحقاقی ہے -

مجسٹریٹ نے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت ازالہ حیثیت عرفی صادر کی اور

سنہ ۱۸۸۱ع — قیصر ہند بنام ای ایم اسلیٹر

یہ حکم سزا صادر کیا کہ وہ ۱۵ روپیہ جرمانہ ادا کرے اور اگر جرمانہ ادا نکرسکے تو دو مہینہ تک قید محض مین رہے وجوہ تجویز ثبوت جرم تجویز ذیل مین مندرج ہین۔

مسٹر اسلیٹر ملزم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اوسنے ازالہ حیثیت عرفی مسمی حاجی یوسف پیر بہائی کا کیا اور یہ ایک جرم حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے شہادت مستغیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حاجی عبد اللطیف بالا دینا اور وہ خود حصہ داران جہاز دخانی تجور کے ہین جو بینک بنگال کے پاس بعوض ۳۰۰۰۰ کے رہن ہے چونکہ مستغیث اور اوسکا شریک یہ چاہتا تہا کہ جہاز مذکور جدہ کے سفر کو زایران لیکر جاوے لہذا اونہون نے مسٹر اسلیٹر کے ساتہ ایک انتظام کیا بعد ازان وہ شرائط جو باہم قرار پائی تہین (کاغذ حرف الف مین) مسٹر اسلیٹر نے قلمبند کین اور اونکا مضمون یہ ہے کہ بابت اس امر کے کہ بینک بنگال جہاز تجور کو معہ زایران و اسباب کے جدہ کو جانے آنے دے ۳۰۰۰۰ بینک مذکور کو ادا کئے جائین بعد ازان مابین مسٹر اسلیٹر اور مستغیث کے رنجش ہوئی اسوجہ سے کہ مسٹر اسلیٹر نے بجاے ۳۰۰۰۰ کے ۴۰۰۰۰ مانگے مسٹر اسلیٹر نے بتاریخ ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۸۹ع حاجی عبد اللطیف بالا دینا کو حسب ذیل چہٹی لکہی "حاجی یوسف پیر بہائی وہ ۴۰۰۰۰ جو بینک کو اسلئے دئے جانے چاہیئن تہے کہ اوسنے جہاز تجور کے جدہ کو جانے دیا لقرف کئے اور چہپا پہرتا ہے" بعد تحریر کرنے چہٹی مندرجہ بالا کے مسٹر اسلیٹر نے ایک چہٹی دوسرے روز حاجی عبد اللطیف بالا دینا کے نام لکہی۔ حاجی یوسف پیر بہائی نے بذریعہ اپنے سالیسٹران کے

۲۵۴ ۳۰۰۰۰ بابتہ تجور کے پیش کئے پس مین اون بیانات سے جو مین نے اوسکی نسبت اپنی کلہ کی چہٹی مین تحریر کئے تہے باز آیا مسٹر اسلیٹر نے عذر جواز اپنی جوابدہی مین یہ ثبوت اس امر کے نہین کیا ہے کہ نامبردہ کو وجوہ یہ باور کرنے کے نہین کہ جو اتہام لگایا گیا وہ صحیح تہا اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش ہے فایدہ کی گئی کہ ۳۰۰۰۰ ادا کرنے کا وعدہ زبانی مستغیث کے ساتہ بعد تحریر کاغذ حرف الف کے ہوا تہا اگرچہ مسٹر اسلیٹر بعد ازان اون بیانات سے جن مین اتہام لگایا گیا تہا باز آیا مگر اب اوسکی یہ کوشش کہ اون الفاظ کو جو اوسنے استعمال کئے تہے جائز ثابت کرے اوسکے اس فعل سابق کے کہ وہ باز آیا خلاف ہے یہ بیانات کہ مستغیث اوس روپیہ کو جو بینک بنگال کو ادا کیا جانا چاہیئے تہا اپنے صرف مین لایا اور چہپا پہرتا ہے ثابت نہین کئے گئے ہین یہ اتہامات مسٹر اسلیٹر نے بلا عمل مین لانے مناسب توجہ اور احتیاط کے لگائے اور وہ مضر مستغیث کی نیکنامی کے ہین عدالت یہ تجویز کرتی ہے کہ ایڈورڈ مے اسلیٹر مجرم جرم مندرجہ فرد قرارداد جرم کا ہے۔ یعنی اوسنے ازالہ حیثیت عرفی حاجی یوسف پیر بہائی کا کیا اور اسطرح پر وہ مرتکب ایک ایسے جرم کا ہوا جو حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے اور عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ ایڈورڈ مے اسلیٹر ۱۵ روپیہ جرمانہ ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے تو دو مہینہ تک قید محض مین رہے"۔

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے ہائیکورٹ مین بصیغہ نگرانی درخواست

سنہ ۱۸۹۵ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ای ایم اسلیٹر

گذرانی -

ہائی کورٹ نے مسل اور کاغذات مقدمہ ہذا طلب کئے اور یہ حکم دیا کہ بنام مستغیث اطلاع نامہ جاری ہو کہ وہ وجہ اس امر کی ظاہر کرے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کیون منسوخ نہ کیا جاوے -

برمیس منجانب مستغیث - یہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جس مین عدالت ہذا باستعمال اپنے اختیارات صیغہ نگرانی دست اندازی کرے مجسٹریٹ کا فیصلہ کلیتاً وقعت شہادت پر مبنی ہے ملزم جانتا تھا کہ مستغیث بمبئی مین ہے اور اپنے دفتر مین حسب معمول آتا ہے مجسٹریٹ نے بطور امر واقعہ کے یہ تجویز کی ہے کہ منظورہ اقرار زبانی اداے رقم کا ثابت نہین ہوا حاکم موصوف نے بطور امر واقعہ کے یہہ بھی تجویز کی ہے کہ مستغیث نے رقم واسطے دینے کے پیش کئے تھے لیکن وہ لئے نہین گئے پھر کس طرح پر ملزم اپنا اس اتہام کا لگانا کہ مستغیث زر مذکور کو اپنے صرف مین لایا اور فرار ہو گیا جائز ثابت کر سکتا ہے کوشش جو ازام مذکور کی کلیتاً بیکار رہی -

انوریری منجانب ملزم - یہ مقدمہ منجملہ اون مقدمات خاص کے ہے جن مین عدالت ہذا بغرض انصاف دست اندازی کیا کر سکتی ہے اور کرتی ہے مجسٹریٹ نے تجویز مقدمہ ہذا نہایت ناقابل اطمینان طور سے کی ہے حاکم موصوف نے اون ضروری واقعات مقدمہ پر غور نہین کیا ہے جنسے ہماری نیک نیتی اور ہماری جانب سے جائز ہونا اون بیانات کا جنسے ازالہ حیثیت عرفی ہونا ظاہر کیا گیا ہے ثابت ہوتا ہے ملزم اور نیز اوسکا شریک تسلیم کرتا ہے کہ جب ناخدایان جہاز کو مقام مرست مین نہ لا سکے تو مسٹر اسلیٹر نے اس امر پر اصرار کیا کہ بجاے رقم کے جو پیشتر قرار پائے تھے رقم ادا کئے جائین ناخدایان نے وعدہ کیا کہ یہ رقم آمدنی جہاز سے یعنی کرایہ اسباب و کرایہ مسافران سے جو انکو وصول ہوگا ادا کرینگے مستغیث کی شہادت سے ظاہر ہے کہ بعد وعدہ اداے زر مذکور کا ۹ - اپریل کی شام کو کہ جب فرجہاز روانہ ہوا کیا تھا اوسنے اس وعدہ کی خلاف ورزی کی بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے اوسکو پانچ چھہ مرتبہ بلوایا اور اوسکو اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ رقم رقم کی فوراً ادا کرے لیکن مستغیث نہ مسٹر اسلیٹر کے دفتر مین گیا نہ اوسنے روپیہ ادا کیا اس صورت مین یہ ہوا کہ مسٹر اسلیٹر نے ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۹۵ء کی چٹھی مستغیث کے شریک کو بھیجی اوس چٹھی کے لکھنے مین نامبردہ نے نیک نیتی اور بغرض تحفظ فوائد بینک کے عمل کیا لہذا مقدمہ داخل مستثنیات متعلقہ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے جس اتہام کی کہ شکایت ہے وہ بنظر فائدہ بینک اور فائدہ مستغیث کے شریک کے لگایا گیا تھا ملزم کو اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ اپنے اتہام کا صحیح ہونا ثابت کرے یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ جو کچھ اوسنے بیان کیا تھا اوسکے صحیح باور

سنہ ۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ابراہیم اسکندر

کرنے کی وجہ معقول اوسکو تہی۔

برڈاوڈ صاحب جسٹس۔ سائل کی نسبت بتجویز ثبوت جرم مجسٹریٹ پریزیڈنسی سے حسب دفعہ ۴۰۰ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کی اور یہ حکم سزا صادر کیا کہ ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ادا کرے اور بصورت عدم ادا کرنے جرمانہ کے دو مہینہ تک قید محض مین رہے بنا راضی فیصلہ مذکور اپیل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ جرمانہ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ نہین درخواست واسطے اوسکی منسوخی کے حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی گہی ہے۔

اتہام باعث ازالہ حیثیت عرفی جسکا الزام سایل پر لگایا گیا ایک چٹہی مین مندرج ہے جو نامبردہ نے بحیثیت ایجنٹ بنیک بنگال ۱۲۔ اپریل گذشتہ کو بنام حاجی عبد اللطیف بالا دینا شریک مستغیث حاجی یوسف پیر بہائی کے لکہی تہی اور وہ بعبارت ذیل ہے حاجی یوسف پیر بہائی نے وہ رقم بنیک کو اسلئے دیئے جانے چاہئین تہے کہ اوسنے جہاز تجور کو جدہ کو جانے دیا تصرف کئے اور چہپا پہرتا ہے" بعد ازان چٹہی مذکور مین یہ لکہا ہے "براہ مہربانی زر مذکور وصول کرکے مطابق اپنے وعدہ کے ادا کیجئے مین نے یہ معاملہ جہانتک کہ یوسف کو تعلق ہے مسٹران کریگی و لنچ داد دین کے سپرد کر دیا ہے"۔ ۳۰۲

مستغیث کو اس امر سے انکار نہین ہے کہ جہاز رخانی تجور جسکا ذکر اس چٹہی مین ہے اوسنے اور بالا دینا نے جو مالکان شریک ہین بنیک بنگال کے پاس قبل مارچ گذشتہ کے بعوض رقم کے رہن کیا تہا اور زر رہن ابتک ادا نہین کیا گیا ہے مالکان چاہتے تہے کہ جہاز مذکور کو معہ زایران کے جدہ کو بہیجین اور مستغیث نے سایل کی اجازت کہ نامبردگان ایسا کرین ۸۔ مارچ کو یا اوسکے قریب اس شرط پر حاصل کی کہ وہ بنیک کو رقم ادا کرے اور جہاز کو مقام مرست مین پہونچا دے مالکان جہاز مذکور کو مقام مرست مین نہین پہونچا سکے اور سایل نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ ۲۔ اپریل کو اوسنے اون سے کہا کہ وہ جہاز مذکور کو جدہ جانے دینے کی بابت بجاے رقم کے چک لے گا اور مستغیث نے اول تو اس امر سے انکار کیا مگر بعد ازان بالا دینا سے گفتگو کی اور رقم دینے پر رضامند ہوا سائل کہتا ہے کہ اوس نے یہ تصور کیا کہ اصل دستاویز منسوخ ہوگئی کیونکہ جہاز مذکور مقام مرست مین نہین پہونچایا گیا اور اسی سبب سے اوسنے معاہدہ جدید کیا اوسکا یہ بہی بیان ہے کہ مستغیث اوسکے دفتر مین ۷۔ اپریل کو آیا اور اوس سے کہا کہ جہاز سفر کرنے کے لئے قریب قریب تیار ہے اور یہ ظاہر کیا کہ مین اسوقت رقم نقد اور باقی کا چک دینے کو تیار ہون سائل کہتا ہے کہ اوس نے

۱۹۱۰ء
مقدمہ نمبر
بنام
ای ایم اسلیٹر

چک لینے سے انکار کیا اور مستغیث سے یہ کہدیا کہ اوسکو زرِ مذکور نقد ادا کرنا ہوگا اور اوس نے نامبردہ سے بابت ضمانت جہاز کے بھی یہ پوچھا کہ جسکی بابت مستغیث نے ۲-اپریل کو وعدہ کیا تھا کہ وہ اوسکے حاصل کرنے کی کوشش کریگا اور مستغیث نے یہ جواب دیا کہ وہ اوسکا انتظام کر رہا تھا -

مستغیث اس امر سے انکار کرتا ہے کہ اوس نے کبھی یہ وعدہ کیا تھا کہ سائل کو صمٹ ادا کریگا اور مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ سائل اس اقرار مظہرہ کے ثابت کرنے کی کوشش مین کہ صمٹ ادا کریگا ناکامیاب رہا مجسٹریٹ نے تجویز ہذا کے وجوہ تحریر نہین کئے ہین اور وہ ہمارے نزدیک صریحًا غلط ہے مستغیث نے اپنے بیان اول مین اس امر سے انکار کیا کہ کوئی گفتگو بابت ادائے صمٹ کے ہوئی تھی مگر بوقت کئے جانے سوالات جرح کے اوسنے اقبال کیا کہ سائل نے یہ کہا تھا کہ وہ جہاز کو جدہ نہ جانے دیگا بجز اسکے کہ صمٹ ادا کئے جائین اوسنے یہ بھی بیان کیا مین نے اپنے بیان اول مین اسکا کچھ ذکر نہین کیا ہے کہ میری ملاقات ۲-اپریل ۱۹۱۰ء کو مسٹر اسلیٹر سے ہوئی مجکو یہ امر یاد نہین رہا تھا اور اس سبب سے اوسکا ذکر نہین کیا" یہ ناممکن ہے کہ یہ جواب صحیح تسلیم کیا جاوے اس امر سے کہ اوسنے سوچ سمجھکر اپنے بیان اول مین اس امر سے انکار کیا کہ سائل نے اوس سے ۲-اپریل کو صمٹ طلب کئے تھے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکی شہادت کامل اور مفصل بیانات مندرجہ اظہار سائل پر کہ جو شامل مسل ہے ترجیح نہین ہونی چاہیئے اور اگر اوسپر یقین کیا جاوے تو اوسکو صحیح تصور کرنا چاہیئے اور اوسپر عمل کرنا چاہیئے لیکن صرف یہی اظہار نہین ہے مستغیث کا شریک بالادیتا اور مسٹر میک کیون ۲-اپریل کی ملاقات کے وقت موجود تھے گواہ اول الذکر نے اپنی گواہی نہایت متزلزل اور ناقابل اطمینان طور پر دی مگر نامبردہ نے صریحًا تسلیم کیا کہ ملاقات جیسا کہ سائل نے بیان کیا ہے ہوئی تھی اور خود اوسنے وعدہ ادا کرنے صمٹ کا آمدنی جہاز سے کیا تھا اور اوسوقت مستغیث اوسکے پاس بیٹھا تھا گو اوسنے فورًا بعد ازان یہ بیان کیا کہ اوسکو معلوم نہین کہ آیا مستغیث اوسوقت وہان تھا یا چلا گیا تھا اوسکا یہ بھی بیان ہے کہ اوس نے مستغیث کے ساتھ نسبت ادائے صمٹ کے گفتگو کی تھی لیکن اوسنے اس تجویز کو کہ صمٹ ادا کئے جاوین منظور نہین کیا تھا اوسنے اخیر مین یہ بیان کیا کہ وہ خود پابند ادا کرنے صمٹ کا ہے اور اوسنے مستغیث سے کہدیا ہے اور اوسکو ادا کرنے پر مجبور کیا ہے اس قسم کی شہادت سے وقعت مرجح اور اختلاف بیانات سائل کی کسی طرح کم نہین ہوتی مسٹر میک کیون بوقت ملاقات (جو بینک کے دفتر مین ہوئی) خود اپنا کام کر رہا تھا اور یہ نہین کہتا کہ اوسکو تفصیل گفتگو کی جو کسقدر انگریزی مین اور کسیقدر ہندوستانی مین ہوئی

[illegible]
بنام
امی ایم اسلیٹر

تہی یاد ہے لیکن اوسکو یہ یاد ہے کہ مسٹر اسلیٹر نے صمٹ سے کم ادا کرنے کی گفتگو سننے سے انکار کیا اور مسٹر اسلیٹر نے بعد ملاقات کے اوس سے کہا کہ تم بہر دکان (یعنی بالا دینا) اور مستغیث نے یہ منظور کر لیا کہ اگر جہاز جدہ کو جانے دیا جائیگا تو وہ صمٹ ادا کرینگے" مستغیث تسلیم کرتا ہے کہ وہ سایل کے دفتر مین ۹ - اپریل کو گیا تہا لیکن اس امر سے انکار کرتا ہے کہ اوس نے صمٹ نقد اور الٹ کا چک دینے کو کہا تہا وہ یہ نہین کہتا کہ اوسوقت کیا ہوا کوئی وجہ اسکی نہین معلوم ہوتی کہ اوسکا بیان انکار یقین کیا جاوے سایل کا بیان ملاقات تاریخ مذکور کا یقین کیا جاسے مدعا علیہ کے بیان کا ایک جزو یہ بہی ہے کہ مستغیث نے سائل سے جہاز دخانی پر ۹ - اپریل کو - کہ جس تاریخ کو جہاز روانہ ہوا - شام کے وقت صمٹ ادا کرنے کا وعدہ کیا تہا مستغیث اس امر سے انکار نہین کرتا ہے کہ اوس نے وعدہ مذکور کیا تہا بلکہ یہ کہتا ہے کہ اوسکو یاد نہین ہے -

بلحاظ کل شہادت متعلقہ اس اقرار منظورہ ادا کرنے صمٹ بجائے صمٹ کے اور جہاز کو مقام مست مین پہونچانے کے ہمکو بیانات سائل کو بالکل صحیح تسلیم کرنے مین کچہ تامل نہین ہے پس یہ ضرور ہے کہ اس جزو مقدمہ کی نسبت مفصل بحث کی جاوے کیونکہ فیصلہ مجسٹریٹ متعلق نیک نیتی سائل درباب تحریر چہٹی ۱۰ - اپریل ظاہرا اسیقدر تجویز حاکم موصوف دربارہ اقرار ہذا پر منحصر ہے فیصلہ نسبت نیک نیتی سایل کے ایک فیصلہ متعلق ایک امر واقعاتی کے ہے معمولی طور پر ایسے فیصلہ مین عدالت ہذا باستعمال اپنے اختیار صیغہ نگرانی کے دست اندازی نہین کرتی ہے لیکن مقدمہ حال منجملہ اون مقدمات خاص کے متصور ہونا چاہیئے جن مین ہماری دست اندازی بغرض انصاف ضروری ہے کیونکہ مجسٹریٹ نے اس امر پر کہ آیا سائل نے یہ اتہام کہ مستغیث نے صمٹ کی رقم تصرف کی بہ نیک نیتی نہ صرف بربناے ایک ایسے قیاس کے غور کیا ہے کہ جسکو ہم صریحا غلط تجویز کرتے ہین یعنی یہ کہ کوئی اقرار نسبت ادائے رقم مذکور کے شہادت سے ثابت نہین ہے بلکہ حاکم موصوف نے اس نہایت اہم امر تنقیح طلب کی نسبت تجویز بربناے ایک اصول غلط کے بہی اور بلا لحاظ اون حالات خاص کے کی ہے جنپر سایل نے بہ ثبوت اس امر کے استدلال کیا کہ اوسکی چہٹی بہ نیک نیتی بغرض انحفاظ اپنے فائدہ کے لکہی گئی تہی حالات مذکور کا ذکر اب کیا جا سکتا ہے حالات مذکور جزواً اظہار سایل سے اور جزواً شہادت صرف بینک سے ثابت ہوتے ہین ۹ - اپریل کو جب سائل کو معلوم ہوا کہ جہاز تجویز اوس روز روانہ ہوگا وہ پرنسس ڈاک پر گیا اور مستغیث سے وہان ملا اور اوس سے صمٹ طلب کیئے اور مستغیث نے کہا کہ وہ روز مذکور شام کو ادا کریگا کیونکہ

سنہ ۱۹۰۰ء
نام ۲۵۹
ای ایم امیٹر

اوسکے دفتر مین تہا اوس نے دو شخصون یعنی جمال محمد و سلیمان عیسیٰ کا نام لیا کہ وہ ضامن ہونے پر رضامند ہین اور سایل نے اونکے نام پشت چٹہی پر درج کرلئے مستغیث نے ۹-اپریل کو روپیہ ادا نہین کیا اور ۱۰- تاریخ کو سایل نے اوسکو چٹہی لکہی اور ضمانت طلب کئے اوس نے یہہ بہی بیان کیا ہے "۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کو مین نے مستغیث کے پاس پانچ چہہ مرتبہ چپراسی بہیجا اور اوسکے دفتر مین خود گیا لیکن نہ وہ مجہے ملا نہ مجہکو اوسکا حال معلوم ہوا اوسوقت مجکو اندیشہ ہوا کہ مبادا مفرار و پوشیدہ رہے" سائل چاہتا تہا کہ بوقت سماعت بیان تحریری حلفی اس مضمون کا داخل کرے کہ یہ جواب مجسٹریٹ نے صحیح قلمبند نہین کیا ہے اور نامبردہ نے فی الواقع یہ بیان کیا تہا کہ مستغیث کے پاس سے جواب نہین آیا یہ بخوبی ظاہر تہا کہ اوس نے نامبردہ کا حال صراف سے سنا تہا کیونکہ ۱۱-اپریل کی صبح کو صراف کو مستغیث اپنے دفتر مین ملا تہا اور صراف نے سایل سے کہا تہا کہ اوسے نامبردہ ملا تہا اوسوقت مستغیث نے صراف سے کہا کہ اوسکے پاس سائل کی چٹہی آئی ہے اور وہ جیسی کہ اوس سے درخواست کی گئی ہے یہان آویگا لیکن وہ اوس روز خواہ قبل لکہنے چٹہی ۱۲-اپریل کے نہین آیا ہمارے نزدیک اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ سائل سے نسبت مثل کی غلطی مظہرہ کے بیان حلفی طلب کیا جاوے اور مجسٹریٹ سے بربناے کسی ایسے بیان حلفی کے رپورٹ طلب کی جاوے کیونکہ بربناے شہادت موجودہ کے ہم فیصلہ مقدمہ کا کرسکتے ہین بعد اسکے کہ سائل نے اپنی چٹہی ۱۱-اپریل بالا دینا کو تحریر کی مستغیث نے ضمانت سائل کے سالیسٹران کو دینے کے لئے پیش کئے برطبق اسکے سائل نے بالا دینا کو تاریخ ۱۳-اپریل کو چٹہی مندرجہ ذیل تحریر کی "حاجی یوسف پیر بہائی نے (بذریعہ اپنے سالیسٹران کے) ضمانت بابت جہاز تنجور کے پیش کئے پر مین اوس بیان سے جو مین نے نامبردہ کی نسبت اپنی کل کی چٹہی مین تحریر کیا تہا باز آیا لیکن آپکو معلوم ہے کہ آپنے اور اوسنے دونون نے جہاز کو جدہ جانے دینے کی بابت ضمانت ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور مین نے اپنے صدر دفتر کو مطابق اوسکے ہدایت کی ہے مین آپسے یہ استدعا کرتا ہون کہ آپ اپنے وعدہ پر قائم رہین اور مجکو یقین ہے کہ آپ اوس طرح پر عمل نہ کرینگے کہ جیسا یوسف نے اس معاملہ مین کیا ہے" واضح ہو کہ نسبت اس چٹہی کے مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے اگرچہ مسٹر سلیٹر معذرت ان الزامات سے جو اوسنے مستغیث پر لگائے تہے باز آیا مگر اوسکی اب یہ کوشش کہ اون الفاظ کو جو اوس نے استعمال کئے تہے جایز ثابت کرے اوسکے اس فعل سابق کے کہ وہ باز آیا خلاف ہے یہ بیانات کہ مستغیث اوس روپیہ کو جو بینک بنگال کو ادا کیا جانا چاہئے تہا اپنے

سنہ ۱۸۹۰ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
سی ایم سلیٹر

مستغیث کے طریق عمل کے اوس شخص پر ظاہر کرے جسکو پوری اطلاع نسبت معاملہ مذکور کے پانے کا استحقاق تہا مقدمہ ٹومن بنام ہگ (۱) یہ تجویز ہوئی تہی کہ مدعی کا داین یہ منصب رکہتا ہے کہ نسبت مدعی کے طریقہ کے کہ جسطرحپر وہ اپنا کاروبار کرتا ہے اوس شخص سے اپنی رائے ظاہر کرے جسنے ضمانت مدعی کی بابت اوسکے قرضجات تجارتی کے داین کو دی تہی لارڈ ایلن برا نے یہ فرمایا میرے نزدیک یہ ایک مراسلت استحقاقی ہے اگر مدعا علیہ کسی اور شخص کے پاس جاتا اور یہ الفاظ نسبت مدعی کے کہتا تو وہ بلاشک قابل نالش ہوتے لیکن مسمی لی جس سے الفاظ مذکور کہے گئے مدعی کا ضامن تہا اور مدعا علیہ سے وعدہ کیا تہا کہ اوسکو جبکبہی بقایا واجب الوصول ہوگی اطلاع دیجایگی لہذا اوسکو یہ استحقاق تہا کہ مسمی لی سے بیان کرے کہ فی الواقع نسبت مدعی کے طریق عمل بابت اونکے باہمی معاملات اسکی کیا رائے تہی اور اگر وہ بیانات جو اوسنے کئے درجہ مناسب سے بڑہکر اور بے بنیاد ہوں تاہم اگر وہ اونکو اوسوقت فی الواقع صحیح باور کرتا تہا تو یہ نہین کہا جاسکتا کہ اوسنے عداوتاً اور بہ نیت بدنامی مدعی کے عمل کیا بیشک نامبردہ جایز طور پر بہ بہانہ وعیدہ مراسلت اعتمادی کے مدعی کی نیک نامی کو ضایع نہین کرسکتا اور اوسکے اعتبار کو نقصان نہین پہونچا سکتا لیکن اسکا نہایت خطرناک اثر ہوگا کہ مراسلات متعلق کاروبار بوجہ نالشات توہین بانی کے بند ہوجاوین اسمقدمہ تجویز طلب یہ ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے بوجہ غصہ کے کسیقدر ناجایز بیانات کئے لہذا مین مدعی کی نالش کو نین سوٹ کرونگا اور یہ کہنا جوری کا کام ہوگا کہ آیا یہ الفاظ عداوتاً بہ نیت بدنامی مدعی استعمال کئے گئے تہے یا بہ نیک نیتی بغرض مطلع کرنے کے ضامن کو اون واقعات سے جنکے جاننے سے اوسکو تعلق تہا" یہ تحریرات مقدمہ حال سے صریحاً متعلق ہین ہمارے نزدیک جو تحریر کہ سایل نے بالادینا کو کی وہ بموجب مستثنی ۹ متعلقہ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے استحقاقی ہتی اور بلحاظ جملہ حالات مقدمہ کے سایل پر صحیح طور سے یہ جرم ثابت نہین قرار دیا جاسکتا کہ اوسنے اپنے استحقاق سے تجاوز کیا ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ جرمانہ واپس دیا جاوے

کنیڈی صاحب جسٹس - مجکو اوس تجویز سے کلیتاً اتفاق ہے جو ابہی صادر کی گئی ہے اور جو بعد اسکے کہ ہم نے اون متعدد اسناد کو جنکا حوالہ دیا گیا تہا جانچا بغور تحریر ہوئی ہے لیکن چونکہ مقدمہ کسیقدر اہم ہے لہذا مین اون دلائل کو جنسے قطع نظر اسناد مذکور کے مجکو یہ یقین ہوا کہ بنظر انصاف عدالت ہذا کو لازم ہے کہ اوس تجویز اور تجویز ثبوت جرم کو جو مجسٹریٹ

(۱) رپورٹ کیمپل صاحب جلد ۱ صفحات ۲۷۹ و ۲۰۰

سنہ ۱۸۹۰ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اسی ایم سیلر

نے تحریر کی ہے منسوخ کرکے مختصراً تحریر کرونگا اس مقدمہ مین دو امور اہم قابل غور ہین اول یہ کہ آیا درحالیکہ مجسٹریٹ نے بطور امر واقعہ کے یہ تجویز کی کہ ملزم نے بلا کماحقہ احتیاط اور توجہ کے عمل کیا عدالت ہذا بصیغہ نگرانی تجویز مذکور مین دست اندازی کر سکتی ہے یا نہین دوم آیا وہ الفاظ جو ملزم نے استعمال کئے ایک ایسا اظہار رائے بہ دیانت داری تھا جو بلحاظ حالات مقدمہ جائز تھا یا آنکہ ملزم نے ایسا اظہار ناجائز کیا کہ جس سے ازروے قانون الزام عداوت عاید ہو سکتا ہے نسبت امر اول کے مجکو کچھ شک نہین کہ عدالت ہذا کو دست اندازی کرنی لازم ہے گو اپیل نہین ہو سکتا ہے اگر ملاحظہ کارروائیات سے صاف ظاہر ہو کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ کی تجویز بر بناے ایک بالکل غلط راے کے کی بمعاملہ درخواست شب پرشاد پنڈا (۱) مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم ازالہ حیثیت عرفی کا ثابت قرار دیا تھا اور سشن جج نے تجویز ثبوت جرم مذکور کو بحال رکہا تھا لیکن ہائی کورٹ نے بصیغہ نگرانی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ جو صحیح امر قابل تجویز پیدا ہوا اوس پر مقدمہ مذکور مین غور نہین کیا گیا کیونکہ مجسٹریٹ اور سشن جج کے خیال مین یہ بات نہین آئی کہ بحث نیک نیتی کی نسبت تجویز کرنے مین ٹہیک امر تجویز طلب یہ نہین ہے کہ آیا وہ بیانات جو ملزم نے تائید ازالہ حیثیت عرفی کے پیش کئے فی الواقع صحیح ہین یا نہین بلکہ یہ کہ آیا اوسکو اطلاع جو دی گئی تھی اور بعد کماحقہ احتیاط اور توجہ کے وجہ معقول یہ باور کرنے کی تھی کہ بیانات مذکور صحیح تھے بیشک وہی صورت ہے جو مقدمہ حال مین وقوع مین آئی ہے اسی طرح پر بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام پرسوتم کالا (۲) عدالت ہذا نے بصیغہ نگرانی ایک ایسی صورت مین دست اندازی کی جسمین اپیل نہین ہو سکتا تھا کیونکہ مجسٹریٹ نے خلاف شہادت تجویز کی تھی اور یہ امر مجسٹریٹ کے خیال مین نہین آیا تھا کہ وہ اتہام جسکی شکایت کی گئی تھی بہ نیک نیتی بلا کسی عداوت کے لگایا گیا تھا اور از روے مستثنی ۹ متعلقہ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے محفوظ تھا۔

۴۶۶ واضح ہو کہ مقدمہ حال مین تجویز مجسٹریٹ مختصر ہے اور نسبت وجوہ تجویز حاکم موصوف کے کوئی شبہ نہین ہو سکتا ہے حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ملزم نے اتہامات بلا کماحقہ احتیاط و توجہ کے لگائے اسوجہ سے کہ ملزم اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش مین کامیاب نہین ہوا کہ مستغیث کے ساتھ اقرار زبانی ادائے ثمن کا بعد تحریر دستاویز حرف الف کے (جو واسطے ادائے مبلغ ثمن کے اور نیز جملہ اخراجات جہاز دخانی متعلق مقام مرمت مین پہونچانے اور مرمت کرانے وغیرہ کے تحریر ہوئی تھی) ہوا تھا اور اسوجہ سے کہ اوسکی کوشش جواز خلاف

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۰

تحریر کرتے ہلے کہ وہ چہپا ہوا ہے ہمارے نزدیک اوسکا یہ مطلب نہ تہا کہ مستغیث فرار ہوگیا ہے اوسکی
صرف یہ مراد تہی کہ وہ اوسکے دفتر مین بغرض ادائے روپیہ کے نہین آیا اور وہ اوس سے بچتا پہرتا تہا اور
روپیہ اوس کام مین خرچ نہین کیا گیا کہ جس ایک کام مین وہ بطور جایز خرچ کیا جاسکتا تہا اگر زر
مذکور مستغیث نہ ادا کرتا تو یا لا دینا بطور اوسکے شریک کے ذمہ دار اوسکے ادا کرنے کا ہوتا یہ امر صریحی
ضروری تہا کہ بالا دینا کو وہ تمام حالات جو سایل کے ذہن مین گذر رہے تہے معلوم ہوجاین تاکہ وہ یا تو
مستغیث پر دباو ڈالے یا خود فوراً اوس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جو شرکا بر بابت اوس روپیہ کے
تہی جو اونکے پاس امانت تہا ایسی صورت مین اگر اون الفاظ سے جو فی الواقع استعمال کئے گئے زیادہ
نرم الفاظ استعمال کئے جاتے تو اون سے کاتب کی مراد ظاہر نہ ہوتی اور شاید بہترین اظہار ضرورت
استعمال اون الفاظ کا جو فی الواقع استعمال کئے گئے اس امر سے ہوتا ہے کہ فوراً بعد بہیجے جانے چٹہی
کے سمن دینے کے لئے مستغیث نے پیش کئے مقدمہ ہیمن بنام خال (۱) حکام عالی مقام پریوی
کونسل نے یہ فرمایا نتیجہ اوس جوابدہی کا جو اس طرح پر کی گئی صریحاً یہ ہے کہ مدعا علیہم نے بہ نیک نیتی
اور بلا کسی عداوت کے مدعی کے ساتہ اور بلا کسی خواہش اوسکو نقصان پہونچانے کے اور
دیانت داری سے یہ باور کرکے کہ جو اطلاع اونکو پہونچی تہی وہ واسطے جواز اوس طریقہ کے جو اونہون نے
اختیار کیا کافی تہی عمل کیا حکام عالی مقام کی یہ راے ہے کہ ایسی جوابدہی اگر ثابت ہو جاے تو ایک
کافی جواب اوس بادی النظری وجہ نالش کا ہے جو عرضی دعوی سے ظاہر ہوتی ہے"۔

یہ تحریرات مقدمہ حال سے متعلق ہین جن مین کوئی وجہ یہ خیال کرنے کی نہین ہے کہ سایل نے
عداوت سے بیجا اور نقصان رسان اتہام مستغیث پر لگایا یا اوسکی یہ خواہش تہی کہ اوسکو کسی طرح پر
نقصان پہونچائے جو اطلاع کہ اوسکو صراف نے دی اور جسپر اوسنے عمل کیا اوسکو نامبردہ نے باور
کیا او… ہرگز تابل اعتبار تہی اور ایک کافی باعث وجہ واسطے جایز سمجہنے اوس تحریر کے تہی جو بالا دینا
۳۶۲ کو کی گئی مقدمہ رابرٹسن بنام ایم ڈوگال (۲) یہ تحریر ہے" اگر کوئی شخص جسکو اختیار عطا ہوا ہو بہ نسبت
کسی شخص کے چال چلن اوسکے مشتہر کرے اور اوس مشتہر کرنے سے نقصان پہونچے ہو تو قانوناً تحقیقات
نامبردہ کی اغراض کی نہین کی جاتی لیکن اگر بیجا اور کسی غرض کے نامبردہ بہ دیانت داری

(۱) لا ریورٹ مقدمات اپیل جلد ۴ صفحہ ۵۰
(۲) ریورٹ بنگال ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۰۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ای ایم سیلٹر

سنہ ۱۹۰۰ء فیصلہ ... بنام امی ایم سائیر

الزامات لگائے گو وہ اپنی رائے بجوش ظاہر کرے تو وہ معاف کیا جاتا ہے کیونکہ قانون مین انسان کے ضعف عقل کا لحاظ کیا جاتا ہے مگر اوسکو لازم ہے کہ اوس سے تجاوز نہ کرے جو اوس موقع پر ضروری ہو کیونکہ اگر وہ اوس سے تجاوز کرکے اتہام اغراض بد لگائے گا تو وہ معاف نہین کیا جاتا ہے بجز اسکے کہ وہ بذریعہ ظاہر کرنے راستی اپنے بیانات کے اپنے فعل کو جائز ثابت کرے اور علاوہ برین بصفحات ۹ و ۲۰ و ۲۰ رپورٹ مین یہ مندرج ہے کہ مدعا علیہ کو فقرہ مذکور کے جزو دوم کو داخل کرنیکی کیا ضرورت تھی وہ صرف عداوتاً نہ ہو سکتا ہے یعنی بمعنی قانونی لفظ مذکور کے یا یون کہنا چاہیئے کہ وہ نقصان رسان اور بیجا ہے اور اگر یہ صورت تھی تو جوری کو یہ اختیار نہ تھا کہ وہ رائے دے جو اوسنے دی ہے مقدمہ حال مین بلحاظ حالات صریحاً یہ تجویز جائز نہین ہے کہ بمعنی قانونی اتہام عداوتاً نہ تھا بمقدمہ ٹوسن بنام ایونس (۱) یہ تحریر ہے کوئی اظہار رائے بجانب مدعا علیہ بطبق انکار ادا سے لگان بالکل قابل جواز تھا کیونکہ اگر وہ بالکل خاموش رہتا تو اوسکی یہ تعبیر کی جاتی کہ اوسنے انکار مذکور کی نسبت تسلیم یا سکوت کی اور اسی سے اوسکے مقدمہ کو بر طبق کسی دعوی مابعد نقصان پہونچتا اور بدین وجہ مدعا علیہ کو استحقاق ہوگا کہ مدعی کے بیان کی راستی سے انکار کرے لیکن بر طبق کرنے غور کے ہماری یہ رائے ہے کہ جج ذیعلم کی یہ رائے بالکل صحیح تھی کہ وہ الفاظ جو فی الواقع استعمال کیئے گئے بلحاظ موقع کے جائز نہ تھے ہر شخص کو دوسرے شخص کے ساتھہ معاملہ کرنے مین یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ بہ نیک نیتی ایسے الفاظ استعمال کرے جو معاملہ مذکور کے متعلق ہون اور جو بلحاظ ٹھیک اپنے فائدہ کے ضروری معلوم ہون گو وہ صریحاً یا بذریعہ اونکے نتائج کے مضر یا تکلیف دہ دوسرے شخص کے ہون اور یہ ایک ایسا اصول ہے جسپر مراسلت استحقاقی مبنی ہے لیکن توضیع باعث ازالہ حیثیت عرفی نسبت اغراض یا طریق عمل کسی ایسے فریق کے جسکے ساتھہ وہ عمل کرتا ہو داخل قاعدہ مذکور نہین ہوتی ہے مقدمہ حال مین مدعا علیہ کے فائدہ کے لئے یہ کافی تھا کہ مدعی کے بیان کی راستی سے انکار کرتا اور بیان مذکور کو اقدام فریب دہی قرار دینا اور اوسکو کمینہ اور بد دیانتی کا اقدام بتانا بالکل غیر ضروری تھا لہذا یہ مقدمہ صحیح طور پر جوری کی رائے پر چھوڑا گیا تھا اور کوئی حکم اٹھانا وجہ صادر نہوگا"

۳۶۴ مقدمہ حال مین جیسا کہ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے سائل کے لیے جسقدر کہ اوسنے تحریر کیا اوس سے کم تحریر کرنا ممکن نہ تھا اگر وہ یہ چاہتا تھا کہ ٹھیک الفاظ مین اپنے واقعی خیالات نسبت

(۱) رپورٹ انگلش واپس صاحبان جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۰

سنہ ۱۸۶۲ع
مقدمہ قیصر ہند بنام
۳۶۰ مقدمہ عبد الحلیم

صرف مین لا نا ثابت نہین کئے گئے ہین اور وہ روپوش تہا اور بلحاظ اس راے کے نسبت مقدمہ کے مجسٹریٹ
نے کہ وہ پیشتر یہ تجویز کر چکا تہا کہ اقرار نسبت ادائے سمے کے ثابت نہین ہوا اپنا یہ فیصلہ تحریر
کیا کہ یہ اتہامات مسٹر اسلیڈر نے بلا عمل مین لانے مناسب توجہ اور احتیاط کے لگائے اور وہ مستغیث
مستغیث کی نیک نامی کے ہین" واضح ہو کہ بلاشک بعد باز آنے کے بیان الزامی سے سائل کو
اس امر مین بہت دقت پڑیگی کہ وہ اوسکو جائز ثابت کرے اس معنی مین کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ فی الواقع
صحیح تہا لیکن بغرض قائم کرنے اپنے جواب حسب مستثنی نہم دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے اوسکو اس
امر کا ثابت کرنا کافی ہے کہ اوس نے الزام مذکور بہ نیک نیتی بغرض استحفاظ اپنے فائدہ کے لگایا تہا
بلحاظ تعریف مندرجہ دفعہ ۵۲ مجموعہ کے امر تجویز طلب ہے کہ آیا سائل نے کماحقہ احتیاط اور توجہ سے
استحفاظ اپنے فائدہ کے عمل کیا یا نہین اور اس امر کی نسبت تجویز کرنے مین عدالت کو ادن اصول سے جو عدالتون
نے انگلستان مین قرار دیئے ہین ہدایت ہو سکتی ہے اور حاصل کرنی چاہیئے یہ محض ایک ایسا مقدمہ
نہین ہے جسمین مستغیث کی جانب سے قرضہ کے ادا کرنے مین توقف ہوا ہو سایل جہاز تنجور کو
بتاریخ ۹ - اپریل جانے کی اجازت ہرگز نہ دیتا اگر مستغیث یہ وعدہ نکرتا کہ وہ اوس روز شام کو سمے
ادا کریگا اور اگر وہ اوس وعدہ پر اعتبار نہ کرتا مستغیث نے کہا کہ وہ روپیہ اوسوقت اوسکے ہاتہ مین
تہا وہ روپیہ کرایہ مسافران وکرایہ مال سے جو مستغیث نے پایا تہا ادا ہونے کو تہا جبکہ وہ روپیہ اوسکے
ہاتہ مین آیا تو وہ اوسکا مالک نہ تہا بلکہ امانت دار تہا اور اوسکا روپیہ کو بعد ۹ - اپریل کے اپنے پاس رکہنا
بخلاف ورزی امانت کے تہا اوس نے بتاریخ ۱۰ - روپیہ ادا نہین کیا اور اوسوقت خاص مبلغ
کا قابو اوس کفالت پر نہین رہا تہا جو بابت سمے کے قرضہ کے تہی جو مستغیث دبالا دینا کو دیا گیا تہا
کیونکہ جہاز ۹ - تاریخ کو روانہ ہو گیا تہا نامبردہ سائل کے دفتر مین ۱۱ - تاریخ کو نہین آیا گو اوسنے صرف
سے اقبال کیا کہ اوسکے پاس سائل کی چٹہی مورخہ ۱۰ - اپریل پہونچی تہی بعد اسکے کہ اوسنے نامبردہ
کو مابین ۹ - کی شام و ۱۲ - اپریل کی صبح کے پانچ یا چہہ مرتبہ بولایا اور اوسکو وہ روپیہ حاصل نہین
ہوا کہ جسکے ادا ہونے مین کسی طرح ۹ - کی شام سے زیادہ توقف نہین ہونا چاہیئے تہا سائل
کو بلاشک وجہ نہایت شبہہ کی نسبت مستغیث کے تہی ہمکو کوئی شک نہین ہے کہ ۱۲ - اپریل
کو نامبردہ بہ نیک نیتی باور کرتا تہا کہ مستغیث مجہہ سے چہپا ہوا ہے اور اوس روپیہ کو کسی اور غرض
مین سوائے اوس غرض کے جسمین وہ صرف کیا جانا چاہیئے تہا صرف کر رہا ہے اور فی الواقع یہی
۳۶۱ وہ اتہام تہا جو اوسنے اپنی چٹہی ۱۲ - اپریل مین لگایا یہ نہین کہا جا سکتا کہ اوسنے بلا کماحقہ احتیاط

سنہ ۱۸۹۰ء
انسلز ویر ہند
بنام
ای ایم سیلڈر

ونتوجہ کے عمل کیا اور اس مقدمہ مین واقعی امر متنازعہ کہ جس کی کی نسبت مجسٹریٹ نے مطلقاً بحث نہین کی ہے جہانتک آیا اوس نے فی الواقع چٹہی مذکور مین اوس سے زیادہ تحریر کیا جو واسطے انحفاظ اوسکے فائدہ کے ضروری تہا اور بغرض تجویز امر مذکور کے یہ یاد رکہنا ضروری ہے کہ چٹہی مذکور کسی اہل اخبار کو بغرض تمام دنیا مین مشتہر کرنے کے یا کسی ایسے شخص کو کہ جسکو معاملہ مابین مستغیث اور سائل سے کچہ تعلق نہتا نہین لکہی گئی تہی بلکہ ایسے شخص کے نام لکہی گئی تہی جو مستغیث کا شریک اوسی معاملہ مین تہا جسکی بابت چٹہی مذکور تہی بمقدمہ ہینکاک بنام کیس (۱) کاکبرن صاحب چیف جسٹس نے یہ تحریر کیا کہ بحث استحقاق اوس کا حیثیت مقدمہ پر جو کل شہادت سے ظاہر ہونگے ہوگی“ مقدمہ حال مین مجسٹریٹ نے اوسکی تجویز بر بنائے ایسے خیالات کے کی ہے جو صرف ایک جزو مقدمہ سے پیدا ہوتے ہین ۱۳-اپریل کو جو سائل بیان الزامی مندرجہ اپنی چٹہی مورخہ ۱۲-اپریل سے باز آیا اوسکی تاثیر کی نسبت غلط رائے قائم کرنے سے مجسٹریٹ نے فی الواقع اون اہم حالات پر غور نہین کیا جو قبل روانگی چٹہی ۱۲-اپریل کے تہے اور جنسے ہمارے نزدیک مجسٹریٹ موصوف کو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے تہا کہ سائل نے چٹہی مذکورہ نیک نیتی تحریر کی بمقدمہ ٹولڈ بنام اسپاینگ (۲) بیرن پارک صاحب نے قاعدہ ذیل قرار دیا ”عموماً بابت عمداً و تاً مشتہر کرنے ایسے بیانات کے جو فی الواقع غلط اور مضر حیثیت کسی دوسرے شخص کے اندر مشہور تعریف توہین زبانی کے) بموجب نالش ہو سکتی ہے اور از روے قانون ایسا مشتہر کرنا عمداً و تاً تصور کیا جاتا ہے بجز اسکے کہ ایسی شہرت واجبی طور پر کوئی شخص بانجام دہی کسی سرکاری یا خانگی فرض کے خواہ وہ قانونی ہو یا تہذیبی یا بہ انجام دہی خود اپنے کاروبار کے ایسے معاملات مین کہ جنسے اوسکے نفع و نقصان کو تعلق ہو کرے“۔

مقدمہ حال مین چٹہی بانجام دہی خود سایل کے کاروبار کے ایک ایسے معاملہ مین لکہی گئی تہی جسمین نہ صرف اوسکو تعلق تہا بلکہ اوس شخص کو بہی تعلق تہا جسکو چٹہی لکہی گئی تہی اور بعد ازین یہ بحث باقی رہتی ہے کہ آیا یہ شہرت واجبی طور پر کی گئی تہی یا نہین ایسی صورت مین جسکو کوئی امر بیجا اس مین نہین معلوم ہوتا ہے کہ سائل نے ٹہیک وہ امر تحریر کیا کہ جو وہ باور کرتا تہا تا مبردہ
۳۶۲ باور کرتا تہا کہ مستغیث دانستہ مجہسے اسلئے چہپا رہا ہے کہ روپیہ نہ دینا پڑے کہ جس روپیہ کا ٹہیک وقت پر ادا ہونا ایک ایسی شرط تہی کہ جسپر جہاز تنجو بمبئی سے روانہ ہونے دیا گیا تہا یہ بات

(۱) رپورٹ فاسٹر و فنلے صاحبان جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ (۲) رپورٹ کرامپٹن و میسن و راسکو صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۹۲

فیصلہ ۱۸۹۸ء مقدمہ قیصر ہند بنام ای ایم سیٹر

اوسکے فعل سابق (یا) آزانے کے تھی ملاحظہ مسل سے عیان ہے کہ مجسٹریٹ کے دونون دلائل غلط ہین
اقبالات مستغیث اور اوسکے شریک بالادینا سے بخوبی عیان ہے کہ جب یہ معلوم ہوا کہ جہاز مقام
مدت مین نہین لایا جا سکتا ہے تو ملزم نے اسپر اصرار کیا کہ قبل اسکے کہ جہاز کو بمبئی سے جدہ جانے کی
اجازت دیجاوے صہ ادا کیا جاوے اگر مستغیث اور اوسکے شریک نے شرائط مذکور قبول کین
لیکن اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ ملزم قانوناً یہ ثابت نہین کر سکتا ہے کہ شرائط اقرارنامہ اول اوسے
صہ وغیرہ کی بعد ازان بذریعہ اقرار زبانی مظہرہ نسبت ادائے صہ کے ترمیم کی گئین تو بھی
جرم ازالہ حیثیت عرفی اس سے ثابت نہین ہوتا ہے مستغیث کا یہ بیان نہین ہے "اگر ملزم یہہ
بیان کرتا کہ مین نے صہ تصرف کیے تو ازالہ حیثیت عرفی ہوتا لیکن چونکہ اوسنے یہ بیان کیا
کہ صہ تصرف کیے لہذا یہ ازالہ حیثیت عرفی ہے کیونکہ مین نے اقرار ادا کرنے صہ
کا کیا تہا اور نہ صہ" لیکن بنیاد الزام ازالہ حیثیت عرفی حال کی یہ ہے کہ ملزم نے بیان کیا کہ مستغیث
اوس روپیہ کو جو اوسکو ادا کرنا چاہیے تہا اپنے صرف مین لایا لہذا قطع نظر بحث نسبت ٹھیک تعداد
رقم مذکور کے امر غور طلب محض یہ تہا اور ہے کہ آیا ملزم کو بعد کما حقہ احتیاط اور توجہ کے وجہ معقول واسطے
کرنے بیان مذکور کے تہی یا نہین -

علاوہ برین مجسٹریٹ کے خیال مین یہ بات نہین آئی کہ گو ملزم اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر
رہا ہو کہ اوسکے بیانات فی الواقع صحیح تھے تاہم ممکن ہے کہ بیانات مذکور کے کرنے کے لئے
اوس وقت مین اوسکو وجہ معقول ہو بحث یہ نہین ہے کہ آیا ملزم زبانی اقرار مابعد کے ثابت کرنے
کی کوشش مین کامیاب ہوا یا نہین یا آنکہ آیا فی الواقع مستغیث روپیہ کو اپنے صرف بیجا مین لایا یا
وہ بیچارہ تہا بلکہ بحث یہ ہے کہ آیا بلحاظ حالات مسلمہ مقدمہ کے ملزم کو وجہ معقول اون بیانات کے
کرنے کی جنکی شکایت ہے تہی یا نہین اگر حسب الفاظ مستعملہ مجسٹریٹ کسیقدر رنجش نسبت صحیح
تعداد روپیہ کے جو قبل روانگی جہاز کے بمبئی سے ادا ہونی چاہیے تہی پیدا ہوئی تو ملزم پر کوئی
اتہام عداوت کا اسوجہ سے کہ اوسنے صہ طلب کیے تہے نہین لگایا جا سکتا اسی طرح پر اتہام
عداوت اسوجہ سے نہین لگایا جا سکتا کہ جب اوسکو معلوم ہوا کہ صہ ادا کرنے کے لئے پیش
کیے گئے تو وہ ۱۲-اپریل کو اوس بیان سے جو اوس نے نسبت مستغیث کے ۱۱-اپریل کی
چٹھی مین کیا تہا باز آیا اس مین کوئی اختلاف نہین ہے فی الواقع ملزم نے جو یا لادینا کو تحریر کیا
یہ تہا آپنے اور آپ کے شریک نے وعدہ ادا کرنے صہ کا بطور شرط ماقبل اس امر کے

سنہ ۱۸۹۰ء
مکہ منیر سنہ
بنام
ای ایم سیٹر

جہاز بمبئی سے روانہ ہونے دیا جائے کیا تھا بعد چند کرایہ اشخاص و اسباب ادا ہونیوالا تھا کہ جو مستغیث نے وصول کیا ہے لیکن جہاز روانہ ہوگیا اور مستغیث نے میرے پاس کچھ روپیہ نہیں بھیجا تھا اوسنے میری چھٹیات کا جواب دیا نہ وہ مطابق میری استدعا کے میرے پاس آیا چونکہ آپ ذمہ دار اوسکے ہین لہذا مین آپکو ان واقعات کی اطلاع دیتا ہون مہربانی کرکے روپیہ وصول کیجئے اور مطابق اپنے اقرار کے ادا کیجئے" بعد ازان دوسرے روز جب ملزم کے پاس مستغیث کے سالیسٹران نے کچھ روپیہ ادا کرنے کے لیے مستعد ہونے کی اطلاع بھیجی تو اوسنے فوراً بالا دینا کو چٹھی لکھی اور اوسنے فی الواقع یہ تحریر کیا "مستغیث نے آخر کار میری مراسلت کا جواب دیا اور کہتا ہے کہ وہ کمیشن ادا کرنے پر رضامند ہے پس مین بیان مندرجہ بالا سے باز آیا لیکن مین اب بھی یہ کہتا ہون کہ جو روپیہ ادا ہونا چاہئے وہ کمیشن ہے اور مین آپ کو ذمہ دار رقم مذکور کا تصور کرتا ہون" بجائے اسکے کہ طریق عمل مندرجہ بالا مین کوئی امر خلاف یا عداوتانہ ہو طریق عمل مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عداوت مطلقاً نہ تھی اور وہ ازروے واقعات صریحاً جائز تھا اور بخلاف اسکے مستغیث کا اس فعل سے کہ ۱۴-اپریل کو استغاثہ فوجداری اس بیان سے داخل کیا کہ اوس سے معافی نہین مانگی گئی حالانکہ فی الواقع معافی طلب نہین کی گئی تھی اور اس امر کا مطلقاً ذکر نہ کیا کہ ملزم نے دعوی بابت کمیشن کا قبل روانگی جہاز کے کیا تھا ظاہر ہوتا ہے کہ بدنیتی مستغیث کی طرف سے ہوئی اور نہ ملزم کی طرف سے مجسٹریٹ نے اس امر پر کچھ بھی خیال نہین کیا ٹھیک تعداد اوس روپیہ کی جو ادا ہونا قرار پایا تھا کچھ ہی ہو لیکن منجانب مستغیث و بالا دینا کے صریحاً خیانت وقوع مین آئی تا مبردگان نے وعدہ کیا تھا کہ جب تک ایک رقم خاص ادا نہ کیجائیگی جہاز کو بمبئی سے روانہ ہونے دینگی جہاز مذکور بلا ایک پائی ادا ہونے کے روانہ ہوگیا بالا دینا قبول کرتا ہے کہ اوسنے مستغیث کو کمیشن دینے کے لئے بار بار کہا اور مستغیث نے زر کرایہ اشخاص و اسباب وصول کیا اور اوسکو صرف کیا اور ملزم کو ایک پائی بھی ادا نہین کی گئی اندرین حالات نسبت جواب بحث دوم مندرجہ آغاز تجویز ہذا کے کچھ شک نہین ہوسکتا ملزم کو اوس طریقہ سے جسطرح پر کہ مستغیث اوسکے ساتھ پیش آیا خواہ مخواہ غصہ آیا لیکن اگر اوس نے حدود اعتراض مناسب سے تجاوز کیا ہو اور ایسے الفاظ استعمال کئے ہون جو بلحاظ واقعات جائز نہ تھے تو اوسکے نتائج اوسکو برداشت کرنے ہونگے اس قسم کے معاملہ مین ملزم مستحق ہے کہ اس امر پر اصرار کرے کہ مناسب معمولی معنی اوسکے الفاظ کے قائم کئے جاین تصرف بیجا تا جائز طور پر

اپنے صرف مین لاتا ہے جب تک کہ روپیہ مستغیث سے لینے کہ جس نے زرکرایہ اشخاص واسباب وصول کرلیا تہا باوجودیکہ جہاز بمبئی سے روانہ ہوگیا تہا ادا نہین کیا اور نہ ادا کرنے کے لئے پیش کیا تب تک ملزم کا یہ بیان کرنا جائز تہا کہ وہ روپیہ جو بطور شرط ماقبل اس امر کے کہ جہاز بمبئی سے روانہ ہو ادا ہونا قرار پایا تہا بیجا طور پر اپنے صرف مین لایا گیا جب تک کہ مستغیث نے چہپات و بیانات ملزم پر توجہ نہین کی تب تک ملزم کو یہ بیان کرنا جائز تہا کہ مستغیث چہپا ہوا ہے اوسکی یہ مراد نہ تہی کہ مستغیث فرار ہوگیا ہے یا اپنے اوپر حکم نامہ قانونی کی تعمیل نہین ہونے دیتا ہے اوسکی صریحًا یہ مراد تہی کہ مستغیث نامبردہ کسے چہپا پہرتا تہا اور یہ امر واقعی تہا۔

ان وجوہ سے میری یہ راے ہے کہ ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بیجا ہوئی ہے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا

اٹرنیان منجانب سایل - مسٹران کریگی و پلینچ وادین۔

سنہ ۱۸۶۰ع
ایکٹ ۴۵ مجموعہ تعزیرات ہند
نام
اقدام اسلیڈ

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس بڑاوڈ صاحب جسٹس وپارسنس صاحب

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بالیا سومیا دیک کس وغیرہ*

۴
۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۶۹

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۴۱۱ - مال مسروقہ کو اپنے پاس رکھنا - ہدایت جوری کو - ہدایت غلط -

ملزمان پر الزام مال مسروقہ کو اپنے پاس رکھنے کا حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) لگایا گیا سشن جج نے اپنی ہدایتین جو اوسنے جوری کو کی محض یہ ہدایت کی کہ تجویز اس امر کی کرے کہ آیا مال مذکور مسروقہ تہا یا نہین اور آیا اوسکو ملزمان نے اپنے پاس رکھا یا نہین -

تجویز ہوئی کہ یہہ ہدایت ناقص تہی اور ہدایت غلط کی حد تک پہونچتی تہی سشن جج کو لازم تہا کہ اہالی جوری کو ان امور کی نسبت تجویز کرنے کی ہدایت کرتے (۱) آیا مال مذکور مسروقہ تہا یا نہین (۲) آیا مال مذکور بدنیتی سے اپنے پاس رکہا گیا یا نہین اور (۳) آیا ملزمان یہ جانتے تہے یا باور کرنی کی وجہ رکہتے تہے کہ مال مذکور مال مسروقہ تہا بجز اسکے کہ تجویز ان امور کی اہالی جوری اثبات مین کرتے ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم قانوناً بابت جرم دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہین ہوسکتی تہی -

اپیلہائے بنا راضی تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا مصدرہ سی ای جی اکرفرڈ صاحب سشن جج تہانہ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بالیا سومیا بیندیا ہیریا -

ملزمان پر الزام بدنیتی سے رکہنے مال مسروقہ کا حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا -

سشن جج نے اپنی ہدایتین جو اوسنے اہالی جوری کو کی بیانات مندرجہ ذیل کئے -

"آپ کو یہ تجویز کرنی ہے کہ آیا وہ مال جو عدالت کے روبرو ہے مسروقہ ہے یا نہین اور آیا اوسکو ملزمان نے اپنے پاس رکہا یا نہین -

"گواہان گوبند و ہیڈ کانسٹبل بیان کرتے ہین کہ سرقہ ہوا اور مال مذکور بقبضہ بیندیا (نمبر ۱) اور ان اشخاص کے دستیاب ہوا جنکے پاس ہر دو ملزمان نے اوسکو رکہا تہا گواہان مذکور کی تائید ان اشخاص مین سے دو شخص و ہیرا و بالو کرتے ہین تیسرا شخص بیان بوجہ نہایت بوڈہا ہونے کے نہین آسکا گوبند کی تائید مال کے شناخت کرنے مین کہ وہ اوسی کا مال

---

* اپیلہائے فوجداری نمبر ۲۱۱ و ۲۱۹ سنہ ۱۹۰۱ء

سنہ ۱۸۹۰ع مقدمہ نمبر سنہ بنام شورا بابا سوبا ۱۳ اپریل

ہے اوسکا نتیجہ بیان کرتا ہے۔

"آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ آیا آپ ان گواہان پر جن سے ملزم نے سوالات جرح کرنے یا اونکی تردید کرنے کی کوشش نہین کی اعتبار کرتے ہین یا بیان ملزمان پر کہ جسکے ثابت کرنے کی اونہون نے کوشش نہین کی"۔

اہالی جوری نے ملزمان کو مجرم اوس جرم کا جسکا الزام اوپر لگایا گیا تھا تجویز کیا۔

سشن جج نے رائے جوری سے اتفاق کرکے ملزمان کی نسبت حسب دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم صادر کی اور بینڈیا کی نسبت حکم سزا سات برس کی قید کا بعبور دریائے شور اور بالیا کی نسبت تین برس کی قید سخت کا صادر کیا۔

بناراضی ان تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کے ملزمان نے ہائیکورٹ مین اپیل کیئے منجانب ملزمان یا منجانب سرکار کوئی حاضر نہین ہوا۔

ازعدالت سشن جج نے اہالی جوری کو کہ ان سے یہ بیان کیا کہ اونکو صرف یہ تجویز کرنی ضرور تھی کہ مال مذکور مسروقہ ہے یا نہین اور آیا اوسکو ملزمان نے اپنے پاس رکھا تھا یا نہین غلط ہدایت کی حاکم موصوف کو لازم تھا کہ خلاصہ کل شہادت مقدمہ کا بیان کرتے اور اہالی جوری کو یہ ہدایت کرتے کہ قبل اسکے کہ مشارالیہم ملزمان کو مجرم جرم دفعہ ۴۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کا قرار دیکر اونکو تجویز اثبات مین کرنی ضرور تھی کہ (۱) مال مذکور مسروقہ تھا اور (۲) مال مذکور بدنیتی سے اپنے پاس رکھا گیا اور (۳) ملزمان یہ جانتے تھے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے تھے کہ مال مذکور مسروقہ تھا۔ ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ ملزمان کی نسبت مکرر تجویز کیجاوے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہوا۔

۹ مئی ۱۸۸۶ء
۷-۱ ج
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۲۵۲

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس سرچارلس سارجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس وکنیڈی صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام دادا انا*

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۳۰۲ و ۳۰۷ و ۴۲۹ عملدرآمد۔ ضابطہ تجویز یا عانت جوری۔ اختیار جج کا نسبت کرنے سوالات کے جوری سے حسب دفعہ ۳۰۳ بمطالبہ کئے جانے رائے بالی جوری کے عام اظہار رائے جوری۔ خاص اظہار رائے جوری۔ استصواب ہائی کورٹ سے حسب دفعہ ۳۰۷۔ اختیار ہائی کورٹ نسبت دست اندازی کرنے کے رائے جوری میں۔ اختلاف آراے حکام ہائی کورٹ۔ استصواب تیسرے جج سے حسب دفعہ ۴۲۹ فیصلہ شاہی ۱۸۶۵ء ضمن ۳۶۔

ایک قیدی کی نسبت تجویز بابت قتل عمد کی گئی اور اکثر بالی جوری نے اسکو بری کیا سشن جج نے رائے جوری سے اختلاف کیا اور مقدمہ ہائی کورٹ میں حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) ارسال کیا حکام ہائی کورٹ (جارڈین صاحب جسٹس وکنیڈی صاحب جسٹس) کے باہم اختلاف رائے ہوا مقدمہ انکو روبرو ایک تیسرے جج (سارجنٹ صاحب چیف جسٹس) کے حسب دفعہ ۴۲۹ پیش کیا گیا حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ فیصلہ جوری منسوخ کیا جاوے اور قیدی مجرم جرم قتل عمد کا ہے۔

از سارجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ ہائی کورٹ میں ہمیشہ عملدرآمد ہے کہ اون مقدمات میں جو حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) ارسال کئے جائیں فیصلہ جوری میں دست اندازی نہیں کیجاتی ہے بجز اسکے کہ جب وہ صریحًا اور عیاں طور پر غلط ہوتا ہے۔

کوئی صحیح مشابہت مابین اون اختیارات تمیزی کے جو ہائی کورٹ کو حسب دفعہ مذکور عطا کئے گئے ہیں اور اون اختیارات کے جو عدالتہاے قانون واقع انگلستان نسبت دست اندازی کرنے کے تجویز جوری میں نالشات دیوانی میں بذریعہ یہ ہدایت کرنے کے عمل میں آتی ہیں بربناے اس امر کے کہ تجویز جوری خلاف وقعت شہادت کے ہے تجویز جدید کیجاے نہیں ہے لہذا عمل درآمد عدالتہاے انگلستان کو بہت صحیح طور پر بطور ہدایت تصور کیا جاتا ہے مگر وہ پیرا بطور ایک قاعدہ معین کے استعمال اون اختیارات میں جو ہائی کورٹ کو از روے دفعہ ۳۰۷ عطا ہوئے ہیں عمل نہیں کیا جا سکتا

ایک کیس میں بالزام قتل عمد متوفی کو کہلانے زہر دہتورا کا لگایا گیا تہا اکثر بالی جوری نے اوسکو بیگناہ تجویز کیا بعد صادر کئے جانے فیصلہ جوری کے سشن جج نے جوری سے سوالات کئے جسکے جواب سوالات خاص متعلق امور مذکورہ بذیل کے لودین بعض شہادت کے جیسا کہ اکثر بالی جوری کو ان امور میں شبہ ہے (اول) آیا ملزم نے ایک خاص کہیت میں سے دہتورا لیا یا نہیں (دوم) آیا متوفی کے معدہ مین زہر دہتورا موجود تہا یا نہیں (سوم) آیا متوفی کی موت کا باعث زہر دہتورا ہوا یا نہیں بربناے شہادت صاحب جج کو بالی جوری کی راے سے ایسا کلی اختلاف ہوا کہ حاکم موصوف نے مقدمہ کو ہائی کورٹ میں حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) ارسال کیا۔

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۰۶ ۱۸۸۶ء

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ۔۔۔ ۱۸۹۹ء

از جارڈین صاحب جسٹس ۔ فیصلہ جوری نسبت برأت کے بحال رہنا چاہیئے وہ نیان طور پر غلط یا صریحاً غیر معقول نہ تہا وہ ایک ایسا فیصلہ تہا کہ کوئی معقول لیکن محتاط شخص کر سکتا تہا سشن جج کو لازم تہا کہ اہالی جوری سے بعد صادر کئے جانے فیصلہ جوری کے وہ سوالات نہ کرتا جو حاکم موصوف نے نسبت اونکی آراے متعلق امور خاص کے کئے ایسا کرتے مین سشن جج نے اون حدود سے تجاوز کیا جو واسطے سوالات کرنے کے بدفعہ ۳۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین معین ہین فیصلہ جوری غیر مکمل یا مبہم نہ تہا اور نسبت کسی امر قانونی کے غلط فہمی نہ تہی۔

از کنیڈی صاحب جسٹس ۔ مقدمہ ہذا مین یہ تسلیم کرکے کہ سشن جج کی یہ غلطی تہی کہ اہالی جوری سے کوئی سوال بعد صادر ہونے فیصلہ جوری کے کیا تاہم بلا لحاظ جوابات سوال مذکور اور محض بر بناے شہادت اور امور قرین قیاس کے کوئی شبہ معقول نسبت جرم ملزم کے نہ تہا۔

ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ بہ استعمال اپنے اختیارات حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) خود اپنی راے متعلقہ شہادت پر عمل کرے بر طبق استصواب منجانب سشن جج کل مقدمہ کی بحث شروع ہوتی ہے جس صورت مین فیصلہ جوری غلط ہو تو ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ اوسکو منسوخ کرے اور خدمات جج اور جوری دونون کو عمل مین لائے اور راے جج اور نیز فیصلہ جوری کو وقعت مناسب دے۔

جس صورت مین مقدمہ مثل مقدمہ حال اون نتائج پر منحصر ہو جو دو یا تین واقعات سے اخذ کئے جاتے ہین تو از روے اصول خواہ قانون کے سشن جج ممنوع نہین ہے کہ جوری سے یہ استدعا کرے کہ وہ صاف اور ٹھیک راے نسبت اون واقعات کے بیان کرین۔

حکام ہائیکورٹ مین ایک مقدمہ مین جسکو سشن جج نے ہائیکورٹ مین حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ارسال کیا تہا اختلاف راے ہوا حکام (جارڈین صاحب جسٹس کنیڈی صاحب جسٹس) نے یہ ہدایت کی کہ مقدمہ مذکور روبرو ایک تیسرے جج ہائیکورٹ کے پیش کیا جاے کیونکہ حکام ممدوح کی یہ راے تہی کہ از روے مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام ضمن ۳۶ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء منسوخ ہوگئے ہین۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ایچ ایف آسٹن صاحب سشن جج احمدآباد نے کیا۔

ملزمان دادا اتا وجیبا پر الزام قتل عمد حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) لگایا گیا جوری نے بالاتفاق جیبا کو بری کیا نسبت دادا کے اکثر اہالی جوری نے یہ تجویز کی کہ وہ بیگناہ ہے سشن جج کو اہالی جوری سے ایسا کلیتاً اختلاف راے ہوا کہ حاکم موصوف نے بغرض

سنہ ۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
دادا ونا

انصاف یہ مناسب سمجھا کہ مقدمہ مذکور حسب دفعہ ۴۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ہائیکورٹ مین ارسال کیا جاوے۔

راؤ صاحب وی این منڈلیک (وکیل سرکار) منجانب سرکار۔

نگنداس تلسی داس منجانب ملزمان۔

استصواب واسطے سماعت کے روبرو ایک ڈویژن بنچ کے جسمین جارڈین صاحب جسٹس و کینڈی صاحب جسٹس اجلاس فرماتے پیش ہوا۔

حکام ذی علم کے باہم بابت راے متعلق فیصلہ جوری نسبت دادا ملزم کے اختلاف ہوا اور حکام ممدوح کو اس راے سے اتفاق ہوا کہ جیبا بری کیا جاوے تجاویز مندرجہ ذیل صادر ہوئین۔

جارڈین صاحب جسٹس - جیبا اور دادا قیدیان کی نسبت بابت ایک ہی واقعات کے مختلف جوریون نے عدالت سشن احمد آباد مین دو مرتبہ تجویز کی اور اونکو بری کیا اور ہمکو صرف ایک شہادت و کارروائی کی نسبت تجویز کرنی ہے جو تجویز مرتبہ ثانی مین قلمبند ہوئی لیکن چونکہ مقدمہ سے وہ حالات بخوبی ظاہر ہوتے ہین جنمین تجویز باعانت جوری مفصل طور پر کی جاتی ہے لہذا اسمقدمہ مین یہ موجب سہولت ہوگا کہ تجاویز اور ارا سے تحریری جوری دونون کے نتایج بیان کئے جائین ہمارے روبرو حال مین اسی قسم کے بہت سے استصواب آئے لہذا میرے نزدیک مناسب ہے کہ قانون متعلقہ امر ہذا کی بخوبی جانچ کی جاوے معاملہ ہذا عام طور پر اہم ہے اور علاوہ برین باہم میرے ذی علم ہمجلیس اور میرے اختلاف راے ہے۔

بوقت تجویز اول روبرو مسٹر ماسکارڈی قایم مقام سشن جج اور ایک جوری کے جو جون گذشتہ مین شروع ہوئی صرف ایک جرم حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا کہ ملزمان ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء کو یا اوسکے قریب بذریعہ کھلانے دھتورے کے ایک شخص مسمی کو بیرنا تھو کو باعث ہلاکت ہوئے۔ ۴۵۵

سشن جج نے جوری سے ۱۰ جولائی کو حالات مقدمہ بیان کئے حاکم موصوف نے جوری کو یہ ہدایت کی کہ جیبا کو بیگناہ تجویز کرے حاکم موصوف نے چند سوال کئے اور جوری سے یہ استدعا کی کہ ہر امر کی نسبت علیحدہ راے دے تحریر متعلق صادر کئے جانے فیصلہ جوری کے حسب ذیل ہے

سوال - صاحبان کیا آپ سب متفق الراے ہین؟

جواب - پیشوا - ہان -

سنہ ۱۸۸۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام دادا انا

سوال "آیا جیبا کو مجرم قرار دیتے ہین یا بیگناہ"۔
جواب۔ "بے گناہ"۔
سوال۔ "کیا آپ یہ تجویز کرتے ہین کہ کوبیزنا تھو فوت ہو گیا"۔
جواب۔ "ہان"۔
سوال۔ "کیا آپ یہ تجویز کرتے ہین کہ اوسکی وفات بوجہ پیسے ہوئے دھتورے کے بیجون کے ہوئی جو اوسکو کھچڑی مین جو اوس نے کھائی تھی کھلائے گئے"۔
جواب۔ "ہان"۔
سوال "کیا آپ یہ تجویز کرتے ہین کہ (دادا) ملزم نمبر ۲ نے دھتورے کے بیج جمع کئے اور اونکو پیسا"۔
جواب۔ "نہین"۔
سوال۔ "تو آپ یہ تجویز کرتے ہین کہ دادا آنا ملزم نمبر ۲ مجرم نہین ہے"۔
جواب "ہان"۔
سوال "کیا آپ یہ کہتے ہین کہ وہ مجرم نہین ہے اور یہی آپ سب کی رائے ہے"۔
جواب۔ "ہان"۔

چنانچہ جیبا مطابق فیصلہ متفق الرائے جوری کے حسب ہدایت جج بری کیا گیا۔
مگر نسبت دادا کے مجرم ہونے کے سشن جج نے اوس رائے سے اختلاف کیا جو جوری نے ظاہر کی اور حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ نسبت نامبردہ کے عدالت ہذا مین ارسال کیا گیا معاملہ مذکور کی سماعت بر ڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس سے نے فرمائی حکام ممدوح کی یہ رائے ہوئی کہ سشن جج نے جوری کو غلط ہدایت کی اور جیبا کو یہ ہدایت کرنے کے بعد کہ وجہ اس امر کی ظاہر کرے کہ حکم برات کیون منسوخ نہ کیا جاے یہ حکم دیا کہ دونون قیدیان کی نسبت بوجوہ مندرجہ ذیل تجویز کے تجویز جدید کیجاے۔

۴۵۶ دوسری تجویز مسٹر آسٹن صاحب سشن جج نے باعانت جوری نسبت اوسی جرم قتل عمد کے کی ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء کو رائے جوری بطریق مندرجہ ذیل قلمبند کی گئی۔
"رائے جوری۔
"بجواب ان سوالات کے کہ آیا اہالی جوری کو اپنی رائے مین اتفاق ہے یا نہین اہالی جوری نے

فیصلہ ۹ ستمبر ۱۸۸۵ء ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند بنام دادا انا

بذریعہ اپنے پیشوا کے بیان کیا ہم بالاتفاق یہ خیال کرتے ہین کہ جیسا ملزم نمبر ۱ مجرم نہین ہے نسبت دادا انا ملزم نمبر ۲ ہم مین سے اکثر یہ تجویز کرتے ہین کہ وہ مجرم نہین ہے"۔

سوال "کثرت رائے نسبت ملزم نمبر ۲ کے کس قدر ہے۔

جواب "چار یہ تجویز کرتے ہین کہ وہ مجرم نہین ہے اور پانچوان یہ تجویز کرتا ہے کہ وہ مجرم ہے"۔

سوال۔ "اس امر کی نسبت آپ کا کیا تجویز ہے کہ آیا کوبیرنا تھو فوت ہوا یا نہین اور آیا اوسکی ہلاکت بوجہ زہر کے وقوع مین آئی یا نہین"۔

جواب "ہمکو اتفاق ہے کہ کوبیرنا تھو فوت ہوا اور نہایت قرین قیاس یہ ہے کہ اوسکی ہلاکت بوجہ زہر دہتورا کے وقوع مین آئی"۔

سوال "کیا آپکو اتفاق ہے کہ اوسکی ہلاکت بوجہ زہر دہتورا کے وقوع مین آئی"۔

جواب "ہم مین سے چار کو شبہہ ہے کہ آیا اوسکی موت بوجہ زہر دہتورا کے وقوع مین آئی اور پانچوین کی یہ تجویز ہے کہ موت بوجہ زہر دہتورا کے وقوع مین آئی۔

سوال "آپ نے کوئی راے نسبت اس امر کے قایم کی ہے یا نہین کہ آیا کوئی جزو اقبال ان دو ملزمان مین کسی کا جہان تک کہ اوسکی رو سے وہ شخص ملزم جس نے اقبال مذکور کیا ہے مجرم قرار پایا ہے صحیح ہے یا نہین۔

جواب۔ ہم مین سے چار یہ باور نہین کرتے ہین کہ ملزمان کے بیانات جو روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم مقام اندلاو روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دیئے گئے جہان تک کہ اونکی رو سے خود ملزمان مجرم قرار پاتے ہین صحیح ہین" (اور یہ بھی بیان کیا کیونکہ اونکی بخوبی تائید نہین ہوتی ہے")۔

سوال "کیا آپ نے کوئی راے نسبت اس امر کے قایم کی ہے کہ آیا ملزم نمبر ۲ بھائی جی کے کھیت مین سے دہتورا لایا یا نہین۔

جواب۔ "ہم مین سے چار کو شبہہ ہے کہ وہ لایا یا نہین۔

سوال "کیا آپ نے کوئی راے نسبت اس امر کے قایم کی ہے یا نہین کہ کوئی نشان زہر دہتورے کا اوس مواد مین تھا جو متوفی کے معدہ سے نکالا گیا۔

جواب۔ ہم مین سے چار کو شبہہ ہے کہ متوفی کے معدہ مین زہر دہتورا تھا"۔

۵۷۴ سشن جج کو ایسی جوری سے بربناے شہادت ایسا کلیتاً اختلاف راے ہوا کہ حاکم موصوف نے بغرض انصاف یہ ضروری سمجھا کہ مقدمہ کو عدالت ہذا مین ارسال کرے مع جملہ دیگر تحریرات متعلقہ شہادت کے حاکم

۱۸۹۵ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سوادا اتا

موصوف نے حسب ذیل تحریر کیا۔

"میری دانست مین یہ امر بلا کسی شبہہ کے ثابت ہے کہ کو بیر کو زہر دھتورا کہلایا گیا جس طریق پر کہ چار اہالی جوری نے اس حصہ شہادت کو تصور کیا ہے اوس سے میری دانست مین اونکی راے کی بہ وقعت نہین ہتی جو مین چاہتا ہون کہ راے جوری سے متعلق ہونی چاہیئے یہ میری سمجھ مین آمادہ شوا ہوتا کہ کسی اہل جوری کو نسبت اس جز و مقدمہ کے کوئی شبہہ باقی رہ سکتا ہے لیکن بوجہ اوس تجربہ کے جو مجھکو عدالت ہذا مین حاصل ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر مین اہالی جوری کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر ذرا سا بھی بہانہ مل سکتا ہے تو وہ اوسکی طرف رجوع کرتے ہین اور مقدمات قتل عمد مین کوئی فیصلہ صریح نہین کرتے ہین جبھی یہ ثابت ہوا کہ جو زہر دیا گیا تہا وہ دھتورا تہا تو راستی اوس عام بیان کی جو شروع کے اقبالات مین کیا گیا نہایت درجہ تائید ہوتی ہے

اون وجوہ سے جو مین ابھی تحریر کرونگا میری یہ راے ہے کہ جس امر کی نسبت عدالت کو استصواب حسب دفعہ ۷ ۳ ہے مین ایسی صورتمین تجویز کرنی چاہیئے کہ عام راے نسبت مجرم ہونے یا نہ مجرم ہونیکے جائز طور پر دیکئی ہو شہادت قدرے خود راے جوری کی ہے اور نیز وہ وجوہ راے مذکور کہین جو جوابات دربارہ واقعات خاص سے کہ جیسے اس تجویز مین قلمبند ہوئے ہین پیدا ہوتے ہون۔

نسبت اس امر واقعی کے کہ آیا زہر دھتورا باعث موت ہوا یا نہین میری یہ راے ہے کہ شہادت بالکل مطابق قیاس مذکور کے ہے اور قیاس مذکور زیادہ تر غالب ہے مین اوس شہادت کا حوالہ دیتا ہون جسکی تردید نہین کی گئی ہے اور جو متعلق اون علامات کے ہے جو دیکھی گئی ہین اور بیانات ڈاکٹر متعلق زہر دھتورا کے اور رپورٹ ممتحن کیمیائی کے کرتے اور بچے ہوئے رات کے کہانے مین کسقدر مادہ بنا آتی جسمین دھتورے سے فرق نہین ہو سکتا پایا گیا مین نے ٹیلر صاحب اور جیورس صاحب کی تصنیفات دربارہ اصول علم ڈاکٹری کے ملاحظہ کین بغرض دلیل یہ تصور کرکے کہ راے چار اہالی جوری کی جنکو شبہہ تہا اس امر کی نسبت غلط ہے عدالت کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا بر بناے اس قیاس کے جرم قتل عمد دونون قیدیان مین سے ہر ایک پر ثابت ہو جاتا ہے یا نہین اس امر کی نسبت راے قایم کرنیکے لئے میرے نزدیک عدالت کو لازم ہے کہ راے سشن جج اور اوس ۴۵۸ اہل جوری کو جس نے اکثر اہالی جوری سے اختلاف کیا وقعت مناسب دے لیکن نسبت عملدرآمد کے مجھکو اون الفاظ سے اتفاق ہے جو نانا بہائی صاحب جسٹس نے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ہنیا (۱) مین جسمین بخوبی بحث ہوئی تہی استعمال کئے تہے کہ عدالت ہذا کا ہمیشہ عملدرآمد یہ رہا ہے کہ راے جوری مین مداخلت نہ کیجاے بجز اسکے کہ جب ثابت کیا جاسکے کہ وہ صریحاً اور عیان طور پر غلط ہے مین نے تجاویز متعددہ فیصلہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۷ لغایت صفحہ ۵۰۲

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا آنا

بنام مکھن کمار (۱) و مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اتواری (۲) پر غور کیا ہے اور گو مین یہ نہین چاہتا کہ اس اصول
پر اعتراض کرون کہ بتصواب حسب دفعہ ۳۰۷ مین ہائیکورٹ کا اختیار تمیزی اوس قدر وسیع ہے جس قدر
ویسٹ صاحب جج نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کہانڈیراو (۳) تحریر کیا ہے مجھکو کوئی ایسی سند معلوم نہین ہے جسمین
قاعدہ عملدرآمد مندرجہ بالا کی نسبت اعتراض کیا گیا ہو مجھکو اوس سے اختلاف کرنیکی کوئی عمدہ وجہ معلوم نہین ہے اور
مجھکو شبہہ ہے کہ آیا کسی معمولی مقدمہ مین کسی ڈویژن جج کو ایسی حالت نظائر مین جیسی کہ اب ہے ایسا کرنا چاہئے بعد
فیصلہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کہانڈیراو کے الفاظ قانون مین ایک تبدیل کی گئی ہے جسپر ظاہرا بوقت سماعت حال
کے بمقدمہ کلکتہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اتواری (۲) لحاظ نہین کیا گیا تھا بموجب دفعہ ۲۶۳ مجموعہ ۱۸۷۲ء کے سشن
جج مقدمہ کو ہائیکورٹ مین اوس صورت مین ارسال کر سکتے تھے کہ حاکم موصوف کی دانست مین بغرض معدلت ایسا کرنا
ضرور ہو بموجب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ حال کے سشن جج کو لازم ہے کہ مقدمہ کو اوس صورت مین ارسال کرین کہ انکو رائے جوری سے
اسقدر اختلاف کامل ہو کہ حاکم موصوف کی دانست مین نظر بمقتضاے معدلت کے مقدمہ کا ہائیکورٹ مین بھیجنا ضرور معلوم
ہو الفاظ اسقدر کامل کے داخل کرنے سے میرے نزدیک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واضعان قانون راے جوری کے قطعی ہونے
کی طرف مایل تھے (اگر جیسا کہ ممکن ہے کہ دلیل کیجاے) ازروے دفعہ ۳۰۷ و ۴۲۳ ضمن (د) ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ اپنا اطمینان
نسبت راے جوری کے کرے اور بری کرے یا جرم ثابت قرار دے اور تجویز جدید نہ کرالے یہ دلیل نسبت منشاے واضعان
قانون کے کسیقدر اہم ہو جاتی ہے۔

جس قاعدہ پر ہمنے اسقدر عرصہ تک عمل کیا ہے وہ ہمارے نزدیک بالکل مطابق نہایت حال کے اصول کے ہے
جو ہوس آف لارڈس نے نسبت راے جوری متعلقہ مقدمات دیوانی ظاہر کیا ہے بمقدمہ میٹرا پولیٹن ریلوے کمپنی بنام
رایٹ (۴) لارڈ ہرشیل صاحب لارڈ چانسلر نے فرمایا (صفحہ ۱۵۰) مقدمہ کو ایک مقدمہ بلاشبہہ داخل اختیار جوری
کے تھا اور میری رائے مین راے جوری مین مداخلت نہین کی جانی چاہئے بجز اسکے کہ وہ ایسا مقدمہ ہو جسمین کوئی جوری ۴۵۹
کل شہادت پر معقول طرح پر نظر کرنے کے بعد مناسب طور سے تجویز نہ کر سکتی ہو" لارڈ واٹسن صاحب نے اتفاق کیا
لارڈ فٹز جیرالڈ صاحب نے فرمایا (صفحہ ۱۵۵) حکام عالی مقام کے غور کے لئے بحث یہ ہے کہ آیا شہادت بقدر
زیادہ خلاف راے جوری کے ہے یا نہین کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ غیر معقول و خلاف انصاف تھی تجویز لارڈ چانسلر
حال لارڈ ہالسبری صاحب (صفحہ ۱۵۲) اگر معقول اشخاص وہ راے قایم کر سکتے ہون (نہ یہ کہ ان کو جیسا کہ مقدمہ
سولومن بنام بٹن (۵) مین کہا گیا ہے کرلی چاہئے تھی) جو قایم کی گئی تو میری دانست مین کسی عدالت کو یہ اختیار

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۹ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲
(۴) لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ (۵) لا رپورٹ کوینس بنچ ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۱۷۶

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا آنا

نہیں ہے کہ اوس فیصلہ واقعات مین مداخلت کرے جو قانون مین جوریون کے اور نہ ججون کے سپرد کیا گیا ہے اس مقدمہ کا حوالہ و بر دجوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کے بمقدمہ کمشنر ریلوے ہا ے بنام بروان (۱) دیا گیا تہا۔

اسمقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ان اصول کو متعلق کرنے سے مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری راے مطابق راے میرے ہم جلیس کینیڈی صاحب کے نسبت بحال رکھنے راے بالاتفاق جوری نسبت برأت جیبا کے ہے مساۃ کے بیانات جو روبرو مجسٹریٹون کے کیے گئے شہادت مفید مساۃ اونیز اوسکے خلاف تہے اور کل بریکا ہونا چاہیئے (ملکہ معظمہ بنام کلیوہ (۲) دیگر مقدمات جو دفعہ ۲۹ قانون شہادت مولفہ فیلڈ صاحب کے ذیل مین جمع کیے گئے ہین) بیانات قیدیان شریک کے جہان تک کہ اونکی روسے مساۃ مجرم قرار پاتی ہے شہادت ضعیف ترین قسم کی ہین۔ (مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دوسا جیوا (۳) و قیصر ہند بنام آتمو تونش چکر تیی (۴) اور مساۃ اونکا وہ جزو ہے جو خود اوسکے بیان مین ہے اور جسکی روسے وہ نہایت مجرم قرار پاتی ہے انکار کرتی ہے کوئی اور شہادت نسبت اوسکے تعلق زہر خورانی سے نہین ہے گو کسیقدر شہادت نسبت وجہ (زہر خورانی) کے ہے بموجب دفعہ ۲۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جوری پر یہ فرض ہے کہ اون جملہ امور کا فیصلہ کرے جو مطابق قانون کے امور واقعات تصور کیے جاتے ہین جوری نے گواہان کی سماعت کی اور مشار الیہم کو اوس قسم کا موقع حاصل تہا جس کا ذکر سر جے کالرج صاحب نے بجویز جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام برٹ سینڈ (۵) کیا کہ وہ موقع ہمکو اجلاس نگرانی مین حاصل نہین ہے اگر یہ مقدمہ ہمارے روبرو بصیغہ اپیل بنا راضی تجویز برأت کے باعانت اپیلران ہوتا تو مین یہ اندیشہ نکرسکتا کہ برأت غلط ہے راے جوری کلیتاً واقعات پر مبنی ہے اور میرے نزدیک وہ غیر معقول نہین ہے لہذا مین جیبا کو بری کرتا ہون۔

نسبت راے جوری متعلق قیدی دادا کے مجھکو سوے اتفاق سے اپنے ہم جلیس کینیڈی صاحب سے خلاف ہے اور بہ مین وجہ مین شہادت موجودہ مثل کی جانچ کرونگا اور اوس خیال کو بیان کرونگا جو اوس سے میرے دل مین پیدا ہوا ہے مین بغرض دلیل یہ فرض کرتا ہون کہ بچارا اہالی جوری کو اس امر مین شبہہ غیر معقول ہے کہ موت کا باعث زہر دہتورا تہا مگر وجہ بہت کچھ ہی ہو دادا کا جرم متعلق اوسکے ثابت کرنا نہ سہو سہل تہا یہ امر ثابت ہے کہ ۲۰ مارچ کو بعد دات کا کہانا کہانے کے بیر بیمار ہوا اور وہ دوسرے دن مر گیا ۱۹ تاریخ کو قریب دو بجے کے دادا نے چیف کانسٹبل کو ایک کہیت مین جہان اصلاً پرتہا دہتورے کے درخت دکہلائے اور اوس موقع پر مالکان کہیت مذکور یعنی بہائی جی اور سو لا نے بیان کیا کہ دادا و ان جنیسعد یرتہی دہتورے کے پہل توڑ رہا تہا ۲۲ و ۲۳ مارچ کو دادا نے اپنے بیانات مجلبہ

(۱) مقدمات اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۳ و ۱۳۲ صفحہ ۱۳۴ (۲) بلدرشاگر نگدن ویمبی صاحبان جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۰۳ (۵) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۵۲۰ بصفحہ ۵۲۵

سنہ ۱۸۶۰ع ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام دادا آتما

ہوکے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم اور مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے جسکو اختیارات درجہ اول حاصل ہین کئے ان بیانات مین
اوسنے اقبال کیا کہ جیبا سے اوسکی آشنائی تہی اور یہی وجہ عداوت کی کوبیر سماۃ کے شوہر کے بہائی سے اور جیبا کے
ترغیب دینے کی اور دہتورے کے پہل کہیت مین سے توڑنے اور جیبا کے کہیچ پکنے کی تہی اوسنے یہ بہی بیان کیا کہ
جیبا نے کہانا کوبیر کے مکان پر پکایا اور کوبیر نے کہایا اور سماۃ نے اوسوقت دادا کے روبرو لیا ہوا دہتورا اوس مین
ڈالدیا لیکن اوسنے اپنی بیجرمی اس طور پر بیان کی کہ اوس نے اس جرم کا کرنا پسند نہین کیا اور نہ وہ اوسمین شریک
ہوا جب جیبا نے کچہ عرصہ پیشتر اوس سے کوبیر کے ہلاک کرنے کو کہا تہا تو اوس نے انکار کیا تہا اور سماۃ سے کہا تہا کہ
کوبیر کو بنارہنے دے پس بموجب تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کلوز (۱) بیانات مذکور مفید اور مضر نامبردہ کے تہے عدالت
سشن مین اوسنے اپنے اقبالات سے انکار کیا اور یہ بیان کیا کہ اوسکو بیان مذکور کرنیکی ترغیب بوجہ دیئے
جانے تکلیف جسمانی کے ہوئی تہی کوئی شہادت تکلیف پہونچائے جانے کی نہین ہے ایک گواہ بہائی جی جو
مالک اوس کہیت کا ہے جہان دہتورے کے درخت دادا نے دکہلائے تہے بیان کرتا ہے کہ نامبردہ وہان آیا
اور اوسنے کہا کہ وہ دہتورے کے پہل بغرض علاج اپنی خارش کے توڑتا ہے بہولا پسر بہائی جی نے یہی بات
مجسٹریٹ کے روبرو کہی لیکن اوس سے سوالات جرح نہین کئے گئے دونون تجاویز سشن مین جہان اوس سے
سوالات جرح کئے گئے تہے اوسنے یہ بیان کیا کہ اوسنے صرف وہی بیان کیا جو اوسکے باپ نے کہا تہا واضح ہو
کہ پولیس کو دہتورے کے درخت دکہلانا ایک امر خفیف ہوتا اگر اقبالات سے اوسکی توضیح نہوتی ان اقبالات
۱۸۶۱ اور نیز جیبا کے اقبالات سے انحراف کیا گیا ہے اور بہولا نے بہی اپنے پہلے بیان سے انکار یا اوسکی وجہ
اوسوقت بیان کی کہ جب شہادت روبرو جوری کے پیش ہوئی اور دادا کا دہتورے کے پہل توڑنا اگر امر واقعہ
ہو تو اگر اقبالات نہوتے مطابق اوس وجہ کے ہوتا جو اوسنے بیان کی یعنی وہ اپنی خارش کا علاج کرنا چاہتا
تہا جوری نے اس امر کو کافی معقول تصور کیا ہوگا کہ اگر دادا کی یہ غرض ہوتی کہ اوس قتل عمد مین شریک ہو جو
بذریعہ بیجدہتورے کے کئے جانے کو تہا تو وہ اس امر کی احتیاط کرتا کہ دہتورے کے پہل زیادہ پوشیدہ طور
پر توڑتا اور ایسے ظاہر طور پر جبکہ دو شخص قریب موجود تہے نہ لیتا جوری معقول طور پر دادا کے ان بیانات کو جبر
نہ سمجہتی ہو کہ جیبا نے سماۃ کا کہانا پکایا کیونکہ شہادت سے یہ نہین پایا جاتا ہے کہ وہ کہانا پکایا کرتی تہی
ممکن ہے کہ اوس نے یہ تصور کیا ہو کہ کوبیر کو نسبت ایسے کہانے کے شبہہ ہوتا جو کسی نامعلوم شخص کے ہاتہ کا پکا
ہوا تہا یہ معلوم ہوگا کہ مین نسبت عقلمندی کا جوری کے اوس سے زیادہ مفید رائے قایم کرتا ہون جو سشن جج
نے قایم کی ہے نسبت راستی بیانات گواہان کے جو روبرو جوری کے کئے گئے جوری کا کام تجویز کرنیکا تہا اور

(۱) رپورٹ کانلٹن دیپن صاحبان جلد ۲ صفحہ ۲۲۱

سنہ ۱۹۰۳ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
داد آمانا

جج کا یہ کام تہا کہ اس امر کو بتلائے اور جوری کا یہ کام تہا کہ اس بات کو جانچے کہ اقبالات ناجائز نہین ہوگئے اور کوئی خوف کسی بدسلوکی کا نہین ہے میری وہی راے ہے جو نانابہائی ہریداس صاحب کی بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مہانیا (۱) تہی کہ یہ کام جوری کا تہا کہ یہ تجویز کرے کہ ان اقبالات کی مثل دیگر جزو شہادت موجودہ مقدمہ کے کیا وقعت ہونی چاہیئے میرے نزدیک جوری اگر پابند نہین تو مجاز تہی کہ امور قرین قیاس کو دیکہے اور مقدمہ سے اپنا عام تجربہ اشخاص و امورات کا متعلق کرے قانون شہادت مولفہ ٹیلر صاحب صفحہ ۱۴۴ و مقدمات رپورٹ شدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اقبالات کی ترغیب ذریعہ ہاے نامناسب سے دیجاتی ہے اور یہ امر کہ اکثر بیگناہ اشخاص اپنے اوپر جہوٹا الزام لگا لیتے ہین کسی کتاب متعلقہ شہادت کے پڑہنے سے معلوم ہو سکتا ہے یہ بات شاذ نہین ہے کہ لوگون کو بذریعہ جہوٹے الزامات کے برباد کرنے کی سازشین کیجاتی ہین پس میرے نزدیک جج کو لازم ہے کہ اقبالات کو صحیح طور پر روبرو جوری کے پیش کرے اور اون حالات کو بیان کرے جو اونکی وقعت کے موافق اور مخالف ہون لیکن یہ کام جوری کا ہے کہ اونکی وقعت کی نسبت راے قایم کرے انکار اقبالات سے جیسا کہ اسٹریٹ صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بابو لال (۲) فرمایا اوسی ذریعہ تکلیف اور وقت کا واسطے ان اشخاص کے ہے جنکا یہ کام ہے کہ عدل گستری صحیح طور پر کرادین جوری پر لازم
۶۲م ہے کہ اپنا بار کا اوٹہاے اور نہایت احتیاط رکہے کیونکہ اوسپر لازم ہے کہ دیکہے کہ آیا کوئی معقول شک باقی رہا یا نہین۔

پس میری یہ راے ہے کہ خواہ ہلاکت بذریعہ دہتورے کے بیجون کے ہوئی یا نہوئی ہو شہادت جو روبرو جوری کے پیش کی گئی ایسی تہی کہ اشخاص معقول کو جنکے مزاج مین احتیاط ہو شبہہ معقول نسبت جرم ہر دو قیدی کے پیدا ہو سکتا تہا جوری کی راے غیر معقول نہین کہی جا سکتی اگر اونسے پیروی کرزن صاحب جسٹس کی بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام زنگی (۳) کی اور متعبر علحدہ شہادت بغرض تائید قوی امور اہم مندرجہ بیانات اقبالات کے جنسے انکار کیا گیا طلب کی ہاں جوری جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے اشخاص اعلی تعلیم یافتہ تہے تجویز اول مین داد اصطلایق راے باتفاق جوری کے بری کیا گیا تہا لہذا قرین قیاس یہ ہے کہ دوسری راے جوری کی کلیتاً غیر معقول نہین ہے خواہ اون اقبالات سے جو قیدیان نے کئے بشمول شہادت ڈاکٹر کے کیسا ہی قوی شبہہ اس امر کا پیدا ہوتا ہو کہ نامبردگان مجرم ہین اور یہ کہ اونہون نے بسازش عمل کیا مین یہ بہی ذکر کرتا ہون کہ بوقت تجویز اول مسٹر پاسکا رڈی نے جوری سے اس امر پر غور کرنیکو کہا کہ جو زہر استعمال کیا گیا وہ دہتورا تہا یا بیلاڈونا یا کوئی اور زہر۔

میری دانست مین اگر سشن جج راے جوری پر بطریق معمولی نظر ڈالتے تو وہ اونکو زیادہ تر معقول معلوم ہوتی بلاشک حاکم موصوف نے اپنے وجوہ ارسال کرنے مقدمہ کے عدالت ہذا مین صاف طور پر تحریر کیا ہے کہ حاکم موصوف

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۹ بصفحہ ۵۰۲ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ بصفحہ ۵۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس

سنہ ۱۸۹۹ء علاقہ سرکار عظمی قیصر ہند بنام داداآتما

کی راے نسبت راے جوری کے بوجہ ایک امر خاص کے ہوئی جو ایک ایسی کارروائی سے پیدا ہوئی جو مین نے کبھی شیر اون مثلون مین
نہین دیکھی تھی جو بیان عدالتہاے سشن سے آتی ہین جج ذیعلم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ چار اہالی جوری متعصب اور غیر معقول تھے
کیونکہ اونکو شبہات نسبت اس امر کے پیدا ہوئے کہ آیا ہلاکت بوجہ زہر دہتورا کے ہوئی یا نہین اس امر کی نسبت مین یہ کہہ سکتا ہون
کہ یہ جزو معمولی تجربہ کا ہے کہ معمولی اہالی جوری بعض اوقات شہادت علمی کو اوس سے زیادہ غیر معتبر سمجھتے ہین کہ جسقدر وہ
لوگ سمجھتے ہین جنہون نے تعلیم علم پائی ہے تاہم ہمکو معلوم ہے کہ اگر اوس شہادت کی وقعت قایم کرنیمین جج ماہران نے انتہا مین
۴ نہر جورانی کی دی ہو نہایت احتیاط ضروری ہے اور آجتک کوئی قاعدہ ایسا قایم نہین کیا گیا کہ شہادت علمی پر جوری مقتے کو زکر ایا جاسکتا ہے
کہ معمولی اشخاص ویسی ہی صحیح راے نسبت امور متعلقہ حکمت کے دین جیسی کہ چند اہالی جوری ماہر علم دے سکتے ہین چنانچہ یہی راے
اسٹیفن صاحب جسٹس کی ہے جنہون نے مضمون ہذا کی نسبت باب ۲۶ اپنی کتاب عام راے متعلقہ قانون فوجداری انگلستان
مین بحث کی ہے لہذا مین اس جواب جوری کو اوس سے کم ناپسند کرتا ہون کہ جس قدر سشن جج نے کیا ہے لیکن اگرچہ جواب دیا
جاتا لو [illegible] بی ممکن ہے کہ جج ذیعلم راے جوری سے اتفاق کرتے اسوجہ سے امور مندرجہ ذیل پر غور کرنا اہم ہے۔

۱- آیا سشن جج کو جوری سے بعد اظہار راے جوری کے وہ سوالات کرنے چاہئین تھے یا نہین جو حاکم موصوف نے
نسبت اونکی تجاویز متعلقہ امور خاص کے کیئے۔

۲- آیا اس امر کی تجویز کرنے مین کہ راے جوری سے اتفاق کیا جاے یا اختلاف حاکم موصوف نے جوابات مذکور کی
نسبت صحیح عمل کیا ہے یا نہین۔

۳- آیا ہائیکورٹ کو استعمال جوابات مذکور کا بطور دلیل تعصب یا نامعقولیت چار اہالی جوری کے کرنا چاہئے یا نہین

میری یہ راے ہے کہ ان تین سوالات کا جواب نفی مین ہونا چاہئے جواب مذکور بلحاظ مصلحت ملکی نہایت اہم ہے
اور مثل اکثر دیگر ایسے معاملات کے جو تعلق رکہتی اون اشخاص کے ہین جو عدل گستری کرتے ہین ہمکو لازم ہے کہ جواب کی
تلاش تواریخ مصلحت ملکی انگلستان مین کرین اسی قسم کا ایک مشہور مقدمہ جسکا نام ہیبیس کارپس مسمی بشل (۱) مین پیدا ہوا تھا
کہ جو ایک شخص مسمی بشل اہالی جوری کے مقدمہ ولیم پن و ولیم میڈ بعدالت اولڈ بیلی بابت مجمع مفسدان کے ۱۶۷۰ء مین تھا بوقت تجویز
مقدمہ مذکور بشل و باقی اہالی جوری نے باوجود دہمکی توہین سخت و جرمانہ کے سواے عام راے بیجرمی کے اور راے دینے سے انکار کیا
مقدمہ مذکور مشہور ہے اور اوس سے وہ استبداد ظاہر ہوتا ہے جو انگریز بوجہ اس خوف کے کہ خود راے یا فرقشی حکام سے
خطرہ نہو اس امر مین کرتے رہے ہین کہ فرمان میگنا کارٹا کی خلاف ورزی نہین کی جائیگی نہ اصلی قوانین سلطنت نظر انداز
کئے جائینگے جج نے مقدمہ نہین کیا کہ راے جوری کو ناجایز تصور کرے تاہم جج موصوف نے بشل و دیگر اہالی جوری پر جرمانہ
کیا اور اونکو (جیلخانہ) نیوگیٹ مین بوجہ ادا نکرنے جرمانہ کے بھیجا لیکن نامبردگان بذریعہ حکمنامہ ہیبیس کارپس چہوڑ دیے گئے
جب ہی جوری نے راے قطعی نسبت بیگناہ ہونیکے دی مسمی پن فوراً باہر نکل آیا اور مستدعی برات کا ہوا جو عطا کی

(۱) کتاب اسٹیٹ ٹرائلیس مولفہ ہاول صاحب جلد ۶ صفحات ۹۹۹ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹۔

۱۸۸۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام داوا آنا

گئی نسبت مقدمہ شل کے قانون مصلحت ملک مولفہ بروم صاحب مین بحث کی گئی ہے اوسمین باور کرتا ہون کہ
وہ اوسوقت سے جب اون صاحب چیف جسٹس نے تجویز عدالت کامن پلیز صادر کی برابر ایک سند تصور کیا گیا ہے یہ تجویز
مدبنیاد اون فیصلجات عدالتہاے ہند کا ہے جن کا مین ذیل مین ذکر کرونگا اوسیطرح وہ اور قانون ضابطہ ہند جسکی
اوسمین تعبیر کی گئی ہے اوسکے مطابق ہین شل کا مقدمہ ذو نظیر ہے جسکا حوالہ بابت امر ذیل کے بیکن صاحب کے ایبرڈجمنٹ
بابت متعلق راے جوری (حرف و) مین دیا گیا ہے۔ اہالی جوری مجبور نہین ہین کہ بالاتفاق وجہ کسی راے کی جو اونہون
نے قایم کی ہو قرار دین اور اگر اونمین سے ایک یا زیادہ کوئی راے نسبت اوس سوال کے جو جج نے پوچھا ہو بابت قایم
کرنے اوس راے کے جو قایم کی گئی ہو ظاہر کرے یا کرین تو اوسپر بطور جز و راے جوری کے غور نہ کیا جاویگا اور نہ وہ
بطور راست قلمبند کی جاے گی خاص الفاظ اون صاحب چیف جسٹس کے یہ ہین (۱۰۱۸ و ۱۰۱۹) تجاویز راے جوری
جو قلمبند کیجاویگی راے مفید مدعی یا مدعاعلیہ کے ہے جو کچھ وہ اگر اون سے سوالات نسبت بعض امر خاص کے کئے
جاوین جواب دین فی الواقع جز و اونکی راے کا نہین ہے نہ وہ پابند ہین کہ ایسی جزئیات مین باہم اتفاق کرین
اگر کل اہالی جوری بالاتفاق تجویز مفید یا مضر مدعی یا مدعاعلیہ کرین تو جایز ہے کہ باہم اونکے اوسی طرح پر
نسبت وجوہ تجویز کے اختلاف ہو کہ جس طرح پر باہم ججون کے نسبت صادر کرنے تجویز بحق مدعی یا مدعاعلیہ کے اون وجوہ
مین اختلاف ہوتا ہے کہ جنپر اونکی تجویز مبنی ہوتی ہے اور یہ بات بہت معمولی ہے۔

انگلستان مین جایز ہے کہ جوری ایک عام راے نسبت کل معاملہ مابہ البحث کے یا راے خاص نسبت واقعات خاص
کے ظاہر کرے جوری کو یہ استحقاق ہے کہ ایک عام راے ظاہر کرے جوری کو جایز ہے کہ سوالات کا جواب دینے سے
انکار کرے۔ میر دبرسبن مقام ڈیویز بنام کلارک (۱) اختیار تمیزی جوری کو حاصل ہے اور نہ جج کو۔ وجہ یہ ہے کہ اہالی
جوری واقعات کی نسبت تجویز کرنیوالے ہین کہ جیسا کوک صاحب نے لیبقدمہ فو مین (۲) اپنی تشریح باب ۱۳۱ اسٹیٹیوٹ
ویسٹمنسٹر ثانی مین ظاہر کیا ہے اوسی مقنن اعظم نے یہ تحریر کیا ہے کہ اسٹیٹیوٹ مذکور مین اعلان نہایت قدیم کامن لا (قانون
رواجی) کا کیا گیا ہے ۔۔۔ کلیفیلڈ مینی پا ہنری دوم تسلیم کیا گیا تھا اگر جوری چاہے کہ راے خاص ظاہر کرے تو وہ محض
نسبت واقعات کے ہونی چاہئے اوسمین قطعاً خود واقعات کا ذکر ہونا چاہئے اور نہ محض اوس شہادت کا جو اونکے ثابت
کرنیکے لئے پیش کی گئی ہو اور وہ جملہ واقعات تجویز کرنے چاہین کہ جنکی بنا پر عدالت تجویز صادر کر سکے (آئچبالڈ صاحب کی
پلیڈنگس و ایویڈنس مقدمات فوجداری طبع نوزدہم صفحہ ۱۷۰) بذریعہ ظاہر کرنے ایک راے خاص کے جوری اپنے آپکو
محفوظ کرتی ہے اور امور قانونی کو واسطے تجویز علیحدہ جج کے چھوڑتی ہے کہ جیسا نوٹہاے متعلقہ مقدمہ شل ۴۶۵
تجاویز مقدمات ملکی مین ظاہر کیا گیا ہے یہ بحث اکثر بعد ازان پیدا ہوتی ہے کہ آیا تجاویز واقعات کافی اور صاف

(۱) رپورٹ لیڈ الفنس و ایلیس صاحبان جلد ۳ صفحہ ۵۰۶ (۲) رپورٹ رام صاحب جلد ۹ صفحہ ۱۲

سنہ ۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا آنما

ہین یا نہین اور یہ امور کہ بوجہ غیر مکمل ہونے ہدایت کے ججون کو دقت ہوتی ہے اور نتیجہ پریشانی ہوتا ہے ایسے مقدمات سے ظاہر ہے جیسے مقدمہ بادشاہ بنام رالیس (۱) بادشاہ بنام فرانسس (۲) ہین اور مقدمہ بادشاہ بنام ملکنس (۳) ایک تمثیل اس امر کا ہے کہ ججون نے ایک طویل سلسلہ واقعات پر جو جوری نے ایک رائے خاص مین تجویز کئے تھے ایک امر قانونی تجویز کیا ہے پس ممکن ہے کہ عام آراء جوری مین کبھی کبھی ابہام ہو یا ممکن ہے کہ جوری اپنے اختیارات سے تجاوز کرے جیسا کہ ہیلم صاحب نے اپنی کتاب کانسٹیٹیوشنل ہسٹری آف انگلینڈ کی جلد ۳ باب ۱۳ مین بہ تشریح مقدمہ بشل بیان کیا ہے اور اوس مقدمہ مین ایک تمثیل بیان کی جو ہمارے مجموعہ ضابطہ کی دفعہ ۲۹۹ مین داخل ہے مثلاً مصنف موصوف نے (بصفحہ ۱۰) تحریر کیا ہے " معمولی صورت قتل عمد یا قتل انسان مین جوری قانوناً اوس اشتعال طبع کو کافی قرار نہین دیسکتی جو قواعد مقررۂ قانون کے بموجب اشتعال طبع نہین ہے نہ وہ کسی صورت مین خاص اپنی جدید اور خود اختیاری تعبیرات کو بغیر اسکے کہ اپنے فرض منصبی سے انحراف کرے قایم کر سکتی ہے " قانون مین اوس مسئلہ کے قایم رکھنے کی بہت کوشش کی گئی ہے جسکو لارڈ شیفیلڈ صاحب نے ایک قاعدہ بلا استثنا کے بیان کیا ہے (دیکھو کتاب ورڈنگٹن صاحب دربارہ اختیار جوری ہا صفحہ ۱۳۱) اور جسکی نسبت لارڈ کاکبرن صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ہمارے قانون کی بنیاد ہے (دیکھو مقدمہ بنام ملکہ معظمہ (۴)) یعنی یہ کہ جج کا یہ کام ہے کہ جوری کو امور قانونی کی نسبت ہدایت کرے اور جوری کا یہ کام ہے کہ امور واقعاتی کی نسبت تجویز کرے تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہری پرشاد (۵) مصدرہ جیکسن صاحب جسٹس قانون انگلستان کے مطابق ہے یعنی یہ کہ " قانون مین کوئی خاص طریقہ معین نہین ہے جس کے بموجب جوری کو اپنی رائے ظاہر کرنی چاہیئے اور ہماری رائے مین انکو اختیار ہے کہ کسی طریقہ سے جسکو وہ مناسب تصور کرین اپنی رائے ظاہر کرین " اسطرح پر حاکم موصوف نے یہ ظاہر کیا کہ جوری رائے بالتخصیص ظاہر کرے۔

ہند کے قانون حال کا مثل قانون انگلستان کے یہ منشا ہے کہ بوقت تجویز مقدمہ نسبت معاملہ البحث کے تحقیق اور مکمل تجویز ہو اور جج اور جوری دونون پر فرض نسبت تکمیل تحقیق کے ہے دفعہ ۳۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری حسب ذیل ہے " بجز اوس صورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دے اہالی جوری تمام الزامات کی نسبت جنکی بابت شخص ملزم کی تجویز ہونی چاہیئے اپنی رائے ظاہر کرینگے اور حاکم عدالت مجاز ہے کہ انکی رائے دریافت کرنیکے لئے اہالی جوری سے ایسے سوالات کرے جو ضرور معلوم ہون ایسے سوالات اور جوابات جو دئے جائین قلم بند کئے جائینگے " دفعہ مندرجہ بالا کا قانون سابق سے مقابلہ کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ واضعان قانون نے

۳۶۶

(۱) رپورٹ بروم صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ (۲) رپورٹ اسٹرینج صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۵
(۳) رپورٹ لارڈ ریمنڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۵۴۴ (۴) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵ ضمیمہ صفحہ ۳۳ و مقدمہ مذکورہ ویکلی رپورٹر کلکتہ نظائر فوجداری جلد ۱۰ صفحہ ۵ و صفحہ ۶۲

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام داداآنا

پرنسپ صاحب جسٹس کی راے بمقدمہ قیصر سند بنام مکھن (۱) اختیار نہیں کی دفعہ مندرجہ بالا مین وہ مسئلہ قانون انگلستان درج کیا گیا ہے جو بلیکبرن صاحب جسٹس نے بمقدمہ وڈسر بنام ملکہ معظمہ (۲) اس طرح پر بیان کیا ہے جج پر فرض ہے کہ اس امر کی احتیاط رکھے کہ راے جوری کی غیر مکمل نہو اور اگر جوری نے اون سوالات کے جو اوس سے کئے گئے ہون جواب مکمل نہ دئے ہون تو حاکم موصوف کو لازم ہے کہ اہالی جوری کو ترک مذکور بتلادے اور اوسکی تصحیح کرلیوے لیکن جب جج جوری کی راے غیر مکمل کو بمقبول کرے اور جوری کو بعد تحریر کرنے نامکمل راے جوری کے برخاست کرے تو یہ ظاہر ہے کہ جج نے غلطی کی ہے حاکم موصوف کو لازم تھا کہ جوری کو برخاست نہ کرتا لیکن جب ایکمرتبہ ایک راے بے نقص دیدی جاے تو مقدمہ امر تجویز شدہ ہوجاتا ہے ان الفاظ کا حوالہ بعد پسند کرکے سر ڈبلو ارل صاحب نے جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل کی راے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام حرفی (۳) صادر کرنیکے وقت دیا ہے

اس مقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ہمارے نزدیک جوری نے اپنا فرض جو اوسطرح پر معین کیا گیا ہے پورا کیا اور سشن جج نے اون حدود سوالات کرنے سے جو دفعہ ۳۰۳ مین معین کی گئی ہین تجاوز کیا ہے اوس راے جوری مین جو جوری کے منہ سے بیان کی گئی کوئی قصور یا ابہام نہ تھا کوئی غلط فہمی کسی امر قانونی کی بیان نہین کی گئی ہے کوئی علامت ایسے پوشیدہ شبہہ کی جوری کے دل مین نہ تھی کہ جسکی وجہ سے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام بستی رام (۴) سشن جج کا سوالات مزید کرنا جایز قرار پایا یا جس سے تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہری پرشاد (۵) جو حسب ذیل ہے متعلق ہو اگر تجویز مذکور نسبت اون واقعات مابہ البحث کے جامع نہ ہو جنسے جرم یا جرایم مرکب ہون تو ہمکو کوئی شبہہ کسی قسم کا نہین ہے کہ جج مجاز ہے اور بلاشک وسپر فرض ہے کہ اون سے ایسے سوالات کرے کہ جنسے تجویز مکمل ظاہر ہو۔

یہ بحوبی دلیل کیجا سکتی ہے کہ اگر قانون کا منشا خلاف دلیل مقدمہ لیشل کے ہوتا کہ سشن جج بذریعہ سوال کے وجوہ راے جوری کے دریافت کرے تو قانون مین الفاظ مثل ان الفاظ کے استعمال کئے جاتے "متحقق کرے کہ وجوہ راے جوری کے کیا ہین" یا اوسمین حکم خاص اسکے دریافت کرنے اس امر کے ہوتا کہ قیدی بوقت ارتکاب ۴۶۷ فعل کے جس کا الزام لگایا گیا مجنون تھا کہ جیسا دفعہ ۴۶۷ مین حکم ہے کہ جو مطابق قانون انگلستان کے ہے اور جسمین یہ حکم ہے کہ اوسکی نسبت تجویز خاص کیجاے اضافہ کیا جاتا تحقیقات واقعات کا جو عام راے کے لئے ضروری ہون میری دانست مین غالباً باعث نقص عام راے جوری کا ہوگا اوس سے ایسے سوالات پیدا ہوتے ہین کہ آیا تجاویز خاص مطابق یا کمتر یا زاید عام راے جوری کے ہین مقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے جواب بطور دلیل تجویز جدید کے استعمال کیا گیا ہے اور مقدمہ وٹسن بنام ملکہ معظمہ کاکبرن صاحب چیف جسٹس نے اس عذر پر استدلال کیا ہے کہ قیدی کو دو مرتبہ تکلیف نہین دیجائیگی

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۵ (۲) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ بصفحہ ۳۱۹ (۳) لا رپورٹ مقدمات پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۵۲۵ بصفحات ۵۴۸ و ۵۴۹ (۴) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظایر فوجداری جلد ۱ صفحہ ۱ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۷ بصفحہ ۵۶۳ در مقدمہ

۱۸۹۸ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ۱۰۱۱

بلکہ وہ رہا کر دیا جائیگا اگر اوسکی براءت بذریعہ مناسب راے جوری کے ہوئی ہو بمقدمہ ولیم مین حکام خود اختیاری سے کوئی امر خلاف نامبردہ کی اس حجت کے جو فوراً بوقت صادر کئے جانے راے جوری کے کی گئی تہی نہین کیا اظہار راے منجانب پیشوا کے قطعی ہے۔ مقدمہ سرکار بنام اولر (۱) ملاحظہ طلب چونکہ کوئی قاعدہ معین نسبت کرنے سوالات متعلق وجوہات خاص کے نہین ہے لہذا تجاویز خاص مین عموماً وہ صحت نہوگی جو خاص آراے جوری مین چاہی جاتی ہے چنانچہ جب یہ کوشش کیجاے کہ وہ دونون باتین اوسمین ہون تو فوائد خاص وعام آراے جوری کے زائل ہو جائینگے کیون قانون مین کوئی مناسب ضابطہ واسطے غرض مذکور کے محکوم نہین ہے

ہائی کورٹ ہذا کے فیصلہ جات رپورٹ شدہ مین کوئی تعبیر دفعہ ۳۰۳ کی ظاہر نہین ہوتی ہے نہ کوئی قاعدہ عام واسطے ہدایت عدالتہاے ماتحت کے مرتب کیا گیا ہے مین باور کرتا ہون کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ عدالتہاے سشن واقع پریزیڈنسی بمبئی مین یہ دستور عام نہین ہے کہ سواے بغرض متحقق کرنے اماے جوری کے سوالات کئے جائین مگر رجسٹرار نے عبارت مندرجہ ذیل کا حوالہ تجویز ویسٹ صاحب جسٹس ونانا بہائی صاحب جسٹس بمقدمہ استصواب فوجداری نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۸۶ء حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین سے دیا ہے "عدالت کے نزدیک جوری سے بعد ظاہر کئے جانے اونکی آراے کے سوالات کا کرنا نہایت خلاف مصلحت ہے سواے اسکے کہ بطریق حل کرنے اون دقتون کے ہو جو اونکو پیش آئی ہون" ہائی کورٹ مقام کلکتہ نے اس معاملہ پر چند مرتبہ غور کیا ہے اور بملاحظہ نظائر مجکو معلوم ہوتا ہے کہ غلبہ آراے کا بجانب ٹہیک اور محدود تعبیر دفعہ ۳۰۳ کے ہے اور اسطرح پر وہ مطابق قدیم عمل درآمد انگلستان کے ہے ایک اعلی سند کوچ صاحب چیف جسٹس کی ہے جنہون نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام میان جان شیخ (۲) یہ فرمایا "جج کو مطلع کیا جانا چاہئے کہ حاکم موصوف کو لازم ہے کہ کسی اہل جوری سے سوالات نسبت وجوہ اوس راے کے نکرے جو اہل جوری نے ظاہر کی ہو" بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ستی رام (۳) فیر صاحب جسٹس نے بتجویز عدالت کے صادر کرنے مین یہ فرمایا "جج کو حسب دفعہ ہذا جوری سے سوالات کا کرنا صرف اوس صورت مین جائز ہے جب ۴۶۸

(۱) رپورٹ مال وسلوین صاحبان جلد ۳ صفحہ ۳۹۶

(۲) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۲۰ صفحہ ۵۰

(۳) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۲ صفحہ ۲

۱۸۹۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مادا آنا

سوالات کا کرنا بغرض متحقق کرنے اس امر کے ضروری ہو کہ جوری کی فی الواقع کیا راے ہے بجز اسکے کہ
فی الواقع اس قسم کی ضرورت ہو سوالات کا کرنا قانوناً جائز نہین ہے بلا شک واضعان قانون نے یہ
تصور کیا کہ یہ امر نہایت خطرناک ہوگا کہ عدالت سشن کو یہ اختیار دیا جاے کہ وہ جوری سے بعد اسکے
کہ اونہون نے اپنی راے قطعی ظاہر کی ہو بغرض ثابت کرنے اس امر کے سوالات جرح کرے کہ جو نتائج
جوری نے اخذ کئے ہین وہ مطابق قاعدہ منطق کے نہین ہین یا غلاف ہین یا اس غرض سے کہ اونکا
سوادہم سمجھے جسکی بنا پر جج بعد ازان نسبت قطعی ہونے راے جوری کے اعتراض کر سکے"
بمقدمہ قیصرہ ہند بنام مکھن (۱) سشن جج نے جوری سے اختلاف کیا اور مقدمہ مذکور حسب دفعہ
۲۶۳ اوس مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جو قبل مجموعہ حال کے نافذ تھا استصواب کیا باہم دو حکام
ڈویژن بنچ کے اختلاف راے ہوا اور مقدمہ مذکور کی سماعت مکرر حکام موصوف نے بشمول
چیف جسٹس صاحب کے کی مارکبی صاحب جسٹس یہ تجویز کرنے پر آمادہ نہ تھے کہ اہالی جوری سے جج
نسبت اوس وجہ کے سوال کرے کہ جسکی بنا پر اونہون نے راے قائم کی ہے پرنسپ صاحب جسٹس
نے ایک مختلف راے بعبارت محتاط قائم کی کہ جو محض ایک اظہار راے تھا کوئی امر بہ ثبوت اسبات
کے نہین ہے کہ ہائیکورٹ نے ہدایات واسطے جوری سے سوالات کرنے کے جاری کین بمقدمہ
ہری چرن بنام قیصرہ ہند (۲) حاکم ذی علم موصوف نے اوسکے بعد آراے مندرجہ ذیل نسبت
کثرت راے جوری کے ظاہر کین کہ جسکا حوالہ مین بطور آگاہی اوس خطرہ ضمنی کے دیتا ہون کہ
جو ممکن ہے کہ کارروائی دریافت کرنے وجوہ سے پیدا ہو۔
"بلا شک ازروے دفعہ ۳۰۳ کے جج کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جوری سے ایسے سوالات کرے
جو واسطے تحقق کرنے اونکی راے کے ضروری ہون لیکن ہماری راے مین یہ کبھی مقصود نہ تھا
۲۶۴ کہ بوقت تحقیق ہونے اس امر کے کہ اہالی جوری متفق الراے نہین ہین جج تحقیقات مفصل بغرض
معلوم کرنے نوعیت اکثر اہالی جوری اور اونکی راے کے اس غرض سے کرے کہ حاکم موصوف
کو موقع اس امر کا ملے کہ راے مذکور کو بطور راے جوری کے بلحاظ اس امر کے قبول یا منظور
کرے کہ وہ مطابق خود اوسکی راے کے ہے یا نہین × × × "اگر ہماری یہ تجویز غلط
ہے تو ہمارے نزدیک اقل درجہ ہمیں لازم ہے کہ نسبت معاملہ ہذا کے اپنی راے اسطرح پر

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۷۰
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
داوا انا

ظاہر کرین کہ کوئی غلطی اس بارہ مین نہو کہ ہماری رائے مین عملدرآمد صحیح کیا ہے اس معاملہ مین خواہ جج کی ذاتی رائے کچھ ہی ہو اگر حاکم موصوف نے یہ کیا کہ جوری سے دریافت کیا کہ ٹہیک تعداد کثرت رائے کی کیا ہے اور اکثر اہالی جوری کی رائے کیا ہے تو ہمارے نزدیک حاکم موصوف کو لازم تہا کہ رائے مذکور کو بلا تامل قبول کرتا اور اگر حاکم موصوف کو اوس سے اختلاف تہا تو اوسکو لازم تہا کہ حسب ہدایت مندرجہ دفعہ ۳۰۷ عمل کرتا اگر مقدمہ حال مین اہالی جوری کو یہ حکم دیا جاتا کہ اپنے غور کے ٹہیک نتیجہ سے جج کو مطلع کرنے کے بغیر علیحدہ جا کر غور کرین تو یہ بالکل ممکن ہے کہ بحث مزید کے بعد جو کثرت رائے تہی وہ قلت رائے ہو جاتی اور ہمارے نزدیک ملزمان کے حق پر نظر کر کے یہ مناسب ہے کہ جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے اوسپر عمل کیا جائے“۔

بمقدمہ قیصرہ ہند بنام دہونم قاضی (۱) جوری نے بالاتفاق رائے ظاہر کی اوسکے بعد سشن جج نے اون سے سوالات کئے اور اونکے جوابات نسبت واقعات خاص کے قلمبند کئے مقدمہ مذکور اس بارہ مین مقدمہ حال سے بہت مشابہ ہے نارس صاحب جسٹس نے نسبت ضابطہ کے تحریرات مندرجہ ذیل کین

”وکیل ذی علم نے جو منجانب سرکار حاضر ہوا بیان کیا کہ ان جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوری نے بربنائے شہادت بہت بیہودہ نتائج اخذ کئے ہین اور اونکی رائے کے مقبول کرنے مین مشارالیہ کو لازم ہے کہ اس قیاس پر کارروائی کرے کہ ان بیہودہ نتائج کے سبب سے اور صرف اونہین کے سبب سے جوری کو یہ ترغیب ہوئی کہ رسے رائے ظاہر کرے یہ ممکن ہے کہ نتائج بیہودہ ہون لیکن مین ان جوابات پر غور کرنے سے بالکل انکار کرتا ہون کیونکہ میری یہ رائے ہے کہ جج کو یہ استحقاق نہ تہا کہ وہ سوالات کرے جنکے جوابات دئے گئے عدالت کو از روے دفعہ ۲۶۳ یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جوری سے ایسے سوالات کرے جو واسطے تحقق کرنے اس امر کے ضروری ہین کہ اونکی رائے کیا ہے اس مقدمہ مین جوری نے ایک صاف اور صریح رائے بیگناہی کی دی تہی یہ ممکن ہے کہ وہ غلط ہو مگر بلا شبہ مبہم نہ تہی اور جج پر لازم تہا کہ اوسکو مقبول کرے اور اوسکو بلا اوسکی نسبت کوئی سوالات کرنے کے قلمبند کرے“۔

برنبائے اصول اور نیز اسناد کے میری یہ رائے ہے کہ ہمکو اسطرف مائل ہونا چاہیئے کہ جوابات اون سوالات پر لحاظ نکرین جو بعد صادر کئے جانے مکمل رائے جوری کے مقدمہ ہذا مین کئے گئے تہے جو ضابطہ کہ اختیار کیا گیا جدید تہا یہ امر خطرناک ہے کہ کوئی جدید یا غیر معمولی امر جاری کیا جاوے امور جدید ہمیشہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰ لغایت ۹۱

۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ...

مختلف طور پر پیدا ہوتے ہین کتاب کوک صاحب کی شرح متعلقہ لٹلٹن صفحہ ۲۹ ۲۲ الف - میری یہی رائے
ہے کہ دلیل بکلیف دربارہ تعبیر دفعہ ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قابل وقعت ہے مدالمتہاے
قانونی انصاف صدہا برس سے بالاتفاق یہ کہتی رہی ہین کہ مقدمات مشتبہ مین دلائل باعث سہولت
نہایت وقعت رکھتے ہین تجویز ہیتہہ صاحب جسٹس مندرجہ رپورٹ ایچ و بی ایل صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۱
نیز دیکھو بیم صاحب کی تجاویز قانونی صفحہ ۳۰۵ وبعدہ ہمکو لازم ہے کہ اس مقدمہ پر اس غرض سے
نظر کرین کہ اوسکی تاثیر حق دیگر اشخاص پر کیا ہوگی تجویز لارڈ ایلڈن صاحب مندرجہ رپوٹ دووکلاے
صاحبان جلد ۱ صفحہ ۲۹ نیز دیکھو رپورٹ ٹانٹن صاحب جلد ۷ صفحہ ۴۹۶ و رپوٹ اسکول و سیفر
صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۹۲ - از روے فقرہ مندرجہ ذیل موقوعہ کتاب اسٹیفن صاحب موسومہ رائے عام
قانون فوجداری انگلستان صفحہ ۲۰۰ بعض عام خیالات بیان کئے گئے ہین غالباً عام اہل جوری کمتر
ایسا کر سکینگے کہ اپنے کل وجوہ نسبت اپنی رائے کے بالفاظ صریح ظاہر کرین بلاشک اہل جوری اکثر
نہایت خراب وجوہ بیان کرینگے اور ایسا بہت شاذ ہوگا کہ وہ منشا شہادت کو مثل کسی جج اہل ہنر یا ایڈوکیٹ
تجربہ کار کے بیان کرے لیکن یہ لازم نہین آتا ہے کہ اوسکی رائے بخوبی قابل لینے کے نہو یعنی اوسی قدر
قابل کہ جیسی اکثر ایسے اشخاص کی جو اوس سے بہت اعلیٰ طاقت اظہار دلیل کی رکھتے ہین ہوتی ہے
پس اگر جوابات جوری پر لحاظ بھی کیا جاوے تو نتیجہ نسبت غیر معقول ہونے یا تعصب کے اگر نکالا بھی جاے
تو نہایت احتیاط کے ساتھ نکالا جانا چاہیئے ورنہ ہائی کورٹ سے یہ استدعا کہ نسبت واقعات کے
حسب دفعہ ۳۰۷ از سر نو بحث کی جاے ہمیشہ کی جایگی نہ اسوجہ سے کہ راے جوری صریحاً اور عیاناً علطو
پر از روے شہادت غلط ہے بلکہ اسوجہ سے کہ یہ دلیل کی جایگی کہ غلطی کا موجود ہونا بدیں وجہ تصور کیا جاے
کہ اہل جوری کے دل مین تعصب تھا اور تعصب کا قیاس کیا جایگا نہ بوجہ بداعمالی کے اور نہ اسوجہ
سے کہ راے جوری از روے شہادت غلط ہے بلکہ اسوجہ سے کہ جوری نے بر بناے ایک امر منجملہ چند
امور واقعات کے جو شہادت مین پیش کئے گئے غلط تجویز کی ہے یہ اولٹی قسم کی دلیل جج اوس عدالت
کے لئے جہان تجویز عمل مین آئے ایک صریح ایما اس امر کا ہے کہ اپنے آپکو مجوز اون واقعات خاص
کا بنائے جنکی تجویز مطابق نہایت قدیم عملدرآمد اور احکام صریح دفعہ ۲۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے
جوری کو کرنی چاہیئے میری دانست مین نتیجہ عام خلاف دلیل تجویز یہ مقدمہ بشل کے ہوگا جسمین سے اگر ۴۷۱
ایک جزو اب قانون نہین ہے تو ہنوز بہت باقی ہے چونکہ جج اور جوری شہادت سے مختلف معیار متعلق کرتے
ہین لہذا موقع نہونے قطعی کا از روے حساب اوس صورت مین زیادہ ہوگا کہ نسبت خاص واقعات نیز

۱۸۸۳ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام دادا آتما

عام راے جوری سکیج اعتراض کرسکے فائدہ تجویز باعانت جوری کا جلد جاتا رہیگا بلا اسکے کہ فائدہ تجویز جج کا حاصل ہو یہ امر کہ صحیح اور بے رو رعایت بجاآوری اون فرایض عدالتی کی جو ججون اور اہالی جوری پر عائد کئے گئے ہین واسطے رفاہ عامہ خلائق کے کسقدر زیادہ اہم ہے احکام قانون ڈکلیریشن آف رایٹ سے معلوم ہوسکتی ہے کہ یہ قانون جیسا کہ سر جمیس میکنٹاش صاحب نے تحریر فرمایا ہے اصل اوس شرط کے تھا جسپر تاج انگلستان کا بادشاہ ولیم سوم کو دیا گیا تھا بعد ریولیوشن کے پارلیمنٹ نے ایکٹ صادر کئے جنکی روسے وہ آراے جوری اور تجاویز صاحبان جج کی منسوخ کین جو مرتشی اہالی جوری اور مرتشی ججون نے صادر کی تہین اوس استقرار اعظم سے طرفداری و مرتشی و نالائق اختصاص کی نسبت عمل کیا گیا ہے جو جوری مین داخل ہوئے تہے اور جنہون نے جوری کا کام کیا تہا باحتیاط احکام اصل چارہ کار کے یعنی بطریق مناسب حاصل کرنا انتخاب جوری کا زیادہ آسانی سے بملاحظہ تحریرات واہن صاحب چیف جسٹس بمقدمہ لنشل سمجھہ مین آویگا طرفداری ورشوت ستانی بلکہ تعصب سے راے جوری یا تجویز حاکم و نیز بداعمالی سے خراب ہوجاتی ہے لیکن اس قسم کے خراب کرنیوالے حالات فرض نہین کرلینے چاہیین اور میرے نزدیک وہ زیادہ مستعدی کے ساتھہ بیان کئے جاینگے اگر یہ ۔۔۔ کہا جاے کہ قیاس مذکور کسی ایک جواب پر منجملہ اون بہت سے جوابات کے مبنی ہو جو یہ توضیح وجوہ راے جوری کے بیان کئے گئے ہون جیسا کہ چیف جسٹس صاحب نے بوقت صادر کرنے تجویز اجلاس کامل بمقدمہ جال گنیش نراین ساٹھے (۱) فرمایا کوشش تجویز اغراض مستغیثان سے ایک بہت وسیع اور خیالی میدان تحقیقات کہل جایگا نسبت لغراض اہالی جوری کے وہی کہا جاسکتا ہے جو مقدمہ لنشل مین تحریر کیا گیا ہے یہ امر دشوار ہوگا کہ بیان تعصب سے بڑہکر رشوت ستانی تک دربارہ وجہ راے جوری کے نوبت پہونچے گو تمام احکام دربارہ انتخاب اور عذر کرنیکے نسبت اہل جوری کے موجود ہین ایسے بیانات سے کلیتاً احتراز نہین ہوسکتا جب کہ صرف نسبت راے جوری کے تجویز کی جاے ممکن ہے کہ گہ گاہ ایسے حالات ہون جنکی روسے بیانات مذکور جائز ہون لیکن اونکے لئے بہت گنجایش اوس صورت مین ہوتی ہے کہ جب بلحاظ اون وجوہ کے الزامات لگائے جاوین جو کسی اہل جوری نے یا اونمین سے چند نے یا سب نے بتوضیح اپنی راے متعلقہ واقعات کے بیان کئے ہون الزامات مذکور زیادہ تر آسانی ۸۷۲
سے اوسوقت پیش کئے جاسکتے ہین کہ مختلف اہالی جوری نے مختلف وجوہ بیان کئے ہون لیکن اگر دستور اعتراض کرنے کا نسبت راے جوری کے اس طور پر رائج یا عام ہوجاے تو خدمات جوری باعث تکلیف بلکہ خطرناک ہوجائنگے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اتواری (۲) مین حکام ذیعلم نے اپنی ناپسندیدگی نسبت استعمال اوس سے بہی زیادہ بے نقصان الفاظ کے کہ جنکے ذریعہ سے راے جوری کی نسبت معکوس ہونے کا الزام

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۹ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۹

لگایا جاتا تھا ظاہر کی پس مین دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعبیر سخت کرنے مین اوس تعبیر کو اختیار کرتا ہون جو سب سے زیادہ قرین سہولت ہے اور جو سب سے زیادہ تائید اوس قاعدہ کے ہے جسکے بموجب انصاف بمدد جوری کے کیا جاتا ہے اس مقدمہ مین بھی خلاف ایک جوری ہندوستانی شرفا کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی کی جان لینے سے بچنے کی جانب اسقدر اونکی طبائع رجوع ہین کہ وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہین کہ قیدی کو مجرم جرم قتل عمد تجویز کرنے سے اجتناب کرین مگر یہ یاد رکھنا بہتر ہے کہ ایسے علماے تجربہ کار نے جیسے کہ لارڈ کرین ورتھ صاحب و مسٹر سارجنٹ ٹیری صاحب ہین یہ راے ظاہر کی کہ انگلستان مین اہالی جوری جرائم قابل قصاص کی تجویز ثبوت جرم کرنے کی جانب بہت کم مائل ہین جس حالت مین کہ انسانی جان معرض خطر مین ہو احتیاط فرض ہے اور اس عدالتی نیک طینتی سکو نصب کہنا داخل تاویل ہے مطابق جملہ اسناد کے نتیجہ اس امر پر منحصر ہے کہ عدالت اعلی جس سے استصواب کیا گیا نسبت راے جوری کے کیا راے قائم کرتی ہے اور نہ اون وجوہ پر جو تائید اوسکے ہون یا تائید کسی امر واقعہ کے ہون -

اہالی قانون شبیہ تسلیم کرینگے کہ جزو کثیر اس تجویز مین بعض قدیمی اصول قانون کے بیان ہوئے ہین لیکن مین نے زیادہ مفصل نسبت امور واقعات اور قانون کے جو متعلق ہین اسوجہ سے بحث کی کہ باہم ہمارے بعد نہایت فکر کے مشورہ کرینکے اتفاق راے نہو سکا او کینیڈی صاحب جج نے مجکو یہ اطلاع دی کہ وہ خود اور دیگر عہدہ داران جب حکام عدالت سشن تھے وقتاً فوقتاً جوری سے بعد اسکے کہ اونہون نے راے نسبت مجرم ہونے یا نہ مجرم ہونے کے ظاہر کی اس غرض سے سوالات کرتے تھے کہ جوری کی راے نسبت خاص امور واقعات کے دریافت کرین او نہ اس غرض سے کہ جوری کی راے کی مراد تحقیق کرین مین نے جو اس امر پر غور کیا اوسکا نتیجہ یہ ہے کہ اس عملدرآمد کے لئے کوئی بنیاد مستحکم قانون مین نہین ہے اور احتمال ہے کہ اوس سے عام اور خاص راے جوری مین غلط ملط واقع ہو اور اوس سے غیر یقینی ہونا اور دیگر دقتین پیدا ہون -

میری دانست مین راے جوری متعلق برات واداکے عیان طور پر غلط یا قطعاً خلاف عقل نہین ہے میری دانست مین معقول ہے مگر محتاط آدمی اس قسم کی راے قائم کر سکتے تھے اور بلحاظ جملہ وجوہ کے جو اس تجویز مین مندرج ہین مین اوس راے کو منظور اور واداکو بری کرنا چاہتا ہون -

شائد سواے میرے اور کوئی شخص یہ دلیل کر سکتا ہے کہ یہ امر کہ ایک حاکم اس عدالت نے دو

۱۸۹۰ء

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام

مختلف جوریون سے اتفاق کیا اور راے جوری کو میرے نزدیک غلط قرار نہ دیا کسیقدر قیاس مفید اس امر کے پیدا کرتا ہے کہ راے مذکور بحال رہنی چاہیے لیکن مین اپنے سمجھا ہیس کنیڈی صاحب کی تجویز کی مراد یہ سمجھتا ہون کہ جب مقدمہ حسب دفعہ ۳۰۷ ارسال کیا جاے تو ہمکو ضرور ہے کہ خود اپنی راے بلا تعلق غیرے نسبت واقعات کے استعمال کرین اور در اصل اس طور پر کو ہر اے نام ہین تجویز میری دانست مین رفتہ رفتہ اس شکل کی ہو جاوینگی کہ اوسکی روسے یہ امر فیصل نہوگا کہ آیا راے جوری معقول ہے یا نہین بلکہ مثل مقدمہ اپیل کے یہ تجویز ہوگا کہ آیا وہ راے صحیح ہے یا نہین اسطرح پر جانچنا اوس جانچ سے مختلف ہے جو از روے عملدرآمد عدالتہاے ہائیکورٹ کرتی ہین اور نیز اوس سے جسکو نہایت حال کے زمانہ مین مناسب جانچ ہوس لارڈس نے مقدمات منقولہ قرار دیا ہے اور چونکہ اوس سے موقع وسیع اختلافات راے کا ملتا ہے لہذا فیصلہ آخر اہالی جوری سے بعید ہوجاتا ہے ۔

چونکہ ہمارا یہ خیال ہے کہ جب حکام مین اختلافات مقدمات مرسلہ حسب دفعہ ۳۰۷ مین ہو تو مناسب طریقہ یہ ہے کہ مقدمہ مع حکام کی راے کے روبرو حاکم سوم کے حسب دفعہ ۴۲۹ پیش ہو اور بعد اسکے اوسکی راے پر عمل کیا جاے لہذا مین دستور اوس عدالت پر کہ حکام مین اختلاف ہو حسب دفعہ ۴۲۹ عمل کرکے اپنی راے جلسہ عام مین صادر کرتا ہون لیکن چونکہ کنیڈی صاحب جس اس دستور کو غلط تصور فرماتے ہین اور اوسپر عمل نہین کرتے لہذا بوجہ تعظیم اونکی راے کے مجکو یہ کہنا چاہیے کہ مین کیون اوس دستور کی پابندی کرتا ہون یہ بہتر ہے کہ دستور سے بلا وجہ قوی اور کسیقدر دلیل کے انحراف نکیا جاے مجکو کوئی قانون یا قاعدہ بلا شبہہ ایسی نہین معلوم ہے کہ جس سے یہ دستور خلاف قانون ہوجاتا ہو اصول عام یہ ہے کہ کارہاے عدالتی عوام کے روبرو ہونے چاہئین (کتاب کانسٹیٹیوشنل لا طبع دوم صفحہ ۱۷۰ مولفہ بروم صاحب ملاحظہ طلب) اور وجوہ جلسہ عام مین روبرو اہالی مقدمہ و کونسل کے بیان کئے جائین مقدمہ دار ایسا ہے کہ جسپر زندگی اور موت منحصر ہے اور ممکن ہے کہ قیدی یا اوسکے کونسل کو یہ خواہش ہو کہ تیسرے حاکم سے استدعاے سماعت کرے لہذا میری دانست مین یہ لوگ بطور معقول وجوہ میری راے کے دریافت کرنیکی خواہش کر سکتے ہین علاوہ اسکے آج ہمنے دوسرے قیدی یعنی حبیبا کو بری کیا اور جو ہماری راے بابت مسماۃ مذکور کے ہے وہ حیثیت تجویز کی رکھتی ہے اور عموماً ہمکو یہ وجوہ جلسہ عام عدالت مین بیان کرنے چاہئین کوک صاحب یہ فرماتے ہین کہ حکام عدالت متفق ہین اور نہ حکام کرے سکے (۱)

(۱) نوٹ ۔ سابق مین عدالتہاے کا مین کا یہ دستور تھا کہ اجلاس علیحدہ وجوہ اپنی راے کے بیان نہین کرتی تھی جو وہ عدالت یا اپنے سری مین بھیجتی تہین ۔۔۔ ۱۹ مین عدالت کنگس بینچ نے کلکتہ اور بصراحت اوس دستور سے تجاوز کیا اور اوسوقت لارڈ مینسفیلڈ نے بوقت صدور راے عدالت کے امر مذکور اسطرح پر

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... آنا

نسبت اس امر کے کہ کس ضابطہ پر ہمکو بوقت اختلاف رائے نسبت دادا کے عمل کرنا چاہیے تقرر نہین کی گئی یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر اس سے کبھی یہ صورت واقع نہین ہوئی کہ حکام مین مقدمہ مرسلہ حسب دفعہ ۳۰۷ مین اختلاف ہوا ہو ایک مقدمہ مین جو دفعہ ہمضمون مجموعہ سابق کے بموجب تہا یعنی مقدمہ ملکہ معظمہ بنام مکھن (۱) مین عدالت ہائی کورٹ بنگال نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مقدمہ کو روبرو حاکم سوم کے پیش کیا ہماری یہ رائے ہے کہ دفعہ ۳۰۷ شاید بمعیت دفعہ ۴۲۹ کے دفعہ ۴۲۹ سے جو متعلق اپیل مقدمات مرسلہ کے ہے متعلق ہے اور یہ طریقہ سب سے زیادہ قرین انصاف اور عمدہ پیروی کے لئے ہے پس ہم تقلید عدالت کلکتہ کی کرتے ہین اور مقدمہ کا فیصلہ اوس طریق پر نہین کرتے جو دفعہ ۳۶ فرمان شاہی مرمہ عدالت ہذا مین محکوم ہے یعنی مطابق رائے سینیر جج کے ہماری دانست مین از روے مجموعہ فرمان شاہی اس بارہ مین ترمیم ہوا ہے اب عدالت جیبا ملزمہ کو بری کرتی ہے اور نسبت دادا ملزم کے ہم یہ حکم حسب دفعہ ۴۲۹ دیتے ہین کہ مقدمہ روبرو ایک اور حاکم اس عدالت کے پیش کیا جاوے ۔ ۴۷۵

بیان کیا مین نے یہ رواج پایا کہ اون مقدمات مین جو عدالت چانسری سے واسطے ہماری رائے کے ارسال کئے جاتے ہین رائے تحریری لارڈ چانسلر کے پاس پوشیدہ طور پر بہیجی جاتی تہی اور اس عدالت مین نہ خود وہ رائے اور نہ وہ وجوہ کہ جنپر وہ مبنی ہو بیان کئے جاتے تہے لیکن میری دانست مین یہ رواج غلط ہے اور اہالی قانون پیشہ کو بہی ناپسند ہے اور اسلئے اون دو مقدمات مین جنمین ہمکو رائے ارسال کرنی ہے اور آیندہ ہم اپنی رائے اس عدالت مین ظاہر کرینگے (دیٹ بنام ہولفرڈ رپورٹ کوپر صاحب صفحہ ۲۳) ایک مقدمہ مین ۱۸۵۹ء مین حکام کنگس بینچ نے اپنی رائے عدالت مین قبل اسکے کہ اونہون نے رائے مذکور ارسال کی ظاہر کی لارڈ کیمبل صاحب نے جو اوسوقت چیف جسٹس تہے اپنی رائے کی تمہید مین یہ بیان کیا ہم اپنی رائے اس مقدمہ مین ارسال کرینگے لیکن مین چند الفاظ اس غرض سے کہتا ہون کہ اپنی رائے کی بنیاد بیان کرون دیکہو مقدمہ لین بنام ارل اسٹان ہوپ دیکہو رپورٹ فورفورڈ و ایسٹ صاحبان جلد ۱ صفحہ ۳۹۲) و نیز مقدمہ ڈیٹ بنام بانڈ (رپورٹ انگلش ڈکلیہ صاحبان سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۹۷) اوس مقدمہ مین عدالت کامن پلیز نے اجلاس عدالت مین وجوہ اوس رائے کے بیان کئے جو اوس نے پاس لارڈ چانسلر سر جے سینفیلڈ کے بہیجی اور یہ تحریر کیا کہ امر معمولی ہے کہ وجوہ جنپر رائے مرسلہ مبنی ہو بیان کئے جاتے ہین + + + جو دقت اور نقصان اجلاس عدالتین وجوہ نہ بیان کرنیکے مین اونکو سر جے لیچ صاحب ماسٹر آف رولس نے مقدمہ مبشہم بنام جی پارٹر میلن و کین صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۳۵) اسطور پر بیان کیا کہ یہ عملدرآمد عدالتہاے کامن لا کا کہ کوئی وجوہ اپنی رائے کی نسبت اون مقدمات کے جو عدالتہاے ایکوئٹی سے بہیجے جاتے ہین ظاہر نکرین ایک ایسا عملدرآمد ہے جو زمانہ حال مین شروع ہوا ہے اور وہ نہایت قابل تاسف ہے اوس سے عوام کو بہی نقصان ہوتا ہے اور اوس عدالت کو دقت ہوتی ہے جسنے مقدمہ بہیجا ہو وہ عدالت بوجہ اس عملدرآمد کے اوس مدد سے محروم رہتی ہے جو عدالت قانونی کی رائے کے بوجہ ظاہر کئے جانے وجوہ رائے کے ملسکتی تہی ہمارا ارسال کرنے مقدمہ سے یہ ہے کہ رائے عدالت قانونی کی نسبت امر زیر بحث کے حاصل ہو البتہ یہ غرض نہین ہے کہ وہ رائے بطور فیصلہ کے سمجھی جاوے بلکہ یہ مراد ہے کہ عدالت ایکوئٹی کو رائے قائم کرنے مین مدد ملے دیکہو کتاب سائنس آف لیگل

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷ ججمنٹ ہولفہ ریم صاحب صفحہ ۲۱۲ -

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا (ونا) ۱۸۹۱ء

کینڈی صاحب جسٹس ۔ بنسبت جیبا کے مقدمہ مین کسیقدر دقت ہے جب مثل
بتجویز سابق کی روبرو عدالت ہذا کے آئی کوشن بج نے راے بالاتفاق جوری متعلقہ بریت جیبا سے
اتفاق کیا اور بنسبت مساۃ مذکور کے استصواب نہین کیا حکام نے خود اپنی طرف سے ضروری
سمجھا کہ اوسکی نسبت تجویز کیئے جانے کا حکم صادر کرین اسکے جواز کے لئے کوئی قوی بادی النظری بیان
خلاف مساۃ کے ہوگا اور بلاشک بنظر اس امر کے کہ کوئی کوشش بغرض تردید شراکت مجرمانہ مابین مساۃ
اور دادا کے نہین کی گئی جسکو مساۃ نے روبرو دو مجسٹریٹون کے بخوبی تسلیم کیا اور بعد ازان اوس سے
انکار نہین کیا وجوہ قوی یہ باور کرنے کے ہین کہ مساۃ مذکور اپنے آشنا کی شرکت مین عمل کرتی رہی
ہوگی بخلاف اسکے یہ امر حیطہ امکان سے باہر نہین ہے کہ خود مساۃ جرم مذکور مین شریک نہین ہوئی
صرف تائید مساۃ کے اقبالات کی جو صرف اس حد تک پہونچتے ہین کہ اوسکو علم مجرمانہ تہا اقبال مساۃ
کے شریک قیدی کا ہے اور یہ تائید ضعیف ترین قسم کی ہے اندران حالات کے میرے نزدیک
جائز نہین ہے کہ متواتر بالاتفاق راے جوری مین جو مشعر بریت جیبا کے ہے دست اندازی کیجاے
اب مین مقدمہ دادا کا ذکر کرتا ہون ۔

بسند مقدمات منفصلہ عیان ہے کہ عدالت ہذا دست اندازی نہ کریگی بجز اسکے کہ
راے جوری صریحًا غلط معلوم ہو (تجویز ستر صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جیکٹ (۱) و
نیز تجویز ہم مضمون نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منیا دیال (۲)) لیکن جب غلطی
عیان ہو تو یہ امر بہی ہمکو لازم نہین ہے کہ دست اندازی کرین ہمپر فرض ہے کہ اپنا اطمینان بنسبت اس
امر کے کرین کہ راے جوری مشعر بریت صحیح یا اقل درجہ قابل پذیرائی ہے اگر ہم یہ تجویز کرین کہ وہ ایسی صحیح
نہین ہے تو قانون مین ہمکو یہ حکم ہے کہ اوسکو منسوخ کرین اور خود صحیح تجویز صادر کرین (ملکہ معظمہ بنام کہانڈے
راؤ باجی راؤ (۳)) واضح ہو کہ مقدمہ حال مین مجکو اپنے ہم جلیس جارڈین صاحب سے معلوم ہوا
۴۴۶ کہ حاکم موصوف کو از روے شہادت موجودہ مسل کے کوئی شک نہین ہے کہ گوبیر زہر دہتورا سے
فوت ہوا اور دہتورا گوبیر کے معدہ مین سے نکلا تجویز سابق مین جوری نے بالاتفاق یہ تجویز کی کہ گوبیر ز
زہر دہتورا سے فوت ہوا جو اوسکو کہانے مین ملا کر دیا گیا تہا میری یہ راے ہے کہ ان امور کی نسبت
کوئی شک معقول نہین کیا جاسکتا لیکن یہ وہ امور ہین جنکی نسبت جوری مقدمہ حال کو شہادت ہوے
اور سشن بج نے یہ تحریر کیا کہ یہ شبہات سمجہ مین نہ آتے اگر مجکو وہ تجربہ نہ ہوتا جو مین نے عدالت ہذا
مین حاصل کیا ہے کہ اس شہر مین اہالی جوری کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر ذرا سا بہی بہانہ ملسکتا ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۸ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴

سنہ ۱۸۹۷ء ملکہ معظمہ قیصرہند بنام دادا

تو اوسکی طرف دوڑتے ہین اور مقدمات قتل عمد مین کوئی فیصلہ صریح نہین کرتے ہین" ایک سشن جج سابق احمد آباد نے کہ اوسکو بہی سیقدر تجربہ عدالتی حاصل تہا ایک بتاسی قسم کی راے ظاہر کی (۱) لہذا ہم پر بالخصوص لازم ہے کہ طریق عمل اہالی جوری کی جانچ کرین اور دیکہین کہ آیا اونکے دلون پر اثر کسی ایسے تعصب کا ہوا جو مشارالیہم کو مانع قائم کرتے صحیح تجویز کا ہوا" (تجویز نگار رہتہ صاحب چیف جسٹس بمقدمہ قیصرہند بنام لکہن کمار (۲) یہ امر غیر ضروری ہے کہ حوالہ اسناد کا نسبت اس امر کے دیا جاے کہ کس حد تک آراے جوری متعلقہ مقدمات دیوانی ملک انگلستان مین بہت اندازی جائز ہے اس ملک مین قانون متعلق ان امور کے مختلف ہے اور اختلاف بہت اہم ہے + + + بہ طبق استصواب منجانب سشن جج بحث کل مقدمہ کی شروع ہوتی ہے + + + مقدمات جج اور جوری دونون کی عدالت پر عاید ہوتی ہین اور اسکی وجہ سے ہماری حالتین حالت عدالتہاے انگلستان سے بہت بڑا فرق ہوجاتا ہے" ملکہ معظمہ بنام کہانڈے راؤ باجی راؤ (۳) ملاحظہ طلب بلحاظ اس راے کے ہم کو چاہئے کہ واقعات مقدمہ حال کی جانچ کرین۔

۲۰ مارچ کو کوبیر کہیت سے اپنا شام کا کہانا کہانے کو گہر آیا اور کہانا کہانے کے بعد اپنے کہیت کو رات کو وہان رہنے کے لئے واپس جاتا تہا کہ جب وہ بیمار ہوگیا اوسکو اوسکے گہر واپس لاے اور صریح علامات زہر خورانی کی ظاہر ہوئین اوسکو کہی پلایا گیا کہ جس سے اوسکو بہت قے ہوئی ہوگی اور اسطرحپر کسیقدر نشانات زہر کے اوسکے معدہ سے رفع ہوگئے لیکن چونکہ اوسکی حالت ظاہر خراب ہوتی جاتی تہی وہ شفاخانہ مقام انند مین بہیجا گیا جہان وہ اکیسوین تاریخ کو چار بجے صبح پہونچا قریب اوسیوقت کے چیف کانسٹبل مقام انند کو اطلاع بہیجی گئی مشارالیہ کو اطلاع مذکور کیسوین تاریخ ۲ بجے صبح کو پہونچی اور وہ کوبیر کے گانون مین اوسی روز صبحکو پہونچا دوستی مجرمانہ مابین کوبیر کے بہائی کی زوجہ (ملزمہ نمبر ۱) اور دادا (ملزم نمبر ۲) صریحًا ایسی مشہور تہی کہ اون سے فورًا پوچہا گیا دادا پر کوئی بحث دباؤ ڈالنے کا وقت نہین تہا کیونکہ اوس روز (۲۱ تاریخ کو) قریب دوپہر کے نامبردہ چیف کانسٹبل اور پولیس پاٹیل درپیچ کو ایک کہیت مین لے گیا جو کوپال پور کی حد مین نہ تہا جس مین کوبیر اور قیدیان رہتے تہے بلکہ ایک مختلف موضع (موگر) مین تہا جہان اوس نے وہ دہتورے کے درخت دیکہلاے کہ جن مین سے اوس نے وہ بیج لئے تہے جو بعد پیسنے کے کوبیر کے کہانے مین ملاے گئے تہے یہ درخت ایک جہونپڑے کے قریب تہے اور باشندگان جہونپڑے مذکور نے بیان کیا کہ دادا اوس جگہہ کو جاتا تہا کیونکہ اوسکو پٹیدار نے گذشتہ موسم مین گہاس کاٹنے کے لئے مقرر کیا تہا چیف کانسٹبل نے فورًا باشندگان جہونپڑے سے سوالات کئے اور فورًا دونون ملزمان کو مجسٹریٹ مقام انند کے پاس

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۹ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام داوا انا

اس لئے بہیجا کہ اونکے اقبالات قلمبند کئے جائین اور دوسرے روز مقدمہ کا چالان روبرو مجسٹریٹ درجہ اول مہتمم تعلقہ مذکور کے پاس کیا کہ جو اوسوقت بمقام امریٹہ تہا جسنے دوسرے روز (۲۳ تاریخ کو) مقدمہ سماعت کیا اور پولیس پاٹل اور باشندگان جہوپڑا (متذکرہ صدر) اور دیگر گواہان کے اظہار لئے اور بعد ازان ملزمان کے اظہار لئے جو اپنے اون اقبالات پر قائم رہے جو مجسٹریٹ مقام انند نے پہلے روز (۲۲ تاریخ کو) قلمبند کئے تہے چونکہ واقعات یہ ہین لہذا یہ خیال کرنا ہمارے نزدیک معقول نہین ہے کہ پولیس نے چند گہنٹون مین جو اونکے اختیار مین تہے کل کہانی بنائی ہو اور گواہان کو بہکایا ہو اور ملزمان سے جبریہ اقبال مطابق بنائی ہوئی کہانی کے کرایا ہو بہ تسلیم اس امر کے کہ ہیڈ کانسٹبل نے یہ قیاس کیا کہ دہتورا کو بیر کو دیا گیا ہوگا اور دادا کو اوس سے تعلق ہوگا اوسکو کس طرح پر یہ معلوم ہوا کہ دہتورا دوسرے موضع کی حد مین اوس کہیت مین تہا جس مین مسٹر دادا نے گہانس کاٹی تہی اور کس طرح پر اوس نے باشندگان جہوپڑے کو جو دادا کے ہم قوم ہین فوراً اس اقرار کے کرنے پر آمادہ کیا کہ دادا دہتورا توڑنے کے لئے وہان گیا تہا ان اشخاص مین سے ایک شخص مسمی بہولا نے عدالت سشن مین اوس اظہار سے جزواً انکار کیا جو اوسنے روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دیا تہا لیکن انکار مذکور اس طرح پر کیا گیا کہ جیسا سشن جج نے تجویز ما بعد مین تحریر کیا ہے "صریحاً بے پروائی سے" کیا گیا تہا اور یہ امر بالخصوص قابل تحریر ہے کہ بہولا نے اس امر کی کوشش نہین کی کہ اپنے اظہار کے اوس جزو کی توضیح کرے جسمین اختلاف تہا اور اوس نے یہ بہی نہین ظاہر کیا کہ اظہار سابق پولیس کے دباؤ سے دیا گیا تہا ایسی صورتین معلوم ہین جن مین پولیس اگر ممکن ہوتا ہے ہر طرح کا بہانا اسلئے کرتی ہے کہ کسی مقدمہ کو جس عرصہ تک ممکن ہو اپنے اختیار مین رکہے اور اس طرح پر شہادت بنائے لیکن اسمقدمہ مین ہمارے نزدیک ہیڈ کانسٹبل نے قابل تعریف عجلت کے ساتہہ عمل کیا ہے نامبردہ ۲۱ تاریخ کو موقع واردات پر پہونچا اور کل مقدمہ کا چالان روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے ۲۲۔ کو کیا اور جب اوس نے ایسا کیا اوسکو یہ معلوم بہی نہ تہا کہ کوبیر فوت ہو گیا ہے کیونکہ جو دفعہ اوس نے فرد قرار داد جرم مین تحریر کی ۳۲۴ تہی اور نامبردہ نے بعد ازان جب اوس نے سن لیا کہ کوبیر فوت ہو گیا ہے اوسکی تصحیح کی بلاشک یہ کام جوری کا ہے کہ تجویز کرے کہ اقبالات کو کیا وقعت دیجاوے۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بنیا دیالے (۱) لیکن ایسی تجویز کرنے مین مشار الیہم کو لازم ہے کہ معقول طرح پر عمل کرین اس مقدمہ مین ہیشیا جوری نے یہ بیان کیا ہم مین سے چار شخص یہ باور نہین کرتے ہین کہ بیانات ملزمان جو مجسٹریٹ درجہ دوم مقام انند اور مجسٹریٹ سپرد کنندہ سے کئے گئے جہان تک

۴۰۸

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۵

کہ اونکی رو سے خود ملزمان مجرم قرار پاتے ہین صحیح ہین" اور بیان کیا کیونکہ اونکی کافی تائید نہین ہوئی ہے" نسبت دادا کے یہ وجہ صریحاً غلط ہے اس سے زیادہ قوی تائید ہرگز خیال مین نہین آسکتی کہ وہ پولیس کو اوس کہیت مین جو موگرین ہے لے گیا اور دہتورے کے درخت دیکھلائے جوری سے یہ راے ظاہر نہین کی اور نہ اس بنا پر جوابدہی مین عذر کیا گیا کہ دادا نے دہتورے کے درخت کہیت واقع موگرین نہین دیکھلائے باآنکہ باشندگان اوس جہوپڑے نے جسکے قریب درختان مذکور ہین فوراً وہ بیانات نہین کئے جو اونہون نے بعد ازان روبرو مجسٹریٹ کے مکرر کئے ۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا اتا

وکیل ذی علم نے عدالت ہذا مین اقبالات دادا اور جیبا مین جو ایک اختلاف ہے اوسپر استدلال کیا ہے دادا نے بیان کیا کہ جیبا نے وہ کہانا پکایا جس مین زہر ملایا گیا تہا جیبا نے اس سے انکار کیا اور بیان کیا کہ اوس نے کوبر کے لئے کہانا کبہی نہین پکایا اور روبرو مجسٹریٹ کے شہادت اس امر کی موجود تہی کہ کوبر ہمیشہ اپنا کہانا خود پکاتا تہا اور اس امر کی نسبت صریحاً کوئی اعتراض عدالت سشن نہین کیا گیا میری راے مین اس اختلاف بیانی سے ایک قوی دلیل واسطے یہ تجویز کرنے کے حاصل ہوتی ہے کہ دادا اور جیبا ایسی کہانی نہین کہتے تہے جو اونکو پولیس نے سکہائی ہو ورنہ اونکو نسبت اس امر ابتدائی کے اتفاق ہوتا لیکن یہ بالکل ممکن ہے کہ دادا کو یہ نہ معلوم ہو کہ آیا جیبا کوبر کے لئے کہانا پکایا کرتی تہی یا نہین (کوبر کا بیاہ نہین ہوا تہا اور وہ اپنے بہائی جیبا کے شوہر سے چند قدم کے فاصلہ پر تنہا رہتا تہا) لہذا جب اوسنے یہ دیکہا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اوسکو کوبر کی ہلاکت سے تعلق ہوگا تو وہ فوراً مایوس ہوگیا اور جیسا کہ اس ملک مین قاتلان اکثر کرتے ہین اوسنے فوراً جرم کا اقبال کیا ۴۰۹ (مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بابولال (۱) کا مقابلہ کرنا چاہیئے) لیکن بعد ازان کہ جیسا اکثر ہوتا ہے اوس نے یہ کوشش کی کہ جہانتک ممکن ہو قصور عورت پر عاید کرے اور اس لئے گو اوس نے یہ اقبال کیا کہ وہ دہتورے کے بیج کہیت سے لایا اور اونکو اوسنے پیسا مگر اوس نے بیان کیا کہ جیبا نے کہانا پکایا تہا اور اوس مین زہر ملایا تہا اوس نے صریحاً یہ اس غرض سے بیان کیا کہ جہانتک ممکن ہو جیبا کو مجرم اور اپنے آپ کو بے جرم ٹھہرائے یہ ممکن ہے کہ عدالت اوس جزو کو جس سے بیگناہی ثابت ہو بہت کم وقعت دے (ملکہ معظمہ بنام امرتا گوبندا (۲)) کل اقبال پر مشمول واقعات مسلہ مقدمہ کے غور کیا جانا چاہیئے اور ملزم کی نسبت تجویز از روے اوسکے کل طریق عمل کے کیجانی چاہیئے عدالت کو اختیار ہے کہ کسی ایسے بیانات کو جو اقبال مین مندرج ہون اور جنکو وہ باور نہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۵۰ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۰

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا اتا

نہ کرتی ہو اور جنکی رو سے اقبال کنندگان بیگناہ قرار پاتے ہون بحالتہ کہ ملکہ قیصر ہند بنام باباجی[1] ملاحظہ طلب بعد ازان وکیل نے ایک ظاہری اختلاف کا حوالہ دیا کہ کہچڑی مٹی کے برتن مین کہتی یا دہات کے برتن مین اور مشارٌ الیہ نے یہ دلیل کی کہ یہ قیاس نہین کیا جاسکتا کہ گوبر اپنا مکان کہلا چہوڑ جاتا لیا ایسا کہانا کہاتا جو کسی شخص نامعلوم نے پکایا ہو جواب یہ ہے کہ کوئی امر اس سے زیادہ قرین قیاس نہین ہے کہ گوبر نے صبح کے وقت خود کہانا پکایا ہو اور شام کے کہانا کے لئے کافی کہانا ہانڈی مین چولہہ پر چہوڑ گیا ہو اور بلا بند کرنے قفل اپنی کوٹہری کے اپنے کہیت کو چلا گیا ہو اور شام کو وہ واپس آیا ہو اور ہانڈی مین سے کہچڑی دہات کے برتن مین پرس کر جتنی اوس نے کہانی چاہی کہالی ہو اور باقی چہوڑ دی ہو کوئی امر اس سے زیادہ آسان نہ تہا کہ دادا اسبات کا موقع دیکہتا رہا ہو کہ پسا ہوا دہتورا اوس کہانے مین جو چولہے پر رکہا تہا قبل اسکے کہ گوبر کہیت سے واپس آئے ملادے مجکو ان امور مین جہانتک کہ ہم اونکو تحقیق کرسکتے ہین ایسا خلاف قیاس نہین معلوم ہوتا جس سے ہم یہ قیاس کرسکین کہ اقبالات غلط تہے ہمارے نزدیک جوری نے اونکو بطور پولیس کے بنائے ہوئے اقبالات کے نامنظور نہین کیا ہے بلکہ اونکی نسبت اس سبب سے شک کیا ہے کہ اونکی تائید نہین ہوئی ہے نسبت دادا کے مین ثابت کرچکا ہون کہ تائید موجود ہے بغرض اسکے کہ بہولا و بابائی جی (باشندگان جہوپڑہ واقع موگرم) گواہان معتبر نہین
۴۰۰ ہین تاہم یہ فعل بلا تامل قطعی دادا کا کہ وہ پولیس کو کہیت مین لے گیا اور درختان دہتورا دکہلائے اور اپنا اقبال روبرو دو مجسٹریٹون کے مکرر بیان کیا باقی رہتا ہے یہ مسلم ہے کہ دادا کے اس بیان کے باور کرنے کے لئے جو اوس نے عدالت سشن مین کیا کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسکو بذریعہ تکلیف جسمانی کے اقبالات مذکور کے کرنے کی ترغیب دی گئی واقعات سے اس کے خلاف ظاہر ہوتا ہے لہذا قیاس بجانب راست ہونے اقبال کے ہے (ملکہ معظمہ بنام بلونت پندہارکر[2]) نسبت اقبالات کے کہ جو اس ملک مین اسقدر ضروری امر تجاویز فوجداری مین ہین میرے نزدیک کوئی قطعی قاعدہ قرار نہین دیا جاسکتا حالات ہر ایک مقدمہ کی جانچ کی جانی چاہئے مقدمہ حال مین کوئی وجہ صریح شک کی نسبت راستی دادا کے اقبالات کے نہین ہے لہذا ہم کو لازم ہے کہ اونپر عمل کرین۔

مین باتفاق راے سشن جج اور ایک اہل جوری کے دادا کو مجرم قتل انسان مستلزم سزا

(۱) نظائر فوجداری ۲۲-۱ اپریل ۱۸۸۷ء نمبر ۱۹ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۰

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام داداراما

کا جو قتل عمد کی حد تک پہونچتا ہے قرار دیتا ہون -

مین نے تحریرات مندرجہ بالا مین مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اثواری ہا ہو (۱) پر غور نہین کیا ہے کہ جو میرے روبرو اوسوقت تک پیش نہین کیا گیا تہا کہ جب مین قریب قریب یہ تجویز ختم کر چکا تہا مقدمہ مذکور سے میری اوس رائے کی تائید ہوتی ہے جو مین نے قائم کی ہے کہ عدالت ہذا پر باستعمال اپنے اختیارات حسب دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) لازم ہے کہ خود اپنی رائے متعلقہ شہادت پر عمل کرے چونکہ رائے جوری غلط ہے لہذا ہمکو لازم ہے کہ اوسکو منسوخ کرین اور خدمات جج اور جوری دونون کی انجام دین اور رائے جج و نیز رائے جوری کو وقعت مناسب دین بلحاظ جملہ حالات مقدمہ کے مین سوائے اسکے اور کچھ نہین کر سکتا کہ دوشن ججون کی رائے سے اتفاق کرون کہ جنہون نے گواہان کی سماعت کی اور جنکو دادا کی مجرمیت کے اطمینان کلی تہا مجکو بہی ویسا ہی اطمینان ہے -

مین نے بہی یہ نتیجہ اوسی طور پر بلحاظ محض شہادت موجودہ مثل کے اخذ کیا ہے اور مجکو کوئی شک نہین ہے کہ وہ نتیجہ سشن جج استصواب کنندہ نے بالکل قطع نظر اون جوابات کے اخذ کیا تہا جو جوری نے اون سوالات کے جو اوس سے کیئے گئے تہے دیئے تہے اول فقرہ وجوہ استصواب حاکم موصوف سے یہ امر صریحًا ظاہر ہوتا ہے حاکم موصوف نے بعد ازان نسبت اس شبہہ جوری کے کہ آیا کوبر کی ہلاکت زہر دہتورا سے ہوئی یا نہیں اپنی رائے بالاستیعاب ظاہر کی اور یہ تجویز کی "لہذا مجکو وہ تامل نہین معلوم ہوتا جو مجکو خواہ مخواہ جوری تجویز دوم کی رائے سے اختلاف کرنے مین ہونا چاہیئے تہا" یہ عیان ہے کہ شہادت موجودہ مثل سے حاکم موصوف کو نسبت دادا ۴۸۱ جرم کے کلیتًا اطمینان ہوگیا تہا یہی نسبت سشن جج سابق کے کہا جا سکتا ہے اور اگر رائے جوری سابق کو اس غرض سے ملاحظہ کیا جاسے کہ قیاس کیا جاسے کہ دوسری رائے جوری کی کلیتًا غیر معقول نہین ہے تو سشن جج سابق کی رائے کو بہی ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ جسکو محض بربنائے شہادت صریحًا اطمینان ہوگیا تہا کہ دادا مجرم ہے -

لہذا ہمارے نزدیک غیر ضروری ہے کہ نسبت مقدمہ مشبل (۱) وفرمان شاہی میگنا کارٹا و استقرار حقوق اور اوسی قسم کی اسناد قدیم پر بحث کی جاسے بالخصوص اسوجہ سے کہ یہ امر مشتبہ سے زیادہ ہے کہ آیا اسناد مذکور کا خیال واضعان قانون کے دل مین اوسوقت تہا جب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری جو بالخصوص ہند کے لیئے بنایا گیا ہے متعلق رائے جوری کے اوپر

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۶۲ (۲) اسٹیٹ ٹرائلز مولفہ ہاول صاحب جلد ۶ صفحہ ۹۹۹

سنہ ۱۸۹۰ع ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا ۱۱نا

کار منصبی سشن جج کے جب حاکم موصوف راے جوری سے قطعاً اختلاف کرے بناے تجویز باعانت جوری ہند مین ایک طریقہ جدید ہے ممکن ہے کہ جج کو جوری سے نسبت واقعات کے اختلاف ہو۔ ملکہ معظمہ بنام کہانڈمسے راؤ (۱) بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہری پرشاد (۲) جسٹس صاحب ممدوح نے اوس قیاس کو بالکل بے بنیاد تصور کیا کہ تجویز باعانت جوری متذکرہ مجموعہ ضابطہ فوجداری وہ طریقہ تجویز باعانت جوری ہے جو انگلستان مین مروج ہے سواے اوس صورت کے اور اوس حد تک کہ وہ ازروے احکام مجموعہ مذکور صریحاً ترمیم کیا گیا ہے" چنانچہ حاکم موصوف نے اکثر مقدمات انگلستان پر کہ جن مین سے مقدمہ بشل تہا لحاظ کرنے سے انکار کیا حاکم موصوف نے فرمایا ہماری یہ راے ہے کہ جب کارروائیات ایسے مقدمہ کی جس مین تجویز باعانت جوری مفصل مین ہوئی ہو مطابق تعبیر معقول اوس جزو مجموعہ ضابطہ کے ہون جس مین ایسی تجویز محکوم ہے کارروائیات مذکور بصورت نہونے کسی نتیجہ صریح مخالف کے صحیح ہین اور اونکی جانچ بلحاظ قواعد ضابطہ انگلستان کے نہین کیجانی چاہیئے"۔

اب دیکہنا چاہیئے کہ کوئی حکم صریح مجموعہ ضابطہ فوجداری مین ایسا ہے جسکی روسے سشن جج کو ممانعت ہو پوچہنے ایک سوال کی بہی اوس حالت مین ہو کہ جب ایک مرتبہ صاف و غیر مبہم راے جوری سنکے دی ہو سوالات متذکرہ دفعہ ۳۰۳ صرف ایسے سوالات ہین جو بغرض محقق کرنے اس امر کے ہون کہ راے جوری کیا ہے اون مقدمات مین جن مین تجویز باعانت اسیسران کیجاے جج کو لازم ہے کہ راے ہر واحد اسیسر کی تحریر کرے لیکن تجویز کے صادر کرنے مین حاکم موصوف مجبور نہین ہین کہ آراے مذکور کی پابندی کرین (دفعہ ۳۰۹) کوئی اسی قسم کا حکم دفعہ ۳۰۷ مین نہین ہے جس مین ذکر اوس کارروائی کا ہو جب سشن جج راے اہالی جوری سے اختلاف کرین لہذا یہ دلیل کیجا سکتی ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا نہ تہا کہ سشن جج اہالی جوری سے کوئی سوال علاوہ اون سوالات کے کرے کہ جنکا ذکر دفعہ ۳۰۳ مین ہے بخلاف اسکے صاف ظاہر ہے کہ مختصر راے جس سے وجہ راے جوری کی ظاہر ہوتی ہو سشن جج کے نہایت کارآمد ہو سکتی ہے اگر یہ امر بالخصوص ضروری ہے کہ جب جج کو راے اسیسران سے اختلاف ہو حاکم موصوف کو لازم ہے کہ اس امر کی احتیاط کرے کہ آراے اسیسران ۴۸۴

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳

(۲) بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ و مقدمہ مذکور کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۱۳ صفحہ ۵۵

عشئہ
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام داوا الکا

قابل فہم اور ٹھیک تحریر کیجائیں ہمارے نزدیک یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نہایت زیادہ ذمہ داری جوری سے اختلاف راے کرنیکی ہو تو یہ زیادہ تر ضروری ہے کہ جج کو ٹھیک اور قابل فہم خیال اون امور کا ہو جنکی بابت اختلاف ہے مجکو تحریرات فیر صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام سستی رام منڈل (۱) سے عموماً اتفاق ہے کہ یہ امر نہایت خطرناک ہوگا کہ عدالت سشن کو یہ اختیار دیا جاے کہ جوری سے بعد اسکے کہ اوس نے اپنی راے قطعی دی ہو اس غرض سے سوالات جرح کئے جائین کہ ظاہر ہو کہ جو نتائج اوس نے اخذ کئے ہین مطابق منطق کے نہین ہین یا خلاف یکدگر ہین یا اس غرض سے کہ ایسا مواد بہم پہونچایا جاے کہ جسکی بنا پر جج بعد ازان نسبت قطعی ہونے راے جوری کے اعتراض کر سکے یعنی جج کے لئے یہ امر نہایت بیجا ہوگا کہ جوری سے ایسے سوالات جرح کرے کہ جس سے اونکی راے کی جانچ اور نسبت اوسکے بحث ہو سکے لیکن جب کوئی مقدمہ مثل ایسے مقدمہ کے جیسا ہمارے روبرو پیش ہے ایسے نتائج پر مبنی ہو جو دو باتین واقعات سے اخذ کئے جائین تو میرے نزدیک از روے اصول خواہ قانون سشن جج کو یہ ممنوع نہین ہے کہ جوری سے یہ کہے کہ وہ صاف اور ٹھیک راے نسبت واقعات مذکور کے بیان کرے مین صرف اپنی راے یہ ظاہر کرتا ہون کہ بلحاظ اوس فرمہ داری سخت کے جو حال مین سشن جج پر اوس صورت مین عاید کی گئی ہے جب حاکم موصوف کو اس امر کی نسبت تجویز کرنی ہو کہ آیا یہ ضروری ہے یا نہین کہ راے اہالی جوری سے اختلاف کیا جاسے مین سوچ سمجھکر اپنی یہ راے تحریر کر سکتا ہون کہ وجوہ راے جوری کو صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک سمجھ لینے سے انصاف کے کرنے مین نہایت مدد ملتی ہے اولاً ممکن ہے کہ سشن جج کو اسطور پر یہ معلوم ہو جاے کہ راے جوری غیر معقول نہین ہے اور ثانیاً ممکن ہے کہ اوس سے یہ ظاہر ہو کہ اہالی جوری کو وقعت شہادت دریافت کرنے مین اسقدر متامر ہے ہین کہ سشن جج کو راے جوری سے اختلاف کرنے مین کم تامل ہونا چاہئے۔

یہ صحیح ہے کہ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام میان جان شیخ (۲) حکم ہائیکورٹ کلکتہ یہ تھا کہ جج کو مطلع کیا جاے کہ حاکم موصوف کو لازم ہے کہ کسی اہل جوری سے سوالات نسبت اوس راے کے نہ کرے جو اوس اہل جوری نے ظاہر کی ہو مقدمہ مذکور کی رپورٹ تحریری صرف اسیقدر ہے کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے نوعیت مقدمہ یا سوالات کی ظاہر ہو بخلاف اسکے بمقدمہ قیصر ہند بنام مکھن (۳) پرنسپ صاحب

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۱۶ صفحہ ۱۱ (۲) کلکتہ ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۲ صفحہ ۵ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۵

سنہ ۱۸۸۱ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
دادا انا

جسٹس سنے یہ تجویز کی کہ از روے قانون جج کو ممنوع نہین ہے کہ اہل جوری سے نسبت اون وجوہ کے سوالات کرے جنپر اہالی جوری نے اپنی راے مبنی کی ہو اور بمقدمہ مقیصر ہند بنام اوڈے چنگا (۱) میکفرسن صاحب جسٹس وگلوور صاحب جسٹس سنے یہ تحریر فرمایا جج اس امر کے متحقق کرنے کی تکلیف بالکل گوارا نہ کی کہ وہ کونسی وجہ تھی کہ جسکی بنا پر جوری نے وہ راے قائم کی جو اوس نے ظاہر کی امر واقعہ یہہ ہے کہ یہ طریقہ حال تجویز کا باعانت جوری کے ہند مین ایک درجہ درمیانی ہے نام جوری کا جو ایکمرتبہ محافظ حقوق مدنی اہل انگلستان تھی قائم رکھا گیا ہے لیکن اصلی خاصہ یعنی قطعی ہونا راے جوری کا۔ عطا نہین کیا گیا علامات درجہ درمیانی ہونے کی قانون اور نظائر مین پائی جاتی ہین جج کو بعد اسکے کہ جوری نے صاف اور غیر مبہم راے ایک مرتبہ ظاہر کی ہو جوری سے سوالات کرنے کی صریحا اجازت دیگئی ہے اور نہ ممانعت کی گئی ہے بعض ججون کی راے مین ایسی کارروائی ناجایز ہے اور بعض ججون کی راے مین یہ امر مطابق اوس حکم خاص کے ہے جسکی روسے سشن جج پر ذمہداری ترسیل مقدمہ بعدالت اعلی عاید کیگئی ہے اگر قانون انگلستان مین کوئی امر مشابہہ ترسیل مقدمہ حسب دفعہ ۳۰۰ ہو تو وہ اوس صورت مین ہے کہ جب کسی مقدمہ کو جج مجوزہ اوس عدالت مین ارسال کرتا ہے جو واسطے غور کرنے کے مقدمات شاہی پر جن مین تجویز صادر نہ کی گئی ہو مقرر ہے ایسے مقدمات مین بعد صادر کئے جانے راے جوری کے جج اکثر جوری سے یہ استفسار کرتا ہے کہ نسبت بعض واقعات کے اونہونے کیا راے قائم کی تاکہ حاکم موصوف کو استصلوب کرنے مین ہدایت ہو خاص میری یہ راے ہے کہ ہمکو کوئی ایسا امر نہین کرنا چاہیے جس سے سشن جج کو اپنی عظیم اور خطیر خدمات کی انجام دہی مین دقت ہو اور بصورت ہونے کسی خلاف صریح حکم قانون کے یہ دار کہنا چاہیے کہ صاف اور مختصر تجویز جوری کی نسبت اصلی امور کے دریافت کی جاوے گو جوری نے یہہ راے بھی ظاہر کی ہو کہ ملزم بیگناہ ہے مقدمہ حال ۴۴۴ مین اگر ہم جوابات اون سوالات پر لحاظ نہی کرین جو بعد اظہار راے جاری کے کئے گئے تاہم ہم کوئی اور نتیجہ سواے اسکے اخذ نہین کر سکتے ہین کہ راے جوری صریحا غلط ہے مین یہ نتیجہ اس سبب سے نکالتا ہون کہ از روے شہادت مندرجہ مثل کے مجکو واداکی مجرمیت کا اطمینان ہے اور یہی صریحا راے جج استصلوب کنندہ کی قطع نظر کسی ایسے تعصب کے تھی جو جوابات اہالی جوری سے پیدا ہوا ہو۔

نسبت اپنے ہمجلیس جارڈین صاحب کی اخیر تحریر کے مجکو نہایت افسوس ہے کہ ہم ہمارے نسبت اختیارات اور کار منصبی اس عدالت کے جو بر بطن ارسال مقدمہ حسب دفعہ ۳۰۰ ہوتے

(۱) کلکتہ ویکلی رپورٹر سپتھارنز فوجداری جلد ۳ صفحہ ۴ لغایت ۵،

۱۸۸۵ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
داوا

ہین اتفاق نہین ہے میری دانست مین یہ صاف ظاہر ہے کہ جب اسطور پر مقدمہ بہیجا جاسے تو ضرور ہے کہ ہم خود اپنی راے نسبت واقعات سے قائم کرین "بطبق استصواب منجانب سشن جج بحث کل مقدمہ کی شروع ہوجاتی ہے" - ملکہ معظمہ بنام کہانڈسے راو (۱) ملاحظہ طلب بعد مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کہانڈے راو (۱) قانون مین کوئی تبدیل نہین ہوئی ہے یہ الفاظ اسقدر مکمل طور پر کہ "محض مطابق فیصلہ قیصر ہند بنام بہوانی (۲) اضافہ کئے گئے ہین کہ جس مین تعبیر دفعہ ۲۶۳ سابق کی گئی تہی یہی راے بہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اتواری ساہو (۳) قائم کی گئی تہی پرنسپ صاحب جسٹس نے یہ فرمایا مقدمہ مکہن کمار (۴) عدالت نے تجویز برات کو منسوخ کیا اور تجویز ثبوت جرم قتل عمد کی اور ملزم کی نسبت حکم سزاے پہانسی صادر کیا ہر طرح یہ ایک ایسا فیصلہ تہا جسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا تہا کہ واضعان قانون کے خیال مین یہ فیصلہ تہا جب مجموعہ ضابطہ فوجداری جدید صادر کیا گیا تہا مگر کوئی علامت کسی قسم کی مجموعہ مذکور مین اس نیت کی نہین ہے کہ اختیار تمیزی عدالت کا اوس طریق پر محدود کیا جاسے جو بعض مقدمات سابق مین پسند اور مقدمہ مکہن کمار (۴) مین ناپسند کیا گیا ہے اور ہمارے نزدیک واضعان قانون کا یہ منشا ضرور تہا کہ جو اختیارات از روے دفعہ ۳۰۷ عطا کئے گئے ہین وہ کامل طور پر اور نیز بلا شبہہ باحتیاط استعمال کئے جاوین" کل رپورٹ مقدمہ مکہن کمار کو بغور پڑہنے سے ایک عجیب مشابہت مابین واقعات اور امور بحث طلب مقدمہ مذکور اور مقدمہ حال کے پائی جاتی ہے اوس مقدمہ مین قیدی پر الزام قتل عمد کا لگایا گیا تہا اور وہ از روے بالاتفاق راے جوری کے بری کیا گیا تہا سشن جج نے اس راے جوری سے اختلاف کیا اور مقدمہ مذکور کو حسب دفعہ ۲۶۳ (جواب دفعہ ۳۰۷ ہے) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ارسال کیا مقدمہ مذکور کی سماعت ۴۸۵
ابتدا مارکبی صاحب جسٹس و پرنسپ صاحب جسٹس نے کی حکام ممدوح نے اتفاق کیا کہ الفاظ دفعہ ۲۶۳ کی روسے ججون کے اختیار تمیزی مین کوئی قید نہین لگائی گئی ہے اور کوئی قاعدہ معین دربارہ عمل مین لانے اوس اختیار تمیزی کے مطابق اپنے خاص ایمان کے قرار نہین دیا جاسکتا ہے وہ مقدمہ خاصکر قیدی کے اقبال پر مبنی تہا کہ جس سے عدالت سشن مین انکار کیا گیا تہا مارکبی صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ یہ کام جوری کا تہا کہ اقبال مذکور کو منظور یا نامنظور کرے اور ہائیکورٹ کو دست اندازی نہین کرنی چاہئے پرنسپ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ اگر جوری نے اقبال قیدی پر اعتبار نہین کیا تو

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۶
(۳) " " کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۹ (۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷

فیصلہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
دادا ۱۱

اوس نے نہایت تلون مزاجی سے اور نہ باستعمال صحیح اپنے فرض کے عمل کیا حاکم موصوف نے یہ فرمایا جب ملاحظہ اقبال سے کہ جو صورت مقدمہ حال مین ہے شہادت اس امر کی ظاہر ہو کہ وہ راست اور برضا ورغبت کیا گیا ہے اور جب اوسکی تائید اوس کل شہادت سے ہوتی ہو جو بلحاظ نوعیت مقدمہ کے ملسکتی ہو تو میرے نزدیک راے جوری بابت نہ اتفاق کرنے کے اقبال مذکور سے ایک غلط راے ہے اور بنظر انصاف اوس راے کو اوسکی معمولی تاثیر قانونی نہین دینی چاہیے" لہذا مقدمہ مذکور جج سوم (چیف جسٹس صاحب) کے اجلاس مین پیش کیا گیا حاکم ممدوح نے یہ فرمایا۔ اسمقدمہ مین ہمارے روبرو ایک مکمل مفصل اور ظاہرا سچا اقبال جرم منجانب قیدی کے موجود ہے اوس مجسٹریٹ کو جسکے روبرو اقبال مذکور لیا گیا نسبت اوسکی راستی اور صداقت کے اطمینان ہے اقبال مذکور کی تائید اوس شہادت سے ہوتی ہے جو میری دانست مین بالکل قابل اعتبار ہے سشن جج نے اپنی یہ راے تحریر کی ہے کہ راے جوری غلط ہے اور مین مقر ہون کہ میرے نزدیک یہ بالکل ناممکن ہے کہ راے جوری کی وجہ کسی ایسے امر سے دریافت ہو جو مثل وجہ معقول کے ہو" چنانچہ بوجہ اسکے کہ اکثر حکام عدالت کی راے بجانب ثابت قرار دیے جانے جرم کے تہی لہذا قیدی کی نسبت حکم سزاے موت صادر کیا گیا۔

پس مقدمہ حال مین یہ تسلیم کرکے کہ سشن جج کی یہ غلطی تہی کہ جوری سے بعد صادر کئے جانے راے جوری کے سوالات کئے گئے کلیتًا بلا لحاظ جوابات سوالات مذکور کے محض شہادت اور راے جوری پر عمل کرکے اور محض امور قرین قیاس پر نظر رکہہ کے اور اپنے عام تجربہ اشخاص وامور کو متعلق کرکے مجکو کوئی شبہہ معقول نسبت دادا کے جرم کے معلوم نہین ہوتا ہے۔

بوجہ اس اختلاف آراے مابین حکام ڈویژن کورٹ کے مقدمہ مین حسب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطۂ فوجداری چیف جسٹس صاحب سے استصواب کیا گیا۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس قطعی ہونا راے جوری کا از روے دفعہ ۳۰۷ مجموعہ ضابطۂ فوجداری تابع اس اختیار اوس سشن جج کے ہے جو بوقت تجویز اجلاس کرتا ہو (جب حاکم موصوف راے اہالی جوری سے ایسا کامل اختلاف رکہتا ہو کہ حاکم موصوف کی دانست مین بنظر مقتضاے معدلت کے ضرور معلوم ہو) کہ مقدمہ کو ہائیکورٹ مین بہیجے اور عدالت موصوف کو جایز ہوگا کہ مقدمہ کی تجویز کرنے مین اون اختیارات مین سے جو کہ وہ بصیغہ اپیل عمل مین لا سکتی ہے کسی اختیار کو عمل مین لائے یہ ایک نہایت اہم اختلاف قانون وعملدرآمد انگلستان سے ہے اور بلاشبہہ سوچ سمجہہ کیا گیا تہا کہ اس ملک مین تجویز بااعانت جوری سمجہا جاتا تہی اور یہ امر بغرض اطمینان اس امر کے کہ بے انصافی ۴۸۶

سنہ ۱۸۹۶ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دادا انا

تہو ضروری تہا کہ مقدمہ مین بذریعہ بعض حالات کے اعلی ترین حاکم فوجداری سے استصواب کیا جاے لہذا کوئی ٹہیک
مشابہت مابین اون اختیارات تمیزی کے جو واسطے چیف ہائی کورٹ کو بموجب دفعہ مندرجہ بالا عطا کئے گئے
ہین اور اون اختیارات کے نہین ہے جو عدالتہاے قانون انگلستان مین کبھی کبھی بوقت کرنے دست اندازی
کے تجویز اہالی جوری بمقدمات صیغہ دیوانی بذریعہ ہدایت کرنے تجویز جدید کے اس بنا پر عمل مین لاتی ہین کہ
تجویز جوری خلاف شہادت ہے اور یہ نتیجہ کہ در آمد عدالتہاے آخر الذکر پر واسطے جسکے عمل نہین کیا جاسکتا کہ
اون سے قاعدہ عمل مین لانے اون اختیارات کا حاصل ہوتا ہے جو ہائی کورٹ کو از روے دفعہ ۳۰ عطا
ہوئے ہین مین باور کرتا ہون کہ یہی اصل منشا ویسٹ صاحب جسٹس کی تحریرات مقدمہ ملکہ معظمہ بنام کہانا تلد
راؤ (۱) کا تہا مگر مجکو نا تہوبائی ہریداس صاحب جسٹس سے جنکا تجربہ زمانہ کثیر قابل نہایت وقعت کے
ہے کلیتًا اتفاق ہے کہ عدالت ہذا کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ رائے جوری مین دست اندازی نہ کرے
بجز اسکے کہ جب ثابت کر دیا جاے کہ وہ صریحًا اور عیان طور پر غلط ہے (ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منیا دیال (۲))
اور میری راے مین عمل در آمد مذکور کی تقلید کرنی چاہیئے۔

مقدمہ حال مین از روے شہادت کے کوئی شک باقی نہین رہتا ہے کہ کوبیرنا تہو متوفی ۲۰ - مارچ کی شام کو بعد
شام کا کہانا کہانے کے بیمار ہوا اور شفاخانہ مقام انند مین جہان اوسکو بحکم پولیس پاٹل کے لے گئے تہے
دوسرے روز فوت ہوا اور چیف کانسٹبل کو اطلاع اوس امر کی جو واقع ہوا تہا اکیسوین تاریخ کی صبح کو بوقت
۹ بجے ہوئی اور وہ فورًا کوبیر کے مکان پر گیا جہان اوسنے دونون ملزمان کے اظہارات لئے اور دادا نے
روزنامبردہ کو ایک کہیت مین لے گیا اور دہتورے کے درخت دکہلائے جنسے اوس نے بیان کیا ۴۸۷
کہ اوسنے دہتورے کے بیج لئے تہے ۲۲ - مارچ کو ملزمان روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے حاضر کئے گئے
اوسوقت اون دونون نے اقبال کیا کہ ابین اونکے گفتگو اس امر کی ہوئی تہی کہ متوفی کو اسوجہ سے ہلاک
کیا جاے کہ ادسکو اونکی آشنائی کا رشک ہے کہ جس سے اونہون نے اقبال کیا کہ باہم اونکے سے اور
دادا ملزم دہتورے کے بیج کہیتون میں سے لایا اور اونکو پیسا اور وہ متوفی کے کہانے مین ملائے گئے
اور متوفی نے اوسکو کہایا اور وہ بیہوش ہوگیا لیکن ہر ایک اون مین سے کہتا ہے کہ بیج مذکور کہانے مین دوسرے
نے ملائے بہائی جی گواہ اور اوسکا لڑکا بہولا بیان کرتا ہے کہ دادا ملزم سے اوس کہیت کی گہاس کٹوائی گئی تہی
اور وہ دہتورے کے درختون مین سے جو ایک کہیت مین تہے بیج اس بیان سے لے گیا تہا کہ اوسکو اونکی
ضرورت واسطے خارش کی دوا کے ہے آخرًا متوفی کی علامات سے جیسا کہ پولیس پاٹل اور دیگر گواہان
نے جنہون نے اوسکو اکیسوین کی شام کو دیکہا تہا بیان کیا اور پارسی پیاتی کیری شفاخانہ مقام انند کے بیان سے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹

(۱۸۸۹ع. ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند بنام داوا اناّ)

اور باقی کہانے مین زہر نکلنے سے اور اوس رپورٹ سے جو ممتحن کیمیائی گورنمنٹ سے ملی کہ جسکے پاس باقی کہانا پارسی ایپاتہی کیری سے بہیجا تہا ظاہر ہوتا ہے کوئی شبہہ معقول باقی نہین رہتا ہے کہ متوفی کو زہر دیا گیا تہا کا دیا گیا۔

اگر مقدمہ اسجگہہ پر ختم ہوجاتا تو شہادت مندرجہ بالا سے میرے نزدیک کوئی شبہہ معقول باقی نہ رہتا کہ ملزم دادا یا تو کوپیر کو زہر دینے مین جیبا کے ساتہہ پر دے سازش شریک تہا یا اوسنے خود کہانے مین دہتورا ملاکر تا مبردہ کو زہر دیا تہا مگر بوقت تجویز اول دونون ملزمان نے اپنے اقبالات سے انکار کیا اور بیان کیا کہ اونہون نے اقبالات مذکور بخوف پیٹے جانے کے یا اس سبب سے کئے تہے کہ فوجدار نے اونکو پیٹا اور سکہلایا تہا مگر مقدمہ مین کوئی ایسا امر نہین ہے جسکی وجہ سے یہ بیان ذرا بہی قرین قیاس ہو تحقیقات مقدمہ کرنے مین یا ملزمان کو روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم حاضر کرنے مین دیر نہین کی گئی تہی اقبالات مذکور ایسے تہے کہ ملزمان سے اگر وہ مجرم ہون امید کیجاسکتی تہی کہ وہ اس غرض سے کرینگے کہ بعد اپنے گرفتاری کے الزام ایک دوسرے پر ڈالیں اور اونکی تائید شہادت بہائی جی اور اوسکے لپہر سے اور اس شہرت سے ہوتی ہے کہ باہم اونکے آشنائی تہی کہ جسکا ذکر قریب قریب تمام گواہان نے کیا ہے لہذا میری راے مین کوئی وجہ کسی قسم کی واسطے شبہہ کرنے نسبت راستی اقبالات کے نہین ہے۔

۴۰۰ بلحاظ کل شہادت کے میری یہ راے ہے کہ جرم دادا کا ایسا صاف طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ عدالت ہذا پر فرض ہوگیا ہے کہ راے جوری کو منسوخ کرے اور قیدی کو مجرم قتل عمد کا تجویز کرے۔

جب مقدمہ اس طرح پر جارڈین صاحب جسٹس و کینڈی صاحب جسٹس کے پاس واپس بہیجا گیا تو حکام ممدوح نے حکم ذیل صادر فرمایا۔ بتقلید راے چیف جسٹس صاحب جنکے پاس مقدمہ حسب دفعہ ۴۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بہیجا گیا تہا عدالت دادا قیدی پر جرم قتل عمد حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند ثابت قرار دیتی ہے اور اوسکی نسبت حکم حبس دوام بعبور دریاے شور صادر کرتی ہے۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

بمعاملہ کلا یوڈیورنٹ

(۱۸۸۹ع ۲- اگست ۲)

(صفحہ کتاب انگریزی ۴۰۰)

عملدرآمد - درخواست واسطے ضمانت پر رہا کئے جانے قیدی کے - شکل درخواست - درخواست جسمین بیانات ازالہ حیثیت عرفی نسبت مجسٹریٹ تجویز کنندہ و دیگر عہدہ داران سرکاری کے مندرج تہے

جب ایک قیدی نے ہائی کورٹ سے یہ درخواست کی کہ تا فیصلہ اوسکے اپیل کے وہ ضمانت پر رہا کیا

سعفہ ۹
بمعاملہ کلائیو ڈیورنٹ

جاے اور درخواست مذکور مین بیانات مشعر ازالہ حیثیت عرفی (منجملہ دیگر اعتراضات کے) اعتراضات غیر متعلق نسبت مجسٹریٹ اور دیگر عہدہ داران ملازم گورنمنٹ ہند مندرج تھے عدالت نے یہ اجازت نہین دی کہ درخواست مذکور داخل کیجاے اور اوسکے واپس دیئے جانے کا حکم صادر کیا۔

سائل کلائیو ڈیورنٹ کی نسبت لفٹنٹ ہیوارڈ مجسٹریٹ چھاونی سکندر آباد نے تجویز ثبوت جرم بابت ازالہ حیثیت عرفی حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور اوسکی نسبت حکم سزا چار مہینہ کی قید محض کا صادر کیا بناراضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے کلائیو ڈیورنٹ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا اور اوسکے ساتھ ہی ایک درخواست بغرض ضمانت پر رہا کئے جانے کے پیش کی۔

اس درخواست مین نامبردہ نے شکایت اوس طریقہ کی پیش کی جس طریقہ پر اوسکی پہلی درخواست ڈویژن بینچ ہائی کورٹ نے طے کی تھی درخواست مذکور مین ایسے اعتراضات جو بالکل غیر متعلق تھے نسبت مجسٹریٹ تجویز کنندہ اور طریق عمل ذاتی اور سرکاری دیگر عہدہ داران درجہ اعلی ملازمان گورنمنٹ ہند کے بھی تھے۔

۴۹۶ یہ درخواست بوجوہ مندرجہ تجویز ذیل عدالت موصوف نے نامنظور کی گئی۔

اسکاٹ صاحب جسٹس

-بمعاملہ کلائیو ڈیورنٹ جو ایک قیدی جیلخانہ سکندر آباد کا ہے دو درخواستین ہمارے روبرو پیش ہین اول درخواست ایک درخواست واسطے ضمانت لئے جانیکے ہے تحریر تھتک آ میز جسکی بابت سایل جیلخانہ مین ہے بادی النظر مین نہایت باعث ازالہ حیثیت عرفی ہے اوسکا بیان ہے کہ وہ بروے واقعات جایز تھی اور نامبردہ نے اوسکو بغرض فائدہ عامہ خلایق کے تحریر کیا تھا مگر اہل جوری نے اوسکو مجرم تجویز کیا ہم نے اوسکا اپیل منظور کیا ہے اور اوسکو موقع یہ ثابت کرنیکا حاصل ہوگا کہ اہل جوری کی راے غلط ہے لیکن مجھکو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ از روے روئداد صریح اوسکے مقدمہ کے جہانتک کہ وہ اون کارروائیات سے واضح ہوتی ہے جو ہمارے روبرو ارسال کی گئی ہین وہ ضمانت پر رہا کیا جاے نامبردہ کا بیان ہے کہ اوسنے مجسٹریٹ کو یہ درخواست دی کہ اوسکو اجازت دیجاے کہ وہ عدالت ہذا سے درخواست واسطے انتقال مقدمہ کے کرے اور درخواست انتقال مقدمہ نامنظور ہوئی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے پیشتر ۳ مئی کو یہ درخواست کی تھی کہ مقدمہ ہائی کورٹ مین منتقل کیا جاے اور اوسکی درخواست نامنظور ہوئی تھی لہذا میرے نزدیک اس بنا پر کہ شاید تجویز ثبوت جرم بربناے اس عذر متعلق ضابطہ کے غلط ہو اوسکی ضمانت منظور نہین ہونی چاہئے اوسکی درخواست نامنظور ہونی چاہیے جو درخواست کہ وہ اب پیش کرتا ہے اوس مین ایسے بیانات باعث ازالہ حیثیت عرفی بھرے ہوئے ہین جو مقدمات ہذا سے غیر متعلق ہین اور بنفسہ نہایت نامناسب ہین درخواست مذکور بشکل معیوب موجودہ کے داخل

بمعاملہ کلایو ڈیورنٹ

نہین ہوسکتی اور واپس دیجانی چاہیئے ۔

دوسری درخواست واسطے نقل اوس رپورٹ مجسٹریٹ کے ہے جو عدالت ہذا کو بجواب ہمارے ایک مسلول کے کی گئی سایل ٹھیک ٹھیک مستحق پانے نقل کا نہین ہے لیکن ہمکو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوسکو نقل نہ دیجاسے اور اوسکو نقل دیجاسکتی ہے ۔

چارڈین صاحب جسٹس ۔ ڈیورنٹ قیدی نے اپنی درخواست اپیل مین یہ درخواست کی کہ اوسکی ضمانت منظور کی جاسے اور بوقت سماعت درخواست مذکور اوسکے کونسل نے یہ دلیل کی کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے دفعہ ۵۲۶ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کی خلاف ورزی کی اور بدنیوجہ کارروائیات مذکور منسوخ کیجانی چاہئیین اوس رپورٹ سے جو مجسٹریٹ نے ہمکو بھیجی ہے اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گو دفعہ ۵۲۶ (الف) کی اطلاع حاکم موصوف کو نہین کی گئی قیدی کو مہلت ملی کہ جس سے مطابق اوسکے بیان حال کے اوسنے اسطرح فائدہ اوٹھایا کہ وہ بمبئی مین بغرض عدالت ہذا مین درخواست انتقال ۴۹۰ اپنے مقدمہ کی دینے کے آیا جو درخواست نامنظور ہوئی اون واقعات سے جو ہمارے روبرو بیان کئے گئے ظاہر ہوتا ہے کہ تجویز بمدد جوری بعد صادر ہونے حکم ہائیکورٹ کے شروع ہوئی اور دفعہ ۵۲۶ (الف) کی خلاف ورزی نہین ہوئی ہے اور یہ وجہ جو واسطے ضمانت لینے کے بیان ہوئی ہے ثابت نہین کی گئی ہے مجکو روداد مین کوئی امر خاص ایسا نہین معلوم ہوتا جس سے ہمکو یہ ترغیب ہو کہ قبل ہمارے سماعت کرنے اپیل کے تعمیل حکم سزا مین دست اندازی کیجاسے ۔

اوسکے بعد سایل نے دو نقول ایک چھپی ہوئی درخواست موسومہ عدالت ہذا ارسال کی ہین جہانتک کہ کاغذ ہذا کو اوس مقدمہ سے جواب ہمارے روبرو بصیغہ اپیل پیش ہے تعلق ہے ممکن ہے کہ بیانات عرضی مذکور ناقابل اعتراض ہون لیکن اس کاغذ طول طویل مین قیدی نے اپنی آرا سے نسبت اوس طریقہ کے ظاہر کی ہین جس طریقہ پر مطابق اوسکے بیان کے اون حکام ذیعلم نے جنہون نے سماعت درخواست نامبردہ عدالت ہذا مین کی انصاف کیا ہے اور جو اسقدر گستاخانہ اور نامناسب ہین کہ اونسے توہین عدالت پیدا ہوتی ہے کاغذ مذکور مین ایسے بیانات بھی ہین جو عامہ خلایق کی نیک چلنی سے بیرحمانہ تعلق رکھتے ہین اور معاملہ سے تعلق نہین رکھتے ہین یہ خارج ہونے چاہین اور عدالت کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ خارج ہوگئے دیکھو تحریر لارڈ ایلڈن صاحب بمقدمہ یکطرفہ سمپسن (۱) و مقدمہ کریکنال بنام جنیس (۲) رپورٹ لوفٹ صفحہ ۶۳۱ مین ایک مقدمہ ہے جسمین لارڈ مینسفیلڈ صاحب نے یہ فرمایا کہ بیان حلفی مشعر ازالہ حیثیت عرفی قائم نہین رہنے دینا چاہیئے ۔ کاغذ مذکور مین ایسے اعتراضات بھی ہین کہ جنکو اوس مقدمہ سے بالکل تعلق نہین ہے جو ہمارے روبرو بنسبت

(۱) رپورٹ ولیسی سین صاحب جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۴ (۲) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۱

مجسٹریٹ تجویز کنندہ اورنسبت ذاتی تا اور سرکاری طریق عمل دیگر اعلی عہدہ داران ملازمان گورنمنٹ ہند کے ہے ۱۸۸۱ء
اور نسبت بے رورعایت ہونے اون عدالتون کے ہے جو کل ہند مین منجانب سرکار عدل گستری کرتی بمقابلہ کلایو ریورنٹ
ہین میری یہ راے ہے کہ جو کچہ بروصاحب جسٹس نے بمقدمہ ہٹ بنام کونینٹ (۱) فرمایا ہے اوس سے وہ اصول
ظاہر ہوتا ہے کہ جو ہمکو اب متعلق کرنا چاہئے یعنی یہ کہ رعایا کو چال چلن اور طریق عمل اون ججون وغیرہ سے نہایت
تعلق ہے جو اسلیے مقرر کیے گئے ہین کہ اعلی اور بڑے عہدونپر کام کرین ہر شخص کے لیے اپنی نیک نامی
ایک قیمتی شئے ہے عدالت ہاے ہائیکورٹ پر فرض ہے کہ جملہ عدالتہاے ادنی کے لیے نمونہ قائم
کرین اور میرے نزدیک ہم کو لازم ہے کہ ضابطہ عدالتہاے چانسری وکوئنس بینچ کی تقلید اون وجوہ ۱۹۴
سے کرین جو ایسے مستند شخص نے جیسے کہ اسٹوری صاحب ہین دفعہ ۲۰۰ اپنی ایکوٹی پلیڈنگس (طبع ہشتم)
مین تحریر کیے ہین مصنف موصوف نے یہ فرمایا ہے "یہ تصور کیا جاتا ہے کہ بدگوئی سے بہت زیادہ اور
دوامی قسم کا نقصان اون اشخاص کو پہونچتا ہے جنسے اوسکو تعلق ہے کیونکہ کاغذات عدالت ذریعہ
ہمیشہ کے لیے قائم کرتے تہتک آمیز اور عداوتانہ توہین ہاے زبانی کا ہوتا ہے اور عدالت بتائید
تہذیب عامہ خلایق کے پابند ہے کہ ایسی ناشایستگیون کے دفع کرنے کے لیے دست اندازی
کرے جن سے نیکنامی مین عیب لگے اور جس سے فریقین اور اونکے رشتہ داران واحباب کا دل دکہے۔"

چند ماہ گذرے جب ایک درخواست مسمی گنیش سالتے کی ہمارے روبرو بصیغہ نگرانی پیش ہوئی
تہی ہم نے وکیل کو مطلع کیا تہا کہ چونکہ اوس مین بعض تہتک آمیز اور غیر متعلق بیانات نسبت گورنمنٹ
اور مجسٹریٹ ضلع کے مندرج ہتے لہذا ہمنے اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا تاوقتیکہ اوس مین سے مضمون
تہتک آمیز خارج نہ کیا جاے۔

درخواست ہذا اوس سے بہی زیادہ قابل اعتراض ہے اور چونکہ ہماری یہ راے ہے کہ ہمکو یہ جائز
نہین رکہنا چاہئے کہ وہ ہمارے دفتر کو خراب کرے لہذا ہمکو لازم ہے کہ اوسکو نامنظور کرین اور یہ حکم دین کہ
وہ قیدی کو واپس دیجاے۔

درخواست نامنظور ہوئی۔

---

(۱) براڈاپ وبنگہیم صاحبان جلد ۱ صفحہ ۵۰۷۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام فقیرا پا وغیرہ +

سنہ ۱۸۹۰ع ۲۴ جنوری صفوانین عدالت لا رپورٹ ۴۹۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ - اشتمال الزامات - جرائم جنکا ارتکاب مختلف ملزمان نے نسبت مختلف اشخاص کے مختلف اوقات پر کیا - تجویز یکشامل - فرد قرارداد جرم -

اگر کسی مقدمہ مین معہ ملزمان مین سے کسی کی نسبت احتمال ہو کہ اوسکو اپنی جوابدہی مین بوجہ اس امر کے پریشانی ہوگی کہ بہت سے بیجا شامل کئے ہوئے الزامات کا جواب دینا ہے یا یہ امید ہو کہ تجویز مناسب مین غالباً بوجہ پیش ہونے بہت سی شہادت متعلق اکثر مختلف معاملات کے نقصان پہونچے گا اور محض اوسکی کثرت سے شبہہ غیر واجبی نسبت ملزمان کے پیدا ہوگا تو نسبت صحت اشتمال الزامات کے بخوبی اعتراض ہوسکتا ہے

مجسٹریٹ سپرد کنندہ کو حسب دفعات ۲۲۱ و ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء لازم ہے کہ وہ ات الزام مین کافی تصریح وقت اور مقام اور شخص اور حالات کی بالیسی کرے کہ قیدیوں مین سے ہر ایک کو اوس معاملہ کی اطلاع ہوجائے کہ جسکا الزام اوسپر لگایا گیا ہے -

چار ملزمان پر جو شہر کی فوج پولیس دہار وار کے تہے یہ الزام لگایا گیا کہ وہ مستغیث ہنما اور اوسکی زوجہ رنگما اور اونکے داما دایپا سے اثنائے تفتیش پولیس متعلقہ مقدمہ سرقہ مین بُری طرح سے پیش آئے -

نامبردگان واسطے تجویز جرایم مندرجہ ذیل کے سپرد کئے گئے -

(اول) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ مجموعہ تعزیرات ہند کہ جس الزام مین مختلف افعال زبردستی کے داخل تہے جنکی نسبت بیان کیا گیا کہ اونکا ارتکاب بمقابلہ ہنما اوسکی حالت قید مین ہوا کہ جو داخل مد دوم الزام کے ہین -

(دوم) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ مجموعہ تعزیرات ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ ہنما ما بین ۵ و ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کے ہوا -

(سوم) ملزمان نمبر ۱ و ۳ بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ مجموعہ تعزیرات ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ رنگما ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو ہوا -

+ اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۲۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء -

(چہارم) ملزم نمبر ۳ بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۳ مجموعہ تعزیرات ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ رکما ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء کو ہوا۔

(پنجم) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۳ مجموعہ تعزیرات ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ لیلیا مابین ۱۵ و ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء ہوا۔

(ششم) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۴ جسکا ارتکاب بمقابلہ لیلیا اوسی عرصہ مین ہوا۔

(ہفتم) ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۶ مجموعہ تعزیرات ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ لیلیا مابین ۸ فروری و ۹ مارچ ۱۹۰۹ء کے ہوا تہا۔

ملزمان عدالت سشن مین دو مقدمات جداگانہ مین سپرد ہوئے سشن جج نے دونون مقدمات کی تجویز حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) شاملات مین کی کیونکہ اونہین چار اشخاص پر دونون مقدمات مین الزام لگایا گیا تہا اور اونپر الزام مختلف جرائم کا لگایا گیا تہا جنکا ارتکاب ایسے معاملہ مین جو فی الواقع ایک ہی معاملہ تہا یعنی تفتیش پولیس نسبت ایک سرقہ منظور کے ہوا۔

ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت اون جرائم کے جنکا الزام لگایا گیا تہا ہوئی اور اونکی نسبت احکام سزا۔ قید بمیعاد ہاے مختلف صادر کئے گئے۔

بمنسوخی تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا **تجویز ہوئی** کہ اشتمال دو مقدمات سے خواہ مخواہ ملزمان کو نقصان پہونچا کیونکہ یہ امر ممکن ہوگیا کہ مدعی متعلق بہت سے معاملات کے بوقت تجویز بہت سی شہادت پیش کرے کہ جسمین سے صرف بعض اون امور متعلقہ سے بعید طور پر متعلق ہون کہ جنکا کسیقدر یہ اثر ہو کہ ملزمان کو دقت اور پریشانی مین ڈالے۔

یہہ بہی **تجویز ہوئی** کہ تمام مختلف افعال جبر کے جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اونکا ارتکاب بمقابلہ ہنا در اثناے اوسکی قید ناجائز کے ہوا صحیح طور پر داخل ایک معاملہ واحد کے تصور کئے جا سکتے ہین لیکن وہ فعل جبر جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوسکا ارتکاب بمقابلہ رکما مختلف مقام مین ہوا ایسا متصور نہین ہوسکتا کہ جزو معاملہ مذکور ہے اور نہ وہ قید ناجائز رکما کی جسمین ملزمان نمبر ۱ و ۳ نے اوسے ۱۵ جنوری کو رکہا جزو اوس معاملہ کی تصور کیجا سکتی ہے جو بوجہ اوس ضرر کے قایم ہوا جو مسماۃ کو ملزم نمبر ۳ نے پہلے روز پہونچایا تہا اسیطرح تمام افعال ضرر کے جو لیلیا کو در اثناے اوسکے اول زمانہ قید ناجائز کے پہونچایا گیا مع قید کے جزو اوس معاملہ کے ہوسکتے ہین لیکن دوسرا زمانہ قید کا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ کچہ عرصہ بعد ختم ہونے اول زمانہ قید کے شروع ہوا ایک معاملہ علیحدہ ہوگا۔

اپیل بنا راضی تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا مصدورہ ڈاکٹر اے ڈی پالن صاحب ایڈیشنل سشن جج

ملاحظہ قیصر ہند بنام فقیریا ۱۹۰۹ء

ملکہ معظمہ قیصرہ بنام فقیرا یا ۔ نومبر ۱۸۹۰ء

دبار روار۔

چار ملزمان مین سے ایک چیف کانسٹبل ایک ہیڈ کانسٹبل اور دو پولیس کانسٹبلان دبار روار پولیس کے تہے نامبردگان پر الزامات یہ تہے کہ اثناے تفتیش پولیس متعلقہ مقدمہ سرقہ کے نامبردگان ایک شخص مسمی ہنما اور اوسکی زوجہ رکما اور اوسکے داماد ایلیا سے بغرض اونسے زبردستی اقبال کرانے اور مال مسروقہ نکلوانے کے بری طرح پیش آئے اور اونکو قید ناجائز مین رکہا۔

ملزمان پر الزام جرایم مندرجہ ذیل کا لگایا گیا۔

(اول) ہر چہار اشخاص ملزم پر الزام جرم حسب دفعہ ۳۴۳ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا جسکا ارتکاب بمقابلہ ہنما ہوا تہا کہ جس الزام مین مختلف افعال جبر داخل تہے جنکی نسبت بیان کیا گیا تہا کہ اونکا ارتکاب بمقابلہ ہنما دراثناے اوسکی قید ناجائز کے ہوا کہ جو نمبر ۲ دوم الزام سے ہین۔

(دوم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ ہنما مابین ۱۵ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۰ء کے ہوا

(سوم) ملزمان نمبر ۱ و ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ رکما متوفیہ زوجہ ہنما ۱۵ جنوری ۱۸۹۰ء کو ہوا۔

(چہارم) ملزم نمبر ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ رکما متوفیہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۰ء کو ہوا۔

(پنجم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین ۱۵ و ۲۳ جنوری ۱۸۹۰ء کے ہوا۔

(ششم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا اوسی عرصہ مین ہوا۔

(ہفتم) ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۶ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین ۸ فروری و ۴ مارچ ۱۸۹۰ء کے ہوا۔

مجسٹریٹ نے ملزمان کو عدالت سشن مین دو مقدمات جداگانہ مین سپرد کیا سشن جج نے دونون مقدمات کی تجویز یکجائی بوجوہ مندرجہ ذیل کی۔

عدالت حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ تجویز کرتی ہے کہ مقدمات نمبر ۲۹ و نمبر ۳۰ کی تجویز شاملاتی کی جاے کیونکہ وہی چار اشخاص دونون مقدمات مین ملزمان ہین اور اونپر الزام ایسے مختلف جرایم کے لگائے گئے ہین جنکا ارتکاب فی الواقع ایک ہی معاملہ مین ہوا یعنی ایک تفتیش پولیس نسبت سرقہ منظورہ بمقام بدوگری ہین

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرائم مذکور کا ارتکاب بمقابلہ شر کا ایک ہی خاندان کے ہوا کہ جنین سے دو اشخاص بطور مستغیثان حاضر ہین علاوہ برین شہادت ایک مقدمہ کی شہادت دوسرے مقدمہ مین داخل کی گئی ہے اور کل شہادت باہم ایسی شامل ہے کہ قبل اسکے کل حالات معاملہ سمجھ مین آوین کل شہادت پر غور ہونا چاہیئے"

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نفیرا ۱۸۹۰ء

سشن جج نے ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعات ۳۳۰ و ۳۴۶ و ۳۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند کی اور احکام سزا قید بمیعاد ہاے مختلف صادر کئے۔

بنا راضی ان تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کے ملزمان نمبر ۲ و ۳ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

فیروز شاہ میروان جی مہتا (بمعیت نارائن گنیش چندا ورکر) منجانب ملزمان۔

ملزمان کو اوس طریقہ سے نقصان ہوا جس طریق پر دو مقدمات جداگانہ کی تجویز یکشامل بطور ایک مقدمہ کے کی گئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ مختلف جرائم کا ارتکاب مختلف مقامات پر مختلف اوقات مین مختلف اشخاص ملزم نے کیا یہ تمام جرائم داخل ایک ہی تحقیقات اور ایک ہی تجویز کے نہین ہو سکتے دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ملاحظہ طلب دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کی مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے اور نہ دفعہ ۲۳۵ متعلق ہے افعال منظورہ بمقابلہ ملزمان داخل ایک ہی معاملہ کے نہین ہین اوس کل شہادت کو جو مدعی نے نسبت اون مختلف جرائم کے پیش کی ہے جنکا ارتکاب مختلف قیدیان نے کیا سشن جج نے وقعت بیجا دی ہے لہذا تجویز ثبوت جرم منسوخ ہونی چاہیئے اور حکم تجویز جدید کا صادر ہونا چاہیئے۔

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار تمثیل (ز) متعلقہ دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین ایک مقدمہ مشابہ مقدمہ حال کے مندرج ہے چند جرائم جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ قیدیان نے کئے داخل ایک ہی معاملہ کے ہین جرائم مذکور کا ارتکاب اثناے ایک ہی تفتیش پولیس مین ہوا اور جو وجوہ کہ سشن جج نے نسبت شامل کئے جانے دو مقدمات کے تحریر کئے ہین صحیح و مناسب ہین اگر وہ طریقہ جو سشن جج نے اختیار کیا بیضابطہ ہی تصور کیا جاے تو بیضابطگی مذکور ایسی نہین ہے کہ عدالت ہذا کو منسوخ کرنا تجاویز ثبوت جرم کا اور صادر کرنے حکم تجویز جدید کا جایز ہو۔ مقدمات قیصر ہند بنام مراری (۱) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام حوالا پرشاد (۲) ملاحظہ طلب۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۷۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۴۔

۹۳

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام فقیرا ۱۸۸۲ء

برڈاوڈ صاحب جسٹس - چار اشخاص ملزم جو شہر کافوج پولیس ہین جدا جدا سے تجویز کے دو مقدمات جداگانہ مین سپرد کئے گئے جنکی تجویز عدالت سشن نے اسوجہ سے شامل کی کہ وہ مختلف جرایم کہ جنکا الزام ملزمان پر لگایا گیا اثناے ایک ہی تفتیش پولیس مین نسبت سرقہ مذکورہ کے کئے گئے تھے۔

سشن جج نے حکم شامل کئے جانے مقدمات کا صادر کرنے مین دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) پر استدلال کیا اور اول امر جو متعلق اپیل ہذا کے جو دو اشخاص ملزم نے دائر کیا ہے پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا نام بردگان اور وہ دو اشخاص جنکی تجویز انکے ساتھ ہوئی حسب منشاے دفعہ ۲۳۹- ملزمان ایسے جرایم مختلف کے تھے جنکا ارتکاب معاملہ واحد مین ہو آیا انکہ جیسا بطرز دیگر دفعہ ۲۳۵- مین ظاہر کیا گیا ہے مجرم ایسے جرایم مختلف کے تھے جنکا ارتکاب ایسے چند واقعات مین ہوا جو باہم ایسا تعلق رکھتے تھے کہ وہ ایک ہی معاملہ ہو گئے تھے لفظ "معاملہ" کی تعریف مجموعہ مذکور مین نہین کی گئی ہے لیکن "تمثیلات" متعلقہ فقرہ اول دفعہ ۲۳۵- یا تو متعلق ایسے مقدمات کے ہین جنمین ایسے مختلف جرایم جنکی تجویز یک شامل ہو سکتی ہے اجزا ایک ہی مسلسل سلسلہ افعال کے ہین مثلاً جب ضرر شدید کسی شخص کی حراست جائز سے چھڑانے مین پہونچایا گیا ہو یا کسی خاص نیت مجرمانہ سے نقب زنی کی گئی ہو کہ اوسکی بھی تکمیل ہو گئی ہو (دیکھو تمثیلات (الف) و (ب) و (ج)) یا ایسے مقدمات سے جنمین چند جرایم مختلف کا ارتکاب ایک ہی وقت مین ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس چند ملتبس مہرین ہون اور اوسکا یہ ارادہ ہو کہ اونمین سے ہر ایک سے مرتکب جعلسازی کا ہو یا ایک سے زیادہ اشخاص کو ایک ہی وقت مین نقصان جسمانی پہونچانے کی دہمکی اس نیت سے دے کہ اونکو اندیشہ پیدا ہو (دیکھو تمثیلات (د) و (ز) و (ح)) یا علاوہ برین ایسے مقدمات سے جنمین گو مابین چند جرایم کے کچھہ وقفہ ہو ایک ہی خاص نیت مجرمانہ اون سب مین شامل ہو کہ جو صورت تمثیلات (ہ) و (و) مین ہے تمثیلات دفعہ ۲۳۹ کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے تمثیل (الف) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے دو اشخاص کی تجویز شامل کیجا سکتی ہے جنپر ایک ہی قتل عمد کا الزام لگایا گیا ہو تمثیل (ب) ایک صورت سرقہ بالجبر کی ہے جسکی نسبت بیان

کیا گیا ہے کہ دو اشخاص اوسکے مرتکب ہوئے کہ جسکے اثنا مین اونمین سے ایک شخص مرتکب قتل عمد کا ہوا ان دونون جرایم کی نسبت یہ تصور کیا گیا ہے کہ ایک ہی معاملہ مین اونکا ارتکاب ہوا اور ہندوستان مین اونکی تجویز شامل ہو سکتی ہے گو اونکی نسبت انگلستان مین شامل تجویز نہین ہو سکتی ہے جہان مختلف جرایم کبیرہ کا الزام ایک ہی مدمین صرف اوس صورت مین لگایا جا سکتا ہے کہ وے سب اجزا اوس معاملہ کے ہون" جنسے وہ جرم جسکا الزام لگایا گیا بنا ہو" پس اگر کوئی شخص مرتکب قتل عمد ہوا اور اپنے مقتول کا مال لے لیا تو اوسپر الزام قتل عمد اور سرقہ بالجبر کا ایک ہی جرم مین نہین لگایا جا سکتا" (ڈیجسٹ اسٹیفن صاحب دربارہ قانون ضابطہ فوجداری صفحہ ۱۵۴) مگر نالشات نقب زنی مین مکان مین نقب لگانے اور اس نیت سے داخل ہونے کا الزام کہ ارتکاب جرم کبیرہ کیا جاے اور ارتکاب جرم کبیرہ کا الزام ایک ہی مدمین لگایا جا سکتا ہے (ایضاً) تمثیل (ج) دفعہ ۲۳۹ ایسے دو اشخاص سے متعلق ہے جنپر الزام سرقہ لگایا گیا ہو کہ جنمین سے ایک پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ اوسی واردات کے اثنا مین" مرتکب دو اور سرقون کا ہوا یہان لفظ واردات بہت ہی محدود معنی مین استعمال ہوا ہے اور ظاہراً صرف ایسے سرقہ سے جسکے مرتکب دو اشخاص مشترکاً ہوئے ہون اور اوسکے متعلقہ حالات سے تعلق رکہتا ہے لفظ مذکور اسیطرح تمثیل (الف) متعلقہ دفعہ ۶- ایکٹ شہادت مجریہ ہند ۱۸۷۲ء مین بمعنی محدود مستعمل ہوا ہے گو لفظ مذکور باقی تمثیلات دفعہ مذکور مین زیادہ عام معنی مین استعمال کیا گیا ہے ہمارے نزدیک قانون کو بیجا پیچ وخم دینا ہوگا اگر دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کو ایسے چند مختلف سرقہ جات سے متعلق کیا جاے جنکا ارتکاب مختلف ایام مین مختلف مقامات پر مختلف شرکا سے گروہ ایسے سارقان نے کیا ہو کہ جو سب ایک ہی ارادہ رہزنی سے باہر نکلے تہے ایسا مقدمہ تمثیل (ج) دفعہ ۲۳۹ سے بہت بڑہ جایگا بلاشک یہ تمثیلات جامع نہین ہین تاہم اونسے کسیقدر اظہار منشاے غالب واضعان قانون کا ہوتا ہے ہمارے نزدیک اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتون کو برٹش انڈیا مین بہ نسبت انگلستان کے اس امر کی نسبت وسیع تر اختیار تمیزی دیا گیا ہے کہ ایک سے زیادہ جرایم کی تجویز ایک ہی تجویز مین کیجاے تاہم اس امر کی نسبت بخوبی شک ہو سکتا ہے کہ آیا کبہی یہ منشا تہا کہ دفعہ ۲۳۵ فقرہ اول و دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کی سواے

نظائر فیصلہ ہند ۱۹۰۹ء بنام نقیرایا

سنہ ۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ
بنام
فقیرا ایا

ایسی صورتون کے جیسی تمثیلات (ہ) و (و) دفعہ ۲۳۵ مین ہین ایسے مقدمات سے متعلق کیجائین جنمین مظہرہ افعال مجرمانہ بوجہ جداگانہ اوقات یا مقامات کے علیحدہ علیحدہ ہون اور جو بذریعہ شہادت جداگانہ کے ثابت کرنے چاہئین مین یہہ نہین کہونگا کہ نسبت شرکاے فوج پولیس کے جنہون نے باہم یہ صلاح کرلی تہی کہ اثناے تفتیش مین اشخاص مشتبہہ سے بدسلوکی کیجاے کسی حالت مین تجویز حسب احکام مجموعہ کے جوکہ اب زیر لحاظ ہین بابت سلسلہ افعال ظالمانہ کے ہوسکتی ہے کہ جسکے وہ اپنی غرض مشترک کے پورا کرنے مین مجرم ہوئے لیکن ایسے جملہ مقدمات مین اس امر پر باضابطہ غور کرنا لازم ہوگا کہ آیا افعال مظہرہ بطور امر واقعہ کے آپسمین بطور سلسلہ واحد ایسے متعلق ہہے کہ فی الواقع اوٹہیک ٹہیک ایک ہی معاملہ تہے یا نہین بہرحال اگر دونون ملزمان مین سے کسی کی نسبت احتمال ہو کہ اوسکا اپنی جوابدہی مین بوجہ اس امر کے پریشانی ہوگی کہ بہت سے بیجا شامل کئے ہوئے الزامات کا جواب دینا ہے یا یہ امید ہو کہ تجویز مناسب مین غالباً بوجہ پیش ہونے بہت سی شہادت متعلق اکثر مختلف معاملات کے نقصان پہونچیگا اور محض اوسکی کثرت سے شبہہ غیر واجبی نسبت ملزمان کے پیدا ہوگا تو ایسی صورتمین نسبت صحت اشتمال الزامات کے بخوبی اعتراض ہوسکتا ہے۔

واضح ہو کہ مقدمہ حال مین چارون اشخاص ملزم پر مندرجہ ذیل مدات الزام کا اتہام لگایا گیا تہا (اول) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) جسکا ارتکاب بمقابلہ ستلغیث ہنما بعرصہ مابین ۵ و ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع ہوا (دوم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب مابین اوسی عرصہ کے ہوا (سوم) ملزمان نمبر ا و ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ رکما متوفیہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع کو ہوا (چہارم) ملزم نمبر ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ رکما ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع کو ہوا (پنجم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مستغیث بعرصہ مابین ۱۵ و ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع ہوا (ششم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا اوسی عرصہ مین ہوا (ہفتم) ملزمان نمبر ا و ۲ و ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۶ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین ۸ فروری و ۹ مارچ سنہ ۱۸۸۹ع ہوا اول مد الزام مین فی الواقع چند افعال جبر داخل تہے جنکی نسبت بیان کیا گیا کہ اونکا ارتکاب بمقابلہ ہنما اثناے اوسکی قید ناجائز مین ہوا جو داخل دوسری مد الزام کے ہے۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام فقیرا ۱۸۹۰ء

میرے نزدیک یہہ تمام افعال صحیح طور پر ایسے متصور ہو سکتے تہے کہ وہ داخل معاملہ واحد کے تہے لیکن وہ فعل جبر جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوسکا ارتکاب بمقابلہ رکما واقع مختلف مقام پر ہوا جزو اوسی معاملہ کا تصور نہین کیا جا سکتا اور قید ناجائز رکما واقع منجانب ملزمان نمبر ا و ۳ جو ۱۵ جنوری کو کی گئی جزو اوس معاملہ کی نہین ہو سکتی جسمین وہ ضرر داخل تہا جو مسماۃ کو ملزم نمبر ۳ نے پہلے روز پہنچایا علاوہ برین تمام افعال ضرر کے جو ایلیا کو اشنائے اوسکے اول زمانہ قید ناجائز مین پہونچایا گیا قید مذکور کے ساتہہ جزو اوسی معاملہ کا ہوگا لیکن دوسرا زمانہ قید کا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ کسی وقت بعد ختم ہونے اول زمانہ قید کے شروع ہوا ایک معاملہ علحدہ ہوگا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اول دو مدات الزام ایک ہی معاملہ سے متعلق تہین مدات پنجم و ششم بہی ایک اور معاملہ واحد سے متعلق ہین مدات سوم و چہارم و ہفتم علحدہ علحدہ معاملات جداگانہ سے متعلق ہین جیسا کہ مین نے پیشتر تحریر کیا ہے تجویز اون چند ضررون کی جو ہنما کو پہونچائے گئے یک شامل کی جا سکتی تہی لیکن اون کا الزام بالخصوص اور نہ بالعموم لگایا جانا چاہیئے تہا یہی تحریر اون چند ضررون سے متعلق ہے جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ایلیا کو پہونچائے گئے اور جو منشاے مد پنجم الزام کے ہین۔

علاوہ برین میرے نزدیک ان دو مقدمات کو سشن جج کے شامل کرنے سے ملزمان کو بالضرور نقصان پہونچا ہے کیونکہ اوسکی وجہہ سے یہہ ممکن ہوگیا کہ مدعی شہادت کثیر بوقت تجویز متعلق اکثر معاملات کے پیش کرے جنمین سے بعض صرف بعید طور پر امور متعلقہ سے تعلق رکہتے تہے نتیجہ یہہ ہوا ہوگا کہ ملزم کو کسقدر حیرانی اور پریشانی ہوئی اول مد الزام مین تصریح اون ضررون کی جو ہنما کو پہونچائے گئے اور مد پنجم مین اون چند ضررون کی جو ایلیا کو پہونچائے گئے نہونے سے بہی ملزمان کو اپنی جوابدہی کرنے مین وقت زیادہ ہوئی ہوگی علاوہ برین ملزمان کا غالباً اون انکار سے نقصان ہوا ہوگا جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے مسٹر اسکینل کے

ملکہ قیصرہ ہند بنام نقیرا بابا ۱۸۸۰ء

نام بطور گواہ مدعا علیہ سمن جاری کرنے سے کیا اوسکا نام اوس فہرست مین جو ملزمان نے داخل کی مندرج تھا بذریعہ اوسکی شہادت کے یہ ثابت کرنا منظور تھا کہ بعض گواہان خاص مدعی نے مشارالیہ کے روبرو بیانات خلاف اون بیانات کے کئے تھے جو روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے کئے گئے تھے اوسکی شہادت لینے سے صرف اوس صورت مین انکار کیا جاسکتا تھا کہ بغرض وقت یا توقف یا بے انصافی کے پیش کیجاے (دیکھو دفعہ ۲۱۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) لیکن مدرجگاسیلی یعنی غرض سے ملزمان اوسکے نام سمن جاری کرانا نہین چاہتے تھے اوراونکی درخواست منظور ہونی چاہیے تھی۔

جو تجاویز ثبوت جرم نسبت نقیرا بابا ملزم نمبر ۲ اور رادھوجی بن سکھارام ملزم نمبر ۳ قلمبند ہوئی ہین منسوخ ہونی چاہیں اور یہ حکم ہونا چاہیے کہ ہر ایک سے ہر ملہ افراد قرار داد جرم کے مقدمات بعد انکا نین مطابق قانون تجویز جدید کیجاے۔

ملزمان نمبر ۱ و ۴ نے ہمارے روبرو اپیل نہین کیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قبل ختم ہونے تجویز کے مفرور ہوگئے۔

جارڈین صاحب جٹس۔ یہ مقدمہ ہمارے روبرو بطبق اپیل منجانب دو قیدیان نمبر ۱ فقیرا بابا نمبر ۳ راوجی کے پیش ہوا ہے تا مبردگان اور دو دیگر اشخاص ملزم کو واسطے تجویز کے عدالت سشن مین مسٹر محمد نبابا یوجی مجسٹریٹ درجہ اول ضلع دہارواڑ نے بذریعہ دو سپردگیون کے سپرد کیا تھا سپردگی اول مین چارون اشخاص پر الزام حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا کہ نامبردگان نے ایک شخص مسمی ہنما کو بغرض اوسکو اس امر پر مجبور کرنے کے کہ مال واپس کرے اور حسب دفعہ ۳۴۸ بابت اوسکو قید ناجایز مین رکھنے کے بغرض مذکور لگایا گیا تھا تاریخ مابین ۵ و ۱۸ جنوری ۱۸۸۰ء اور مقام بدوگری بیان کیا گیا ہے قیدی نمبر ۱ یعنی چیف کانسٹبل پر دا ور قیدی نمبر ۳ راوجی پر بھی الزام جرم مذکور حسب دفعہ ۳۴۸ بابت رکھا و ۱ از وجہ تیماہ ۱ جنوری ۱۸۸۰ء کو یا اوسکے قریب بمقام بدوگری اور قیدی نمبر ۲ پر حسب دفعہ ۳۳۰ یہ الزام لگایا گیا کہ اوس نے مساۃ کو بتاریخ ۱۴ جنوری یا اوسکے قریب ملارکوپ سے بدوگری جانے کے وقت راستہ مین ضرر پہونچایا۔

بطبق سپردگی دوم چارون پر یہ الزام حسب دفعات ۳۴۲ و ۳۴۸ و ۳۳۰ لگایا گیا کہ اونھون نے ہنما کے داماد ایلیا کو بمقام بدوگری مابین ۵ و ۱۳ جنوری ۱۸۸۰ء ضرر پہونچایا اور قید ناجایز مین رکھا اور قیدیان نمبر ۱ و ۲ و ۳ پر حسب دفعہ ۳۴۶ یہ الزام لگایا گیا کہ اونھون نے ایلیا کو بمقام بدوگری اور دیگر مقامات

۱۹۰۶ء قیصرہند بنام فقیرابا

مابین ۸- فروری اور ۹- مارچ ۱۹۰۵ء قید ناجایز مین رکہا۔

اڈیشنل سشن جج نے چارون قیدیان کی نسبت تجویز ایک ہی تجویز مین بطبق دوسیر دگیون کے جبر سیم خفیف کے الفاظ مدات الزام مین کی حکم حاکم موصوف حسب ذیل تہا۔

"عدالت حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ تجویز کرتی ہے کہ مقدمات نمبر ۲۹ و نمبر ۳۰ کی تجویز شاملاتی کیجاے کیونکہ وہی چار اشخاص دونون مقدمات مین ملزمان ہین اور اونپر الزام ایسے مختلف جرایم کے لگائے گئے ہین جنکا ارتکاب فی الواقع ایک ہی معاملہ مین ہوا یعنی ایک تحقیقات پولیس نسبت سرقہ منظرہ بمقام ہدگری مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرایم مذکور کا ارتکاب بمقابلہ ایک ہی خاندان کے ہوا کہ جنمین سے دو مستغیثان ہین علاوہ برین شہادت ایک مقدمہ کی دوسرے مقدمہ مین داخل ہے اور کل شہادت باہم ایسی شامل ہے کہ قبل اسکے کہ کل حالات معاملہ سمجہ مین آئین کل شہادت پر غور ہونا چاہیئے"

اڈیشنل سشن جج نے چارون اشخاص کی نسبت بربناے دونون مدات الزام متعلقہ سرقہ کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور بابت قید ناجایز رکہا واکے بریت کی اور نسبت قیدی نمبر ۳ بابت ضرر پہونچا رکہا واکے تجویز ثبوت جرم کی اور چارون اشخاص کی نسبت بابت بلوہ کے حسب دفعات ۳۳۰ و ۳۴۸ اور نسبت قیدیان نمبر او ۲ و ۳ حسب دفعہ ۳۴۶ تجویز ثبوت جرم کی۔

مسٹر فیروز شاہ مہتا نے جو بجانب اپیلانٹان حاضر ہوا ہے یہ دلیل کی کہ بابت دونون سپردگیون کے تجویز علیحدہ علیحدہ ہونی چاہیئے تہی اور اونکی تجویز شاملاتی ناجایز تہی مشارالیہ نے یہ بہی دلیل کی کہ اسکے موکلان کو کارروائی مذکور سے نقصان پہونچا شہادت گواہان نسبت اون چند جرایم کے جنکی بابت جج نے تجویز ثبوت جرم کی ہے مشارالیہ نے بیان کیا کہ صریحاً مخالف یکدگر اور اوسمین اختلافات ہین اور صاحب جج نے اوسکو غیر معتبر تسلیم کیا ہے مشارالیہ نے بیان کیا کہ صاحب جج اور اسیسرون کے دلون پر نسبت قیدیان کے تکثیر شہادت متعلقہ اکثر مختلف جرایم سے اثر تعصب پیدا ہو ہوگا لیکن نسبت ہر جرم کے ثبوت کی حد تک نہ پہونچا ہوگا بلکہ صرف وجوہ اشتباہ تک پہونچا ہوگا کونسل ذیعلم نے بیان کیا کہ تجاویز ثبوت جرم فی الواقع کلیتہً اشتباہات متعلق چند جرایم پر اور نہ ثبوت اسے جرم پر جسکی بنا پر تجویز ثبوت جرم عمل مین آئی مبنی ہین جبکہ تجویز صریح بہی عمل مین نہین آئی ہے اور بدین وجہ مشارالیہ نے عدالت کے روبرو بیان کیا کہ تجاویز ثبوت جرم قایم نہین رکہنی چاہیئین بلکہ بطور خلاف قانون و انصاف ہونے کے منسوخ کی جانی چاہیئین۔

سنہ ۱۸۷۷ء ملکہ قیصرہ ہند بنام فقیرابا

حجت مذکور متعلق اوس حصہ باب ۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے جو بابت شمول چند الزامات کے ہے
قاعدہ دفعہ ۲۳۳ مین مندرج ہے لازم ہے کہ ہر جرم جداگانہ کی بابت جس کا کسی شخص پر الزام لگایا جاوے فرد
قرارداد جرم علحدہ ہو اور ایسے ہر الزام کی تجویز بھی جداگانہ ہونی چاہیئے" دیکھو مقدمہ نوجن (۱) صدور ہتا ہے
مستند جدید دفعات ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ مستثنی کی گئی ہین مقدمہ حال مین صرف اون دفعات کی
تعبیر میرے نزدیک کرنی ضرور ہے جنکا ذکر جج ذی علم نے کیا ہے اور جنپر کونسل ذیعلم
نے بحث کی یعنی دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ بحث یہ ہے کہ آیا صاحب جج کی یہ رائے صحیح ہے یا
نہین کہ اون تمام جرایم کو جنکا الزام لگایا گیا اوس معنی مین جسمین یہ الفاظ دفعات ہذا مین
استعمال کئے گئے ہین ایک ہی معاملہ کہہ سکتے ہین یا نہین بعد دو مرتبہ تقریر ہونے کے میری یہ رائے ہے
کہ ضرر رسانی ہر کما و اکی اور قید ناجائز ایلیا کی فروری اور مارچ مین ضرور ایک ہی معاملہ کی نہ تہین کہ جنسے
ضرر رسانی ہوا اور ایلیا کی اور قید ناجائز ہوا اور ایلیا کی تہین ایک ہونا حالات کا بوجہ اختلافات وقت و مقام و
اشخاص موجود کے زایل ہو جاتا ہے یہ امر کہ اون تمام جرایم کی نسبت جنکا الزام لگایا گیا ہے بیان کیا گیا ہے
کہ وہ احد تفتیش پولیس مین جو قیدیان نے کی وقوع مین آئے میری رائے مین ایک بہت مصنوعی وجہ استعمال
کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات مختلف اوقات پر مختلف اشخاص پولیس نے کہ جنکی تجویز بتجویز ہذا مین
ہوئی کی تہی اون چارون نے ایک شامل عمل نہین کیا ملاحظہ قانون شہادت مولفہ ٹیلر صاحب طبع
چہارم دفعہ ۴۰۳ لغایت ۴۰۹ یا ملاحظہ کتاب بسل صاحب دربارہ جرایم (طبع پنجم) صفحہ ۲۶ سے ہمکو
اس امر کے سمجھنے مین مدد ملتی ہے کہ ایک ہی یا کل ایک معاملہ سے کیا مراد ہے اون مقدمات مین جنکا
حوالہ دفعہ ۴۰۹ کتاب ٹیلر صاحب مین نسبت تجویز کرنے طریقہ اس امر کے دیا گیا ہے کہ تجویز شاملات
مین کیجاوے یا علحدہ علحدہ عام معیار اس امر کا کہ آیا چند جرایم کبیرہ کی تجویز ایک ہی تجویز مین کیجا سکتی ہے
یا نہین یہ ہے کہ آیا جرایم ایک ہی وقت مین یا نہایت قریب وقت مین وقوع مین آئے یا نہین۔
مقدمہ ہذا مین اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تجویز یک شامل جملہ الزامات کی گو بعض ملزمان پر الزام
الزامات خاص کا بھی نہین لگایا گیا تھا حاکم ذی علم نے از روے مستثنیات متعلقہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ
۲۳۳ ہمارے مجموعہ ضابطہ کے جایز تصور کیا تھا لہذا یہ امر قرین قیاس ہے اور بالخصوص اس وجہ سے کہ ہمکو
نسبت اپیل متعلقہ اس امر کے تجویز کرنی ہے کہ اپیلانٹان کو نقصان پہونچا یہ مناسب ہے کہ ہم وجوہ قاعدہ مذکور
پر نظر کرین اور دیکھین کہ آیا وہ مقدمہ حال سے متعلق ہین یا نہین ہمارا قاعدہ اوس عملدرآمد پر مبنی

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵

ہے جو حکام انگلستان نے قایم کیا اور جو عملدرآمد عدالت کا من لا کے ہے امر مذکور کی نسبت ہوس آف لارڈس نے
مقدمہ کاشر و بنام ملکہ معظمہ (۱) تجویز ہوئی ہے قاعدہ مذکور یہ ہے کہ نسبت کسی تعداد جرایم کبیرہ اور کسی تعداد جرایم
صغیرہ کے یک شامل تجویز ہو سکتی ہے بصفحہ ۲۴۴ رپورٹ مذکور لارڈ ولیکرن صاحب نے یہ فرمایا ہے ''ایسا کرنے
کی نسبت کوئی عذر قانونی نہیں ہے اگر ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بوقت
تجویز دقت میں پڑ جاوے اگر اوس پر چند امور کا الزام ایک ساتھہ لگایا جاوے اور اکثر محض یہ امر کہ اوس پر
چند امور کا الزام لگایا جاوے ایسا تصور کیا گیا ہے کہ اوس سے اس امر کا قرین قیاس ہونا زیادہ
ہو جاتا ہے کہ وہ مجرم قرار دیا جاوے کیونکہ وہ نامبردہ کی نسبت شہادت بدچلنی دینے کی حد تک پہنچتا
ہے'' لارڈ ولیکرن صاحب نے بعد ازان یہ راے ظاہر کی ہے کہ بصورت جرایم صغیرہ کے بھی جج
برطبق درخواست کے اس مسئلہ کو کہ تجویز شاملاتی کیجاوے یا نہیں متعلق کر سکتا ہے ہمارے نزدیک اگر
جج کو برطبق گذرانے ایسی درخواست کے جو حاکم موصوف کے روبرو پیش کیجاوے اطمینان ہو جاوے
کہ اگر تجویز شخص مذکور کی بابت چند جرایم صغیرہ کے یکجائی کیجاوے گی تو قیدی کے حق مین بے انصافی ہوگی
تو حاکم موصوف کو یہ کہنے کا بالکل استحقاق ہوگا مین بذریعہ اونکی یک شامل تجویز کرنے کے بے انصافی
نہین کرونگا ہم کو مناسب ہے کہ اونکی تعداد کم کرین اور صرف نسبت تعداد معقول کے اور نہ زیادہ کے
تجویز کرین''۔

جیسا کہ کتاب شہادت مولفہ ٹیلر صاحب مین مندرج ہے اصول اس امر کا کہ تجویز یک شامل کیجاوے یا نہین
اوس اصول سے بالکل ملا ہوا ہے جو درباب قبول کئے جانے واقعات ضمنی کے ہے کہ جو اگرچہ بالبحث
نہون حسب دفعہ ۶ ایکٹ شہادت مجریہ ہند واقعات متعلقہ ہو سکتے ہین اگر وہ جزو ایک ہی معاملہ کے
ہون درحالیکہ فیصلجات رپورٹ شدہ مقدمات ہند متعلق اس امر کے کہ تجویز یک شامل کیجاوے یا نہین
کم ہین مین بالبعض اون مقدمات کا حوالہ دیتا ہون جو متعلق واقعات ضمنی کے ہین جنکی رو سے اتفاق
سے ٹیلر صاحب کی تحریر جایز ہوتی ہے اور مطابق اون دلایل قاعدہ ریمانہ کے ہین جو لارڈ ولیکرن صاحب
نے ہوس آف لارڈس مین نسبت نہ قایم کرنے بحث سے الزامات کے تحریر کئے ہین مین مقدمہ ملکہ معظمہ بنام
پربہو داس (۲) کا حوالہ دیسکتا ہون جسمین بخوبی بحث ہوئی ہے اور جسمین ویسٹ صاحب جسٹس نے کامل
اور صریح توضیح دفعہ ۱۴ ایکٹ شہادت ہند کی ہے اور مقدمہ قیصر ہند بنام ایم جے ویا پوری (۳) کا ہوالہ دیتا ہون
کہ اوسمین بھی بخوبی بحث ہوئی تھی اور جسمین دفعہ مذکور پر غور کیا گیا تھا اور مقدمہ منو میا بنام قیصر ہند (۴)

(۱) لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹ بصفحات ۲۴۴ و ۲۴۵ (۲) رپورٹ ہایکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ (۳) انڈین لا رپورٹ
سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۷۱

سنہ ۱۹۰۹ع
ملکہ قیصر ہند
بنام
فقیرا

سنہ ۱۸۸۲ء ملکہ قیصر ہند بنام تیقر لیا

کا بہی حوالہ دیسکتا ہون جسمین لارڈ بلیکبرن صاحب کے دلایل پر بحث کی گئی ہے اور خطرہ نقصان قیدی کا ظاہر کیا گیا ہے ایک اور وجہ ان مقدمات کے حوالہ دینے کی یہ ہے کہ کونسل ذی علم اپیلانٹان سنے بیان کیا ہے کہ شہادت ناقابل مقبولی بابت نہایت خلاف تہذیب حملون کے جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ سرزنا ما اور سنادہ دونوں پر کیے گئے اور بابت اوس حملہ کے جو ادیا پر کیا گیا کہ اون جرایم کی نسبت تجویز کردہ مین الزام قایم نہین کیا گیا ہے پذیرائی کی گئی ہے میری یہ راے ہے کہ جزو اس شہادت کا بعض الزامات سے متعلق تہا مثلاً سرزنا والیطور گواہ یعنی اوس ضرر کے طلب کرائی گئی ہے جسکی نسبت بیان ہے کہ ہنما کو ایشور کے مندر مین پہونچایا گیا وجہ سماۃ کے موجود ہونے کی بذریعہ یہ کہنے کے ظاہر ہوتی ہے کہ سماۃ مذکور کو وہان اس غرض سے لے گئے تہے کہ اوس جگہہ اوس پر حملہ خلاف تہذیب کیا جاے اور ہنما نے بیان کیا ہے کہ اوس نے وہ حملہ خلاف تہذیب اوسوقت دیکہا تہا کہ جب خود اوس پر تشدد کیا جاتا تہا لیکن شہادت ہنما اوپر حملہ خلاف تہذیب کیے جانے کی میری راے مین اون الزامات ضرر سے جو رکہا وا کو مختلف وقت اور مقام پر پہونچایا گیا اور اوس قید ناجایز ایلیا سے جس مین اوسکو فروری اور مارچ مین رکہا گیا متعلق نہین ہے لیکن یہ خیال کرنا معقول ہے کہ اوسکا اثر جج اور اسیسران کی راے متعلق جملہ الزامات پر ہوا ہوگا اور یہ فی الواقع بمنزلہ یہ کہنے کے ہے کہ قیدیان کو نقصان پہونچا اور اس مقدمہ مین اشتمال بیجا ہوا ہے۔

مگر ایک اور وجہ بہی یہ باور کرنے کی ہے کہ قیدیان کو نقصان پہونچا ہے عدالت نے اوّل درجہ شہادت تین مختلف ضررونکی جنکا ارتکاب بمقابلہ ہنما مختلف دنون پر ہوا- اول ہمارے نزدیک اوسوقت جب دیا نون سے کہلا گیا دوم جب ایشور کے مندر مین اوسکو ہنما و اکے سامنے بٹہایا کہ جب سماۃ مذکور پر حملہ خلاف تہذیب کیا گیا اور سوم تین روز بعد وفات رکہما وا کے جب مطابق اوسکے بیان کے اوسکو کہونٹون سے باندہا اور پکیا اوسکے گوبر ملا شہادت ایلیا مین بہی اوّل درجہ بیان تین جداگانہ بدسلوکیون کا ہے جو ایلیا کے ساتہہ بتمام بیدردی کی گئین اول دو بدسلوکیان ایک مجرا سے آب مین بٹہنے سے شروع ہوئین اور تیسری ایک انجیر کے درخت کے پاس وقوع مین آئی چنانچہ ظاہر ہے اور میرے نزدیک کل مسل سے ثابت ہے کہ بابت مدات الزام متعلق ضرر رسانی ان اشخاص کے عدالت نے فی الواقع تجویز بابت اون مختلف جرایم ضرر کے کی جو ہنما کو اور نیز ایلیا کو پہونچاے گئے ہین سنے بہت احتیاط سے کل اراے اسیسران بعد تجویز عدالت بغرض تحقیق کرنے اس امر کے دیکہا ہے کہ ان چہون جرایم مین سے کون سے ثابت تصور کیے گئے تہے لیکن مجہکو کوئی صریح راے حاکم یا اسیسر کی معلوم نہین ہوتی صرف یہ تجویز عام معلوم ہوتی ہے کہ

سنہ ۱۹۰۸ع
ملکہ قیصر ہند
بنام
فقیرا با

سنہا و ایلیا کو قیدیان نے ضرر پہونچایا اور بربناے اسکے تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا صادر کیئے گئے ۔

میری یہ راے ہے کہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ کو بوقت سپردگی عمل مین لانے کے لازم تہا کہ مجسٹریٹ موصوف اپنے سے یہ سوال کرتا کہ آیا ان چہون یا زیادہ ضررون مین سے کسکی بابت وجوہ کافی اس امر کے تہے کہ مختلف قیدیان کو واسطے تجویز کے سپرد کرے حاکم موصوف کو اندروے دفعات ۲۲۲ و ۲۲۳ لازم تہا کہ ملات الزام مین ایسی کافی تصریح وقت و مقام و شخص و حالات کی کرتا کہ ہر قیدی کو اطلاع اوس معاملہ کی ہو جاتی کہ جس کا الزام اوسپر لگایا گیا تہا سشن جج کو لازم تہا کہ قبل شروع کرنے تجویز کے اور بالخصوص قبل یہ حکم دینے کے کہ دو سپردگیان شامل کردیجاوین الزامات کو زیادہ صریح کردیتا دفعہ ۲۳۳ مین صاف لکہا ہے کہ بابت ہر علحدہ جرم کے علحدہ فرد قرارداد جرم ہو اگر مناسب طریقہ اختیار کیا جاتا تو یہ قرین قیاس ہے کہ شہادت منسبت حملہ ہاے بمقابلہ ہر تا و ادمنو دا و اور دیا اسقدر کثیر نہوتی کیونکہ اوس صورت مین وہ صرف اوسی قدر ہوتی کہ جہان تک اوسکو اون خاص افعال سے تعلق تہا جنکا الزام بطور جرم لگایا گیا تہا میری دانست مین یہ تجاویز کہ سنہا اور ایلیا کے ساتہہ قیدیان نے بدسلوکی کی بصورت نہونے تجاویز کسی خاص بدسلوکی کے فی الواقع اشتباہ پر مبنی تہا یہ ممکن ہے کہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے یہ تصور کیا ہو کہ قیدیان یا اون سب کی تجویز بابت جملہ مختلف ضررون مندرجہ شہادت یکے کی جاے اگر یہ صورت تہی تو حاکم موصوف کو لازم تہا کہ اپنی منشا سے صاف کردیتا اور بذریعہ تصریح اون خاص ضررون کے جنکی بابت تجویز کیے جانے کو حاکم موصوف نے نامبردگان کو سپرد کیا حاکم موصوف تجویز کی طوالت اور قیدیان کی دقت کو کم کردیتا مجکو ان تحریرات کے کرنے کی اسوجہ سے اور بہی ضرورت ہوئی کہ حاکم ذی علم نے اپنی تجویز مین ظاہر کیا کہ اونکو راستی حالات متعلقہ تاریخ اور موجودگی و عدم موجودگی قیدی نمبر ا مبینہ سنہا پر اعتبار نہ تہا اور حاکم موصوف کو اوس امر کی نسبت بہی شبہہ رہا جسکی تصدیق تو عموماً نے کی تہی لہذا یہ ظاہر ہے کہ بوجہ نہ ہونے تصریح خاص کے ملات الزام مین قیدیان خطرہ مین اس اتفاق کے پڑگئے کہ اونکی نسبت تجویز ثبوت کسی ایسے جرم کی ہو جو مختلف اوس جرم سے تہا جسکی بابت اونکی تجویز ہونیوالی تہی کیونکہ یہ ممکن ہے کہ صاحب جج نے یہ تصور کیا ہو کہ بعض ضرر جو سنہا نے بیان کیئے اور جنکی تصدیق بہ لحاظ اوقات و مقامات و حالات کے اوسکی شہادت سے ہوئی ثابت نہین ہوئے اور اوسکے ساتہہ ہی بعض ایسے ضررون کو ثابت تصور کیا ہو جو اوسکو پہونچائے گئے جنکی شناخت نہ اوسکی شہادت سے ہوئی تہی نہ جنکے حالات کی اطلاع فرد قرارداد جرم مین دی گئی تہی یہ بہی عیان ہے کہ بجز اسکے کہ ضابطہ قانونی کی لحاظ

سنہ ۱۸۹۶ع
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
فقیرآپا

مناسب تقلید کیجاے غرض ضابطہ فوجداری کی یعنی سزادہی جرایم کی حاصل نہین ہوسکتی مجسٹریٹون کو اس امر کی ترغیب ہونی چاہیے کہ قبل سپردگی کے واقعات کسی جرم خاص کے متحقق کرین اور اونکی بابت شہادت جمع کرین اور نہ یہ کہ سشن سے امید تجاویز ثبوت جرم کی بربناے ایسی مبہم اور متعدد شہادت کے کرین جس سے شبہ چند جرایم کا پیدا ہو لیکن ثبوت کسی کا حاصل نہو وہ غلطی جو غلط کارروائی سے عدالت کو ہوسکتی ہے مشابہ اس غلطی کے ہے کہ کوئی جج جو کسی نالش قرضہ مین کسی رقم کو ثابت قرار نہ دے لیکن باینہمہ یہ تجویز کرے کہ قرضہ بربناے اوسی شہادت کے ثابت ہوا ہے

میری یہ راے ہے کہ اگر ہم تجویز واقعات مندرجہ مسل مقدمہ کی کرین تو اون دو قیدیان کو جنہون نے اپیل کیا ہے نقصان پہونچے گا اور میرے نزدیک ہمکو لازم نہین ہے کہ اونکی برآت کرین کیونکہ جج اور اسیسران نے اونکو مجرم قرار دیا ہے اور مسل سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ اونہون نے بوقت تجویز نسبت اشتمال بیجا کے عذر کیا تھا یا آنکہ یہ استدعا کی تھی کہ الزامات فرد مین تصریح کیجاے دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام واسٹرولچیر (۱) مناسب طریقہ اور جسکی نسبت مسٹر فیروزشاہ مہتا نے رضامندی ظاہر کی اور وکیل سرکار نے عذر نہین کیا یہ ہے کہ ان دو اپیلانٹان کی تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کو منسوخ کیا جاے اور یہ ہدایت کی جاے کہ اونکی تجویز عدالت سشن از سر نو کرے الزامات تہنا اور کما و اویلیا کی نسبت تجاویز علیحدہ علیحدہ کی جاوین سشن جج کو لازم ہے کہ مدعی سے متحقق کرے کہ کس خاص ضرر کی نسبت وہ کارروائی کرنا پسند کرتا ہے اور مناسب مدات الزام قایم کرے یہ قیاس کر لیا جاے کہ ایسے الزامات پر استدلال نہین کیا جایگا کہ جنکی تائید پر شہادت بادی النظری سے نہوسکتی ہو اور بالخصوص بعد اسکے کہ صاحب جج نے بعض شہادت کی نسبت بروبرو اون کے تھی کچھ اعتراضات کئے قیدیان کو موقع دیا جاے کہ وہ جوابات الزامات کا دیسکین اور اونکو یہ اجازت ہو کہ جدید فہرستین گواہان کی داخل کرین۔

تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا منسوخ کئے گئے اور تجویز جدید کا حکم صادر کیا گیا

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۳۲

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ساریا

سنہ ۱۸۹۱ء
۱۸- فروری
صفحہ [illegible] ۵۰۵

اختیار سماعت – اپیل بعدالت ہائی کورٹ – ایکٹ متعلقہ ضلع مندرجہ فہرست (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) – ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء – قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۳ – ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء – قاعدہ ۴۴ – اپیل –

ملزمان کی نسبت تجاویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) بابت ایک جرم کے جس کا ارتکاب موضع گولبا واقع ریاست مہواس مقام تال متعلقہ ضلع خاندیش عمل میں آیا ایجنٹ گورنر نے اون تینوں سے ہر ایک کی نسبت حکم سزا پانچ برس کی قید سخت کا صادر کیا ایجنٹ موصوف نے تجویز مقدمہ کی بموجب قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء کی۔

ملزمان نے ہائیکورٹ میں حسب قاعدہ ۴۴ منجملہ قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء (۱) کے اپیل کیا۔

تجویز ہوئی۔ کہ اپیل مذکور ہائیکورٹ میں نہیں ہو سکتا تھا قاعدہ ۴۴ خلاف اختیار تھا کیونکہ ازروے ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء گورنمنٹ کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ صدر عدالت فوجداری کو اختیارات اپیل عطا کرے کہ جیسا فی الواقع قاعدہ مذکور میں کیا گیا ہے ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء مواضعات مہواسی میں ازروے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء منسوخ کیا گیا قاعدہ ۴۴ بذریعہ اشتہار مندرجہ گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت سنہ ۱۸۷۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵۵ یا بذریعہ اشتہار مندرجہ گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت سنہ ۱۸۸۴ء حصہ ۱ صفحہ ۱۹ کے قائم نہیں کیا جا سکتا۔

اپیل ہذا بنا لامنی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا مصدرہ ڈبلیو ڈبلیو لاک صاحب ایجنٹ گورنر بمبئی ملک خاندیش کے ہے۔

ملزمان واسطے تجویز کے روبرو ایجنٹ گورنر بمبئی واقع خاندیش بابت الزامات قتل عمد اور چھپانے شہادت جرم یعنی ایسے جرایم کے جو حسب دفعات ۳۰۲ و ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہیں سپرد

فیصلہ اپیل فوجداری نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۱ء

(۱) دیکھو گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت سنہ ۱۸۵۵ء صفحات ۱۲۴۲–۱۳۴۶

قاعدہ ۴۴ میں حکم حسب ذیل ہے۔ "صدر فوجداری عدالت کو اختیار رہیگا کہ کسی مقدمہ میں ایجنٹ کی کارروائیات کو بطریق عدالت موصوف میں گذرانے درخواست منجانب کسی ایسے فریق کے طلب کرے جسکی نسبت حکم سزا ایجنٹ نے صادر کیا ہو اور صدر عدالت کو بعد ازاں جائز ہوگا کہ مطابق احکام دفعہ ۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء کے عمل کرے۔"

۱۸۸۹ء
ملکہ قیصرہ ہند بنام سارنیا

کے گئے

جرائم مذکور کی نسبت بیان کیا گیا کہ اونکا ارتکاب موضع گولمبا واقع ریاست مہواس مقام نال ہو تو ضلع خاندیش کے ہوا۔

ایجنٹ گورنر نے تجویز مقدمہ کی بموجب قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء کے کی جسکی رو سے ریاست نال معمولی اختیار سماعت فوجداری سے خارج کی گئی ہے

ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند عمل مین آئی اور دونون مین سے ہر ایک کی نسبت حکم سزاے قید سخت پانچ برس کا صادر ہوا ہمارا رضی ان تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا کے ملزمان نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

صرف ایک امر جسکی نسبت بوقت سماعت اپیل کی گئی یہ تہا کہ آیا ہائی کورٹ مین اپیل ہو سکتا ہے یا نہین دہوندو شام راو گرود بمعیت نارائن وشنو گوکہالے ہنجانب اپیلانٹان بموجب قاعدہ ۴ منجملہ اون قواعد کے جو گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۵۵ء مین حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء مرتب کئے ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ اپیل مذکور کی سماعت کرے قاعدہ ۴ ازروے اشتہارات گورنمنٹ مجریہ سنہ ۱۸۷۰ء و سنہ ۱۸۸۶ء نافذ رکہا گیا ہے۔

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ اس اپیل مین بحث کرنے کے وقت مسٹر دہوندو شام راو گرود نے ہم سے یہ استدعا کی کہ اپیل مذکور حسب قاعدہ ۴ منجملہ قواعد ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۵ء جو حسب دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء بصفحات ۲۴ ۱۳ تا ۲۶ ۱۳ گورنمنٹ گزٹ بمبئی سنہ ۱۸۵۵ء مشتہر ہوئے منظور کیا جاے یہ اپیل ہمارا رضی تجویز ایجنٹ گورنر بمبئی مصدرہ ایک تجویز فوجداری کے ہے کہ جسمین اشخاص ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت ایک ایسے جرم کے عمل مین آئی جسکا ارتکاب موضع گولمبا واقع ریاست مہواس مقام نال کے ہوا اور دونون ملزمان مین سے ہر ایک کی نسبت حکم سزاے قید سخت پانچ برس کا صادر ہوا موضع مذکور ایک موضع منجملہ اون مواضع کے ہے جو بڑوی نال سے متعلق ہے جسکا ذکر فہرست اول حصہ دوم (چہارم) اضلاع مندرجہ فہرست مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء ہے لہذا موضع مذکور ایک ایسے ضلع مندرجہ فہرست مین واقع ہے جسمین صرف ایک متعلقہ اضلاع مندرجہ فہرست نافذ ہے اگر اشتہار متعلقہ ضلع مذکور حسب دفعہ ۳ ایکٹ مذکور جاری ۱۴ فروری سنہ ۱۸۷۴ء کو گورنمنٹ ہند نے ایک اشتہار جاری کیا جو ظاہرا حسب دفعہ ۳ ایکٹ مذکور جاری کیا گیا تہا جسکی روسے گورنمنٹ بمبئی نے بمنظوری ماقبل گورنمنٹ ہند کے ایکٹ مذکور کو مواضع متعلقہ بڑوی نال و دیانم عیلکو مہواس کے سرداران سے متعلق کیا (دیکہو گزٹ آف انڈیا بابت سنہ ۱۸۷۴ء حصہ ا صفحہ ۱۰۶ و گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت سنہ ۱۸۷۴ء حصہ ا صفحہ ۱۷۵) یہ عیان ہے کہ یہ منشاء تہا کہ بذریعہ اعلان اس قسم کے ایکٹ مذکور کسی

۱۸۹۰ء

ملکہ قیصر ہند بنام ساریا

ضلع مندرجہ فہرست مین نافذ کیا جاے اگر کوئی اورایکٹ موضع مہواسی مین نافذ قرار دئے جاوین تو کوئی اعلان نسبت جزو ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ فہرست کے فضول ہوتا مگر واسطے اغراض اپیل ہذا کے اس امر کا فیصلہ غیر ضروری ہے کہ آیا اشتہار ۱۸۶۸ء مین ٹھیک تعمیل احکام ایکٹ مذکور کی گئی ہے یا نہین کیونکہ اشتہار آخر الذکر گورنمنٹ بمبئی نے (بمنظوری ضروری) ۴ جنوری ۱۸۷۴ء کو جاری کیا جسکی روسے آئین بمبئی ۲۴ ۱۸۲۷ء و ایکٹ ۴۳ ۱۸۵۵ء و ایکٹ ۱۴ ۱۸۶۹ء مواضع مابحث مین نافذ قرار دئے گئے تھے (دیکھو گزٹ آف انڈیا بابت ۱۸۷۴ء حصہ ۱ صفحہ ۴۴ و گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت ۱۸۷۴ء حصہ ۱ صفحہ ۱۴) تاثیر اس اشتہار کی یہ تھی کہ ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست موضع گولیاسے فوراً متعلق کیا جاے اگر ایکٹ مذکور موضع مذکور سے بذریعہ اشتہار سابق کے متعلق نہ کیا گیا ہو چونکہ ایکٹ مذکور اب مواضع مہواسی مین نافذ ہے لہذا اوسکی روسے ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۶ء مواضع مذکور مین منسوخ کیا گیا ہے (دیکھو دفعہ ۲ و ضمیمہ ایکٹ مذکور) لیکن از روے دفعہ ۷ ایکٹ مذکور قواعد ۱۳ جولائی ۱۸۵۹ء بدستور نافذ ہین بجز اسکے اور تاوقتیکہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ جیسی کہ صورت ہو اور نسبت پر حکم دین۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ بموجب دفعہ ہذا قواعد مذکور کے غیر نافذ کئے جانے کا حکم صادر کیا گیا قواعد مذکور کا حوالہ گورنمنٹ کے رزولیوشن ہاے حال مین اسطرح دیا گیا ہے کہ وہ ہنوز نافذ ہین اور اوسکی نقل ہمارے روبرو پیش کی گئی ہے (رزولیوشن نمبر ۳۱۶ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۸۸۹ء و نمبر ۵۷۴۲ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۸۹ء پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ) لہذا اگر اپیلانٹ کو از روے قاعدہ ۴۴ منجملہ قواعد مابحث فی الواقع جائز ہے کہ اپیل ہذا دائر کرے تو ہمکو اوسکا منظور کرنا لازم ہے گو ہمکو یقین ہے کہ اس قسم کا اپیل بنا راضی فیصلہ ایجنٹ کے عدالت ہذا مین وقت اوسکے قائم ہونے یعنی ۱۸۶۱ء سے نہین ہوا ہے۔

اب دیکھنا چاہیے کہ قاعدہ ۴۴ بعبارت ذیل ہے "صدر فوجداری عدالت کو اختیار رہوگا کہ کسی مقدمہ مین ایجنٹ کی کارروائیات کو بہ طلب عدالت موصوف مین گذرنے درخواست منجانب کسی ایسے فریق کے طلب کرے جسکی نسبت حکم سزا ایجنٹ نے صادر کیا ہو اور صدر عدالت کو بعد ازان جائز ہوگا کہ مطابق احکام دفعہ ۴ ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۶ء کے عمل کرے" دفعہ ۴ ایکٹ مذکور مین یہ حکم ہے کہ بعد طلب ہونے کسی ایسی کارروائیات فوجداری کے جو ایجنٹ نے مطابق اون قواعد کے ارسال کی ہون جو بعد ازین گورنر باجلاس کونسل قرار دین صدر فوجداری عدالت تجویز قطعی یا ایسا حکم جو بعد غور کامل کے عدالت موصوف کو ضروری اور مناسب معلوم ہو اوسی طرح صادر کریگی گویا تجویز مذکور بمعمولی طریقہ سے سشن جج نے ارسال کی تھی اس موقع پر حوالہ اوس کارروائی کا ہے جو باب ۱۰ آئین ۱۳ ۱۸۲۷ء بشمول آئین ۲۴

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
ساریا

سنہ ۱۸۲۳ء مقرر ہے جسکے بموجب صاحبان سشن جج مقدمات کو صدر فوجداری عدالت مین واسطے منظوری
بعض احکام سزا کے ارسال کرتے تھے کہ جو ضابطہ اب قائم نہین ہے بجز احکام سزاے موت
کے کہ وہ اب بھی واسطے منظوری ہائی کورٹ کے ارسال کئے جاتے ہین دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور مین
گورنمنٹ کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ بذریعہ حکم اجلاس کونسل کے اوس اختیار کی تصریح کرے جو ایجنٹ
بتجاویز فوجداری مین عمل مین لائیگا اور یہ کہ وہ کونسے مقدمات ہین کہ جو حاکم موصوف صدر فوجداری عدالت
مین ارسال کریگا ایکٹ مذکور مین کوئی ایسا حکم نہین ہے جسکی رو سے صدر فوجداری عدالت ایک عدالت اپیل
بنا راضی فیصلہ جات صاحب ایجنٹ کے مقدمات فوجداری مین قائم کی گئی ہو گو صدر دیوانی عدالت
مقدمات دیوانی مین صریحًا عدالت اپیل قرار دی گئی ہے ایکٹ مذکور کا صرف یہ مقصود ہے کہ صدر
فوجداری عدالت واسطے تجاویز فوجداری کے ایک عدالت استصواب ہو گورنمنٹ کو یہ اختیار نہین
دیا گیا ہے کہ عدالت موصوف کو اختیارات اپیل عطا کرے کہ جیسا فی الواقع از روے قاعدہ ۴۴
منجملہ قواعد ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۵۵ء کے کیا گیا ہے لہذا قاعدہ مذکور خلاف اختیار گورنمنٹ کے ہے اور
یہ تصور نہین کیا جا سکتا کہ وہ ایک قاعدہ جائز بموجب ایکٹ مذکور کے ہے نتیجہ یہ ہے کہ قاعدہ مذکور
حسب دفعہ ۷ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء بعد اسکے کہ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۲۷ء مواضع مہواسی مین بذریعہ متعلق کئے جانے
ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کے مواضع مذکور سے منسوخ کیا گیا از روے اشتہار سنہ ۱۸۷۹ء یا سنہ ۱۸۸۷ء کے
قائم نہین رکھا جا سکتا تھا۔

لہذا ہمکو اختیار منظوری اپیل ہذا حاصل نہین ہے جو وکیل اپیلانٹان کو حاکم مناسب کے روبرو
پیش کرنے کی غرض سے واپس ہونا چاہئے۔

جارڈین صاحب جسٹس ۔میری بھی یہی راے ہے اور مین اپنے وہ وجوہ تحریر کرونگا جو بہاتک
کہ اونکو کارروائی عدالت ہاے مطابق مجموعہ الفنسٹن صاحب سے تعلق ہے متعلق اون
معاملات کے ہین جنکا ذکر اثناے بحث مین نہین کیا گیا ہے اپیلانٹان کی نسبت بتجویز ثبوت
جرم حسب دفعہ ۲۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند لاک صاحب نے بوقت اجلاس بحیثیت ایجنٹ گورنر بمبئی
کے صادر کی اور پانچ پانچ برس کی قید سخت کا حکم سزا صادر کیا یہ تجویز کی گئی ہے کہ جرم مذکور کا ارتکاب
موضع گولبا واقع پروی تال مین ہوا کہ جو پروی ایک منجملہ ریاست ہاے سات سرداران مہواس کے
ہے جنکی تصریح فہرست ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۴۶ء مین کی گئی ہے قلمرو مذکور سے از روے آئین ۹ سنہ ۱۸۲۷ء
کے اول ۲۶ آئین ہاے سنہ مذکور متعلق کئے گئے بجز اسکے کہ کوئی قانون خاص اوسکے خلاف بنایا جاے

۱۸۹۰ء
ملکہ قیصر ہند بنام ساریا

اس طرح پر آئین ۱۳ ۱۸۲۷ء قلمرو مذکور سے متعلق کیا گیا ہے مگر یہ تعلق معمولی ضابطہ فوجداری کا
از روے ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۳ء منسوخ کیا گیا جسکی روسے گورنر باجلاس کونسل کو یہ اختیار دیا گیا تہا کہ ایک
ایجنٹ مقرر کرین اور از روے دفعہ ۳ یہ اختیار دیا گیا تہا کہ وہ اختیار معین کرین کہ جو ایجنٹ موصوف
تجاویز فوجداری مین عمل مین لائیگا اور وہ کونسے مقدمات ہونگے جنکو ایجنٹ موصوف واسطے فیصلہ صدر
فوجداری عدالت کے ارسال کریگا ازان بعد دفعہ ۴ حسب ذیل ہے "بر طبق پہونچنے کسی ایسی کارروائیات
فوجداری کے جو ایجنٹ نے مطابق اون قواعد کے ارسال کی ہون جو بعد ازین گورنر باجلاس
کونسل منضبط کرین صدر فوجداری عدالت تجویز قطعی یا ایسا حکم جو بعد غور کامل کے عدالت موصوف
کو ضروری اور مناسب معلوم ہو اوسیطرح پر صادر کریگی گویا تجویز مذکور معمولی طریق پر سشن جج نے
ارسال کی تہی" بغرض تعبیر ان الفاظ کے ہمکو یہ دیکہنا چاہئے کہ بوقت صادر کئے جانے ایکٹ مذکور
کے کیا منشا تہا اور ان الفاظ سے کیا مراد تہی - مقدمہ منگنی رام مارواڑی بنام گورسہاے (۱) ملاحظہ
طلب معنی الفاظ "ارسال کرے" اور "استصواب کرے" مخصوص معنی خاص ہین اور ملاحظہ آئین
۱۲ ۱۸۲۶ء اور اوسکے تتمہ جات یعنی آئین ہاے ۱۳ ۱۸۲۷ء و ۳ ۱۸۲۹ء و ۹ ۱۸۳۱ء سے مستنبط
ہو سکتے ہین صاحب جج دورہ اور اوسکے قائم مقام سشن جج کو صرف محدود اختیار صادر کرنے
قطعی احکام سزا کا حاصل تہا ایک حد معین سے آگے حکم سزا صدر فوجداری عدالت مین واسطے
منظوری کے بہیجا جاتا تہا کہ جسطرح پر احکام سزاے موت عدالت ہذا مین ارسال کئے جاتے ہین
حاکم موصوف کو مثل ہمارے صاحبان سشن جج زمانہ حال کے یہ بہی اختیارات تہے کہ مقدمات
کو طلب کرکے اونکو واسطے نظرثانی کے ارسال کرین آئین ۱۳ ۱۸۲۷ء کے باب ۳ مین
ضابطہ مذکور مندرج ہے صدر فوجداری عدالت کو از روے باب ۵ اختیارات کثیر دئے گئے
تہے لیکن از روے دفعہ ۳۰ عدالت موصوف کو حکم صاحب جج دورہ مین نسبت "ایسے احکام سزا
کے جو بلا استصواب صدر فوجداری عدالت کے صادر کئے گئے ہون" مداخلت کرنی ممنوع تہی رپورٹہاے
صدر فوجداری عدالت مین بہت سی تمثیلات متعلقہ ضابطہ مذکور کے ہین اور مین بطور نمونہ
حوالہ اون مقدمات کا دیسکتا ہون جو رپورٹ صدر فوجداری عدالت جلد ۱ صفحہ ۴۸۶ و ۹۰۹
و رپورٹ صدر فوجداری عدالت جلد ۲ صفحہ ۴۸ مین مندرج ہین مگر عدالت اعلی کو یہ اختیار تہا کہ اگر عدالت
موصوف کی دانست مین ضروری معلوم ہو کہ کوئی حکم سزا بطور ایک فعل ترحم یا انصاف کے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ و لا رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵ و ۲۰۰

سنہ ۱۸۶۵ء
ملک قیصر ہند بنام سامیا

ترمیم یا منسوخ کیا جاوے تو اوسکی رپورٹ گورنر باجلاس کونسل کو کرے الفاظ دفعہ ۱۲ یہ ہین از روی
دفعہ ۲ آئین ۱۲ سنہ ۱۸۱۳ء ایک ترمیم کی گئی جسکی روسے صدر فوجداری عدالت کے اختیارات
نگرانی اون مقدمات سے متعلق کئے گئے جنہین عدالت موصوف سے استصواب نہین ہوسکتا تھا۔
بعد صادر ہونے ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۲ء کے یہ احکام ان ریاست ہاے مہراس مین نافذ نہین ہے
اور نیز دفعہ ۲ آئین ۲۱ سنہ ۱۸۲۷ء نافذ نہین رہی جسکی رو سے صدر فوجداری عدالت کو لازم تھا کہ عدل گستری
فوجداری کی نگرانی کرے از روے دفعہ ۲ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۲ء عدل گستری فوجداری کی ایجنٹ گورنر کو
سپرد کی گئی اور آئین ۱۲ سنہ ۱۸۲۷ء اور اوسکے تتمہ جات بھی منسوخ ہوئے ہین از روے اشتہار ۲۱
جولائی سنہ ۱۸۵۵ء جو بصفحہ ۱۲۴۶ گورنمنٹ گزٹ بمبئی سنہ ۱۸۵۵ء طبع ہوئے گورنر باجلاس کونسل نے
وہ قواعد جو بظاہر حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۵ء مرتب کئے گئے تھے جاری کئے قواعد مذکور
صرف بحوالہ معمولی آئین ضابطہ مجریہ وقت کے سمجھے جاسکتے ہین کہ جو اصلی مشابہت سے قاعدہ
۲۵ مین یہ مندرج ہے "صاحب ایجنٹ کا اختیار قطعی مقدمات فوجداری مین جرمانہ اور پانچ برس
کی قید مع یا بلا مشقت کی حد تک ہوگا اور جن احکام مین سزا میعاد مذکور سے زیادہ یا شدید تر ہو
وہ واسطے منظوری صدر فوجداری عدالت کے بھیجنے چاہئین" وہ مقدمہ جسمین اپیل ہذا دائر کیا گیا ہے
داخل اختیار قطعی ایجنٹ کے ہوتا ہے اور صاحب ایجنٹ نے کوئی استصواب کسی قسم کا عدالت ہذا سے
نہین کیا ہے اور بدین وجہ مین یہ نہین سمجھ سکتا کہ کسطرح وکیل اپیلانٹ یہ دلیل کرسکتا ہے کہ
دفعہ ۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۲ء خود بخود متعلق ہوجاتی ہے لیکن مشار الیہ نے ہمکو قاعدہ ۴۴ کا حوالہ دیا ہے
جو حسب ذیل ہے "صدر فوجداری عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ مین ایجنٹ کی کاروائیات کو بر طبق
عدالت موصوف مین گذرنے درخواست منجانب کسی ایسے فریق کے طلب کرے جسکی نسبت حکم سزا ایجنٹ
نے صادر کیا ہو اور صدر عدالت کو بعد ازان جائز ہوگا کہ مطابق احکام دفعہ ۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۲ء کاروائی
کرے" ہمارے روبرو کوئی نظیر اس امر کی بیان نہین کی گئی ہے کہ قاعدہ ہذا کبھی نافذ کیا گیا ہے
میری قیاس یہ ہے کہ یہ امور کہ آیا کوئی اختیار کبھی عطا کیا گیا تھا یا آیا احکام موصوف استعمال
اختیار مذکور کا اپنی ذمہ داری پر کرینگے کبھی پیش نہین ہوئے ہین ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۲ء کو بغور ملاحظہ
کرنے سے کہ صرف اسی قانون کا حوالہ اشتہار مذکور مین ہے میری یہ راے ہے کہ اوسکی روسے
گورنمنٹ کو یہ اختیار نہین دیا گیا تھا کہ ایسا کوئی قاعدہ بناوے ایکٹ مذکور اس غرض سے صادر
کیا گیا تھا کہ قلمرو مذکور معمولی اختیارات سماعت سے مع صدر فوجداری عدالت کے سواے

۱۸۹۰ء ملکہ قیصرہ ہند بنام ساہبا

اوسقدر کے جو اوسمین محکوم ہے مستثنی کی جاے مین جانتا ہون کہ بہت برسون تک بعد بنائے جانے مجموعہ الفنسٹن صاحب کے جو ۱۸۲۷ء مین بنایا گیا تہا صدر عدالت کو ساتہہ لوکل گورنمنٹ کے کسیقدر ربط و ضبط ہوگیا تہا اوس زمانہ بے تعلقی مین بہی حکام موصوف گورنمنٹ کی مدد بطور ایک قسم کی پریوی کونسل کے ایسے دیوانی و فوجداری کے بعض معاملات مین شورہ دینے کے ذریعہ سے کرتے تہے جنہین گورنمنٹ کے حضور اپیل بطور معاملات ملکی و مصلحت ملکی کے بنا راضی لوکل ایجنٹان قلمرو ہاے بیرون برٹش انڈیا کے ہوتے تہے لیکن جب ہائی کورٹ قائم ہوئی تو عدالت موصوف نے کوئی فرض یا اختیار سماعت مقدمات مذکورہ قائم رکہنا منظور نہین کیا اور پالیٹکل سکریٹری گورنمنٹ نے حسب درخواست سر ایم سا سے صاحب چیف جسٹس وقت کے امشلہ وثہواسے لئے ہمکو کوئی ایسا قانون نشان نہین دیا گیا ہے جسکی روسے گورنر اجلاس کونسل کو یہ اختیار حاصل ہو کہ صدر عدالت کو بعبارت قاعدہ ۴۴ اختیار عطا کرے اور میرے نزدیک قبل اختیار کرنے اختیار سماعت کے عدالت یہ چاہتی کہ اوسکا اطمینان بذریعہ سند جواز قانونی کے کردیا جاے دیکہو مقدمہ قیصرہ ہند بنام برہ (۱) اگر کوئی سند تہی تو یہ کام اپیلانٹ کے وکیل کا تہا کہ اوسکو نشان دے اور بالخصوص اسوجہ سے کہ مجہکو علوم ہے کہ ایسا کوئی قانون موجود نہین ہے جسکی روسے ہائی کورٹ کو لازم ہو کہ گورنمنٹ کو رپورٹ اس غرض سے کرے کہ احکام سزا منسوخ کئے جائین یا اونمین تخفیف ہو لیکن میرے نزدیک یہ رپورٹ سواے اوس صورت کے جب آئین ۱۸۶۱ء دفعہ ۱۳ متعلق ہو صرف ایک طریقہ تصفیہ اون مقدمات کا تہا جنمین ضلع آئینی مین سشن جج نے ایسا حکم سزا صادر کیا ہو جسمین منظوری کی ضرورت نہین ہے —

بعد ازان وکیل نے ہمکو حوالہ فقرہ ۲۷ ہمارے فرمان شاہی مرحمہ کا دیا کہ جسپر مین نے بشمول فقرہ ہممضمون ۲۶ اصل فرمان شاہی کے غور کیا لیکن الفاظ فقرہ ہاے ہذا کی روسے ہمکو لازم ہے کہ اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرلین کہ از روے کسی قانون مروجہ اوسوقت کے جب جناب ملکہ معظمہ نے اصل فرمان شاہی جاری فرمایا رعایا کو اجازت تہی کہ بنا راضی ایجنٹ کے صدر دیوانی عدالت مین اپیل کرے اور کوئی ایسا قانون جسکی روسے ہائی کورٹ مین اپیل جائز ہوا وسوقت نافذ تہا جب مرحمہ فرمان شاہی جاری کیا گیا تہا۔

دلیل وکیل سے یہ دریافت کرنا دشوار ہے کہ آیا مشار الیہ کی راے ایکٹ ۱۸۶۱ء ایکٹ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۷ اور لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۵ صفحات ۱۷۹ و ۱۹۵

۱۸۹۰ع
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
ساریا

اضلاع مندرجہ فہرست مصدرہ ۱۸۷۴ع) پروی نال مین نافذ تھا یا نہین مین نے ابتک بحث معاملہ
مذکور کی قطع نظر ایکٹ مذکور کے کی ہے۔

لیکن از روے دو اشتہارات ۱۸۵۹ء و ۱۸۶۰ء کے جسکا حوالہ میرے بھائی برڈوڈ صاحب نے
دیا ہے ایکٹ ۲۴ ۱۸۶۱ع قلمرو مذکور مین نافذ ہے اور ایک نتیجہ یہ ہے کہ ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۱ع منسوخ کیا گیا
ہے بغرض اسکے کہ ہم یہی تجویز کرین وکیل اپیلانٹ نے یہ دلیل کی کہ از روے دفعہ ۷ ایکٹ
۲۴ ۱۸۶۱ع قواعد ۱۸۵۹ع تا ۱۸۶۱ع نافذ رکھے گئے ہین لیکن از روے دفعہ ۷ صرف وہ قواعد جاری رکھے
گئے ہین جو بوقت صادر ہونے ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ فہرست نافذ تھے اور یہ تجویز کرنی
دشوار ہوگی کہ لفظ نافذ ایسے قواعد سے متعلق ہوسکے کہ جو بوقت بنائے جانے کے خلاف
اختیار تھے یا جو خلاف اصل یا مرسمہ فرمان شاہی کے تھے علاوہ برین جو قواعد از روے
دفعہ ۷ قائم رکھے گئے "قواعد" واسطے ہدایت اون عہدہ داران کے ہین جو کسی ضلع مندرجہ
فہرست مین مقرر کیے جائین" چنانچہ اونکا منشا نسبت اہلکاران کے صرف اون حد
تک ہے جو بہت زیادہ وہی ہین جو دفعہ ۳ ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۱ع مین مقرر کی گئی ہین اور
حکام عدالت ہذا یا صدر فوجداری عدالت سے متعلق نہین ہے جو تعبیر دو ایکٹ ہاے مذکور کی
نہایت مطابق ہمدگر ہے وہ یہ ہے کہ جسکی روسے اختیار گورنمنٹ کا صرف بابت مرتب کرنے
قواعد واسطے اپنے ایجنٹ اور دیگر عہدہ داران ماتحت گورنمنٹ کے ہے میری اس راے
کی تائید از روے اس اعلان مندرجہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۲۴ ۱۸۶۱ع کے ہوتی ہے کہ ایکٹ مذکور کسی
قانون پر سواے اون قواعد کے موثر نہ ہوگا جو ایکٹ ہاے یا آئین ہاے مذکور یا اون قواعد
مین مندرج ہین جو باستعمال اون اختیارات کے مرتب کیے گئے جو از روے ایکٹ ہاے
یا آئین ہاے مذکور عطا کیے گئے تھے اس عبارت کی روسے وہ قواعد خارج ہوتے ہین جو خلاف
اختیار مرتب کیے گئے۔ قاعدہ ۴۴ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے اور مین یہ اور تحریر کرونگا کہ
میرے نزدیک موجدان نے اپنی عبارت مین ظاہر کیا ہے کہ اونکا یہ خیال نہ تھا کہ دفعہ ۲۔
ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۱ع مین قاعدہ مذکور داخل تھا ایکٹ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجز اوسکے جو آئین
محکوم ہے واضعان قانون نے ذمہ داری مناسب عدل گستری فوجداری کی ایجنٹ گورنر پر
عائد کی تا وقتیکہ ذمہ داری مذکور صدر عدالت سے جسپر وہ ۱۸۴۲ع مین عائد کی گئی تھی اس غرض سے
واپس لے لی کہ صحیح تعلق قوانین و احکام کا قائم رہے" معلوم ہوتا ہے کہ گویا گورنمنٹ نے

۱۸۴۶ء مین مسٹر مونٹ اسٹوارٹ ایلفنسٹن صاحب کی مصلحت سے اختلاف کیا اور گورنمنٹ نے ۱۸۵۵ء مین اوسکو مکرر اختیار کیا اور اوسکا یہ منشا ہوا کہ عدالت موصوف اون خدمات کو عمل مین لاگی جو اضعان قانون نے ۱۸۴۶ء مین گورنمنٹ اور اوسکے ایجنٹ پر اوسوقت عائد کی تہین جب واضعان قانون نے ان ریاست ہاے مہواس مین احکام دفعہ ۲ آئین ۱۳ ۱۸۲۷ء کو منسوخ کیا کہ صدر فوجداری عدالت عدل گستری فوجداری کی نگرانی کرے۔

اپیل اس لئے واپس دیا گیا کہ حاکم مناسب کے روبرو پیش کیا جاے۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بستیا نوبن الگزنڈر سلوا ٭

اسیسران - تجویز باعانت اسیسران - آغاز تجویز باعانت اسیسران - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۶۸ و ۲۷۲ و ۲۸۴ و ۲۸۵ -

ملزم بجرم قتل عمد واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن ہوا اوس نے عذر کیا کہ وہ مجرم جرم کا نہین ہے اور یہ دعوی کیا کہ اوسکی نسبت تجویز عمل مین لائی جاے برطبق اسکے سشن جج نے دو اسیسر منتخب کئے لیکن چونکہ اونمین سے ایک بیمار تہا وہ فورًا حاضری سے معاف کیا گیا اور سشن جج نے باعانت صرف دوسرے اسیسر کے تجویز شروع کی۔

تجویز ہوئی کہ یہ کارروائی ناجائز اور خلاف دفعات ۲۸۴ و ۲۸۵ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے تہی۔

چونکہ ایک اسیسر قبل آغاز تجویز کے حاضری سے معاف کیا گیا تہا لہذا سشن جج کو لازم تہا کہ بجاے اوسکے کسی اور اسیسر کو منتخب کرتے۔

عدالت سشن مین تجویز باعانت اسیسران کا آغاز فرد قرارداد جرم کے پڑہنے سے نہین ہوتا ہے کیونکہ اسیسران حسب دفعہ ۲۷۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) صرف اوس صورت مین منتخب کئے جاتے ہین کہ ملزم الزام کا جواب نہ دے یا تجویز کئے جانے کا دعوی کرے۔

٭ اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۱۳۲۳ ۱۸۹۱ء

۱۸۹۱ء ملکہ قیصر ہند بنام سادریا

۲۰ - نومبر ۱۸۹۱ء صفحہ ۵۱۴ انڈین لا رپورٹ

سنہ ۱۸۹۰ع ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بسٹیا نو بن الکزینڈر سیلوا

اپیل ہذا منجانب لوکل گورنمنٹ بنا راضی حکم براءت بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بسٹیانو بن الکزینڈر سیلوا پیش ہوا۔

ملزم بجرم قتل عمد حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند واسطے تجویز کے عدالت سشن مین بھیجا گیا ملزم نے یہ عذر کیا کہ وہ مجرم جرم کا نہین ہے اور تجویز کئے جانے کا دعوی کیا۔ برطبق اسکے دو اسیسران منتخب کئے گئے لیکن چونکہ اونمین سے ایک بیمار تھا اوسکی حاضری فوراً معاف کی گئی اور سشن جج نے کارروائی تجویز باستعانت صرف دوسرے اسیسر کے شروع کی سشن جج نے باتفاق راے اسیسر کے ملزم کی نسبت یہ تجویز کی کہ وہ مجرم اوس جرم کا نہین ہے جسکا الزام اوسپر لگایا گیا تھا اور اوسکو بری کیا۔

بنا راضی اس حکم براءت کے لوکل گورنمنٹ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

شنتا رام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔

شام راؤ وٹھل منجانب ملزم۔

از عدالت - ہماری یہ راے ہے کہ حکم براءت فسخ ہونا چاہئے اور ملزم کی نسبت تجویز جدید ہونی چاہئے بعد اسکے کہ ملزم نے دعوی تجویز کئے جانیکا کیا سشن جج نے دو اسیسران منتخب کئے مثل سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ اونمین سے ایک کو بخار آتا تھا سشن جج نے فوراً اوسکی حاضری معاف کی اور تجویز باعانت صرف دوسرے اسیسر کے شروع کی یہ کارروائی صریحاً خلاف دفعات ۲۸۴ و ۲۸۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تھی یہ نہین کہا جا سکتا کہ اسقدر مین وہ اسیسر جسکو بخار آتا تھا اوثناے تجویز ابتدا سے انتہاے تحقیقات تک حاضر رہنے سے معذور نہ تھا کیونکہ اوسکی حاضری قبل آغاز تجویز باعانت اسیسران کے معاف کی گئی تھی صرف اوس صورتمین جب وہ کارروائی شروع ہو جاے جسمین اسیسران اعانت کرسکتے ہین یہ کہا جا سکتا ہے کہ تجویز اونکی اعانت سے جیسا کہ منشاے دفعات ۲۸۰ و ۲۸۴ کا ہے شروع ہوئی چونکہ اسیسران کا انتخاب صرف حسب دفعہ ۲۷۲ اوس صورتمین کیا جاتا ہے اگر شخص ملزم جواب دینے سے انکار کرے یا جواب الزام کا نہ دے یا تجویز کئے جانیکا دعوی کرے لہذا یہ صاف ظاہر ہے کہ عدالت سشن مین تجویز باعانت اسیسران فرد قرارداد جرم کے پڑھنے سے شروع نہین ہوتی ہے جب سشن جج نے یہ تجویز کی کہ ایک اون اسیسران مین سے جنکو حاکم موصوف نے منتخب کیا تھا بوقت تجویز حاضر نہین ہو سکتا ہے حاکم موصوف کو صریحاً لازم تھا کہ بتعمیل دفعہ ۲۸۴ بجاے اوسکے کسی دوسرے کو منتخب کرتا۔

ہم کارروائیات سشن جج کو بطور ناجائز کے منسوخ کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ بسٹیانو ملزم کی نسبت عدالت سشن تجویز جدید کرے۔ چونکہ سشن جج حال بربنائے رویداد مقدمہ رائے ظاہر کرچکا ہے لہذا ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ ملزم کی تجویز روبرو دوسرے سشن جج کے ہو۔ حکم برات منسوخ کیا گیا۔

مقدمہ قیصر ہند ۱۸۹۰ء بنام بسٹیانو بری الگزینڈر سلوا

صیغہ نظرثانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

بمعاملہ جمناداس دولبداس +

یکم دسمبر ۱۸۹۱ء فیصلہ بمبئی ہائیکورٹ رولنگ ۵۱۶

ایکٹ میونسپلٹی ضلع بمبئی (ایکٹ بمبئی ۶ ۱۸۷۳ء) دفعہ ۳۳۔ سند بموجب ایکٹ پیمائش شہر ایکٹ بمبئی ۴ ۱۸۶۸ء)۔ استحقاق میونسپلٹی نسبت صادر کرنے حکم واسطے پیش کرنے سند کے۔

بموجب دفعہ ۳۳ ایکٹ میونسپلٹی ضلع بمبئی (ایکٹ بمبئی ۶ ۱۸۷۳ء) کسی میونسپلٹی کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ قبل عطا کرنے اجازت تعمیر مکان کے واسطے پیش کرنے کسی ایسی سند کے اصرار کرے جو حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ پیمائش شہر (ایکٹ بمبئی ۴ ۱۸۶۸ء) عطا کی گئی ہو۔

درخواست حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء)۔

۱۲ ستمبر ۱۸۹۰ء کو سائل نے میونسپلٹی سورت کو اپنے اس ارادہ کی اطلاع دی کہ اوس مکان سابق کی بنیاد اون پر مکان جدید تعمیر کرے کہ جو بحکم میونسپلٹی بوجہ اوسکے بوسیدہ ہونے کے گرایا گیا تھا۔

۱۶ ستمبر ۱۸۹۰ء کو میونسپلٹی نے سائل کو یہ حکم دیا کہ اوس سند کو پیش کرے جو اوسکو حسب ایکٹ پیمائش شہر (ایکٹ بمبئی ۴ ۱۸۶۸ء) عطا کی گئی تھی۔

۲۷ فروری ۱۸۹۱ء کو سائل نے بلا پیش کرنے سند کے یہ درخواست دی کہ اوسکو اپنے مکان کے از سرنو تعمیر کرنیکی اجازت دیجاے۔ میونسپلٹی نے یہ جواب دیا کہ تاوقتیکہ سند پیش نہ کیجاے اوسکی درخواست منظور نہوگی۔

۴۔ اپریل ۱۸۹۱ء کو سائل نے میونسپلٹی کو نقشہ تعمیر مجوزہ کا دیا اور تجدید اپنی درخواست متعلق اجازت تعمیر کرانے مکان کی کی اور بیان کیا کہ اوسکے پاس سند نہیں ہے۔ ۱۸ اپریل ۱۸۹۱ء کو میونسپلٹی نے وہی جواب دیا جو اوسکی پہلی درخواستوں کی نسبت دیا تھا۔

* نظرثانی صیغہ فوجداری نمبر ۲۸۸ سنہ ۱۸۹۱ء۔

سنہ ۱۹۰۹ء
بمعاملہ جمنا داس
وولب داس

۹ مئی ۱۹۰۸ء کو سایل نے میونسپلٹی کو نوٹس تعمیر دی کہ اوس نے اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دی بر طبق اسکے سایل پر بجانب میونسپلٹی یہ استغاثہ کیا گیا کہ اوس نے خلاف دفعہ ۴۳-ایکٹ میونسپلٹی ضلع بمبئی (ایکٹ بمبئی ۶ ۱۹۰۱ء) عمل کیا ہے۔

سایل کی نسبت انریری مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز ثبوت جرم کی اور حکم سزا واسطے ادا کرنے ۵ جرمانہ کے صادر کیا۔

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے درخواست حال ہائی کورٹ مین حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش کیگئی تہا

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب ملزم۔ دفعہ ۴۳-ایکٹ بمبئی ۶ ۱۹۰۱ء کی روسے میونسپلٹی کو یہ اختیار نہین دیا گیا ہے کہ سند حسب ایکٹ پیمایش شہر پیش کرنیکا حکم دے میونسپلٹی کو جس اطلاع کے طلب کرنیکا استحقاق از روی دفعہ مذکور ہے یہ ہے کہ اطلاع نسبت حدود و نقشہ مجوزہ تعمیر مجوزہ کے "طلب کرے لیکن اوس سند سے جو حسب ایکٹ پیمایش شہر دیجاتی ہے اطلاع نہ صرف بابت حدود اراضی عمارت کے ہوتی ہے بلکہ بابت نوعیت حق اوسکے بہی ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے اوسپر قبضہ ہے میونسپلٹی کو صریحاً یہ استحقاق از روی دفعہ مذکور حاصل نہین ہے کہ اس قسم کی اطلاع طلب کرے دفعہ مذکور مین بعض شرایط ایسی مندرج ہین جنپر میونسپلٹی واسطے اغراض صفائی کے اصرار کر سکتی ہے اوسکی روسے میونسپلٹی کو یہ اختیار نہین ہے کہ بحث استحقاق کی پیش کرے۔

شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب میونسپلٹی۔ سند حسب ایکٹ پیمایش شہر مین تصریح حدود عمارت کی ہوتی ہے اور اوس سے وہ معتبر اور صحیح اطلاع حاصل ہوتی ہے کہ جسپر میونسپلٹی اجازت تعمیر کے دینے یا نہ دینے مین عمل کر سکتی ہے الفاظ دفعہ مذکور ایسے مقدمہ سے متعلق ہونے کے لئے کافی وسیع ہین۔

برڈ وڈ صاحب جسٹس۔ سایل کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب ضمن ۴ دفعہ ۴۳-ایکٹ بمبئی ۶ ۱۹۰۱ء بابت تعمیر کرنے اپنے مکان کے بلا اجازت میونسپلٹی سورت کے عمل مین آئی ہے نامبردہ نے بتاریخ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء میونسپلٹی مذکور کو نوٹس خاص اپنے اس ارادہ کی دی کہ مکان سابق کی بنیاد مین جسکو میونسپلٹی نے اگست ۱۹۰۸ء مین نسبت بوسیدہ حالت مین ہونے کے گروا دیا تہا ایک مکان تعمیر کرے میونسپلٹی نے جواب اس نوٹس کا ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء کو وہی دیا جو اوس نے پہلی نوٹس کا جو اسی غرض سے دی گئی تہی دیا تہا میونسپلٹی نے یہ کہا کہ سایل کو چاہئے کہ وہ سند

سنہ ۱۸۹۰ء
بمقابلہ
جمنا داس
دولب داس

جو اوسکے از روے ایک پیمایش شہر عطا ہوئی یا اسکے یادداشت پیمایشات اپنی جایداد کی جو تصنیف پیمایش شہر سے ہوئی پیش کرے سایل کہتا ہے کہ اوسکے پاس سند نہین ہے مگر اوس نے تاریخ ۱۳ اپریل کو مینوسپلٹی کو ایک نقشہ مکان مجوزہ کا دیا اوسکی حجت یہ ہے کہ حکم ۱۶ اپریل جسکی رو سے بالواقع امتناع تعمیر کی گئی بجز اسکے کہ وہ سند یا یادداشت پیمایشات اپنی جایداد کی پیش کرے ناجایز ہے اور نامبردہ حکم مذکور کے لحاظ نہ کرنے کی بابت قابل سزا نہین ہے ہماری راے مین یہ حجت صحیح ہے از روے ضمن ا دفعہ ۳۳ ایکٹ مذکور مینوسپلٹی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ سایل سے نوٹس نسبت حدود و نقشہ و مصالحہ عمارت مجوزہ کے طلب کرے اوس سند مین جو سایل کو حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ بمبئی ۴ سنہ ۱۸۶۸ء عطا کیگئی (اگر اسکو کوئی سند عطا کیگئی ہو) اطلاع نسبت حدود و قبضہ اوسکی حقیت کے مندرج ہوگی لیکن مینوسپلٹی کو یہ اختیار نہین ہے کہ حسب دفعہ ۳۳ ایکٹ بمبئی ۶ سنہ ۱۸۷۳ء ایسی نوٹس طلب کرے صرف بصورت تعمیر کرنے بلا نوٹس یا بلا دینے اوس نوٹس کے جو از روے ضمن ۱ - دفعہ ۳۳ ضروری محکوم ہے یا کسی طرح پر خلاف حکم جایز مینوسپلٹی کے کوئی شخص جو اسطرح پر تعمیر کرے حسب دفعہ ۳۴ - قابل سزا ہے سایل نے ۱۴ مارچ کو نوٹس باضابطہ دی وہ نوٹس جسکے دینے سے نامبردہ قاصر رہا ایسی نوٹس نہ تہی کہ جسکے طلب کرنیکا مینوسپلٹی کو از روے ضمن ۱ کے اختیار حاصل تہا اور مینوسپلٹی جایز طور پر امتناع تعمیر مکان کی نسبت نہ دینے ایسی اطلاع کے نہین کرسکتی تہی کہ جو مینوسپلٹی بطور جایز نہین طلب کرسکتی تہی اگر وہ اطلاع نسبت حدود عمارت مجوزہ کے طلب کرتی تو اوسکا عمل اندراد کے استحقاق سکے ہوتا اور اگر نامبردہ اطلاع مذکور کے دینے سے انکار کرتا تو تجویز ثبوت جرم جایز ہوتی لیکن مینوسپلٹی نے اوس سے زیادہ طلب کیا اور اوسکا طلب کرنا بالکل منشاے ایکٹ سے خارج تہا ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم دیتے ہین کہ جرمانہ جو ادا کیا گیا ہے واپس دیا جاے

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام شیریار اردشیر ایرانی *

۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء
فوائد مین ... ۵۳۰

ایکٹ پولیس (۴ سنہ ۱۸۶۷ء) دفعہ ۱۲ ضمن ۲ لیسنس - دکانات چارہ و سوڈا واٹر - تعبیر

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۴۷ سنہ ۱۸۹۱ء -

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ قیصرہ ہند
بنام
شیریار اردشیر ایرانی

الفاظ ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا دکان یا مقام مندرجہ فقرہ دوم دفعہ ۱۱-(۱) ایکٹ پولیس (۴۸ سنہ ۱۸۶۰ء)
اسلئے کافی وسیع ہیں کہ اونمیں ہر مقام متذکرہ فقرہ اول دفعہ مذکور داخل ہو

یہ استصواب بلا آنریبل صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ دوم مقام بمبئی نے حسب دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کیا۔

استصواب بعبارت ذیل تھا۔

شیریار اردشیر ایرانی و تین کس دیگر پر میرے روبرو یہ الزام لگایا گیا کہ وہ دکانات چائے اور سوڈا واٹر کی بلا لیسنس عطیہ کمشنر پولیس کے رکھتے ہیں بحث یہ ہے کہ آیا ایسی دکانات کے لئے لیسنس ضروری ہے یا نہیں بموجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۰ء کے واسطے دکانات قہوہ مکانات خورش طعام و ایسے مکانات کے جنمیں عوام آمد و رفت رکھیں عدالت اپیل سشن کا لیسنس ضروری تھا فیس وغیرہ جو حسب ایکٹ مذکور وصول کیجاتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ صفائی شہر میں صرف کیجاتی تھی اور جب ازروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۵۶ء میونسپلٹی قائم کیگئیں تو ایکٹ اول الذکر منسوخ ہوگیا ازروے ایکٹ جدید خواہ ازروے کسی ایکٹ مابعد میونسپلٹی کے اختیار وصول کرنے ٹکس کا مکانات قہوہ وغیرہ پر از سر نو عطا نہیں کیا گیا ہے۔

"ازروے ایکٹ پولیس ۴۸ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۱۱ اون اشخاص کو جو کلکتہ و مدراس میں مکانات قہوہ وغیرہ کے رکھتے ہیں لازم تھا کہ لیسنس حاصل کریں ایک علیحدہ فقرہ دفعہ مذکور کا بمبئی سے متعلق تھا اور اوسکے بموجب ہر شخص کو جو ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا تاڑی کی دکان یا مقام واسطے فروخت گانجا کے رکھتا ہو یا جو مقطر شراب یا شراب بطور خوردہ فروشی فروخت کرتا ہو لازم تھا کہ لیسنس حاصل کرے

(۱) دفعہ ۱۱ ایکٹ ۴۸ سنہ ۱۸۶۰ء میں حسب ذیل حکم ہے
جو کوئی شخص بلاد کلکتہ و مدراس میں کوئی ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا نیچ پینے کی جگہ یا ال پینے کی جگہ یا عرق یا تاڑی کی دکان یا مقام فروخت یا صرف گانجا یا چنڈو یا کوئی اور شے جو افیون یا بھنگ یا کسی اور منشی شے یا پودے یا چیز سے مرکب ہو یا کوئی کھانا کھانے کی جگہ یا کافی پینے کی جگہ یا بورڈنگ ہوس یا سرا یا کوئی اور ایسا مقام جہاں عوام آمد و رفت رکھتے یا تفریح کرتے ہوں اور جہاں کھانے کی چیزیں یا شراب یا مفرحات فروخت یا صرف ہوتی ہوں (خواہ اشیاے مذکور وہاں رکھی رہتی ہوں یا خوردہ فروخت کیجاتی ہوں یا کسی اور جگہ منگائی جاتی ہوں) بلا لیسنس کمشنر پولیس کے رکھتا ہو الخ
جو کوئی بلدہ بمبئی میں کوئی ایسا ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا دکان یا مقام رکھتا ہو یا جو کوئی خوردہ فروشی کسی مقام پر کسی شراب مقطر یا تخمیر کی بلا ایسے لیسنس کے کرتا ہو مستوجب جرمانہ ہوگا جسکی تعداد ... سے زیادہ نہو الخ۔

ملکہ قیصرہ ہند بنام شیمو بابا دعبر ایرانی سنہ ۱۹۰۹ء

"دفعہ مذکور کا فقرہ اول منسوخ ہو گیا ہے لیکن وہ فقرہ جو بمبئی سے متعلق ہے ہنوز نافذ ہے اوسکے سمجھنے کے لئے کل دفعہ کا جیسی کہ وہ ابتداؔ تہی حوالہ دیا جانا چاہیئے۔

"مقامات جنکے لئے لیسنس درکار ہے ہر سہ بلاد مین قریب قریب ایک ہی ہین اگر وہ بالکل ایک ہی ہوتے تو یہ عیان ہے کہ بمبئی کے لئے علیحدہ فقرہ نہ بنایا جاتا اور صریحاً یہ عبارت ہوتی جو کوئی شخص بلاد کلکتہ ومدراس و بمبئی مین" بجاے اس ترتیب کے فقرہ اول مین بعض مقامات کی نسبت حکم ہے کہ کلکتہ ومدراس مین لیسنس حاصل کیا جاے اور ایک علیحدہ فقرہ مین بمبئی کے لئے حکم مندرج ہے کوئی وجہ اس اختلاف کی ضرور ہوگی اور وہ وجہ یہ ہے کہ بمبئی مین قہوہ پینے کے مقامات اور بورڈنگ ہوسوں وغیرہ کے لئے سنہ ۱۸۵۶ء سے لیسنس لینے کی ضرورت نہ تہی اور ایکٹ پولیس سنہ ۱۸۶۰ء مین عملدرآمد سابق بکر ردرج نہین کیا گیا تہا۔

"از روے تعبیر الفاظ بذا مطابق قواعد صرف ونحو کے اس تعبیر کی تائید ہوتی ہے جو کوئی شخص بمبئی مین کوئی ایسا ہوٹل یا شراب پینے کی جگہہ یا دکان یا مقام رکہے دفعہ مذکور کے ان الفاظ ابتدائی سے متعلق ہے یعنی جو کوئی شخص بلاد کلکتہ ومدراس مین کوئی ہوٹل یا شراب پینے کی جگہہ یا بنج پینے کا مکان یا شراب جو پینے کا مکان یا عرق یا تاڑی کی دکان یا مقام فروخت یا صرف گانجا یا افیون وغیرہ رکہتا ہو جو الفاظ کہ بعد اسکے ہین یعنی صرف کلکتہ ومدراس سے متعلق ہین یعنی یا کوئی کہانا کہانے کا مکان یا قہوہ پینے کا مکان یا بورڈنگ یا سرائے یا کوئی اور ایسا مقام جہان عوام آمد و رفت رکہتے یا تفریح کرتے ہون اور جہان کہانے کی چیزین یا شراب یا مفرحات فروخت یا صرف ہوتی ہون" ان بلاد مین مقامات مذکور کے لئے لیسنس ہونا چاہیئے خواہ وہان شراب فروخت ہوتی ہو یا نہوتی ہو اور بمبئی مین ایسے مقامات کے لئے لیسنس کی ضرورت نہین ہے بجز اسکے کہ وہان شراب مقطر یا بیر بطور خوردہ فروشی کے فروخت ہوتی ہو جو الفاظ کہ بمبئی سے متعلق ہین وہ یہ ہین جو شخص کسی مقام پر کوئی شراب مقطر یا خمر فروخت کرتا ہو۔

بر بنا ے وجوہ عام یہ سمجھنا آسان نہین ہے کہ کیون چاے کی دکانات قہوہ کی دکانات کے لئے کمشنر پولیس سے لیسنس حاصل کیا جاے اور واسطے دکانات گہی و دکانات شیرینی کے لیسنس حاصل نہ کیا جاے یہ امر واقعہ اوس صورت مین آتا ہے جب فیس واسطے اغراض میونسپلٹی کے وصول کی گئی ہو اور وہ اوسوقت ناقابل فہم ہو گیا جب میونسپلٹی بمبئی نے ان مقامات سے فیس کا لینا چہوڑ دیا۔"

از عدالت۔ الفاظ "ہوٹل یا شراب پینے کی جگہہ یا دکان یا مقام" مندرجہ فقرہ دوم ایکٹ سنہ ۱۸۶۰ء اسلئے کافی وسیع ہین کہ اونمین ہر مقام مندرجہ فقرہ اول دفعہ مذکور داخل ہون۔

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۰ء ۲۰ نومبر صفحہ انڈین لا رپورٹ ۱۴ ۵۶۴

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام حسین ولد تاج بھائی *

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۱۸۳۔ کسی مال کے لئے جانے مین جو کسی سرکاری ملازم کے اختیار سے لیا جاتا ہو تعرض کرنا۔ مال کے بعلت اجرائے ڈگری قرق کرنے مین عذر کرنا۔

ایک ایسے شخص کا جو مالک چند اشیاے متروقہ بلیف بعلت اجرائے ڈگری کے ہونے کا دعوی کرتا ہے ایک محض زبانی بیان اس مضمون کا کہ وہ بلیف کو اجازت اشیاے مذکورہ کے لیجانے کی نہ دیگا جب تک کہ بلیف اونکو بطور اوسکی جایداد کے نہ لکھے بموجب دفعہ ۱۸۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم کی حد تک نہین پہونچتا۔

یہ ایک استصواب بموجب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) منجانب ایس ہیمک صاحب سشن جج احمد نگر کے تھا۔

ملزم کو مجسٹریٹ درجہ اول نے بمقام نگر بموجب دفعہ ۱۸۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم قرار دیا اور مبلغ عـــہ جرمانہ کا حکم دیا۔

استصواب بعبارت ذیل تھا۔

مستغیث بلیف جج ماتحت درجہ اول مقام نگر کا ہے وہ مال اوس مدیون ڈگری کے قرق کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا جو نجار اور ٹانگا ساز تھا وہ دو ٹانگا کے قرق کرنے گیا تھا جو سڑک پر مقابل دکان مدیون کے پڑے ہوئے تھے اسپر ملزم عبد الحسین نے کہا کہ ٹانگا کے میرے ہین اور مین بلیف کو لے جانے نہ دونگا جب تک وہ اونکو بطور میرے مال کے نہ لکھیگا عبد الحسین ان واقعات پر بجرم تعرض مال کے لئے جانے مین جو سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی مدد سے لیا گیا مجرم قرار دیا گیا ہے اور مبلغ عـــہ جرمانہ کی سزا بموجب دفعہ ۱۸۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے دی گئی ہے۔

مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ واقعات جو شہادت سے ظاہر ہوئے تعرض کی حد تک نہین پہونچتے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات ہند کا منشا ہے شہادت سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے

* استصواب فوجداری نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۹۰ع

کہ آیا ٹپ ٹانگا کے عبدالحسین کے مملوکہ تھے یا نہ تھے بلکہ اگر وے اوسکا مال نہ تھے تو مین خیال کرتا ہون کہ محض زبانی ہدایت بیلف کو اونکے نہ لیجانے کی کرنا بطور تعرض ناجائز کے نہین خیال کیا جاسکتا اور اگر وے اوسکے تھے تو یہ امر بہت ہی کم مناسب ہوگا کہ اوسکا طریق عمل بطور ایک جرم حسب مجموعہ تعزیرات کے تصور کیا جاوے شہادت سے ظاہر نہین ہوتا ہے کہ مقدمہ ہذا مین بیلف کو گالی دی گئی ہو یا خوف دلایا گیا ہو یا کسی جسمانی تعرض کی کوشش کی گئی ہو۔

لہذا مین مودبانہ التماس کرتا ہون کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونے چاہیئین۔

از عدالت۔ بربناے وجوہ مبینہ صاحب سشن جج کے عدالت تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتی ہے اور جرمانہ کے واپس کئے جانے کی ہدایت کرتی ہے اگر ادا ہو گیا ہو۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

سنہ ۱۸۹۰ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام حسین

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۴ سنہ ۱۸۹۱ء ۲۳- مارچ

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیورام و دو کس دیگر ٭

منقولہ مدراس لاء رپورٹ ۶۰۱

مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعات ۳۷۸ و ۲۲ - سرقہ - مٹی - جائداد منقولہ مٹی یعنی خاک اور تمام اجزاے خاکی جس شے مین مرکب ہے مع پتھر و معدنیات کے جب وہ زمین یا اراضی سے جس سے وہ ملحق تھی علحدہ کیجاوے مال منقولہ ہو جاتی ہے اور اوسکی نسبت ارتکاب سرقہ ہو سکتا ہے جو کوئی بددیانتی سے ایسی مٹی کو زمین سے علحدہ کرے مرتکب سرقہ کا ہوتا ہے۔

ایک شخص بددیانتی سے ۱۰۰ گاڑی مٹی مستغیث کی اراضی سے اوٹھا لے گیا تجویز ہوئی کہ وہ مجرم سرقہ کا ہوا۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کوتیا (۱) سے اختلاف کیا گیا۔

اپیل منجانب لوکل گورنمنٹ بنا راضی حکم برات صادرہ راو صاحب پی ڈبلیو ساتے مجسٹریٹ (درجہ دوم) مقام کہید مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیورام و دو کس دیگر

تین کس ملزمان پر الزام سرقہ بابت اوٹھا لیجانے ۱۰۰ گاڑی مٹی کے اراضی مستغیث سے لگایا گیا۔

٭ اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۳ ۲ سنہ ۱۸۹۱ء (۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۸

۱۸۹۱ء
ازرسلہ ...
بنام
شیورام

مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے بہ سند مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کوتیا (۱) یہ تجویز کی کہ جو مٹی بذریعہ کھودنے کے علیحدہ کی گئی جائداد منقولہ نہ تھی اور بدین وجہ اوسکی نسبت ارتکاب سرقہ نہین ہوسکتا تھا لہذا ملزمان بری کئے گئے۔

بنا راضی اس حکم براءت کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

شانتارام نراین (وکیل سرکار) بجانب سرکار۔

گنیش رامچندر کرواسکر بجانب ملزمان۔

برڈوڈ صاحب جسٹس۔ ملزمان مقدمہ ہذا پر الزام چرانے سوگاڑی مٹی کا اراضی مستغیث سے لگایا گیا اور اونکو مجسٹریٹ (درجہ دوم) نے اس بنا پر بری کیا کہ جو مٹی اسطرح پر لی گئی وہ داخل سرقہ نہین ہے یہ فیصلہ مطابق تجویز ہائی کورٹ مدراس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام کوتیا (۱) کے ہے مگر ہم تجویز مذکور کی تقلید نہین کر سکتے ہین ہماری دانست مین مٹی جب کھود دی جاوے یا ہل چلایا جاوے کہ وہ ایسی حالت مین ہوجاوے کہ گاڑی مین لاد کر اوسکو لیجا سکین تو وہ حسب مراد دفعہ ۲۲ مجموعہ تعزیرات ہند ایسی اراضی یا ایسی چیز نہین رہتی ہے جو زمین سے ملحق ہو یا کسی ایسی چیز سے بالاستحکام پیوستہ ہو جو زمین سے ملحق ہو ممکن ہے کہ بذریعہ عمل کھودنے یا ہل چلانے کے مٹی زمین سے یا کسی اراضی سے کہ جس سے وہ ملحق تھی علیحدہ ہوجاوے اور اسطرح حسب تعریف مندرجہ دفعہ مذکور مال منقولہ ہوجاوے جب ہی مٹی اسطرح پر علیحدہ کی جاوے تو وہ اس لائق ہوجاتی ہے کہ اوسکی نسبت سرقہ عمل مین آئے کہ جیسا پہلی تشریح دفعہ ۳۷۸ مجموعہ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے اور نیز یہ بھی جو اوسی فعل سے جسکے ذریعہ سے علیحدگی عمل مین آئی کیجاوے ممکن ہے کہ سرقہ ہو کہ جیسا دوسری تشریح دفعہ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے لہذا ہمکو لازم ہے کہ حکم براءت کو منسوخ کرین اور یہ حکم دین کہ ملزمان کی تجویز مکرر کیجاوے۔

پارسنس صاحب جسٹس۔ مجھکو اتفاق ہے پہلی تشریح دفعہ ۳۷۸ مجموعہ تعزیرات ہند مین یہ مندرج ہے کہ "کوئی شے جب تک کہ وہ زمین سے پیوستہ رہے چونکہ وہ مال منقولہ نہین ہے ایسی شے نہین ہے جسکی نسبت سرقہ کا ارتکاب ہوسکے مگر جب ہی کہ وہ زمین سے جدا کیجاوے تب ہی شے مذکور چرانے کے قابل ہوجاوے گی" دفعہ ۲۲ مجموعہ مذکور مین یہ مندرج ہے کہ "مال منقولہ کے لفظ مین ہر قسم کا مال واسباب مادی داخل ہے سواے اراضی اور ان چیزون کے جو زمین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۵ ۔

سے ملصق ہون یا کسی ایسی چیز سے با استحکام پیوستہ ہون جو زمین سے ملصق ہے" وو حکام
ہائیکورٹ مدراس نے یہ تجویز کی ہے کہ اوس مال سے جسکا ذکر ان دفعات مین ہے مراد ایسے مال
سے ہے جو خود زمین سے مختلف اور ممیز ہو اور مٹی کا کھودنا اور اوٹھا لینا ناجائز سرقہ نہین ہے
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گوتبا (۱) ملاحظہ طلب مین حکام ممدوح سے اتفاق نہین کرسکتا اور مین اس
امر کو ترجیح دیتا ہون کہ حکم مختلف الرائے اور تجویز ماقبل عدالت موصوف بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام
تناگما شیا (۲) کی تقلید کرون دفعہ ۲۲ مجموعہ تعزیرات ہند مین اراضی اور وہ چیزین جو زمین
سے ملصق ہون مستثنی نہین کی گئی ہین بلکہ زمین اور وہ چیزین جو زمین سے ملصق ہون
مستثنی کی گئی ہین اراضی اور مٹی الفاظ ہم معنی نہین ہین اور جائین زمین اور مٹی کے بابت
یہ ہے جب علحدہ کر لیئے جاوین وہ چیزین جو غیر منقولہ ہین منقولہ ہو جاتی ہین اور میری راے مین یہ
بالکل صحیح ہے کہ اون اشیا کو ملصق کیا جاسے علحدہ کیا سکتی ہین بلاشک یہ ممکن ہے کہ مٹی زمین
سے علحدہ کیجاے اور پھر زمین سے ملصق کیجاے اون مقدمات مین جہان مٹی لیگئی ہوتی ہے
وہ ایک عام شے خرید و فروخت کی ہے ایک گاڑی یا ایک گدہا مٹی چاہے جس روز بازار سے
خریدی جاسکتی ہے یہ مٹی بلاشک مال منقولہ ہے اور وہ اسوجہ سے مال منقولہ ہو گئی ہے کہ وہ اوس
زمین سے علحدہ کی گئی جس سے وہ کسیوقت مین ملصق تہی اور جس سے وہ پہر ملصق ہو جاویگی جب
وہ زمین پر ڈالی جاے اندروے مجموعہ تعزیرات کے اس سے کچھ فرق نہین آتا کہ اوسکو کسی نے علحدہ
کیا اور کسی شخص کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ کسی شے کی تبدیل ہو جانے کا باعث ہوا جبکہ اوس نے
اوسکو کسی اور شے سے علحدہ کیا اور تبدیل ہو جاے جو اوسی فعل سے پیدا ہو جس فعل سے
علحدگی کی گئی ہے سرقہ ہو سکتا ہے (تشریحات ۲ و ۳ دفعہ ۳۷۸) میری راے مین مٹی یعنی
ریگ اور تمام اجزاے خاکی جس سے زمین مرکب ہے مع پتھر و معدنیات کے جب وہ زمین
یا اراضی سے جس سے وہ ملصق تہی علحدہ کیجاے مال منقولہ ہو جاتی ہے اور اوسکی نسبت ارتکاب
سرقہ ہو سکتا بمقدمہ ہذا کوئی شخص مٹی کو زمین سے بہ بددیانتی حسب مصرحہ دفعہ ۳۷۸ علحدہ کرے
کہا جاسکتا ہے کہ وہ مرتکب سرقہ ہوا۔

حکام عالی مقام نے مجسٹریٹ کا حکم براءت منسوخ کیا اور یہ حکم دیا کہ مقدمہ کی تجویز کر دہی
مجسٹریٹ عمل مین لاوے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس [illegible] صفحہ ۲۵

نظائر فوجداری

سلسلہ نظائر بمبئی

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس *

سنہ ۱۸۹۱ء ۱۸ فروری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اپاجی رامچندر

صفحہ ۱۲۸

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعات ۴۷۱، ۴۷۳ و ۴۷۴ ایسی جعلی دستاویزات کا پاس رکھنا جنپر ملتبس نشان کیے ہوئے ہوں۔ اجزا جنسے جرم مرکب ہوتا ہے ہدایت اہل جوری کو۔ بلا غلط۔

بغرض تائید الزام حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند حسبِ ذیل امور ثابت ہونے چاہییں (۱) وہ دستاویزات جنکی بابت الزام لگایا گیا ہے جعلی ہیں (۲) ملزم انکو جعلی جانتا تھا (۳) دستاویزات مذکورہ اسکے پاس تہین (۴) ملزم کی نیت تھی کہ وہ اصلی دستاویزات کی حیثیت سے فریبًا یا بدنیتی سے کام میں لائی جاویں (۵) ہر ایک دستاویز اوس قسم کی ہے جیسا ذکر دفعہ ۴۶۶ خواہ دفعہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند میں ہے۔

بغرض تائید الزام بموجب حصہ اخیر دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند مدعی کو امور ذیل ثابت کرنے چاہییں (۱) کاغذات متذکرہ الزام ملزم کے پاس تھے (۲) علامت یا نشان ملتبس اونپر بنائے گئے (۳) نشانات

ایسے ہین جو واسطے تصدیق کسی دستاویز متذکرہ دفعہ ۴۶۱ کے کام مین آتے ہین (۴) ملزم کی یہ نیت تہی کہ نشانات مذکور اس کام مین آئین کہ جو دستاویزات جعلی بن چکی تہین یا آیندہ جعلی بنائے جائینگے وہ ہین اونکے اصلی دستاویز ہونے کی نمائش کرین۔ ۱۸۹۱ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اباجی رامچند

ملزم پر یہ الزام لگایا گیا تہا کہ اوسکے پاس دستاویزات جعلی ہین کہ یہ جرم حسب دفعات ۴۷۴ و ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے بوقت بیان کرنے خلاصہ حالات مقدمہ کے صاحب سشن جج نے بعد بیان کرنے اس بات کے کہ دستاویزات کا جعلی ہونا منجانب ملزم تسلیم ہے اہل جوری سے یہ کہا کہ اونکو جس امر کا فیصلہ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ آیا دستاویزات جعلی مذکور بقبضہ ملزم تہین یا نہین اور آیا منجملہ دستاویزات کے اقل درجہ ایک دستاویز کی نوعیت ایسی تہی کہ اوسکا تعلق ملزم سے تہا کیونکہ وہ اسی قسم کی دستاویز تہی کہ جسکی نسبت یہ احتمال ہے کہ اوسکے گہر مین ہوگی اور محض اوسیکے گہر مین ہوگی اور یہ کہا کہ اگر اہل جوری تجویز اس امر کی بصیغہ اثبات کرین تو اونکو لازم ہوگا کہ رائے مشعر ثبوت جرم ثابت صادر کرین۔

تجویز ہوئی کہ ہدایت جو اہل جوری کو کی گئی ناقص و مشعر ہدایت غلط تہی اور اوس میں احکام دفعہ ۲۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کی تعمیل ناکافی طور پر کی گئی۔

اپیل بناراضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا قلمبند کردہ صاحب جائنٹ سشن جج بلگام بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام آباجی رامچندر۔

ملزم پر یہ الزام لگایا گیا تہا کہ اوسکے پاس دستاویزات جعلی جنکی تعداد تینتیس تہی ہین جو پولیس نے بتاریخ ۱۰ اگست ۱۸۸۹ء ایک الماری اوسکے مکان سے برآمد کین۔

ملزم کی نسبت اولاً تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی گئی تہی اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور دیا گیا تہا۔

ہائیکورٹ نے اس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو منسوخ کیا تہا (۱) اور ہدایت فرمائی تہی کہ نسبت ملزم کے تجویز از سر نو بمد د جوری جدید عدالت سشن سے عمل مین آوے۔

برطبق اسکے تجویز نسبت ملزم از سر نو بابت جرائم ذیل کے شروع کی گئی۔

اول یہ کہ اوسکے پاس بتاریخ ۱۰ اگست ۱۸۸۹ء یا قریب اوسکے کاغذات معرضہ فرد قرارداد جرم جنپر مہرین یا دستخط یا دیگر علامات و نشانات جو واسطے تصدیق دستاویزات از قسم کفالت نامجات زیر استعمال کئے جاتے ہین بتلبیس کئے گئے تہے اس نیت سے کہ مہر و دستخط و علامات و نشانات مذکورہ اس کام مین آوین کہ اونسے تصدیق اون دستاویزات کی جو آیندہ اون کاغذات پر جعلی بنائی جاوینگی ہو اس باعث سے وہ مرتکب ایک جرم کا حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند ہوا تہا۔

ثابت ہوا ہے کہ آیا کسی وقت اور مقام پر وہ شخص پاس دستاویزات مذکور رہا تھا اس علم کے کہ وہ جعلی ہیں اور ساتھ اس نیت کے کہ وہ فریبا بد دیانتی سے بطور دستاویزات اصلی استعمال کی جاینگی تبین اور اس باعث سے وہ مرتکب ایک جرم کا ہوا اور جو ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔

تحقیقات

جج نے اپنے اظہار راے مین اہل جوری کو یہ ہدایت کی کہ یہ امر واقعی طور پر ثابت ہے (اور یہ امر منجانب ملزم تسلیم کیا گیا ہے) کہ دستاویزات جعلی ہین اور اصل بحث واسطے غور اہل جوری کے یہ ہے کہ آیا دستاویزات مذکور قبضہ ملزم سے برآمد ہوئین یا نہین بعدہ جج نے یہ کہا۔

قطع نظر اس شہادت صریح کے منجانب مدعی اس امر کا ثابت کرنا بھی ضرور تھا کہ یہ کاغذات جعلی ایسے ہین کہ جنسے ملزم کو تعلق تھا یعنی فی الواقع کچھ تعلق باہم ملزم کے اور ان کاغذات کے ثابت کرنا چاہئے تھا اس بات کا ثابت کرنا خاصکر اس وجہ سے ضروری ہے کہ مسٹر ہانک شاہ نے یہ نشان دیا ہے کہ کاغذات الماری یا صندوق مقفل سے برآمد نہین ہوئے اور چونکہ مکان مین ملزم کے ساتھ اور اشخاص بھی رہتے تھے اسلئے قبضہ خاص ملزم کا ثابت کرنا دشوار ہے بجز اسکے کہ وہ تعلق ثابت کیا جائے کہ جو ملزم کو ساتھ ایک زیادہ ان دستاویزات کے تھا اب یہ امر مسلمہ ہے کہ سواے دستاویز نشان ... کے دیگر دستاویزات برآمد شدہ کی نسبت یہ ثابت نہین ہے کہ انکو ہرگز کوئی تعلق ملزم سے تھا . . . . وہ ایک دستاویز جسپر منجانب ثبوت واسطے ثبوت اس تعلق کے استدلال ہے دستاویز نشان ... ہے اور مین آپکی خاص توجہ اوسکی طرف کراتا ہون وہ ایک غیر صاف مسودہ ملزم ہے کہ نسبت اسکے اوسپر بطور امتحان دستخط ڈوپٹی کلکٹر ان کے ہین دہرا نیہ یہ دونون دستخط جعلی ہین) اور ظاہر ہے مسودہ غیر صاف بغرض مشق جعل کی گئی ہے لیکن مسودہ مذکور ہنوز استعمال نہین کیا گیا نہ بالفعل موجودہ استعمال ہو سکتا تھا اب یہ دستاویز بہت اہم ہے اور اوسکی وقعت دریافت کرنے کے لئے حالات سابقہ ملزم کو دیکھنا چاہئے . . . .

میرے نزدیک مین آپکو بجانب خاص امور مقدمہ کے متوجہ کرا چکا جن امور کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے وہ یہ ہین۔

(۱) آیا شہادت کافی موجود ہے جسکی بنا پر آپ یہ کہہ سکتے (۱) کہ آیا یہ کاغذات قبضہ ملزم سے ایسے مکان مین جسمین وہ رہتا تھا برآمد ہوئے اور (۲) اول درجہ نوعیت ایک کاغذ کی منجملہ کاغذات مذکور کے ایسی ہے کہ جس سے تعلق اونکا ساتھ ملزم کے قائم ہو کیونکہ وہ ایک ایسی قسم کی دستاویز ہے جسکے ہونے کا احتمال اوسکے گھر مین اور صرف اوسیکے گھر مین ہوسکتا ہے اگر آپ بصیغہ اثبات اس امر کی تجویز کرین کہ کاغذات جعلی قبضہ ملزم سے برآمد ہوئے جیسا کہ شہادت صحیح برآمدگی اور ثبوت صریح تعلق ایک کاغذ سے منجملہ کاغذات مذکور کے ساتھ کاروبار ملزم کے ثابت ہے تو آپکو یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ وہ مجرم ہے اور اگر آپ تجویز امر مذکور کی بصیغہ نفی کرین یا آپکو اشتباہ سنگین ہو کہ جس سے آپ اپنی راے قائم نہ کر سکین تو آپکو لازم ہوگا کہ ملزم کو استفادہ شبہہ کا دیجئے اور اوسکو بری سمجھیے"۔

اہل جوری نے باتفاق نسبت ہر دو الزام کے راے مجرم ہونے کی ظاہر کی۔

مضر ... بنام راجی رام چند

صاحب سشن جج نے اس رائے اہل جوری کو قبول کیا اور نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرم بموجب دفعات ۴۷۱، ۴۷۴ و ۴۷۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے صادر کی اور حکم سزا لعبور دریائے شور بیعاد دوام صادر کیا ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام اباجی رامچندر

بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے ملزم نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

بر بنیں (بمعیت مانک شاہ جہانگیر شاہ) منجانب اپیلانٹ۔ صاحب سشن جج نے اپنی ہدایت مین جو اونھون نے اہل جوری کو کی نسبت نیت ملزم کے کچھ نہین کہا اگر یہ فرض بھی کیا جاے کہ ملزم کے قبضہ مین دستاویزات جعلی تھین تو یہ ثابت ہونا چاہیئے تھا کہ ملزم یہ جانتا تھا کہ وہ جعلی تھین اور اوسکی نیت یہ تھی کہ اونکو بطور اصلی کام مین لاوے وہ دستاویز جسکی نسبت ظاہر کیا گیا ہے کہ ملزم کو اوس سے تعلق ہے محض دستاویز نشان ۹ ج ہے لیکن وہ دستاویز اوس قسم کی نہین ہے کہ جیسی دفعہ ۴۶۷ خواہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند مین مذکور ہین وہ محض ایک مشق یا طیاری واسطے جعل بنانے کے ہین اگر یہ صورت ہے تو وہ ہر دو دفعات مذکورہ بالا مین سے کسی مین داخل نہین ہوتی توجہ جوری کی اس امر کی طرف مائل نہین کی گئی حالانکہ کل دستاویزات مین صرف یہی وہ دستاویز ہے جسکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوس سے ارتکاب جرم نسبت ملزم کے ثابت ہوتا ہے الزام از حد مبہم دہوکہ دینے والا ہے پس تجویز ثبوت جرم قائم نہین رہ سکتی۔

شانتا رام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ دستاویز نشان ۹ ج ایک دستاویز داخل دفعہ ۴۶۷ یا ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہین ہے لیکن الزام محض اس دستاویز پر محدود نہتا الزام بابت اون جملہ دستاویزات کے تھا جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئین اور یہ تسلیم ہے کہ وہ جعلی ہین۔

برڈ وڈ صاحب جسٹس۔ صاحب سشن جج کی ہدایت مین اہل جوری کو کئی اون امور کا جنپر اہل جوری کو غور کرنا ضرور تھا ایسے ناممل طور پر تذکرہ کیا گیا کہ ہدایت مذکور کی نسبت نہین تصور کیا جا سکتا کہ اوس مین کافی طور پر تعمیل احکام دفعہ ۲۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی کی گئی جس مین یہ حکم ہے کہ اہل جوری کو ہدایت کرنے کے وقت عدالت پر لازم ہوگا کہ خلاصہ شہادت جانب ثبوت و جانب ملزم کا بیان کرے اور اوس قاعدہ قانون کو ظاہر کرے جسکی پابندی اہل جوری کو کرنی چاہیے اسکا مطلب یہ ہے کہ عدالت پر لازم ہے کہ اوس قانون کو جو واقعات مقدمہ سے متعلق ہو پورے اور صاف طور پر ظاہر کرے۔

اب اہل جوری سے نے مقدمہ حال مین بنسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرائم دفعات ۴۷۱، ۴۷۴ و ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند بابت قبضہ مین رکھنے ۳۷ قطعہ دستاویزات کے صادر کی ہے جنکی صراحت فرد قرار داد

۱۸۹۲ء
ملکہ معظمہ قیصرہند
بنام
اباجی راجچند

جرم مین ہے بغرض تائید ازام حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند مدعی کو امور ذیل ثابت کرنے ضرور تھے (۱) ۲۷ قطعہ دستاویزات مذکور جعلی ہین (۲) ملزم جانتا تہا کہ وہ جعلی ہین (۳) دستاویزات مذکور ملزم کے قبضہ مین تہین (۴) ملزم کی یہ نیت تہی کہ دستاویزات مذکور فریبا یا بددیانتی سے بطور اصلی استعمال کیجائین (۵) ہر ایک دستاویز منجملہ دستاویزات مذکور کے اوس قسم کی تہی کہ جسکا ذکر دفعہ ۴۶۶ یا ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند مین ہے ایسے مقدمہ مین یہ امر زیادہ تر قرین آسایش ہوتا کہ نسبت ہر دستاویز کے منجملہ دستاویزات مابہ البحث کے مدجداگانہ فرد قرارداد جرم مین مرتب کیجاتی تشریح (د) فقرہ اول دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا طریقہ جائز تہا لیکن جو طریقہ کہ فی الواقع اختیار کیا گیا وہ خلاف قانون نہین ہے اور اوس سے ملزم کو مضرت نہوتی اگر توجہ اہل جوری کی جداگانہ نسبت ہر دستاویز کے مائل کیجاتی اپنی ہدایت مین اہل جوری کو صاحب سشن جج نے یہ کہا کہ دستاویزات کا جعلی ہونا منجانب ملزم تسلیم ہے لیکن صاحب موصوف نے مطلق کچہ تذکرہ اس امر کا نہین کیا کہ آیا ملزم اونکو جعلی جانتا تہا اور اوسکی یہ نیت تہی کہ وہ فریبا یا بددیانتی سے بطور اصلی دستاویزات کے استعمال کیجائین وہ دستاویز جسکا تذکرہ صاحب موصوف نے کسیقدر صراحت کے ساتہہ کیا ہے محض دستاویز نمبر ۱ ہے صرف یہی دستاویز ایسی ہے جس سے صاحب سشن جج کی رائے مین کچہ تعلق ملزم کا ثابت کیا گیا ہے اور چونکہ یہ دستاویز ہمراہ دیگر دستاویزات کے ملزم کے گہر سے برآمد ہوئی اسلئے تعلق ملزم کا تمام دستاویزات سے ثابت تجویز کیا گیا لیکن اس خاص دستاویز کی نسبت صاحب سشن جج نے یہ کہا کہ وہ ظاہرا ایک مسودہ غیر صاف بغرض مشق جعل تکمیل کے معلوم ہوتا ہے لیکن مسودہ مذکور ہنوز کام مین لایا نہین گیا نہ بشکل موجودہ کام مین لایا جاسکتا ہے ظاہرا صاحب سشن جج کا یہ منشا نہ تہا کہ نسبت اس خاص دستاویز کے اہل جوری کو یہ ہدایت کرین کہ تجویز امر چہارم کی منجملہ امور تجویز طلب مصرحہ بالا کے خلاف ملزم کے کرین نسبت بقیہ دستاویزات کے کوئی ہدایت مطلق بابت اس امر کے نہین ہے پہر مطلقا کوئی کوشش مباحثہ اس امر کی نہین ہے کہ کوئی دستاویز منجملہ دستاویزات مابہ البحث کے اوس قسم کی تہی یا نہین کہ جسکا ذکر دفعہ ۴۶۶ یا ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند مین ہے لیکن بجز اسکے کہ دستاویزات ان دونون دفعات مین سے ایک مین یا دوسری مین داخل ہون دفعہ ۴۷۴ کو کچہ تعلق ہی نہین ہے۔

پہر بغرض تائید جرم بموجب حصہ اخیر دفعہ ۴۷۴ کے منجانب مدعی امور ذیل کا ثابت ہونا

مسل ۱۹۱۷ء
مقدمہ سرکار بنام ابا جی رامچندر

ضروری تھا (۱) کاغذات متذکرہ فرد قرارداد جرم بقبضہ ملزم تھے (۲) علامات یا نشانات کاغذات مذکور پر ملتبس بنائے گئے تھے (۳) علامات یا نشانات مذکور ایسے تھے جو بغرض تصدیق کسی دستاویز متذکرہ دفعہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے کام میں لائے جاتے ہیں (۴) ملزم کی یہ نیت تھی کہ علامات یا نشانات مذکور اس کام میں آئیں کہ جو دستاویزات کاغذات مذکور پر بالفعل جعلی بنچکی ہیں یا آئندہ جعلی بنائے جانے کو ہیں اونکے اصلی دستاویزات ہونے کی نمائش کرے اب صاحب سشن جج نے اپنی ہدایت میں اہل جوری کو مطلقاً کچھ ذکر احکام دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند کا جو مقدمہ سے متعلق ہیں نہیں کیا بلکہ حقیقت میں مطلقاً ذکر اس دفعہ کا نہیں کیا صاحب موصوف نے صرف دفعہ ۴۷۴ کا ذکر کیا صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے کسی حصہ میں امر سوم چہارم تجویز طلب کا بالکل بھی کوئی ذکر نہیں کیا تقریر بحیثیت موجودہ نہایت ناقص ہے اور اس سے ہدایت غلط ہوئی ہے اور مقدمہ کی تجویز از سر نو ہونی چاہیے بوقت تجویز مکرر جوری بروبرو ایسے سشن جج کے ہونی چاہیئے جو نسبت روداد مقدمہ کے کوئی رائے قائم نہ کرچکا ہو ضرورت اضافہ کرنے الزام دفعہ ۴۷۶ مجموعہ تعزیرات ہند پر لحاظ کیا جائیگا۔

ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ ہدایت کرتے ہیں کہ مقدمات کی سماعت مکرر عدالت مجاز اختیار سماعت میں عمل میں آوے گورنمنٹ سے یہ تحریک کی جائیگی کہ خاص سشن جج واسطے تجویز مقدمہ کے بعد جوری جدید بمقام بیلگام مقرر فرماوین۔

پارسنس صاحب جسٹس - یہ امر بہت تاسف کے قابل ہے کہ رائے اہل جوری کی اس تجویز مکرر میں قبول نہیں کیجاسکتی اور تجویز از سر نو کا حکم دینا مناسب ہے مگر میری رائے میں ہم سوائے اس طریقہ کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کرسکتے۔

ملزم پر اولاً یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اُسکے پاس ۳۴ قطعہ کاغذات جنپر مہرین یا دستخط یا دیگر علامات ونشانات جو واسطے تصدیق دستاویزات از قسم کفالت نامجات زر استعمال کئے جاتے ہین ملتبس کئے گئے تھے اس نیت سے تھے کہ مہر و دستخط و علامات ونشانات مذکور اس کام میں آوین کہ اوسنے تصدیق اون دستاویزات کی ہو جو آئندہ اون کاغذات پر جعلی بنائی جاوین اور یہ ایک جرم ہے جو حسب دفعہ ۴۷۵ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے"۔

اس دفعہ کے بموجب جرم قائم کرنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ اول یہ ثابت کیا جاوے کہ علامات یا نشان کسی مادہ پر ملتبس بنایا گیا دوسرے یہ کہ علامت یا نشان مذکور ایسا ہے جو واسطے تصدیق اون دستاویزات کے استعمال کیا جاتا ہے جنکا ذکر دفعہ ۴۶۷ مین ہے تیسرے یہ کہ مادہ مذکور

۱۸۹۰ء
مقدمہ [illegible]
بنام
ابا جی رامچندر

بقبضہ ملزم ہے اور جو تھے یہ کہ قبضہ اس نیت سے ہے کہ وہ علامت یا نشان اس کام مین آکے کہ
جو دستاویزات اوس مادہ پہ بالفعل جعلی بن چکی یا آیندہ جعلی بنائے جانے کو ہے اوسکی اصلی دستاویز
ہونے کی نمایش کرے یہ متعدد باتین صاف طور پر روبرو اہل جوری کے مع شہادت کے جو اونکے
متعلق تھی پیش کیجانی چاہیئے تہین اور اہل جوری کو یہ ہدایت ہونی چاہیئے تھی کہ وہ ملزم کی
نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۷۴ صرف اوس حالت مین صادر کرسکتے ہین کہ وہ ان تمام امور
کی تجویز بصیغہ اثبات کرین بجاے اسکے کہ ایسا کرین صاحب سشن جج نے اپنی ہدایت اہل جوری
کو اتنا بھی نہین کیا کہ تذکرہ دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کا کرین اور اس بات کا کیا ذکر ہے کہ خلاصہ
جرم متذکرہ کا اہل جوری کو سمجھایا ہو شروع کے اس فقرہ سے اُس مقدمہ مین ملزم پر یہ الزام لگایا گیا ہے
کہ اوسکے پاس دستاویزات جعلی ہین جو ایک جرم حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے"
اخیر بیان تک اگر آپ اس امر کی تجویز بصیغہ اثبات کرین کہ کاغذات جعلی ملزم کے پاس تھے + +
تو آپکو تجویز کرنا چاہیئے کہ وہ مجرم ہے" صاحب سشن جج نے اپنی تقریر مین ساتھ اہل جوری
کے تذکرہ صرف دوسرے جرم کا جسکا الزام ملزم پر لگایا گیا تھا یعنی پاس رکھنا دستاویزات جعلی کا
حسب دفعہ ۴۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند کیا ہے پس اگرچہ اہل جوری نے تجویز ثبوت جرم نسبت ملزم
کے حسب دفعہ ۴۷۴ صادر کی الا اوس تجویز کا قبول کرنا ناممکن ہے تجویز مذکور نسبت ایسے جرم کے
صادر ہوئی جسکی تشریح اونکے روبرو نہین کی گئی اور وہ شہادت جو واسطے تائید جرم مذکور کے
ضروری تھی کبھی اونکے سامنے پیش نہین کی گئی اور اوسکی نسبت صاحب جج بالکل ساکت
ہے۔

دوسرا الزام بمقابلہ ملزم کے یہ تھا کہ قطعہ دستاویزات مذکور الصدر اوسکے پاس تھا اس علم سے
کہ وہ جعلی ہین اور ساتھ اس نیت کے کہ وہ فریباً اور بددیانتی سے بطور دستاویزات اصلی استعمال
کی جائینگی تہین کہ یہ ایک جرم حسب دفعہ ۴۷۴ قابل سزا ہے" بموجب اس دفعہ کے الزام قائم کرنے کے
لیے اول اسبات کا ثابت کرنا ضرور ہے کہ دستاویزات ملزم کے پاس تہین دوم وہ یہ جانتا تھا کہ وہ جعلی
ہین اور اوسکی یہ نیت تھی کہ وہ فریباً اور بددیانتی سے بطور اصلی کے کام مین لائی جاوین اور تیسرے یہ کہ
دستاویزات مذکور اوس قسم کی ہین کہ جسکا ذکر دفعہ ۴۶۶ خواہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات مین ہے یہ متعدد امور
صاف طور سے مع شہادت متعلقہ اونکے روبرو اہل جوری کے پیش ہونے چاہیئے تھے اور اہل جوری
کو یہ ہدایت ہونی چاہیئے تھی کہ اونکو تجویز ثبوت جرم نسبت ملزم کے حسب دفعہ ۴۷۴ صرف اوس

حالت مین صادر کرنی چاہئے کہ وہ تجویز اون جملہ امور کی بصیغہ اثبات کرین مگر صاحب سشن جج نے اپنی تقریر مین ساتھ اہل جوری کے تذکرہ صرف امراول کا کیا اپنی تمام تقریر مین صاحب موصوف نے اہل جوری سے کہا ہے کہ امر قابل غور اونکے صرف یہ ہے کہ یہ دستاویزات جعلی ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئین یا نہین اور صاحب موصوف نے مقدمہ کو واسطے فیصلہ اہل جوری کے ساتھہ ان الفاظ کے چھوڑا ہے "اگر آپ یہ تجویز کرین کہ کاغذات جعلی ملزم کے پاس تھے جیسا کہ شہادت صریح برآمد کی وشہادت غیر صریح متعلق ایک کاغذ سے منجملہ اون کاغذات کے ساتھہ کاروبار ملزم کے ثابت ہوتا ہے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ ملزم کو مجرم تجویز کرین"۔ پس صاحب موصوف نے قطعاً بحث علم کو بشمول بحث نیت کے متروک کیا جو واسطے جواز تجویز ثبوت جرم کے قطعاً ضروری ہین اور جسکی نسبت ملزم کو یہ حق حاصل تھا کہ اظہار رائے اہل جوری کا کرائے علاوہ برین صاحب سشن جج نے اہل جوری کو نسبت قسم دستاویزات کے ہدایت نہین کی جو واسطے قائم کرنے جرم دفعہ ۴۷۱، ۴۷۴ کے ضروری ہے صاحب موصوف نے اگر تذکرہ کسیقدر صراحت کے ساتھہ کیا ہے تو صرف دستاویز نشان ۱۶ درج کا کیا ہے اور ایک مقام پر اوسکو اس طور پر بیان کیا ہے "ایک غیر صاف مسودہ بطور مشق جعل کمل کے ہے جو ہنوز کام مین نہین لایا گیا نہ بشکل موجودہ کام مین لایا جا سکتا ہے" اور ایک دوسرے مقام پر برعکس یا کوشش طیاری نسب نامہ بیان کیا ہے ایسی دستاویز ظاہر التعریف دفعہ ۴۶۴ خواہ ۴۷۴ مین داخل ہوگی بنسبت قسم دیگر دستاویزات کے صاحب جج ساکت ہین اور حال یہ ہے کہ بجز اسکے کہ دستاویزات مذکور داخل قسم مندکرہ دفعہ ۴۶۷ خواہ ۴۷۴ ہون تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۷۱ خلاف قانون ہے اور بجز اسکے کہ وہ داخل قسم مندکرہ دفعہ ۴۷۴ ہون حکم سزا خلاف قانون ہے اوس رائے اہل جوری کا قبول کرنا غیر ممکن ہے جو بعد ایسے غیر مکمل بیان خلاصہ مقدمہ اور بعد ایسی ناقص اور غلط ہدایت کے نسبت اون اجزا کے جنسے وہ جرم مرکب ہوتا ہے جسکی بابت اونکو رائے ظاہر کرنی تھی ظاہر کی گئی ظاہرا اہل جوری نے نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرائم حسب دفعات ۴۶۴، ۴۶۷ و ۴۷۱ بموجب اس ہدایت صاحب جج کے صادر کی ہے کہ اگر وہ یہ تجویز کرین کہ کاغذات بقبضہ ملزم تھے تو اونکو اوسکا مجرم ہونا تجویز کرنا لازم ہوگا یہ ہدایت صریحاً غلط ہے کیونکہ محض قبضہ سے جرم بمطلب کسی دفعہ کے منجملہ اون دفعات کے قائم نہین ہو سکتا تھا مجکو اس بات مین اتفاق ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کیے جاوین اور تجویز جدید کا حکم دیا جاے۔

سنہ ۱۸۹۵ء
مقدمہ قیصر ہند بنام راجی رامچندر

۱۸۹۴ء — ملکہ معظمہ قیصرہند بنام الہی رام چندر

تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوئی اور تجویز جدید کا حکم دیا گیا۔

نوٹ۔ بوقت سماعت سوم اہل جوری نے باتفاق ملزم کو بری کیا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈاوڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۵ — ۱۸۹۵ء ۲۳ - اپریل

ملکہ معظمہ قیصرہند بنام نوارا سے*

صفحہ ۱۶۸

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۸۸۔ ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ ارتکاب جرم منجانب باشندہ ملک غیر بیرون حدود برٹش انڈیا۔ اختیار سماعت عدالتہائے واقعہ برٹش انڈیا نسبت تجویز ایسے جرم کے۔

ملزم ملاقی مقام کا لوگی واقعہ برٹش انڈیا تھا اوسکا خاندان بگرول واقعہ ریاست بڑودہ کا تھا اوسکے باپ نے ملازمت سرکار برطانیہ اختیار کی اور بسبب ہمیشہ کالوگی میں اگرچہ واضح نہیں ہوتا کہ اوس نے ارادہ واپس جانے اپنے سکونت خاندانی واقعہ بگرول کا ترک کیا ہو ملزم بمقام ڈبھائی واقعہ ریاست بڑودہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی تعلیم جزواً بمقام کالوگی اور جزواً بڑودہ میں ہوئی ملزم نے محکمہ پیمائش بال پانچ محالات میں نوکری اختیار کی اور سرکار برطانیہ نے اونکی خدمات سپرد ریاست کیمبی کردیں اور پھر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ بزمانہ ملازمت ریاست کیمبی اوس نے رشوت لی مجسٹریٹ درجہ اول احمدآباد نے جنکے علاقہ کے اندر وہ ملا اور گرفتار ہوا کی نسبت مقدمہ کی سماعت کی اور تجویز ثبوت جرم صادر کی صاحب سشن جج نے تجویز ثبوت جرم کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ مجسٹریٹ موصوف کو کوئی اختیار تجویز کا نسبت ملزم کے حاصل نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ ملزم ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ حسب مراد دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہیں ہے اور بازرہ بحیثیت ملازم ملکہ معظمہ مستوجب سزا حسب دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند تھا اور مجسٹریٹ احمدآباد کو جنکے علاقہ میں وہ پکڑا گیا کوئی اختیار تجویز ملزم مذکور کا بروے دفعہ مذکور بابت ایسے جرم کے نہ تھا جسکا ارتکاب ریاست غیر میں ہوا۔

پارسنس صاحب جسٹس۔ عبارت ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ مندرجہ دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) کا تفسیر سختی کے ساتھ ہونی چاہیئے اور اوس میں باشندگان

ملکہ معظمہ داخل نہین سمجھے جاسکتے۔

اپیل منجانب لوکل گورنمنٹ بنارضی حکم بربست مصدورہ اسی ایم ٹی فلٹن صاحب سشن جج احمد آباد

ملزم ایک تلاٹی بمقام کالول واقع پانچ محال تہا اوسکی خدمات سرکار برطانیہ سے سپرد ریاست کیمبے کردی تہین اوس پر حسب دفعہ ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند الزام رشوت لینے کا ریاست کیمبے مین لگایا گیا تہا مجسٹریٹ درجہ اول احمد آباد نے اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم و حکم سزا سے قید محض دوماہ و ادا سے اکہار جرمانہ کا صادر کیا۔

بر طبق اپیل صاحب سشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ مجسٹریٹ کو کوئی اختیار تجویز مقدمہ کا حاصل نہ تہا کیونکہ ملزم رعیت ملکہ معظمہ نہ تہا اور جرم کا ارتکاب ریاست غیر مین بیان کیا گیا تہا۔

انتخاب تجویز صاحب سشن جج مندرجہ ذیل مین وجوہ بربست ظاہر کیے گئے ہین۔

"ملزم کا خاندان ابتدا از بکرول واقعہ ریاست گیکوار تہا اوسکے دادا نے جواب تک زندہ ہے ملازمت ایک دیسائی کی پانچ محال مین اختیار کی اور قریب پچاس برس کے ہوئے کہ اوس نے کالول مین رہنا شروع کیا مگر مکان اپنا بمقام بکرول قائم رکہا بیان کیا گیا ہے کہ اب وہ جزواً بکرول مین اور جزواً کالول مین رہتا ہے مگر ظاہرا کالول خصوص تر مقام اوسکی بود و باش کا ہے اوسکا پسر یعنی پدر ملزم ظاہرا قریب قریب ہمیشہ کالول مین رہا وہ ایک تلاٹی ملازمت سرکاری مین ہے اور اوس نے اپنے خاندان کی ترتیب بمقام کالول کی مگر اوس نے شادی اپنی بمقام ڈبہائی واقعہ قلمرو گیکوار کی اور زوجہ اوسکی مطابق دستور کے اپنے پہلے جننے کے واسطے اپنے باپ کے گہر گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم قلمرو برطانیہ سے باہر پیدا ہوا ملزم کی تعلیم جزواً بمقام کالول ہوئی اور بعدہ تعلیم اوسکی بمقام .... ہوئی بعد چہوڑنے مدرسہ کے ملزم چند سال تک ملازم ڈاکخانہ کا رہا اور بالآخر محکمہ پیمائش کال مین ملازم ہوا جسمین وہ اب بہی ملازم ہے۔

ان واقعات سے یہ واضح نہین ہوتا کہ ملزم رعیت ملکہ معظمہ ہے اوسکا خاندان بکرول کا ہے جو قلمرو گیکوار مین ہے اور اوسکی پیدایش قلمرو مذکور کی ہے اگر فرض یہ کیا جاوے کہ اوسکے باپ کی سکونت کالول مین ہے تو بہی اس امر سے ملزم کی قومیت بدلا سکے کہ اوسکو حقوق رعیت ملکہ معظمہ عطا ہون تبدیل نہین ہوسکتی محض مدت بود و باش سے باشندہ ملک غیر رعیت نہین ہوسکتا جبکہ وہ علاقہ اختیار سماعت سے باہر ہو قانون باہمی اقوام مولفہ ال صاحب

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منوارلے

سال ۱۹۰۶ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
شانتارام کے

صفحہ ۲۱۹)
یہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ ملزم کا باپ قلمرو برطانیہ مین پیدا ہوا تھا اور یہ بات ناممکن ہے کیونکہ
سنہ ۱۸۱۸ع تک پانچ محال مقبوضہ مہاراجہ سیندہیا تھے الا بجز اسکے کہ وہ ازروے پیدایش اصلی
رعیت ملکہ معظمہ ہو حسب احکام اسٹیٹیوٹ سنہ جلوس ملکہ این وہ ایسے پسر کو جو باہر پیدا ہوے
قومیت بخش نہین سکتا تھا (دیکہو تمام اسٹون لارپورٹ چانسری ڈویزن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۲)
اسکا نتیجہ اثر تفویض پانچ محال کا سنہ ۱۸۱۸ع مین یہ تھا کہ وہ تمام اشخاص جو اوس مین سکونت مستقل
رکھتے تھے رعایاے برطانیہ ہو گئے لیکن یہ امر مشتبہ ہے سواے اسکے کہ وہ پیشتر رعایاے
مہاراجہ سیندہیا تھے الا اگر یہ اثر بہی تھا تو اوس سے ہوا کہ رعیت ازروے پیدایش اصلی
نہوگا کہ جس سے اسٹیٹیوٹ سنہ جلوس ملکہ این باب ۵ اوسکے پسر کے متعلق ہو (کتاب بلیکسٹن
جلد ۲ صفحہ ۲۲۹)"

بنا راضی اس حکم بریت کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

شانتارام نارائن گورنمنٹ پلیڈر منجانب سرکار۔

میری یہ حجت ہے کہ ملزم ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ (۱) بوجہ پیدایش کے اور (۲) بوجہ
حاصل کرنے حقوق رعیت کے اور (۳) بوجہ ملازمت تحت گورنمنٹ برطانیہ کے ہے اور اسلئے
عدالتہاے برٹش انڈیا کو نسبت اوسکے اختیار سماعت حاصل ہے اوسکے دادا کی سکونت مستقل
بمقام کالون نہبت زمانہ قبل سکے تہی کہ مہاراجہ سیندہیا نے پانچ محال سپرد گورنمنٹ برطانیہ کئے
ملزم کے باپ کی نسبت یہ قیاس کرنا چاہئے کہ وہ بمقام سکونت مستقل دادا ملزم کے پیدا ہوا اور اس
طور پر رعیت مہاراجہ سیندہیا ہوا اثر تفویض مذکور کا یہ تہا کہ رعایاے ملک مفوضہ رعایا راوس
فرمانروائی ہوگئی جسکو ملک کا تفویض کیا گیا۔ قانون باہمی اقوام مولفہ فلی مور صاحب جلد اول صفحہ ۲۴۹
و قانون باہمی اقوام مولفہ ہوٹین صاحب نوٹ ضمیمہ در باب عطاے حق رعیتی و رسالہ کانسٹیٹیوشنل لا
مولفہ بروم صاحب صفحہ ۲۸۰۔ ان اسناد سے ثابت ہے کہ عطاے حق رعیتی نتیجہ تفویض یا
اضافہ قلمرو کا ہے نتیجہ یہ ہے کہ ملزم بذریعہ عطاے حق رعیتی رعیت ملکہ معظمہ ہو گیا علاوہ اسکے
مین یہ حجت کرتا ہون کہ بوجہ اختیار کرنے ملازمت سرکار برطانیہ کے وہ رعیت برطانیہ
ہو گیا اور اوس حیثیت سے اوسکی نسبت تجویز کا اختیار ہماری عدالتون
کو حاصل ہے پلیڈر موصوف نے حوالہ رسالہ قانون باہمی

سلطنت انگلشیہ کا رعیت خاص... نام نواب ...

اقوام مولفہ فلی مور صاحب جلد ا صفحہ ۱۹۲ و رسالہ قانون باہمی اقوام مولفہ ہوئیٹن صاحب صفحہ ۲۴۲ و قیصر ہند بنام مگن لال (۱) و سرکار بنام المیسٹن ہوٹ ویل وغیرہ (۲) و بمعاملہ درخواست اسپٹنی البکیش (۳) و مقدمات مجموعہ فارسیٹہہ صاحب صفحہ ۳۲ و اسٹیٹوٹ ۱۸۵۲ء جلوس ولیم چہارم باب ۸۵ دفعہ ۲۴ کا دیا۔

گوبردین ادہورام نرپالی سے منجانب ملزم جواب نہین لیا گیا۔

برڈووڈ صاحب جسٹس - ہم کوئی وجہ کافی اعتراض کی نسبت صحت اس تجویز صاحب سشن جج کے نہین دیکھتے کہ ملزم استغاثہ کا رعیت ہندوستانی ملکہ معظمہ نہین ہے ملزم مذکور بالتحقیق بروئے پیدائش اصلی رعیت ملکہ معظمہ نہین ہے کیونکہ وہ بمقام بکرول واقعہ ریاست بڑودہ پیدا ہوا تھا یہ بات بھی ثابت نہین کی گئی کہ اوسکا باپ رعیت ریاست گوالیار قبل اسکے کہ پانچ محال ۱۸۶۱ء مین تفویض گورنمنٹ برطانیہ کئے گئے تھا اگر وہ رعیت ریاست گوالیار اوسوقت ہوتا تو وہ بلاشبہہ رعیت برطانیہ بعد زمانہ مذکور ہو جاتا اور قومیت پسر مطابق قومیت باپ کے ہوتی یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ باپ کہان پیدا ہوا تھا مگر اوسکا ایک مکان بکرول مین تھا اور اگرچہ اوسنے ملازمت ریاست گوالیار پانچ محال مین اختیار کی الا یہ واضح نہین ہوتا کہ اوس نے کبھی نیت بکرول واپس جانے کی ترک کی اوسکا مکان بکرول مین اب بھی قائم ہے یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ پسر نے جو بوقت صدور تجویز ثبوت جرم نیت اوسکے منجانب مجسٹریٹ عہدہ اولی کا اول کا پانچ محال مین رکھتا تھا یہ نیت کی ہے کہ سکونت دائمی اپنی موضع مذکور مین اختیار کرے گا ان حالات مین ہمکو یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ وہ بذریعہ پیدائش اصلی رعیت ریاست بڑودہ ہے اور اوس نے اپنی قومیت تبدیل نہین کی بلاشبہہ بموجب دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) کے وہ بحیثیت ملازم ملکہ معظمہ مستوجب سزا بموجب مجموعہ تعزیرات ہند بابت ہر ایسے جرم کے ہے جسکا وہ اندر قلمرو کسی ریاست کے جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتی ہے مرتکب ہو۔ لیکن اوس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ مجسٹریٹ احمدآباد کو جسکے ضلع مین وہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۲۲

(۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۹ مقدمات فوجداری

(۳) رپورٹ کامن بینچ ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۵

حسب ۱۸۹۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہند
بنام
نتھو ارا ے

پکڑا گیا حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری اختیار سماعت تجویز نسبت اوسکے بابت ایسے جرم کے حاصل ہے جس کا مرتکب ہونا نسبت اوسکے ریاست کیمے مین بیان کیا جاتا ہے چونکہ ملزم ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ نہین ہے لہذا دفعہ مذکور کو اوس سے کچھ تعلق نہین ہے پس لازم ہے کہ ہم اپیل کو ڈسمس کرین۔

پارسنس صاحب جسٹس - ملزم بروے پیدایش ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ نہین ہے اوسکا باپ غالبا رعیت مہاراجہ صاحب گیکوار ہوگا کیونکہ وہ ریاست بڑودہ مین رہتا ہے اور یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ وہ ریاست مذکور سے باہر پیدا ہوا تہا ملزم خود ریاست بڑودہ مین پیدا ہوا تہا پس وہ رعیت مہاراجہ صاحب گیکوار ہے یہ سچ ہے کہ وہ اور اوسکا باپ دونون کبھی کبھی قلمرو برطانیہ مین رہے ہین لیکن سکونت سے بجز حیثیت عارضی کے اور کوئی حیثیت حاصل نہین ہوتی وہ حیثیت صرف اوسی وقت تک حاصل رہتی ہے کہ جب تک سکونت قائم رہتی ہے مگر یہ دلیل کی گئی ہے کہ چونکہ ملزم ملازم ملکہ معظمہ ہے لہذا اوس ملازمت کی وجہ سے وہ رعیت ہندوستانی ہے مگر اس مسئلہ کے واسطے کوئی سند نہین دکہلائی گئی اور مین اوسکے پذیرا کرنے سے معذور ہون مین تسلیم کرتا ہون کہ یہ ریاست واسطے اپنے ملازمان کے قانون وضع کرسکتی ہے اور اونکی نسبت استعمال اختیار سماعت کا کرسکتی ہے دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) مین یہ قرار دیا گیا ہے کہ بابت اون جرائم کے جنکا ارتکاب از طرف کسی ملازم ملکہ معظمہ کے اندر علاقہ کسی ایسی ریاست غیر کے ہو جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکہتی ہو بموجب مجموعہ مذکور سزا ہوسکتی ہے مگر بحث ہمارے روبرو یہ نہین ہے کہ آیا وہ جرم جسکی نسبت بیان ہے کہ ملزم نے ارتکاب اوسکا ایک ریاست غیر مین کیا قابل سزا ہے یا نہین بلکہ یہ بحث ہے کہ آیا کوئی ایسا قانون نافذ ہے یا نہین جسکے بموجب ملزم کی نسبت بابت جرم مذکور بمقام احمدآباد جہان وہ پکڑا گیا تجویز ہوسکتی ہو یا بہ تبدیل الفاظ ہمکو یہ تجویز کرنا ہے کہ آیا بموجب اوس قانون کے جو اس بارہ مین ہے جو محض دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ہے کسی مجسٹریٹ احمدآباد کو یہ اختیار حاصل ہے یا نہین کہ ملزم کی نسبت تجویز بابت ایسے جرم کے کرے جس کا ارتکاب ریاست غیر مین ہوا بغرض نفاذ عمل دفعہ مذکور کے یہ ضرور ہے کہ ملزم داخل تعریف رعیت ہندوستانی ملکہ معظمہ کے ہو کیونکہ دفعہ مذکور مین ذکر صرف اون اشخاص کا ہے میرے نزدیک الفاظ رعیت ہندوستانی ملکہ معظمہ کی تعبیر سختی سے ہونی چاہیے لہذا اون مین ملازمان ملکہ معظمہ داخل نہین سمجھے جاسکتے یہ بابت الفاظ مستعملہ دفعہ اوس بارہ مین

سنہ ۱۸۸۶ء

ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند بنام نتھوا راے

جو قانون منضبط ہوئے ہین اون سے صاف معلوم ہوتی ہے بموجب دفعہ ۲ ایکٹ اول سنہ ۱۸۴۹ء
عدالتہاے ہند کو دربارۂ تمام رعایاے گورنمنٹ برطانیہ کے اور تمام اشخاص ملازم صیغہ ملکی و فوج گورنمنٹ
مذکور پر جس زمانہ مین کہ وہ فی الواقع ملازم ہون اور چھ مہینے بعد تک اور تمام اون اشخاص پر جنہون
نے چھ ماہ تک اندر قلمرو برطانیہ واقع ہند بود و باش رکھی ہو اختیار سماعت دیا گیا تھا یہ ایکٹ
بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء کے منسوخ ہوا اور ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ء بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے منسوخ ہوا۔
احکام ہر دو ایکٹ آخر الذکر کے یکسان تھے ہر دو ایکٹ مین عدالت ہاے برٹش انڈیا کو اختیار سماعت
صرف نسبت رعاے برطانیہ اہل یورپ و ہندوستانی رعایاے ملکہ معظمہ کے دیا گیا تھا اور بقیہ دو قسم
کے اشخاص اختیار سماعت عدالت ہاے مذکور مین داخل نہین کئے گئے ایک ملازمان گورنمنٹ اور
دوسرے ساکنان۔ جو ایکٹ سابق مین داخل تھے یہ عدم ادخال ضرور بالقصد ہوگا اور وہی دفعہ ۱۸۹
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین قائم رکھا گیا ہے جو اب بجاے باب سوم ایکٹ ۱۱
سنہ ۱۸۷۲ء کے قائم ہے اور جسکی پابندی مقدمہ حال مین ضروری ہے پس ازانجا کہ ملزم رعیت ملکہ معظمہ
نہین ہے اور ملازمت گورنمنٹ برطانیہ اختیار کرنے سے ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ نہین ہوگیا
لہذا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو مقدمہ حال سے کچھ تعلق نہین ہوسکتا اور اوسکی
رو سے کسی عدالت کو اختیار تجویز کا اوسکی نسبت کسی مقام سے برٹش انڈیا مین کہ جہان وہ پکڑا گیا ہو
بابت ایسے جرم کے حاصل نہین ہے کہ جسکا ارتکاب اوس نے کسی مقام پر بیرون حدود برٹش
انڈیا کے کیا پس مجھہ پر یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ مجسٹریٹ مقام احمد آباد کو کوئی اختیار تجویز کا نسبت
ملزم کے حاصل نہ تھا مجھکو اس بحث مزید کے تجویز کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا اس امر کا اثر
نسبت بحث اختیار سماعت کے ہوگا یا نہین کہ خدمات ملزم منجانب گورنمنٹ برطانیہ سپرد اوس
ریاست ہندوستانی کے کردی گئی تہین جہان ارتکاب جرم کا ہوا اور بوقت ارتکاب جرم
مظہرہ ملزم کام ریاست مذکور کا کرتا تھا نہ گورنمنٹ برطانیہ کا۔ مین اپیل کے ڈسمس کرنے مین
اتفاق کرتا ہون چنانچہ حکام والا مقام نے یہ حکم دیا کہ اپیل جو منجانب گورنمنٹ پیش ہوئی تہی
ڈسمس کی جاے۔

اپیل ڈسمس ہوئی۔

صیغہ فوجداری

باجلاس فیرن صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام جیمس انگل

۱۸۹۵ع ۲ جولائی ۱
صفحۂ ۲۰۰

علاقہ - ضابطہ - اختیار سماعت - قیدی پر ایسے دو جرم لگائے گئے جن مین سے ایک کا ارتکاب علاقۂ اختیار سماعت سے باہر ہوا - عذر روبرو مجسٹریٹ کے کیا گیا - بعدہ عذر عدالت سشن مین حسب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا گیا - سپردگی مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعات ۵۳۱ و ۵۳۲ -

ملزم پر حسب دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) جرم بہگا لیجانے ایک عورت منکوحہ کا اور حسب دفعہ ۴۹۷ زنا کا لگایا گیا جس عورت کی نسبت بیان بہگا لیجانے کا ہے وہ بمبئی مین سکونت رکھتی تہی مگر زنا مظہرہ مقام کہنڈالا مین جو علاقہ سے باہر ہے وقوع مین آیا بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ بمبئی کے عذر نسبت اختیار سماعت بابت جرم زنا کے کیا گیا لیکن مجسٹریٹ نے عذر کو نامنظور اور ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد سشن کیا۔

بوقت تجویز مقدمہ منجانب ملزم ایک درخواست حسب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) اس مضمون سے کی گئی کہ حکم سپردگی منسوخ کیا جاوے اور تحقیقات جدید کا حکم اس بنا پر دیا جاوے کہ مجسٹریٹ کے اختیار سماعت کی نسبت عذر کیا گیا تہا -

بنا منظوری درخواست یہ تجویز ہوئی کہ حکم سپردگی (دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ملا کو (۱)) بموجب دفعہ ۵۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک حکم ہے اور حکم سپردگی کو ہرگز اس صورت کے منسوخ ہونا چاہیے کہ تجویز مقدمہ کے شروع ہونے سے پہلے ناانصافی ہوتی ہو -

ملزم پر حسب دفعہ ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع) جرم بہگالے جانے ایک عورت منکوحہ کا ۵ - نومبر سنہ ۱۸۹۴ع کو اور ارتکاب زنا کا حسب دفعہ ۴۹۷ قائم کیا گیا - زن منکوحہ جسکی بابت یہ الزام لگایا گیا تہا بمبئی مین سکونت رکھتی تہی لیکن جرم زنا کا ارتکاب بمقام کہنڈالا جو علاقہ سے باہر ہے بیان کیا گیا تہا -

بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ بمبئی عذر نسبت اوسکے اختیار سماعت بابت جرم زنا کیا گیا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۱۶

سنہ ۱۸۸۷ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
جیمس اکل

لیکن مجسٹریٹ نے اس عذر کو نامنظور کیا اور عذر مذکور کے تحریر کرنے سے انکار کیا حاکم موصوف نے ملزم کو واسطے تجویز کے بابت ہر دو جرم کے سپرد سشن کیا۔

اب مقدمہ واسطے تجویز کے روبرو عدالت سشن کے پیش ہوا۔

مسٹر جارڈین نے (ابمعیت کالن کیمبل) منجانب ملزم حسب دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء یہ درخواست کی کہ حکم سپردگی منسوخ کیا جاوے اور تحقیقات جدید کا حکم اس بنا پر دیا جاوے کہ نسبت اختیار سماعت مجسٹریٹ کے اوسوقت عذر کیا گیا تھا کہ جب تحقیقات اوسکے روبرو ہو رہی تھی۔

مسٹر رابرٹسن نے منجانب مستغیث یہ بحث کی کہ دفعہ ۵۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) متعلق ہے اور مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نتھاکو (۱) کا حوالہ دیا جس مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ سپردگی بعدالت سشن ایک حکم داخل دفعہ مذکور ہے کونسل موصوف نے یہ بھی حجت کی کہ بمبئی مقام مناسب واسطے تجویز جرم بھگا لیجانے مندرجہ دفعہ ۴۹۸ کے ہے اور چونکہ ملزم سپرد سشن بابت جرم مذکور اور نیز جرم زنا مندرجہ دفعہ ۴۹۷ کے بذریعہ ایک ایسے حکم سپردگی کے ہوا ہے جو منسوخ نہین کیا جا سکتا ہے لہذا دونوں جرائم کی نسبت تجویز عمل مین آنی چاہیئے ملزم اور کل گواہ باشندے ایک شخص کے ساکنان بمبئی مین کونسل نے دفعہ ۵۲۶ و ۵۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) پر استدلال کیا بموجب فرمان شاہی کے ہائیکورٹ کو اختیار قطعی فوجداری کا اس پریزیڈنسی میں حاصل ہے اور اختیار مذکور از روے دفعہ ۵۳۱ محدود نہین کیا گیا۔

فیرن صاحب جسٹس - مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نتھاکو (۱) مین یہ تجویز ہوئی ہے کہ سپردگی حسب مراد دفعہ ۵۳۱ - ایک حکم ہے میری دانست مین اس دفعہ کی تعبیر اس طور پر نہ کی جانی چاہیئے کہ گویا وہ بنفسہ مکمل ہے اور نہ اس طور پر کہ وہ کسی طرح پر کم یا محدود از روے احکام مندرجہ جزو آخر دفعہ ۵۳۲ کے کی گئی ہے۔ دفعہ ۵۳۱ صرف اون مقدمات سے متعلق ہے جن مین اختیار سماعت بوجہ ہونے تحقیقات یا تجویز یا دیگر کارروائی کے کسی رقبہ مقام غلط مین حاصل نہو لیکن دفعہ ۵۳۲ اون مقدمات سے متعلق معلوم ہوتی ہے جن مین مجسٹریٹ مجاز کارروائی کرنے کا نسبت جرائم کے بوجہ اونکے وقوع کے اندر علاقہ اوسکے اختیار سماعت کے ہوتا ہے مگر اوسکو اختیار سپردگی بعدالت ہائیکورٹ یا بہ عدالت سشن خواہ اسوجہ سے نہو کہ وہ صرف مجسٹریٹ درجہ دوم

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۲

مقدمہ ... بنام جمیس اجمل

ہے یا کسی دیگر وجہ سے باہر ہونے اندر علاقہ کے ہو۔

اس مقدمہ مین تجویز عمل مین آنے سے پہلے انفصالی نہین ہوسکتی گواہ یہان موجود ہین اور ہر طرح پر باسانی اب تجویز عمل مین آسکتی ہے ضرور ہے کہ مین منسوخی سپردگی سے انکار کرون لیکن بصورت تجویز ثبوت جرم کے شاید یہ مناسب ہو کہ یہ امر اجلاس کامل مین غور کئے جانے کے لئے باقی رکھا جاوے۔

اٹرنی منجانب مستغیث مسٹر اے الیف ٹرنر۔

اٹرنی منجانب مدعاعلیہم مسٹر ولکن۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۲۲ جون ۱۸۸۶ء

بمعاملہ گلاب داس بہائی داس +

صفحہ ... ۲۶۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۴۸۸ - امور قابل تجویز حسب دفعہ مذکور نسبت نان نفقہ زوجہ - استحقاق زوجہ نسبت نان و نفقہ علیحدہ کے علاوہ نفقہ دینے پر راضی ہونا - بیرحمی۔

قبل اسکے کہ مجسٹریٹ حکم حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) کے صادر کرے اوسکو یہ تجویز کرنی چاہئے کہ مستغیثہ زوجہ اوس شخص کی ہے جس سے وہ نان و نفقہ کا دعوی کرتی ہے اور نامبردہ نے مساۃ کو نان و نفقہ دینے سے انکار یا اوس مین تغافل کیا ہے۔

مستغیثہ بائی مانی نے دعوی نان و نفقہ کا اپنے شوہر گلاب داس بہائی داس سے حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا اثنائے کارروائیات مین گلاب داس نے یہ عذر کیا کہ اوسکی شادی مستغیثہ کے ساتھ بموجب دھرم شاستر کے جائز نہین ہے لیکن وہ اس بات پر رضامند ہوا کہ مین اپنے گھر مین اوسکو نان و نفقہ دونگا جیسا کہ مین ابتک دیتا آیا ہوں یہ اقرار قبول نہین ہوا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ یہ اقرار حسب منشائے دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہین ہے کیونکہ گلاب داس کو اپنی شادی جائز مستغیثہ کے ساتھ ہونے سے انکار ہے اور نامبردہ نے اوسکو بطور اپنی زوجہ کے اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کیا

تجویز ہوئی کہ کوئی سند واسطے اس بات کے نہین ہے کہ الفاظ "بطور اوسکی زوجہ کے" دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین داخل کئے جائین۔

+ درخواست فوجداری صیغہ نظر ثانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۶ء

مقدمہ مراکل بنام کن ڈیپا گونڈن (انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷۱) سے اختلاف کیا گیا۔

۱۸۸۶ء بمعاملہ گلاب داس بھائی داس

اس مقدمہ مین بائی مانی نے حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے واسطے صدور حکم کے درخواست کی جسکی رو سے اوسکے شوہر کو یہ ہدایت کیجاے کہ وہ اوسکو وظیفہ ماہواری بابت نان نفقہ کے ادا کرے اوسنے بیان کیا کہ وہ زوجہ جائز ایک شخص گلاب داس بھائی داس کی ہے اور وہ اوسکے ساتھہ ۲۵ برس تک رہی اور اوس نے اوسکو بلا کسی عذر یا وجہ جائز کے اپنے گہر سے حال مین نکالدیا اور اوسکو نان ونفقہ دینے سے انکار ہے۔

گلاب داس نے جواب دیا کہ بائی مانی کی شادی اوسکے ساتھہ بموجب دہرم شاستر ورواج کے جائز نہیں ہے اور مسماۃ نے فروری ۱۸۸۶ء مین خود اپنی خوشی سے اوسکی حفاظت مین رہنا ترک کیا اور وہ اوسکو اپنے گہر مین نان ونفقہ دینے پر راضی ہے جیساکہ وہ اب تک دیتا رہا

مجسٹریٹ درجہ اول نے گلاب داس کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زوجہ کو للعہ ماہواری بابت نان ونفقہ کے اون وجوہ سے ادا کرے جو انتخاب ذیل اونکی تجویز مین مندرج ہین۔

"مدعاعلیہ کو اپنی شادی سائلہ کے ساتھہ ہونے سے انکار نہین ہے بلکہ وہ محض یہ بیان کرتا ہے کہ بوجہ نہونے بعض رسوم کے مطابق دہرم شاستر ورواج کے شادی جائز نہین ہے اوسکو یہ جاننا چاہیے کہ شریف قوم کے ہندوؤن مین کہ اوس جات کا وہ ہے یہ دستور ہے کہ وہ اپنی دختران کی قبل اسکے کہ اونکی عمر ۱۱ سال کی ہو یا وہ سن بلوغ کو پہونچین شادی کرتے ہین اور بحث جواب مدعاعلیہ نے دربارہ عدم جواز شادی بعد اسکے کہ وہ سائلہ کو اپنے ساتھہ بطور اپنی زوجہ کے دو سال سے زیادہ تک رکھہ چکا پیش کی بیہودہ ہے اگر یہی فرض کیا جاے کہ بعض رسوم بوقت شادی عمل مین نہین آئین تو بھی چونکہ مدعاعلیہ نے بعد شادی مذکور کے سائلہ کو اپنے ساتھہ بطور اپنی زوجہ کے چوتھائی صدی سے زیادہ تک بلا کسی عذر کے رکہا لہذا اوسکی نسبت یہ قیاس کرنا چاہیے کہ اوسنے شادی کو جائز تسلیم کیا لیکن اگر مدعاعلیہ کی یہ خواہش ہے کہ اوسکی شادی سائلہ کے ساتھہ کالعدم اور ناجائز قرار دیجاے تو یہ ایک ایسی بحث ہے جسکی تحقیقات کرنیکا اختیار عدالت فوجداری کو حاصل نہین ہے اور اس لئے اوسکو چاہیے کہ وہ اوسکی بابت عدالت دیوانی سے درخواست کرے۔

"وعدہ مدعاعلیہ کا کہ وہ سائلہ کو کھانا کپڑا اور علیحدہ رہنے کو مکان دیگا یا اوسکو خاص اپنے گھر مین داخل کریگا بظاہر معقول و مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن وہ حسب منشاے دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہین ہے اسوجہ سے کہ (اول) مدعاعلیہ سائلہ کو اپنے ساتھہ بطور اپنی زوجہ کے رکھنے پر راضی نہین ہے اور (دوم) یہ کہ

بھائی داس

وہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی شادی سائلہ کے ساتھ جائز نہین ہے اور اسلئے وہ مستحق کسی وظیفہ نان ونفقہ کی مطابق قانون کے نہین ہے۔

"بناے انکار منجانب سائلہ نسبت رہنے مدعا علیہ کے ساتھ اون شرائط کے جو مدعا علیہ نے پیش کین معقول ہے کیونکہ جب مدعا علیہ سائلہ کو اپنے ساتھ بطور اپنی زوجہ کے رکھنے پر راضی نہین ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ شادی ناجائز ہے تو یہ فضول ہے کہ سائلہ جا کر اوسکے ساتھ رہے۔

"مدعا علیہ اپنی عرضی گجراتی مورخہ ۶- نومبر ۱۹۰۸ء مین جو روبرو مجسٹریٹ درجہ اول منتظم قسمت چوراسی کے بتاریخ ۱۲- دسمبر سنہ مذکور پیش کی گئی یہ عذر کرتا ہے کہ اوسوقت سے جبکہ سائلہ اوسکے گھر مین داخل ہوئی اوسکا چال چلن عیاشی کا اور نہایت نامناسب پایا گیا لیکن اثناے عرصہ دراز دو سال مین جس مین کہ وہ اوسکے ساتھ رہی مدعا علیہ نے کوئی کارروائی کسی قسم کی اوسکے آشناؤن کے فوجداری مین ماخوذ کرانے کے واسطے نہین کی ہے تاکہ اونکو سزا اوسکے ساتھ زناکاری کرنے کی ملتی اور اسلئے اس قسم کے قصور کی نسبت جو سائلہ سے اگر کوئی سرزد ہوا ہو یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اوسکو مدعا علیہ نے معاف کر دیا ہے اور اب یہ روا نہین رکھا جا سکتا کہ وہ اوسکے دعوی پر موثر ہو۔

"وجوہ بالا پر مین تجویز کرتا ہون کہ سائلہ مستحق نان ونفقہ ہے بلحاظ جایداد کثیر مقبوضہ مدعا علیہ کے جیسا کہ اوسنے فقرہ ۱۲ اپنی عرضی گجراتی مورخہ ۶- نومبر ۱۹۰۸ء محولہ بالا مین تسلیم کیا اور بلحاظ اوسکی بڑی وکالت کے کہ وہ ایک نہایت کامیاب وکیل اوس ضلع مین ہے مین خیال کرتا ہون کہ مبلغ للعہ ماہواری سائلہ کو آرام وعزت سے مطابق حیثیت اپنے شوہر کے رہنے کے واسطے کافی ہونگے لہذا مین حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہدایت کرتا ہون مدعا علیہ گلاب داس بھائی داس سائلہ بائی مانی عرف جمنا کو وظیفہ مبلغ للعہ ماہواری واسطے اوسکے نان ونفقہ کے تاریخ اس حکم سے ادا کرے"۔

بناراضی اوس حکم کے گلاب داس نے درخواست بحضور ہائیکورٹ حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گذرانی۔

برنین (بالشمول اونکے گوبردھن ایم تریپاٹھی) منجانب سائل۔ کوئی تحقیقات نسبت اس بحث کے نہین ہوئی کہ آیا بائی مانی مستغیثہ کو مکان سائل سے نکال دی گئی تھی یا اوس نے خود اپنی خوشی سے چھوڑ دیا تھا کوئی موقع ہمکو ہمارے گواہان سے اس امر کے استفسار کرنے کا نہین دیا گیا ہے ہم اپنی شادی جائز مستغیثہ کے ساتھ ہونے سے انکار کرتے ہین لہذا وہ مستحق دعوی کرنے نان ونفقہ کی ہم سے نہین ہے مگر ہم نے اوسکی پرورش اپنے مکان مین کرنے کا وعدہ کیا ہے جیسی ہم اب تک کرتے آتے تھے لیکن وعدہ قبول نہین کیا

مقدمہ گلاب داس بنام بھائی داس

لگیا ہے۔

گوکل داس کا ہنداس پاکہہ منجانب مستغیثہ مستغیثہ کو ایسے وعدہ سے انکار کرنا جائز ہے کیونکہ شوہر نے شادی سے انکار کیا اور اوسکو بطور اپنی زوجہ کے تصور نہین کریگا یہ طریقہ حسب منشار دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بیدردی کی حد تک پہونچتا ہے۔

[جارڈین صاحب جسٹس۔ مقدمہ مارک کال بنام کندپاگوندن (۱) سے تمہاری بحث کی تائید ظاہر ہوتی ہے؟

مقدمہ مذکور بحث حال کی نسبت مختتم ہے۔

مسٹر برنین نے جواب دیا مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہین کی ہے کہ سائل مرتکب زناکاری یا بیدردی کا ہے معیار جی دروی قانونی جسکی وجہ سے زوجہ مستحق دعوی کرنے نان ونفقہ علیحدہ کی ہوگی مقدمہ جمنا بائی بنام نراین مرشیو رپندسی (۲) مین یہ قرار دیا گیا ہے اور جب تک کہ سائل کا طریق عمل قانونی بے رحمی کی حد تک نہ پہونچے اوسوقت تک کوئی حکم نسبت نان ونفقہ کے مجسٹریٹ صادر نہین کرسکتا۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ چونکہ ہمارا فیصلہ حال ایک قسم کے بہت سے مقدمات سے متعلق ہوسکتا ہے اسلئے ہم کو وقت اوسپر غور کرنے کے واسطے لگا ہے بالخصوص زیادہ تر ہم نے یہ مناسب خیال کیا کہ بعض اسناد کا حوالہ دین جو بوقت سماعت بیان نہین کی گئی تہین مسٹر برنین نے بحث منجانب سائل مسٹر گلاب داس کے کی ہے کہ حکم مجسٹریٹ جس سے اوسکو ہدایت حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہوئی کہ وہ نان ونفقہ بائی مائی عرف جمنا کو ادا کرے اس عدالت سے بہ استعمال اختیار نگرانی منسوخ کیا جاوے۔

اس مقدمہ کو تجویز کرنے کے واسطے سب سے اول یہ ضرور ہے کہ اس امر پر غور کیا جاوے کہ واضعان قانون کا مقصود دربارہ منشا و غرض باب ۳۶ کے کیا تہا جسکا عنوان یہ ہے نفقہ زوجات واطفال کی پرورش" سرجیمس فٹراسٹیفن صاحب اس بات کو بطور ایک طریقہ انسداد یا دہلی یا کم از کم انسداد اوسکے نتائج کے" بیان کرتے ہین (تواریخ قانون فوجداری انگلستان جلد ۳ صفحہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

(۲) " " بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴

بھاگمل گلاب داس
بھائی داس

۳۴۳ - اسٹیٹیوٹ ہاے انگلستان وفیصلجات جنسے واضعان قانون ہند ضرور واقف ہونگے جبکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیاگیا تہا مذکرہ تجویز ویسٹ صاحب جسٹس بمعاملہ عرضی شیخ فخرالدین مین (۱) ہے فیصلہ بمقدمہ ٹامسن (۲) بہی ایک سند نسبت اس امر کے ہے کہ منشاے باب ما بہ البحث محدود تجویز کیا جاے اور مجسٹریٹ بجز اوس صورت کے جو اوس مین محکوم ہے اختیار سماعت نسبت تنازعات ازدواج کے جو عدالت ہاے دیوانی کو حاصل ہے استعمال نہین کرسکتا یہ تجویز ہوئی تہی کہ درحالیکہ زوجہ نے مکان اپنے شوہر کا خود اپنی خوشی سے بر بناے بدسلوکی کے چہوڑ دیا تو وہ مستحق مجسٹریٹ سے حکم واسطے کفاف علیحدہ کے حاصل کرنیکی نہین ہے ازروے الفاظ دفعہ ۴۸۰ کے زوجہ کو یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ شوہر اوسکی پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کرتا ہے مقدمہ ٹامسن مطابق مقدمہ فلین گن بنام بشپ ویرمتہہ (۳) منفصلہ کوئنس بینچ بر بناے ایکٹ آوارگان نمبرہ جلوس جارج چہارم ضمن ۳ دفعہ ۳ کے ہے جس مین الفاظ ارادتًا انکار یا تغافل کرنا زیادہ تر مثل الفاظ مستعملہ دفعہ ۴۸۸ ہین مقدمہ مین جسکا ذکر کیاگیا ہے مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ شوہر مرتکب بدسلوکی کا ہوا ہے لارڈ کیمبل صاحب چیف جسٹس تجویز صادر کرنے مین یہ فرماتے ہین بحث اب روبرو ہمارے یہ ہے کہ آیا بر بناے واقعات متذکرہ بالا کے شوہر جسنے اپنی زوجہ کو وظیفہ دینیکا وعدہ کیا ہے اور وعدہ مذکور کو ایفا نہین کیا ہے اور اسیوقت اوس سے اونے اوراپنے ساتہہ رہنے کی استدعا کرتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے (اور مین یہ فرض کرونگا کہ نامبردہ نے اوسکے ساتہہ اس طرحپر بدسلوکی کی ہے کہ اگر وہ نالش واسطے علیحدگی طعام وبستر کے دائر کرتی تو وہ کامیاب ہوتی اور شوہر قابل مواخذہ اوس شخص کے ہوتا جو اوسکو واسطے ضروریات کے قرض دیتا) مرتکب جرم ارادتًا اپنی زوجہ کی پرورش سے انکار کرنے کا ہوا ہے میری یہ راے ہے کہ اس سے کوئی جرم نہین کیا ہے اور تجویز ثبوت جرم خلاف قانون ہے ایک ایکٹ حال مین صادر ہوا ہے جس مین ایسے احکام مندرج ہین جبکہ ایکٹ اثر پذیر ہوگا نہایت ٹہیک ومفید معلوم

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۰

(۲) رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۲۰۰

(۳) رپورٹ ایلیس وبلیکبرن صاحبان جلد ۱ صفحہ ۴۰

خلاصہ مقدمہ معاملہ گلاب داس بھائی داس

ہونگے از روے ایکٹ مذکور کے علیحدگی کا حکم عدالت سے صادر کیا جاسکتا ہے اور شوہر وظیفہ زر دنان ونفقہ اپنی زوجہ کے واسطے دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے لیکن جبکہ یہ تجویز ثبوت جرم عمل مین آئی تو کوئی ایسی شے جیسی کہ علیحدگی حکم عدالت سے ہوتی ہے معلوم نہین تھی اور جب تک کہ علیحدگی قانونی طعام و بستر سے نہین ہوتی تھی کل حقوق رشتہ ازدواج کے کامل طور سے جاری رہتے تھے اس صورت مین صاحبان جسٹس کی نسبت یہ معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے یہ فرض کیا ہے کہ چونکہ زوجہ کو معقول وجہ اس امر کی ہوسکتی ہے کہ وہ واپس آنے اور اپنے شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار کرے نامبردہ مستوجب اس جرم کا ہے کہ اوسنے اوسکی پرورش کرنے سے حسب ایکٹ آوارگان کے دیدہ ودانستہ انکار کیا لیکن مین خیال کرتا ہون کہ یہ معاملہ اس طور پر نہین ہے کسی بدظنی سابقہ سے خواہ وہ کیسا ہی سخت ہو زوجہ کو یہ جائز نہ ہوگا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ جانے اور رہنے سے انکار کرے اگر اوسکا شوہر چاہے کہ زوجہ ایسا کرے جیسی کہ صورت قانون ہے اگرچہ اوسکے اندیشے بنا د معقول طور پر مبنی تھے تو بھی یہ نہین کہا جاسکتا کہ کوئی انکار شوہر نے دیدہ ودانستہ نسبت پرورش اپنی زوجہ کے کیا اور اس لئے تجویز ثبوت جرم منسوخ ہونی چاہیے۔"

مقدمہ ٹامس بنام الساپ(۱) مین جسمین صاحبان جسٹس نے یہ تجویز فرمائی کہ صحت جسمانی زوجہ کے واسطے یہ خطرناک ہے کہ وہ اوس ہمخانگی مین واپس آوے جسکا وعدہ اوسکے شوہر نے کیا جسکو اوس نے بوجہ تشدد و بدسلوکی کے چھوڑ دیا تھا عدالت کونسل بینچ نے اوس حکم مین دست اندازی کرنے سے انکار کیا جسکی روسے اوسپر وظیفہ ہفتہ وار ادا کرنا ضرور تھا مقدمہ حسب اسٹیٹوٹ سنہ ۱۳و۲۳ جلوس دکٹوریا باب ۱۲۲ دفعہ ۳۳ کے تھا اور مقدمہ فلین گن بنام اوورسیرس آف بشپ ویرمتھ (۲) سے اس بنا پر ممیز کیا گیا کہ قانون حال بالکل مختلف بلحاظ منشا و نتیجہ کے ہے اور بہت مختلف عبارت مین بیان کیا گیا ہے چونکہ ایکٹ سابق پارلیمنٹ کا بہت قریب قریب دفعہ ۴۸۸ کے بلحاظ عبارت کے ہے اور ایکٹ آخر الذکر نہین ہے اسلئے مین خیال کرتا ہون کہ ہماری رہنمائی مقدمہ فلین گن بنام اوورسیرس آف بشپ ویرمتھ (۱) سے ہونی چاہیے باوصف اس امر کے (بلکہ کسیقدر بدلیل قوی) حکم شرط متنذکرہ دفعہ ۴۸۸ کی رو سے مجسٹریٹ پر یہ غور کرنا لازم ہے کہ آیا زوجہ کو جو درخواست انکار شوہر سے

(۱) لا رپورٹ کونسل بینچ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ (۲) رپورٹ الیس بلیکیری صاحبان جلد ۸ صفحہ ۱۰۴

بمعاملہ گلاب داس
جمائی داس

کرتی ہے کہ وہ اوسکے ساتھ رہے کافی وجوہ واسطے انکار کرنے درخواست مذکور کے ہین مجسٹریٹ کو چاہئے کہ ہر یک وجوہ انکار پر لحاظ کرے جو زوجہ نے بیان کئے اور ایک حکم باوجود ایسی درخواست کے صادر کرے اگر اوسکا یہ اطمینان ہو کہ ایسا شخص زناکاری مین رہتا ہے یا اوس نے اپنی زوجہ کے ساتھ عادتاً بے رحمی سے برتاؤ کیا ہے اس حکم سے وہ مشکلات رفع ہو جاتی ہین جنکا حوالہ لارڈ کیمبل صاحب نے مقدمہ فلین گن بنام بشپ دیر متھہ مین دیا ہے۔

مقدمہ مرجوعہ عدالت ہذا مین کوئی بیان خلاف شوہر کے زناکاری یا عادتاً بے رحمی کا نہین ہے بحث یہ باقی رہتی ہے کہ آیا بصورت نہونے ایسے طریق عمل کے کوئی حکم بمقابلہ نامبردہ کے صادر کیا جا سکتا ہے یعنی آیا مجسٹریٹ کی اس تجویز کہ دیگر کافی وجہ ہے جس سے کہ زوجہ ایسے وعدہ سے انکار کرتی ہے حاکم موصوف کو اختیار حکم مذکور کے صادر کرنے کا ہے لیکن اگر بغیر فیصلہ کرنے کے یہ فرض کیا جائے کہ ایسا اختیار حاصل ہے تو میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ نے اپنی تعبیر الفاظ دفعہ ۴۸۸ مین جو نسبت وعدہ شوہر کے ہے اور اپنی اس تجویز مین بھی کہ مستغیثہ جو ہندو ہے اور جس نے اپنے تئین زوجہ گلاب داس بیان کیا ہے مستحق بربناے واقعات کے نان ونفقہ علحدگی ہے دو غلطیان قانونی کی ہین جنکی وجہ سے ہم کو یہ ترغیب ہوئی چاہئے کہ اونکے حکم کو منسوخ کرین سو بائی مانی کو وہ دادرسی عطا کرین جسکی اوس نے استدعا کی ہے زوجہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مین گلاب داس کے ساتھ ۲۵ سال تک رہی اور چند ماہ پیشتر مین نے علحدہ رہنا و نان ونفقہ مانگنا شروع کیا فریقین مین یہ جھگڑا ہے کہ آیا گلاب داس نے اوسکو مکان سے نکال دیا جیسے کہ زوجہ بیان کرتی ہے یا آیا جیسے کہ نامبردہ بیان کرتا ہے زوجہ نے خود اپنی خوشی سے مکان چھوڑ دیا مجسٹریٹ کا اس بحث کی تجویز مین قاصر ہونا مساوی ترک کرنے اس تجویز کے ہے کہ آیا گلاب داس نے اوسکی پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کیا بمعاملہ ٹامسن (۱) جسکا حوالہ پیشتر دیا گیا ہے تنہا اس بنا پر ہم کو لازم ہے کہ مقدمہ کو مکرر شروع کرین کیونکہ گلاب داس قابل الزام نہین ہے جب تک کہ غفلت یا انکار ثابت ہو علاوہ بران کارروائیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا

(۱) رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۰۲

مطالعہ ۱۸۸۳ع
بعدالت گلاب داس
بھائی داس

اقرار جو عدالت مجسٹریٹ مین کیا گیا خود اپنے مکان مین بائی مانی کی پرورش بخوشی وتا سائیر کرنے کا ہے مین اب مجسٹریٹ کی تجویز کو نسبت اقرار مذکور وانکار کے نقل کرونگا وہ یہ تحریر کرتے ہین "وعدہ مدعاعلیہ کہ وہ زوجہ کو کہانا وکپڑا وعلیحدہ رہنے کو مکان دیگا یا اوسکو خاص اپنے گہر مین داخل کرلےگا یہ بظاہر معقول اچہا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ حسب منشاے دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہین ہے اسوجہ سے کہ اول مدعاعلیہ اپنے ساتہہ سائلہ کو بطور اپنی زوجہ کے رکہنے پر راضی نہین ہے اور دوم یہ کہ وہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی شادی سائلہ کے ساتہہ جائز نہین تہی اور وہ مستحق کسی وظیفہ نان ونفقہ کی مطابق قانون کے نہین ہے بناے انکار منجانب سائلہ نسبت رہنے ساتہہ مدعاعلیہ کے اون شرائط پر جنکا اوس نے وعدہ کیا ہے معقول ہے کیونکہ جب مدعاعلیہ سائلہ کو اپنے ساتہہ بطور اپنے زوجہ کے رکہنے پر راضی نہین ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ شادی ناجائز ہے تو یہ فضول ہے کہ سائلہ جاکر اوسکے ساتہہ رہے کوئی سند واسطے اس مسئلہ کے نہین دیکہی ہے کہ الفاظ "بطور اوسکی زوجہ کے" دفعہ ۴۸۸ مین پڑہنے چاہین اور کوئی سند ہم کو دکہلائی نہین گئی ہے ہمنے حوالہ مقدمہ مرکل بنام کن ڈیاگنودن (۱) کا دیا ہے جس سے مجسٹریٹ کی راے کی تائید ظاہر ہوتی ہے لیکن اوس مین خاص واقعات مندرج ہین اور اوسکو بہ تعظیم تمام ذیعلم صاحبان جج کے جنہون نے اوسکو فیصل کیا مجکو وقت عام طور پر متعلق کرنے مین ہے مین نہیز خیال کرتا ہون کہ عدالتون کو کوئی معقول ذریعہ انتظامات خانگی کی ہدایت یا قواعد خانگی کے منضبط کرنے کا نسبت بزرگ خاندان کے ہے مدراس کی تجویز مجکو اصولاً خلاف قواعد دہرم شاستر کے معلوم ہوتی ہے جنکی نسبت بحث غور کی ہوئی تجویز عدالت مین جس مین میلول صاحب ووسیٹ صاحب جسٹسان نے مقدمہ جمنا بائی بنام نارائن مورلیشور پنڈسی (۲) مین کی گئی تہی غرض دفعہ ۴۸۸ کی میری راے مین یہ ہے کہ کفاف دیا جاے اور نہ کہ فرائض زناشوئی کا نفاذ کیا جاے اگر واضعان قانون کا یہ منشا تہا کہ اقرار عورت کے ساتہہ بطور زوجہ کے رہنے کا ہونا چاہیئے تو مین خیال کرتا ہون کہ وے اون الفاظ کو استعمال کرتے اور بہت سی صورتین ہین جو خیال کیجاتی ہین جہان یہ خلاف انصاف ہوگا کہ شوہر پر یہ لازم ہو کہ حقوق زناشوئی کو تسلیم کرے مثلاً

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۱

(۲) ,, ,, ,, بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴

سنہ ۱۸۷۹ع
بھاند گلاب داس
بھائی داس

جبانکہ اوسکے ایسا کرنے سے زوجہ کو یہ اجازت ہو کہ وہ نان و نفقہ علٰحدہ بذریعہ درخواست روبرو مجسٹریٹ کے حاصل کرے محض اس وجہ سے کہ شوہر بذریعہ طریق عمل یا الفاظ کے ایسے معاملات مین صلح کرنے سے انکار کرتا ہے جبانکہ وہ خیال کرتا ہے کہ اوسکا مقدمہ دادرسی دیوانی کا ہے لگر مجسٹریٹ کا قانون درست ہے تو اختیار عدالت ہاے دیوانی کا زیادہ تر زائل ہو جاویگا اور نازک قسم کی بحثون کی تجویز بذریعہ کم مناسب ضابطہ کے عدالت ہاے مجسٹریٹ مین کیجاویگی جو منشاے واضعان قانون کا نہین ہو سکتا ہے۔

اون اسناد سے جنکو مین نے نقل کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اس بحث کی تجویز کرنے مین کہ آیا زوجہ کو علٰحدہ رہنا جائز ہے ہم کو قانون دیوانی متعلق خیال کرنا چاہئے جو مقدمہ حال مین قانون اہل ہنود ہے یہ امر کہ آیا واقعات تجویز شدہ بروے دہرم شاستر اسلئے کافی ہین کہ بائی مانی نان و نفقہ کی علٰحدہ مستحق ہو بلاشک ایک بحث قانونی اور ایک بناے نالش دیوانی مین واسطے اپیل دوم کے ہے لہذا از روے ہمارے ضابطہ کے اوسکا فیصلہ بہ صیغہ ہمارے اختیار نگرانی کے کیا جا سکتا ہے وجوہ جنکی بنا پر زوجہ نان و نفقہ علٰحدہ طلب کر سکتی ہے دہرم شاستر مولفہ مین صاحب دفعہ ۱۴۱۴ (طبع چارم) اور کتاب مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان صفحات ۲۴۵ و ۵۹ و ۵۹۲ مین مندرج ہین جہان کہ اسناد جمع کی گئی ہین مجسٹریٹ نہین بیان کرتے ہین اور یہان یہ بحث نہین کی گئی ہے اور نہ مسل سے کوئی وجہ ظاہر ہے جسکی روسے مستغیثہ مطابق دہرم شاستر کے مستحق ہو چونکہ مجسٹریٹ نے تغافل یا انکار منجانب گلاب داس سے کے تجویز نہین کی ہے لہذا بائی مانی پر لازم ہے کہ جائز وجہ اپنے علٰحدہ رہنے کی ثابت کرے مقدمہ سدلنگ آپا بنام سداوا (۱) ملاحظہ طلب جیسا ویسٹ صاحب جسٹس نے مقدمہ شیخ فخرالدین (۲) مین بیان فرمایا ہے کہ یہ عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے اور یہ اوسکا استحقاق باہمی ہے کہ زوجہ کی پرورش تا مقدور امکان مین کرے" اسکی کمتر ضرورت ہے کہ مقدمات غیر معمولی پر غور کیا جاے مثلاً جہان کہ شوہر عارضہ جذام اور آتشک مین مبتلا ہے اور حقوق زناشوی پر اصرار کرتا ہے جیسے مقدمہ بائی پریم کنور بنام بھکیا کلیانجی (۳) مین کیا تہا یہ قرین قیاس

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۲۴

(۲) ایضاً " " جلد ۹ صفحہ ۴۵

(۳) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۰ صیغہ اپیل دیوانی۔

ہے کہ مجسٹریٹ کو کوئی بڑی دقت ایسے حالات مین انصاف کارروائی کرنے کی نہین ہوگی جبکہ وے واقع ہون لیکن لازم ہے کہ دے اوس شے کو بطور بیدردی قانونی کے تصور کرین جسکو عدالتون نے ایسا تجویز نہین کیا ہے اور یہ خیال کرنے مین کہ کن صورتون مین زوجہ قانوناً اپنے شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اونکی رہنمائی فیصلہ میلول صاحب مصدرہ مقدمہ جمنا بائی بنام نارائن مورلیشور بنڈسی (۱) سے ہوگی۔ | معاملہ گلاب داس بھائی داس

بالآخر مین یہ تحریر کرونگا کہ وہ بحثین جنکا فیصلہ مقدمہ حال مین اثبات مین ہونا چاہئے قبل اسکے کہ بائی مانی مستحق حکم مجسٹریٹ کی تجویز کی جاسکتی ہے یہ ہین کہ آیا بائی مانی کی شادی گلاب داس کے ساتھ جائز طور پر ہوئی ہے اور آیا اسکا نامردہ سے علیحدہ رہنا جائز ہے یہ عذر کیا گیا ہے کہ تجویز مجسٹریٹ نسبت امر اول کے ناقص ہے اور وہ شہادت ناقابل تسلیم پر اور بلا سماعت عام شہادت گلاب داس پر مبنی ہے یہ تجویز کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا یہ معاملہ اس طور پر ہے یا نہین کہ بائی مانی کل مناسب چارہ کار حاصل کر سکتی ہے اور ان کی اور دیگر ہم شکل بحثون کی بصورت مناسب عدالت دیوانی مین تجویز کرا سکتی ہے اگر وہ وہان نالش کرے میری دانست مین زوجہ کو وہان ابتدا مین جانا چاہئے تھا اور کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسکو اس حکم سے ایذا پہونچے جو ہم اب بہ منسوخی اوس حکم کے صادر کرتے ہین جو مجسٹریٹ نے صادر کیا تھا۔

پارسنس صاحب جسٹس - مین حکم کے منسوخ کرنے مین اتفاق کرتا ہون مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہین کی ہے کہ سائل نے مستغیثہ کی پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کیا نہ اونہون نے یہ تجویز کی ہے کہ مستغیثہ زوجہ سائل کی ہے اثنائے مقدمہ مین سائل نے مستغیثہ کی پرورش اس شرط پر کرنے کا اقرار کیا کہ وہ اوسکے ساتھ رہے زوجہ نے اقرار مذکور سے انکار کیا کیونکہ کار دعائیان حال مین سائل نے اوس رسم شادی کے جائز ہونے سے انکار کیا جو ۵ ۱ سال گذرنے فیمابین نامردہ اور مستغیثہ کے عمل مین آئی تھی ایسی وجہ انکار میری راے مین کافی نہین ہے جس سے مجسٹریٹ کو یہ جائز ہو کہ حکم حسب دفعہ ۴۸۸ باوجود اقرار کے صادر کرین۔

حکم منسوخ ہوا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس کامل

بہ اجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و جارڈین صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۱۸۹۱ء ۹ جولائی

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند وغیرہ +

صفحہ انڈین لاء رپورٹ ۲۰۳

ایکٹہائے قمار بازی (ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء) و ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء دفعہ ۱۲ آلہ قمار بازی۔ معنی الفاظ مذکور۔

حسب مراد دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۷ء مجریہ بمبئی مرمہ از روے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کے سکہ آلہ قمار بازی نہین ہے۔

الفاظ آلہ قمار بازی مستعملہ دفعہ ۱۲۔ ایکٹ سنہ ۱۸۸۷ء سے مراد وہ آلہ ہے جو واسطے غرض مذکور کے بنایا گیا ہو یا مقصود ہو۔

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹھل (انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹) کی تقلید کی گئی

یہ اپیل منجانب لوکل گورنمنٹ بناراضی حکم بریّت مصدورہ مسٹر ڈیلس برون صاحب مجسٹریٹ درجہ سوم مقام بیلگام کے ہے۔

ملزمان کو پولیس نے از روے دفعہ ۱۲۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء مرمہ از روے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کے شارع عام پر قمار بازی کرنے کی علت مین گرفتار کیا۔

صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دیا کہ ملزمان اوس قسم کی قمار بازی کرتے تھے جس مین چند سکے اوپر اوچھالے جاتے ہین اور جملہ وہ سکے جو اس طور پر گرتے ہین کہ اونکی نامزدہ سمت اوپر کی جانب رہے وہ پھینکنے والا جیتتا ہے لہذا آلہ قمار بازی وہ سکہ یا سکے تھے جو اوپر کی جانب اوچھالے جاتے تھے صاحب مجسٹریٹ نے بربناے سند مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹھل (۱) کے یہ تجویز کی کہ سکہ آلہ قمار بازی حسب مراد دفعہ ۱۲۔ ایکٹ قمار بازی بمبئی (نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء) کے نہین ہے لہذا مشارالیہ نے ملزمان کو بری کیا۔

+ اپیل فوجداری نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ء

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹

۱۸۹۰ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند

بناراضی اس حکم ہدایت کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔
شانتارام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار۔ صاحب مجسٹریٹ نے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء پر لحاظ نہین کیا ہے جسکی رو سے ایکٹ بمبئی نمبر ۴ ۱۸۸۷ء کی ترمیم ہوئی ہے الفاظ آلہ قماربازی سے وہ شے مراد ہے جسکی بابت یا جسکے ذریعہ سے قمار بازی کی جاوے۔ تعریف مندرجہ ایکٹ مذکور اسقدر وسیع ہے کہ اوس مین سکّے داخل ہین۔ نظیر مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹھل (۱) مقدمہ واٹسن بنام مارٹین (۲) پر مبنی ہے جسکی تقلید بموجودگی قانون حال کے نہ ہوگی۔
واسدیو گنگیش ہینڈلر کر منجانب ملزمان۔ وہ فعل جو نسبت ملزمان کے بیان کیا گیا ہے داخل دفعہ ۱۲۔ ایکٹ قماربازی بمبئی (نمبر ۴ ۱۸۸۷ء مرمہ ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء) کے نہین ہے سکّے آلات قماربازی نہین ہین مقدمہ واٹسن بنام مارٹین (۲) نظیر از روے اسٹیٹیوٹ جارج چہارم باب ۴۰ دفعہ ۴ کے تھی واضعان قانون انگلستان نے صریحًا لفظ سکہ کو تعریف الفاظ آلہ قماربازی مین داخل کیا ہے دیکھو اسٹیٹیوٹ ۳۱ و ۳۲ جلوس وکٹوریا باب ۵۲ دفعہ ۳ و اسٹیٹیوٹ ۳۲ و ۳۳ جلوس وکٹوریا باب ۴۰ دفعہ ۳ واضعان قانون ہند بھی اس قسم کی راے بصراحت ظاہر کرتے اگر اونکی یہ منشا ہوتی کہ سکون کو آلات قماربازی تصور کرنا لازم ہے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء سے محض یہ غرض تھی کہ بارش کی نسبت بازی لگانے کا انسداد کیا جاوے۔ دیکھو گورنمنٹ گزٹ بمبئی بابت ۱۸۹۰ء حصہ پنجم صفحہ ۴۶ تا نیا سکے کے اوچھالنے کا کھیل قماربازی نہین ہے (ملکہ معظمہ بنام ڈی کوزا (۳) اور نہ وہ بازی ہے الفاظ یا دیگر آلات قماربازی مندرجہ دفعہ ۱۲۔ ایکٹ مذکور ایسے الفاظ ہین جنکے عام معنی ہین لہذا اونکی تعبیر الفاظ تاش پانسہ دگونٹر کے ساتھ جو ماقبل اونکے واقع ہین کرنی چاہیے۔ قوانین تعزیری کی تعبیر نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے۔
برڈوڈ صاحب جسٹس۔ گوبند پرسرام و دو دیگر اشخاص ملزمان کو پولیس نے اس جرم کی علت مین گرفتار کیا کہ نامبردگان زرنقد پر آلات قماربازی سے شارع عام مین کھیلتے تھے اور روبرو صاحب مجسٹریٹ درجہ سوم کے نامبردگان حسب ضمن (الف) دفعہ ۱۲۔ ایکٹ بمبئی ۱۸۸۷ء بابت انسداد قماربازی کے ملزم قرار دیے گئے صاحب مجسٹریٹ نے یہ راے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۹
(۲) مقدمات فوجداری مولفہ کاکس صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۵
(۳) " " " " جلد ۱۵ صفحہ ۲

۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
گو بند

قرار دی کہ ملزمان اوس قسم کی قمار بازی کرتے تھے جس مین متعدد سکّے اوپر اوچھالے جاتے ہین اور کل وہ سکّے جو اس طور پر گرتے ہین کہ اونکی نامزدہ سمت اوپر کی طرف ہو وہ سب سکّے پھینکنے والا جیتتا ہے یہ تقلید نظیر ملکہ معظمہ بنام وٹھل (۱) کے جس مین مقدمات ملکہ معظمہ بنام راما (۲) ووائٹس بنام مارٹین (۳) کی تقلید کی گئی ہے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ سکّے آلات قمار بازی حسب مراد ایکٹ مذکور کے نہین ہین اور مشارالیہ نے ملزمان کو بری کیا۔

گورمنٹ بمبئی نے بنا راضی حکم برات کے بالخصوص اس بنا پر اپیل کیا ہے کہ ترمیم ایکٹ بمبئی نمبر ۴ ۱۸۶۶ء کو بذریعہ ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء کے ہوئی ہے صاحب مجسٹریٹ نے نظرانداز کیا ہے اور حسب مراد ایکٹ بارے مذکور کے سکّوں کو آلہ قمار بازی قرار دینا لازم ہے بموجب اوس ایکٹ کے جسکی روسے ترمیم کی گئی ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ الفاظ آلات قمار بازی کے وسیع معنی قرار دیئے گئے ہین کیونکہ عبارت مذکور اب ہر شے پر حاوی ہے جو اس طرح پر استعمال کی جاوے کہ اوسکی بابت یا اوسکے ذریعہ سے قمار بازی کی جائے اور لفظ قمار بازی جہان کہین کہ لفظ مذکور مندرج ہے بازی لگانے پر حاوی ہے لیکن بفرض اس امر کے کہ تعریف جدید اسقدر وسیع ہے کہ وہ شگون پر حاوی ہو مگر جب الفاظ مذکور دیگر دفعات ایکٹ ۱۸۶۶ء مین مثلاً دفعات ۵ و ۶ مین مستعمل ہوئے ہین تو یہ صاف ظاہر ہے کہ دفعہ ۱۲ مین بموجب جس کے ملزمان پر جرم قائم کیا گیا تھا الفاظ آلات قمار بازی بذریعہ ان الفاظ کے جو کسی قمار بازی کے کرنے مین جس مین بازی محض شگون کی نہ ہو استعمال کئے جاوین محدود کئے گئے ہین اور یہی قید دفعہ ۶ مین مندرج ہے از روے دفعہ ۱۲ کے عہدہ دار پولیس کو اختیار ہے کہ جو شخص زر نقد یا اور شے مالیتی پر بذریعہ تاش یا پانسہ یا کوٹریا اور آلات قمار بازی کے جنکا استعمال کسی ایسی بازی مین ہوتا ہو کہ بازی محض شگون کی نہین ہے کسی گذرگاہ یا مقام یا شارع عام مین قمار بازی کرتا ہوا پایا جاوے اوسے بلا وارنٹ کے گرفتار کرے ایسے شخص کو بر طبق تجویز ثبوت جرم کے جرمانہ یا قید کی سزا اوس حد تک جو دفعہ مذکور مین محکوم ہے دیجا سکتی ہے۔
احکام دفعہ مذکور جملہ آلات قمار بازی مصرحہ ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء سے متعلق نہین ہین احکام

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۹
(۲) متفرقہ فوجداری مورخہ ۱۹ جون ۱۸۸۰ء
(۳) لا جرنل مقدمات متفرقہ جلد ۲۴ صفحہ ۹ و مقدمہ مذکورہ رپورٹ سلسلہ جدید جلد ۱۱ صفحہ ۳۲

۱۸۶۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گوبند

مذکور صرف اون آلات قمار بازی سے متعلق ہین جو کسی ایسے کہیل کے کہیلنے مین استعمال کئے جائین جس مین بازی محض ہنر کی نہ ہو" معنی الفاظ آلات قمار بازی کی نسبت جسطور سے کہ وہ قید کے ساتھ دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ۱۸۶۷ء مین مستعمل ہوئے ہین یہ تصور کرنا لازم ہے کہ یہ معنی بذریعہ سند کے طے ہو چکے ہین عبارت دفعہ ۱۲ ٹہیک ٹہیک وہی عبارت ہے جو عبارت دفعہ ۱۱۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۲ ۱۸۶۶ء کی ہے جس کے بموجب مقدمہ مستدلہ صاحب مجسٹریٹ فیصل ہوا تھا مقدمہ واٹسن بنام مارٹن (۱) مین روبرو عدالت کوئینس بینچ کے منجانب ملزم جسپر ازروے ایکٹ آوارگان ۵ سنہ جلوس جارج چہارم باب ۸۳ دفعہ ۴ کے شارع عام پر ہاف پنس اوچہالنے کے کہیل کا جرم ثابت ہوا تھا یہ بحث کی گئی تہی کہ الفاظ آلات قمار بازی مندرجہ ایکٹ آوارگان کی ایسی تاویل نہین کیجا سکتی کہ الفاظ مذکور ہاف پنس یا جیری کے چیون پر حاوی ہون اور قمار بازی کی اغراض سے جو شئے دراصل مستعمل ہوتی ہے وہ مال منقولہ ہونی چاہیئے" اس بحث کو صریحاً عدالت نے تسلیم کیا کیونکہ تجویز ثبوت جرم کے منسوخ کرنے مین میلر صاحب جسٹس نے یہ راے ظاہر کی تہی "اگر ہاف پنس آلات قمار بازی ہین تو ہم سب کے پاس یہ خطرناک آلات رہتے ہین" اور کومپٹن صاحب جسٹس نے یہ راے ظاہر کی تہی "ہم درحقیقت ایکٹ آوارگان کو اسقدر تاویل نہین کر سکتے کہ ایکٹ مذکور ایسی صورت پر جیسی صورت حال ہے حاوی ہو" تجویز عدالت مندرجہ جیورسٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲ حسب ذیل ہے "ہماری یہ راے ہے کہ حسب مراد دفعہ ۴ کے ہاف پنس آلات قمار بازی تصور نہین کئے جا سکتے ہین ان الفاظ سے ظاہرا ایسے آلات اور اشیا مراد ہین جو غرض قمار بازی کے لئے مخصوص ہون" واضح ہو کہ ایکٹ آوارگان ۵ سنہ جلوس جارج چہارم مین ایسے الفاظ مندرج نہین ہین جنکی رو سے الفاظ آلات قمار بازی کے محدود ہون اور جو دفعہ ۱۱ ایکٹ بمبئی ۱۸۶۶ء مین اور دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ۱۸۶۷ء مین مندرج ہین ان الفاظ کی رو سے صریحاً یہ دفعات صرف خاص آلات قمار بازی یعنی جیسی کہ ہم کو تجویز کرنی لازم ہے اون آلات قمار بازی پر محدود ہوتی ہین جیسے دفعہ ۴۔ اسٹیٹیوٹ ۵ سنہ جلوس جارج چہارم باب ۸۳ کا مقدمہ واٹسن بنام مارٹین مین متعلق ہونا تجویز ہوا تہا کیونکہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام لال مین ویسٹ صاحب جسٹس اور نانابہائی ہریداس صاحب جسٹس نے بربناے سند مقدمہ واٹسن بنام مارٹین کے یہ تجویز کی تہی کہ سکہ آلہ قمار بازی نہین ہے جس سے وہ آلہ مراد ہے جو واسطے غرض مذکور کے بنایا گیا ہو یا مقصود ہو" اس تعبیر ایکٹ ۱۸۶۶ء کو میلول صاحب وہنی صاحب جسٹسان نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹہل (۲) مین اختیار کیا تہا اور اوسکی نسبت

(۱) مقدمات فوجداری مولفہ کاکس صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۹

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
گوبند

یہ تصور کرنا لازم ہے کہ وہ تعبیر الفاظ آلات قمار بازی کی ہے جو بذریعہ الفاظ مابعد مندرجہ دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۸۶۶ء کے محدود ہوئے ہین چونکہ الفاظ مذکور جنکی رو سے قید قائم کی گئی ہے ایکٹ ۱۸۶۶ء مین قائم رکہے گئے ہین لہذا ہم الفاظ مندرجہ دفعہ ۱۲ - ایکٹ مذکور کے اوس معنی سے جو مطابق صریح قیود مذکور کے ہین جنکے تابع الفاظ مذکور ہین زیادہ تر وسیع معنی قرار نہین دیسکتے ہین گو دیگر حصص ایکٹ مذکور مین ازروے ایکٹ ۱۸۹۰ء کے جسکی رو سے ترمیم ہوئی ہے الفاظ مذکور کے وسیع تر معنی قرار دئے جا سکتے ہون تعریف مندرجہ ایکٹ ۱۸۹۰ء کی نسبت یہ قرار نہین دیا جا سکتا ہے کہ وہ احکام ایکٹ ۱۸۶۶ء پر جو متعلق مقدمہ حال سے ہین موثر ہے لہذا ہم کو اپیل ڈسمس کرنا لازم ہے -

جارڈین صاحب جسٹس - ملزمان بلا وارنٹ کے گرفتار ہوئے تہے اور حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ بمبئی نمبر ۴ ۱۸۸۷ء کے اونپر یہ جرم لگایا گیا تہا کہ وہ زر نقد پر بذریعہ آلات قمار بازی کے گذرگاہ عام مین کہیلتے تہے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ نامبردگان اوس قسم کی قمار بازی کرتے تہے جس مین متعدد سکے اوپر اوچہالے جاتے ہین اور جو سکے اس طور پر گرتے ہین کہ ایک نامزد کی ہوئی سمت اوپر کی جانب رہتی ہے وہ سب سکے پہینکنے والا جیتتا ہے" بہ تقلید تجویز میلول صاحب جسٹس و نہی صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹہل کے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ سکہ حسب مراد قانون مذکور کے آلہ قمار بازی نہین ہے اور اس بنا پر ملزمان کو رہا کیا گورنمنٹ بمبئی نے بنا ر حکم براءت کے اپیل کیا ہے اور وکیل سرکار کی یہ حجت ہے کہ یہ فیصلہ اب ازروے ایکٹ ۱۸۹۰ء کے نظیر نہین ہے کیونکہ بموجب ایکٹ بمبئی نمبر ۱ ۱۸۹۰ء کے جسکی رو سے ترمیم ہوئی ہے سکے داخل تعریف مذکور ہوتے ہین مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹہل مین حکام ذیعلم میلول صاحب جسٹس اور نہی صاحب جسٹس نے اسی قسم کے فیصلہ کی تقلید کی ہے جو ویسٹ صاحب جسٹس اور نانا بہائی صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام بلم (۱) مین صادر کی تہی - یہ تعبیرات نسبت ہم شکل دفعہ ایکٹ بمبئی نمبر ۳ ۱۸۶۶ء کے ہین - ان تعبیرات کی تقلید ویسٹ صاحب جسٹس و برڈوڈ صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام محمد علی (۲) مین کی ہے بعد سماعت دو مرتبہ مباحثہ کے جسمین منجانب سرکار اور ملزم دونون کی طرف سے گفتگو ہوئی مجکو خوشی ہے (بنظر اس امر کے کہ یہ مقدمہ عام طور پر اہم ہے) کہ ہم جملہ حکام نسبت اس امر کے متفق الراے ہین کہ صاحب مجسٹریٹ نے حکم براءت صحیح طور پر صادر کیا ہے مجکو صاحب مجسٹریٹ

(۱) نظیر فوجداری مورخہ ۱۹ - جون ۱۸۸۱ء

(۲) نظیر فوجداری مورخہ ۳ - دسمبر ۱۸۸۵ء

۱۸۹۱ء ملکہ معظمہ فقیر چند بنام گوبند

کی وجوہ سے اتفاق ہے میری دانست مین نظیر ملکہ معظمہ بنام وٹیل جس مین یہ قرار پایا ہے کہ آیا آلہ قمار بازی سے مراد وہ آلہ ہے کہ جو غرض مذکور کے لئے بنایا گیا ہو یا مقصود ہو ہنوز نافذ ہے حکام ذی علم نے مقدمہ واٹسن بنام مارٹین (۱) کی تقلید کی ہے جسمین یہ قرار پایا ہے کہ (ہان نہیں) داخل معنی الفاظ کوئی میز یا آلہ قمار بازی بحسب قانون ۵ھ جلوس جارج چہارم باب ۸۳ دفعہ ۴ کے نہین ہے چند سال بعد اس فیصلہ کے پارلیمنٹ سے ایکٹ ۱۸۷۳ء ۳۶ و ۳۷ جلوس وکٹوریا باب ۳۸ مشعر ترمیم صادر ہوا جو شارع عام مین شرط بدنے پر حاوی ہے اور مناسب الفاظ واسطے داخل کرنے سکون کے اس طور پر مستعمل ہوئے ہین کہ الفاظ محولہ بالا کے ساتھ الفاظ "یا کوئی سکہ یا تاش یا نشانی یا کوئی دیگر شئے جو بطور آلہ یا ذریعہ اس قسم کی شرط کرنے یا قمار بازی کرنے کے مستعمل ہوئے ہون" اضافہ کئے گئے ہین ان الفاظ کا ایکٹ مابعد نمبر ۳۶ و ۳۷ جلوس وکٹوریا باب ۳۸ دفعہ ۴ مشعر ترمیم مین اعادہ کیا گیا ہے مسٹر واسدیو بہنڈارکر نے بتائید برارت کے یہ بحث کی ہے کہ چونکہ واضعان قانون بمبئی کو تجاویز مذکور و ایکٹہاے امپریل پارلیمنٹ کا علم تہا لہذا اگر واضعان قانون کو یہ منظور ہوتا کہ سکہ آلہ مین داخل کیا جاے تو وہ عبارت مبین بغرض تصریح سکون کے ایکٹ ۱۸۶۹ء مشعر ترمیم مین استعمال کرتے میری دانست مین یہ بحث بہت زیادہ وقعت کے قابل ہے ایکٹ بمبئی مین الفاظ "شرط" اور "ذریعہ" مندرج ایکٹ ہاے پارلیمنٹ مشعر ترمیم استعمال کئے گئے ہین اور مضمون نسبت سکون کے متروک ہے نتیجہ یہ ہے کہ یہ ترک عمداً کیا گیا ہے خود دفعہ ۱ ضمن (الف) مین زرنقد اور اشیاے مالیتی وہ اشیا قرار دی گئی ہین جنکی بابت قمار بازی کیجاتی ہے اور تاش اور اس قسم کے آلات وہ اشیا قرار دیئے گئے ہین جن سے کہیل کہیلا جاتا ہے علاوہ برین ازروے معمولی قاعدہ تعبیر کے عام لفظ مثل آلہ یا شئے کی نسبت جو کسی خاص الفاظ کے بعد مستعمل ہوا ہو یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ صرف متعلق اوسی قسم کے الفاظ سے ہے مثلاً مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سلوسیٹر (۲) مین الفاظ مندرجہ سنڈے ایکٹ نمبر ۲۹ کاولیری باب ۷ "کوئی تاجر یا دستکار یا کاریگر یا مزدور یا کوئی اور شخص" کی نسبت یہ تجویز ہوئی ہے کہ اون مین کسان داخل نہین ہین میری دانست مین یہ وجوہ واسطے بحال رکہنے حکم برارت کے کافی ہین اور میری اس راے کی تائید بلحاظ منشاے ایکٹ ۱۸۶۹ء اور ٹہیک الفاظ مستعملہ کے ہوتی ہے اور الفاظ مذکور کی جہان کہین کہ اون مین اور الفاظ مندرجہ ایکٹ ہاے پارلیمنٹ مشعر ترمیم مین فرق ہے میری یہ راے ہے کہ ہم مختلف و خاص و معقول تعبیر کر سکتے ہین ایکٹ قمار بازی کی تعبیر نہایت احتیاط سے ہونی چاہئے کیونکہ

(۱) لا جرنل مقدمات متفرقہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۰ (۲) لا جرنل مقدمات متفرقہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گوبند

وہ محض آزادی سے آیا ہے (روز بنام فین وک (۱)) اور نیز اسوجہ سے کہ بعض احکام ایکٹ مذکور کی رو سے
بار ثبوت ذمہ ملزم عاید ہوجاتا ہے مزید بران اگر عبارت کے الفاظ مبہم اور صاف نہون تو تعبیر ہمیشہ
بحق رعایا ہوتی ہے (ہیرڈ بنام جانسن (۲)) مزید بران اس مفید قاعدہ قدیم کی رو سے عدالتہائے
اور مجسٹریٹ اختیارات واضعان قانون کے حاصل کرنے سے ممنوع ہین اب ہم کو اس امر پر غور کرنا چاہیے
کہ ۱۸۶۷ء مین قانون کی کیا حالت تھی اور ۱۸۹۰ء مین اوسکی ترمیم کس طور پر ہوئی ضمن ایکٹ سابق
جسکی ہمکو تعبیر کرنی ہے حسب ذیل ہے دفعہ ۱۳ عہدہ داران پولیس کو اختیار ہے کہ (الف) جو شخص زر نقد
یا کسی اور شے مالیتی پر تاش یا پانسہ یا کوڑیا اور آلات قمار بازی سے جنکا استعمال کسی ایسی بازی
مین ہوتا ہو کہ وہ بازی محض ہنر کی نہو کسی گذرگاہ یا مقام یا شارع عام مین قمار بازی کرتا ہو یا جاے
اوسکو بلا وارنٹ گرفتار کرے ایکٹ مرمم مین یہ مندرج ہے۔ لفظ قمار بازی مین جہان کہین کہ وہ
واقع ہو شرط داخل ہے الفاظ آلات قمار بازی مین ہر شے داخل ہے جسپر یا جسکے ذریعہ سے کھیلا
کی جاے۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ سکے مستعمل آلات قمار بازی ہین لیکن برخلاف اس بحث کے مین
نظیر ملکہ معظمہ بنام وشل کی جو بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب کے متعلق ہوتی ہے تائید کرونگا کہ تخصیص
سے تعمیم مین کمی ہوتی ہے اصول فیصلہ مذکور کا ہے۔ معنی لفظ قمار بازی مندرجہ ایکٹ ۱۸۶۷ء کی
توسیع از رو ے ایکٹ ترمیم کنندہ کے نہین کی گئی ہے لہذا واسطے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۳
ضمن (الف) کے یہ امر ثابت کرنا ہنوز ضروری ہے کہ شے جسپر یا جس سے جوا کھیلا جاے ایسی
قمار بازی مین مستعمل ہوئی تھی جس مین بازی محض ہنر کی نہو۔ ایکٹ مذکور مین آلات کی تعریف نہین
ہے اور چونکہ ایکٹ مذکور کی نوعیت نہایت تعزیری ہے لہذا ہم کو اوسکی تعبیر کرنے مین بذریعہ تجاویز
کے زیادہ ہدایت ہونی چاہیے مین بالخصوص مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نرد تم داس (۳) کا اور اوس
تجویز کا جسکی نسبت مقدمہ مذکور مین بہت زیادہ لحاظ کیا گیا تھا حوالہ دیتا ہون یعنی مقدمہ ٹولیٹ بنام
داس (۴) کا جس مین معنی الفاظ آلات شرط یا قمار بازی کی نسبت اور اوسکے اوس شے سے
متعلق ہونے کی نسبت جسپر بازی ہوتی ہے حکام عدالت کاکبرن صاحب چیف جسٹس و بلیکبرن جسٹس
جسٹس و برصاحب جسٹس و لکس صاحب جسٹس نے بہت غور کیا ہے ایکٹ مشعر ترمیم نو ساعید
صدور تجویز عدالت ہذا بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام نرد تم داس کے اور بلاشبہ بلحاظ تجویز مذکور کے صادر

(۱) لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۹ صفحہ ۲۳۹ (۲) رپورٹ ٹانٹنم صاحب جلد ۲ صفحات ۲۲۰ لغایت ۲۲۲ جسکی تصریح انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد
جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ کی گئی ہے (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۰ (۴) لا رپورٹ کوئنس بینچ جلد ۹ صفحہ ۱۰۲

نمبر ۱۹ع
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
گوبند

ہوا تھا مجکو مسٹر واسدیو سے اسباب مین اتفاق ہے کہ اصل منشا رتہ میات کا یہ تھا کہ وہ شرط کرنے پر لاگو
ہون اور یہ نہایت بڑی توسیع واضعان قانون فوجداری کی ہے کیونکہ قبل سکے کہ اس ایکٹ
کی نسبت جناب گورنر جنرل صاحب سے منظوری عطا کی ہندوستان مین شرط بدنا داخل جرم
شہاب جان کین کہ ایکٹ ۱۸۶۷ء مین اور عبارت ایکٹہاے انگلستان مین اختلاف ہے اور ایکٹ مذکور اوس
شئے پر جسپر یا جس سے قماربازی کیجاے حاوی ہے (اور قماربازی شرطبدنے پر حاوی ہوگی) میری دانست مین ہم کو یہ
دیکھنا چاہیئے کہ آیا اصلی مراد جیسی کہ ہماری راے ہے یہ تھی کہ اون صورتون مین جن مین عام طور پر
شرط بدنے کے مکانات اور اس قسم کے مقامات ہون جرم ثابت کرنے مین زیادہ آسانی ہو یہ تصور
کرنا مشکل ہے کہ الفاظ "شئے جسپر بازی لگائی جاے" اور "شئے جسکے ذریعہ سے بازی کھیلی جاے" بالعموم
قماربازی سے متعلق ہوتے ہین ممکن ہے کہ بعض صورتون مین ایسا ہو لیکن نہ تو عبارت معمولی مین اور
نہ عبارت قانونی مین ہم کسی شئے اور ذریعہ قماربازی کا تذکرہ کرتے ہین یا مابین ان دو چیزون کے
کوئی فرق کیا گرکٹ یا ڈومینو یا مرغ بازی یا اور کھیلون مین جو منہاج ایکٹہاے مذکور مین کرتے ہین لیکن
ہم اوس شئے کا ذکر کرتے ہین جسکی بابت بازی یا شرط کی گئی ہو اور فیصلجات سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ مقدمات متعلق شرط بدنے مین عدالتون نے جواز یا ناجوازی اون اشیا کی نسبت جنکے ذریعہ سے
شرط کی گئی یا جو واسطے تصفیہ شرط کے مستعمل ہوئین مثلاً کل متعلق علم جر ثقیل مثل آلہ پیمایش بارش (مقدمہ
ملکہ معظمہ بنام نروتم داس موتی رام والہ ہیری میوجویل (مقدمہ ٹالیٹ بنام ٹامس) و آلات عادم طبعی
جو مقدمہ ہیمیڈن بنام والش (۱) مین مستعمل ہوئے نہایت احتیاط سے غور کیا ہے مقدمہ ٹالیٹ بنام
ٹامس مین حکام ذی علم نے آلہ یا ذریعہ کو درحقیقت ایک شئے واحد تصور کرنے مین اسٹیٹوٹ کی تقلید
کی ہے۔ میری دانست مین لفظ جدید یعنی شئے جسپر قماربازی کی جاے کے داخل کرنے سے یہ
منشا تھا کہ بعض مشکلات جو حکام ذی علم کو ایکٹ پارلیمنٹ کی تعبیر کرنے مین پیش آئی تھین وہ
رفع ہون لیکن لفظ شئے سے جسپر قماربازی کیجاے کہ یہ لفظ لفظ ذریعہ سے مختلف ہے ایکٹ ہٰذا کی
۱۸۶۷ء مین خواہ کچھ ہی مراد ہو میری دانست مین یہ تجویز کرنے مین کوئی دقت واقع ہوگی کہ کل آلات
مستعمل (مثلاً مقدمہ بمبئی مین آلہ پیمایش بارش و مقدمہ انگلستان مین آلہ ہیری میوجویل) آلات و ذریعہ
قماربازی کے ہین اور یہ ثابت ہوا کہ آلات مذکور کسی اور کام مین نہین آسکتے ہین) اسی طور پر شاید
خاص میز جو قماربازی کے لیے مہیا کی گئی تھی اور جو بکراٹ کے نام سے موسوم تھی (مقدمہ جنکنس

(۱) رپورٹ کوینس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۱۰۹

سنہ ۱۸۹۲ء
گورنمنٹ قیصر
بنام
گوبند

بنام ٹھرین (۱) آلہ قمار بازی تھے لہذا مین ایکٹ مرمم کو بہت زیادہ موثر کردیتا کیونکہ اوسکی روسے عام مکانات شرط بدنے کے اسٹیٹیوٹ کے اندر داخل ہوتے ہین اور مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکام جو استغاثہ کی پیروی کرتے ہین ان صورتون مین خاص قسم کی کل اور بازی کی نسبت معترض ہوتے ہین جسکو عوام سبجیکٹ یعنی شئے بازی کی کہتے ہین اوسکی نسبت معترض نہین ہوتے ہین اور مین قیاس کرتا ہون کہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام نروتم داس موتی رام (۲) مین شئے بازی آسمان اور مقدمہ ٹامپسن بنام ٹامس مین گھوڑدوڑ کے گھوڑے اور مقدمہ ہمپڈن بنام والش مین کرہ زمین تھا اور شرط یہ تھی کہ آیا زمین گول ہے یا نہین لفظ سبجیکٹ یعنی وہ شئے جسپر قمار بازی کیجاوے) مندرجہ ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء متعلق اوس شئے سے ہے جو محسوس ہو یعنی کوئی چیز ہو اور لفظ مذکور مساوی الفاظ شئے متنازعہ بازی کے جو کاکبرن صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ ہمپڈن بنام والش بصفحہ ۱۹۲ استعمال کئے ہین نہین ہے بلحاظ وجوہ مشابہ اون وجوہ کے جو اس فیصلہ مین بتشریح بیان کئے گئے ہین میری دانست مین شئے سے جسپر قمار بازی کیجاوے یہ مقصود نہین ہے کہ لفظ مذکور زر بازی یا اوس روپیہ پر جسکی جوکھون اوٹھائی جاوے حاوی ہو اگر واضعان قانون کی یہ منشا ہوتی تو وہ ایسا ارشاد فرماتے مقدمہ کومبس بنام ڈبل (۳) سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر معنی مذکور کی اس طور پر توسیع کیجاوے تو کیا دقت واقع ہوگی اور زر یا شئے مشروط کے لئے واضعان قانون نے خاص الفاظ استعمال کئے ہین مثلاً دفعہ ۳۔ ایکٹ معاہدہ مجریہ ہند و دفعہ ۱۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۵ء مین استعمال کئے ہین مزید بران دفعات ۵ و ۹ ایکٹ قمار بازی مین مابین زر نقد یا شرط یا بازی کے امتیاز کیا گیا ہے اور اگر دفعات مذکورہ نقد یا زر بازی پر حاوی ہون تو قاعدہ شہادت مندرجہ دفعہ ۷ کی توسیع نہایت خطرناک طور پر ہوجائیگی از روے اوس تعبیر محدود کے جو مین لفظ شئے کی جو تابع لفظ جامع آلہ کے ہے کرتا ہون بموجب قاعدہ جنس واحد کے دفعہ ۸ اور ضمن اخیر دفعہ ۱۲ کی مطابقت ہوتی ہے چنانچہ مجسٹریٹ برطبق تجویز ثبوت جرم کے زر نقد کو تلف نہین کرسکتے ہین مزید بران اس تعبیر سے زمین یا آسمان یا گھوڑدوڑ کے گھوڑے یا آلات جراحی کے ضبط کرنے کی درحالیکہ اونپر بازی ہوئی ہو دقت رفع ہوتی ہے اگرچہ میری دانست مین میری تعبیر عبارت

(۱) رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۲

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۸۱

(۳) لا رپورٹ ایکسچیکر جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گوبند

مذکورے اصل منشاے واضعان قانون کی تعمیل ہوگی اور امور مہمل اور دست اندازی بیجا رفع ہوگی لیکن مجکو یہ امید نہین ہے کہ اس تعبیر سے وہ غلطیان رفع ہوجاینگی کہ جو اس ایکٹ قماربازی کے رو سے بہت کثیر اور نئی قسم کے مقدمون سے متعلق کرنے مین ہونگی درحالیکہ ایسا لفظ مبہم کہ جیسا ہے بلا تصریح کے استعمال کیا گیا تو غلط تعبیرات کا واقع ہونا بالخصوص عدالتہاے مجسٹریٹیان مین جنکو قوانین کے ترجمہ دیسی زبان پر اعتبار کرنا پڑتا ہے قرین قیاس ہے اور یہ دقت بوجہ استعمال لفظ حادثی ہے جسکو سر ایم آر ویسٹراپ صاحب نے فعل مبہم بیان کیا ہے (دیکھو مقدمہ ملکہ بنام پرسوتم (۱)) اور بوجہ نہونے کسی تعریف کے زیادہ ہوجاتی ہے میری دانست مین ایسی صورتون کا ہونا بہی ممکن ہے جن مین وہ شے جسپر بازی کہیلی جاوے اور وہ شے جسکے ذریعہ سے بازی کہیلی جاوے واحد ہون چنانچہ اس مقدمہ مین وکیل سرکار نے حجت کی ہے فرض کیا جاوے کہ یہ شرط ہے کہ اگر کوئی جراح کسی خاص شخص پر کوئی خاص آلہ استعمال کرے تو آیا شخص مذکور اندر زمانہ معین کے فوت ہوجاویگا یا صحت پاویگا ایسی صورت مین عدالت کو یہ تجویز کرنا مشکل ہوگا کہ کسنے اور ذریعہ کیا ہین لیکن مریض اور جراح دونون خارج از بحث ہونگے کیونکہ وہ آلات یا اشیا نہین ہین اسی طور پر بازی و نتیجہ و استقرار نتیجہ و آلہ جراحی خارج از بحث ہونگے کیونکہ یہ ایسے آلات یا اشیا نہین ہین یا وہ شے نہین ہین جو واسطے قماربازی یا شرط کے بنائی گئی ہون غالباً ایسی حالت مین تجویز ثبوت جرم صادر ہوگی لیکن اگر کوئی خاص آلہ مثل تیری میو جہیل نے اس معاملہ مین استعمال کیا جاتا تو صورت دگرگون ہوتی بلحاظ وجوہ مندکرہ بالا پہ دوسری اپیل میں مجسٹریٹ کو اس امر سے مطلع کرونگا کہ چونکہ یہ مقدمہ قابل اجراے سمن تہا لہذا اوسکی نسبت حسب باب ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تجویز کرنا لازم تہا اور نیز مین یہ اظہار راے کرتا ہون کہ از روے دفعہ ۱۲ ایکٹ قماربازی کے عہدہ دار پولیس مجاز اسکا نہین ہے کہ اون اشخاص کو جنکا نام مردہ کہیلتا ہوا پاوے بلا وارنٹ کے گرفتار کرے بجز اسکے کہ وہ لوگ زر نقد یا دیگر شئے مالیتی کے واسطے کہیلتے ہون مجکو شہادت مین کوئی امر ایسا نہین معلوم ہوتا جس سے یہ ثابت ہو کہ کہیل زر نقد کے واسطے کہیلا گیا تہا اور نیز بر بناے اس وجہ کے میری یہ راے ہے کہ ہم حکم براءت مین درست اندازی نہین کرسکتے ہین۔

پارسنس صاحب جسٹس - بعد غور کامل کے میری بہی راے ہے کہ اپیل خارج ہونا چاہئے امر بحث طلب یہ ہے کہ آیا کوئی سکہ مثل روپیہ کے حسب مراد دفعہ ۳ (الف) ایکٹ

(۱) ریورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳

سلسلہ نمبر ... بنام ... گوبند

اختتام قمار بازی متعلق ۱ حاطہ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء مرتبہ حسب ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کے آلہ قمار بازی تھا اس
عدالت نے متعدد فیصلجات مین (نظیر فوجداری ۹ا جون سنہ ۱۸۸۶ء و ۱۰۱- نومبر سنہ ۱۸۸۱ء و مقدمہ مذکور انڈ
لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۹) یہ تجویز کی ہے کہ سکہ آلہ قمار بازی حسب مراد دفعہ ۱۱- ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء
کے نہین ہے اور گو کوئی فیصلہ رپورٹ نہین ہوا ہے مگر بلا شبہ حسب دفعہ ۱۲ ایکٹ ۲ ایکٹ بمبئی نمبر ۴
سنہ ۱۸۸۱ء کے تجویز اسی مضمون کی صادر ہوئی کیونکہ عبارت ان دفعات کی ہر دو ایکٹون مین بالکل واحد
ہے مگر از روے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کے ایکٹ سنہ ۱۸۸۷ء مین تعریف آلات قمار بازی کی حسب ذیل درج
کی گئی ہے ایکٹ ہذا مین الفاظ آلات قمار بازی اوس شے پر حاوی ہین جسپر یا جسکے ذریعہ سے
قمار بازی کیجائے بغرض اس امر کے کہ لفظ "مستعملہ" سے مراد فی الواقع مستعملہ ہو (کہ یہ قیاس قوی بحق ابطال
اور صریحا خلاف نظائر متذکرہ بالا کے ہے) اس مین شک نہین ہے کہ الفاظ کوئی شے اسقدر وسیع ہین
کہ وہ سکون پر حاوی ہون لہذا اگر سکون کا اس طور پر استعمال کیا جاے کہ اونپر یا اونکے ذریعہ سے
قمار بازی کیجاے تو بموجب اس تعریف کے وہ آلات قمار بازی ہونگے لیکن یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا
یہ منشا تھا کہ یہ تعریف کل ایکٹ سے عام طور پر متعلق ہو یہ حکم ہے کہ تعریف لفظ قمار بازی مین شرط
جہان کہین کہ لفظ مذکور ایکٹ مین مستعمل ہوا ہے داخل ہوگا تعریف آلات قمار بازی سے اس قسم کی عبارت
کا متروک ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ منشا نہ تھا کہ جہان کہین الفاظ آلہ قمار بازی مندرج ہون تعریف
مذکور متعلق ہو علاوہ برین یہ بالعموم بالتصریح ایکٹ مین بیان کیا جاتا ہے اور در حالیکہ ایسا بیان نہ کیا
جاے جیسی صورت کہ مقدمہ حال مین ہے تو یہ ایک معمولی قاعدہ تعبیر کا ہے کہ تعریفات مندرجہ
ایکٹ صرف اوس صورت مین متعلق کیجاتی ہین کہ جب کوئی امر مضمون یا سیاق عبارت کے خلاف نہو
اگر تعریف جدید الفاظ آلات قمار بازی کی دفعہ ۱۲ (الف) ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء مین مندرج کی گئی ہے
تو نتیجہ یہ ہے کہ حسب مراد دفعہ مذکورہ کے کسی شے کو آلہ قمار بازی قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ اوس
مین دو اوصاف ہون اول یہ کہ از روے ایکٹ بمبئی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کے شے مذکور کا اس طور پر استعمال
ہونا چاہیے کہ اوسپر یا اوسکے ذریعہ سے قمار بازی کیجاے دوم یہ کہ از روے دفعہ ۱۱- ایکٹ بمبئی نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء
کے جیسی کہ اوسکی تعبیر عدالتانہ کی گئی ہے شے مذکور اس غرض سے بنایا جاتا یا اوسکی نسبت یہ مقصود ہو
لازم ہے کہ وہ ایسے کھیل کے کھیلنے مین مستعمل ہو جسمین بازی محض عقل کی نہو یہ دو اہم صفتین اگر فی الواقع
باہم ایکدوسرے کے خلاف نہین ہین بہر حال بالکل غیر مطابق ہین اور دوسری صفت سے اول صفت
کی اسطرح تردید ہوتی ہے کہ عملاً معنی الفاظ آلات قمار بازی مندرجہ دفعہ ۱۲ (الف) ایکٹ

بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء کے بالکل وہی ہو جاتے ہین جو قبل صدور ایکٹ نمبر ا سنہ ۱۸۹۰ء کے تھے میری راے مین یہی صورت ہوگی جہان کہین کہ ایکٹ سنہ ۱۸۶۷ء مین آلات قماربازی از روے صریح الفاظ کے صرف اون آلات تک محدود کئے گئے ہین جو کسی کہیل کے کہیلنے مین استعمال کئے جاتے ہین صرف اوس صورت مین جہان کوئی اس قسم کی قید نہین ہے اور جہان الفاظ "آلات قماربازی" تنہا اور بلا قید کے مثلاً دفعہ ۳ و دفعہ ۵ مین مستعمل ہوئے ہین تعریف جدید کا متعلق ہونا قرار دیا جا سکتا ہے اور تعریف مذکور بطور کامل نافذ اور موثر ہو سکتی ہے میری اس راے کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ گو سنہ ۱۸۸۷ء کے بعد سے یہ امر قانونی طے شدہ ہے کہ "شکہ آلات قماربازی نہین ہین جو کسی کہیل کے کہیلنے مین استعمال کئے جاتے ہین" لیکن واضعان قانون نے اوس قانون مین جو اس سے متعلق ہے اوسوقت بھی کوئی ترمیم نہین کی جب اونہون نے ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء صادر کیا تھا اگر زمانہ مابعد مین یہ منشا ہوتی کہ "سکے آلات قماربازی مین داخل ہون تاکہ سکون سے کہیلنا قابل سزا کے ہو" تو صحیح طریق منشاے مذکور کے عمل مین لائے جانیکا یہ ہوتا کہ لفظ "سکہ" دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور مین مندرج کیا جاتا اور یہی نتیجہ اوس صورت مین حاصل ہوتا کہ بر طبق اندراج تعریف جدید الفاظ "آلات قماربازی" کے الفاظ قیدی یعنی "جو کسی ایسے کہیل کے کہیلنے مین استعمال کئے جائین جس مین بازی محض عقل کی نہین ہے" مندرجہ دفعہ ۱۱ و دیگر دفعات جن مین یہ الفاظ واقع ہوئے ہین منسوخ کئے جاتے مگر ایکٹ بمبئی نمبر ا سنہ ۱۸۹۰ء کی روسے منجملہ ان دو امور کے کوئی ایسا امر نہین کیا گیا۔ ایکٹ مذکور کے صادر کرنے کی صرف یہ غرض ظاہر کی گئی ہے کہ بوجہ فیصلہ عدالت ہذا بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام نروتم داس موتی رام(۱) کے امتناعات مندرجہ ایکٹ انسداد قماربازی شرح ہونے پر عائد ہو سکے ایکٹ مذکور سے یہ منشا نہ تھی کہ قانون مین کوئی ترمیم نسبت نوعیت آلات قماربازی متذکرہ دفعہ ۱۱ ایکٹ بمبئی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۷ء کے کیجاے اور میری راے مین ایکٹ مذکور کی روسے کوئی ترمیم نہین ہوئی ہے۔

اپیل ڈسمس ہوا

۰ ملاحظہ ہو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام گوبند

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۸۱

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس چارلس صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دگادو

۳۰ اگست ۱۸۹۱ء ۱

صفحہ ۳۰۰ انڈین لاء رپورٹ

ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ (نمبر ۶ ۱۸۶۴ء) دفعہ ۲ - سزاے تازیانہ - سزاے تازیانہ بجاے جرمانہ یا دیگر سزا کے حسب مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء)

جبکہ ملزم کو سزاے تازیانہ کا حکم حسب دفعہ ۲ ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ (نمبر ۶ ۱۸۶۴ء) کے دیا گیا ہو تو سزاے جرمانہ یا قید دونوں قانوناً حسب مجموعہ تعزیرات ہند کے علاوہ سزاے تازیانہ کے نہین دیجاسکتی ہین۔

لفظ "سزاے" مندرجہ دفعہ ۲ ایکٹ مذکور سے مطلب ان تمام سزاؤن سے ہے جو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے دیجاسکتی ہین۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے ایس ہیک صاحب سشن جج احمدنگر نے بمقدمہ دگادو ولد ہزاری حل کیا ہے۔

ملزم کی نسبت مجسٹریٹ (درجہ اول) نے بمقام نگر بجرم ثبوت جرم سرقہ کی تہی اور اوسکو دس درہ تازیانہ حسب دفعہ ۲ ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ کے ملنے کا اور جرمانہ مبلغ للعہ حسب دفعہ ۳۷۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ادا کرنے کا حکم ہوا۔

چونکہ سشن جج کی یہ راے ہوئی کہ سزاے جرمانہ علاوہ سزاے تازیانہ کے حسب دفعہ ۲ ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ (نمبر ۶ ۱۸۶۴ء) کے نہین دیجاسکتی ہے لہذا اونہون نے مقدمہ مین استصواب واسطے حکم ہائی کورٹ کے بتحریرات ذیل کیا۔

"دفعہ ۲ - ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ مین یہ حکم ہے کہ جو شخص چند جرایم کرتا ہے (منجملہ جنکے ایک سرقہ ہے) اوسکو سزاے تازیانہ بجاے کسی سزا کے دیجاسکتی ہے جسکا کہ وہ ایسے جرم کے واسطے حسب مجموعہ تعزیرات ہند مستوجب ہو۔

مجسٹریٹ کا بظاہر یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ جب مجموعہ تعزیرات ہند مین اختیار دو سزائین یعنی قید و جرمانہ کے دینے کا ہو تو حسب دفعہ ۲ - ایکٹ متضمن سزاے تازیانہ کے یہ جایز ہے کہ سزاے تازیانہ

+ استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۳ ۱۸۹۱ء

فیصلہ ۱۸۹۹ء ملکہ معظمہ بنام رگھو

بجاے قید کے دیجاسے اور جرمانہ بھی کیا جاسے۔

مگر اونکی یہ رائے ہے تو میرا میلان یہ خیال کرنیکا ہے کہ وہ غلط ہے مین دفعہ ۱ ایکٹ متعلق سزاے تازیانہ کی تعبیر اس معنی سے کرتا ہون کہ اگر سزاے تازیانہ دیجاسے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تعزیرات مین محکوم ہے جائز نہین ہے اگر یہ رائے درست ہے تو حکم جرمانہ مبلغ عـہ آمقدمہ مین ادا کرنے کا ناجائز ہے اور منسوخ ہونا چاہیئے۔

کوئی شخص منجانب سرکار یا منجانب ملزم حاضر نہین ہوا۔

تجویز ذیل عدالت (جارڈین صاحب و پارسنس صاحب جسٹسان) کی جارڈین صاحب جسٹس نے صادر فرمائی۔

جارڈین صاحب جسٹس سشن جج نے مقدمہ ہذا مین استصواب کیا ہے کیونکہ اونکی یہ رائے ہوئی کہ بروے تعبیر صحیح دفعہ ۱۔ ایکٹ متعلق سزاے تازیانہ نمبر ۶ سنہ ۱۸۶۴ء حکم سزاے پندرہ ضرب تازیانہ و جرمانہ مبلغ عـہ کا بر طبق تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۹، ۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ناجائز ہے اونکی یہ رائے ہے کہ اگر سزاے تازیانہ دیجاسے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تعزیرات مین حکم ہے جائز نہین ہے اور چونکہ سزاے تازیانہ دی گئی ہے لہذا حکم جرمانہ منسوخ ہونا چاہیئے۔

اس امر کا فیصلہ بظاہر کسی مقدمہ مندرجہ رپورٹ مین نہین ہوا ہے گر یہ معلوم ہوگا کہ دفعہ ۲۔ ایکٹ متعلق سزاے تازیانہ مین جسمین کوئی ذکر دفعہ ۳ مجموعہ تعزیرات کا نہین ہے لفظ سزا کسی قدر مختلف معنی مین لفظ سزا ذیل مندرجہ دفعہ ماسبق سے استعمال ہوا ہے اور اوسکی تعبیر یہی کیجاسکتی ہے کہ اوس سے مراد اون تمام سزاؤن سے ہے جو دیجاسکتی ہین یعنی مقدمہ مین حسب دفعہ ۹، ۳۔ قید و جرمانہ۔ اس تعبیر کی تائید لفظ رائے صاحبان جج مقدمہ ملکہ معظمہ بنام جینولا[1] سے اور رائے پیکاک صاحب چیف جسٹس بمقدمہ لقیہ بنام چیند[2] سے ہوتی ہے جہان کہ حاکم موصوف دفعہ ۲ کی تعبیر بدین معنی کرتے ہین کہ چور کو بجاے دینے اوس سزا کے جو مجموعہ تعزیرات مین محکوم ہے یعنی سزاے تین سال قید و جرمانہ کے اوسکو سزاے تازیانہ دیجاسکتی ہے یہان بوجوہ سے ہم اوس جزو حکم سزا کو جسکی رو سے جرمانہ کیا گیا ہے منسوخ کرتے ہین اور یہ حکم کرتے ہین کہ جرمانہ واپس کیا جائے۔

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری جلد ۸ صفحہ ۲۰

(۲) بنگال لا رپورٹ (جلد ہفتم) ضمیمہ صفحہ ۲۰۹

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

۱۹۰۱ء ۴ ۲۱ دسمبر صفحہ انڈین لا رپورٹ ۳۰۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیو دیک کس دیگر*

ایکٹ حلف (نمبر ۱۰ ۱۸۷۳ء) دفعہ ۱۳ - متروکی حلف یا اقرار صالح کی - شہادت - گواہان - اشخاص صغر سن کی قابلیت -

ایک مقدمہ الزام قتل عمد مین بزمرہ گواہان ثبوت ایک لڑکی قریب ۱۰ برس کی عمر کی تھی صاحب سشن جج نے اوسکے اظہار لینے کی اجازت بغیر کسی حلف دینے یا اقرار صالح کرانے کے اسوجہ سے دی کہ بصیافت ہوا کہ وہ اون دونون مین سے کسی کی نوعیت کو سمجھ نہین سکتی تھی وکیل قیدی نے لڑکی مذکور کے بیانات کے قابل منظوری ہونے کی نسبت اعتراض کیا لیکن عذر مذکور نامنظور کیا گیا اور قیدی پر بتجویز ثبوت جرم قتل عمد کی گئی اور حکم سزاے موت صادر کیا گیا

از **جارڈین صاحب جسٹس - تجویز ہوئی** کہ لڑکی کی شہادت قابل منظوری ہے

ترک مندرجہ دفعہ ۱۳ - ایکٹ حلف مجریہ ہند (۱۸۷۳ء) مین ہر قسم کا ترک فعل شامل ہے اور متروکات اتفاقیہ یا تغافلانہ پر محدود نہین ہے -

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام مہوا بھگت (۱) سے اتفاق کیا گیا اور مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام مارو (۲) سے اختلاف کیا گیا -

یہ مقدمہ سپریم ہائی کورٹ کے حسب دفعہ ۳۷۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۹۸ء) کے واسطے منظوری حکم سزاے موت مصدرہ جی میک کارکل صاحب سشن جج احمد آباد بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیوناتھ کیا گیا -

ملزمان پر الزام قتل ایک شخص موتی کا حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء) کے لگایا گیا شہادت صریحی بمقابلہ ملزمان کے ڈوبھی ایک طفل بعمر قریب دوازدہ سال اور رام بائی ایک لڑکی بعمر قریب دس برس کی ہے -

صاحب سشن جج نے رام بائی کے اظہار ہونے کی اجازت بلا دیے جانے کسی حلف یا اقرار صالح کرانے کے دی اس لئے کہ یہ معلوم ہوا کہ لڑکی حلف یا اقرار صالح کی نوعیت کو نہین سمجھتی تھی صرف سچ سچ بیان کرنے کے واسطے وہ متنبہ کی گئی تھی -

وکیل ملزمان نے بوقت تجویز ڈوبھی و رام بائی کی شہادت کے قابل منظوری ہونے کی نسبت اس بنا پر عذر کیا کہ دونون اون مین سے نوعیت حلف یا اقرار صالح کی یا نتیجہ بالفعل یا آئندہ دروغ بیانی کا

* مقدمہ منظوری حکم پھانسی نمبری ۲۲ ۱۹۰۱ء (۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۴ (۲) مقدمہ مذکور ویکلی رپورٹر مقدمات پنجاب جلد ۲۴ صفحہ ۱ (۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰۰

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیو ۱۸۹۱ء

نہین جانتے تھے۔

صاحب سشن جج نے اس عذر کو بدین تجویز نامنظور کیا کہ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ حلف (۱۰ ۱۸۷۳ء) ایک مقدمہ پرسل مقدمہ ہذا کے حاوی ہے اور جوری کو ہدایت کی کہ وے مستحق غور کرنے شہادت ہر دو گواہان کے اور اوسکو ایسی وقعت دینے کے ہین جیسی کہ وے مناسب سمجھین۔

جوری نے ہر دو قیدیان کی نسبت مجرم ہونے کی راے دی۔

صاحب سشن جج نے باتفاق راے جوری کے قیدیان کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل عمد حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور دونون قیدیون پر حکم سزاے موت بشرط منظوری ہائی کورٹ کے صادر کیا بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے قیدیان نے ہائی کورٹ مین اپیل دائر کیا۔

نگندراس تلشی داس منجانب ملزمان۔ صرف شہادت صحیح جو بمقابلہ ملزمان کے ہے وہ شہادت ڈھیجی ورام بائی طفلان کی ہے نابرڈگان کی شہادت قابل منظوری نہین ہے دونون طفلان مذکور کی عمر ۱۲ برس سے کم ہے یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اون مین کافی قابلیت اون سوالات کے سمجھنے کی جو اون سے کیے گئے یا اون سوالات کے جواب معقول دینے کی تھی یا نہین بموجب دفعہ ۱۱۸ قانون شہادت کے صاحب سشن جج کو اس امر کی نسبت اپنا اطمینان کر لینا چاہیے تھا قبل اسکے کہ وہ طفلان مذکور کے اظہار لینے کی اجازت دیتے یہ صاف ظاہر ہے کہ اونمین سے کسی نے حلف یا اقرار صالح کی نوعیت اور فضیلت کو نہین سمجھا لڑکی سے قبل اوسکے اظہار ہونے کے اقرار صالح بھی نہین کرایا گیا تھا اور یہ ترک اتفاقیہ نہ تھا بلکہ عمداً تھا ایسی حالت مین ترک مذکور پر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ حلف (۱۰ ۱۸۷۳ء) حاوی نہین ہے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مارو (۱) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام لال سہاے (۲) ملاحظہ طلب ہے۔

شیو رام دسی ہبنڈارکر منجانب سرکار۔ درباب قابلیت طفلان بطور گواہان اظہار لیئے جانے کے اونکے اظہارات سے صاف ظاہر ہے کہ نابرڈگان نے اون سوالات کو سمجھکر معقول جوابات دیئے جو اونسے کیئے گئے تھے اونھون نے سمجھ کر جو کچھ اونھون نے دیکھا یا سنا تھا بیان کیا ہے پس اونھون نے احکام دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت کا ایفا کیا علاوہ برین نسبت تاثیر ترک دینے حلف یا کرانے اقرار صالح لڑکی رام بائی سے قبل اسکے کہ اوسکا اظہار لیا گیا عبارت دفعہ ۱۳۔ ایکٹ حلف کی ترک بالقصد پر حاوی ہونے کے لیئے کافی طور پر وسیع ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سیوا بھگت (۳) ملاحظہ طلب۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۴

(۲) " " جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳

۱۸۹۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیو

جارڈین صاحب جسٹس ۔ سیوا و بہادو قیدیان اپیلنٹ ناتہو کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل عمد موتی کی بذریعہ اتفاق رائے جوری کے عمل مین آئی اور صاحب سشن جج احمدآباد نے اونپر حکم سزائے موت صادر کیا مقدمہ عدالت ہذا کے روبرو ازروے سپردگی صاحب جج اور اپیل ازجانب مجرمان کے پیش ہے۔

امور واقعاتی اور قانونی کی نسبت جواب ہمکو فیصل کرنے ہین ہمارے روبرو بحث کی گئی مجکو بروے شہادت اطمینان ہے کہ نعش جو ۱۶۔ اگست کو قیدیان کے صحن کے کوڑا خانہ مین جو اونکے مکان سے ملحق ہے ملی وہ ایک لڑکے موتی کی ہے جسکی عمر تخمیناً آٹھ سال کی تھی اور جو ایک ہمسایہ مسمی بھگتی کا بیٹا تھا چونکہ گلا کاٹ ڈالا گیا تہا اور ٹانگین گھٹنون سے نیچے کاٹ دی گئی تہین اسوجہ سے مجکو اس مین شبہہ نہین ہے کہ لڑکا قتل کیا گیا اور نہ اس مین کہ تاریخ قتل وہ ہے جو فرد قرارداد جرم مین مندرج ہے یعنی ۱۴۔ اگست۔

مین اوس شہادت کو بھی باور کرتا ہون کہ اوس دن شام کو لڑکا مذکور چاندی کے زیورات پہنے ہوئے تہا اور یہ کہ زیورات مذکور اوسکے جسم سے اوتار لئے گئے تہے یہی سبب بلاشبہہ باعث جرم ہوا۔

اس امر کی شہادت موجود ہے کہ ۱۸ اگست کو اور نیز اوسکے قبل اشخاص مجرم کے مکانات کی تلاشی ہوئی تہی اور اوسوقت ایک کڑا نقرئی سیوا کے مکان مین مدفون ملا تہا اور اوسی جگہہ ایک گھونڈی بھی ملی تھی دوسرا نقرئی کڑا بہادو کے مکان مین اور دو نقرئی ہاتھ کے کڑے مسمی رانو قیدی بری شدہ کے مکان مین ملے یہ چیزین ازروے بیان حلفی کے وہ ہین جو ۱۴۔ اگست کی شام کو جس دن لڑکا گم ہوا اوسکے پاس تہین ہمکو سمجہنا چاہئے کہ جوری نے اس شہادت کو وہانتک باور کیا جہانتک کہ وہ خلاف اون دونون قیدیان کے ہے جنکو اونہون نے مجرم قرار دیا۔

علاوہ مذکورہ بالا اور زیادہ اہم شہادت دو اطفال کی ہے جنہون نے جنکی شہادت مجسٹریٹ نے ۲۵ و ۲۶۔ اگست کو لی بیان کیا کہ نامبردگان نے کل حالات قتل لڑکے مذکور کے جسکو تینون قیدیون نے قتل کیا دیکہے تہے نامبردگان نے کہا کہ سیوا نے موتی کو اپنے مکان مین بلایا اور گلا پکڑ کر اوسکو نیچے دبائے رہا بعد ازان بہادو نے اوسکا گلا چاقو سے کاٹا اور دیگر دو اشخاص اوسوقت اوسکو دبائے ہوے تہے اور نعش کو بعد اوسکے بہادو کے مکان مین لے گئے تہے اور بعد ازان اوسی رات کو رانو کے مکان پر لے گئے اور بعد اوسکے پھر بہادو کے مکان پر واپس لے آئے جہان سے کہ اوسکو دوسری رات کو کوڑا خانہ مین لے گئے اونکا بیان ہے کہ اونہون نے رانو بہ کے مکان مین نعش کے لائے جانے کے

سنہ ۱۸۹۱ء
مقدمہ قیصرۂ ہند بنام شیو

کاٹنے کی آواز سنی تہی۔

بروقت تجویز کے ڈول جی طفل سے جو سیوا کا بیٹا اور بہادو کا بھتیجا ہے اپنے بیان سابق کے جز دکثیر سے انکار کیا جسکی نسبت اوسنے کہا کہ مین نے خوف سے کیا تہا اسلئے قرار اس امر کا کیا کہ ہم منجملہ دونون قیدی اپنے باپ اور چچا کے کسی کو نہین پہچانتے اور اونہین نہین پہچان سکتے کہ یہ وہی اشخاص ہین جو مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہوئے تہے اوسکی عمر ۱۲ سال بیان کی گئی ہے اوسکا اظہار بروے اقرار صالح لیا گیا اپنے اظہار کے اخیر مین اوس نے بیان کیا ہے کہ مین نہین جانتا کہ جو شخص کہ جہوٹ بولتا ہے اوسکا انجام کیا ہوتا ہے یا حلف کی نوعیت کیا ہے بظاہر اوسکے ساتہہ بطور ایک گواہ مخالف کے برتاؤ کیا گیا اور اوسکے اظہار اول مین اوس سے پوچہا گیا کہ اوسنے مجسٹریٹ کے روبرو کیا بیان کیا تہا اور اس طور سے گو اوسکا اظہار جو مجسٹریٹ کے روبرو ہوا تہا تجویز کے وقت پڑہا نہین گیا مگر خلاصہ اوسکا جوری کے ذہن نشین کرا دیا گیا تہا۔

دوسرا طفل رام بائی ہے جسکی عمر دس برس کی بیان کی گئی ہے اس کیفیت کے ساتہہ کہ اوسکی عمر زیادہ معلوم ہوتی ہے نہ اوسکا اظہار حلفیہ ہوا نہ اوس سے کسی قسم کا اقرار صالح کرایا گیا وہ بہادو کی دختر ہے لیکن اوسنے بیان کیا کہ مین قیدیان کو جو اجلاس مین ہین نہین پہچانتی مگر اوسنے اپنے باپ اور چچا اور رانو کا نام بطور قاتلان کے لیکر گواہی دی اور عموماً وہی نقشہ بیان کیا جو اوس نے روبرو مجسٹریٹ کے بیان کیا تہا اوسنے یہہ بہی بیان کیا کہ مین نے نعش کو واقعی رضائی مین دیکہا تہا اور اوسکو گہوڑے پر کہتے ہوئے بہی دیکہا تہا پس اوس نے جو کچہہ کہ مجسٹریٹ کے سامنے بیان کیا تہا اوس سے اس طور پر اختلاف کیا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت سشن جج مین زیادہ اعتراض اس امر پر کیا گیا تہا کہ ان اطفال کی شہادت نا قابل منظوری ہے اور عدالت ہذا مین اونہین امور پر بحث کی گئی ہے۔

مسٹر تلنگ اس کا اعتراض ڈوبجی کے مقابلہ مین یہہ ہے کہ قبل اوسکے اظہار لینے اور اقرار صالح عدالتاً کرانے کے سشن جج کو اس امر کی بابت تحقیقات سے اپنا اطمینان کرنا چاہئے تہا کہ ڈوبجی نہ بوجہ صغر سنی کے یا اوسی قسم کی کسی دوسری وجہ سے اون سوالات کو جو کئے جاتے تہے سمجہنے سے اور اون سوالات کے معقول جوابات دینے سے معذور رہتا جو دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت ہند ۱۸۷۲ء کی روسے قابلیت کی معیار ہے تجویز اسٹریٹ صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام لال سہائے (۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیو

استدلال کیا گیا مین نہین خیال کرتا کہ یہ اعتراض قابل پذیرائی ہے کیونکہ ظاہرا کوئی وجہ ایسی نہتی کہ سشن جج کو ترغیب اسباب کے قیاس کرنے کی ہوتی کہ ڈوبجی کی قوت مدرکہ مین کمی تہی اور ماسوائے اسکے جو اظہار مجسٹریٹ کے روبرو دیا گیا اوس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ پورے طور پر سمجھ دار ہے اگر وہ اظہار صحیح ہے اور یہی کیفیت اظہار رام بائی دختر کی ہے نو برس مین انتہا کی سمجھ اور عظیم قوت ادراک اور تعجب انگیز جرات اور عمدہ حافظہ ہے اونہون نے بیان کیا ہے کہ بوقت قتل عمد کے اونکو شیو کے گہر مین جانے کی اجازت نہین دیگئی لیکن بوقت ارتکاب اوسکے دروازہ کہلے ہوئے تہے اور وے قریب کہڑے تہے اور اونہون نے اپنے باپ اور چچا اور رانو کو اپنے پہوپی کو قتل کرتے ہوئے دیکہا اور پہر اونکے پیچہے پیچہے پہاڑ کے سکا نپر گئے اور جو کچہ رانو کے مکان مین ہو رہا تہا اوسکی نسبت بہی اپنے کان لگاتے رہے ہر چند کہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ اگر سشن جج ڈوبجی کی شہادت کی نسبت کیفیت زیادہ مفصل لکہتے تو بہتر ہوتا اور اہالی جوری کو خبردار کر دیتے کہ اطفال بآسانی ڈرائے اور سکہائے جاسکتے ہین اور نا مہربانی سے اپنی اصلی حالت چہوڑ دیتی تہی اور وہ ایک گواہ مخالف مستغیث کے تہا مگر مین یہ بہی فرض کرتا ہون کہ ان مین سے بہت سے خیالات اہالی جوری کے ذہن مین موجود ہونگے اور وے اس امر سے آگاہ تہے کہ اونکے روبرو دو گواہ جو چشم دید قتل کا ہونا بیان کرتا ہے صرف لڑکی رام بائی ہے۔

وہی اعتراض قابلیت عقلی کا اوسکے خلاف پیش ہوا ہے مگر مین خیال کرتا ہون کہ اوسکا جواب اوسی طور پر دیا جاسکتا ہے جیسے کہ ڈوبجی کی قابلیت عقلی کی نسبت دیا گیا ہے۔

لیکن ایک دوسرا اعتراض خلاف قابل منظوری ہونے اوسکی شہادت کے پیش کیا گیا ہے عدالت ماتحت اور نیز عدالت ہذا مین یہ امر پیش کیا گیا کہ صاحب جج نے یہ غلطی کی کہ اوسکا اظہار بطور گواہ بلا کسی قسم کے حلف یا اقرار صالح کے لئے جانے کی اجازت دی اور اونکو لازم تہا کہ اپنی تنبیہ مین اہالی جوری کو ہدایت کرتے کہ اوسپر لحاظ نکرین محمود صاحب جسٹس کا فیصلہ اجلاس فل بنچ صادرہ مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام مارو (۱) موید اس بحث کا ہے اور فیصلہ مذکور اوس اجلاس مین منسوخ ہوا تہا جس مین مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام لال سہائے (۲) فیصل ہوا جیسا کہ تجویز اسٹریٹ صاحب جسٹس سے ظاہر ہوتا ہے مگر وہ خلاف فیصلہ اکثر حکام اجلاس کامل مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سیوا بہگت (۳) (کوچ صاحب چیف جسٹس و کیمپ صاحب و فیر صاحب و مارکبی صاحب جسٹسان) کے ہے کہ جس مین جیکسن صاحب جسٹس مختلف الرائے تہے چونکہ قوانین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۰ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۹
(۲) ایضاً " " جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ ۱۰۵

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
شیو

حلف یا بے عدالتی واقرار صالح کی تو اریخ محمود صاحب کی تجویز جامع و مانع مین مندرج ہے لہذا مجکو بھی راستہ دوبارہ طے کرنا ضرور نہین ہے مجکو اون نتائج سے اتفاق ہے جو بصفحہ ۱۲ رپورٹ کے اسپارہ مین مندرج ہین کہ واضعان قانون کا منشا رقانون حال کے وضع کرنے مین کیا تہا مین اسٹریٹ صاحب جسٹس کی تحریرات مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام لال سہاے (۱) سے بھی اتفاق کرتا ہون مین قانون کی ہدایات یہ سمجھتا ہون اور اوس ہدایت کو نہایت صحیح اور معقول تصور کرتا ہون کہ عدالت کو حتی الوسع نہایت عمدہ طریق سے یہ دریافت کرنا چاہئیے کہ آیا بلحاظ مقدار قوت عقلی و مدرکہ کسی جوان یا بڈہے شخص کے وہ شخص قابلیت اسکی رکہتا ہے کہ جو کچہ اوس نے کسی خاص موقع پر دیکہا یا سنا یا کیا اوسکا حال سمجہکر معقول طور پر بیان کر سکتا ہے اور اگر عدالت کا اطمینان ہو کہ بارہ برس کا لڑکا یا کوئی مسن مرد یا عورت شرائط احکام مذکور کا ایفا کر سکتی ہے تو قابلیت گواہ کی ثابت ہو جاتی ہے میری بالکل یہ صاف راے ہے کہ بلحاظ عبارت ایکٹ حلف کے نہ صاحب جج نہ صاحب مجسٹریٹ کو جبکہ وہ ایک مرتبہ کسی شخص کا اظہار بطور شہادت کے لینا تجویز کرین بجز اسکے کوئی اختیار ہے کہ اشخاص مذکور کا اظہار بلا اونکو حلف دیکے یا اونسے اقرار صالح کرانے کے جیسی کہ صورت ہو قلمبند کرین اور مین یہ مناسب سمجہتا ہون کہ یہ امر عدالت ہاے موصوف کے ذہن مین رہے۔

واضعان قانون نے کسی طرح پر حلف کو ترک نہین کیا ہے اگرچہ ایک استثناے قانونی دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے مگر ایک شرط قانونی دفعہ ۱۸۲ مین مندرج ہے یعنی ایک حکم جدید ہے جس سے تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لکشمن (۲) کی منسوخ ہوئی ہے کہ جس مین یہ فیصلہ ہوا تہا کہ ایک جوری کو عدالت سشن مین حلف دینا ضرور نہین ہے عبارت ایکٹ حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء کی برابر اور بالخصوص دفعات ۵ و ۶ کی بدلالت میرے درباره فرض منصبی عدالتون کے صاف ہے اور مین کوئی سند اسکے خلاف نہین جانتا ہون اور نہ عدالت کلکتہ نے اس سے اختلاف کیا ہے بدین وجوہ میری یہ راے ہے کہ دختر رام بائی کا اظہار بطور گواہ نہین لینا چاہئیے تہا جب تک کہ اوس سے اقرار صالح مناسب نہین کیا تہا۔

ہم نے سشن جج سے کیفیت اس باب مین طلب کی کہ یہ فروگذاشت کس طور پر وقوع مین آیا اونہون نے بیان کیا ہے کہ وجہ یہ تہی کہ وکیل ملزمان نے اعتراض نسبت اظہار لئے جانے بروے اقرار صالح دختر مذکور کے کیا تہا اور چونکہ دختر مذکور نے یہ بیان کیا تہا کہ مین نوعیت اقرار صالح یا حلف کی نہین سمجہتی لہذا صاحب جج ذیعلم نے یہ ضروری سمجہا کہ اوسکو قبل اظہار لینے کے سچ بولنے کی تاکید کر دین اونہون نے بوقت ہدایت ہائی

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۶ مقدمات فوجداری

۱۸۹۸ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
شیو

جوری کو یہ سمجھا یا کہ اظہار دختر مذکورہ کا حسب دفعہ استثنائی نمبر ۱۳ ایکٹ حلف کے داخل شہادت تہا یہ ہدایت
شہادت ڈوبجی پر بہی حادی تہی اور وہ اہالی جوری پر ساتہ اس بیان کے چہوڑدی گئی تہی کہ وہ نہ
تو نوعیت حلف کی جانتا ہے اور نہ واقف ہے کہ جہوٹ بولنے کا نتیجہ دنیا یا عقبیٰ مین کیا ہوگا یہ معلوم نہین
ہوتا کہ وکلاء نے بوقت تجویز مقدمات ہند کا حوالہ دیا اور نہ صاحب جج نے اونکا تذکرہ کیا ہے بحث ظاہر
یہ تہی کہ قانون انگلستان جیسا کہ راسکو صاحب نے بیان کیا ہے متعلق ہے یا نہین فرق جو درمیان قانون
دونون ملکون کے ہے مجموعہ ہاے قانون متعلق ضابطہ مجریہ انگلستان و ہند مولفہ اسٹوک صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۴۳
مین مندرج ہے اور میری راے مین صحیح طور پر بالفاظ ذیل مندرج ہے بموجب دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت
کے ایک طفل قابل اداے شہادت کے ہے اگر وہ اوس سوال کو سمجہہ سکتا ہے جو اوس سے پوچہا جاے اور
اوسکے جوابات معقول دے سکتا ہے انگلستان مین ایک طفل اوس صورت مین گواہ مجاز ہو سکتا ہے کہ
جب وہ جہوٹ بولنے کی سزا کا بزمانہ آیندہ معتقد ہو بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام مادو (۱) جو بالکل بشکل مقدمہ
ہذا کے ہے محمود صاحب جسٹس نے یہ راے ظاہر کی ہے کہ صغر سنی کی وجہ سے فرایض روحانی یا قانونی
حلف یا اقرار صالح کا نہ سمجہنا بمنزلہ ناقابلیت عقلی کے ہے اور طفل کو بالکل ناقابل اسکے کردیتا ہے کہ اوسکا
اظہار بطور گواہ کے لیا جاے ایسے مسئلہ وسیع سے جسکی تائید بروے سند نہین ہوتی مین اتفاق نہین کرسکتا
اعتراض محمود صاحب جسٹس کا ظاہرا بالکل سر جیرڈ کومر صاحب چیف جسٹس و دیگر حکام کے خیال مین بمقدمہ
سیوا بہگت نہین آیا اور حسب تسلیم محمود صاحب جسٹس کے اوسکی مطابقت فیصلہ مذکور سے نہین ہو سکتی
علاوہ برین بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام لال سہاے (۲) فقرہ مندرجہ ذیل واقع ہے کہ جسکو مین صحیح قاعدہ
تصور کرتا ہون ہر شخص یا تو گواہ بنایا جاسکتا ہے یا نہین بنایا جاسکتا اگر وہ گواہ بنایا جاے تو از روے
قانون ملک ہذا ضرور ہے کہ اوسکو حلف دیا جاے یا اوس سے اقرار صالح کرایا جاے یہ امر کہ شخص مذکور قابلیت گواہ
ہونے کی رکہتا ہے ایک معاملہ واسطے تجویز عدالت کے ہے اور وہ ایسی شرط ہے جو اوسکو حلف یا اقرار دیے جانے
پر مقدم ہے اور اوسکے بیانات پر اعتبار کرنا ایک معاملہ بالکل جداگانہ ہے اور یہ بحث صرف اوس وقت پیدا ہوتی
ہے کہ جب اوسکو حلف دیا جاے یا اوس سے اقرار صالح کرایا جاے اور اوسنے اپنی شہادت بطور گواہ کے دی ہو
دربارہ قابلیت گواہان کے واضح ہو کہ دفعہ ۱۱۸ قانون شہادت مین خاص طور پر بالفاظ صریح قاعدہ
مندرج ہے اور مین اوس دفعہ مین کوئی ہدایت یا اشارہ عدالت کے واسطے نہین پاتا ہون جسکو بمقدمہ ہذا بحث

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷
(۲) ایضاً ″ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ لغایت صفحہ ۱۸۵

سنہ ۱۸۸۲ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام شیو

کی گرئی ہے کہ آیا کسی شخص کا اظہار لیا جاوے یا نہ لیا جاوے یعنی یہ کہ اوسکے عقیدہ مذہبی پر لحاظ کیا جاوے اور دروازہ ایسے مباحثہ کا کھولدیا جاوے کہ جو اس سوال مین داخل ہے کہ اگر تم سچ نبولوگے تو دنیا یا عاقبت مین اوسکا نتیجہ کیا ہوگا ایسے مباحثون کی نسبت جیسے کہ نوعیت اور تاثیر حلف سے تعلق رکھتے ہین معتقدان اور اہالی مذہب آپس مین مختلف الراے ہین اور ہر زمانہ مین رائین بدلتی ہین اور مختلف ملکون مین مختلف پائی جاتی ہین مسٹر بریڈلا کے حلف کی نسبت جو مباحثے پارلیمنٹ مین ہوئے اون سے اس تحریر کی تشریح ہوتی ہے واضعان قانون ہند نے مذہبی اجازت کو نہین چھوڑا ہے بلکہ حکم دربارہ اون اشخاص کے صادر کیا ہے جو حلف کی نسبت اعتراض کرتے ہین ان اشخاص کو اجازت اقرار صالح کی دیجا سکتی ہے اسی طرح سے پارلیمنٹ شاہی نے ایکٹ مصدرہ سنہ ۳۲ و ۳۳ جلوس وکٹوریا باب ۶۸ دفعہ ۴ مین وجود ایسے اشخاص کا تسلیم کیا ہے جنکے دلونپر حلف کی پابندی نہین ہے لہذا مین خیال کرتا ہون کہ کسی طفل کی ناواقفیت ایسے معاملہ سے خواہ مخواہ بمنزلہ عدم قابلیت سمجھنے معمولی سوالات اور دینے معقول جوابات کے نہین ہے اگر یہ بات ہوتی تو شہادت لڑکی ونیزرام بائی کی ناقابل منظوری ہوتی یہ عدم واقفیت کبھی باعث اعتراض نسبت اعتبار کے ہوسکتی ہے اور بانضمام اس واقعہ کے ڈپٹی نے بلاشبہ ایک عدالت مین یا دوسری مین جھوٹ بولا تھا اوس عدم واقفیت کو بطور ایسی بات کے تصور کرنا چاہئے تھا کہ کمال احتیاط اوسکی شہادت پر عمل کرنے مین کیجاتی محمود صاحب جسٹس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ترک اتفاقیہ یا تغافلانہ نسبت لینے حلف یا اقرار کے بروے دفعہ ۱۳ ایکٹ حلف کے مستثنی ہے اور ظاہرا یہ ترک حافظ سزاے دروغ حلفی کا نہین ہے کیونکہ وہ موثر ذمہ داری گواہ پر دربارہ سچ بولنے کے نہین ہے دفعہ ۱۳ حافظ اس قسم کی بیضابطگیون کی ہے کہ جیسا غلط طریق حلف دینے یا اقرار صالح کرانیکا کہ جسکی تمثیلات مقدمات وید امتو (۱) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اتوریا (۲) مین مندرج ہین لیکن مطابق مقدمہ اجلاس کامل کلکتہ کے جس سے محمود صاحب جسٹس کو اختلاف ہے دفعہ ۱۳ کی وسعت اس سے بہت زیادہ ہے اور اوس مین ہر ترک داخل ہے اور صرف ترک اتفاقیہ یا تغافلانہ پر محدود نہین ہے مقدمہ مذکور مین مثل مقدمہ حال رام بائی کے ترک اقرار صالح کا بعمد و دانستہ اور بموجب احکام جج کے وقوع مین آیا یہ تعظیم تمام آراے صاحبان جج مقام الہ آباد کے مین اوس تعبیر قانون سے اتفاق کرتا ہون جو سر رچرڈ گوچ صاحب چیف جسٹس اور اونکے ہمجلیسان نے کی ہے اور میری راے مین یہ بیضابطگی حسب ہدایت صاحب سشن جج کے بروے دفعہ ۱۳ مستثنی ہے مگر ایسی بیضابطگی ایک معاملہ اہم ہے اور وہ ایسا ہی اون جملہ مقدمات مین متصور ہوے جنکا مین نے

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴

سنہ ۱۸۹۱ء
حکمہ مسئلہ تقیر سپہ
بنام
شیو

تذکرہ کیا ہے اندیشہ یہ ہے کہ جج جو ترک حلف یا اقرار صالح پر استدلال کرے ممکن ہے کردہ تحقیقات مناسب نسبت قوت ادراک ایسے طفل کے نکرے جو بطور گواہ کے پیش کیا گیا ہو یا شہادت مناسب نسبت کمی اخلاقیہ اوس طفل یا ضعیف الدماغ آدمی کے نکرے جسکو جھوٹ بولنے مین کوئی اخلاقی روکاو نہین معلوم ہوتا یا جسپر نہایت آسانی سے بیجا دباؤ پڑسکے بلاشبہ ایسے گواہ کا اعتبار اوسی کم ہوجاتا ہے درحالیکہ شمول صورت ڈوبجی کے علم سزائے فوجداری یا خوف مجموعہ تعزیرات کا ہو مقدمہ حال مین کوئی تحریرات ایسی قلمبند نہین ہوئی ہین جنسے ہمکو مدد بابت طریق دو اطفال مذکور کے یا طرز کرنے سوالات یا طریق دینے جوابات کے ملے میرے نزدیک ڈوبجی کے بیانات جنسے اوسنے انحراف کیا قابل اعتبار کے نہین ہین نسبت رام بائی کے مجکو کسی قدر خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے کہ دو ان اطفال نے ارتکاب قتل عمد طفل کا بحالت کشادہ ہونے دروازہ اور دیکھتے رہنے اطفال کے کیا ہو اور یہ بہی کسیقدر خلاف قیاس ہے کہ قاتلان نعش کو اتنے مرتبہ ایک مکان سے دوسرے مکان کو لیجاوین مگر ہرچند کہ مجکو اسمین شبہ نہین ہے کہ اس گواہ چشم دید کی شہادت کا اثر جوری پر ضرور ہوا ہوگا لیکن دوسری شہادت مقدمہ مین موجود ہے یعنی وہ جو متعلق دستیابی نعش اور زیورات واقع مکانات قیدیان کے ہے اور بعد کرنے غور نسبت مقدمہ کے مین اس بات کے لئے آمادہ نہین ہون کہ تجویز اہلی جوری متفق الرائے بقبولہ صاحب سشن جج کو منسوخ یا تجویز ثبوت جرم قتل عمد کو ترمیم کرون لیکن اندرین حالات مین تقلید اجلاس کامل عدالت ہائیکورٹ کلکتہ کی کرونگا اور حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور نسبت دو قیدیان شیوا و بہادو کے صادر کرونگا

پارسنس صاحب جسٹس - مین خیال کرتا ہون کہ شہادت رام بائی پر اگر بالکل سچ خیال کیا جاوے تو بہی شہادت کافی واسطے ثبوت قطعی جرم ملزمان کے موجود ہے لہذا نسبت بحث قابل منظوری ہونے شہادت رام بائی کے مجکو تجویز کرنی ضرور نہین ہے میرے شریک ذیعلم کی رائے ہے کہ صرف حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا صادر کیا جاوے اور مین خیال کرتا ہون کہ مجکو اس امر مین اون سے اختلاف نکرنا چاہئے باوجودیکہ قتل عمد نہایت بیرحمی اور سنگدلی کے ساتھ کیا گیا

بوجوہ متذکرہ بالا حکام والا مقام نے انکار بحالی حکم سزائے موت سے کیا جو صاحب سشن جج نے نسبت ملزمان کے صادر کیا تھا اور بجائے اوسکے نامبردگان کی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور صادر کیا

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و ٹیلنگ صاحب جسٹس

۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

صفحہ انڈین لا رپورٹ ۳۶۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رجب *

ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء - نقض معاہدہ - اختیار مجسٹریان بابت دست اندازی کرنیکے مقدمات نقض معاہدہ دفعہ ۲ اور دیدہ و دانستہ مین - معنی عبارت "پیشگی دینا روپیہ کا بابت کام کے"

ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء (ایکٹ بغرض سزادہی جرم تقالیف معاہدہ منجانب دستکاران و کاریگران و مزدوران بعوض بہانے خاص) صرف اوس صورت سے تعلق ہوتا ہے جسمین پیشگی روپیہ بابت کسی کام کے دیا گیا ہو کہ ان الفاظ مین محض قوم قرضہ یا قرضجات سابق داخل نہین ہین دست اندازی مجسٹریٹ از روے ایکٹ مذکور کے ان صورتون پر محدود ہے جنمین غفلت یا انکار انجام دہی سے دیدہ و دانستہ بغیر جائز اور معقول وجہ کے کیا جاتا ہے

قاعدہ یہ ہے کہ محض ایک نقض معاہدہ بمنزلہ جرم کے نہونا چاہئے بلکہ محض ایک معاملہ نالش دیوانی کا ہونا چاہئے اور ایک شخص بوجہ عدم تعمیل معاہدہ کے جسکا نفاذ بمقابلہ نابالغ کے بذریعہ مکمہ دیوانی نکیا جا سکے مجرم نہین سمجھا جا سکتا

رجب ولد پیرا ملزم نے مستغیث سے مبلغ عہ پاکے اور اوسکے لئے بطور جولاہے کے ڈہائی سال تک جب تک کہ روپیہ بیباق نہو جاے کام کرنے کا اقرار کیا

اوس نے ایک مہینہ کام کیا اور مستغیث کی خدمت ترک کر دی

بعد اسکے ملزم پر از روے دفعہ ۲ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء کے باجلاس مسٹر ڈاڈرٹ مجسٹریٹ (درجہ اول) بمقام شولاپور استغاثہ کیا گیا مجسٹریٹ نے ملزم کو مستغیث کے لئے دو سال اور پانچ ماہ کام کرنیکا حکم دیا

ترجمہ ذیل اوس معاہدہ خدمت کا ہے جو ملزم نے مستغیث کے ساتھ کیا

مین نے از روے ایک اقرارنامہ کے تمہاری خدمت کرنیکا معاہدہ بُننے کا کام کرنے کو کیا ہے جس طور سے کہ تم مجکو کرنیکو کہو گے اوسکی نسبت اقرار حسب ذیل ہے بُننے کے کام کی اجرت کی بابت جو مین (تمہارے واسطے) کرون مجکو اوس قدر واسطے میری پرورش کے ملے جو اجرت واجب ہوتی جاوے اور اب مین نے تم سے مبلغ عہ عبارت مین باون نقد پایا ہے اور علاوہ برین مبلغ تیرہ نقد جہیترا پاشنکی کو اور مبلغ دس سکہ مروجہ سورت نقد ملک ارجن سیٹہ کو علاوہ اوسکے دلوایا ہے جملہ مبلغ عہ عبارت مین پچہتر ہوئے نسبت اوسکے جو کچھ کہ مین بابت رقم مذکور کے ادا کرون واضح ہو کہ مین اوسکی رسید لے لونگا مین عذر وصول باقی نکرونگا مین نے تمہاری خدمت کا معاہدہ بُننے کا کام کرنے کے لئے از روے اقرارنامہ ڈہائی سال کے واسطے کیا ہے اگر تمہارا روپیہ ادا نہو

* مقدمہ نگرانی صیغہ فوجداری نمبر ۵۰۹ سنہ ۱۸۹۱ء

سنہ ۱۸۹۴ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رجب

میعاد معینہ کے ادا نہو تو مین زر مذکور کو یکبارگی ادا کرونگا درصورتیکہ مین دوسرے شخص کے لئے کام کرنا شروع کرون یا مکان مین بیٹھ رہون ۔ میعاد معینہ کے اندر مین تمہارے کام کو اپنی خوشی سے ترک نکرونگا اور چلا نجاؤنگا مین نے یہ اقرارنامہ باضابطہ اپنی مرضی اور خوشی سے بحالت اپنی صحت نفس اور ثبات عقل کے بغیر ہونے زیر اثر کسی نشہ عرق یا دوا کے لکہدیا مین نے رقم مبلغ پچھتر مذکور سکہ مروجہ بصورت جو تم نے دیا تمام و کمال نقد وصول پایا مین نے باضابطہ اقرارنامہ ہذا تحریر کردیا ۳۰- مارگشر بدی شاکے سنہ ۱۸۱۵ (مطابق ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء)

ہائی کورٹ نے بنفاذ اختیار سماعت نگرانی اپنے کے مسل و کارروائیات مقدمہ ہذا و نیز دیگر مقدمہ کو جو ایکٹ مذکور (۱۳ ۱۸۵۹ء) کے موجب فیصل ہوا تھا طلب کیا

تجویز عدالت (جارڈین صاحب جسٹس و ٹیلنگ صاحب جسٹس) کو جارڈین صاحب جسٹس نے صادر کیا

جارڈین صاحب جسٹس ۔ ان ہر دو مقدمات کے فیصل کرنے مین واسطے ہدایت مجسٹریٹان کے ہم ان فیصلجات کا ذکر کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو ازروے ایکٹ مذکور کے صادر کئے گئے ہین تعبیرات ایکٹ متعلق معاہدہ ۱۳ ۱۸۵۹ء یکسان نہین کیگئی ہین بجز نسبت اقسام اشخاص کے جو اوسکے اثر کے تابع کئے گئے ہین بمقدمہ تارا داس (۱) منشاے ایکٹ فریبی نقائص پر محدود ہے اور ظاہرا یہی رائے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام جیٹھا (۲) قرار پائی ہے مگر مقدمہ اول مین پیشگی روپیہ کی بابت کام ہوچکا تھا اور مقدمہ ثانی کی تجویز مین یہ لکھا ہے کہ کوئی روپیہ پیشگی نہین ملا تھا کیونکہ بدل معاہدہ مستغیث کے لئے کام کرنیکا ایک ضمن سابق تھا ان معاہدون مین میعادین ستائیس ماہ اور تین فصلونکی جداگانہ تہین بمقدمہ ورینڈی بنام عبدل (۳) صاحبان جج فرماتے ہین کہ ایکٹ مذکور واسطے سزا دہی نقائص فریبی معاہدہ کے صادر کیا گیا تھا اور ممدوح الیہم نے تجویز کی کہ قید ازروے حکم مجسٹریٹ کے مانع نالش دیوانی واسطے دلاپانے زر پیشگی کے نہین ہے لیکن بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام اندرجیت (۴) اسٹریٹ صاحب جسٹس نے فیصلہ مقدمہ تارا داس سے اختلاف کیا اور یہ تجویز کی کہ منشاے دفعہ ۲ جسمین حکم مندرج تہا دیدہ و دانستہ نقائص اور ایسے نقائص سے جو بغیر جائز او معقول وجہ کے ہون متعلق ہے گو تمہید مین تذکرہ صرف نقائص فریبی کا ہے اس قسم پر تین سال کا معاہدہ تھا بمقدمہ کمبھاری (۵) معاہدہ بابت تین سال کے تھا الا برابر نہین بلکہ ہر سال مین ایک موسم کے لئے تھا عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ ایسا معاہدہ معقول ہے اور ازروے ایکٹ مذکور کے نافذ ہوسکتا

(۱) ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۵ صفحہ ۶۹
(۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۱
(۳) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۲
(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۲
(۵) ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۱۴ صفحہ ۹۶

۱۸۹۶ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رجب

ہے اس فیصلہ کی تقلید مقدمہ بے لائل (۱) کیگئی وجہ جنکی رو سے مقدمہ قیصر ہند بنام بھگوان بیسون (۲) فیصل کیا گیا از رپورٹ سے ظاہر نہین ہوتی ہین اور مقدمہ مین جسکی یادداشت رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۲ ضمیمہ ۱۳ مین مندرج ہے مدعاعلیہ نے بمعاوضہ رقم پیشگی مبلغ مرقومہ کے جو اوسنے مستغیث سے پائی تہی اپنے آپکو مستغیث کے لئے کام کرنیکا ذمہ دار تا ادائے رقم پیشگی کے کیا مجسٹریٹ ضلع نے بابت حکم مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے اس بنا پر استصواب کیا کہ حکم مذکور کی رو سے ایک قسم کی غلامی جائز قرار پائی تہی ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ معاہدہ صریحًا اندر منشاء ایکٹ کے نہین ہے اور یہ فرمایا کہ اوس تعبیر کو اختیار نکرنا چاہئے جس سے بخلاف ورزی اوس قانون کے جو زیادہ تاکیدی ہے معاہدہ کا نفاذ ہو ایسے معاہدون کا سیلان جو ظلم کرنے کے لئے ہون بمقدمہ تارا داس مذکور ہوا ہے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام تلوکا نم (۳) جسمین بیس ہفتہ کی مدت تہی معاہدہ قابل نفاذ تجویز ہوا تہا بمقدمہ تارا داس اور بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام جبٹہا فرق مابین زر پیشگی بابت کام کے ایک جانب اور زرانہ بابت معاہدہ یا قرضہ سابق کے دوسری جانب مندرج ہے مقدمہ رام پرشاد (۴) اسی فرق کی بابت ہے معاہدہ بجز قرضہ زر نقد کے کسی اور چیز کی بابت تہا جسمین ایک شرط یہ لگائی گئی تہی کہ قرضداران کو بعوض پانے قرضہ کے مستغیث کا کام کرنا چاہئے اور کسی دوسری جگہہ اپنی خدمتون کو منتقل کرنا نچاہئے تاوقتیکہ نا برد گان روپیہ ادا نکردین یہ بالکل خلاف کسی ایسے معاہدہ کے تہا جو ایکٹ مین مد نظر رکھا گیا ہے" ان مقدمات سے یہ واضح ہوگا کہ باوجود ایکٹ کے تعزیری ہونے کے معاملہ کتو (۵) کی تعبیر سختی سے کی گئی ہے لیکن چونکہ ایکٹ مذکور واسطے حفاظت ملازمان کے صادر کیا گیا تہا (مقدمہ آنون بنام کلارک (۶) ملاحظہ طلب) تاہم عدالتون نے اوسکے احکام کو اون معاہدون سے متعلق کرنے سے انکار نہین کیا جو کئی سال کی بابت تہے جنمین کوئی امر غیر معقول اور خلاف مصلحت عامہ کے نہین تہا

مقدمات مذکورہ سے یہ ظاہر ہے کہ ایکٹ مذکور صرف اوس صورت سے متعلق ہے جسمین وہ زر پیشگی بابت کسی کام کے دیا گیا ہو جس عبارت مین محض رقوم قرضہ یا قرضجات سابق داخل نہین ہین اور عبارت مستعملہ سے صاف ظاہر ہے کہ دست اندازی مجسٹریٹ اون صورتون پر محدود ہے جنمین غفلت یا انکار انجام دہی سے دیدہ و دانستہ اور بغیر جائز اور معقول وجہ کے ہو قاعدہ یہ ہے کہ اصحاب قانون سے تعمیم کثیر قانون دی امان سے

(۱) ویکلی رپورٹر نظائر فوجداری جلد ۱ صفحہ ۵۳
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰۹
(۳) ایضًا مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۳۲
(۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۲ ، صفحہ ۴۶
(۵) ایضًا مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۳
(۶) لا رپورٹ کوئنیس بنچ جلد ۱ صفحہ ۴۱۴

مئی ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند
بنام
رجب

یہ خیال کرنے مین اتفاق کیاہے کہ علی العموم محض نقض معاہدہ بمنزلہ جرم ہونا چاہئیے بلکہ محض ایک معاملہ نالش دیوانی کا ہے رپورٹ مکالے صاحب نسبت کمشنران بابت مجموعہ تعزیرات مندرجہ اصلی قانون ہندوستان صفحہ ۹ ملاحظہ طلب ۔ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء شامل باب ۱۹ مجموعہ تعزیرات کے مستثنی ہے لیکن جیساکہ مقدمہ ازون بنام کلارک مین عدالت پر نسبت اس امر کے غور کرنا فرض ہے کہ آیا کوئی وجہ معینہ جائز اور معقول ہے اور مجسٹریٹ کو اختیار تمیزی عدالتی استعمال کرنا چاہئیے اور غالباً اصول مندرجہ مقدمہ جنکس بنام کراس لینڈ (۱) کے متعلق ہونے کا موقع اوسی قسم کے قوانین انگلستان کی تعبیر کرنے مین ہوگا کہ ایک شخص بوجہ عدم تعمیل ایسے معاہدہ کے جسکا نفاذ بمقابلہ نامبردہ کے بذریعہ حکمنامہ دیوانی نہ کیا جاسکے مجرم نہین سمجھا جاسکتا گو معاملہ کو یہ تجویز ہوئی کہ ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء بابت دعوی متعلقہ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء دلاپانے زر پیشگی کا نہین ہے بحث میعاد سماعت کا پیش ہونا دیگر عدالت ہاے ہائی کورٹ کے روبرو معلوم نہین ہوتا اور ہمارے فیصلہ کے لئے تجویز کرنا امر مذکور کا ضروری نہین ہے

اب ہمکو ان دو مقدمات پر جو عدالت ہذا کے روبرو تجویز ثانی مین پیش ہین بامداد ان فیصلجات کے غور کرنا ہے مسل مقدمہ نمبر ۱۰۰ سے ظاہر ہے کہ اوسمین مبلغ للعہ پیشگی تہے اور ملزم نے اوسکی بابت کام کرنیکا اقرار اس طور سے کیا تہا کہ مبلغ ۶ اوسکی اجرت ماہواری سے وضع کیا جاے اس طور سے قرضہ مین بقدر مبلغ للعہ وضع کرکے اوسنے ملازمت ترک کردی مجسٹریٹ نے نامبردہ کو اپنے کام پر واپس آنیکا حکم دیا اور ظاہرا وہ اوسپر راضی ہوگیا حکم ہذا بعض فیصلجات متذکرہ کی روسے جائز متصور ہوگا اور عدالت کوئی وجہ مداخلت ازجانب خود اپنی جانب سے نہین دیکھتی دوسرے مقدمہ نمبر ۱۰۹ مجوزہ مسٹر ڈاڈرٹ مین کوئی شہادت یا اقبال یا کوئی تجویز اسکی نہین ہے کہ مبلغ عہ نقد جو ملزم نے پائے اور مبلغ عہ اور مبلغ عہ جو مختلف اشخاص کو اوسکی جانب سے ادا کئے گئے بابت کام کے پیشگی تہے بیان ملزم یہ ہے کہ مجکو بارہ سال قبل پیشگی روپیہ اپنے دستک کے واسطے ادا ہوئے مصارف میری شادی کے دیاگیا اور بعد ازان مین نے مستغیث کے لئے پانچ سال کام کیا اور بعد اوسکے دستک ہذا مین غالباً بابت قرضہ سابق کے لکہدیا مستغیث نے بیان کیا کہ پیشگی روپیہ دیاگیا لیکن اوسنے یہ نہین کہا کہ رقم پیشگی واسطے کام کئے جانے کے تہی اور مجسٹریٹ نے اوسکی نسبت عذر ملزم کے یہ دریافت نہین کیا کہ دستک بابت قرضہ سابق کے تہا معاہدہ تحریری متنازعہ مین جو مورخہ ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء ہے کسی رقم پیشگی کا اشارہ نہین ہے برخلاف اسکے اوسمین نہایت صاف طور پر یہ شرط ہے کہ ملزم ہمیگا اجرت بابت اپنے کام کے جیسے جیسے کہ وہ واجب ہوتی جاوے پایا کریگا اور اوسمین یہ شرط ہے کہ بابت کسی روپیہ کے جو وہ واپس کرے رسید لے جو لا ہے نے ڈہائی سال تک مستغیث

(۱) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷

سنہ ۱۸۹۲ع
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
رجب

کے لئے کام کرنیکا معاہدہ کیا اور اقرار کیا کہ اگر اندر مدت مذکور کے وہ کسی دوسرے شخص کے پاس اپنی خدمت متوان کو منتقل کرے تو مبلغ مرحبے مذکور واپس کردیگا مقدمہ مذکور بالکل ہم شکل معاملہ زام رشیاد (۱) کے معلوم ہوتا ہے اور داخل اصول مقدمہ ملکہ معظمہ بنام جٹھیا (۲) اور مقدمہ مندرجہ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۲ ضمیمہ ۱۳ کے ہے شہادت یہ ہے کہ وقوع نادہندی کو پانچ سال گذر گئے ہماری یہ رائے ہے کہ شرائط جو مجسٹریٹ کو اختیار سماعت دینے کے واسطے از روے دفعہ ۲ - ایکٹ مذکور کے ضروری ہین موجود نہین ہین اور یہ کہ اوسکو وہ حکم صادر کرنا نہین چاہئے تھا جس سے ملزم کو دو سال اور پانچ ماہ تک مستغیث کے لئے بطور جولاہے کاریگر کے اوس حکم کی تاریخ سے کام کرنا پڑے ہم اب اوس حکم کو منسوخ کرتے ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ مجسٹریٹ ملزم کو اس فیصلہ سے مطلع کرین چارہ جوئی مستغیث کی بذریعہ نالش دیوانی کے ہے

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و ٹیلنگ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام راما *

۴
سنہ ۱۸۹۲ع
۱۴ جنوری
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۳۷۲

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) دفعہ ۱۱۸ - ضمانت نیک چلنی - اختیار دست اندازی ہائی کورٹ جبکہ مقدار ضمانت کی بہت زیادہ ہو - اختیار تمیزی مجسٹریٹ کا مناسب طور پر استعمال ہونا چاہئے

مجسٹریٹ نے ملزم کو یہ حکم دیا کہ وہ مچلکہ تعدادی پانسو روپیہ واسطے اپنی نیک چلنی کے ایک سال کے واسطے تحریر کرے اور دو ضامن اوسی قدر تعداد کے پیش کرے ملزم ضمانت مذکور کے پیش کرنے سے قاصر رہا اور جیلخانہ بھیجا گیا ہائی کورٹ کی یہ رائے ہوئی کہ تعداد ضمانت مطلوبہ کی بہت زیادہ تھی اور مجسٹریٹ نے اس معاملہ مین اختیار تمیزی مناسب طور پر استعمال نہین کیا تھا پس ہائی کورٹ نے باستعمال اختیارات نظر ثانی اس معاملہ مین دست اندازی کی اور تعداد کو کم کردیا

ملزم کو مجسٹریٹ درجہ اول مقام پونا نے حسب دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع) حکم دیا کہ مچلکہ تعدادی صما روپیہ واسطے اپنی نیک چلنی کے ایک سال کے لئے تحریر کرے اور دو ضامن اسیقدر تعداد کی بابت پیش کرے مجسٹریٹ موصوف نے یہ تعداد بلحاظ پانچ تجاویز ثبوت جرم کے جو سابق مین خلاف ملزم کے ہوئی تھین اور بلحاظ اس امر کے کہ شخص مذکور عادتاً چور رہتا قائم کی تھی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴
(۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۱

۱۸۹۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
راما تہام

ملزم ضمانت مطلوبہ کے داخل کرنے سے قاصر رہا اور جیلخانہ بہیجا گیا
برطبق ملاحظہ نقشہ ماہواری مقدمات فوجداری ہائی کورٹ نے اس مقدمہ کی مسل کو طلب کیا
اور یہ رائے ظاہر کی کہ تعداد ضمانت کی جو ملزم سے طلب کی گئی بہت زیادہ تہی
عدالت (جارڈین صاحب ڈیلنگ صاحب جسٹسان) نے حکم مندرجہ ذیل صادر کیا
از عدالت مجسٹریٹ نے ۷ اگست ۱۸۹۱ء کو یہ حکم دیا کہ ملزم مچلکہ تعدادی ۵ما ر اپنی نیک چلنی کے
لیئے ایک سال کے واسطے تحریر کرے اور دو ضامن جداگانہ بتعداد مذکور پیش کرے بجواب تحریر عدالت ہذا
مجسٹریٹ موصوف نے یہ رپورٹ کی کہ اونہون نے تعداد مذکور کو اس لحاظ سے مقرر کیا تہا کہ پانچ تجاویز
ثبوت جرم سابق مین بخلاف ملزم کے ہوئی تہین اور وہ عادتاً چور رہا یہ پانچ تجاویز ثبوت جرم ۱۱ سال کے
عرصہ مین ہوئی تہین اور قید اخیرہ ۵ جون ۱۸۹۱ء کو ختم ہوئی ہماری دانست مین مجسٹریٹ نے اسقدر زیادہ تعداد
کی بابت ضمانت طلب کرنے مین اختیار تمیزی مناسب طور پر استعمال نہین کیا ہم ہائی کورٹ مدراس (۱) کی رائے
مندرجہ ذیل سے اتفاق کرتے ہین - "وہ اختیار کہ جو اس دفعہ کی روسے دیا گیا ہے احتیاط کے ساتھ استعمال
ہونا چاہیئے اور تعداد ضمانت کے مقرر کرنے مین مجسٹریٹ کو حیثیت شخص متعلق پر غور کرنا چاہیئے اور تعداد مذکور
اوس مقدار سے زیادہ نہونی چاہیئے کہ جسکی بابت انصافاً یہ قرین قیاس ہو کہ شخص مذکور ضمانت پیش کر سکیگا
یاد رکہنا چاہیئے کہ قید کا یہ مطلب ہے کہ اوس سے خلائق کو شخص مذکور کے ارتکاب جرم سے حفاظت حاصل ہو
اور نہ یہ کہ قید مذکور کوئی سزا جرم مرتکبہ کی ہے اور چونکہ قید مذکور نہ پیش کرنے ضمانت پر مشروط ہے لہذا
یہ امر قرین عقل و انصاف ہے کہ شخص مذکور کو کم از کم شرط ضمانت مطلوبہ کی تعمیل کرنے کا موقع مناسب
دیا جاوے" یہ آراے بمقدمہ قیصر ہند بنام ویدا (۲) پسند کی گئی ہین ہمکو یہ کہنا بہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جیسی
مقدمہ قیصر ہند بنام کالا چند (۳) مین راے ظاہر کیگئی ممکن ہے کہ اسقدر کثیر التعداد ضمانت کے طلب کرنیکا
یہ نتیجہ ہو کہ ایک جرمانہ زر نقد کثیر کا محض بسبب شبہ اور بدنامی کے دینا پڑے کیونکہ ممکن ہے کہ ملزم کو زر کثیر بغرض
حصول ضمانت کے ادا کرنا پڑے
اوس مقدمہ مین جو ہمارے روبرو پیش ہے ملزم ضمانت دینے سے قاصر رہا اور جیلخانہ بہیجا گیا چونکہ مجسٹریٹ
نے صحیح اصول پر کارروائی نہین کی لہذا ہم اونکے حکم کو ترمیم کرتے ہین اور تعداد مچلکہ کو کم کرکے سو روپیہ کرتے
ہین اوسی قدر کی بابت ایک شخص ضامن ہوگا ملزم کو اطلاع اس حکم کی صاحب مجسٹریٹ کے ذریعہ
سے دیجاوے تاکہ وہ اوس سے مستفید ہو سکے

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ مدراس صیغہ اپیل جلد ۴ صفحہ ۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۴
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس وٹیلنگ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام وسجے رام *

۱۸۹۱ء یکم فروری

صفحہ انڈین لا رپورٹ ۴۱۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۲۸۹ و ۴۲۳ - نہونا ثبوت کا - معنی الفاظ دفعہ ۲۸۹ - فرد قرار دجرم - تبدیل کرنا فرد قرار داد جرم کا - اضافہ کرنا جرائم کا - شہادت - قابل ادخال ہونا شہادت کا - ایکٹ شہادت (۱۸۷۲ء) دفعات ۱۴ و ۱۵ - اپیل بناراضی حکم برارت - اپیل بناراضی حکم درمیانی -

الفاظ "نہونا ثبوت کا" موقومہ فقرات دوم وسوم دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کو اسطور پر نہ پڑھنا چاہئے کہ گویا اون سے مراد نہونے ثبوت قابل اطمینان یا قابل اعتبار یا قطعی کے ہے اگر ثبوت ہو تو تجویز مقدمہ اختتام تک پہونچنی چاہئے اور اوسوقت اگر تجویز بالی جوری کی اعانت سے ہوئی ہو تو جوری مذکورہ دیگر قسم کی تجاویز مین جج ارائے اسیسران پر غور کرنے کے بعد بربناے واقعات کے تجویز کرے صرف بصورت عدم موجودگی کسی شہادت ارتکاب جرم منجانب ملزم کے عدالت حکم برارت ملزم کا بلا اسکے کہ تجویز مقدمہ کی ہو یا راے اسیسران کی حاصل کیجاے قلمبند کر سکتی ہے یا یہ کہ عدالت بالسماعت جو ابد ہی اسکے جوری کو ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ راے مشعر بحبریت کے صادر کرے

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ستالال (۱) پسند کیا گیا

ملزم پر جرم حسب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند تین جائداد ون کو تین مختلف اشخاص کے نام ایک خاص تاریخ کو فریبا اس نیت سے منتقل کرنے کا لگایا گیا کہ جائداد ہاے مذکور ڈگری کے اجرا مین قرق نہو سکین اور منجانب سرکار شہادت پانچ دیگر انتقالات جائداد کی جو فریبا منجانب ملزم اوسی تاریخ کو اور ظاہرا اوسی غرض سے کئے گئے تھے پیش کی گئی

تجویز ہوئی کہ یہ شہادت حسب دفعہ ۱۴ و ۱۵ ایکٹ شہادت کے واسطے اس ثبوت کے قابل پذیرائی تہی کہ وہ جملہ انتقالات جزو ایک ہی پورے معاملہ کے تھے یا وہ انتقالات مخصوص کہ جنکی صراحت فرد قرارداد جرم مین کی گئی تہی بہ نیت فریب کئے گئے تھے

* اپیل فوجداری نمبر ۱۹۱ سال ۱۸۹۰ء

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴

نمبر ۱۹۰
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
وسجے رام

سرکار بنام ریبوداس (۱) ممیز کیا گیا۔

بوقت آغاز تجویز مقدمہ روبرو عدالت سشن کے بجرم دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے پبلک پراسیکیوٹر نے عدالت سے درخواست کی کہ حسب دفعات ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴ مجموعہ مذکور فرد قرارداد جرم مین قایم کئے جاوین سشن جج نے اس درخواست پر فیصلہ آخری کا صادر کرنا اوسوقت تک ملتوی رکھا کہ یہ ظاہر ہو گیا کہ فرد قرارداد جرم حسب دفعہ ۲۰۶ اوس شہادت کی بنا پر قابل تائید نہین ہے جو بجانب سرکار پیش ہونے والی تھی سشن جج نے اس الزام کی بابت شہادت بجانب سرکار سننے کے بعد بلا سماعت جوابدہی یا قلمبند کرنے اظہار اسیران کے حکم برات صادر کیا اور اسی وقت حاکم موصوف نے درخواست قایم کرنے جرائم جدید کی نامنظور کی (م) بسند مقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام ۔۔۔ (۲) یہ تجویز کی کہ عدالت کو کوئی اختیار الزام ابتدائی کے علاوہ الزامات جدید کے قایم کرنیکا نہین ہے حاکم موصوف کی یہ بھی رائے تھی کہ دشمنی اوس استغاثہ کی جو سرکار نے پیشتر ملزم پر بابت انہین جرائم کے جنکے اضافہ کی درخواست کی گئی تھی دایر کیا تھا نیز اوس کے بیان نامنظوری درخواست مذکور کافی ہے

لوکل گورنمنٹ نے ہائیکورٹ مین بنا رامنی حکم برات کے اپیل کیا بوقت سماعت اپیل مذکور بجانب سرکار یہ حجت کی گئی کہ سشن جج نے حسب استدعاے پبلک پراسیکیوٹر الزامات مزید کے قایم کرنے سے انکار کرنے مین غلطی کی کونسل ملزم نے یہ عذر کیا کہ اپیل بنا رامنی حکم برات مین گورنمنٹ کو یہ حجت پیش نہین کرنی چاہیے۔

ٹیلنگ صاحب جسٹس نے تجویز کی (اول) کہ حسب دفعہ ۴۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲) گورنمنٹ کو اختیار نہ تھا کہ ہائیکورٹ مین اس بنا پر اپیل کرے کہ سشن جج نے الزامات جدید کے اضافہ کرنے سے انکار کیا یا بنا رامنی کسی دیگر حکم درمیانی کے جو اثناے تجویز مقدمہ مین صادر ہوا ہو اپیل کرے (دوم) یہ کہ سشن جج کو چاہیے تھا کہ درخواست قایم کرنے جرائم مزید کو تجویز مقدمہ کے شروع ہی مین جبکہ وہ پیش کی گئی تھی قطعی طور پر طے کرتے خصوصاً اس وجہ سے کہ درخواست مذکور سواے اون واقعات کے اور کسی امر پر مبنی نہ تھی کہ جو اون الزامات مین منضبط تھے جنکو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے قلمبند کیا تھا۔

اپیل از جانب لوکل گورنمنٹ [illegible] رامنی حکم برات مصدرہ رو ڈی ہیملٹن صاحب سشن جج سورت مقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام وسجے رام۔

ملزم پر الزام حسب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند فریب آوری کرنے اور چھپانے اور منتقل کرنے اپنی جایداد بانیت بچنے کے اجراے ایک ڈگری سے لگایا گیا۔

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۹۰

(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۰

واقعات ضروری جو بیان کئے گئے حسب ذیل تھے۔
مسماۃ مگن گوری نے ایک ڈگری بنام بائی ہرکنور کے حاصل کی جسکی روسے اوسکو قبضہ بعض جایداد منقولہ و غیر منقولہ کثیر المالیت کا دلایا گیا۔ (مقدمہ ۱۹۰۹ء ملا مظفر کیدرینز بنام وجے رام)
بائی ہرکنور نے بنا راضی اس ڈگری کے ہائیکورٹ مین اپیل کیا اور ایک حکم شعر التوائے اجرائے ڈگری تا فیصلہ اپیل اس شرط پر حاصل کیا کہ وہ ضمانت واسطے تعمیل اوس ڈگری یا حکم کے داخل کرے جو آخرکار اپیل مین صادر ہو۔
وجے رام ملزم نے اپنے آپ کو بطور ضامن بائی ہرکنور کے پیش کیا اور ضمانت نامہ تحریر کیا ڈگری بنام بائی ہرکنور آخرکار ہائیکورٹ سے برطبق اپیل بحال رہی۔
۲۶ - نومبر ۱۹۰۸ء کو ڈگریدار نے درخواست کی کہ ڈگری بنام وجے رام ضامن بذریعہ گرفتاری وسکی ذات اور نیز بذریعہ قرقی اوسکی جایداد کے جاری کیجاے۔
بعد ایک طویل تحقیقات کے یہ درخواست آخرکار ۲۸ - اگست ۱۹۰۹ء کو منظور ہوئی اور اوسوقت عدالت نے اون عذرات کو نامنظور کیا جو وجے رام نے پیش کئے تھے اور حکم اجرائے ڈگری کا بمقابلہ اوسکے حسب استدعا صادر کیا۔
جس وقت کہ یہ حکم ہوا یا قریب اوسکے وجے رام نے جزو کثیر اپنی جایداد غیر منقولہ کا اپنے رشتہ مندان کے نام منتقل کیا اور اپنی جایداد منقولہ کو ایک ملک غیر مین بھیجدیا اور وہان خود اس ارادہ سے پوشیدہ رہا کہ اجرائے ڈگری مذکور سے بچے مابین ۱۲ جولائی و ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۹ء کے اوس نے قریب قریب کل اپنی جایداد غیر منقولہ جسکی قیمت اجمالی دو ہزار روپیہ تھی اپنے رشتہ مندان کے نام منتقل کردی ایک ہی تاریخ یعنی ۲۳ - اگست کو اوسنے تو بیناجات مشعر انتقال جایداد غیر منقولہ قیمتی دو لاکھ روپیہ کے تحریر کئے تھے۔
۲۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو ڈگریدار نے استغاثہ بنام وجے رام دائر کیا اور اوسپر الزام حسب دفعات ۲۰۶ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا کہ اوسنے قریباً اپنی جایداد کو اس غرض سے دور کیا اور چھپایا اور منتقل کیا کہ وہ اوس حکم کے اجرا مین قرق ہونے سے بچے جو اوسکے خلاف ۲۸ - اگست ۱۹۰۹ء کو صادر ہوا تھا۔
مجسٹریٹ نے ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن صوبہ بجرم دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے کیا۔
آغاز تجویز مقدمہ مین سشن جج نے اس الزام کو بوجوہ مندرجہ ذیل ترمیم کیا۔

فیصلہ ۱۹۱۲ء ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام وبھگوان رام

چونکہ اوس فرد قرارداد جرم سے جسکی بنا پر ملزم واسطے تجویز کے بھیجا گیا ہے کوئی خاص صورت فریباً انتقال کرنے علیحدہ کرنے جایداد کی ظاہر نہیں ہوتی اور چونکہ اوس نقشہ سے جو عدالت ماتحت نے طیار کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ۹ معاملات ۲۰-۳۰ اگست ۱۹۰۸ء کے ایسے ہین کہ جنکا ازجانب سرکار فریباً ہونا بیان کیا جاتا ہے لہذا عدالت اس غرض سے کہ ملزم کو ٹھیک طور پر معلوم ہو سکے کہ کن صورتون کی نسبت اوسکو جوابدہی کرنی ہے اور نیز اس غرض سے کہ تجویز مقدمہ کی حدود معقول کے اندر آجاسکے پبلک پراسکیوٹر کو ہدایت کرتی ہے کہ منجملہ افعال مذکورہ کے ہمراہ افعال جنکی بابت نہایت مضبوط ثبوت ہو فرد قرارداد جرم مین داخل کیجانیکے لئے انتخاب کرین۔

چنانچہ فرد قرارداد جرم بعبارت ذیل ترمیم کی گئی۔

"یہ کہ ملزم نے ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء کو یا قریب اوسکے فریباً بعض مکانات کو لالو رتن جی وودلبھداس وبھاگا رتن جی کے نام منتقل کیا اور نیز بعض پونڈ وپارچہ ہاے واسباب کو بائی ہتی کول موتی رام وجگا کو پال کے مکان مین اس غرض سے بھیجدیا کہ جایداد مذکور اوس حکم کے اجرا مین فرق نہ کیجا سکے جو ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء کو جج ماتحت (درجہ اول) سورت نے برطبق درخواست نمبر ۲۰۸ ۱۹۰۸ء صادر کیا تھا اور یہ کہ ملزم مذکور نے اس طور پر ارتکاب اوس جرم کا کیا جو حسب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند مستلزم سزا اور داخل اختیار سماعت عدالت سشن کے ہے"۔

پبلک پراسکیوٹر نے برطبق اسکے عدالت سے درخواست کی کہ جرایم فریب حسب دفعات ۴۲۴ و ۴۲۳ مجموعہ تعزیرات قایم کئے جاوین۔

اس درخواست پر عدالت نے حکم حسب ذیل صادر کیا۔

"عدالت اس درخواست پر اوس وقت تک لحاظ کرنے سے انکار کرتی ہے کہ جب تک کہ یہ ظاہر نہو جاوے کہ فرد قرارداد جرم حسب دفعہ ۲۰۶ جسکو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے طیار اور عدالت ہذا نے ترمیم کیا اوس شہادت کی بنا پر قایم نہین رہ سکتی جو ازجانب سرکار پیش کیجاوے"۔

بعد اسکے کہ شہادت مبنی جانب سرکار جو خاص طور پر متعلق اون چار معاملات کے جو فرد قرارداد جرم مین بیان کئے گئے تھے دیکھا جا چکی تھی سشن جج نے درخواست قایم کرنے جرایم مزید کو نامنظور کیا اول اس وجہ سے کہ اونکو کوئی اختیار قایم کرنے نئے جرایم کا حسب نظیر مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام آپا (۱) کے نہین تھا دوم اسوجہ سے کہ پیشتر اوس سے سرکار نے ملزم پر اون جرایم کی بابت جنکے اضافہ کئے جانے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۰

کی درخواست جنی استغاثہ کیا تھا اور یہ کہ استغاثہ مذکور ڈسمس ہوا۔ ۱۸۹۲ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام وبنے رام

درخواست مذکور کو اسطرح طے کرنے کے بعد سشن جج نے بلا اسکے کہ جوابدہی کو ملزمین یا اسیران کی رائے لین حکم برات بابت فرد قرارداد جرم مرتبہ حسب دفعہ ۴۰۶ مجموعہ تعزیرات کے صادر کیا۔

حکم برات حسب ذیل تھا۔

"بجواب ایک سوال کے جو عدالت نے کیا پبلک پراسیکیوٹر یہ اطلاع دیتا ہے کہ شہادت صریح بابت چار معاملات مندرجہ فرد قرارداد جرم حسب دفعہ ۴۰۶ کے عملاً مکمل ہے اور بقیہ گواہ زیادہ تر دیگر معاملات مشکل کی نسبت جنکا فریباً ہونا بیان کیا جاتا ہے اظہار دینگے لیکن اونکی نسبت کوئی خاص الزام ابتک قائم نہیں کیا گیا

"بلحاظ اس اطلاع کے عدالت خیال کرتی ہے کہ پیروی مقدمہ کو زیادہ تر بہنے دینا محض بضیع اوقات و زر ہوگا۔

"اگر اون گواہان پر جو معاملات مابہ البحث کے فریباً ہونے کو ثابت کرنیکے لئے طلب کئے گئے ہین یقین کیا جاوے تو یہ تجویز کرنا ضرور ہے کہ کوئی فریب کسی قسم کا نہین ہوا اور یہ کہ مکانات اونکے نام نیک نیتی سے معاوضہ قیمتی فروخت کئے گئے اور نیز یہ کہ جایداد منقولہ ملزم کے مکان سے پیشتر اوس سے علحدہ کی گئی کہ کسی حکم قرقی کے صادر کئے جانے کا خیال بھی تھا اوسکا صادر کیا جانا تو درکنار۔

"اگر بخلاف اسکے اونکے بیانات جھوٹ ہین (جیسا کہ مستغیث کی جانب سے کہا جاتا ہے) تو نتیجہ لازمی یہ ہے کہ کوئی انتقال واقعی جایداد کا ایمانداری کے ساتھ یا خلاف اوسکے معاملتاً نہین ہوا۔

"علاوہ برین یہ امر قابل لحاظ ہے کہ حکم مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۰ء محض بغرض قرقی جایداد منقولہ کے ہے۔

"خواہ کوئی رائے نسبت قابل اعتبار ہونے گواہان کے اس مقدمہ مین قائم کیجاوے ذرا بھی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہین ہے کہ اسباب و زیورات اور پارچہ جات مابہ البحث ملزم کے مکان سے اس غرض سے علحدہ کئے گئے کہ حکم محولہ بالا کی تعمیل مین یہ اشیا قرق نہ کیجاوین علاوہ برین اس امر کی بھی کوئی شہادت نہین ہے کہ یہ جایداد ملکیت خود ملزم کی تھی۔

"نسبت اوس نتیجہ کے جو اس مقدمہ کی شہادت سے امکاناً اخذ کیا جا سکتا ہے یعنی یہ کہ ملزم نے فریباً بعض دستاویزات تحریر کین جنمین معاوضہ غلط مندرج ہے اس عدالت کو کوئی تعلق کارروائیات ہذا مین نہین ہے کیونکہ عدالت کی یہ رائے ہے کہ افعال مذکورہ دفعہ ۴۰۶ مجموعہ تعزیرات کے بموجب قابل سزا نہین ہین اور اون وجوہ کی بنا پر جو بیان ہو چکے ہین عدالت نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ اوس فرد قرارداد جرم مین جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے طیار کی کوئی اور الزام اضافہ کرے۔

سنہ ١٨٩٦ ع
ملکہ قیصر ہند
بنام
وبجے رام

مین تجویز کرتا ہون کہ وہ جرم جسکی بابت وبجے رام بھگوان ملزم واسطے تجویز کے بھیجا گیا ہے یعنی الزام حسب دفعہ ٢٠٦ مجموعہ تعزیرات اوسپر ثابت نہین ہے اور مین ہدایت کرتا ہون کہ وہ بری اور رہا کیا جائے۔

بنا براضی اس حکم برات کے وکیل گورنمنٹ نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا۔

راو صاحب واسدیو جگنّاتھ کرتیکر وکیل سرکار منجانب سرکار۔ اوس ضابطہ مین جو سشن جج نے اختیار کیا تھا بعض وہ بے ترتیبی ہاے اہم ہین تجویز مقدمہ کے شروع ہی مین پبلک پراسیکیوٹر نے درخواست تبدیل کئے جانے فرد قرارداد جرم کی بذریعہ اضافہ کئے جانے الزامات جدید حسب دفعات ٢٢٣ و ٢٢٤ مجموعہ تعزیرات کے پیش کی لیکن سشن جج نے یہ کہا کہ کوئی حکم اس درخواست پر اوسوقت تک صادر نہ کیا جائیگا کہ اونکو یہ اطمینان ہو کہ شہادت سرکار کی جانب سے پیش ہونیوالی ہے بجز ثبوت جرم دفعہ ٢٠٦ کے لئے کافی نہین ہے ایسا کرنے مین حاکم موصوف نے بیضابطگی عظیم کی اونکو چاہیے تھا کہ درخواست کو فوراً طے کرتے کیونکہ وہ اوس شہادت پر مبنی تھی جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ تحریر کر چکے تھے درخواست مذکور اخیر نوبت مقدمہ تک طے نہین کی گئی اور اوسوقت بھی جو وجوہ کہ درخواست مذکور کی نامنظوری کی بابت تحریر کئے گئے ہین صحیح نہین ہین مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام آپا (١) جس پر سشن جج نے استدلال کیا ہے مقدمہ ہذا سے فرق کے قابل ہے وہ مقدمہ حسب دفعہ ٢٣٧ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تھا یہ مقدمہ حسب دفعہ ٢٢٦ مجموعہ مذکور کے ہے لیکن اگر فرض بھی کیا جاے کہ مقدمہ مذکور متعلق ہے تو وہ اصول جو اوسمین قایم کیا گیا ہے زیادہ تر مفید میری حجت کے ہے نہ خلاف اوسکے علاوہ برخاستگی استغاثہ کی حسب دفعہ ٢٠٣ مجموعہ ضابطہ فوجداری مساوی برات کے نہین ہے اوسکی وجہ سے استغاثہ جدید بر بنا ے اونہین الزامات کے ممنوع نہین ہو پاتا پس سشن جج کو چاہیے تھا کہ جرایم مزید قایم کرتے کیونکہ استغاثہ سابق جو اونہین الزامات پر مبنی تھا ڈسمس ہو چکا تھا۔

علاوہ اوسکے سشن جج نے صریحاً خلاف دفعہ ٢٨٩ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل کیا ہے اونہون نے حکم برات بلا اوسکے تحریر کیا ہے کہ شخص ملزم سے یہ کہا جاے کہ وہ اپنی جوابدہی کرے اور بلا اوسکے کہ اوسے اسیسران کی لیجائین اور بلا اوسکے کہ پبلک پراسیکیوٹر کو بھی یہ اجازت دیجاے کہ مقدمہ کو از جانب مستغیث مختصر طور پر بیان کرے اونہون نے اس مقدمہ مین اس طور پر عمل کیا کہ گویا مستغیث کی جانب سے مطلقاً کوئی شہادت بثبوت الزام کے نہین پیش کی گئی تھی۔

(١) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ١٠ صفحہ ٢٠٠

[جارڈین صاحب جسٹس نے مقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام منا لال (۱) کا حوالہ دیا]-

بنام
دیبی رام

وہ مقدمہ بالکل متعلق ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ "ہونا ثبوت کا" مندرجہ دفعہ ۹۴۲ کے
معنی نہ سمجھنے چاہئیں کہ کوئی قابل اطمینان یا قابل اعتبار شہادت نہیں ہے" مقدمہ ہذا مین مستغیث نے
شہادت کافی واسطے ثبوت اوس جرم کے پیش کی ہے کہ جس کا الزام لگایا گیا تھا پس حکم براءت صریحاً خلاف
قانون ہے میری حجت آخر یہ ہے کہ سشن جج نے ناجائز طور پر بعض شہادت اہم کو نہیں لیا جو ملزم کے علم
مجرمانہ ثابت کرنیکے لئے پیش کی گئی تھی ہم نے شہادت دیگر معاملات ہم شکل کی پیش کی جو ملزم نے اوسی
زور اور اوسی غرض سے کئے تھے کہ جس زور اور جس غرض سے وہ معاملہ کیا گیا کہ جسکی بابت الزام
لگایا گیا ہے معاملات مذکور حسب دفعات ۱۴ و ۱۵ ایکٹ شہادت امور متعلقہ ہیں ان جملہ وجوہ کی بنا پر
مین استدعا کرتا ہون کہ حکم براءت منسوخ اور حکم تجویز مکرر صادر ہو۔

مسٹر ریش (بمعیت مانک شاہ جہانگیر شاہ) منجانب ملزم- سشن جج نے دیگر ایسے معاملات کی
شہادت کے خارج کرنے مین صحیح طور پر عمل کیا کہ جو اوسی قسم کے معاملات تھے مگر اون خاص معاملات
سے بالکل علیحدہ تھے کہ جنکی صراحت فرد قرارداد جرم مین کی گئی تھی دفعہ ۱۱ ایکٹ شہادت کی
رو سے اس قسم کی شہادت قابل ادخال نہیں ہے آپ کسی شخص کو ایک جرم کبیرہ کا مجرم بذریعہ
ثبوت جرم ایک دوسرے غیر متعلق جرم کبیرہ کے نہیں قرار دے سکتے مقدمہ سرکار
بنام پربھوداس (۲) متعلق ہے پبلک پراسیکیوٹر صرف وہی شہادت دے سکتا
تھا جو جرایم مندرجہ فرد قرارداد کے متعلق ہوتی کوئی اس قسم کی شہادت متعلق
معاملہ مقدمہ حال مین خارج نہیں کی گئی نسبت نہ قایم کرنے الزامات جدید کے علاوہ
الزام ابتدائی کے مین یہ حجت کرتا ہون کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی
اپیل بنا راضی حکم براءت مین نسبت کسی حکم درمیانی [illegible] سے جو کہ تجویز مقدمہ
مین صادر ہوا ہو اپیل کرے حسب دفعہ ۴۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ صرف
حکم براءت آخری کی ناراضی سے اپیل کر سکتی ہے حق اپیل جو سرکار کو ایسے
مقدمات مین دیا گیا ہے ایک استحقاق غیر معمولی ہے استحقاق مذکور

(۱) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۴
(۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۰

۱۸۸۱ء
مستقلہ تعبیر منہ
بنام
وجے رام

باشندا آزادی رعایا کے ہے اوراوسکو حدود قانونی سے زیادہ وسعت نہ دینی چاہئے لیکن اگر یہ بہی فرض کیا جاے کہ سرکار کو حکم درمیانی کے اپیل کا حق حاصل ہے تو بہی وہ حکم جسکی بابت شکایت ہے بالکل باضابطہ اور جائز تہا عدالت فرد قرار داد جرم مین تبدیل یا اضافہ حسب دفعہ ۲۲۷ اور دفعہ ۲۲۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کر سکتی تہی دفعہ ۲۲۹ مقدمہ ہذا سے متعلق نہین ہے یہ بیان نہین کیا گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم جو حسب دفعہ ۲۰۶ مرتب کی گئی ناقص یا غلط تہی پہر اگر آپ دفعہ ۲۲۷ کو ملاحظہ کرین تو اوس مین عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم کو کسی وقت قبل تجویز کے تبدیل کرے پس بحث متعلقہ تبدیل فرد قرار داد جرم پر غور کرنے کو ایک نوبت مابعد تجویز مقدمہ تک ملتوی رکہنے مین سشن جج کی جانب سے کوئی بیضابطگی نہین ہوئی اور جب بعد ازان حاکم موصوف نے اس معاملہ پر غور کیا اوسوقت اونکو بالکل اختیار تہا کہ اوس استغاثہ ماقبل کے نتیجہ کو خیال کرتے جو ملزم پر اون جرائم کی بابت تہا جنکے اضافہ کئے جانے کی مقدمہ ہذا مین درخواست کی گئی تہی گو دفعہ کسی استغاثہ کی مانع استغاثہ جدید کی نہین ہے لیکن یہ ایک ایسا امر ہے کہ جسپر اوسوقت غور کرنا چاہئے کہ جب کسی ایسے ملزم پر جو اون الزامات سے قبل اسکے رہا ہو چکا ہو الزامات مزید کے قائم کرنے کی معقولیت یا غیر معقولیت کی نسبت راے قائم کیجاے سشن جج کو اس معاملہ مین اختیار تمیزی حاصل تہا اور یہ نہین کہا جا سکتا کہ حالات موجودہ مین حاکم موصوف نے اختیار تمیزی مذکور کو نامناسب طور پر استعمال کیا۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ یہ اپیل گورنمنٹ بمبئی نے بنا راضی حکم برأت وجے رام قیدی کے دائرکی ہے جو سشن جج سورت نے نسبت اون جرائم کے صادر کیا ہے جو حسب دفعہ ۴۰۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے قابل سزا ہین فرد قرار داد جرم مرسلہ مین یہ بیان کیا گیا تہا کہ قریب ہا تین مختلف مکانات کے انتقالات مین مختلف اشخاص کے نام کئے گئے اور تین مرتبہ زیورات و پارچہ ہاے و اسباب تین دیگر مختلف اشخاص کے مکانات مین منتقل کئے گئے اور یہ جملہ افعال اوسی روز یعنی ۳۰ اگست ۱۸۸۰ء کو عمل مین آئے قیدی کا منشاء یہ بیان کیا گیا تہا کہ یہ جایداد ایک حکم عدالت جج ماتحت درجہ اول مقام سورت مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۸۰ء کے اجرا مین قرق نہ کیجاے۔

اس امر سے انکار نہین ہے کہ حکم عدالت دیوانی کا گو وہ جایداد منقولہ کے متعلق تہا اوسی روز بربنا ایک ڈگری کے صادر ہوا تہا جو بنام قیدی کے ایک تعداد کثیر کی بابت تہی تین انتقالات مین مکانات کے قیاس ہے ۲۰ اگست ۱۸۸۰ء ہی تسلیم ہین معاوضہ جات بیعنامہ پرلانے قرضہ جات بقدر ۲۳۱۰ روپیہ و ساہوکار سے ۱۹۰۰ کے ہین معاوضہ مشتریان چچا زاد بہائی وجے رام کے ہین تیسرا شخص چچا زاد بہائی یعنی

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دیبے رام

و د اشخاص کا ہے قبضہ قیدی کا ہے شہادت مین دیگر حالات بیان کئے گئے ہین جو ہماری راے مین مستغیث کی جانب سے بطور علامت فریب کے استعمال کئے جا سکتے ہین جایداد منقولہ کے علحدہ کرنے کے متعلق شہادت کا تذکرہ کرنا غیر ضروری ہے اور ہم کیفیت مندرجۂ بالا کے محض بیان کرنے سے زیادہ اور کچھ نہین کرتے کیونکہ مبادا ہماری کسی تحریر سے قیدی کو مضرت پہونچے اب صرف یہ کہنا باقی ہے کہ مشتریان مکانات مذکور نے بیانات مندرجۂ بالا کے کرنے وقت اس امر سے انکار کیا کہ انتقالات مذکور فریبًا کئے گئے تھے اور یہ کہا کہ وہ بمعاوضہ قیمتی عمل مین آئے تھے۔

بعد اسکے کہ شہادت منجانب مستغیث جو صریحًا متعلق ان انتقالات مندرجۂ فرد قرار داد جرم کے تھی دیکھی جا چکی تھی سشن جج نے حکم برارت حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بلا سماعت جوابدہی ملزم کے تحریر کیا حاکم موصوف کے وجوہ حسب ذیل ہین "اگر اون گواہان پر جو معاملات ما بہ البحث کے فریبی ہونے کے ثابت کرنے کے لئے طلب کئے گئے ہین یقین کیا جائے تو یہ تجویز کرنا ضرور ہے کہ کوئی فریب کسی قسم کا نہین ہوا اور یہ کہ مکانات اونکے نام بہ نیک نیتی بمعاوضہ قیمتی فروخت کئے گئے اور نیز یہ کہ جایداد منقولہ ملزم کے مکان سے پیشتر اوس سے علحدہ کی گئی کہ کسی حکم قرقی کے صادر کئے جانے کا خیال بھی تھا اوسکا صادر کیا جانا درکنار اگر بخلاف اسکے اونکے بیانات جھوٹ ہین (جیسا کہ مستغیث کی جانب سے کہا جاتا ہے) تو نتیجہ لازمی یہ ہے کہ کوئی انتقال واقعی جایداد کا ایمانداری کے ساتھ یا خلاف اوسکے مطلقًا نہین ہوا علاوہ برین یہ امر قابل یادداشت ہے کہ حکم مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۴ء محض بغرض قرقی جایداد منقولہ کے تھا خواہ کوئی راے نسبت قابل اعتبار ہونے گواہان کے اس مقدمہ مین قائم کیجاے ذرہ بھی شہادت یا ثبوت اس امر کے نہین ہے کہ اسباب اور زیورات اور پارچہ جات ما بہ البحث ملزم کے مکان سے اس غرض سے علحدہ کئے گئے کہ حکم محولۂ بالا کی تعمیل مین یہ اشیا قرق نہ کیجائین علاوہ برین کوئی شہادت اس امر کی بھی نہین ہے کہ یہ جایداد ملکیت خود ملزم کی تھی"۔

از جانب سرکار یہ حجت کی گئی ہے کہ یہ عملدرآمد صاحب جج ذی علم کا نسبت مسدود کرنے تجویز مقدمہ کے خلاف قانون تھا اور ہم سے استدعا کیجاتی ہے کہ تجویز جدید کی ہدایت ہو یہ امر بمعنی الفاظ "نہونا ثبوت" موجودہ فقرات دوم و سوم دفعہ ۲۰۹ پر مبنی ہے یہ صرف اوس صورت مین کہ جب عدالت یہ خیال کرے کہ کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ ملزم نے ارتکاب جرم کا کیا" عدالت حکم برارت ملزم جا سکے قلمبند کر سکتی ہے کہ تجویز مقدمہ کو جاری رکھے یا آراے اسیسران کی حاصل کرے یا عدالت کو

[illegible]
مقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
بدھے رام

اختیار ہے کہ جوری کو اوس نوبت مقدمہ مین ہدایت کرے کو بلا سماعت جوابدہی کے رائے بیجرمی ملزم کی دے ہم ٹرل صاحب جسٹس سے بمقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام منالال (۱) اتفاق کرتے ہین کہ الفاظ نہونے ثبوت کے" یہ معنی نہ سمجھنے چاہئین کہ اون سے مراد نہ ہونے شہادت قابل اطمینان یا قابل اعتبار بالکلیۃ سے ہے اگر شہادت ہو تو تجویز مقدمہ کی نا باختتام ہونی چاہئے اور اوسوقت جبکہ تجاویز بذریعہ جوری کے کیجاوین جوری کو اور دیگر تجاویز مین جج کو آراے اسیسران پر غور کرنے کے بعد ضرور ہے کہ بموجب واقعات کے تجویز کرین مقدمہ ہذا مین مسٹر برنسن نے منجانب قیدی تسلیم کیا ہے کہ شہادت متعلق الزام حسب دفعہ ۴۰۶ مجموعہ تعزیرات کے موجود تھی کہ جو ایسے مقدمہ مین جو بذریعہ جوری کے ہو جوری کی رائے پر چھوڑنی چاہیے پس ضرور تھا کہ قیدی سے اپنی جوابدہی پیش کرنے کے لئے کہا جاتا شہادت جو پیش کی گئی اس قسم کی نہ تھی کہ صرف جوری اوسپر اپنا قیاس اور نہ کہ رائے قائم کرسکتی (از لارڈ منٹگمری صاحب بمقدمہ ایوری بنام بوڈن (۲) نسبت تجاویز جدید متعلق معاملات دیوانی جسکا حوالہ حکام نے بمقدمہ لیکین بنام مینے نارڈ (۳) مین دیا ہے)
سشن جج نے نسبت نوعیت اوس شہادت کے جو معمولی طور پر اس قسم کے مقدمات مین پیش کیجاتی ہے غلط فہمی کی ہے حاکم موصوف نے عملاً قیدی کو اوس جزو فرد قرارداد جرم کی نسبت جو متعلق انتقال مکانات کے تھی مشتہر ہان کے ان بیانات پر بری کردیا کہ معاملات مذکور بعوض زر نقد کے تھے اور نہ فریبی لیکن یہ امر کہ آیا انتقالات مذکور واقعی تھے یا فرضی محض اس قسم کے بیانات پر منحصر نہین ہے بلکہ کل حالات پر جنمین موجودگی پورا نے قرضون کی اور عدم موجودگی انتقال قبضہ یا ادائے کرایہ کی اور موجودگی یا عدم موجودگی دیگر علامات فریب کی داخل ہے (دیکھو مقدمہ ٹوین (۴) و مقدمہ تلک چند بنام جیست مل (۵) و مقدمہ رجن بنام سمی اے ایچ دادیا (۶) ہماری یہ رائے ہے کہ بدینوجوہ ہمکو تجویز جدید کی ہدایت کرنی لازم ہے۔

ہمکو یہ تحریر کرنا بھی ضرور ہے کہ اظہار ملزم کا جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے لیا ظاہرا بوقت تجویز نہین پڑھا گیا کہ دفعہ ۲۸۸ مجموعہ مین حکم ہے نسبت اس شکایت کے کہ پیروکار سرکار کو اپنے مقدمہ کے حالات کا خلاصہ بیان کرنے کا موقع نہین دیا گیا ہمکو صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ مسل مین کوئی امر موجود نہین ہے کہ جس سے اس نقص کے واقع ہونے کی وجہ ظاہر ہو ہم فرض کرتے ہین کہ سشن جج سرکار کو کسی حق سے جو صریحا مجموعہ مین دیا گیا ہے محروم نکرتے اگر پبلک پراسیکیوٹر حق مذکور کے استعمال پر استدلال کرتا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ (۴) مقدمات ہدایتی مولفہ اسمتھ صاحب جلد ۱ صفحہ ۱
(۲) سیورٹ الیس و ولینگبری صاحبان جلد ۷ صفحہ ۹۰۲ (۵) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶
(۳) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۷ صفحہ ۲۰ و صفحہ ۹۹۳ (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۰

نمبر ۱۵ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام و دیگر

علاوہ برین یہ بحث کیجاتی ہے کہ سشن جج کو چاہئے تھا کہ پبلک پراسیکیوٹر کی اوس تحریک کو قبول کرتے جو بوقت آغاز تجویز کیگئی تھی یعنی یہ کہ جرایم جدید حسب دفعات ۴۰۳ و ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات کے اونہین واقعات کی بنا پر قائم کئے جائین جنپر بغرض تائید الزام حسب دفعہ ۴۰۶ کے استدلال کیا گیا تھا یہ بیان کردینا چاہئے کہ وہ مقدمہ جسکو جج نے بطور نظیر مخالف کے تصور کیا ہے (ملکہ قیصرہ ہند بنام آپا بسجانا (۱)) ایک تعبیر دفعہ ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ کی ہے اور صفحہ ۱۰ مین بعض آرا ے اس قسم کی تحریر ہین کہ جنکی یہ مراد سمجھتا ہون کہ دفعہ ۲۲۴ کے بموجب اضافہ مجوزہ ہو سکتا ہے مین خیال کرتا ہون کہ سشن جج کو اختیار تمیزی حاصل تھا اور مین اسقدر اور کہونگا کہ یہ اگر ایک نالش جو بنام قیدیان کے حسب دفعات ۴۰۳ و ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات کے کی گئی تھی اور جسکو ایک مجسٹریٹ مجاز سماعت اور تجویز مقدمہ نے ڈسمس کیا تھا محض ایک امر منجملہ اون امور کے تھا جنپر جج کو اختیار تمیزی مذکور کے استعمال کرنے مین لحاظ کرنا چاہئے تھا لیکن چونکہ ہم تجویز جدید کا حکم دیتے ہین اس وجہ سے کوئی ہدایت اس قسم کی کرنا غیر ضروری ہے کہ جو اختیار تمیزی حاکم مجوز مین خلل انداز ہو۔

دو امور کی نسبت ہمارے روبرو بحث کی گئی ہے مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے ایک الزام عام اشتعالات فریبی موقوعہ ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء کا قائم کیا کارروائیات مجسٹریٹ مذکور سے یہ ظاہر ہوکہ یہ نہایت عام تشریح کا الزام آٹھہ اشتعالات مبینہ موقوعہ تاریخ مذکور پر مبنی تہا جج نے صحیح طور پر تصریح مزید چاہی لیکن جج نے بہی استغاثہ کو فرد قرارداد جرم کی ترمیم سے بیشتر تین یا چار افعال پر محدود کیا یہ بحث کی گئی ہے کہ سرکار کو استحقاق تھا کہ ہر اشتعال موقوعہ ۲۰ اگست کی نسبت جسکا فریب کیا جانا بیان کیا گیا تہا جرم قائم کراوے اور یہ کہ مستغیث کو انتخاب کرنے پر مجبور کرنا چاہئے تہا یہ بحث معنی الفاظ ایک ہی معاملہ موقوعہ فقرہ اول دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ پر منحصر ہے جو حسب ذیل ہے اگر چند واقعات مین جو باہم ایسا تعلق رکھتے ہون کہ وہ ایک ہی معاملہ ہوگئے ہون اکہی شخص سے ایک سے زیادہ جرائم سرزد ہوئے ہون تو جائز ہے کہ ایسے ہر جرم کی بابت مین شخص مذکور کی نسبت کہ فرد قرارداد جرم اور تجویز کا ایک ہی ساتہہ ہو جاری ہو آیا اشتعالات مین قربت وقت بشمول حالت ارادہ کے اور ایکسانیت فعل و نتیجہ کیوجہ سے اقل درجہ جملہ اشتعالات موقوعہ ۲۰ اگست داخل الفاظ ایک ہی معاملہ کے ہوتے ہین یہ امر قابل یادداشت ہے کہ مقدمہ ملکہ قیصرہ ہند بنام فقیرا پا (۲) جسمین اسنادا اور اصول پر بہت بحث کی گئی ہے تجویز مقدمہ ہذا کے بعد درج رپورٹ ہوا ہے اور مقدمہ مذکور سے اون خاص حالات کی نسبت ہدایت ہوسکتی ہے جو بوقت تجویز جدید جج کے روبرو پیش کئے جا سکتے ہین۔

اسی قسم کے ایک امر پر بحث کی گئی ہے کہ آیا سشن جج کا یہ عملدرآمد صحیح تہا کہ اونہون نے شہادت دیگر اشتعالات موقوعہ ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء کو بطور ایسی شہادت کے خارج کیا جو خاص اشتعالات مصرحہ فرد قرارداد جرم مرتبہ سے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۰
(۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۱

۱۸۷۳ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
دیپے رام

غیر متعلق تہی اون آدا ے کے اثر سے جو سشن جج کے ذہن مین بابت نوعیت تہمت انتقال سادشی کے
تہین اونہون نے یہ خیال کیا کہ داخل کرنا اس شہادت کا محض ضائع کرنا وقت اور روپیہ کا ہوگا غالبًا اونکے
دل پر اوس خیال کا بہی اثر پہونچا کہ جو اونکے حکم متعلقہ انتخاب مین درج ہے۔ یعنی ضرورت اس امر کی کہ تجویز مقدمہ کی
حدود معقول کے اندر ہے بطور ایک امر قانونی کے ہماری دانست مین وہ شہادت بلحاظ فیصلجات انگلستان اور دفعات
۱۴ و ۱۵ ایکٹ شہادت مع تمثیلات قابل پیش کرنے کی تہی یہ امور کہ آیا اون جملہ باتون پر لحاظ کرکے جو استغاثہ سرکاری
کی پیروی مناسب موثر ہین ان دو امور اخیر پر یعنی اضافہ کیا جاتا الزامات جدید کا نسبت دیگر انتقالات موقوعہ ۱۸۷۲ء
کے یا پیش کیا جاتا شہادت دیگر انتقالات مذکور کا بطور شہادت متعلق الزام مرمہ کے استدلال کرنا چاہیئے تہا یا نہین اور
کہانتک استدلال کرنا چاہیئے ایسے معاملات ہین کہ جو اندر حد اختیار پبلک پراسیکیوٹر کے ہین اور جنکی بابت ہم کوئی
رائے ظاہر نہین کرتے جبکہ یہ امور پیدا ہون تب بوقت تجویز جدید بعد اس فیصلہ اور دیگر فیصلجات کے اور بلحاظ
جملہ حالات موجودہ کے طے ہونے چاہیئن تجویز مقدمہ کو حدود معقول سے زیادہ وسعت دینے کا خطرہ ویسٹ صاحب
جسٹس نے مقدمہ سرکار بنام پربہوداس (۱) مین بیان کیا ہے اور الزامات کی تعداد بڑہا کر قیدی کو نقصان پہونچانے سے
باز رہنے کی ضرورت اون تجاویز مین دکہلائی گئی ہے جو مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام فقیرا (۲) صادر ہوئی تہین ہم انصافًا
یہ فرض کر سکتے ہین کہ ان خیالات کی وقعت مناسب اوس افسر کی نگاہ مین ہوگی جو پیروی استغاثہ کا ذمہ دار ہو لیکن
اونکی نسبت بوقت تجویز مکرر عملدرآمد کرنا ہم افسر مذکور کی ہی رائے پر چہوڑتے ہین اب ہم حکم برارت کو منسوخ کرتے
ہین اور یہ ہدایت کرتے ہین کہ دیپے رام قیدی کی نسبت عدالت سشن مین تجویز مکرر کیجائے

ٹیلنگ صاحب جسٹس۔ اون امور مین سے جو واسطے تجویز کے اس مقدمہ مین باقی ہین اور
جنپر غور کرنے کے لئے ہمنے مہلت لی امر اول متعلق اوس درخواست کے ہے جو عدالت ماتحت سے از جانب سرکار
واسطے تبدیل فرد قرارداد جرم کے بذریعہ اضافہ جرائم حسب دفعات ۳۴ و ۳۴ و ۴۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے پیش کیگئی
درخواست مذکور بعدالت سے آغاز تجویز مقدمہ مین کی گئی اور اس لئے اس امر کی تجویز حسب احکام دفعہ ۲۷ مجموعہ
ضابطہ فوجداری کے ہونی چاہیئے تہی سشن جج نے درخواست مذکور کی نسبت عمل کرنے مین وہ طریقہ اختیار
کیا جو معمولی طور پر بہت تکلیف دہ ہوتا ہے یعنی یہ طریقہ کہ تجویز آخری نسبت درخواست مذکور کے اون کاروائی
کی نوبت مابعد تک ملتوی رکہی جاسے کہ جو اونکے روبرو پیش تہین یعنی اوسوقت تک ملتوی رہے کہ جبتک
مطابق خود اونکے بیان کے یہ ظاہر ہو جاسے کہ الزام حسب دفعہ ۲۰۶ + + + + ۱۸ اوس شہادت کی بنا پر
قائم نہین ہو سکتا کہ جو مستغیث کی جانب سے پیش کیجاویگی یہ طریقہ معاملہ مذکورہ کی نسبت عملدرآمد کرنے کے لئے مناسب نہین

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۶

۱۸۸۶ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
وجیہ رام

ہے اور وہ درخواست جو عدالت سے اس مقدمہ مین کی گئی ایسی درخواست تھی جسکا قطعاً طے کیا جانا خاصکر
اوسیوقت مناسب تہا کیونکہ درخواست مذکور سوائے اون واقعات کے اور کسی امر پر مبنی نہتی کہ جو اون اظہارات مین
درج تہے کہ جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو قلمبند کئے گئے اور درخواست مذکور زیادہ اس سے نہتی کہ یہ الزام لگایا جائے کہ اون
واقعات کی بناپر جو اظہارات مذکورہ سے ظاہر ہوتے تہے ایک ایسے جرم کا ارتکاب ہوا تہا جو دفعات ۲۴۲ و ۲۴۴ مجموعہ
تعزیرات ہند اور نیز دفعہ ۲۰۰ مین داخل ہوتا تہا محض جسکے بموجب مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے فرد قرار داد جرم مرتب کی
تہی میری یہ رائے ہے کہ درخواست حسب دفعہ ۲۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نسبت رائے قائم کرنے مین سشن
جج کو چاہیئے تہا کہ اولاً ایک حکم قطعی آغاز تجویز مقدمہ مین صادر کرتے اور اوسوقت اونکو حکم اضافہ کئے جانے الزامات
مزید کا دینا چاہیئے تہا رپورٹ مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام آپا سبحانا (۱) سے جسکا حوالہ سشن جج ذی علم نے اپنی تجویز مین
دیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی اختلاف رائے نسبت تعبیر دفعہ ۲۲۶ کے مابین اون حکام ذیعلم کے نہتا جنہون نے
مقدمہ مذکور کا فیصلہ کیا تہا اوس مقدمہ مین چیف جسٹس نے بعد حوالہ اوس اختیار کے جو قوانین سابق کی رو سے
سشن جج اور کلرک آف دی کرون کو نسبت قائم کرنے ایسے جرائم جدیدہ کے دیا گیا تہا کہ جنکی نسبت وہ خیال کرین
اوس شہادت سے ثابت ہین جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو دی گئی یہ فرمایا کہ الفاظ بلا کسی فرد قرار داد جرم موجود
دفعہ ۲۲۶۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء مناسب طور پر نہ صرف اوس صورت سے متعلق ہین کہ جب کوئی فرد قرار داد جرم مطلقاً
نہو بلکہ اوس صورت سے بہی متعلق ہین کہ جب کوئی فرد قرار داد جرم بابت اوس جرم کے نہو جسکی بابت سشن جج
یا کلرک آف دی کرون کی رائے مین قیدی کی نسبت تجویز ہونی چاہیئے اور اسوجہ سے بجز یہ مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام
آپا سبحانا (۱) اگر اوسکو صحیح طور پر دیکہا جائے غیر مفید نہین بلکہ مفید اوس درخواست کے ہے جو سرکار کی
جانب سے اس مقدمہ مین بوقت مذکور کی گئی بنظر اون حالات کے جواب موجود ہین اس امر پر غور کرنا غیر ضروری
ہے کہ آیا سشن جج صحیح طور پر درخواست مذکور کو اون کارروائیات مین جو اونکے روبرو پیش تہین بعد کو
منظور کر سکتے تہے یا نہین کہ جب اونہون نے درخواست مذکور کو قطعاً نامنظور کیا۔

لیکن مسٹر برینسن نے ہمارے روبرو یہ حجت کی ہے گویہ ممکن ہی ہو کہ سشن جج کسی معمولی صورت
مین ترمیم مذکور کے کئے جانے کی اجازت دیدیتے لیکن اس صورت مین وہ ایسا نہین کر سکتے تہے کیونکہ جیسا کہ
سشن جج نے خود بیان کیا ہے وہ الزام جسکے اضافہ کئے جانے کی استدعا تہی ایسا الزام تہا جسکی بابت بخلاف ملزم ایک
مرتبہ بعد تجویز کے ایک نالش ڈسمس ہو چکی تہی اور حکم ڈسمسی بموجب اون احکام کے جو اسبارہ مین مجموعہ ضابطہ فوجداری
مین درج ہین منسوخ نہین ہوا تہا مین اقرار کرتا ہون کہ میرے ذہن مین اس دلیل کی بہت وقعت نہین معلوم ہوتی

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۰

عرضداشت ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ... رام

بیشک مجموعہ ضابطہ فوجداری مین احکام واسطے منسوخی حکم رہائی کے جیسا کہ وہ حکم جو اس مقدمہ مین زیر بحث ہے یا واسطے منسوخی حکم ڈسمسی حسب دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جو ایک زیادہ صحیح بیان اوس حکم کا ہے جو ابتدائی مقدمہ مین صادر ہوا درج ہین لیکن احکام مذکور صرف اوس صورت مین استعمال کئے جاتے ہین کہ جب کسی وجہ سے دوسری اور علیحدہ کارروائی نہ کیجائے لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ حکم ڈسمسی یا رہائی گو وہ منسوخ نہوا مانع اس امر کا نہین ہے کہ کارروئیات جدید اوسی معاملہ کی بابت خواہ کسی اور عدالت مجاز مین یا اوسی عدالت مین جسنے ابتدائً حکم صادر کیا ہے کیجائین (دیکھو دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور اوسکی تشریح) اگر یہ صورت ہے تو ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ کیون وہ عدالت جو دیگر وجوہ کی بناپر اختیار قیدی کی نسبت بابت اوس جرم کے تجویز کرنے کا رکھتی ہو جسکے متعلق کوئی نالش بخلاف اوسکے ڈسمس ہو چکی ہو جرم مذکور کی سماعت ایسی کارروائی مین جو بابت کسی جرم متعلقہ و ملحقہ کے ہو باوجود حکم ڈسمسی کے نکرے کسی سند کا حوالہ بتائید اوس رائے کے نہین دیا گیا ہے جو مسٹر جج نے ظاہر کی ہے دفعات متعلقہ ترمیم و اضافہ ہائے فرد قرارداد جرم مین کوئی ایسی قید نسبت وسعت ایسی ترمیمات اور اضافات کے درج نہین ہے کہ جس سے تائید رائے مذکور کی ہوتی ہو وہ قید جو سر چارلس سارجنٹ صاحب نے ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام آپا سبحانا (۱) مین بیان کی ہے یعنی یہ کہ وہ الزام جو اضافہ کیا جاے ایسے جرم کی بابت ہونا چاہئے کہ جو اوس شہادت سے ظاہر ہوتا ہو کہ جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے قلمبند کی رائے مذکور کی تائید نہین کرتی بلکہ شاید اوسکا میلان دوسری جانب ہے اور اسلئے نظر بحالات حالات مین یہ نہین خیال کرتا کہ یہ خاص عذر نسبت ترمیم مجوزہ کے درست ہے لیکن مسٹر برنیسن نے از جانب ملزم یہ بحث کی ہے کہ یہ بحث متعلق اوس غلطی کے جو مسٹر جج نے درخواست ترمیم نامنظور کرنے مین کی اس قسم کی بحث نہین ہے کہ جو سرکار کی جانب سے ایسی اپیل مین پیش کیجا سکے جو بنا راضی حکم براءت کے حسب دفعہ ۴۱۷ کے ہے اس دلیل سے ایک ایسی بحث پیدا ہوتی ہے جسکے متعلق ظاہرا کوئی سند نہین ہے لیکن چونکہ اوسکی نسبت بحث کیگئی ہے گو اوسکی بابت تجویز کرنا کلیتہً ضروری نہین ہے لہذا مین اوس رائے کو ظاہر کرونگا جو مین نے اوسکی نسبت قائم کی ہے محض عبارت دفعہ مذکور کے دیکھنے سے مجکو وہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلیل صحیح ہے اور دیگر امور پر لحاظ کرنے کے بعد بھی نظر بحالات میری یہ رائے ہے کہ اوس حق اپیل کو جو لوکل گورنمنٹ کو بذریعہ دفعہ مذکور کے دیا گیا ہے اوس طریق سے محدود کرنا لازم ہے کہ جسپر مسٹر برنیسن کو استدلال ہے یہان کوئی حکم مثل اوس حکم کے نہین ہے کہ جو مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۹۱ مین موجود ہے یعنی یہ کہ جب کسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا جاوے تو جملہ عذرات متعلق احکام درمیانی کے جو قبل ڈگری کے صادر ہوئے ہون اون وجوہ اپیل مین داخل کئے جا سکتے ہین جو ڈگری مذکور کی ناراضی سے ہو وہ اپیل جو اس صورت مین جائز ہے صرف بناراضی کسی حکم ابتدائی یا اپیل متضمن براءت کے ہے وہ حکم جسکی رو سے الزامات مزید کی اجازت دینے سے انکار کیا جاوے ایک ایسا حکم نہین ہے

سرکار بنام دیبی رام

اگرچہ الفاظ مذکور مین داخل ہو حکم مذکور ایک ایسا حکم بھی نہین ہے جسکی نسبت یہ کہا جا سکے کہ حکم برات اوسپر مبنی ہے یا وہ اوسکے قائم رہنے کے لئے ایک شرط ضروری ہے مثلاً ممکن ہے کہ ایک ایسا حکم کہ جسکے ذریعہ سے کوئی شہادت جو از جانب سرکار دی گئی ہو بطور شہادت غیر متعلق کے خارج کیجاوے نتیجہ برات کا بطور ایک نتیجہ منطقی اور لابدی کے ہو مین یہ نہین چاہتا کہ راے مندرجہ بالا سے میرا یہ مطلب سمجھا جاوے کہ ایسی صورت مین گورنمنٹ جب اوسکی جانب سے اپیل بناراضی برات کے کیا جاوے حکم مشعر اخراج شہادت کی اس طور پر پابند ہو کہ گویا وہ ایک ایسا حکم تہا کہ جسکی ناراضی سے گورنمنٹ اپیل نہین کر سکتی تہی لیکن ایک ایسا حکم کہ جسکی رو سے شمول حکم مقدمہ ہذا کے الزام جدید کے قائم کرنے سے انکار کیا جاوے اس قسم کا حکم نہین ہے حکم مذکور کی وجہ سے کسی طور پر سرکار کا ہرج ثبوت اون الزامات مین نہین ہوتا جو فرد قرارداد جرم ابتدائی مین مندرج تہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ برات مذکور کی وجہ صرف یہ تہی کہ ترمیم مذکور کی اجازت نہین دی گئی پس اوس اپیل مین جو بناراضی کسی حکم برات بابت جرائم مذکور کے ہو خواہ مخواہ ایک اپیل بناراضی ایسے حکم کے داخل نہین ہے جسکی رو سے دیگر الزامات تجویز مقدمہ سے خارج کئے جائین اور جب ہم اس امر پر لحاظ کرین کہ جملہ اپیل خواہ کسی قسم کے ہون محض قوانین موضوعہ سے پیدا ہوتے ہین اور بعبارت لارڈ چانسلر ہالس بری صاحب "اونکا اثبات قائم کیا جانا ضرور ہے اور اونکو فرض نہین کر لینا چاہیئے (۱)" اور اس امر پر کہ اپیل بناراضی حکم برات کا جائز رکہنا ایک استثنا اوس قاعدہ معینہ مجموعہ فوجداری اور ضابطہ کا ہے جسپر ہمارا انتظام مبنی ہے اور اس امر پر کہ استثنا مذکور بجانب مخالفت آزادی شخصی کے ہے اور اس امر پر کہ اپیل مذکور سے مراد ایک استحقاق یا "استثناے خاص" سے ہے جو سرکار کو عطا کیا گیا ہے گو استحقاق مذکور بلاشبہ بعبارت سر مین میکسویل صاحب "مخصوص اغراض متعلق عامہ خلایق" کے لئے عطا کیا گیا ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ اگر ہم یہ قرار دین کہ حسب دفعہ ۴۱۷ گورنمنٹ کو یہ اختیار نہین ہے کہ عدالت ہذا مین اس بنا پر اپیل کرے کہ سشن جج نے الزامات جدید کے اضافہ کرنے سے انکار کیا تو یہ عمل ہمارا مطابق اصول مسلمہ تعبیر قوانین کے ہوگا (دیکھو کتاب میکسویل صاحب متعلق قوانین باب ۱۲) اور مین اس راے کو زیادہ تر آسانی کے ساتہہ اسوجہ سے اختیار کرتا ہون کہ یہ ضرور نہین ہے کہ اوسکی وجہ سے کسی قسم کی واقعی ناانصافی ہو مین نے اپنی راے کو اس امر کی نسبت اسطرح پر بوجہ ظاہر کیا کہ مسٹر برینسن نے امر مذکور کی بابت ہمارے روبرو بحث کی تہی لیکن چونکہ بر بناے دیگر وجوہ کے مقدمہ تجویز جدید کے واسطے عدالت ماتحت مین بہیجا جائیگا لہذا یہ امر کہ آیا الزامات مجوزہ اضافہ کئے جائین یا نہین ایک ایسا امر ہے کہ جسکی نسبت سشن جج بروقت تجویز جدید مذکور اپنی خاص راے قائم کرنا لازم ہوگا ہمکو اسوقت ضرور نہین ہے کہ امر مذکور کی نسبت ہم خود تجویز قطعی صادر کرین۔

دوسرا امر بھی جو اثناے بحث مین پیش کیا گیا ہے بہت اہم اور عام طور پر کارآمد ہے اور امر مذکور یہ ہے

(۱) مقدمات اپیل چانسری ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱۱ مقدمہ کیمبر نہ کونٹی کونسل کنسٹ وغیرہ (۱۸۹۸ء) ہاوس آف لارڈس ۱۲ جلد ۱ صفحہ ۵۷۲

سنہ ۱۸۹۲ع ۳۴۰ علاوہ ستظر قید بند بنام دیبے رام

کہ کہانتک اوس مقدمہ مین جو بابت خاص انتقالات دجوالگی وغیرہ فریبی کے جو حسب دفعہ ۴۰۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہون مستغیث کو اختیار ہے کہ دیگر انتقالات یا حوالگی کی بابت بھی کہ جنکی نسبت اوسی طور پر فریبی ہونا بیان کیا گیا ہو شہادت پیش کرے بیشک اصول عام وہ ہے جو ویسٹ صاحب جسٹس نے مقدمہ معروف سرکار بنام پربھواکر (۱) مین بیان کیا ہے کہ یہ امر خلاف قانون ہے کہ "جرم الف کی شہادت بغرض ثبوت جرم ب کے دیجاسکے جو جرم الف کے ہم قسم ہو لیکن اوس سے تعلق نرکہتا ہو" اور مسٹر برینسن نے فیصلہ مذکور پر استدلال کرکے یہ حجت کی ہے کہ شہادت اون انتقالات وغیرہ کی جو علاوہ اون انتقالات کے ہون جنکی تصریح فرد قرارداد جرم اس مقدمہ مین کی گئی تھی مقدمہ ہذا مین قابل پذیرائی نہوگی مین اس دلیل کو قبول کرنے کے لئے طیار نہین ہون الفاظ دفعہ ۱۱ ایکٹ شہادت کے بہت وسیع ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ بلاخوف وخطر یہ قاعدہ قائم کیا جاسکتا ہے کہ وہ جملہ شہادت جو قانون انگلستان کے بموجب قابل مقبولی ہو ہمارے ایکٹ شہادت کے بموجب جائز طور پر داخل ہوسکتی ہے واضح ہو کہ بمقدمہ سرکار بنام الیس (۲) جسکا حوالہ تجویز ویسٹ صاحب جسٹس مین دیا گیا ہے یہ کہا گیا ہے "کہ اگر عام طور پر کہا جاسے تو مستغیث کو جائز نہین ہے کہ کسی شخص کو مجرم ایک جرم کبیرہ کا اس طور پر قرار دے کہ دوسرا غیر متعلق جرم کبیرہ ثابت کرے لیکن جبکہ چند جرائم کبیرہ متعلق ایک دوسرے کے ہون اور جزو ایک معاملہ مکمل کے ہون تو ایک جرم دیگر جرائم کی نوعیت ظاہر کرنیکے لئے شہادت ہے" اس تحریر سے ایک شرط متعلقہ قاعدہ اخراج شہادت کے ظاہر ہوتی ہے شہادت متعلق اون حالات اور معاملات کے ناقابل مقبولی نہین ہے جو خاص امور منشاے الزامات سے اس طور پر متعلق ہون کہ گویا وہ اجزا ایک ہی معاملہ کے ہین دوسرے یہ کہ وہ جرم جو قائم کیا گیا ہے ایک فعل اور ارادہ فریبی سے جسکے ساتھہ وہ فعل کیا گیا مرکب ہے اور اس بارہ مین ویسٹ صاحب جسٹس نے اوسی تجویز مین عبارت مندرجہ ذیل کتاب رسل صاحب دربارہ جرائم سے تحریر کی ہے "جب کوئی فرد قرارداد جرم بابت لینے چند اشیا رکے (یہ جانکر کہ وہ مال مسروقہ ہین) ہو اور یہ ظاہر ہو کہ وہ مختلف اوقات مین لیگئین تو مستغیث سے انتخاب کروایا جاسکتا ہے اور وہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ شہادت کو اوس خاص الزام پر محدود رکہے کہ جسکو اوسنے انتخاب کیا ہو وہ الفاظ کہ جنکے نیچے خط ہے اوس مقدمہ کو جو پیش کیا گیا ہے اوس استثنا سے علحدہ کرتے ہین جو اوپر بیان کیا گیا لیکن بعد اسکے کہ انتخاب کرلیا جاے اوسی سند سے کہ جسکا حوالہ ویسٹ صاحب جسٹس نے دیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ جو مال کی بابت جو لیا گیا ہو بغرض ثبوت علم مجرمانہ کے شہادت دیجاسکتی ہے" یعنی جیسا کہ ویسٹ صاحب جسٹس نے بعد اسکے

۱۳۰۴ بیان کیا ہے "جبکہ چند جرائم اس طرح پر متعلق ہون کہ ثبوت ایک جرم کا اوس شہادت کے ذریعہ سے ہوسکے کہ جس سے دیگر جرائم کا ثبوت ہوتا ہے تو شہادت مذکور اسوجہ سے خارج نہ کیجائیگی"

یہ دو قیود جو نسبت عام قاعدہ اخراج شہادت کے جو اوپر بیان کیا گیا تحریر کئے گئے ہین اونکی تشریح دیگر تمثیلات

سے ہوسکتی ہے بمقدمہ سرکار بنام ہویلی (۱) لارڈ ایلنبرا صاحب نے یہ تجویز کرنے مین کہ کسی جعلی بینک نوٹ کے چلانے والے کے
علم مجرمانہ کے ثابت کرنے کے لئے" شہادت اس امر کی دیجا سکتی ہے کہ اوسنے پیشتر اوس سے دیگر نوٹ بہی جعلی کو
اس علم سے چلایا کہ وہ جعلی تہے یہ فرمایا کہ" بلا ایسی شہادت کے لینے کے جو علاوہ اوسکے ہو کہ جو محض حالات خود معاملہ
سے پیدا ہوتی ہو اس امر کا دریافت کرنا ناممکن ہوگا کہ آیا اونہون نے اوسکو اس علم مجرمانہ کے ساتہہ" چلایا کہ وہ جعلی تہا
یا وہ ایسے حالات مین چلایا گیا جنسے یہ ظاہر ہوتا تہا کہ اونکا دل گناہ سے صاف تہا" بعد اسکے حاکم موصوف نے یہ
فرمایا کہ" اگر چند لوعلیحدہ جرائم ایک دوسرے کے ساتہہ ایسے شامل اور مخلوط ہو جائین تو تفصیل کل عملدرآمد زیر تحقیق
مذکور پر غور کرنا ضرور ہے" اور بعدہ اوس مقدمہ کے ذکر کرنے کے بعد کہ جسمین عدالت نے واقعات تین مختلف
سرقہ ہاے کو سماعت کیا کہ جنکا ارتکاب ایک ہی شب مین ہوا تہا حاکم موصوف نے یہ فرمایا" یہ صحیح ہے کہ جسقدر
زیادہ فاصلہ سے پیشتر نوٹون کا چلانا باعتبار عرصہ کے ہوگا اوسی قدر اونکا کم تعلق اوس خاص چلانے سے جو
فرد قرارداد جرم مین مندرج ہے باقی رہیگا اور اگر اس طرح پر چلانا بہت عرصہ پیشتر واقع ہوا ہو تو صرف یہ امر قابل لحاظ
ہوتا ہے کہ وہ چلانا اس لئے کافی ہے کہ جوری کوئی نتیجہ اوس سے نسبت علم مجرمانہ ملزمان کے اخذ کرے لیکن
بوجہ امتداد زمانہ کے وہ امر ناقابل پذیرائی شہادت نہین ہو جاتا" چونکہ مقدمہ سرکار بنام ہویلی جعلی بینک نوٹ چلانے کا
تہا جسکی نسبت بعض مرتبہ صورت خاص کا ہونا کہا گیا ہے (دیکہو کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت طبع ہشتم دفعہ ۳۴۶
وولیس بمقدمہ لا رپورٹ مقدمات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ جسمین حوالہ کتاب رسل صاحب متعلقہ جرائم (طبع چہارم) جلد ۱
صفحہ ۱۲۷ کا دیا گیا ہے) لہذا یہ مناسب ہے کہ ایک یا دو دیگر مقدمات انگلستان کو جانچا جاے بمقدمہ سرکار
بنام رچرڈسن (۲) ملزم ایک کلارک تہا جسپر الزام خیانت مجرمانہ دو پونڈ کا تین مختلف مواقع پر اس طور پر لگایا گیا کہ
اوسنے اپنے آقا کے نام میزان اون اخراجات کی کہ جو اوسنے اپنے آقا کی طرف سے کئے تحریر کی لیکن ہر موقع پر میزان
مین دو پونڈ زیادہ لکہے بوقت تجویز مقدمہ شہادت اس امر کی پیش کیگئی کہ چند مواقع مسلسل پر قبل اور بعد مواقع
مندرجہ فرد قرارداد جرم کے ٹہیک اسی قسم کی غلطی کیگئی اور اوس سے ملزم نے فائدہ اوٹہایا جب شہادت ۳۴۳
کی نسبت اعتراض کیا گیا ولیمس صاحب جسٹس نے سی بی پالک صاحب سے مشورہ کرنیکے بعد اوس شہادت کو مقبول کیا
اور یہ فرمایا کہ" واسطے ظاہر ہونے وجہ بدنیت کے شہادت قابل پذیرائی ہے گو وہ دیگر نہج پر امر قابل تجویز پر کچہہ
اثر نرکہتی ہو" حاکم موصوف نے اس امر سے بہی انکار کیا کہ یہ بحث واسطے سماعت عدالت مقدمات شاہی محفوظ طلب
کے ملتوی کیجاے بمقدمہ سرکار بنام گرے (۳) جسمین ملزم کی تجویز بجرم آتش زنی بہ نیت فریب دہی ایک کمپنی
بیمہ کرنیوالی کے ہوئی تہی شہادت اس امر کی کہ ملزم نے دو اور کمپنی بیمہ کرنیوالیون پر دعوی بابت آتش زدگی کے

(۱) مقدمات فوجداری مولفہ لیچ صاحب جلد ۲ صفحہ ۹۸۳
(۲) رپورٹ فاسٹر و فنلاسن صاحبان جلد ۱ صفحہ ۳۳۳
(۳) ایضاً " " " جلد ۴ صفحہ ۱۱۰۲

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
دیشو رام

کیا تہا جو دیگر دو مکانات مین جسمین وہ سابق مین رہتا تہا اور جنمین آگ ایک بعد دوسرے کے لگی بہ ثبوت اس امر کے قبول کی گئی کہ وہ آتش جسکی بابت تجویز ہورہی تہی نتیجہ ایک ارادہ مجرمانہ کا تہا اوس مقدمہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شہادت نوعیت آگ لگنے کی یا وجہ آگ لگنے کی یا تعداد اون اشخاص کی جو بوقت لگنے آگ کے مکان مین تھے موجود نہ تہی اور نہ کوئی ثبوت اس امر کا تہا کہ قیدی دو مکانون مین سے کسی کے قریب تہا بلکہ اس امر کا بہی نہ تہا کہ وہ انگلستان مین بوقت آتش زدگی موجود تہا منجانب سرکار مقدمات سرکار بنام رچرڈسن (۱) و سرکار بنام جیرنگ (۲) و سرکار بنام گارنر (۳) (دو مقدمات آخر الذکر چند اشخاص کو زہر سنکہیا کہلانیکے تھے) کا حوالہ دیا گیا اور اونپر استدلال کیا گیا اور اگرچہ منجانب قیدی کے یہ بحث کی گئی تہی کہ اون مقدمات مین کوئی تعلق قریبہ مابین اون افعال کے جو مندرج فرد قرارداد جرم تھے اور اون افعال کے جو شہادت مین بغرض ثابت کرنے نیت کے مقبول ہوئے تھے نہ تہا تاہم ولسن صاحب جسٹس نے بعد مارٹین صاحب بیرن سے مشورہ کرنے کے شہادت کو مقبول کیا اور اس امر کے فیصلہ کے ملتوی رکہنے سے انکار کیا قیدی پر جرم ثابت قرار دیا گیا مقدمہ سرکار بنام فرنسس (۴) قیدی کی تجویز نسبت اس جرم کے کی گئی کہ اوسنے قصد حاصل کرنے روپیہ کا ایک مال کے گروی رکہنے والے سے بذریعہ اس بہانہ کے کیا کہ ایک انگوٹھی مین ہیرا لگا ہوا تہا لارڈ بلیکبرن نے بوقت تجویز مقدمہ شہادت جس سے یہ ثابت ہوتا تہا کہ دو روز پیشتر معاملہ مابہ البحث کے قیدی نے دوسرے گروی رکہنے والے سے روپیہ اس جہوٹے بیان سے حاصل کیا کہ وہ زنجیر طلائی تہی اور اوسنے دیگر اشخاص سے ایک انگوٹھی پر روپیہ قرض لینا چاہا کہ جسکی نسبت اوسنے یہ بیان کیا کہ ہیرے کی ہے لیکن وہ اون گواہون کی راے مین جو طلب کئے گئے تھے ہیرے کی نہ تہی حکام نے راے لارڈ بلیکبرن صاحب کو بحال رکہا مقدمات محولہ بالا کا حوالہ دیا گیا تہا لیکن یہ کوشش کی گئی تہی کہ اونکو اس بنا پر ممیز کرین کہ جو چند جرائم اونمین ثابت کئے گئے تھے وہ دراصل اجزا ایک ہی معاملہ کے تھے اور ظاہرا یہ بات تسلیم کی گئی تہی کہ ایسی صورت مین شہادت قابل پذیرائی ہوگی لارڈ کالرج صاحب نے بوقت صدور تجویز عدالت مفید ادخال شہادت جو ایک راے ظاہر کی ہے وہ قابل تحریر ہے "وہ مقدمات کہ جنمین اسپر عمل کیا گیا عموماً مقدمات جہوٹے کاغذات یا سکہ قلبی کے چلانیکے ہین لیکن وہ اون مقدمات پر محدود نہین ہے" اور اسناد سے جنکا حوالہ دیا گیا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ راے بالکل ٹہیک ہے یہ صحیح ہے کہ ان مقدمات مین سے نسبت ایک کے یعنی نسبت مقدمہ سرکار بنام گرے کے مسٹر ٹیلر نے شبہہ ظاہر کیا (دیکہو کتاب ٹیلر صاحب متعلقہ شہادت صفحہ ۳۴۶ نوٹ ۴ طبع ہشتم) لیکن جو فیصلہ کہ اوس مقدمہ مین صادر ہوا وہ ایک بڑے اہل حاکم کا تہا اور اوس سند کی نسبت جسپر ۴۴۳

(۱) رپورٹ فاسٹر و فنلاسن صاحبان صفحہ ۳۴۳
(۲) رپورٹ فاسٹر و فنلاسن صاحبان جلد ۳ صفحہ ۶۸
(۲) لا جرنل (مقدمات جدید) جلد ۱۰ صفحہ ۱۵
(۴) لا رپورٹ مقدمات شاہی بنچ نمبر ۱ ملتوی رکہی گئی جلد ۲ صفحہ ۱۲۰

سنہ ۱۸۹۲ء کلکتہ قیصر ہند بنام دیجھوام

مسٹر ٹیلر نے بتائید راے خلاف کے استدلال کیا یعنی مقدمہ سرکار بنام ہولٹ (۱) یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حسب راے بلیکبرن صاحب جسٹس کے جو اثناے مباحثہ مقدمہ سرکار بنام فرنسس (۲) مین ظاہر کیگئی وہ قاعدہ عام صحیح طور پر اخذ نہین ہوتا جو اوس سے اخذ کرنا چاہا گیا مزید بران مین یہ راے بھی ظاہر کرسکتا ہون کہ ہندوستان مین وہ بات بھی موجود ہے جسکو ہم پسند کرنا فیصلہ ولسن صاحب جسٹس کا منجانب واضعان قانون کہہ سکتے ہین کیونکہ تشریح (الف) متعلقہ دفعہ ۱۵ ایکٹ شہادت واقعی بیان صورت مقدمہ سرکار بنام گرے ہے اور مین تاکیدًا یہ بھی کہہ سکتا ہون کہ تشریح (ب) متعلقہ دفعہ مذکور اصولاً مقدمہ سرکار بنام رچرڈسن سے یکسان ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ مقدمہ سرکار بنام رچرڈسن مین زیادہ روپیہ نام کی طرف ڈالا گیا تھا اور اس تمثیل مین جمع کی طرف کم روپیہ ڈالا گیا پس مطابق اوس اصول کے جو سر آر کوچ صاحب چیف جسٹس نے بمقدمہ بیم بائی بنام ماہن جی (۳) تحریر کیا ہمکو جائز ہے کہ فیصلجات انگلستان پر بغرض توضیح معنی ایکٹ شہادت کے نظر ڈالین اور وہ شہادت جو حکام انگلستان نے مقبول کی اور جسپر جوریون نے عمل کیا ضرور داخل الفاظ دفعات ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ متصور ہونی چاہیئے مقدمہ سرکار بنام پربھوداس (۴) جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین مطلقاً متناقض اس راے کے نہین ہے اور آیندہ مقدمہ مابعد (سرکار بنام نور محمد (۵)) مین خود ویسٹ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ مقدمہ مذکور متعلق نہین ہے اوس مقدمہ مین اوسی قسم کی شہادت بہ ثبوت علم یا نیت مجرمانہ کے دیگئی تھی۔

۳۳۴ بلاشبہہ کوئی بات زیادہ تخصیص کے ساتھ نسبت اوس خاص شہادت کے جسکے سرکار کی جانب سے اس مقدمہ مین پیش کرنیکی خواہش کیگئی تھی کہنا دشوار ہے کیونکہ ہمارے روبرو ٹھیک حالات موجود نہین ہین کہ جنکی بنا پر کوئی راے ظاہر کیجاے بمقدمہ سرکار بنام رچرڈسن ولیمس صاحب جسٹس نے یہ فرمایا کہ وہ نسبت قابل پذیرائی ہونے شہادت کے اوسوقت تجویز کرینگے جبکہ شہادت واقعی پیش کیجاویگی لیکن مقدمہ حال مین عدالت کے لئے یہ ضرور ہے کہ اس بحث کو بلا تعلق واقعات کہ جنکا معلوم ہونا بہتر تھا فیصل کرے لیکن چونکہ یہ بحث پیش ہوئی لہذا مین نے تحریرات مندرجہ بالا واسطے ظاہر کرنے اون اسناد کے کی ہین جنمین صحیح قاعدہ قانونی جو اس امر سے متعلق ہے بیان اور بذریعہ تمثیلات واضح کیا گیا ہے اور اونکا واقعی متعلق کرنا بلحاظ خاص حالات مقدمہ ہذا عدالت ماتحت کے ذمہ بوقت تجویز مکرر جواب ضرور عمل مین آویگی چھوڑا گیا ہے وجوہ حکم تجویز مکرر ہم نے اثناے سماعت مین ظاہر کئے ہین اور وہ اب تجویز جارڈین صاحب جسٹس مین کہ جس سے مجکو اتفاق ہے تحریر ہوئے ہین۔

حکم برات منسوخ اور تجویز مکرر کا حکم دیا گیا

(۱) لا جرنل (مقدمات جدید) جلد ۳ صفحہ ۴ ورپورٹ کاکس صاحب جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ (۲) لا رپورٹ مقدمات شاہی تمن مقدمات متعلق کراؤن جلد ۲ صفحہ ۲

(۳) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۶ صفحہ ۹۶ (۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ (۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۵

نظر ثانی صیغہ فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس وپارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام عبدالرحمن*

۱۰ ستمبر ۱۸۹۲ء
صفحہ انڈین لا رپورٹ ۵۸۰

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) دفعات ۴۳۹ و ۴۲۳ و ۳۵۴ ہائی کورٹ کے اختیارات بصیغہ نظر ثانی واسطے صادر کرنے اس حکم کے کہ جس شخص پر جرم ثابت قرار پاکر اوسکی نسبت حکم سزا صادر کیا گیا ہے واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء دفعہ ۳۲۶ ضرر شدید۔ ناکافی حکم سزا۔

ملزم کی تجویز روبرو پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے بابت بالارادہ پہونچانے ضرر شدید بذریعہ اسلحہ تبران کے ہوئی اوسکی نسبت حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم عمل مین آئی اور حکم سزا دو برس کی قید سخت کا صادر ہوا۔

چونکہ لوکل گورنمنٹ کی یہ رائے ہوئی کہ سزاے مذکور ناکافی ہے لہذا اوس نے ہائی کورٹ سے حسب دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) تحریک کی کہ کارروائیات مجسٹریٹ منسوخ کیجائین اور یہ حکم دیا جاے کہ ملزم کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین سپرد کرے منجانب قیدی کے یہ بحث کی گئی کہ چونکہ جرم مذکور محض قابل تجویز عدالت سشن کے نہین ہے لہذا ہائی کورٹ کو حسب دفعہ ۴۲۳ (ب) مجموعہ مذکور یہ حکم صادر کرنیکا اختیار نہین ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جاے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سکھا (۱) سے اختلاف کرکے **تجویز ہوئی** کہ ازروے دفعہ ۴۲۳ (ب) عدالت اپیل کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ شخص ملزم واسطے تجویز کے سپرد ہونا چاہئے شخص ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم دے جبکہ اوسکو یہ معلوم ہو کہ یہ طریقہ مجسٹریٹ کو اوس مقدمہ مین اختیار کرنا چاہئے تھا۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ چونکہ وہ جرم جو قیدی پر ثابت قرار دیا گیا کہ جرم حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور یا دس برس کی قید سخت اور جرمانہ کے تہا لہذا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو لازم تہا کہ ملزم کو واسطے تجویز ہائی کورٹ مین سپرد کرتا۔

درخواست منجانب گورنمنٹ بمبئی واسطے نظر ثانی حکم صادرہ مسٹر ہیملٹن صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام عبدالرحمن۔

ملزم پر حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند یہ الزام لگایا گیا تہا کہ اوس نے اپنی زوجہ کی ناک چاقو سے

* نظر ثانی صیغہ فوجداری نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۹۲ء (۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴

۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام عبدالرحمن

کاٹ لی۔

پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ملزم پر یہ جرم ثابت قرار دیکر کہ اوس نے ضرر شدید بذریعہ اسلحہ برآن کے پہونچایا یہ حکم سزا صادر کیا کہ وہ دو برس تک قید سخت رہے۔

چونکہ لوکل گورنمنٹ کی یہ رائے ہوئی کہ سزائے مذکور ناکافی تھی اوسنے اول ایک چٹھی ہائی کورٹ کو بدین استدعا لکھی کہ مسل مقدمہ طلب کیجاے اور مجسٹریٹ کے حکم کی حسب دفعہ ۴۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) نظرثانی کیجاے۔

اس چٹھی پر حکام نے چیمبر میں غور فرمایا اور گورنمنٹ کو اس مضمون کا جواب بھیجا کہ درخواست واسطے نظرثانی کارروائیات مجسٹریٹ کے عدالت عام مین کیجاے لہذا درخواست حال پیش کی گئی۔

ہائی کورٹ نے اطلاع نامہ بنام ملزم واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے بھیجا کیون مجسٹریٹ کی کارروائیات منسوخ نہ کی جائین اور اوسکو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم نہ دیا جاے۔

مسٹر بی سیتارام وکیل منجانب ملزم۔ عدالت ہذا کو حسب دفعہ ۴۳۹ و ۴۲۳ (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ حکم صادر کرنے کا اختیار نہین ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جاے جس جرم کا الزام قیدی پر لگایا گیا ایک جرم محض قابل تجویز عدالت سشن کے نہین ہے دفعہ ۴۲۳ (ب) کی تعبیر کرنے مین ہائی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کی ہے کہ صرف ایسے مقدمات مین جو محض قابل تجویز عدالت سشن کے ہون عدالت اپیل کو یہ حکم صادر کرنے کا اختیار ہے کہ شخص ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم دے۔ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکھا (۱)

مسٹر لینگ قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل منجانب سرکار۔ جو تعبیر کہ دفعہ ۴۲۳ (ب) کی ہائی کورٹ الہ آباد نے کی ہے خلاف صریح اور غیر مبہم عبارت دفعہ مذکور کے ہے از روے دفعہ مذکور عدالت اپیل کو صریحاً یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حکم سپرد کئے جانے کا صادر کرے جب کبھی کہ وہ ایسا حکم دینا مناسب سمجھے مقدمہ حال مین ملزم پر جرم بالارادہ پہونچانے ضرر شدید کا بذریعہ ایک اسلحہ برآن کے ثابت قرار دیا گیا ہے یہ ایک جرم حسب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید دس سال تک کے ہے مجسٹریٹ نے اوسکو سزا دو برس کی قید سخت کی دی ہے یہ سزا صریحاً ناکافی ہے مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ ملزم کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین سپرد کرتا۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ ہمسے اول بذریعہ چٹھی گورنمنٹ بمبئی کے یہ عرض کی گئی تھی کہ اس

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴ لغایت صفحہ ۱۶۔

مقدمہ بین مل طلب کرکے نظر ثانی کیجاسکے جیسے پیپرس مین غور کیا گیا تہا عدالت نے یہ جواب دیا کہ جو درخواست عدالت مین کیجایگی اوسپر غور کیا جایگا بعد ازان ایک بنچ سے ایڈوکیٹ جنرل نے درخواست واسطے طلب کئے جانے مقدمہ کے کی گو از روے دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ صرف اونہین مقدمات کو طلب کرے جنکی اطلاع عدالتا نہ ہوئی ہو بلکہ اون مقدمات کو بہی جنکا علم عدالت مذکور کو کسی اور طور پر ہو جائے تاہم اکثر مقدمات مین یہ مناسب طریقہ ہے کہ حکام سے سر عدالت تحریک کیجاے اس طرح جلسہ عام مین معاملہ پیش ہو جاتا ہے اور اون وجوہ کی بخوبی سماعت ہوتی ہے جنسے گورنمنٹ کو واسطے انتظام عامہ خلائق کے یا کسی فریق غیر سرکاری کو اپنے فائدہ کے لئے تحریک ہوئی ہو لہذا یہ مناسب ہے کہ اس قسم کی درخواستین معمولی طریق پر کیجائین گو اختیارات حکام کے نسبت دست اندازی کرنے کے بربنائے ایسے علم کے جو کسی اور طرح حاصل ہوا ہو کیسے ہی وسیع ہون علاوہ برین اس طریقہ کو سوپریم گورنمنٹ نے بطور ایک طریقہ نہایت آسان کے پسند کیا ہے کہ جیسا مراسلت دربارہ مقدمہ فلر صاحب (۱) سے ظاہر ہوگا ۔ اور جب سے مین باور کرتا ہون کہ عملدرآمد ہائی کورٹون کا یکسان رہا ہے ۔

مقدمہ حال ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکی اطلاع گورنمنٹ عدالت ہذا کو بہ صیغہ نظر ثانی بہجوا سکتی ہے مجسٹریٹ نے تجویز کی ہے کہ قیدی نے دیدہ و دانستہ اپنی زوجہ کی ناک چاقو سے کاٹ لی حاکم موصوف نے اوسکی نسبت حکم سزا زیادہ سے زیادہ قید کا جو وہ دیسکتا تہا یعنی دو برس کا صادر کیا قیدی بموجب دفعہ ۳۲۶ مجموعہ تعزیرات مستوجب حبس دوام بعبور دریاے شور یا دس برس کی قید کا تہا گورنمنٹ نے اس بنا پر تحریک کی ہے کہ جو سزا دی گئی وہ ناکافی ہے بلا نقصان پہونچانے کے قیدی کو بذریعہ توضیح مزید واقعات کے یہ تحریر کرنا ضروری ہے کہ ایسے سنگین مقدمہ مین اگر مجسٹریٹ موصوف قیدی کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین ارسال کرتا تو وہ استعمال اپنے اختیار تمیزی کا بطور مناسب مسٹر وکشت جو قیدی کی طرف سے حاضر ہوا یہ عذر کرتا ہے کہ ہائی کورٹ کو یہ اختیار نہین ہے کہ حکم سپردگی کا دے کیونکہ مقدمہ ہذا ایسا مقدمہ نہین ہے کہ جو مجسٹریٹ کے اختیار سماعت سے باہر ہو مشار الیہ نے ایک تعبیر دفعہ ۴۲۳ (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری پر جس سے اوسکی حجت کی تائید ہوتی ہے استدلال کیا ہے تعبیر مذکور براڈہرسٹ صاحب جسٹس کی تجویز بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکہا (۲) مین پائی جاتی ہے حاکم ذیعلم موصوف کی یہ راے ہوئی کہ یہ الفاظ دفعہ ۴۲۳ (ب) حکم دے سکے

(۱) گزٹ گورنمنٹ آف انڈیا ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۳۱۱ — (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴ لغایت ۱۷

کہ وہ سپرد واسطے تجویز کے کیا جاوے" : . . . صرف ایسے اشخاص سے متعلق ہونے چاہین جو قابل تجویز محض عدالت سشن کے ہون بتعظیم تمام ہمارے نزدیک یہ ایک ایسی تعبیر ہے جس سے معنی صریح تنگ ہو جاتے ہین ہمکو چاہئے کہ اولاً الفاظ کو دیکھین اور جس صورت مین کہ وہ صریح ہون ہمکو اونکی بنا پر فیصلہ کرنا چاہئے اگر وہ مشتبہ ہون تو ہمکو اوس چیز پر لحاظ کرنا چاہئے کہ جس بارہ مین وہ ہون" سلطان بنام باشندگان ہاؤنٹ (۱) الفاظ مذکورہ مین کوئی قید نہین ہے اور ہماری راے مین بلحاظ معاملہ کے کوئی قید منشا نہین لگائی گئی اختیارات ہائی کورٹ حسب دفعہ ۴۳۳ و ۴۳۹ ازروے مجموعہ ۱۸۸۲ء کے جیسا کہ مقدمات ملکہ معظمہ قیصرہند بنام چھگن (۲) و ملکہ معظمہ قیصرہند بنام مگن لال (۳) مین ظاہر کیا گیا وسیع کئے گئے ہین ہم بغرض کرنے اپنے اطمینان کے نسبت صحت و مناسب ہونے کارروائیات کے مسلین طلب کر سکتے ہین ناکافی سزا کا دینا بلاشک ایک ایسی نامناسب بات ہے کہ جسکی اصلاح اختیار صیغہ نظر ثانی سے ہونی مقصود ہے اکثر ایسے مقدمات سنگین ہین جنمین قواعد دربارہ اضافہ کئے جانے سزا کے خود ہائی کورٹ سے متعلق نہین ہین یہ حکم کہ ہائی کورٹ حکم تجویز جدید کا رو بروکسی ایسی عدالت کے جسکو بہ نسبت مجسٹریٹ کے زیادہ اختیارات ہون دیسکتی ہے ہمارے نزدیک عامہ خلائق کے مفید اور قیدی کے حق مین مناسب ہے مجسٹریٹ کو ہر ایسے مقدمہ کی جسکی سماعت کا وہ مجاز ہو سماعت نہین کرنی چاہئے حاکم موصوف کو ازروے دفعہ ۲۵۴ اس امر پر غور کرنا لازم ہے کہ آیا وہ سزا جو حاکم موصوف دیسکتا ہے کافی ہے یا نہین اگر نہین ہے تو حاکم موصوف قیدی کو عدالت اعلی مین بموجب دفعہ ۲۱ یا ۳۴۷ کے سپرد کر سکتا ہے نسبت مجسٹریٹان مرشد کے (۴) حکام ذیعلم اجلاس کامل نے یہ تحریر کیا ہے کہ غرض مجموعہ ضابطہ فوجداری کی یہ ہے کہ طریقہ واسطے سزا کے مجرمان کے مقرر کیا جاوے بلاشک سزاے مراد سزاے کافی ہے چنانچہ اختیارات عدالت ہذا کے بحال رکھتے ہین ہم مجموعہ کی وجہ کو نافذ کرتے ہین اب ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین اور مجسٹریٹ کو حکم دیتے ہین کہ قیدی کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین سپرد کرے۔

پارسنس صاحب جسٹس ۔ مجکو تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کرنے اور یہ حکم دینے مین اتفاق ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے ازروے دفعہ ۴۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کاغذات مسل کسی مقدمہ مرجوعہ کسی عدالت ماتحت کے اس غرض

(۱) ٹرمس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۶ لغایت صفحہ ۱۰۱ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۱
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ (۴) " " " " جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۹

۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
عبدالرحمن

سے طلب کرکے اونکا معاینہ کرے کہ اوسکو اسبات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزا یا اور حکم مقدمہ
مین تحریر یا صادر کیا گیا ہو صحیح اور مطابق قانون اور انصاف کے ہے یا نہین اور از روے دفعہ ۴۳۹
عدالت موصوف کو ایسے مقدمات مین یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حسب اقتضاے راے اپنے وہ اختیارات نافذ
کرین جو دفعات ۱۹۵ و ۴۲۳ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ کی رو سے مفوض ہوئے ہین ایک اختیار منجملہ اون
اختیارات کے جو از روے دفعہ ۴۲۳ عطا ہوئے ہین یہ ہے "تجویز اور حکم سزا کو منسوخ کرے اور شخص ملزم
کو بری کرے یا اوسکو رہائی دے یا یہ حکم دے کہ اوسکی تجویز جدید بمعرفت کسی عدالت مجاز سماعت تابع
حکومت عدالت اپیل مذکور کے عمل مین آئے یا واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے" مین اوس راے سے
اتفاق نہین کرسکتا ہون جو براڈہرسٹ صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سکھا (۱)
ظاہر کی ہے کہ عدالت اپیل متذکرہ دفعہ ۴۲۳ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم مین یہ حکم کہ شخص ملزم واسطے
تجویز کے سپرد کیا جاے صرف اوس صورت مین دیسکتی ہے کہ جب عدالت موصوف کی دانست مین
ملزم قابل تجویز صرف عدالت سشن کے ہو" ایسی تعبیر سے ضرورت اضافہ کرنے الفاظ کی دفعہ ۴۲۳ مین
ہوگی جو بلحاظ اسکے کہ وہ دفعہ ۴۳۶ مین درج کیے گئے دیدہ و دانستہ دفعہ مذکور سے متروک کیے گئے جو الفاظ
کہ دفعہ ۴۲۳ مین استعمال کیے گئے ہین صریح اور غیر مبہم ہین اور اونکی رو سے عدالت اپیل کو اختیار
دیا گیا ہے کہ شخص ملزم کے سپرد کیے جانے کا واسطے تجویز کے حکم دے جب کہ عدالت موصوف یہ خیال کرے
کہ یہ وہ مناسب طریقہ ہے جو اس مقدمہ مین اختیار کیا جانا چاہیے تہا وہ صرف شرطیہ اختیار سماعت ہے جو
از روے دفعہ ۲۸ کے مجسٹریٹ کو واسطے تجویز ایسے جرم کے دیا گیا ہے جو ضمیمہ دوم کے خانہ ہشتم مین قابل
تجویز مجسٹریٹ لکہا ہے دفعہ ۲۰۷ مین وہ ضابطہ مندرج ہے جسپر نہ صرف اوس صورتمین جب مقدمہ قابل تجویز محض
عدالت سشن یا ہائیکورٹ کے ہو عمل کرنا چاہیے بلکہ اوس صورت مین بہی کہ مجسٹریٹ کی راے مین مقدمہ
مذکور کی تجویز عدالت مذکور کو کرنی چاہیے دفعہ ۳۴۷ اور بہی زیادہ شرطیہ ہے کیونکہ اوس مین یہ حکم ہے کہ مجسٹریٹ
شخص ملزم کی تجویز صرف بابت ایسے جرم کے کریگا جسکی سزا اوسکی راے مین وہ پوری دیسکتا ہے ان دو
دفعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کو چاہیے کہ نسبت ہر مقدمہ کے جو اوسکے روبرو پیش ہو اختیار
تمیزی عمل مین لاوے اور کارروائیات مجسٹریٹ باستعمال اوسکے اختیار تمیزی کے صریحًا تابع جانچ اور نظر ثانی
عدالت اعلی کے بصیغہ اپیل یا نظر ثانی کے ہین۔

مقدمہ حال مین ملزم نے ایک رات کو اپنی زوجہ کی باہین اور ٹانگین چارپائی سے باندہ دین اور

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۸

۱۸۹۱ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام عبدالرحمن

بعد ازان ایک چاقو سے کل نرم حصہ اوسکی ناک کا اور ایک جزو اسکے اوپر کے ہوٹھ کا کاٹ لیا جو عذر کہ وہ نسبت اپنے فعل کے کرتا ہے یہ ہے کہ مسماۃ نے اقرار کیا کہ جب وہ کلکتہ گیا تھا کچھ عرصہ پہلے سے اوسکا ارتباط ایک اور شخص سے تھا اور جب سے وہ واپس آیا ہے مسماۃ دو مرتبہ اپنی بہن کے گھر بھاگ گئی اور اوسنے کہا کہ وہ پھر بھاگ جائیگی کوئی شہادت مسماۃ کی بدچلنی کی نہین ہے لیکن وہ اسکے پاس سے بھاگ جانا قبول کرتی ہے بابت اوسکے جرم کے جو ایک جرم حسب دفعہ ۳۲۶ - مجموعہ تعزیرات قابل سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید دس برس اور جرمانہ ہے اوسکو دو برس کی قید سخت کی سزا پریزیڈنسی مجسٹریٹ ڈبلیو ار ہیملٹن صاحب نے دی ہے اور اونہون نے حسب ذیل تحریر کیا ہے ملزم کوئی مجرم نہین ہے بلکہ ایک دیانتدار کام کرنیوالا آدمی ہے جو خیال کرتا ہے کہ اوسکی زوجہ کی بدچلنی سے اوسکے حق مین بہت مضرت پہونچی اور سوے اتفاق سے اوس نے مسماۃ کو بیرحمی کے ساتھ سزا دی سواے اس عجیب تحریر کے مسل مین کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے وہ وجوہ معلوم ہون جنسے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو یہ راے قائم کرنیکی ترغیب ہوئی کہ حاکم موصوف اوس جرم کی پوری سزا دیسکتا تھا جسکا ارتکاب ملزم نے کیا میری راے مین حکم سزا واسطے ایسی حرکت شیطانی کے کلیتاً ناکافی ہے جسکی نسبت مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ اوسکا ارتکاب سوچ سمجھکر صریحاً صرف اسوجہ سے کیا گیا کہ مستغیثہ اوسکے ساتھ بطور اوسکی زوجہ کے نرہیگی چونکہ حکم سزا زیادہ سے زیادہ ہے جو مجسٹریٹ صادر کرسکتا تھا لہذا یہ لازم آتا ہے کہ جرم مذکور ایک ایسا جرم تھا جسکی پوری سزا پریزیڈنسی مجسٹریٹ نہین دے سکتا تھا لہذا اوسکو اختیار واسطے کرنے تجویز نسبت ملزم کے نہ تھا بلکہ اوسکو قانوناً لازم تھا کہ اوسکو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ مین سپرد کرتا مین یہ بھی تحریر کرسکتا ہون کہ مطابق میرے تجربہ کے مقدمات عورت کی ناک کاٹنے کے ہمیشہ کل پریزیڈنسی مین عدالت سشن کے سپرد کئے جاتے ہین اور جو سزا کہ دیجاتی ہے وہ دو برس کی قید سخت سے بہت زیادہ ہوتی ہے ـ

چنانچہ عدالت نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو فسخ کیا اور مجسٹریٹ کو حکم دیا کہ قیدی کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ کے سپرد کرے ـ

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا ـ

نوٹ منجانب رپورٹر ـ بعد ازان قیدی واسطے تجویز کے روبرو ویلی صاحب جسٹس اور ہمام چوری کے حاضر لایا گیا اور برطبق تجویز ثبوت جرم حاکم ذیعلم موصوف نے آٹھ برس کی قید سخت کا حکم سزا صادر فرمایا ـ

۲۴-فروری ۱۸۹۲ء
صفحہ انڈین لاء رپورٹ ۲۶۱

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس و ٹیلنگ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سونا پونا*

شہادت - قابل پذیرائی ہونا - ایکٹ شہادت مجریہ ہند (ا سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۱۸ - شہادت ایسے گواہ کی جسکو پولیس نے ناجائز طور سے معافی دی - یعنی ملزم کے دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) مین -

اوس اثنا مین جب پولیس تفتیش ایک مقدمہ نقب زنی اور سرقہ کی کر رہی تہی چند اشخاص گرفتار ہوے اونمین سے ایک مسمی ہری نے کچہ حالات پولیس کو ظاہر کئے اور چند مکانات نشان دئے جنمین اوسکے شرکا نے نقب زنی کی تہی برطبق اسکے پولیس نے اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکو گواہ بنایا بوقت تجویز اوسنے شہادت خلاف اپنے شرکا کے دی کہ جن سب پر جرم ثابت قرار دیا گیا۔

تجویز ہوئی کہ شہادت ہری کی حسب دفعہ ۱۱۸ - ایکٹ شہادت مجریہ ہند قابل پذیرائی ہے گو اوسکو پولیس نے ناجایز طور پر بہلا کر دیا تہا -

یہ بہی **تجویز ہوئی** کہ لفظ ملزم موقوعہ دفعہ ۳۴۳ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) سے مراد ایسے شخص سے ہے جسپر مجسٹریٹ یا کوئی اور عدالت اختیار سماعت عمل مین لائی ہے -

اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا مصدرہ ڈبلو ایچ ہملٹن صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام سونا پونا وغیرہ -

واقعات اہم مقدمہ ہذا کے حسب ذیل ہین -

پولیس کو اطلاع ہوئی کہ مکان مسز پڑلو ایک ساکنہ دادر مین نقب زنی ہوئی اور مال قیمتی مبلغ ا ۱۳ کا چوری گیا

اثناے اوسکی تفتیش مین پولیس نے ملزم سونا اور چند دیگر اشخاص کو گرفتار کیا انمین سے ایک مسمی ہری نے کچہ حالات ظاہر کئے اور چند مکانات نشان دئے جنمین نقب زنی ہوئی تہی برطبق اسکے پولیس نے ہری کو چہوڑ دیا اور اوسکو گواہ بنایا -

بوقت تجویز نسبت اسکے شرکا بابت الزام نقب زنی و سرقہ کے ہری مظہر ہوا کہ وہ سب چور ہین اور ارتکاب جرم سے تعلق رکہتے ہین -

* اپیل صیغہ فوجداری نمبر ۳۱۷ سنہ ۱۸۹۱ء

سنہ ۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
مونا پونا

پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے تمام ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم کی اور ان مین سے ہر ایک کو دو برس کی قید سخت کی سزا دی۔

مونا ملزم نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا دیگر ملزمان نے بھی ہائی کورٹ مین جدا گانہ اپیل کیئے۔

ملزمان کی طرف سے کوئی حاضر نہین ہوا۔

بر بحث منجانب سرکار یہ کہتے ہین کہ ہری گرفتار نہین ہوا تھا جبکہ پولیس نے اوسکے شریکون کو گرفتار کرنے کی کوشش کی ہری بھاگ گیا بلا شک ہری یہ کہتا ہے کہ وہ گرفتار ہوا تھا لیکن یہ فرض کرکے بھی کہ وہ گرفتار ہوا تھا جس شخص کو پولیس شبہہ سے گرفتار کرے وہ شخص ملزم نہین ہے الفاظ شخص ملزم سے مراد اوس شخص سے ہے جسپر مجسٹریٹ کے روبرو الزام لگایا جاے ہری روبرو مجسٹریٹ کے بطور شخص ملزم کے ہرگز پیش نہین کیا گیا تھا جبھی وہ گرفتار کیا گیا اوسنے کچھ حالات پولیس کو ظاہر کیئے بمطابق اسکے وہ رہا کیا گیا اور گواہ بنایا گیا اگر رہائی ناجائز بھی ہوتا ہم وہ ایک گواہ مجاز حسب دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت ہند کے تھا مقدمات ملکہ معظمہ بنام ہمنتا (۱) قیصرہ ہند بنام منتری (۲) وملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ... لا (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ ٹیلنگ صاحب جسٹس کو تجویز مندرجہ ذیل سے اتفاق ہے جیسے کہ ہمنے بوقت سماعت مطلع کیا ہماری یہ راے ہے کہ تجویز ثبوت جرم مونا پونا کی بابت نقب زنی و سرقہ کے مکان بسنر پر ٹو مین بحال نہین رکھی جا سکتی یہ ممکن ہے کہ وہ چور ون یعنی دیگر قیدیان کا شریک ہو وہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ ایک ہی کوٹھری مین رہتا ہے بنیہ نگلین جسنے مال مسروقہ کو قیدیان کی طرف سے منتقل کیا کہتا ہے کہ روپ چند نے مال مذکور اوسکو دیا اور سوانا وغیرہ اوسوقت موجود تھے لیکن مونا گفتگو مین شریک نہین ہوا ایک اور گواہ ہری جسکو ہم شریک جرم تصور کرتے ہین لیکن جو کہتا ہے کہ اوسنے پولیس کو اطلاع بے بہا دی اور جو بطور گواہ مدعی طلب ہوا ہے مظہر ہوا ہے کہ مونا گھر پر رہا جبکہ اور باہر گئے اور مرتکب سرقہ کے ہوئے ایسی شہادت مسل مین ہونے سے یہ امر پرخطر ہوگا کہ مونا کا جرم محض اسوجہ سے خیال کر لیا جاے کہ وہ اورون کے ساتھ اوسی کوٹھری مین رہتا تھا نقب زنی اور سرقہ اوس شہادت سے بخوبی ثابت ہین جس سے اور لوگ مجرمان ظاہر ہوتے ہین لہذا ہم اوس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہین جو نسبت مونا پونا کے صادر کیا گیا ہے۔

مسٹر ہملٹن دوسرے پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اپنی تجویز مین ذکر کیا ہے کہ ہری گواہ نے بعد اوسکے کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۰

۱۸۹۲ء
ملکہ معظمہ
بنام
مونا پونا

اوسکو پولیس نے گرفتار کیا اونسے حالات ظاہر کئے اور چند مکانات بتلائے جنمین تفتیش کی ہوئی
تھی برطبق اسکے وہ رہا کیا گیا اور گواہ بنایا گیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعات مجسٹریٹ کو صرف بوقت
تجویز معلوم ہوئے مجسٹریٹ نے اس کارروائی پولیس کو بے قاعدہ تصور کیا اور یہ راے قائم کرکے کہ ہری
اوراسی قسم کے اون جرائم مین شریک تہا جنکی حاکم موصوف تجویز کرنیکو تہا حاکم موصوف نے ہدایت کی
کہ وہ باقی ملزمان کے ساتہ شامل کیا جاے اور بعدازان ہری کی ان دیگر مقدمات مین تجویز ہوئی اور
اوسپر جرم ثابت قرار دیا گیا جب عدالت ہذا نے مونا کا اپیل منظور کیا نسبت اوس کارروائی کے جسکے بموجب
ہری تجویز مقدمہ ہذا مین گواہ بنایا گیا تہا رپورٹ طلب کی گئی اپیل مین منجانب سرکار مسٹر ہیملٹن نے
بحث کی ہے نسبت امر واقعات کے ہمکو اس راے مجسٹریٹ سے اتفاق ہے کہ ہری کو پولیس نے
بطور ایک شخص شریک جرم کے گرفتار کیا تہا یہ تسلیم ہے کہ ہری کو پولیس نے رہا کیا اور اوسکو مجسٹریٹ
نے بجاے اسکا اظہار بطور گواہ کے ہوا رہا نہین کیا تہا واسطے فیصلہ مقدمہ کے اس امر کی تجویز کرنی ضرور
نہین ہے کہ آیا گواہی ہری کی شہادت مین قابل پذیرائی ہے یا نہین لیکن برطبق کرنے غور اوپر رپورٹ
مجسٹریٹ کے ہمنے مسٹر ہیملٹن سے کہا کہ نسبت امر مذکور کے بحث کرے ۔
کچہ مراسلت مابین مجسٹریٹ اور گورنمنٹ کے نسبت عام بحث رہائی کے ہوئی اور مجسٹریٹ نے ایک
نقل رزولیوشن گورنمنٹ نمبر ۲۴۲۵ سنہ ۱۸۹۱ء کی بہیجی ہے جو برطبق اوسکے ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء کو صادر ہوا
معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کی آراے حسب ذیل ہین یہ مجسٹریٹ کو جائز ہے کہ حسب دفعہ ۳۳۷ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے کسی شخص ملزم سے بغرض حاصل کرنے اوسکی شہادت کے کسی ایسے مقدمہ مین جو محض
قابل تجویز عدالت سشن کے ہو وعدہ معافی سزا کا کرے اور وعدہ معافی سزا کا مقدمہ قابل تجویز مجسٹریٹ
مین نہین کیا جاسکتا اور اگر مجسٹریٹ وعدہ معافی نہین کرسکتا تو پولیس ایسا نہین کرسکتی ہے اور کوئی
ایسی دفعہ نہین ہے جسکی روسے پولیس کو اختیار ہو کہ جو اشخاص گرفتار ہوئے ہین اونکو رہا کرے اور
بغرض کرانے تسکین اور بہ ثبوت جرم نسبت دیگر ملزمان کے جو اونہین جرائم مین شریک تہے اونکو گواہ بنانے
مسٹر ہیملٹن نے یہ بہی تحریر کیا کہ کسی شخص کو جسکو پولیس نے گرفتار کیا ہو کوئی شخص سواے کسی مجسٹریٹ
کے رہا نہین کرسکتا ہے کمشنر پولیس نے تحریر کیا کہ پولیس کو نہایت سخت حکم ہے کہ کسی ایسے شخص
کو جو ایک مرتبہ قید کیا گیا ہو رہا نہ کرے بلکہ اوسکو ضمانت پر چہوڑے کہ وہ مجسٹریٹ کے روبرو دوسرے
دن حاضر ہو اور وہ ضابطہ جو بمبئی مین ایسے مواقع پر اختیار کیا جاتا ہے جب پولیس یہ چاہے کہ کسی فریق
کو کسی مقدمہ مین گواہ بنائے کہ اس ضابطہ کو پریزیڈنسی مجسٹریٹان یکے بعد دیگرے نے تسلیم کیا ہے

یہ ہے یعنی پولیس قیدی کو روبرو مجسٹریٹ کے مع واقعات مقدمہ پیش کرکے مجسٹریٹ سے یہ استدعا کرے کہ قیدی رہا کیا جاوے اور بعد اوسکی رہائی کے وے لوگ باجازت مجسٹریٹ کے اوسکو گواہ بنا سکتے ہین گورنمنٹ بمبئی نے اپنے رزولیوشن متعلق مراسلت مذکورہ مین یہ تحریر کیا ہے جو اشخاص فی الواقع گرفتار ہون اونکو مجسٹریٹ کے روبرو لے جانا چاہئے اور معلوم ہوتا ہے کہ بجائے اسکے ایک اندراج بابت گرفتاری کے کیا جانا چاہئے اور معلوم ہوتا ہے کہ کیا جاتا ہے اور مقدمات خفیف مین ضمانت واسطے حاضری شخص ملزم کے روبرو مجسٹریٹ کے لی جانی چاہئے اوسوقت یہ تجویز کرنا مجسٹریٹ کا کام ہے کہ کیا کارروائیات مزید کی جانی چاہئین اور آیا کوئی وجہ ایسی ہے یا نہین کہ وہ شخص جو اسطرح پر اوسکے روبرو لایا گیا ہے ایک ملزم یا ایک گواہ تصور کیا جاوے"

سنہ ۱۸۹۲ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام سونا پونا

اس مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس اور مجسٹریٹ مین اس امر کی نسبت اختلاف نہین ہے کہ کیا عملدرآمد ہونا چاہئے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری دانست مین صحیح عملدرآمد بالکل مطابق ہدایات ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء کی دفعات ۹۰ لغایت ۹۲ کے ہے یہ عملدرآمد غالباً بطور قانون کے اس جزیرہ مین قبل صادر ہوتے اسٹیٹیوٹ مذکور کے تھا کیونکہ وہ مطابق قانون انگلستان کے ہے جیسا کہ یہ مقدمات رایٹ بنام کورٹ (۱) و بیک وتھہ بنام فلپی (۲) و وائیجیسٹ برن صاحب گرفتاری بلا وارنٹ مین قرار دیا گیا ہے انہین اصول کو فی الواقع واضعان قانون نے مجموعہ ہاے ضابطہ فوجداری مفصل مین اختیار کیا ہے ہم دفعات ۵۹ لغایت ۶۳ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۹۶ و ۲۲۰ و ۴۹۷ مجموعہ حال کا حوالہ دے سکتے ہین تفصیل ضابطہ بالکل ایک ہی نہین ہے کیونکہ صرف دفعات ۴۵ و ۵۵ و ۵۶ و ۹۸ و ۴۸ و ۱۲۷ و ۲۰۲ مجموعہ کی پولیس جزیرہ بمبئی سے متعلق ہین دفعہ ۶۳ جسمین پولیس کو حکم ہے کہ مجسٹریٹ کو ان جملہ اشخاص کے مقدمات کی رپورٹ کرے جو بلا وارنٹ گرفتار کئے گئے ہون اوسسے متعلق نہین کی گئی ہے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ججون نے چیمبرس مین ۳ فروری سنہ ۱۸۶۰ء کو یہ تجویز کی کہ یہ امر ضروری ہے کہ مجسٹریٹون کو جب اشخاص پر اونکے روبرو الزام لگایا جاوے وہ تاریخین معلوم ہو جائین جبکہ گرفتاری عمل مین آئی اور یہ رائے ظاہر کی کہ قاعدہ مندرجہ دفعہ ۹۰ و دیگر دفعات ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۶ء متعلقہ حراست سے یہ مفہوم ہے کہ اشخاص ملزم مجسٹریٹ کے روبرو سب سے پہلی تاریخ پر جو بآسانی ہو سکے حاضر کئے جاوین یہ معاملات انتظامی ہین اور یہ ضروری نہین ہے کہ بجز انکے حوالہ دینے کے کچھ اور کیا جاوے قانون مذکور ہمارے نزدیک عموماً پولیس کو اور نیز مجسٹریٹان کو معلوم ہے اور بلحاظ مناسب انکی آزادی کے اوسپر عمل کیا

(۱) رپورٹ بارنیوال و کرسول صاحبان جلد ۴ صفحہ ۵۹۶
(۲) رپورٹ بارنیوال و کرسول صاحبان جلد ۶ صفحہ ۶۲۳

ملکہ معظمہ بنام ہنومنتا ہوتا ہے

جاتا ہے گورنمنٹ مجسٹریان کو ترغیب دیتی ہے کہ ہر خاص خلاف ورزی کی رپورٹ کیجاے اور یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ ایک کانسٹبل پر جو گرفتار کرتا ہے اور بعد ازاں بلا کسی استصواب کرنے کے مجسٹریٹ سے کسی شخص کو چھوڑ دیتا ہے وہ بڑے خطرہ مین پڑتا ہے یعنی خطرہ نالش ہرجہ اس بنا پر کہ گرفتاری مذکور شرارت سے کی گئی یا خطرہ قائم ہونے مقدمہ کا منجانب افسران کے اس بنا پر کہ اوسنے ایک مجرم کو بھاگ جانے دیا۔

مگر جس امر پر کہ ہمارے روبرو دلیل کی گئی یہ ہے کہ ایسا گرفتار شدہ شخص جو اسطرح رہا کیا گیا ہو ایک گواہ مجاز مقدمہ کا ہے یا نہین جو شخص کہ کبھی گرفتار نہ ہوا ہو اور جسکے نام کوئی حکمنامہ جاری نہوا ہو ایک گواہ مجاز ہے گو وہ اصل ملزم ہو (مقدمہ شنکر (۱)) پس جس صورت مین روبرو مجسٹریٹ کے بنام عمرو وبکر استغاثہ کیا گیا اور بنام صرف عمرو کے حکمنامہ جاری ہوا بکر اوسکی جانب سے ایک گواہ مجاز تصور کیا گیا تھا (مہیش بنام مہیش (۲)) لیکن جس صورت مین ایک مجسٹریٹ نے ایک وارنٹ بنام دو اشخاص بابت سرقہ کے جاری کیا تھا اور وہ حاکم موصوف کے روبرو لائے گئے تھے اور مجسٹریٹ نے اونسے وعدہ معافی سزا کا کیا اور معافی مذکورہ جائز تھی اور اونکی شہادت بطور گواہان کے لی اور اونہون نے شہادت بوقت تجویز سشن کے بھی ادا کی یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ وہ اشخاص ملزم تھے اور اونسے وعدہ معافی سزا جائز طور پر نہین کیا گیا تھا لہذا اونکا اظہار بطور گواہان نہین لیا جاسکتا تھا تا وقتیکہ وہ بری ہون یا رہا کئے جائین یا اونپر جرم ثابت قرار دیا جاے لہذا اونکی شہادت بوجہ قطعی ناقابل پذیرائی ہونے کے نامنظور کی گئی (ملکہ معظمہ بنام ہنومنتا (۳)) حکام ذیعلم نے وجوہ مندرجہ ذیل تحریر فرمائین: "مورد رام چندر روبرو مجسٹریٹ کے بطور اشخاص ملزم کے تھے دفعہ ۳۴۴ مجموعہ مین مندرج ہے کہ بجز اوس صورت کے جو دفعہ ۳۳۷ مین محکوم ہے کسی شخص ملزم پر بذریعہ وعدہ یا تخویف یا اور طور پر اس امر کی ترغیب دینے کے لئے کسیطرح کا دباو نہ ڈالا جائیگا کہ وہ کسی امر کو جس سے اوسکو واقفیت ہو ظاہر کرے یا مخفی رکھے دفعہ ۳۴۳ مین یہ حکم ہے کہ شخص ملزم کو حلف یا اقرار صالح ندیا جائیگا جن دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ بطور دفعات ۳۴۲ و ۳۴۳ مجموعہ حال کے معلوم ہوتی ہین عدالت نے مقدمہ رڈو (۴) کو بطور ایک سند قانون شہادت کے تصور نہین کیا اور حکام ممدوح نے یہ تصور کیا ہوگا کہ فعل مجسٹریٹ سے مورد اور رام چندر تعریف الفاظ اشخاص ملزم حسب مراد الفاظ مذکورہ کو

(۱) مقدمات پریوی کونسل مولفہ ایسٹ صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۴۵۔ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۵

(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ لغایت ۶۱۸ (۴) رپورٹ کوپر صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۳۱۔

۱۸۹۲ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام مرلیدھر

دفعات محولہ سے خارج نہین ہوسکے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ریسنڈلبس (۱) غالباً نہین وجوہ پر فیصل ہوا تھا ان دونون مقدمات کو عدالت الہ آباد نے بمقدمہ قیصر ہند بنام اصغر علی (۲) پسند کیا اور اونکی تقلید کی کہ اوس مقدمہ مین دفعہ ۳۰ ایکٹ شہادت ہند کا حوالہ دفعہ ۳۴۳ مجموعہ کے ساتھ مین دیاگیا ہے کہ شہادت ناجائز طور پر معاف کئے ہوئے گواہ کی ناقابل پذیرائی ہے وہ مقدمہ مذکور مین ایسا تصور کیا گیا ہے کہ وہ ہنوز شخص ملزم ہے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہنمنتا کی تقلید بطور نظیر کے بیان بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دلا (۳) کی گئی ہے بمقدمہ قیصر ہند بنام لیلادہر (۴) دلیل مقدمہ ہنمنتا کی ایسے شخص ملزم کی صورت سے متعلق کی گئی ہے جسکی نسبت مجسٹریٹ نے ناجائز طور پر الزام سے دست برداری کی اجازت دی اوسکی شہادت مابعد بطور گواہ کے ناقابل پذیرائی تجویز ہوئی بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام بہاری لال (۵) حکام نے یہ فرمایا ہے "کوئی قانون یا اصول ایسا نہین ہے کہ جو کسی ایسے شخص کو جسپر کسی جرم کیا اشتباہ ہوا اور الزام لگایا جاے لیکن جسکو مجسٹریٹ نے بوجہ نہونے شہادت کے رہا کیا ہو بعد ازان بطور گواہ ثبوت منظور ہونے کا مانع ہو"۔

ان مقدمات مین سے کوئی مقدمہ حال سے متعلق نہین ہے جہان شخص گرفتار شدہ کی اطلاع مجسٹریٹ کو اوس وقت تک نہین ہوئی کہ وہ گواہ کے کٹہرہ مین کہڑا کیا گیا مگر ایک مقدمہ ہے کہ جسکی رپورٹ (جوڈیشل کمشنر برٹش برہما کے سرکلرات ۱۸۹۱ء نمبر ۲) مین ہے ایک شخص مسمی اشادا کا اظہار بطور ایک گواہ ثبوت کے عدالت ریکارڈر رنگون مین ہوا جہان مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری ہے اوسکو پولیس نے گرفتار کیا تہا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اوسکو بلا مجسٹریٹ کے روبرو پیش کئے مجسٹریٹ ضلع کو لکہا کہ وہ رضامند ہے کہ پورا اقبال جرم کرے اور ان اشخاص کے گرفتار کرنے مین جنہون نے حال مین بعض ڈکیتیان کی ہین اور مال مسروقہ کے برآمد کرنے مین مدد دے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مجسٹریٹ سے درخواست کی کہ اوس سے وعدہ معافی سزا کا حسب دفعہ ۳۳۷ کیا جاے کوئی مقدمہ ڈکیتی کا روبرو مجسٹریٹ مذکور کے پیش نہ تہا اور اس امر کا معلوم کرنا دشوار ہے کہ کسطرح دفعہ ۳۳۷ متعلق ہوئی مجسٹریٹ ضلع نے کچہ عذر لکہدیا جس حاکم موصوف نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو معافی سزا کا وعدہ کرنے کو لکہا بعد شہادت شادا کے چند اشخاص پر بابت ایک کے ان ڈکیتیون مین سے عدالت ریکارڈر مین جرم ثابت قرار پایا ماخوذگان نے اسپشل کورٹ مین اپیل کیا جسمین مابین حکام کے منجملہ سے ایک مین تہا اس امر کی نسبت

(۱) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۹ مقدمات فوجداری - (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶
(۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹ ۔ (۴) تجاویز فوجداری جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۸۹
(۵) ویکلی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۷ صفحہ ۴۴

سنہ ۱۸۹۶ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
سونا پونا

اختلاف آراے رہا کہ آیا شادا کی شہادت قابل پذیرائی ہے یا نہین جو راے کہ مین نے ظاہر کی یہ تھی کہ وعدہ معافی سزا بطور ایک ترغیب خلاف دفعات ۱۷۳ و ۳۴۴ کے ناجائز تھا اور اوسطرح پر نہین کیا گیا تھا کہ جیسا دفعات ۳۳۷ و ۳۳۸ مین حکم ہے مین نے یہ بھی اعتراض کیا کہ شادا ایک شخص ملزم ہے اور از روے دفعہ ۳۴۲ اوسکا اظہار حلف سے لینا ممنوع ہے اور مقدمہ ہنمنتا کا حوالہ دیا اور نیز حوالہ دفعات ۱۷۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ کا دیا ریکارڈر نے یہ خیال کیا کہ وعدہ معافی سزا ضروری نہ تھا کیونکہ شادا کبھی شخص ملزم نہ تھا یعنی وہ کبھی اوس نظر سے روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ خواہ روبرو عدالت سشن کے پیش نہین کیا گیا تھا استصواب ہائی کورٹ کلکتہ تک پہونچا جہان چیف جسٹس صاحب جسٹس وفیلڈ صاحب جسٹس نے حسب ذیل تجویز کی آیا شہادت شادا گواہ کی قابل پذیرائی ہے یا نہین سوال کا جواب دینے مین یہ امر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ بیانات اس شخص کے ایسے متصور نہین ہونے چاہئین کہ وہ خود اوسپر اور اوسکی ذمہ داری سزا پر موثر ہین بلکہ صرف اون اشخاص غیر پر موثر ہین جنکے خلاف وہ شہادت مین پیش کئے گئے ہین اندرین حالات کے جو سلسل مین اور اوس بیان مقدمہ مین جو ذی علم حکام ماتحت نے ارسال کیا ہے ظاہر کئے گئے ہین ہماری یہ راے ہے کہ شہادت اس گواہ کی قابل پذیرائی ہے گو بلاشک واقعات متعلقہ اوسکی شہادت کے اور حالات جنمین یہ شخص کٹہرا گواہی مین حاضر ہوا یا لائی جو رہی کو اس غرض سے ٹہیک ٹہیک بتلانے چاہئین تھے کہ شادا الیہم اندازہ وقعت خود شہادت مذکور کا کر سکین بموجب ایکٹ شہادت کے قابل پذیرائی ہونا قاعدہ ہے اور خارج ہونا استثنا اور اون حالات پر جو بموجب دیگر طریق کے تاثیر خارج کرنے کی رکہتے بموجب ایکٹ مذکور صرف تجویز کرنے مین اوس وقعت کے غور کیا جائیگا جو شہادت کو جب وہ پذیرا ہو جاے دیجائیگی"۔

تجویز مذکورہ بالا مین تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہنمنتا (۱) سے اس بنا پر امتیاز کیا جا سکتا ہے کہ شادا کبھی روبرو مجسٹریٹ کے نہین لایا گیا نہ ضمانت پر اس شرط سے رہا کیا گیا کہ مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہوگا اس سے تائید اس راے کی ہوتی ہے کہ جو شخص بری کی حالت مین ہو وہ ایک گواہ قابل پذیرائی ہے یہ صحیح ہے کہ باب ۱۴ مجموعہ مین جسمین ذکر تفتیش اطلاع وغیرہ پر ہے لفظ ملزم یا شخص ملزم چند دفعات مین (مثلاً دفعات ۱۶۷ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۳) بطور خطاب اون مجرمان خیالی کے استعمال کیا گیا ہے کہ جنکی اطلاع ہنوز کسی عہدہ دار کو سواے پولیس کے نہین ہوئی ہے اور جو باب ۵ مین "اشخاص گرفتار شدہ" نامزد کئے گئے ہین ایسے ہی الفاظ دفعات ۲۹۶ و ۲۹۷ مین

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱

۱۸۹۰ع ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام منا پولا

درباب ضمانت پر رہا کرنے اون اشخاص کے جنکو پولیس نے گرفتار کیا یا حراست مین رکہا ہو اور دفعہ ۳۴۴ مین درباب ملتوی کرنے ایسی تجویز کے جو ہنوز شروع نہین ہوئی استعمال کئے گئے ہین دفعہ ۱۶۷ مین بہی لفظ "الزام" کا استعمال کیا گیا ہے اس عبارت سے ہمارے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ یہ الفاظ ہمیشہ صرف اونہین اشخاص کے لئے نہین ہین جو پہلے سے مجسٹریٹ کے روبرو ہین یا جنکی اطلاع مجسٹریٹ کو بذریعہ رپورٹ یا چہلکون کے کی گئی ہے لیکن اگر ہم مقدمہ ہذا کی تقلید کرین تو بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ اس فقرہ اخیر دفعہ ۳۴۴ کے معنی کیا ہین ملزم کو حلف ندیا جائیگا ان فیصلجات کی بہترین توضیح یہ تجویز کرنے سے ہوسکتی ہے کہ ملزم سے مراد اوس شخص سے ہے جسپر مجسٹریٹ یا اور عدالت اختیار سماعت عمل مین لائے اور بہ لحاظ جملہ حالات ہمارے نزدیک یہ معنی محدود و نہایت مناسب فحوائے عبارت کے ہین -

نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک ہری گو ناجائز طور پر رہا کیا گیا مگر ایک گواہ مجاز حسب دفعہ ۱۱۸ ایکٹ شہادت مجریہ ہند کے تہا جیسا کہ ذیلم چیف جسٹس صاحب نے بوقت صادر کرنے تجویز اجلاس کامل بمقدمہ گنیش نارائن سا٘ٹھے (۱) کے فرمایا کہ ایک بڑی غرض مجموعہ ضابطہ فوجداری کی یہ ہے کہ انسداد اور سزا دہی جرائم کی ہو بعد کرنے غور کے مثل مقدمہ حال اور دیگر دو اپیلہائے متعلقہ پر ہمارے نزدیک یہ غرض پولیس نے اوس گروہ عادتاً چوری پیشہ کو جسکی نسبت تجویز ثبوت جرم عمل مین آئی سزا دلانے مین حاصل کی ہے ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ کس حد تک ہری شریک اس نتیجہ کا ہوا مدہ شریک جرم معلوم ہوتا ہے گو شاید وہ پشیمان ہوا اور بذریعہ ظاہر کرنے افعال دیگر سارقان کے داخل نام مخبر کے ہوا - (دیکہو نوٹ دفعہ ۱۳۳ فیلڈ صاحب کے قانون شہادت کی) حکام کو استحقاق اس مدد کے طلب کرنے کا ویسا ہی ہے کہ جیسا گورنمنٹ کو استحقاق ہے کہ جاسوسون کو بہیجے کہ جو قابل الزام نہین ہین اگر وہ ترغیب جرائم اس سے زیادہ ندین کہ مجرمان کے ساتہہ اتفاق رہے کرنیکا بہانہ کرین (تجویز میول صاحب جسٹس بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام موسیس (۲)) یہ ممکن ہے کہ ہری کا چال چلن اوسکو مستحق کسی رحم کا ازجانب سرکار کرے لیکن یہ ایک معاملہ قابل غور مجسٹریٹ اور کمشنر پولیس کے ہے -

تجویز ثبوت جرم او حکم سزا منسوخ کیا گیا

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۶ (۲) مقدمات فوجداری مولفہ کاکس صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۵۴

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس هارڈین صاحب جسٹس و شیلنگ صاحب جسٹس

۱۸۹۶ء
۲۰ فروری
صفحہ کتاب کرمنل ۲۲۹

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گووند بلوا

ایکٹ ۲ آبکاری دایکٹ بمبئی (۱۸۷۸ء) دفعہ ۴۳ ضمن (ج)۔ نہ رکھنا کم سے کم مقدار شراب کا حسب شرائط لیسنس کے حسب ایکٹ مذکور کوئی جرم نہیں ہے۔

درحالیکہ ملزم نے کہ جو لیسنسدار ٹھیکہ دار شراب تھا کم از کم مقدار شراب جو از روے شرائط لیسنس کے ضروری تھی اپنی دکان مین نہین رکھی۔

تجویز ہوئی کہ ملزم کی طرف تمسک مذکور داخل معنی دفعہ ۴۳ ضمن (ج) ایکٹ آبکاری بمبئی (۱۸۷۸ء) نہین ہوتا ہے۔

اپیل منجانب لوکل گورنمنٹ بنا راضی حکم برات صادر کردہ ایچ انورن صاحب سشن جج کاروار بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام گووند۔

ملزم ایک لیسنسدار ٹھیکہ دار شراب کا تھا اوسپر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اوسنے خلاف ورزی شرائط اپنے لیسنس کی اسطرح پر کی کہ اوسنے اپنی دکان مین کم سے کم مقدار شراب جسکا حکم کلکٹر نے دیا تھا نہین رکھی۔

مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کی نسبت حسب دفعہ ۴۳ ضمن (ج) ایکٹ بمبئی (۱۸۷۸ء) تجویز ثبوت جرم کی اور یہ حکم سزا صادر فرمایا کہ مبلغ للعہ جرمانہ ادا کرے

سشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بوجہ سند جہ ذیل منسوخ کیا۔

"مقدمہ ہذا مین یہ معلوم کرنا آسان نہین ہے کہ کس طرح پر سرکار کا جیسا کہ مقدمہ ہذا مین سب انسپکٹر آبکاری نے بیان کیا ہے ایسا نقصان روپیہ کا یا نقصان ذاتی ہوا کہ اوسکی حیثیت بطور مستغیث بمقابلہ اوسکے ایک لیسنسدار ٹھیکہ دار شراب کے جائز ہوا وسکا نقصان مسلماً ایک پیسے کا بوجہ اوس فعل کے نہین ہوا جو اوسنے کیا یا کرنے سے قاصر رہا اور منجانب عامہ خلائق کوئی شخص یہ بیان کرنیکو حاضر نہین ہوا کہ اوسکو اس سبب سے رنج پہونچا کہ کافی مقدار تاڑی کی دکان گنگاوالی واقع صدر دکا متعلقہ پر نہین ملی۔

"نوغرض اسکے کہ ہدایت کلکٹر حسب قاعدہ نمبرہ لیسنس مذکے جو بدین مضمون ہے کہ مدعاعلیہ دوگیلن تاڑی سے کم اپنی دکان پر نہ رکھیگا مطابق قانون کے ہے اور ایسی تاثیر قانون کی رکھتی ہے کہ تو اسکے خلاف ورزی ازروے دفعہ ۴ (ج) ایکٹ آبکاری قابل سزا ہوگی اور مدعاعلیہ نے ہدایت مانند بطلان پائی جسکی نسبت شہادت مسمعہ میں ناصرف چٹھی یا فہرست دکانات کاغذ نشانی (الف) دکھلی کلکٹری بلکہ بموجب سب انسپکٹر آبکاری کی ہے) تو مدعاعلیہ کو مناسب موقع واسطے ثابت کرنے اس امر کے دیا جانا چاہیے تھا کہ اوسنے کیس علم مذاکی کیا تدبیر کی اور کیا کیا امور اوسکے سد راہ تھے معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے اوسکو یہ موقع نہیں دیا۔

مدعاعلیہ کا لیسنس صرف اگست سنہ ۱۸۹۰ء سے شروع ہوتا ہے یعنی اکتوبر کو وہ نے کلکٹر کو درخواست دو دیکھو کاغذ نشانی (ب) واسطے معمولی اجازت خرید کرنے اور لانے سکے دکانات لیسنس یافتہ واقع عین متصل تعلقہ انگولا سے جو ٹھیک دوسرے کنارہ ندی پر ہے ۵ گیلن بھینی اور ۱۰ گیلن حالی کے دی لیکن ۱۰ ماہ مذکور کو اوس سے کہا گیا کہ ازروے شرائط اوسکے لیسنس کے ناہمروہ کو اسکی اجازت نہیں ہے اگر یہ ایک امر واقعہ تھا کہ جیسا اوسنے بیان کیا ہے کہ اوسوقت میں درختان واقع تعلقہ سے تاڑی نہیں نکلتی تھی تو لیسنس مذکور ایک ایسا حکم ہوگا کہ جیسا وہ تھا کہ بغیر ہوس کے اسٹیشن بکا دیے اور یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں ہر ایک تعلقہ کی ایسی حفاظت کیجاسے کہ انگولا کی پیداوار کتا میں خرچ نہو معلوم ہوتا ہے کہ مدعاعلیہ نے ۱۹ دسمبر کو اس امر کی نسبت کلکٹر کو تار دیا اور فارم جسکے ذریعہ سے روپیہ واسطے جواب کے جمع کیا گیا تھا یعنی کاغذ (ج) ساتھ بھیجا لیکن وہ اوسکے پاس سادہ واپس بھیجا گیا خود تار مذکور شہادت میں پیش نہیں کیا گیا ہے لیکن مدعاعلیہ کا بیان ہے کہ اوسنے ایک مرتبہ اور اجازت چاہی کہ سرسی شعلہ اور دیگر تعلقات سے تاڑی لاکے اور کوئی تردید اس بیان کی نہیں ہے بالآخر یعنی جب جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کا جز و گذر گیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ مدعاعلیہ نے اجازت لانے تاڑی کی برابر کاروار سے حاصل کی کہ جو اوس سے بہت دور ہے جہان سے وہ برابر لانے کی خواہش کرتا رہا یہ جملہ حالات اور یہ امر واقعہ کہ اوسنے یہ کام نباہ کیا تھا بلاشک بمقابلہ اس امر واقعہ کے قید مدعاعلیہ ہے کہ ۱۰ فروری کو گنگا والی دکان پر سب انسپکٹر نے بلاکسی مریح تکلیف عامہ خلائق کے مال موجود نہیں پایا۔

مگر میں بیشتر دو مرتبہ اور جگہہ پر اپنا یقین تحریر کر چکا ہوں کہ شرائط لیسنس عرق فروشی جنمیں یہ مندرج ہے کہ لیسنس دار کم سے کم ایک معین مقدار یا کم سے کم تیزی شراب کی موجود رکھیگا مطابق ایکٹ آبکاری کے

شمارہ ۹۵ء
ملاحظہ قیصر ہند
بنام
گووند

نہیں ہیں اور دفعات ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۳ و ۳۲ و ۳۶ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ (الف) و ۴۷ ایکٹ مذکور کا صرف یہ منشا ہے کہ مناسب سے زیادہ مال نہ رکھنے پائے اور دونوں کی حد انتہائی مقرر رہے میں یہ بھی تحریر کر چکا ہوں کہ اس ضلع میں مہتممان آبکاری نے ان شرائط سے صریحاً یہ نقصان رسان تعین مستنبط کیا ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ بلا روک مقدار کثیر شراب کی رعیت کے سامنے برابر سال بھر تک موجود رہے اور میں بتلا چکا ہوں کہ اگر میں نے ایکٹ کی تعبیر صحیح کی ہے تو نتیجہ مختتم ایسے استغاثہ جات کا جیسے کہ یہ ہیں یہ ہے کہ گورنمنٹ کو بلا فائدہ کسی غرض عام خلائق کے روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے اور چھوٹے عہدہ داران آبکاری اختیار حاصل کر کے لیسنسداران کو بلا ضرورت تکلیف پہونچاتے ہیں۔

ان وجوہ سے میں نسبت ہر دو امور تنقیح طلب کے تجویز بحق مدعا علیہ کرتا ہوں اور منسوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے حکم دیتا ہوں کہ جرمانہ اگر ادا ہو گیا ہو واپس دیا جائے۔"

بنا راضی اس حکم بریت کے لوکل گورنمنٹ نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔

رائے صاحب واسدیو جے کیرتیکر وکیل سرکار منجانب سرکار۔ ملزم مرتکب خلاف ورزی اپنے لیسنس کا بذریعہ اپنے دکان میں کم مقدار عرق نشئی موجود رکھنے کے ہوا اوسکا فعل داخل دفعہ ۴۳ ضمن (ج) ایکٹ آبکاری کے ہوا مقدمہ قیصر ہند بنام پنڈرو (۱) کا حوالہ دیا گیا سشن جج کی تحریرات نسبت مصلحت آبکاری گورنمنٹ کے صریحاً ناقابل پذیرائی ہیں چونکہ گورنمنٹ تنہا بنانے والی اور بیچنے والی عرق نشئی کی ہے لہذا اوسنے قواعد واسطے بمقدار مناسب موجود رکھنے عرق نشئی کے بنائے ہیں کہ جو شرائط لیسنس میں درج کر دئے گئے ہیں خلاف ورزی ان قواعد کی ایک جرم حسب ایکٹ مذکور ہے۔

نارائن جی چندا ورکر منجانب ملزم۔ ملزم کا نہ موجود رکھنا مقررہ مقدار عرق نشئی کا اپنی دکان میں ایک فعل بخلاف ورزی کسی شرط لیسنس کے "حسب مراد دفعہ ۴۳ ضمن (ج) ایکٹ آبکاری کے نہیں ہے۔ قیصر ہند بنام نانا (۲) دفعہ مذکور صرف افعال سے اور نہ ترک افعال سے متعلق ہے۔

تجویز عدالت دیار دین صاحب جسٹس ہیلنگ صاحب جسٹس حسب ذیل ہے۔

از عدالت ہمارے نزدیک سمجھا و نیز مجسٹریٹ مجوز کی نسبت واقعات کے صحیح ہیں اور ہم تحریرات سشن جج متعلقہ مصلحت ایکٹ آبکاری سے اتفاق نہیں کرتے ہیں لیکن ہم اپیل کو ایک اور وجہ پر سوائے اوسکے جسکی دلیل ہمارے روبرو کی گئی ہے ڈسمس کرتے ہیں ملزم کا ترک ہماری رائے میں داخل مراد دفعہ ۴۳ (ج) نہیں ہوتا ہے ہم مقدمہ قیصر ہند بنام نانا کی تقلید میں تجویز کرنے میں گریز کرتے ہیں کہ الفاظ "ارتکاب کسی

فعل کا کرتا ہے متعلق نہین ہین ہمنے مقدمہ قیصر ہند بنام بیدرز و پر غور کیا اور برڈ اوڈ صاحب جسٹس سے جو دونون مقدمات مین اجلاس فرما ہوئے تھے مشورہ کیا اور حاکم موصوف نے ہمکو مطلع کیا کہ تجویز آخر الذکر کا یہ منشا نہ تہا کہ تجویز اول الذکر منسوخ کیجاے ہم اس اپیل کو ڈسمس کرتے ہین۔

۱۸۹۲ء — نظائر قیصر ہند بنام گوبند

اپیل ڈسمس ہوا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس جارڈین صاحب جسٹس و ٹیلنگ صاحب جسٹس

بمعاملہ سری نانا مہراج*

۱۸۹۲ء ۱۰- فروری — صفحہ انڈین لاء رپورٹ ۲۷۹

دستور مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۹۵- اجازت - اجازت استغاثہ فوجداری بابت دروغ حلفی وجعلسازی کہ جنکا ارتکاب ایک نالش دیوانی مین کیا گیا - التواے کارروائیات فوجداری تا تصفیہ اپیل

قاعدہ یہ ہے کہ کارروائیات فوجداری بابت دروغ حلفی یا جعلسازی کے جو ایک مقدمہ دیوانی سے پیدا ہوئی ہون دوران مقدمہ مذکور مین جاری نہین رہنی چاہئین

یہ ایک درخواست واسطے التواے کارروائیات فوجداری بابت جرائم دروغ حلفی وجعلسازی کے تا تصفیہ اپیل نالش دیوانی کے ہے۔

واقعات اس مقدمہ کے حسب ذیل ہین۔

ایک شخص بابا مہاراج نے عدالت جج ماتحت درجہ اول مقام پونا مین نالش واسطے استقرار کے دائر کی کہ وہ پسر متبنی نانا مہاراج متوفی کا تہا اور اسوجہ سے مستحق پانے ترکہ متوفی کا تہا نانا مہاراج مدعا علیہ نے وقوع تبنیت سے انکار کیا اور اوسکے جواز پر بہی اعتراض کیا۔ بتائید اپنے بیان کے مدعا علیہ نے متعدد دستاویزات پیش کین جنکی نسبت جج ماتحت نے یہ تجویز کی کہ وہ واسطے اغراض نالش مذکور کے مصنوعی بنائی گئی تہین۔

جج ماتحت نے ڈگری بحق مدعی صادر کی اور اجازت نالش فوجداری کی نسبت مدعا علیہ اور بعض اوسکے گواہان کے باب دروغ حلفی او جعلسازی کے عطا کی۔

انتخاب تجویز حاکم موصوف مشمولہ ذیل ہین وجوہ عطاے اجازت نالش فوجداری کی مندرج ہین

* مقدمہ نگرانی صیغہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۲ء

۱۸۹۲ء
جمالہ
سری ننا مہراج

شہادت مقدمہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ و راوسکے گواہان ماواجی باپوجی وشیورام وگوپال نایک وہ اشخاص ہین جنکو خطوط متنازعہ کے مصنوعی بنانے سے تعلق ہے اور اونپر نالش فوجداری کیئے جانے کی اجازت دیئے جانے کے لئے وجوہ زیادہ تر قوی بہ نسبت بادی النظر ہی کے ہین محض یہ امر کہ مسٹر پانڈورنگ نے کسی قسم کے خطوط جنوری ۱۸۸۹ء مین دیکھے تھے بمقابلہ شہادت صریحی اون گواہان کے کافی نہین ہے جنکا اظہار بذریعہ کمیشن جج ضلع بیلگام کے روبرو ہوا تھا خصوصاً جبکہ ۱۲۰ قطعہ کاغذات جعلی مین ٹھیک ٹھیک نقول اکثر خطوط متنازعہ کی سلسلہ وار داخل ہین اور وہ ظاہرا ایک ہی ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہین مدعا علیہ نے ایک فہرست اسما اس غرض سے پیش کی ہے کہ گواہان جنکا اظہار بیلگام مین ہوا تھا جھوٹے پائے جاوین لیکن مین بطور ایک جج فوجداری کے اجلاس نہین کر رہا ہون کہ یہ تحقیق کرون کہ آیا تجویز ثبوت جرم ہونی چاہیئے یا نہین اس امر کے لئے کہ اس معاملہ کی تحقیقات واقعی بعدالت فوجداری مین کیجاوے وجوہ موجود ہین اور نہایت معقول وجوہ ہین چنانچہ مین یہ اجازت دیتا ہون کہ مدعا علیہ ماواجی باپوجی اور شیورام وگوپال نایک پر نالش فوجداری بابت جعلسازی و دروغ حلفی کے کیجاوے مین اوپر یہ تحریر کر چکا ہون کہ لکشمن سیپینے نے شہادت کاذبہ جان بوجھ کر دی ہے لہذا مین اوسپر دروغ حلفی کی نالش ہونے کی اجازت دیتا ہون.

مدعا علیہ نے ناراضی ڈگری جج ماتحت کے ہائی کورٹ مین اپیل کیا اور یہ درخواست کی کہ کارروائی فوجداری بمقابلہ اوسکے تا تصفیہ اپیل ملتوی رکھی جاوے۔

ایک حکم نانی سائی جاری کیا گیا جسکی رو سے رسپانڈنٹ سے وجہ اس امر کی دریافت کی گئی کہ تا تصفیہ اپیل نالش دیوانی استغاثہ فوجداری ملتوی کیون نہ کیا جاوے۔

برنیسن (بمعیت گنپت سداشیو راؤ) منجانب سائل۔

مہادیو چمناجی آپٹے منجانب فریق ثانی۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ اگرچہ جج ماتحت نے لفظ "اجازت" کا استعمال کیا ہے مگر یہ نہین پایا جاتا کہ کسی شخص نے حاکم موصوف سے درخواست واسطے اجازت کارروائی فوجداری کے کی تھی اور دفعہ ۱۹۵ خواہ کسی اور دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا جج ماتحت نے حوالہ نہین دیا ہے ہم اونکی تجویز کے یہ معنی سمجھتے ہین کہ اونکی رائے مین وجوہ واسطے تحقیقات ان جرائم

۱۸۹۲ء
بمعاملہ
سرنی ناما ہراج

کے جنکی نسبت اونہون نے بحث کی موجود نہین اور منشا اونکا یہ پایا جاتا ہے کہ حسب دفعہ ۴۷۶
کارروائی کیجاوے مگر یہ کسی طرح پر نہین ظاہر ہوتا کہ جج ماتحت نے تعمیل اوس امر کی جو حسب دفعہ ۴۷۶
ضروری تہا کی ہے نہ یہ کہ اونکی مراد حسب دفعہ ۴۷۶ کارروائی کرنے کی ہے لیکن بظاہر مقصود نالش
فوجداری کا اون اشخاص پر ہے جنکا نام جج ماتحت نے تحریر کیا ہے مگر کوئی تدبیر بوقت کسی
تحقیقات یا تجویز کے اونکے حاضر کئے جانے کی نہین کی۔

اب یہ واضح ہوتا ہے کہ مقدمہ دیوانی جسمین کارروائی مذکور جج ماتحت کی پیدا ہوئی ہنوز
ختم نہین ہوا ہے اپیل اوس مقدمہ مین یہان دائر ہے عدالت نے بتقلید مقدمات ملکہ معظمہ
بنام اینگھم (۱) و بادشاہ بنام الشبرن و بادشاہ بنام ہمنس (۲) بارہا اس اصول پر عمل
کیا ہے کہ دوران مقدمہ دیوانی مین کارروائیات فوجداری جاری نہین رہنی چاہئین انمین
سے مقدمہ اول مین حکام نے بابت دروغ حلفی کے حال سننے سے اس بنا پر کہ ہنوز مقدمہ
دائر تہا انکار کیا تہا اور عدالت کوئنس بینچ نے حکام مذکور کو اس امر پر مجبور کرنے سے انکار
کیا مسٹر جسٹس امل صاحب نے یہ فرمایا "اصل غرض اس امر کی کہ روبرو جسٹسان کے ایسا
اظہار دیا جاوے یہ ہے کہ فریق ملزم سے شرائط کرلی جاوین کہ یہ امر یقینی ہوجاوے کہ
وہ واسطے تجویز فوجداری کے حاضر آئیگا لیکن ممکن ہے کہ مجسٹریٹون کو جب درخواست
کیجاوے تو اونکے نزدیک کوئی خطرہ اس امر کا نہ پایا جاوے کہ وہ اوسوقت موجود نہوگا
اور اونکی یہ رائے ہو کہ حال سننے سے جسٹس کی رائے تبدیل ہوجائیگی۔

ہماری دانست مین نسبت کارروائی مزید جج ماتحت حسب دفعہ ۴۷۶ اور نسبت کارروائی
مجسٹریٹ کے کہ جسکے یہان ملزم کو جج ماتحت بھیجے ان اصول پر عمل ہونا چاہئے یہ امر کہ ملزم
موجود ہوگا یا نہین ایک ایسی بحث ہے کہ جسکی تجویز عدالت ہذا نہین کرسکتی ہماری دانست
مین یہ کافی ہوگا کہ جج ماتحت کو ان تحریرات کی اطلاع دیجاوے اور ہم کوئی ایسا حکم صادر
نہ کرینگے کہ جس سے اختیار تمیزی مین دست اندازی ہو۔

(۱) رپورٹ کوئنس بینچ جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۶۔
(۲) رپورٹ کارنگٹن و پین صاحبان جلد ۷ صفحہ ۵۰۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جارڈین صاحب جسٹس ڈیلنگ صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۲ء ۴ صفحہ ۲۳۷

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تپیا

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۳۷۲ - ایک نابالغہ کو مندر کی خدمات کے لئے دیدینا ساتھ اس علم کے کہ احتمال ہے کہ وہ اغراض خلاف تہذیب کے لئے کام میں لائی جائیگی۔

ملزم نے اپنی دختر نابالغہ کو جسکی عمر پانچ یا چھ سال کی تھی ایک مندر میں ناچنے کا کام کرنے کے لئے دیدیا شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ ناچنے والی لڑکیاں جو مندر کے متعلق ہوتی ہیں ہمیشہ بدوضع رہا کرتی ہیں

تجویز ہوئی کہ یہ واقعات جرم دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے قائم کرنے کے لئے کافی ہیں

اپیل منجانب لوکل گورنمنٹ بنا راضی حکم براءت مصدرہ راؤ کرشن راؤ پی جوشی مجسٹریٹ درجہ اول کنارہ بمقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام تپیا وغیرہ۔

تپیا ملزم اور دو دیگر اشخاص پر حسب دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند یہ الزام لگایا گیا کہ اونہوں نے ایک لڑکی نابالغ کو ایک مندر کی خدمات کے لئے یہ جانکر کہ اوسکے بالغ ہونے پر واسطے پیشہ کسب کے کام میں لائے جانیکا احتمال ہے دیدیا۔

مجسٹریٹ نے جسنے مقدمہ کی تجویز کی ملزمان کو بوجہ مندرجہ ذیل بری کیا۔

"منجملہ مستغیثہ جو سلماً دشمن ملزمان کی ہے یہ بیان کرتی ہے کہ قریب ۶ سال کے ہوا کہ اوسنے سنجی نابالغہ دختر ملزم نمبر ۱ کو جو اوسوقت بعمر ۳ یا ۴ سال تھی مندر مہو کیشور مقام ہنواسی میں تہیروں میں گھونگھرو باندہے ہوئے دیکھا تہا اور یہی ملزمہ آرتی اوتار رہی تھی اور آئینا ملزم دہولک بجا رہا تہا مستغیثہ بوقت کئے جانے اوس رسم کے کہ جسکے ذریعہ سے لڑکی رہی گئی موجود نہ تہی ہر لڑکی جو گھونگھرو ناچنے کی پہنتی ہے ہمیشہ بطور کسبی کے رہتی ہے گھونگھرو کا باندہنا مندر کی مورت کے ساتھ شادی ہونے کے برابر ہے سنجی ہنوز سن بلوغ کو نہیں پہونچی بعد بلوغ کے لڑکی کو انگیا پہنائی جاتی ہے اور ہنگل سوتر ذاتی اوسکے گلے میں باندہا جاتا ہے اور اس سے رسم سیج کی تکمیل ہوجاتی ہے۔

تمکنند گواہ کہتا ہے کہ اوسنے سنجی کو ہنواسی کی گلیوں میں ناچتے ہوئے دیکھا ہے

۱۸۹۴ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ٹپا

اور مندر کے لوگون کی جماعت اوسکے ساتھ تھی گنپتی بھٹ بیان کرتا ہے کہ منجی مندر مین ناچتی
ہے وہ یہ نہین جانتا کہ منجی کی نسبت رسم سیج ہوئی ہے یا نہین اور جنکی نسبت رسم مذکور ہوئی ہو وہ از روے
قواعد قوم کے شادی کرنے سے ممنوع ہین یا نہین دیو بھٹ کہتا ہے کہ چھہ یا سات سال ہوئے کہ
ایک روز جب وہ مندر مہوگیشور مین تہا تو اوسنے وہان منجی اور ٹپا کو دیکھا تھا اور ٹپا نے
اوس سے کہا کہ مین نے اپنی لڑکی کا نام مندر کی ملازمت مین لکھوا دیا ہے باشا گواہ بیان
کرتا ہے کہ وہ یہ نہین جانتا کہ منجی کی رسم سیج ہوئی ہے یا نہین لیکن اوسنے اوسکو مندر مین ناچتے ہوئے
دیکھا ہے رام بھٹ یہ نہین جانتا کہ رسم سیج کیا ہے مگر اوسنے منجی کو مندر مین ناچتے ہوئے دیکھا
ہے رام دکشت کا یہ اظہار ہے کہ اوسنے منجی کو ناچتے ہوئے دیکھا ہے بھوانی شنکر کا یہ اظہار ہے کہ
اوسنے ٹپا اور یلم بھٹ کو جو مرگیا منجی کی رسم سیج مین شریک ہوتے دیکھا تھا درگی بیان کرتی ہے کہ
اوسنے منجی کی رسم سیج کو نہین دیکھا لیکن منجی کو آرتی کرتے ہوئے اور ٹپی کو اوسکے پاس کھڑے
ہوئے اور اپنا کو ڈھولک بجاتے ہوئے اور ٹپا ملزم کو مندر مین اوسوقت موجود دیکھا اور بعد سیج
کے شادی ممنوع ہے اور نظیرہ کی قوم دکا ہمائین لڑکی بلا رسم سیج کے مندر مین خدمت کرسکتی ہے
اننت بھٹ کا یہ اظہار ہے کہ اوسنے منجی کو پائجامہ پہنے ہوئے دیکھا اور چاول اور ناریل کیلے
کے پتہ پر رکھے ہوئے دیکھے اور کچھ اوسنے نہین دیکھا نامبردہ نے اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ
سیج سے آیندہ شادی ممنوع ہوجاتی ہے کرشنا یا بیان کرتا ہے کہ اوسنے چاول و ناریل مندر
مین کیلے کے پتے پر اور ہرسہ ملزمان اور منجی کو مخض کھڑے ہوئے دیکھا اور کچھ اوسنے نہین دیکھا
نامبردہ کی رائے ہے جن اشخاص کی رسم سیج ہوگئی ہو وہ ضرور بدوضع رہینگے کیونکہ اونکو شادی
کی اجازت نہین دیجاسکتی آنایا بھٹ جو یہ بیان کرتا ہے کہ اوسنے تین یا چار دفعہ رسم سیج
کو ہوتے ہوئے دیکھا ہے منجی کی رسم ابتدائی کا حال حسب ذیل بیان کرتا ہے

"قریب دس بجے صبح کے ٹپا منجی کو مندر مین لایا یلم بھٹ نے اوسوقت گنپتی کی مورت
کی پوجا کی ایک کیلے کے پتے مین ٹپا نے چاول اور ناریل اور ایک ساڑھی اور ایک
پائجامہ اور گھونگھرو رکھے منجی بعد اوسکے۔ چاول کے حلقہ مین بٹھائی گئی پھر منجی کی پیشانی
مین گندہ لگایا گیا پھر اوسکو پائجامہ پہنایا گیا پھر وہ ناچی اور گایا بعد ازان منجی کو کھانا
ٹپی نے ساڑھی پہنائی منجی اور ٹپی نے مورت کو آرتی اوتاری بعد اسکے یہ سب لوگ اوس
آرتی کو لیکر مندر کے چارون طرف پھرے مین نے صرف اسیقدر دیکھا۔

۱۸۹۲ء
ملاحظہ فیصلہ مقدمہ
بنام
ٹپا

یہ گواہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ لڑکی جسکی رسم سیج ہوئی ہو اکثر کسبی ہو جاتی ہے بہت جوشی نے بہی جات حساب مندر کی پیش کی ہین رو کر بہی ۱۲۹۳ سنہ ف مین بتاریخ ۱۴- دسمبر ایک رقم ۸ ر کی بابت نذر کے جو ٹپا سے بابت اوسکے کہ اوسنے اپنی لڑکی کا نام مندر کی ملازمت مین بطور طوایف کے بعد کرنے رسم کشا کے لکھوایا وصول ہوئی جمع ہے بہی جات ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ سنہ ف مین ایسی رقوم مندرج ہین جو منجی کو بابت کام طوایف کے ادا کی گئین -

یہی کل شہادت منجانب مدعی پیش کی گئی ہے بلا لحاظ کرنے اوپر اون اختلافات کے جو گواہان کے بیانات مین پائے جاتے ہین مجھکو کوئی امر اونکی شہادت مین یہ ثبوت ایسا نہین معلوم ہوتا کہ ٹپی و آنیا ملزمان جو کچھ کہ رسم منجی کی نسبت عمل مین آئی اوسمین فی الواقع شریک ہوئے یہ بیان بہی نہین کیا گیا کہ اونہون نے کسی طرح ٹپا کو مدد دی آنیا کے خلاف دراصل کوئی امر نہین ہے ٹپی کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ مندر مین وہ موجود تہی اور اوسنے آرتی اوتاری یہ واقعات دا اگر صحیح ہون) ٹپی پر ٹپا کی اعانت کرنے کا جرم قائم کرنے کے لئے کافی نہین تصور کئے جا سکتے پس مین نے ٹپی اور آنیا کو تاریخ ۱۴ - ماہ گذشتہ حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری رہا کیا -

نسبت ٹپا کے شہادت انایا بہٹ مع رقوم مندرجہ بہی جات مندر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوسنے کسی قسم کی رسم نسبت منجی کے کرائی اور اوسوقت سے برابر منجی بطور ایک طوایف کے مندر کی ملازمت مین ہے شہادت اس امر کی موجود ہے کہ طوایف ہمیشہ بدوضع رہتی ہین یہ سب امور کافی واسطے اسکے ہین کہ ٹپا سے جواب لیا جاوے -

اپنے بیان مین ٹپا نے اس امر سے انکار کیا کہ اوسنے کوئی رسم نسبت منجی کے کرائی ہو لیکن یہ تسلیم کیا کہ وہ کبھی کبھی ناچتی ہے اور اوسکو اجرت مندر کے روپیہ سے دیجاتی ہے -

اب مین مدعا علیہ کی شہادت پر غور کرتا ہون دیب بہٹ و مدلنگ بہٹ بیان کرتے ہین کہ منجی کی نسبت کوئی رسم عمل مین نہین آئی اور قبل ناچنے کا کام شروع کرنے کے کسی رسم کا ہونا ضروری نہین ہے اور رتولکی اور رجانی اور بیری جو بیان ہین بلا اسکے کہ کوئی رسم اونکی بابت ہوئی ہو مندر مین ناچتی ہین گواہ اوسو گوراپا اور ٹپی بیان کرتے ہین کہ رسم ہونے بہا بلا ہوئے کسی رسم کے بہی لڑکی ناچ سکتی ہے اور اگر رسم ہو تو وہ یہ ہے کہ ناریل مندر مین چڑہائے جاتے ہین اور لڑکی کے پیرون مین گہونگہرو باندہے جاتے ہین اس سے شادی ممنوع نہین ہوتی لیکن اگر

سنہ ۱۸۹۱ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
چیتا ۔

بعد بالغ ہونے کے انگلیا پہنائی جائے اور تالی گلے مین باندہی جائے تو یہ سمجہا جاتا ہے کہ لڑکی کی شادی مورت مذکور کے ساتہہ ہوگئی اور صرف اوسی صورت مین انسان کے ساتہہ شادی ازروے قواعد مذہبی کے ممنوع ہوجاتی ہے اور ایک شخص حسینی اور اودی کی دو لڑکیون کا نام (جواب مرگئی ہین) شہادۃً بیان اس امر کے لیا گیا ہے کہ قبل سن بلوغ کے اونکی نسبت کچہ رسوم معمولی عمل مین آئی تہین لیکن بعد بالغ ہونے کے اونہون نے شادی کرلی مدعا علیہ نے بغرض ثابت کرنے اس بات کے کہ ایسا اس ضلع مین اکثر ہوتا ہے ایک نقل تجویز مسٹر ٹاڈ مجسٹریٹ درجہ اول مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۵ء مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام کنی وینکس ویگر پیش کی ہے اوسمین مسٹر ٹاڈ نے یہ لکہا ہے کہ اوس قوم کی کل عورتون کی شہادت سے یہ صاف ثابت ہے کہ کنارہ کی طایفون مین جنمین سے یہ عورت لاچاہے چہوٹی عمر کی لڑکیون کی نسبت رسم سیج ہونے کا دستور نہین ہے اگر یہ رسم ہوتی بہی ہے تو بعد اسکے کہ لڑکی بالغ ہوجاوے کیجاتی ہے مسٹر ٹاڈ نے جو دستور تجویز کیا ہے وہ مطابق شہادت گواہان مدعا علیہ کے ہے مدعی کی درخواست پر ہمنے انیا اور اوسکی زوجہ اودی کو اس معاملہ کے صاف کرنے کے لئے طلب کیا کہ آیا اودی کی نسبت کوئی رسم کی گئی تہی یا نہین اور وہ مندر مین ناچتی تہی یا نہین اور بعد بالغ ہونے کے اوسکی شادی جائز طور پر انیا کے ساتہہ ہوئی یا نہین اودی نے باقرار صالح یہ بیان کیا کہ اوسکی طفولیت مین کچہ رسم ہوئی تہی اور وہ مندر مین ناچا کرتی تہی جب وہ بڑی ہوگئی تب اوسنے ناچنا چہوڑ دیا اور شادی اوسکی انیا کے ساتہہ ہوگئی انیا کی شہادت بہی اسی مضمون کی ہے ۔

مقدمہ سرکار بنام جیلی (۱) مین جس رسم سیج کا ذکر ہے وہ اوس رسم سے مختلف ہے جو اضلاع ملک کنارہ مین کیجاتی ہے لیکن یہ امر ضروری دونون مین پایا جاتا ہے کہ کوئی چیز مثل منگل سوتر (تالی) یا ہار کے لڑکی کے گلے مین یا اوس مورت کو کہ جسکے ساتہہ اوسکی شادی ہونا تصور کیا جاتا ہے پہنانی چاہیئے کرناٹک مین تالی (دہو) کا باندہنا رسم سیج مین ضروری ہے دیکہو مقدمہ سرکار بنام ارن جلیم (۲) مسماۃ مدعی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ منجی ہنوز بالغ نہین ہوئی ہے اور چونکہ تالی نہین باندہی گئی لہذا رسم سیج کا اوسکی نسبت ہوجانا نہین کہا جاسکتا چونکہ طوایفون مین شادی ہوسکتی ہے لہذا منجی جسوقت چاہے اپنی شادی کرسکتی ہے اگر بالغ ہونے پر رسم تالی کی اوسکی نسبت نہ کیجاوے تو شہادت گواہان مدعی یعنی شہادت انیا و اودی سے جو مسماۃ مدعی اللیہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۔ مقدمات فوجداری ۳۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۴

۱۸۹۲ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ٹیپا

کیے گئے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ قبل بلوغ کے مندر مین ناچنا بالغ شادی کا نسبت کسبی لڑکی قوم طوائف کے نہین ہے۔

بعد غور کرنے اوپر جملہ حالات مقدمہ کے میری یہ راے قائم ہوئی کہ رسم سیج نسبت منجی کے عمل مین نہین آئی اور ٹیپا نے جو اوسکو مندر مین ناچنے دیا تو وہ اس سے مرتکب ایسے جرم کا نہین ہوا جو حسب دفعہ ۲،۳ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہو پس مین یہ ہدایت کرتا ہون کہ ٹیپا ملزم بری کیا جاوے۔ دفعہ ۸ د ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

بنا راضی اس حکم براءت کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا۔

نارا ین گنیش چنداورکر بجانب مستغیث۔

راؤ صاحب واسدیو جے کرتیکر وکیل سرکار بجانب سرکار منجی نابالغہ کا نام مندر کی ملازمت مین بطور طوائف کے باضابطہ لکھا یا گیا رسم کاشی اوسکی نسبت عمل مین آئی ملزم اس رسم مین خاص کر شریک ہوا وہ اس سے بخوبی واقف تہا کہ طوائف اکثر کسبی ہو جاتی ہین یہ سچ ہے کہ بالغ ہونے پر وہ کبھی کبھی شادی کر لیتی ہین اور بد وضع نہین رہتی ہین لیکن ایسی صورتین عام دستور کی مستثنیات مین ہین پس قوم طوائف کے طریقہ پر نظر کرنے سے یہ قیاس کرنا لازم ہے کہ ملزم جب نابالغہ کو مندر کی ملازمت مین دیا تب وہ یہ جانتا تہا کہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے وسکے کام مین لائے جانیکا احتمال ہے پس فعل اوسکا دفعہ ۲،۳ مجموعہ تعزیرات مین داخل ہوتا ہے۔

شام راؤ وٹھل بجانب ملزم۔ مندر کی ملازمت مین محض نام نابالغہ کا لکھا جانا ایک جرم حسب دفعہ ۲،۳ مجموعہ تعزیرات نہین ہو سکتا اور نہ یہ امر کہ دیگر طوائف جنکا اسیطرح پر نام لکھا گیا ہے بد وضع رہتی ہین اس بحث پر موثر ہے شہادت مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک کہ رسم سیج عمل مین نہ آوے تب تک طوائف کو شادی کر لینے کا اختیار حاصل رہتا اور وہ رسم جب تک کہ لڑکی بالغ نہو جاوے عمل مین نہین آتی اوسوقت تک کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ طوائف آیندہ بد وضع ہوگی یا نہین اوسوقت تک یہ کہا جا سکتا ہے کہ اوسکو موقع احتراز کا حاصل ہے اگر وہ شادی کرلے تو محض اس فعل سے کہ نام اوسکا بطور ملازم مندر کے لکھا گیا ارتکاب کسی جرم کا نہین ہوا پس مین حجت کرتا ہون کہ جب تک کہ رسم سیج عمل مین نہ آوے تب تک کوئی قیاس نیت مجرمانہ کا یا علم مجرمانہ کا نہین کیا جا سکتا کہ جو واسطے قائم ہونے جرم حسب دفعہ ۲،۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ضروری ہے وکیل مذکور نے مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام راما (۱) و مقدمہ خوب چند بنام بیرام (۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱۲ صفحہ [illegible]

۱۸۹۲ء ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ٹپا

کا حوالہ دیا۔

راؤ صاحب واسدیو بجے کرتیکر کا جواب۔ رسم سیج کا عمل مین آنا غیر اہم ہے اگر یہ ثابت ہو کہ ملزم یہ جانتا تہا کہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے نابالغہ کے کام مین لائے جانے کا احتمال ہے تو شرائط دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات کا ایفا ہو جاتا ہے سری نواس بنام انا سامی (۱)

جارڈین صاحب جسٹس ۔مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ ٹپا ملزم نے کچہ رسم نسبت اپنی لڑکی منجی کے بنواسی کے مندر مین کرائی اور اوسوقت سے وہ برابر مندر کی ملازمت مین بطور طوائف کے ہے مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے کہ شہادت اسبات کی موجود ہے کہ طوائف ہمیشہ بدچلن رہتی ہین اور اس امر سے کہ ایسا ہوتا ہے کہ مسٹر شام راؤ کو جو منجانب ملزم حاضر ہوئے ہین انکار نہین ہے ہماری رائے مین شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے اہلکاران مندر سے یہ درخواست کی کہ منجی کا نام جو اوسوقت بعمر ۵ یا ۶ سال تہی بطور طوائف کے لکہہ لیا جاوے چنانچہ اوسکا نام لکہہ دیا گیا اور ٹپا کی مان کی جگہہ پر وہ قائم ہوئی اور منجی کی نسبت ایک رسم جسکو گوا بان رسم کاشی کہتے ہین عمل مین آئی جسمین چاول اور کیلے استعمال کئے گئے اور منجی کو پاپکا پہنایا گیا اور اوس رسم کے ختم ہونے پر منجی ناچی اور گایا اور مورت کی آرتی اوتاری اس رسم مین ملزم خاص کر شریک ہوا اور لڑکی کے ساتہہ موجود رہا اوسوقت سے لڑکی برابر مندر کی طوائف ہے اور بہی جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناچنے کی بابت کبہی کبہی اوسکو اجرت ملی ہے شہادت وافی اس امر کی ہے کہ طوائف اکثر کسبی ہو جاتی ہین گو بیشک یہ ممکن ہے کہ بعض اونمین سے قبل یا بعد کسبی ہو جانے کے شادی کر لین واقعات مذکورہ بالا سے ہماری رائے مین مقدمہ ہذا نظیر مقدمہ سرکار بنام چیلی بہادن (۲) مین داخل ہوتا ہے اور واقعات مذکورہ مقدمہ حال سری نواس بنام انا سامی (۱) کے واقعات سے بہت مشابہ ہین ہم یہ تجویز کرتے ہین کہ ملزم نے لڑکی نابالغ کو یہ جانکر کہ اوسکے پیشہ کے لئے مصروف کئے جانے کا احتمال ہے"۔ اپنے قبضہ سے علیحدہ کیا پس وہ حسب الفاظ و منشاے دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کرشنا راؤ ڈپی جوشی نے ملزم کو اس خیال سے بری کیا ہے کہ جو رسم عمل مین آئی اوسکی رو سے قطعاً ودیعتاً واسطے کسب کے لازم نہین آتا اور لوگون کی رائے مین رسم مذکور بالع شادی کی نہین ہے جیسی کہ ایک اور رسم ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶ مقدمات فوجداری

۱۸۹۶ء
علاّمہ سنطر قیصر ہند
بنام
ٹھپا

جو بعد ہو جاتے بلوغ کے عمل مین آتی ہے یہ رسم آخر الذکر رسم کاشی سے مختلف ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین تالی گلے مین باندہی جاتی ہے ہماری دانست مین یہ تجویز کرنا ایک غلطی تہی کہ اس امر کے ممکن ہونے سے کہ بنجی شادی کر سکتی ہے واقعات مذکور الفاظ دفعہ مذکور سے جو کسیقدر وسیع ہین خارج ہو جاوین کہ جس دفعہ کی نسبت متوسامی ایار صاحب جسٹس نے بمقدمہ ونکو بنام مہالنگا (۱) یہ ظاہر کیا ہے کہ مقصود اوسکا یہ ہے کہ نابالغون کی عفت محفوظ رہے اور دیگر اشخاص اونکو اسطور پر علیحدہ نکرین کہ وہ پیشہ کسب کا اختیار کر لین مدراس کے اس سب سے حال کے مقدمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوس مقدمہ مین حکام ذی علم کی یہ رائے تہی کہ مدعی کو کسی خاص رسم کا ثابت کرنا لازم نہین ہے اب اس اپیل مین جو بجانب گورنمنٹ بمبئی دائر ہوا ہے ہم حکم برارت کو منسوخ کرتے ہین اور ٹہپا ملزم پر وہ جرم جو بموجب دفعہ ۳۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہے ثابت تجویز کرتے ہین وکیل سرکار ذی علم نے سخت سزا ہونے کے لئے اصرار نہین کیا ہے اور اس خیال سے کہ قانون کا منشا بخوبی سمجھا جاتا نہین پایا جاتا اور مقدمہ بہت عرصہ تک دائر رہا اور ارتکاب جرم کو کئی سال ہوئے ہم یہ تصور کرتے ہین کہ تہوڑی سزا کافی ہوگی ہم ملزم کی نسبت ایک ماہ کی قید سخت کا حکم صادر کرتے ہین

حکم برارت منسوخ ہوا -

---

(۱) انڈین لار پورٹ سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۴

استصواب فوجداری

بہ اجلاس برڈووڈ صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

سنہ ۱۸۹۰ء
۱۸ - دسمبر
صفحہ انڈین لا رپورٹ
۱۵۹

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام محمد ریاض الدین وغیرہ*

کارونر کا ایکٹ (نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۱ء) دفعہ ۲۵ - سپردگی بعدالت ہائی کورٹ منجانب کارونر -

اختیار پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا نسبت تحقیقات ایسے مقدمہ کے جسکو کارونر نے سپرد کیا ہو -

پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ تحقیقات ابتدائی نسبت مقدمہ ایسے ملزم کے کرے جسکو کارونر نے حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۱ء سپرد ہائی کورٹ کیا ہو -

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء) ڈبلو آر ہملٹن صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ دوم نے کیا تھا -

ملزمان کو کارونر نے حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۱ء بہ الزام قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہیں پہونچتا سپرد ہائی کورٹ کیا تھا -

بعد ازان پولیس نے ملزمان کو روبرو پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے بغرض تحقیقات ابتدائی نسبت الزام مذکور کے پیش کیا -

مجسٹریٹ موصوف کی یہ رائے ہوئی کہ اونکو کوئی اختیار تحقیقات کا نسبت اون مقدمات کے نہیں ہے جنکو کارونر نے سپرد کیا ہو - مجسٹریٹ نے اپنے وجوہ حسب ذیل بیان کئے تھے -

. . . .

۲ - یہ ظاہر ہے کہ جب کسی مقدمہ کو کارونر نے سپرد کیا ہو تو ممکن ہے کہ احکام متخالف صادر ہوں - مجسٹریٹ رلے کارونر سے مختلف رائے قائم کرے بہر صورت نہ صرف ممکن الوقوع ہے بلکہ ایک مرتبہ سے زیادہ واقع ہو چکی ہے جس مقدمہ کا حوالہ مین نے پیراگراف پنجم مین دیا ہے وہ ایک مقدمہ متعلق ہے - گورنمنٹ پراسیکوٹر یہ چاہتے مین کہ مین ملزم کو بعد اسکے کہ وہ سپرد ہو چکا تھا رہا کرون اور جبکہ اس امر مین اتفاق تھا کہ ملزم سپرد ہونا چاہیئے تھا لیکن اگر مین ملزم کو رہا کر دیتا تو مین ایک قسم کا اختیار سماعت اپیل یا نظرثانی نسبت کارروائیات کارونر کے استعمال کرتا جو مجھکو عطا نہیں ہوا ہے -

۷ - ایکٹ کارونر ایک ایکٹ خاص مختص المقام ہے جسپر مجموعہ ضابطہ فوجداری موثر نہیں دیکھو دفعہ ۱ مجموعہ

* استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۹۰ء

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
ریاض الدین

ضابطہ فوجداری، اور کوئی حکم صریح نہین ہے کہ بعد سپردگی منجانب کارونر مقدمہ کی نسبت مجسٹریٹ کو تحقیقات و سپردگی عمل مین لانی چاہیئے مجموعہ مذکور ابتدائً ہائی کورٹ اور بلاد پریزیڈنسی سے غیر متعلق تھا اور خدمات کارونر بلاد مذکور پر محدود ہین مفصلات مین اسی قسم کی خدمات کو پولیس انجام دیتی ہے پولیس تحقیقات سرسری نسبت وجہ وفات کے کرتی ہے مگر پولیس کو کبھی اختیار سپردگی بعدالت سشن نہین دیا گیا جب مجموعہ مذکور بلاد پریزیڈنسی سے متعلق کیا گیا تو خدمات کارونر مین کچھ فرق نہین آیا اور کاروائی کارونر بموجب استثنار مندرجہ دفعہ اول بدستور رہی یہ کاروائی بموجب ایکٹ مجموعہ کنندہ سنہ ۱۸۷۱ء (ایکٹ نمبر ۴) کے ہوتی ہے اور ایکٹ مذکور مین کوئی ایسی بات نہین ہے جسکے بموجب یہ ضرور ہو کہ ملزمان بغرض سپردگی روبرو مجسٹریٹ کے پیش کئے جاوین ایکٹ مذکور مین کارونر کو بصراحت اختیار سپردگی دیا گیا ہے اور کاروائی مابعد بحکم ہائی کورٹ ہونی چاہیئے (دیکھو دفعہ ۲۹) ہائی کورٹ مین جائز ہے کہ سپردگی ترمیم کیجاوے یا منسوخ کیجاوے سماعت مقدمہ کی کیجاوے۔

۸- ایکٹ مذکور صریحًا اوپر اصول و نمونہ تحقیقات با ضابطہ مجسٹریٹ کے مرتب ہوا ہے شہادت بروے حلف روبرو مجسٹریٹ کے دیجاتی ہے اور اہل جوری گواہ سے سوالات کرسکتے ہین ملزم کی طرف کی بھی شہادت کا لیا جانا ضرور ہے اور جو اقبال کہ روبرو کارونر کے کیا جاوے وہ بھی بمنزلہ اقبال روبرو مجسٹریٹ سمجھا جاتا ہے شہادت ضبط تحریر مین آتی ہے اور ارسال ہائی کورٹ کیجاتی ہے (دفعہ ۲۵) اور کارونر کو یہ بھی اختیار ہے کہ بعد اظہار راے جوری کے ملزم کو گرفتار کرے۔

۹- ایکٹ مذکور مین کوئی ایسی عبارت نہین ہے جس سے کاروائی کارونر تابع احکام مجسٹریٹ ہو یا جسکی رو سے اس بات کی ضرورت ہو کہ مقدمہ پھر روبرو مجسٹریٹ کے واسطے تحقیقات سپردگی کے پیش کیا جاوے یہ بات عیان ہے جیسا کہ مین اوپر کہہ چکا ہون کہ اگر ایسی صورت ہو تو تناقض مابین مجسٹریٹ و کارونر کے پیدا ہوسکتا ہے بخلاف اسکے نقائض اصطلاحی ہائی کورٹ سے رفع ہوسکتے ہین (دفعہ ۲۹) اور اوسمین ترمیم حکم سپردگی بھی داخل ہے میرے نزدیک یہ بات ظاہر ہے کہ بموجب ایکٹ کے دست اندازی مجسٹریٹ کی کلیتًا خارج کی گئی ہے۔

۱۰- بموجب دفعہ ۴۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اون مقدمات کی سماعت کرے جو بموجب مجموعہ مذکور سپرد کئے جاوین لیکن احکام بعض فرمان شاہی مین دست اندازی نہین کی گئی ہے ایکٹ ہائی کورٹ (نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۱ع) کی دفعہ ۹ سے احکام مذکور یہ معلوم ہوتے ہین کہ افراد قرار واد جرم کی ایڈووکیٹ جنرل یا کوئی مجسٹریٹ یا دوسرا عہدہ دار جسکو گورنمنٹ اس بارہ مین بصراحت اختیار دے مرتب کرسکتا ہے ظاہر ہے بموجب ایکٹ کارونر کے کارونر کو بصراحت اختیار سپردگی خاص صدر مقام مین دیا گیا ہے بروے نوار سکلیہ اختیار بقایا ایک بہت بڑے اختیار سماعت کی ہے جو ایک زمانہ مین کارونر کو حاصل تھا۔

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام ریاض الدین

۱۱- یہ ایک اصول ہے کہ جو شخص عدالت سشن مین سپرد کیا جاوے اوسکو پوری اطلاع اوس الزام کی جو اوسپر لگایا گیا ہے اور اوس شہادت کی جو بثبوت ایداو سکے ہے ہونی چاہئے معمولی صورتون مین ملزم بوقت تحقیقات کار روائی موجود ہوتا ہے اور اوسکو ان قانون کا علم حاصل ہوتا ہے اور ملزم گواہون کے اظہار بھی کرا سکتا ہے لیکن بعض صورتون مین ملزم حاضر نہین ہوتا لیکن اگر بروے شہادت روبرو اپل جوری سپرد کے جائز ہو تو ملزم سپرد کیا جا سکتا ہے اور کار روائی وارنٹ واسطے گرفتاری ملزم کے جاری کر سکتا ہے ایسا ملزم کسیقدر نقصان مین رہیگا کیونکہ اوسکو موقع سماعت شہادت گواہان کا اور اظہار کرانے گواہون کا نہین ملیگا البتہ ملزم نقول اظہارات حاصل کر سکتا ہے لیکن اس سے نقصان کلیتًا رفع نہوگا مگر ایکٹ مین کوئی حکم بابت ایسی صورتون کے درج نہین ہے اور بخلاف اسکے ایکٹ مذکور مین یہ بات منظور تھی کہ بعض اشخاص موجود نہونگے جو پیچھے سے گرفتار کئے جائینگے یعنی باوجودیکہ یہ وقت پیش نظر واضعان قانون تھی تاہم اونہون نے اوسکی نسبت حکم دینا مناسب نہ سمجھا مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اون مقدمات مین جو روبرو کار روائی کے پیش ہوتے ہین وجہ ہلاکت بذریعہ ضرب ایسی عیان ہوتی ہے اور مجرم ایسا جانا ہوا ہوتا ہے کہ از روے قانون اوسکی نسبت اوسکی غیر حاضری مین حکم سپردگی بغرض تجویز مقدمہ صادر ہوتے ہین کوئی بے انصافی وقوع مین نہین آئی اگر مجرم انصاف سے گریز کرتا ہے تو یہ کہنا داخل بے انصافی نہین ہے کہ جب وہ پکڑا جاوے تو اوسکی تجویز ہائی کورٹ مین ہو سپردگی سے مقدمہ ختم نہین ہو جاتا بلکہ وہ محض درجہ اول آغاز کا ہے ہر آئینہ یہ ضرور ہے کہ اوسکے مقدمہ کی تجویز واجب طور پر ہو لیکن کار روائی ابتدائی مین یہ ضرورت نہین ہے کہ وہ حاضر ہو اور اگر وہ بذریعہ اپنی مفروری کے اپنے آپ کو اوس فائدہ سے محروم کرے جو اوسکو بذریعہ اپنی حاضری کے حاصل ہوتا تو ہم نہین دیکھتے کہ اس معاملہ مین قانون مین کیا نقص سمجھا جا سکتا ہے میری دانست مین ایک یہ خیال زیبا نہوگا کہ ایسا شخص بجز مجرم سنگین کے جسنے اپنے حقوق مدنی زائل کر دئے اور کچھ خیال کیا جاوے اگر یہ کہا جاے کہ شخص مذکور روبرو مجسٹریٹ کے واسطے تحقیقات ابتدائی ثانی کے جو بہ نسبت تحقیقات اول کے زیادہ پوری ہوگی پیش ہونا چاہئے کہ اوسوقت گواہ شاید مر گئے ہون یا منتشر ہو گئے ہون تو نامبردہ کو بہ نسبت اون فوائد کے جو اوسنے ترک کئے زیادہ تر فوائد حاصل ہونگے غالبًا اسکا میلان بجانب ترغیب بھاگ جانے کے ہوگا۔

۱۲- پس مختصرًا میری یہ راے ہے کہ کار روائی ایک مجسٹریٹ مجاز سپردگی مقدمات بعدالت ہائی کورٹ ہے اور کار روائی ماتحت مجسٹریٹ پریزیڈنسی کا نہین ہے اور سپردگی کار روائی کی نسبت صرف ہائی کورٹ سے تجویز ہو سکتی ہے اور پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو کوئی اختیار تحقیقات نسبت اون مقدمات کے نہین ہے جنکو کار روائی سپرد کر چکا ہو اور بصورت ہلاکت بالعزم واضعان قانون کا یہ منشا ہے کہ جلدی سے سپردگی متہم بکار روائی عمل مین آوے تاکہ مجرم جلد سزا یاب ہو

سنہ ۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
بنام
ریاض الدین

اگر مجسٹریٹ نسبت ایسے مقدمہ کے تحقیقات کرے جسکو کارونر نے سپرد کردیا ہو تو دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو مجسٹریٹ مقدمہ کو سپرد کریگا یا حکم رہائی صادر کریگا۔ صورت اول فائدہ دوسری سپردگی کا عیاں نہیں ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے جسکو مجسٹریٹ کرسکتا ہے اور کارونر نہیں کرسکتا تھا اور بصورت رہائی منجانب مجسٹریٹ عمل مجسٹریٹ بالکل خلاف سپردگی کارونر کے ہوگا۔"

مگر مجسٹریٹ نے مقدمہ کو واسطے رائے ہائی کورٹ کے ارسال کیا۔

از عدالت مجسٹریٹ کا اختیار سماعت اسوجہ سے خارج نہیں ہوا کہ کارونر ایک تحقیقات ابتدائی درباب وجہ موت کرچکا ہے اور رپورٹ رائے اہل جوری حسب ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۱ء مرتب کرچکا ہے۔